marfat.com



تفسیر احسان

مولانا محمد احسان الٰہی ظہیر

ناشر

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۰ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ

تفسیر احسنات

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادریؒ

ناشر

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ○ لاہور

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ القدیم الذی ارسل الی خلقہ من مظہر الاقتدار سیفا صلی وحکم علیہم بالموت والفناء فلم یترک الموت لاحد منہم دواما ولا بقاء وشقت بہا ذم الذات شملا وفرق نظاما، فترکہا الخلائق اراملا والاولاد ایتاما واحمدہ سبحانہ وتعالیٰ واشکرہ انال بہ فضلا وانعاما واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ من شہد ہا نال بہا عزا وکراما واشہد ان سیدنا ونبینا ومولنا محمدا عبدہ ورسولہ الذی کان یشفی بریقہ الشریف اسقاما وزلالہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ کلما وافد اجتباہ محبا واتباعا اجمعین ○

اما بعد فقیر حقیر وراقم نفس شریر ابوالحسنات سید محمد احمد قادری خطیب مسجد وزیر خاں صدر مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان وامیر مرکزی حزب الاحناف پاکستان خلف الرشید لعلم اہل سنت ماحی بدعت عالی سنت محدث اعظم فقیہ اتم حضرت استاذ العلماء علامہ ابو محمد سید دیدار علی شاہ صاحب حنفی قادری نقشبندی رضوی مشہدی نور اللہ مرقدہ بانی وامیر حزب الاحناف لاہور

زمانہ تحریک ختم نبوت میں جب کہ فقیر کو اپنے رفقاء کے ساتھ ۲۶ یا ۲۷ فروری ۵۳ء کی درمیانی شب کراچی میں رات کے تین بجے ناظم الدین حکومت نے سیکورٹی ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر کے ایک سال کے لیے کراچی جیل میں نظر بند کر دیا تو خیال آیا کہ اس اسیری کے لیل ونہار غنیمت دین میں ہی گذارے جائیں چنانچہ کافی غور وخوض کے بعد فیصلہ کیا کہ دور حاضر میں احناف اہل سنت کے لیے کوئی مفصل مدلل جامع تفسیر قرآن کریم اردو زبان میں عوام کے سامنے پیش نہ ہو سکی لہذا بقیہ اس دور فرصت میں اس کام کو انجام دینا چاہیئے۔ لیکن چونکہ ہمیں سی کلاس میں رکھا گیا تھا اور یہ کام بھی معمول نہ تھا اس لیے قید وبند کے دو تین ماہ کی شش پنج بیت وحل میں گذر گئے دو سرے جگر پارہ اخلاص مجسم ابی الحسنات سید جلیل احمد قادری صاحب اللہ من شہداء احمد بھی لاہور میں جامع مسجد وزیر خاں سے تحریک کی قیادت کرتے ہوئے شاہی قلعہ لاہور میں لیے گئے کہ ان کی موت وحیات سے بھی لاعلمی رہی حتی کہ مختلف اخباروں اور پریشان کن خبروں سے پریشانی میں اضافہ ہوتا رہا اور تصنیف کام شروع نہ ہو سکا بالآخر کراچی جیل سے ہمارے رفقاء کو جیل میں منتقل کر دیا گیا۔ جہاں ۲۷ یا ۲۸ دسمبر میں دوسری گرفتاری کے بعد آخر فقیر نے فرض مصمم کے ماتحت اس کام کو شروع کر دیا اور اس کا نام تفسیر الحسنات وبرکات بتفاسیر طلاء تفسیر الاحناف بالخوال حسنات رکھا گیا ایک سال کے بعد بفضلہ تعالیٰ آدھا سے کام کر چکے تھے لاہور میں ہائی کورٹ نے ہیبس کارپس کے ذریعہ ہماری نظر بندی کو جس بیجا قرار دے کر ہم کو بعد رفقاء رہا کر دیا۔ رہائی کے بعد اس فریضہ کو جاری رکھا اور باوجود پریشانیوں کے بحمدہ تعالیٰ قرآن کی تفسیر مکمل کر چکا ہوں ہاتھ اور بڑی میں دست بدعا ہوں کہ مولا کریم اپنے محبوب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس کام کو قبول فرمائے اور بقبول عام کرے۔

فقیر قادری ابوالحسنات سید محمد احمد قادری

marfat.com

تفسیر احسن البیانات "آیات بینات" مؤلفہ مفسر قرآن حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا سبحان اللہ! تفسیری محاسن کا حسین و جمیل مرقع ہے۔ کیوں نہ ہو جس کے مؤلف فاضل اجل عالم بے بدل حافظ قاری علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قدس اللہ سرہ العزیز جو آغوش جداً وارث علوم قرآن و حدیث ہیں، فنون متداولہ عقلیہ و نقلیہ کے ماہر قرآن کریم حافظا و قاری تفسیر و حدیث فقہ اور تصوف کے علوم کے جامع بلکہ طب یونانی کے بھی عظیم فاضل طبیب حاذق صالح متقی شریعت و طریقت کے حامل تصنیف و تالیف میں بے مثال ان کی لکھی ہوئی تفسیر کیسی نفیس اور عمدہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صحیح معنی جسے تفسیر کہا جاسکتا ہے۔ وہ تفسیر احسن البیانات ہے نقلی ترجمہ میں لغات قرآن کو حل کر دیا اور بامحاورہ ترجمہ فرما کر قرآن پاک کو آسان کر دیا شان نزول تحریر فرما کر مطالب قرآن کو مزید واضح فرما دیا افسوس ہے کہ تا حال فقیر کو بالاستیعاب مطالعہ کا موقع نہیں ملا جو کچھ دیکھا جہاں تک دیکھا صفحات اوراق پر جواہر پارے اور در ہائے نایاب بکھرے ہوئے پائے سورۃ ق تک حضرت مولف قدس سرہ تفسیر احسن البیانات لکھتے چلے گئے کہ رب العلمین کی بارگاہ عظمت میں حاضری کا وقت آگیا۔ اے کاش بقیہ تفسیر بھی مکمل ہو جاتی تو ہمارے اس دینی علمی سرمایہ میں مزید نعمتیں نصیب ہوتیں۔ بہر نوع اور جتنا بھی مکمل ہو گیا ہم اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اور حضرت مولف علیہ الرحمۃ کے لخت جگر صاحبزادہ سید خلیل احمد قادری دامت برکاتہم العالیہ کے اس احسان عظیم پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ کے اس علمی خزانہ کو محفوظ رکھا اور تفسیر احسن البیانات کو حسن و خوبی کے ساتھ زیور تصحیح و ترتیب سے آراستہ کر کے تشنگان علوم تک پہنچا دیا اللہ حضرت مولف رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے اسلاف کرام کے ساتھ جنات النعیم میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور صاحبزادہ ابن الحسنات سید محمد خلیل احمد قادری اشرفی دامت برکاتہم العالیہ کو صحت و عافیت کے ساتھ زندہ و سلامت رکھے کہ وہ اپنے اسلاف کرام کی چمکتی ہوئی نشانی ہیں۔ فقیر سید احمد سعید کاظمی غفرلہٗ

marfat.com

فہرست مضامین پارہ چھے سے پارہ دس تک

تفسیر احسان بآیات بینات	صفحہ	حضرت ابن عباس کا قول	صفحہ
تفسیر قرآن منزل جبل لاہور میں	۲۳	امام فخر الدین رازی	۲۳
تصانیف	۲۴	سورۃ آل عمران جلد دوم	۲۴
پارہ ششم		مزید وضاحت	″
باعادہ ترجمہ انیسواں رکوع سورۃ نساء	۱	تحقیق تونی	۲۵
حل لغات انیسواں رکوع سورۃ نساء	″	وفا کے معنی مصدری	۲۶
مختصر تفسیر انیسواں رکوع سورۃ نساء	۲	تونی کی مفصل بحث	۲۷
شان نزول	۳	تونی کی بحث آیات سے	۲۸
باعادہ ترجمہ بیسواں رکوع سورۃ نساء	۴	متعدد اقوال	۳۰
حل لغات بیسواں رکوع سورۃ نساء	۶	اہل کتاب سے راسخ فی العلم	۳۱
مختصر تفسیر بیسواں رکوع سپ سورۃ نساء	۹	باعادہ ترجمہ رکوع بست و یکم	۳۲
شان نزول	″	حل لغات	۳۳
نحن اقرب الیہ من حبل الورید پر بحث	۱۰	مختصر تفسیر رکوع بیسواں سورۃ نساء	۳۵
حضرت مریم پر بہتان عظیم لگا یا گیا اور		تعریف وحی	۳۶
اس کا رد	۱۱	اقسام وحی	۳۷
رفعہ الی السماء کی روح المعانی سے مفصل		خصوصیات حضرت نوح علیہ السلام	۳۹
بحث	۱۲	صفحہ ۳۹ آپ کی یادگاریں ہیں جب سے	
بحث الرفع	۱۴	دنیا سے مکہ آباد ہوا	۴۰
تفسیر فتح البیان سے تشریح	۱۷	زبور میں ایک سو پچاس آیتیں تھیں	″
لغت سے رفع کی تشریح	۱۸	علامہ بلوی نے لکھا ہے کہ زبور حمد و ثناء	
تفسیر کبیر، معالم، جلالین، سواطع للالہام		جو کا بیان تھا	۴۱
روح المعانی، جامع البیان، ابن کثیر و		انبیاء کی تعداد کے بارے میں حضور علیہ	
تفسیر مدارک	۱۹	السلام سے سوال	″
مفردات راغب	۲۱	حضور علیہ السلام کو بے مثل فضیلت	
معالم سے تصریح	۲۲	عطا کی گئی	″

marfat.com

مضامین	صفحہ
کعب احبار سے انبیاء کی تعداد کی روایت	۴۲
کلام موسیٰ اور کلام مصطفیٰ کا فرق	"
رسولوں کا شریعت لانا	۴۳
معرفت الٰہی اور بیان شرع زبان انبیاء سے ہی حاصل ہوتی ہے۔	"
شان نزول	۴۴
قرآن کریم اس علم خاص سے آثار ہے سوا واجب تعالےٰ کے کوئی نہ جانتا تھا	"
توجیہات	۴۵
توجیہات اقوال حسنات	۴۶
شان نزول	۴۷
نذر منت کی تشریح آیات قرآنی سے	۴۸
نصرانی کا لاجواب ہونا	"
واقدی کو انعام ملنا	۴۹
رعد کے معانی میں چند اقوال	"
تشبیہ سے باز رہو تمہارے لیے بہتر ہے	"
باطنادہ ترجمہ رکوع ۱۲ سورۃ نساء	۵۰
حضرت ابوہریرہ کی روایت	"
حل لغات باقیماں رکوع	۵۱
مختصر تفسیر رکوع باقیماں	۵۳
شان نزول	"
وفد نجران	"
ملائکہ کی فضیلت انسانوں پر لازم نہیں آتی	۵۴
ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت	"

مضامین	صفحہ
استکاف کی تشریح	۵۴
برہان سے مراد حجت قاطعہ ہے معجزات نہیں	۵۵
اقوال حسنات	"
برہان حجت آئیہ سے مراد ذات مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں	۵۶
جناب کے ہاتھ انگلیاں پشت معجزات ہیں	"
کلالہ کے متعلق قانون	۵۷
شان نزول	"
تعریف کلالہ	"
کلالہ کی تین صورتیں	۵۸
قرآن میں دو جگہ ذکر ہے	"
ابوداؤد کی روایت	"
آب وضو میں شفا ہے اس کا استعمال سنت نبوی ہے۔	"
باطنادہ ترجمہ رکوع اول سورہ مائدہ	۵۹
حل لغات	۶۱
مختصر تفسیر رکوع اول سورہ مائدہ	۶۳
عقد کی تشریح اور مختلف اقوال	۶۴
حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد۔	۶۵
بہیمہ کی تعریف	"
حالت احرام میں شکار جائز نہیں مگر دریائی	"
اللہ کے شعائر جو خاص طور پر فرمائے گئے	۶۶
ہدی کی تعریف	"

marfat.com

مضامین	صفحہ
احرام سے نکلنے کے بعد کے احکام	۶۷
شانِ نزول	"
شریح بن ہند کا مدینے آنے کا مفصل واقعہ	"
برّ اور اثم کی تعریف	۶۸
حرام چیزوں کا حکم	"
مسئلہ:۔ ذبح کی رگیں چار ہیں	۷۰
جن جانوروں کو بتوں کے تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو۔	۷۱
ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول	"
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا عمل	۷۲
حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی تشریح	"
سورہ مائدہ حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن جمعہ کے روز بعد عصر نازل ہوئی	"
اس کے بعد ۸۱ دن حضور اس جہان میں تشریف فرما رہے۔	۷۳
یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت عمر رو پڑے۔	"
مختلف اقوال	"
شانِ نزول	"
عید میلاد النبی۔ یوم علالت منانا مستحب ہے۔	"
محرمات کا اجمالاً بیان	۷۴
تصویر اور کتے کا بیان	۷۵

مضامین	صفحہ
ابو رافع فرماتے ہیں	۷۵
مفسرین کی حلال حرام کی تصریح	"
شانِ نزول	"
کتے اور باز کے شکار کا حکم	۷۶
اشیاء طیبہ کا ذکر	"
امام اعظم کے نزدیک صابی کی دو قسم ہیں	۷۷
مشرک عورتوں سے نکاح کا ذکر	۷۸
باعتبار ترجمہ رکوع دوم سورہ مائدہ	۷۹
حل لغات	۸۰
مختصر تفسیر رکوع دوم سورۃ مائدہ	۸۲
وضو کے احکام	"
روح المعانی کی روایت	۸۳
ابتدائے اسلام میں ہر نماز کے لیے جدا وضو کرنا فرض تھا۔	"
تحقیق انیق	"
تعریف وحدود چہرہ	"
ہاتھ کہنیوں تک	"
مسح سر	"
غسل رجلین الی الکعبین	۸۴
مفصل بحث	"
روح المعانی کی بحث	۸۵
ائمہ کرام کے ارشادات	۸۶
حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث قویًا ساٹھ سندوں سے مروی ہے۔	۸۹

marfat.com

مضامین	صفحہ
غسل کے احکام	۸۶
تیمم کے احکام	۸۷
اصطلاحات فقہی	"
میثاق کے متعلق علامہ آلوسی کے ارشادات	۸۹
عدل ہر چیز سے زیادہ تقوی کے قریب ہے	"
شان نزول	۹۰
بنی سلیم نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے خونبہا طلب کیا	۹۱
یہودیوں کے منصوبے	"
غورث بن حارث کا حضور علیہ السلام کے خلاف منصوبہ	"
عسفان میں مشرکین کا حضور علیہ السلام کے خلاف منصوبہ	۹۲
صلوۃ خوف کا طریقہ تعلیم فرمایا	"
باحاورہ ترجمہ رکوع سوم سورۃ مائدہ	"
حل لغات	۹۴
مختصر تفسیر رکوع سوم سورۃ مائدہ	۹۷
انبیاء کی تعظیم کا حکم	"
بنی اسرائیل کا مصر میں قیام، اور بحالی طرف جانے کا حکم ہے۔	"
بارہ سرداروں کا انتخاب کرکے حضرت موسیٰ قبائل بنی اسرائیل کی طرف روانہ ہوئے	۹۸
کنعانی بہت قدآور شہ زور مالدار تھے	"

مضامین	صفحہ
ہیبت و شوکت ہیں	۹۹
دو نقیب اپنے عہد پر رہے۔	"
علامہ آلوسی اس مقام پر صوفیاء کرام کے نظریات کے تحت تحریر فرماتے ہیں	"
فتوحات میں ہے کہ اولیاء کرام میں سے نقباء ہیں وہ بارہ ہوتے ہیں	"
ہر نقیب ایک برج کے خواص کا عالم ہوتا ہے	"
ان نقباء کے ہاتھ شرائع منزلہ اور خرابیاں نفوس اور تکلیفات و مکروہات وغیرہا پر منکشف ہوتے ہیں	"
تبع اکبر نے ان کی بہت سی قسمیں کھائی ہیں	۱۰۰
سلف نے ان میں سے اکثر ناموں کا انکار کیا ہے۔	"
فتاوی ابن تیمیہ میں ہے کہ وہ نام جو زبان زد عوام ہیں غوث ہیں مکہ میں ہوتے ہیں	"
اقول وباللہ التوفیق	۱۰۱
ابن تیمیہ کے نظریات کا جواب	"
قرآن کریم سے دلائل	"
احادیث سے دلائل	"
درجات پر مفصل بحث	"
علامہ آلوسی تاویلی تفسیر فرماتے ہیں	۱۰۲
تفسیر معالم و خازن سے تفسیر	۱۰۳
عہد شکنی	"
تفسیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام، سکندر رومی کے	

maffat.com

تین سو سال بعد بیت اللحم میں پیدا ہوئے ۱۰۴
اے اہل کتاب بیشک تمہارے پاس آ گئے رسول۔ ″
اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب ہدایت دیتا ہے۔ ۱۰۵
شان نزول ″
ابن صوریا کا واقعہ ″
نور کی تعریف ۱۰۶
یعقوبیہ ملکانیہ کا مذہب ″
ایک نکتہ ۱۰۷
دلائل نبوت میں حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ۱۰۸
رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا ۱۰۹
شان نزول ″
تحقیق لفظ فترۃ ۱۱۰
مقدار زمانہ فترت مابین عیسیٰ و سید الانام علیہما السلام ۱۱۱
حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کے مابین مدت فترت ″
ماخذ و ترجمہ رکوع چہارم سورہ مائدہ ″
حل لغات رکوع چہارم ۱۱۲
مختصر تفسیر رکوع چہارم سورہ مائدہ ۱۱۴
پہلی نعمت نبوت ہے ″
محافل میلاد رحمت و برکات ہیں ″
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ۱۱۵

جس زمین پر انبیاء کی سکونت ہو وہ زمین شرف حاصل کر لیتی ہے ۱۱۵
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نظر سے تمام زمین جو نظر میں آئی مقدس ہو گئی۔ وہی زمین آپ کی ذریت کی میراث بن جائے گی ۱۱۶
کالب بن یوحنا اور یوشع بن نون کو حضرت موسیٰ نے قوم جبارین کا حال دریافت کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ ″
دس بدعہد نقیب مقام تیہ میں بڑی آفتوں میں مبتلا ہو کر مرے۔ ۱۱۷
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ رب العزت میں دعا ″
ارض مقدس شام و مصر کے درمیان ایک وسیع علاقہ ہے جسے تیہ کہتے ہیں۔ ۱۱۸
بنی اسرائیل نے جہاد سے انکار کیا چالیس برس تک بھٹکتے پھرے۔ تمام دن خاک چھانتے اور شام کو وہاں ہی پاتے۔ ″
حضرت یوشع علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس سال ہوئی اور افرائیم میں پہاڑ میں دفن ہوئے ″
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد تنتالیس سال زندہ رہے ″
ماخذ و ترجمہ رکوع پنجم سورۃ مائدہ ۱۱۹
حل لغات ۱۲۰
مختصر تفسیر رکوع پنجم سورۃ مائدہ ۱۲۲
ہابیل و قابیل کا واقعہ ″

marfat.com

مضمون	صفحہ
شریعت آدم میں جو قربانی قبول ہوتی تھی	۱۲۳
حضرت آدم کا مکہ معظمہ کا سفر	،،
قابیل کو قتل کرنے کی ترکیب نہیں آتی تھی شیطان نے جانور کی شکل اختیار کی اور قتل کی ترکیب بتائی۔	۱۲۴
ہابیل کی عمر پچیس سال تھی	،،
قتل کا واقعہ بعض کہتے ہیں کہ بصرہ میں ہوا۔ اور بعض کا قول ہے کہ غار حرا کے پشت پر ہوا۔	،،
ہابیل سے پہلے کوئی انسان قتل نہ ہوا۔	۱۲۵
کوّے سے دفن کا طریقہ حاصل کیا	،،
حضرت آدم قتل ہابیل کے بعد سو سال تک ہنسے نہیں۔	،،
قتل ہابیل کے پچاس سال بعد حضرت شیث علیہ السلام پیدا ہوئے۔	،،
آپ پر پچاس صحیفے نازل ہوئے	،،
خون ناحق کرنا فساد فی الارض ہے۔	۱۲۶
جو ناحق مارے یا قتل کرے وہ ان ظالموں میں سے ہے جو دنیا کو ہلاک کرنیکی ٹھان چکا ہو	،،
بنی اسرائیل کو قتل ناحق سے منع کیا گیا	،،
رسلنا سے مراد انبیاء بنی اسرائیل ہیں	،،
بنی اسرائیل میں جو انبیاء کرام تشریف لائے وہ معجزات باہرہ لائے	۱۲۷

مضمون	صفحہ
شان نزول	۱۲۷
مال کی واپسی اور قتل کا فیصلہ حق العباد سے ہے۔	۱۲۸
باحاورہ ترجمہ رکوع ششم سورہ مائدہ	۱۲۹
حل لغات رکوع ششم	۱۳۰
مختصر تفسیر رکوع ششم سورۃ مائدہ	۱۳۳
تحقیق وسیلہ	،،
وسیلہ کی تعریف	۱۳۴
وسیلہ احادیث کی روشنی میں	۱۳۵
مفصل بحث	۱۳۶
علامہ آلوسی کا بیان قابل غور ہے	۱۳۷
بیان حکم سرقہ	۱۳۹
شان نزول	،،
مزید توضیح	،،
سرقہ کی تعریف	۱۴۰
اس حکم کے مجاز کون ہو سکتے ہیں	،،
مذہب حنفی میں ہے	۱۴۱
توضیح	۱۴۲
شان نزول	۱۴۳
ابن سوریا	،،
رجم کے احکام	۱۴۴
روح المعانی سے مذکور کیا	۱۴۵
رشوت کی مذمت	،،
سحت کی بحث	۱۴۶

marfat.com

مضمون	صفحہ
ذمی لوگوں پر اسلام کے احکام نافذ کئے گئے۔	۱۴۷
باحوالہ ترجمہ رکوع ہفتم سورۃ مائدہ	۱۴۸
حل لغات	۱۵۰
مختصر تفسیر رکوع ہفتم سورۃ مائدہ	״
توریت کی صفت	۱۵۳
شان نزول	״
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث	۱۵۴
عہد معاویہ رضی اللہ عنہ میں ایک مقدمہ میں یہ حدیث سنائی گئی۔	۱۵۵
جسم کی جنبی دیبت معاف کی اسی قدر اس کے گناہ معاف ہونگے۔	״
احکام توریت کے بعد انجیل کے احکام کا ذکر شروع ہوا۔	۱۵۶
نور سے مراد اعمال صالحہ ہیں	״
قرآن کریم نے انجیل کی تصدیق فرمادی	۱۵۷
حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نعت میں فرماتے ہیں	۱۵۸
شریعت کی تعریف	״
ان آیات کے خطابات حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام سے ہیں	۱۶۰
شان نزول	״
قبیلہ بنی نضیر اور بنی قریظہ دونوں یہودیوں کے قبیلے تھے۔	״

مضمون	صفحہ
بارگاہ رسالت میں بنی قریظہ اور بنی نضیر کے قتل کا مقدمہ پیش ہوا۔	۱۶۱
خلاصہ ترجمہ رکوع ہشتم سورۃ مائدہ	״
حل لغات	۱۶۲
مختصر تفسیر رکوع ہشتم سورہ مائدہ	۱۶۴
شان نزول	״
بحث لفظی	۱۶۵
ایک سبق آموز حکایت	۱۶۷
نظام الدین حکومت اور مسلمانوں کا مطالبہ	״
شان نزول	۱۶۸
منافقین کی حالت	۱۶۹
اسود عنسی کی ہلاکت	״
گیارہ فرقے آج تک گمراہ ہوئے	״
مسیلمہ کذاب بن حبیب نے دعوی نبوت کیا اور بارگاہ رسالت میں اپنا نامہ بھیجا۔	״
حضور علیہ السلام نے مسیلمہ کذاب کے نامہ کا جواب ارسال کیا۔	۱۷۰
نامہ عالی	״
حضرت صدیق اکبر نے حضرت خالد بن ولید کی قیادت میں سریہ بھیجا۔ مقاتلہ ہوا۔	۱۷۱
سات مرتدین عہد ابوبکر صدیق میں ہوئے	״
عہد صدیقی میں یہ سب مرتدین ختم ہوگئے	״
ایک فرقہ عہد عمر میں مرتد ہوا۔	״
طلیحہ مارنے کا واقعہ	״

marfat.com

مضمون	صفحہ
تلاوم ہوا اور چند اشعار کہے	۱۷۲
مولائے کائنات کی فضیلت کی بعض روایات	،،
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشین	،،
مفسرین کے چار قول	۱۷۳
شانِ نزول	،،
ارشاد نبوی یمن کی طرف سے خدا پرستی کی خوشبو	،،
آرہی ہے	،،
حضرت علی کی فضیلت قرآن سے	۱۷۴
سائل کو انگوٹھی عطا کر دی	،،
حضرت حسان کے برجستہ اشعار	،،
ولی کی تعریف میں آلوسی لکھتے ہیں	۱۷۵
باحوالہ ترجمہ رکوع پنجم سورہ مائدہ	،،
حل لغات	۱۷۷
مختصر تفسیر رکوع پنجم سورہ مائدہ	۱۷۹
شانِ نزول	۱۸۱
ایک نصرانی کا عبرتناک انجام	،،
اذان نص قرآنی سے ثابت ہے	،،
شانِ نزول	۱۸۲
ابو یاسر بن	،،
رافع بن ابی رافع وغیرہ کا بارگاہ رسالت میں	،،
سوال۔	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دشمنی میں حضور علیہ	،،
السلام کی مخالفت۔	
اثم سے مراد حرام چھوٹ ہے۔	،،

مضمون	صفحہ
عدوان سے مراد ظلم ہے	۱۸۳
یہود کا گناہ یہ تھا کہ وہ تورات کے مضامین	،،
کو چھپاتے تھے۔	۱۸۴
دونوں حدیثوں کا خلاصہ	،،
یہود خوشحال تھے حضور علیہ السلام کی مخالفت	
سے تنگدست ہو گئے۔	۱۸۵
علت ایدیہم کی تفسیر	،،
عبداللہ بن سلام اور انکے اصحاب	۱۸۶
باحوالہ ترجمہ رکوع دہم سورہ مائدہ	۱۸۷
حل لغات	۱۸۸
خلاصہ رکوع دہم	۱۹۱
مختصر تفسیر رکوع دہم سورۃ مائدہ	۱۹۲
اللہ کا خاص احسان اور عطائے غیبی	۱۹۳
وحی کی تین قسم ہیں	،،
حجۃ الوداع سے قبل اس آیت کا نزول ہوا	۱۹۴
حضور علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ آسمان	،،
سے وہ کونسی آیت آپ پر سخت تھی حضور	،،
نے فرمایا ایام حج منیٰ میں تھا۔	
واللہ یعصمک من الناس کا شانِ نزول	۱۹۵
مفسرین کی تصریح کے بعد صوفیائے کرام	
کی رائے	۱۹۶
فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی کے متعلق فرمایا	،،
حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں میں نے دو بار	،،
حضور علیہ السلام سے سنا	۱۹۷

marfat.com

مضمون	صفحہ
بلعوم سے گردن مراد ہے	۱۹۷
ترجمہ	"
حضور علیہ السلام نے فرمایا عنقریب فتنے ہونگے	"
صحابہ نے عرض کیا ان سے نکلنے کا ذریعہ کیا ہے	
فرمایا قرآن کریم۔	"
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت علی نے	
فرمایا اگر میرے اونٹ کی رسی بھی گم ہو جائے	
تو میں قرآن سے پتہ لگا سکتا ہوں	۱۹۸
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر	"
تمام علوم قرآن میں موجود ہیں	"
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا واقعہ	"
یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک	
کی تفسیر	"
وہ حدیثیں جن میں امراء جور کے احوال	
بیان کیے گئے	۱۹۹
حضرت ابوہریرہ نے ساٹھویں سال لڑکوں	
کی حکومت سے پناہ مانگی۔	"
سیدی علی خواص کو بارہا یہ کہتے سنا کہ جو گمان	
کرے کہ حقیقت مخالف شریعت ہے یا	
شریعت مخالف حقیقت ہے وہ بالکل	
جاہل ہے۔	"
حضرات شیعہ کی طرف سے بلغ ما انزل الیک	
کی تفسیر اور اس کا جواب	۲۰۰
خم غدیر والی حدیث اور خلافت امیر علی کرم	

مضمون	صفحہ
اللہ وجہہ	۲۰۱
علامہ آلوسی روح المعانی میں اہل سنت کا	
مسلک واضح کرتے ہیں۔	"
حضرت اسمٰعیل بن عجیر کی ایک نظم	"
حضرات شیعہ کے استدلال کی تردید	۲۰۲
زینب بنت کعب اپنے شوہر ابو سعید خدری	
سے روایت کرتی ہیں	۲۰۲
زید بن ارقم بیان کرتے ہیں	"
حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر خم میں قیام کیا	
اور خطبہ دیا	۲۰۳
خطبہ	"
ابو جعفر بن جریر طبری نے حدیث غدیر پر اپنی	
توجہ دی۔	"
حافظ ابن کثیر ابو القاسم ابن عساکر نے اس	
خطبہ کے متعلق بہت سی احادیث جمع کی ہیں	۲۰۴
اس حدیث پر مفصل بحث	"
ابو نعیم حضرت حسن مثنیٰ سبط النبی رحمۃ اللہ	
علیہ سے راوی ہیں۔	۲۰۵
حضرات شیعہ اور اہل سنت والجماعت کے	
دلائل	۲۰۶
علامہ آلوسی کا آخری فیصلہ	۲۰۷
قرآن کریم میں لفظ مولیٰ تقریباً چھ مقامات	
پر استعمال ہوا ہے	۲۰۷
مولیٰ قرآن کریم میں ۲ جگہ آیا ہے	۲۰۸

marfat.com

مضمون	صفحہ
مولانا ۲ جگہ آیا ہے	۲۰۸
مولاہم ۲ جگہ آیا	″
مولیٰہما ایک جگہ آیا	″
مولاکم پانچ جگہ آیا	″
موالیکم صرف ایک جگہ آیا	″
موالی ۲ جگہ آیا	″
ولیکم تمام قرآن کریم میں ایک جگہ آیا	۲۰۹
ولیہٗنا دو جگہ ہے	″
ولیّ دو جگہ آیا	″
ولیہم دو جگہ ہے	″
ولیہٗما ایک جگہ	″
ولیہ ایک جگہ	″
ولیّاً بارہ جگہ آیا ہے	۲۱۰
اولیاء ۴۳ جگہ	۲۱۱
اولیاءکم ایک جگہ آیا	۲۱۴
اولیاءہم ایک جگہ آیا ہے	″
کل ۹۶ مقام پر ہے اس کے معانی پر مفصل بحث	″
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت چوتھے درجہ میں اس لیے ہوئی کہ آپ تمام ولایت علی منہاج النبوت کے خاتم تھے۔	۲۱۵
نشان نزول	۲۱۶
حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے شیث علیہ السلام کو وصیت کی	۲۱۷

مضمون	صفحہ
حضرت شیث علیہ السلام پر ۲ صحیفے نازل ہوئے۔	۲۱۷
ارض مصر میں تشریف لائے	۲۱۷
اخنوخ کو ادریس علیہ السلام کہا جاتا ہے	″
آپ پر تیس صحیفے نازل ہوئے اس پر مختلف اقوال ہیں	۲۱۸
اسرائیل یعقوب علیہ السلام کا نام ہے	″
رسل سے مراد انبیاء کرام ہیں	۲۱۹
حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان ۲ ہزار سال کا فاصلہ ہے	″
بخت نصر بابل کے قہر سے نجات	″
نصاریٰ کے بہت سے فرقے ہیں	″
ان میں سے یعقوبیہ اور ملکانیہ وہ فرقے ہیں جن کا یہ عقیدہ ہے کہ مریم نے اللہ کو جنا۔ معاذ اللہ	۲۲۰
نصاریٰ کے اقوال کی تفصیل اور انکا ابطال	۲۲۰
حضرت مسیح نے فرمایا	″
جو کہتے ہیں اللہ تین خداؤں کا تیسرا ہے یہ عقیدہ اور نسطوریہ کا ہے	۲۲۱
نصاریٰ کے عقیدہ میں باپ بیٹا اور روح القدس	″
اس عقیدہ کا رد	″
یا محاورہ ترجمہ گیا ہے سوال رکوع سورۂ مائدہ	۲۲۲

marfat.com

مضمون	صفحہ
حل لغات	۲۲۴
مختصر تفسیر گیارہواں رکوع سورۂ مائدہ	۲۲۵
حضرت داؤد علیہ السلام کی بد دعا کے یہ الفاظ تھے۔	۲۲۶
کعب بن اشرف اور ابو سفیان کی مکہ میں سازش	۲۲۷
کفار کے ساتھ موالات و محبت کی حرمت بیان کی گئی۔	″
فاسق کی تعریف	″
ہجرت حبشہ کا بیان	۲۲۸
شان نزول	″
ان گیارہ مردوں اور چار عورتوں کے اسماء یہ ہیں۔	″
یہ حضرات نبوت کے پانچویں سال ماہ رجب المرجب میں بحری سفر سے حبشہ پہنچے۔	۲۲۹
کفار کا وفد تحفہ تحائف لے کر حبشہ نجاشی کے پاس روانہ ہوا۔	″
مفصل واقعہ	۲۳۰
قس اور قسیس عیسائی راہبوں عالم عبادت گذار کو کہتے ہیں۔	″
راہب اور رہبہ کی مفصل بحث	۲۳۱
بحمدہ تعالیٰ چھٹا پارہ کی فہرست ختم ہوئی	

مضمون	صفحہ
شروع فہرست ساتواں پارہ	
ترجمہ گیارہواں رکوع	۲۳۳
حل لغات گیارہواں رکوع شروع	″
مختصر تفسیر ابتدائی رکوع پارہ سات سورۂ مائدہ	۲۳۴
ان آیات میں اللہ تعالیٰ ان کی تعریف فرماتا ہے جو رقت قلب رکھتے ہیں اور قرآن پاک سن کر روتے ہیں۔	″
سورۃ طٰہٰ کا رکوع تلاوت کیا تو نجاشی اور مجمع سب رو پڑے یہ اجتماع ستر آدمیوں پر تھا۔	۲۳۵
ان آیات میں یہود و نصاریٰ اور مشرکین سب کے لیے وعید جہنم ہے	″
باعتبار ترجمہ پہلا رکوع ساتواں پارہ سورۂ مائدہ	۲۳۶
حل لغات رکوع اول	۲۳۷
مختصر تفسیر رکوع اول پارہ سات سورۂ مائدہ	۲۳۹
حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کرنے کی ممانعت	۲۴۰
علامہ آلوسی نے ایک طویل روایت نقل کی	″
دس صحابہ کا اجتماع	″
علامہ آلوسی اپنی تفسیر روح المعانی میں ایک طویل روایت نقل فرماتے ہیں	″
اس کا ترجمہ	″
دس صحابہ کا اجتماع حضرت عثمان بن مظعون کے مکان پر ہوا۔	″
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات	″

marfat.com

مضمون	صفحہ
عبادات ہیں	۲۴۱
نوراکل حلال صدق مقال ہے	۲۴۲
احکام قسم	"
علماء احناف کا قول	"
شان نزول	"
قسم دو قسم کی ہیں یمین لغو اور یمین منعقدہ	۲۴۳
کفارہ کا بیان	"
شان نزول	۲۴۴
حضرت طلحہ کے گھر صحابہ کا اجتماع دعوت طعام کے	
بعد شراب کا دور	"
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی دعا سے	
شراب کی حرمت	"
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا شراب سے	
بچو یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔	"
شرابیوں کو جوتوں اور لاٹھیوں سے مارا	
جاتا تھا۔	
حضرت ابوبکر رضی اللہ نے چالیس کوڑے	
کی سزا مقرر کی	"
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے سزا	
مقرر کی۔	"
خمر کی تعریف	۲۴۵
علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ بعض نے انصاب	
اور ازلام میں فرق کیا۔	"
رجس کے معنی	"

مضمون	صفحہ
جنب کی تعریف	۲۴۶
ایسے جرائم یاد الٰہی سے قطعاً غافل کر دیتے ہیں	"
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہر نشہ	
لانے والی چیز حرام ہے۔	۲۴۷
ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم جس نے شراب	
پی اللہ اس کی چالیس صبح تک نماز قبول نہ	
فرمائے گا۔	"
خمر کی تعریف	"
تقویٰ سے مراد شراب جوئے سے بچنا	۲۴۸
بامحاورہ ترجمہ رکوع دوم سورہ مائدہ پ۷	"
حل لغات رکوع دوم پ۷ سورہ مائدہ	۲۴۹
مختصر تفسیر رکوع دوم پ۷ سورہ مائدہ	۲۵۰
شان نزول	۲۵۱
۶ھ میں پندرہ سو مسلمان عمرہ کے ارادہ سے	
حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے	
اور چند امتحانات میں مبتلا ہو گئے۔	"
مقام حدیبیہ میں کفار نے روک لیا۔ انکے خیموں	
میں پندرہ بیس مسلمان گھس آئے۔	۲۵۲
احرام میں شکار کا حکم	"
صید کے معنی	"
محرم جو احرام میں ہو اسے خشکی کے کسی جانور	
کا شکار کرنا حرام ہے	"
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں	
چھ چیزوں کا ذکر آیا ہے۔	"

marfat.com

مضمون	صفحہ
احرام میں شکار کرنے کی سزا جزیہ	۲۵۲
شان نزول	″
حضرت ابوقتادہ نے بحالت احرام نیل گائے کا شکار کرلیا	″
مسئلہ:۔ شکار کی قیمت کا غلہ خرید کر مساکین کو دے۔	″
حلال ہوا تمہارے لیے دریا کا شکار	۲۵۴
اللہ نے بنایا کعبہ کو ادب کا گھر	″
کعبہ کی وجہ تسمیہ	″
ایک قول یہ ہے کہ کعبہ کو کعبہ اس کی بلندی کی وجہ سے کہا گیا۔	۲۵۵
کعبہ کو بیت الحرام اس لیے کہا گیا کہ دنیا میں اس کی عظمت ہے۔	″
حج و عمرہ والے وہاں مناسک ادا کرتے ہیں۔	″
اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کا ذکر فرمانے کے بعد اپنی صفت شدید العقاب ذکر فرمائی	″
حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں حرام مال سے حج و جہاد میں خرچ کیا جائے تو پھر کچھ بھی ثواب نہ ملے گا۔	۲۵۶
باعاودہ ترجمہ رکوع سوم پ۷ سورہ مائدہ	″
حل لغات رکوع سوم	۲۵۸
مختصر تفسیر رکوع سوم	۲۶۰
شان نزول	″
بعض منافقین دل لگی اور مذاق کے طور پر غیر ضروری باتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آکر پوچھتے تھے۔	۲۶۰
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوتے عرض کی ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہیں	۲۶۱
حج کی فرضیت کا حکم	″
ارباب اصول نے اصل اشیاء میں اباحت مانی اور سکوت عنہ کو مباح قرار دیا۔	″
ایک صحابی کا سرخ قمیص دیکھ کر فرمانا تری اہل النار۔	۲۶۲
مشرکین کا یہ دستور تھا کہ اپنے فرضی فریضہ گھڑ کر موشگافیوں کو مستقرار دیتے تھے۔	″
جو اونٹنی بابچے جنتی اس کا بابچہ اگر بچہ نر ہوتا تو کان چیر کر بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔	۲۶۳
ساتواں بچہ نر ہوتا تو اسے ذبح کر کے صرف مرد ہی کھاتے تھے عورتوں پر اس کا کھانا حرام ہوتا تھا۔	″
حامی دس بچے ہو جاتے تو اسکو بتوں کے نام چھوڑ دیتے سواری ممنوع قرار دیتے	″
یہ رسمیں زمانہ جاہلیت سے متبدل اسلام تک چلی آرہی تھیں ان کا رد فرمایا گیا۔	۲۶۴
شان نزول	″
مسلمان کفار کی دولت کو اسلام سے محرومی پر افسوس کرتے تھے۔	۲۶۵

marfat.com

مضمون	صفحہ
شان نزول	۲۶۵
تمیم بن اوس داری اور عدی بن زید جو عیسائی تھے شام کو تجارت کے لیے گئے بدیل بن مریم سخت بیمار ہو گئے سامان کی فہرست تیار کی	
چاندی کے پیالہ کا واقعہ	۲۶۶
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فیصلہ بدیل کے وارثوں کے حق میں کر دیا	،،
شہادت کے احکام	۲۶۷
مسئلہ: قسم کے احکام	۲۶۸
با محاورہ ترجمہ رکوع چہارم پ ۷ سورۃ مائدہ	۲۶۹
حل لغات رکوع چہارم	۲۷۰
مختصر تفسیر رکوع چہارم پ ۷ سورۃ مائدہ	۲۷۲
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات	۲۷۳
قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ رسولوں کو جمع کرے گا	،،
حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انعامات کا ذکر	۲۷۴
پانے میں کلام کرنا	،،
مہد کے معانی	،،
حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قبل نزول فرمائیں گے	،،
کہولت پختہ عمر کو کہتے ہیں	،،
آپ تینتیس سال کی عمر مبارک میں آسمان پر اٹھا لیے گئے۔	،،
آسمان سے زمین پر تشریف لا کر چالیس سال	،،

مضمون	صفحہ
قیام فرمائیں گے	۲۷۴
کہولت پر مفصل بحث	۲۷۵
طین خشک مٹی	،،
مٹی کے پرندہ کا حقیقۃً پرندہ بن جانا	،،
معجزہ کی تعریف	،،
سوال دینے کی مفصل بحث	۲۷۶
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحیح سلامت آسمان پر اٹھانے کی بحث	۲۷۷
دسترخوان کو مائدہ بھی کہتے ہیں اور سفرہ بھی کہتے ہیں۔	۲۷۸
مائدہ کی بحث	،،
حضرت عیسیٰ نے دعا کی کہ اے رب ہم پر آسمان سے خوان اتار کہ ہمارے پہلوں اور پچھلوں کی عید ہو جائے	،،
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انعامات کا ذکر	۲۷۸
آسمان سے خوان اتارا	،،
عید کی تعریف	۲۷۹
نعمت سے کفر پر عذاب کیا گیا	،،
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے اس نعمت سے کفر کیا انہیں بندر سور کی صورت میں مسخ کر دیا	،،
نزول دسترخوان کا مفصل واقعہ	۲۸۰
پہلے دن سات ہزار نفوس نے کھایا پھر خوان غائب ہو گیا۔	،،

marfat.com

مضمون	صفحہ
تمام بیمار تندرست ہوگئے فقراء غنی ہوگئے۔	۲۸۱
باحوالہ ترجمہ رکوع پنجم سورہ مائدہ پ۷	"
حل لغات رکوع پنجم سورہ مائدہ پ۷	۲۸۲
مختصر تفسیر رکوع پنجم پ۷ سورہ مائدہ	"
حضرت عیسیٰ سے سوال کیا جائے گا حضرت عیسیٰ کی طرف سے جواب	۲۸۴
حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیعیت الٰہی سے کامیاب جائیں گے اور پانچ سو سال تک خاموش رہیں گے پھر یہ جواب عرض کریں گے	"
سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِيْ	"
علامہ نسفی فرماتے ہیں جمہور اس طرف گئے ہیں کہ یہ سوال بروز قیامت ہوگا۔	۲۸۵
روح المعانی میں ہے یہ سوال بروز قیامت کافروں کی توبیخ کے لیے ہوگا	"
ایک قول یہ ہے کہ یہ سوال دنیا میں ہی ہوا	"
اقول وباللہ التوفیق	۲۸۶
توضیح پر بحث	"
تصریح مزید	"
یہ مسئلہ بھی واضح ہوگیا کہ کذب بھی اگرچہ شے ہے اور عیوب بھی شے ہیں لیکن چونکہ ذات سبحانہ ہر قسم کے قبائح سے منزہ ہے اس لیے ہر قبیح اس کے لیے محال ہے	۲۸۷
سورہ مائدہ مکمل ہوئی سورہ انعام شروع ہے	
فقیر قادری ابوالحسنات قادری سنٹرل جیل لاہور ۱۲ نومبر ۱۹۵۳ء	

مضمون	صفحہ
سورۃ الانعام مکیہ ۱۵ آیات ۱۶۵ رکوع	
تین ہزار ایک سو کلمات ہیں	۲۸۸
باحوالہ ترجمہ چھٹا رکوع سورۃ انعام پ۷	۲۸۹
حل لغات چھٹا رکوع " "	۲۹۰
مختصر تفسیر " " " "	۲۹۱
شان نزول	"
پانچ سورتوں کے اول الحمد للہ ہے	"
کامل حمد وہ ہے جو حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے کی۔	۲۹۲
سماوات سے مراد آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں۔	"
مختلف اشیاء کی ظلمت مختلف ہوتی ہے	"
نور کی ایک ہی قسم ہے	"
وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا	۲۹۳
مشرکین قیامت کی تردید کی ہے	"
خلق کے معنی ابتدائی پیدائش	"
تراب خشک مٹی کو کہتے ہیں	"
خلاصہ تفسیر نسفی ترجمہ	"
بعلم ما تکسبون سے مراد دلی بدنی اعمال کی سزا وجزا ہے۔	"
بعض عمل بظاہر تھوڑے معلوم ہوتے ہیں لیکن ان کی جزا بہت زیادہ ہوتی ہے	۲۹۴
حضرت طلحہ نے جنگ میں حضور کی حفاظت کرکے جنت حاصل کی	"

marfat.com

مضمون	صفحہ
حضرت رسیدنے وفود کر اکر جیت میں معیت حاصل کرلی۔	۲۹۴
کفار کی ہٹ دھرمی معجزات سے انکار	"
قرآن کریم معجزہ ہے اس کے مقابلہ سے عاجز ہوگئے	"
قرن بعض کے نزدیک ساٹھ سال بعض کے نزدیک اسی سال اور قوی یہ ہے کہ سو سال کا ہوتا ہے	۲۹۵
حضور علیہ السلام نے حضرت عبداللہ بن بشر مازنی کو بشارت دی۔	"
آسمان سے ہم نے ان پر پانی موسلا دھار برسایا یہاں سے مراد بارش ہے	"
قرطاس بمعنی ورق لفظ ہے	۲۹۶
شان نزول تفسیر قرطبی میں ہے۔	"
کافروں کے اعتراض اور ہٹ دھرمی	۲۹۷
شان نزول	۲۹۸
حرم کعبہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام تشریف فرما تھے۔	"
اس آیت کریمہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تسلی و تسکین خاطر کی گئی کہ آپ ملول نہ ہوں۔	"
باحاورہ ترجمہ ساتواں رکوع پ سورۃ انعام	"
حل لغات " " "	۳۰۰
مختصر تفسیر " " "	۳۰۲

مضمون	صفحہ
سیر کرو زمین پھر دیکھو کیسا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا۔	۳۰۲
علامہ آلوسی فرماتے ہیں یہ خطاب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔	"
امم سابقہ کے حالات پیش کرکے قوم کو ڈرانے اور نصیحت کرنے کے متعلق۔	"
سیر و انظر میں فرق	۳۰۳
بے شک وہ جمع فرمائے گا تمہیں قیامت کے دن اور تمہارے جمع کرنے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔	۳۰۴
لہ میں لام ملکیت ہے ہ کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے۔	"
خالق کل مالک کل وہی ایک ذات ہے	۳۰۵
لغت میں ولی کے بیشمار معنی ہیں یہاں ولی سے مراد معبود ہے جس کی عبادت کی جائے	"
علامہ آلوسی فرماتے ہیں	"
شان نزول	"
وہی زمین و آسمان بنانے والا ہے جو کتم عدم سے اختراع فرما کر منصۂ شہود پر لایا	۳۰۶
فاطر۔ فطر سے ہے۔	
سید المفسرین ابن عباس کی فاطر کے معنی میں روایت۔	"
ولی کے معانی پر ایک قول	"
بَیْنَ۔ مَتن سے بنا اس کے معنی	۳۰۷

marfat.com

مضمون	صفحہ
غیر اللہ تعالےٰ کی رحمت	۳۰۷
شانِ نزول	،،
کفارِ مکہ کے اعتراضات رسالت پر	۳۰۸
تفسیر نسفی فرماتے ہیں اطلاق اسم شئے اللہ تعالےٰ پر جائز ہے	،،
استشہاد ہے اہل مکہ سے اور حضور کی صحت نبوت پر دلیل ہے۔	،،
ہجرت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیت کے بارے حضرت عبداللہ بن سلام سے پوچھا۔	۳۰۹
حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ جب حضور علیہ السلام کو تو یوں پہچان لیا جیسے ہم اپنے بچوں کو پہچان لیتے ہیں بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ۔	،،
با محاورہ ترجمہ رکوع ہشتم پ۸ سورۃ انعام	۳۱۲
ایسے شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو گھڑے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ۔	،،
جس دن ہم سب کو اٹھائیں گے	۳۱۳
شرکاء سے مراد بت یا پوپ پادری ہیں	،،
تحقیق لفظ فتنہ	۳۱۴
اولاد یعقوب نے یعقوب علیہ السلام سے کہا۔	۳۱۵
موسیٰ علیہ السلام نے اپنے متعلق فرمایا	،،
علامہ آلوسی اور راغب اصفہانی کی فصل کے	

مضمون	صفحہ
صفحہ تحقیق	۳۱۶
شانِ نزول	،،
ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کر دیے ہیں	۳۱۷
فقر کے معنی	،،
کفار کو جب جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائیگا	۳۱۸
کفار کا عقیدہ باطلہ کا سدہ	۳۱۹
وہ منظر کس قدر ہولناک ہوگا	،،
تحقیق لفظ عذاب از مفردات راغب	۳۲۰
با محاورہ ترجمہ رکوع نہم پ۸ سورۃ انعام	۳۲۱
حل لغات ،، ،، ،،	۳۲۲
مختصر تفسیر ،، ،، ،،	۳۲۵
تعریف لفظ خسر از مفردات راغب	،،
قرآن کریم میں جتنے خسران مذکور ہیں وہ متعلق دنیویہ اور تجارات بشریہ کے متعلق نہیں ہیں	۳۲۶
لعبۃ مصدر ہے۔ لغت۔ لغبۃ کے لغوی معنے۔	،،
ایک حدیث میں ہے کہ کافر جب اپنی قبر سے اٹھے گا تو اس کے سامنے قبیح صورت ہوگی	۳۲۷
دوسری حدیث عمرو بن قیس سے نقل کی	،،
انس بن شریق اور ابوجہل کی ملاقات	،،
حضور علیہ السلام کی تصدیق	،،
حیات دنیا لہو ولعب ہے	۳۲۸
اس کے عقب میں منفعت نہیں	،،
ایک روایت ابوجہل کی نبوت کی تصدیق	،،

marfat.com

مضمون	صفحہ
قریش کا محضر نامہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں	۳۲۹
کفار و مشرکین کو اسلام کے لیے پیدا ہی نہیں کیا۔	″
نفق زمین میں سرنگ کو کہتے ہیں	″
تحقیق موتی اور موت از مفردات راغب	۳۳۰
موت کے اقسام و انواع حیات پر ہی موقوف ہیں۔	۳۳۱
کفار بولے کہ ان پر کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری گئی۔	۳۳۲
درختوں کی عبادت بحکم الٰہی	″
ہم نے کوئی بات نہ چھوڑی جو لوح محفوظ میں نہ ہو۔	۳۳۳
باعادہ ترجمہ رکوع دہم پ۷ سورۃ انعام	۳۳۵
حل لغات ″ ″ ″	۳۳۶
مختصر تفسیر رکوع دہم ″ ″	۳۳۸
پکڑا ہم نے سختی تکلیف سے قحط اور فاقہ کشی سے۔	۳۳۹
رحمت پر حمد الٰہی کرنا لازم و واجب ہے	۳۴۰
ہم نے نہیں بھیجا رسولوں کو مگر خوش خبری سنانے والے۔	۳۴۱
شان نزول	۳۴۲
کفار حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے تھے۔	″

مضمون	صفحہ
انتباہ علم غیب پر بحث	۳۴۲
باعادہ ترجمہ رکوع یازدہم پ۷ سورۃ انعام	۳۴۳
حل لغات ″ ″ ″	۳۴۴
مختصر تفسیر ″ ″ ″	۳۴۵
شان نزول	۳۴۶
علامہ آلوسی جناب بن الارت سے روایت کرتے ہیں واقعہ یوں ہے	″
مشرکین نے بارگاہ رسالت پناہ میں عرض کی۔	۳۴۷
تصریح لعنت ظالمین	۳۴۸
باعادہ ترجمہ رکوع دوازدہم پ۷ سورۃ انعام	۳۴۹
حل لغات ″ ″ ″	۳۵۰
مختصر تفسیر ″ ″ ″	۳۵۲
تعریف لفظ ندعو دعا کے حسرت کے معنی میں بھی آتا ہے۔ مفردات راغب	۳۵۳
مقصود کی ترغیب کے لیے	″
شان نزول	۳۵۴
کفار کو دعوت اسلام دی تو ان کے بعض سرداروں نے مذاق میں کہا۔	″
خلاصہ مفہوم آیت	″
بعث بعد الممات مرنے کے بعد زندہ ہونے کی دلیل ہے	۳۵۵
بعد موت تمام تصرفات اسی طرح عطا فرمانے پر قادر ہے۔	۳۵۶

marfat.com

مضمون	صفحہ
ارباب کلام کی تصریح	۳۵۶
باحادرہ ترجمہ رکوع سیزدہم پ سورہ انعام	″
حل لغات ″ ″	۳۵۸
مختصر تفسیر ″ ″	۳۶۰
خلاصہ تفسیر	۳۶۱
کرامًا کاتبین	″
تفسیر تسقی میں ہے	″
فرمائیے کون ہے جو تمہیں نجات دیتا ہے ظلمات بر و بحر سے۔	۳۶۲
حضور علیہ السلام نے دعا فرمائی اوپر نیچے کے عذاب سے بچاؤ کی۔	۳۶۳
حضرت حسن بصری فرماتے ہیں	″
مسجد بنی معاویہ میں دو گانہ ادا فرمایا پھر طویل دعا کی۔	۳۶۴
فرمایا میں نے اپنے رب سے تین سوال کیے دو منظور ہوئے ایک سوال سے روک دیا۔	″
جس مجلس میں دین کا احترام نہ کیا جائے وہاں مسلمان کو بیٹھنا جائز نہیں۔	″
احقاق حق کے لیے کسی مخالف مجلس میں جانا ممنوع نہیں۔	″
شان نزول	۳۶۵
صرف اسلام ہی وہ دین حق ہے جس کی عید بھی نماز اور قربانی اور خیرات و صدقات سے منائی جاتی ہے	″

مضمون	صفحہ
عسر کے معنی دھوکہ فریب ہیں	۳۶۶
قرآن کریم سنا کر وعظ و پند کرو	″
باحادرہ ترجمہ رکوع چاردہم پ سورہ انعام	۳۶۷
حل لغات ″ ″ ″	۳۶۹
مختصر تفسیر ″ ″ ″	۳۷۲
شان نزول	″
شیطان انسان کو اس کے صداقت کے محور سے گرا دیتا ہے۔	۳۷۳
خلاصہ مفہوم یہ ہے یہی حال اس شخص کا ہے	″
تحقیق اسم آزر تفسیر کبیر سے	۳۷۴
آزر پر خطائی پانچ اقوال	۳۷۵
محققین کی تحقیق	″
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد ہرگز نہ تھے	۳۷۶
آپ کا چچا کافر تھا	″
ایک روایت	″
آگ کا واقعہ ملک شام میں ہوا پھر آپ مصر میں آ گئے۔	″
میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں۔	۳۷۷
زمین آسمان کی ملکیتیں۔	″
عین الیقین حاصل ہو جائے	″
واقعہ ولادت ابراہیم علیہ السلام	″
تقدیرات کا ٹالنا انسانی مقدرت میں نہیں	۳۷۸
آپ کی نشوونما	″

marfat.com

مضمون	صفحہ
۲۱۰۰ سو سال قبل مسیح آپ کا ظہور ہوا۔	۳۷۸
آذر کے کتابت میں تقریباً پانچ ہزار خداؤں کے نام ملتے ہیں۔	،،
حضرت ابراہیم سے آپ کی والدہ کی گفتگو	۳۷۹
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہوش سنبھالتے ہی توحید کی حمایت کی۔	،،
چاند، سورج، ستاروں کا غائب ہو جانا ہی بتا رہا ہے کہ یہ خدا نہیں۔	۳۸۰
اے قوم میں بیزار ہوں ان چیزوں سے جنہیں تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو۔	،،
قوم ان سے جھگڑنے لگی توحید الٰہی اور نفی شرک میں۔	۳۸۱
ترجمہ تفسیر نسفی	۳۸۱
باحاورہ ترجمہ پندرہواں رکوع پ سورۃ انعام	۳۸۲
حل لغات ،، ،، ،،	۳۸۳
مختصر تفسیر ،، ،، ،،	۳۸۵
ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو توحید کا علم پر وار عطا فرمایا	،،
خلاصہ مفہوم آیات	۳۸۶
حضرت نوح علیہ السلام۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام جن سے اکثر انبیاء کرام پیدا ہوئے	،،
ان آیات سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام سے افضل ہیں۔	۳۸۷ ،،

مضمون	صفحہ
ہر نبی کے کمالات و فضائل آپ کی ذات اقدس میں جمع کر دیے ہیں۔	۳۸۷
جن کو اللہ نے ہدایت کی یعنی انبیاء مذکورین انہی کی راہ پر چلیو	۳۸۸
علامہ نسفی فرماتے ہیں اس میں یہ دلیل ہے کہ تعلیم قرآن و حدیث پر اجرت جائز نہیں	،،
اس آیت میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت عامہ قیامت تک کے لیے ثابت ہوتی ہے	،،
باحاورہ ترجمہ رکوع شانزدہم پ سورہ انعام	۳۸۹
حل لغات ،، ،، ،،	۳۹۰
مختصر تفسیر ،، ،، ،،	۳۹۲
شان نزول	،،
حبیب مالک بن صیف مناظرہ کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے حاضر ہوا	۳۹۳
حضور علیہ السلام نے فرمایا تورات سے اپنا ایمان ثابت کرو تو وہ گھبرا گیا۔	،،
انکار کیا بعثت رسل سے اور وحی سے حالانکہ یہ اللہ کی سب سے بڑی رحمت ہے	۳۹۴
مکہ معظمہ کو ام القریٰ کہنے کی وجہ یہ ہے	،،
وہ آیہ کریمہ جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظالم ترین مرتدین مشرکین کی علامتیں واضح کی گئیں ہیں۔	۳۹۵
ابی سرح کے دل میں وسوسہ	،،
یہ آیت عبداللہ کذاب کے بارے میں نازل ہوئی	۳۹۶

marfat.com

مضمون	صفحہ
زمانہ خلافت حضرت صدیق اکبر میں حضرت وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا۔	۳۹۶
عبداللہ بن ابی سرح کے حق میں نازل ہوئی جو کہ کاتب وحی تھا۔	،،
وحی کا آخری کلمہ منہ سے نکل گیا اس سے یہ گمان کر لینا کہ مجھ پر بھی وحی آتی ہے خالص جہالت ہے۔	۳۹۷
جب ظلام نبوت کی سختیوں میں ہوں گے	،،
مختصر سے حالات عہد رسالت سے آج تک کے مدعیان نبوت کے بیان کر دیئے جائیں	۳۹۸
حنث حنیف کی سب سے بڑی مصیبت وجود مدعیان نبوت ہے	،،
میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے	،،
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔	،،
عہد رسالت کے بعد پہلا فتنہ ابن صیاد مدنی سے شروع ہوا۔	،،
دجال اکبر کے ظہور کا انتظار ہے۔	۳۹۹
اسود عنسی	،،
طلیحہ اسدی	،،
مسیلمہ کذاب	۴۰۰
اس کا کلام وحی بھی عجیب بند شوں کا حامل ہے	۴۰۱
سجاح بنت حارث تمیمیہ	،،
مختار ثقفی	،،

مضمون	صفحہ
حارث کذاب دمشقی	۴۰۲
مغیرہ مجلی	،،
اسحاق اخرس مغربی	۴۰۳
استاد سیس خراسانی کا فتنہ	،،
حسن بن صباح	۴۰۴
سات جانشین	۴۰۷
جلال الدین اکبر کے مختصر حالات	،،
محمد علی باب	۴۰۸
قرۃ العین نے سیدہ زہرا کا مظہر بننے کا دعویٰ کیا تھا	۴۰۹
اس کے دو قصیدے	،،
قرۃ العین کی عبرتناک موت	۴۱۰
مرزا غلام احمد پیدا ہوا	۴۱۲
تعلیمی مبلغ	،،
لارڈ بکھیم سین اور مرزا قادیانی	،،
مرزا قادیانی کی الہام بازی	۴۱۳
مرزا قادیانی کا دعویٰ مجددیت	،،
مرزا قادیانی نے مسیح بننے کی	۴۱۴
محمدی بیگم سے نکاح کا اعلان	،،
جعلی قلم کے چھپے ہوئے پوسٹر دیواروں پر چسپاں	
تھے کہ پیر مہر علی کافر اور	۴۱۵
باحوالہ ترجمہ رکوع ہفتم پ سورۃ الانعام	،،
حل لغات ،، ،، ،،	۴۱۷
مختصر تفسیر ،، ،، ،،	۴۱۸

marfat.com

مضمون	صفحہ
اللہ تعالیٰ اپنی کمال قدرت وعلم وحکمت سے کے دلائل بیان فرماتا ہے۔	۴۱۸
ہر شے کا خالق وہی اللہ ہے اور وہی مستحق عبادت ہے۔	۴۱۹
تفسیر نسفی میں ہے۔	"
اللہ تعالیٰ بے جان خشک دانہ سے اور گٹھلی سے	
تر جاندار درخت پودے نکالتا ہے	"
وہی اس کا مقتدر ہے کیا ایسا رب نہ مانا جائے	"
وہ صبح پھاڑنے والا ہے تاریک رات میں سے	
رات کو سکون کے لیے پیدا کیا۔	۴۲۰
اللہ تعالیٰ نے سورج چاند کو دنیا کے حساب کے	
لیے پیدا فرمایا۔	"
نجم وہ ہے جو فلک اور روشن ہو	۴۲۱
یعنی خشکی اور دریا کے ستاروں کی وضاحت اس	
لیے کی کہ دونوں میں ستاروں سے مدد لی جاتی ہے	"
حرکت کرنے والے ستارے کل سات ہیں۔	"
ثوابت تارے بیشمار ہیں	"
مسافر جنگلوں اور سمندروں میں سفر کرتے	"
وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے	"
پھر تمہارے لیے ایک ٹھہرنے کی جگہ ہے امانت	
کی جگہ ہے	"
حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام سے سب کی	
نسل چلی ہے	"
رحم مادر میں امانت کی صورت میں رہتا ہے	۴۲۲

مضمون	صفحہ
مستقر کا معنی قرار پکڑنے کی جگہ مستودع سے	
باپ کی پشت مراد ہے	۴۲۲
بعض نے کہا مستقر سے مراد زمین ہے مستودع	
سے مراد قبر ہے	"
وہی ذات ہے جس نے زمین سے پانی نکالا	"
اور پانی سے ہر قسم کی سبزیاں۔	
نبات مصدر ہے اس کے معنی اگنا ہے	"
نکالا ہم نے ان سے تخت سبز رنگ اور پتلے	
سبز رنگ۔	۴۲۳
جو شاخیں نکلتی ہیں ان سے دانہ لیتا ہے	
کھجور کے درخت کو نخل کہتے ہیں کیونکہ تمام	
پھلوں سے کھجور افضل ہے اس میں لذت و	"
غذائیت ہے۔	
خزاں کا اثر کھجور پر نہیں ہوتا یہ درخت جفاکش	
ہوتا ہے	"
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھجور کے درخت	
باغ سلمان میں اپنے دست مبارک سے	
لگائے تھے۔	"
حکومت نے کٹوا دیے لیکن ہر سال شاخیں	
نکلتی ہیں۔	"
زیتون کا درخت بالکل انار کی طرح ہوتا ہے	۴۲۴
باحوالہ ترجمہ رکوع ہشتم پارہ سوم سورہ انعام	۴۲۵
حل لغات " " "	۴۲۷
مختصر تفسیر " " "	۴۲۹

marfat.com

مضمون	صفحہ
امام اعقب فرماتے ہیں اصطلاح میں بغیر مادہ بغیر زمان بغیر مکان کسی چیز کو پیدا کرنا بدیع ہے	۴۲۹
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا	۴۳۰
تشریح ادراک	،،
ادراک کے معنی	۴۳۱
جمہور مفسرین ادراک کی تفسیر میں "احاطہ" کرتا فرماتے ہیں۔	،،
خلاصہ کلام۔ معالم میں ہے	،،
اہل سنت کا مذہب	۴۳۲
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تفسیر میں کہا	،،
بصیرت دل کا نور ہے اور بصارت آنکھوں کا نور ہے۔	۴۳۳
ترجمہ از جلالین	۴۳۴
ترجمہ از تفسیر تستغی	،،
مصنوع کو صانع کی قدرت صنعت پر اعتراض کا حق نہیں۔	۴۳۵
جو ہی آراستہ کیا ہم نے ہر امت کے لیے ان کے اعمال	۴۳۶
بحمداللہ ساتواں پارہ ختم ہوا	۴۳۷
آٹھواں پارہ شروع	۴۳۸
باحادرہ ترجمہ رکوع نوزدہم سورۃ انعام	،،
حل لغات ،، ،، ،،	،،
مختصر تفسیر ،، ،، ،،	،،

مضمون	صفحہ
مُردوں سے کلام کرنے سے مراد	۴۴۲
شان نزول	۴۴۳
بارگاہ رسالت میں مردہ کو زندہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔	،،
علامہ صاوی فرماتے ہیں ہر نبی کے دشمن کفار رہے ہیں۔ اور تشہد کیا۔	،،
حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت	،،
شیاطین جن وانس کے شر سے پناہ مانگنا	،،
حضرت حسن نے فرمایا انسانوں میں سے بھی کچھ شیطان ہوتے ہیں۔	،،
مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ شیاطین انس شیاطین جن سے زیادہ سخت ہوتے ہیں	۴۴۴
ارشاد فرمایا بدترین ملاپ شیاطین جن سے	،،
شیاطین انس کا ہے	،،
وحی سے مراد الہام ہے	،،
شان نزول	،،
مشرکین قریش نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا۔ اللہ کا جواب	،،
اکثر اہل زمین سے مراد کفار ہیں کیونکہ کافروں کی تعداد زیادہ ہے	۴۴۶
راہ خدا سے مراد اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والا	،،
راست دین اسلام ہے	،،
کافر حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیتے رہتے تھے	۴۴۷

marfat.com

مضمون	صفحہ
مردار خون۔ سور کا گوشت ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو وغیرہ وغیرہ حرام ہیں۔	۴۴۷
اضطرار و مجبوری کے احکام	"
جو جانور اللہ کے نام سے ذبح کیا گیا ہو اور بزرگوں کے لیے بطور ثواب کیا گیا ہو جائز ہے۔	"
ترک کردو ظاہر گناہ باطن گناہ	"
عرب کے زمانہ جاہلیت کی ایک رسم	۴۴۸
لڑکی بالغ ہو جاتی تو دروازہ پر جھنڈا لگا دیتے	"
حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں ظاہر الاثم سے مراد محارم سے نکاح کرنا ہے۔	"
نکھاؤ اس سے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ذبح کے وقت۔	"
جو اپنے دین کی پیروی نہ کرے وہ مشرک ہے	"
یہ حکم متعلق ہے کہ جس پر اللہ کا نام بوقت ذبح نہ لیا گیا اسے نہ کھایا جائے۔	۴۴۹
اہل لغیر اللہ کہتے ہیں عند الذبح بتوں پر ستوں کی طرح بسم اللات منات کہنا حرام ہے	"
مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔	"
شریعت مطہرہ میں حرام چیزوں کا مفصل ذکر ہوتا ہے۔	"
بغیر تسمیہ کے یا غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو وہ حرام ہے	"
اللہ کے سوا کسی غیر کو حاکم حقیقی جاننا بھی کفر و	"

مضمون	صفحہ
شرک ہے۔	۴۵۰
باقی ماندہ ترجمہ رکوع ہشتم سورۃ انعام پ۸	"
حل لغات رکوع ہشتم	"
مختصر تفسیر "	"
اس آیت میں میتت سے مراد کافر ہیں۔	۴۵۴
مومن اور کافر کی مثال واضح کیا گیا ہے	"
شان نزول	"
ابو جہل اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی گفتگو	"
حضرت حمزہ کا اسلام قبول کرنا	"
اور پتھر بھی پھلے کر دیے گئے کافروں کی نظر میں ان کے عمل۔	۴۵۵
ہر بستی میں ان کے عناد ید کو مجرم بنا دیا تاکہ وہ اپنا مکر کرتے رہیں۔	"
ترجمہ جلالین شریف یعنی نسب مال یا غیر کی وجہ سے نبوت کا استحقاق نہیں ہوتا بلکہ یہ اللہ کا فضل ہے۔	۴۵۶
تفسیر کبیر کا ترجمہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ	
کہا سرداروں نے نبی علیہ السلام سے کہا	۴۵۷
جسے اللہ راہ دکھانا چاہے تو کھول دیتا ہے سینہ اس کا اسلام کے لیے	"
اللہ ان پر ناپاکی ڈال دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔	"
اسلام آپ کے رب تک پہنچانے والا راستہ ہے۔	۴۵۸

marfat.com

مضمون	صفحہ
جس میں نصیحت قبول کرنے کی قابلیت ہے	۴۵۶
اس سے نفع حاصل کرتا ہے۔ دوسرا نہیں	۴۵۸
ولی سے مراد محبت کرنے والا ہے ان کے اعمال	"
کی وجہ سے۔	
ایک شخص کے تمام قرابت والوں کو عشیرہ	"
کہتے ہیں۔	
جنات میں مومن متقی۔ عالم۔ ولی سب کچھ	"
ہوتے ہیں۔	"
کافر جنات۔	"
جن وانس اعتراف کرتے ہوئے کہیں گے کہ	"
ہم خود لطف اندوز ہوتے	"
جمل میں اس کی وضاحت بین طور پر کی ہے۔	"
کلبی فرماتے ہیں مسافرت میں جنگل کے کسی میدان	
میں ٹھہرتے تو وہ جن سے کہتا۔	"
چند اقوال۔	"
باعتبار ترجمہ کو ملا کر دیکھو سورۃ انعام پ	۴۶۰
حل لغات " " "	۴۶۲
مختصر تفسیر " " "	۴۶۵
اے گروہ جن وانس کیا نہیں آئے تمہارے	
پاس رسول تم میں سے۔	"
ضحاک سے روایت	"
انہاء کے لیے فرما کر رسل منکم جو فرمایا	"
علامہ آلوسی فرماتے ہیں	۴۶۶
قوم جن میں نبی رسول نہیں ہوئے	"

مضمون	صفحہ
فراء کا قول۔	۴۶۶
روح المعانی کا فیصلہ	"
بعثت رسل کی طرف ذلک سے بعثت انبیاء	
کی طرف اشارہ ہے	۴۶۷
قانون الٰہی یہ ہے اول رسول بھیجے جاتے ہیں	
وہ ہدایت فرماتے ہیں جب سرکشی کرتے ہیں تو	
ہلاک کیے جاتے ہیں	"
ہر ایک مکلف احکام کے لیے دو ہے ہیں	۴۶۸
یہ رد ہے ان کے اس قول کا کہ من مات	
فقد قامت۔	"
تو بیخ و تہدید وعید فرمایا گیا۔	۴۶۹
بے شک ظالم کامیاب نہیں ہوتے کافر	
و مشرک۔	"
رسم جاہلیت کا تذکرہ جس کی مذمت کر کے	
تنقید فرمائی گئی۔	"
روایت ہے کہ مشرکین کعبہ وغیرہ سے اللہ	
کا حصہ رکھتے تھے۔	"
قتل سے مراد لڑکیوں کو زندہ دفن کر دینا	
اور دیوتاؤں کے نام بھینٹ چڑھانا	۴۷۰
شرکاء سے مراد بتوں کے مجاور جو قتل اولاد	
کی ترغیب دیتے تھے۔	"
لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے کی رسم اس طرح	
پڑی کہ	"
اس آیت میں یہ استدلال ہے کہ تمام مخلوقات	

marfat.com

مضمون	صفحہ
مشیت الٰہی پر موقوف ہے	۴۷۱
حجر کے معنی حرام کے ہیں	″
عورتیں نہ کھائیں صرف مرد عورتوں کے مجاز کھائیں۔	″
وانعام حرمت ظہور ہا	″
جانوروں کی قسمیں مقرر کر دیتے	″
اللہ عنقریب ان کی فرضی باتوں کا بدلہ دیگا	۴۷۲
مشرکین مکہ کی یہ جہالت تھی کہ وہ اپنی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے۔	″
شان نزول	″
باحادرہ ترجمہ رکوع چہارم پ۸ سورۃ انعام	۴۷۳
حل لغات ″ ″ ″	۴۷۴
مختصر تفسیر ″ ″ ″	۴۷۵
باپ جیب پھل لائے تو اس کا حق ہے	۴۷۶
فضول خرچی اللہ کو پسند نہیں	″
شیطان کی پیروی نہ کرو	″
اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔	″
اسراف کی تعریف	۴۷۷
ایک عجیب جواب	″
حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا نصرانیوں سے مباہلہ اور نصرانی بغیر مباہلہ کرنے کے واپس لوٹ گئے۔	۴۷۸
پھل کا کچا ہونے تک استعمال مباح ہے	۴۷۹

مضمون	صفحہ
چوپایوں کی قسمیں	۴۸۱
خلاصہ مفہوم	۴۸۳
باحادرہ ترجمہ رکوع پنجم پ۸ سورۃ انعام	۴۸۴
حل لغات ″ ″ ″	۴۸۵
مختصر تفسیر ″ ″ ″	۴۸۷
مردار خون رگوں کا بہتا ہوا گوشت سور کا اور جانور جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو حرام ہیں	″
شاہ عبدالعزیز رحمہ نے اپنی سورہ بقرہ کی تفسیر میں جن بدعات کا تذکرہ کیا ہے ان کا ذکر	″
انتہائی مجبوری میں حرام چیزوں کے کھانے کا بیان	″
باحادرہ ترجمہ رکوع ششم پ۸ سورۃ انعام	۴۹۴
والدین کے ساتھ حسن سلوک	″
اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو	″
یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ	″
حل لغات رکوع ششم پ۸ سورۃ انعام	۴۹۵
مختصر تفسیر ″ ″ ″	۴۹۷
پورا کرو ماپ اور تول انصاف کے ساتھ ہم تکلیف نہیں دیتے کسی جان کو مگر مقدور کے موافق	۴۹۹
باحادرہ ترجمہ رکوع ہفتم پ۸ سورۃ انعام	۵۰۱
حل لغات ″ ″ ″	۵۰۴

marfat.com

مضمون	صفحہ
مختصر تفسیر رکوع ہفتم پ۸ سورۃ انعام	۵۰۶
پیروی کرو قرآن کی اور پرہیز کرو اس کی مخالفت	
سے تاکہ تم پر رحم کیا جائے	"
تحقیق آگئی تمہارے پاس روشن دلیل تمہارے	
رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت	۵۰۷
قیامت کی نشانیاں	۵۰۸
توبہ کا دروازہ کھلا ہے جبتک آفتاب مغرب	
سے طلوع نہ کرے	۵۱۳
فرعون کی توبہ کی حقیقت	"
امت کے تہتر فرقے ہوں گے جن میں ایک جنتی	
ہوگا باقی بہتر جہنمی ہوں گے	۵۱۴
ایک نیکی کا بدلہ دس سے سات سو تک کا	
ذکر آیا ہے۔	"
حضور صلے اللہ علیہ وسلم اول مخلوق ہیں	۵۱۵
سورۃ انعام کی پہلی تین آیات پڑھنے والے کی	
حفاظت کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر کیے	
جاتے ہیں۔	"
سورۂ اعراف مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں ۲۴	
سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں۔	۵۱۷
الممص کی تشریح	"
سورہ اعراف رکوع اول پ۸	۵۱۸
باعادہ ترجمہ رکوع اول سورۃ اعراف پ۸	۵۱۹
حل لغات " " "	۵۲۰
مختصر تفسیر " "	۵۲۱

مضمون	صفحہ
نوحؑ کی قوم پر سخت کے وقت اور شعیبؑ کی	
قوم پر دوپہر کے وقت عذاب آیا۔	۵۲۲
میزان کے پلڑوں کی وسعت کا بیان	۵۲۳
تشریح و تعریف میزان	۵۲۴
کلمہ شہادت کا وزن	۵۲۵
حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور	
میزان میں درود شریف کا وزن	۵۲۶
تعریف وزن اعمال اور حقیقت میزان	۵۲۷
باعادہ ترجمہ رکوع دوم سورۃ اعراف پ۸	۵۲۸
حل لغات " " "	۵۳۰
مختصر تفسیر	۵۳۳
ملائکہ کو حکم دیا کہ سجدہ کرو آدمؑ کو تو سب نے	
سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا	"
مٹی کی فضیلت آگ پر	۵۳۴
شیطان کو قیامت تک مہلت دی گئی ہے	۵۳۵
ابلیس کو حسد اور تکبر نے مردود کر دیا	"
"ٹیڑھ" کی جگہ "کجی" لکھیں	
ابلیس آیات قرآنی کے ذریعے پکاتا ہے	۵۳۷
حضرت آدم و حوا کا نکاح جنت میں	۵۳۹
حضرت حوا کا ظہور حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر	
تین بار صدیقہ بنا ہے	"
آدم و حوا کا جنت سے خروج	"
شیطان کے آدم و حوا کے دل میں وسوسہ	
ڈالنے کی تفصیل	۵۴۰

marfat.com

مضمون	صفحہ
پہلی جھوٹی قسم کھانے والا شیطان ہی ہے	۵۴۱
آدم وحوا کو زمین پر اتار دیا گیا۔	۵۴۳
آدم وابلیس ایک دوسرے کے دشمن ہیں	۵۴۴
باحوالہ ترجمہ رکوع سوم سورۃ اعراف پ۸	〃
حل لغات 〃 〃	۵۴۵
مختصر تفسیر 〃 〃	۵۴۷
شان نزول	〃
لباس تقوے کے بارے میں مختلف اقوال	۵۴۸
لباس کی قسمیں	〃
شیاطین کی قسمیں	۵۴۹
اللہ تعالےٰ ہی خالق افعال ہے	۵۵۰
زینت کی تعریف اور اس کی قسمیں	۵۵۱
ہدایت اور ضلالت اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔	۵۵۲
شان نزول آیت کریمہ وکلوا واشربوا ولا تسرفوا۔	۵۵۳
باحوالہ ترجمہ رکوع چہارم سورۃ اعراف پ۸	۵۵۴
حل لغات 〃 〃	۵۵۶
مختصر تفسیر 〃 〃	۵۵۸
خلاصۂ تفسیر	〃
اصل اشیاء میں اباحت ہے مگر جس پر شارع علیہ السلام نے حرمت عائد کی ہے	〃
توشہ مصحاب کہف، گیارہویں شریف	۵۶۰
ممالک شرقیہ بزرگان اسلام کی فاتحانہ جولانگاہ رہے	۵۶۱

مضمون	صفحہ
باحوالہ ترجمہ رکوع پنجم سورۃ اعراف پ۸	۵۶۲
کافر اور متکبر جنت میں داخل نہیں ہونگے جب تک سوئی کے ناکے سے اونٹ داخل نہ ہو	〃
حل لغات رکوع پنجم سورۃ اعراف پ۸	۵۶۵
خلاصۂ تفسیر 〃 〃	۵۶۶
خلاصۂ تفسیر	۵۶۷
کفار اور متکبرین کی ارواح کو جیل میں پھینک دیا جاتا ہے۔ اور ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے	〃
صالحین کی ارواح کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور فرشتے ان کو مرحبا کہتے ہیں۔	۵۶۸
تحقیق لفظ جرم	۵۷۰
جنت میں ندا ہوگی کہ اب تم کبھی نہ مرو گے اور کبھی بیمار نہ ہوگے اور اب کبھی تنگ حال نہ ہوگے۔	۵۷۲
اعراف کے متعلق مفصل تحقیق از روح المعانی	۵۷۳
باحوالہ ترجمہ رکوع ششم سورۃ اعراف پ۸	۵۷۵
حل لغات 〃 〃	۵۷۷
مختصر تفسیر 〃 〃	۵۷۸
خلاصۂ تفسیر آیات	۵۷۹
اعراف والے پہچانیں گے جنتیوں کو اور گفتگو کریں گے	۵۸۰
خلاصۂ تفسیر آیات	۵۸۱

marfat.com

مضمون	صفحہ
باترجمہ رکوع ہفتم سورۃ اعراف پ۹	۵۸۳
حل لغات " " "	۵۸۴
مختصر تفسیر " " "	۵۸۵
خلاصۂ تفسیر	۵۸۶
استدراج کے بارے میں اقوال	۵۸۶
دعا میں اظہار اور اخفاء کی تفصیل	۵۸۷
اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے	۵۸۸
تذلل اور عجز کے ساتھ اپنے رب کو پکارو	۵۸۹
خلاصہ تفسیر	۵۹۰
تحقیق لفظ موت	۵۹۲
باترجمہ رکوع ہشتم سورۃ اعراف پ۹	۵۹۴
حل لغات " " "	۵۹۵
مختصر تفسیر " " "	۵۹۶
حضرت نوح علیہ السلام کا نسب نامہ	"
تفسیر نسفی (ترجمہ)	۵۹۸
باترجمہ رکوع نہم سورۃ اعراف پ۹	۶۰۰
حل لغات " " "	۶۰۱
مختصر تفسیر " " "	۶۰۳
تفسیر از نسفی (ترجمہ)	۶۰۴
خلاصۂ تفسیر	۶۰۶
باترجمہ رکوع دہم سورۃ اعراف پ۹	۶۰۹
حل لغات " " "	۶۱۱
مختصر تفسیر " " "	۶۱۳
خلاصۂ تفسیر	۶۱۴

مضمون	صفحہ
تحقیق لفظ لوط (از روح المعانی)	۶۲۶
باترجمہ رکوع یازدہم سورۃ اعراف پ۹	"
حل لغات " " "	۶۲۸
مختصر تفسیر " " "	۶۳۰
خلاصۂ تفسیر	۶۳۱
فہرست نواں پارہ	
باترجمہ سورۃ اعراف ساتواں رکوع پ۹	۶۳۷
حل لغات " " "	۶۳۸
مختصر تفسیر " " "	۶۳۹
متکبر سرداروں کو حضرت شعیب علیہ السلام کا جواب	
کا جواب	"
حضرت عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام سرکش قوموں پر جہنم کے دروازے کھول دیے	۶۴۰
ان کی ہلاکت کا ذکر	۶۴۱
تفسیر سورۃ اعراف ساتواں رکوع پ۹	"
حضرت شعیب کا جواب	"
حکمت تبلیغ	"
اس کا علم محیط ہے	۶۴۲
خسارہ سے مراد اخروی نقصان ہے	"
خاسرین میں حکومت اور قضا بالحق کو کیوں لیا	"
حضرت شعیب کو جھٹلانے والے ہلاک ہوئے	۶۴۳
اس قوم کی ہلاکت کے بعد کیا معاملہ حضرت شعیب کے ساتھ ہوا اور آخر دم تک وہاں ہی رہے وصال بھی وہاں ہی کیا۔	"

marfat.com

مضمون	صفحہ
کعبہ میں دو مزارات ہیں حکیم میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور رکن شامی میں حضرت شعیب علیہ السلام کا۔	۶۴۳
مطاف میں ستر انبیاء کے مزارات ہیں۔	"
باحاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع دوم پ۹	۶۴۴
حل لغات " "	۶۴۵
خلاصۂ تفسیر " "	۶۴۶
عفو کے معنی نشان مٹانے کے ہیں۔	"
اور بڑھنے کے بھی ہیں	"
بستی کو محاورہ میں قریہ کہتے ہیں	"
حضرت ربیع بن خثیم سے ان کی صاحبزادی کا شب بیداری کے بارے میں سوال	۶۴۷
ارشاد نبی صلے اللہ علیہ وسلم ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ	۶۴۸
انبیاء کی تکذیب پر عذاب کا پکڑنا۔	"
حضرت شعیب نے فرمایا اشکا کر رہے ہے کہ وہ قوم کو اس کے حال پر چھوڑ دے۔	۶۴۹
باحاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع سوم پ۹	"
حل لغات " "	۶۵۰
خلاصۂ تفسیر " "	۶۵۲
ولایت کے معنی	"
عہد شکنی	"
حضرت موسیٰ کو معجزات دے کر بھیجا	۶۵۳
جبہ عصا ڈال	"

مضمون	صفحہ
مفصل واقعہ تفسیر نسفی سے تفسیر	۶۵۳
علامہ آلوسی کی توضیح	۶۵۵
ملوک مصر کو فراعنہ کہا جاتا ہے	"
مختلف اقوال	"
عصا کا اژدہا بن جانا	۶۵۶
حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مصر میں آنے کا چار سو سال کا فاصلہ ہے۔	"
اژدہا کا منہ نیچے کے ہونٹ اور اوپر کے ہونٹ کا فاصلہ اسی ذراع تھا۔	"
فرعون بھاگ پڑا۔	"
باحاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع چہارم پ۹	۶۵۸
حل لغات " "	۶۵۹
خلاصۂ مختصر تفسیر	۶۶۰
ق کے لفظی معنے	"
خلاصہ تفسیر	"
مصر کے تمام شہروں سے جادوگر جمع کریں۔	۶۶۱
جادوگروں کے لیے انعام رکھا گیا	"
منتر جنتر معجزہ کے مقابلہ میں ہیچ ہے	"
ابن زید کہتے ہیں یہ اجتماع اسکندریہ شہر میں ہوا تھا۔	"
تمام جادوگر شدت معجزہ دیکھ کر سجدہ میں گر گئے۔	"
فرعون پھر بھی ایمان نہ لایا۔	۶۶۲

marfat.com

مضمون	صفحہ
دنیا میں پہلا سول دینے والا اور ہاتھ پاؤں کاٹنے والا فرعون تھا۔	۶۶۲
جادوگروں کا فرعون کو جواب	〃
مصر کے تمام قصبات مدائن میں سے جادوگر جمع کیے جائیں۔	۶۶۳
کس قدر تھے تین قول ہیں	〃
علامہ آلوسی فرماتے ہیں۔	〃
جادوگروں کی تعداد میں اختلاف ہے	۶۶۴
جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا ڈالنے کی دعوت دی۔	۶۶۵
تفسیر نسفی میں ہے۔	۶۶۶
فرعون، جادوگر اور لشکر سب مرعوب و مغلوب و مبہوت ہو گئے۔	〃
فرعون کا غضبناک ہونا۔	〃
مثلہ کرنے کی دھمکی۔	〃
بامحاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع پنجم پ۹	۶۶۷
حل لغات	۶۶۸
خلاصۂ تفسیر سورہ اعراف	〃
فرعون نے اپنی قوم کے لیے بت بنوا کر ان کی پرستاری کا حکم جاری کیا۔	۶۶۹
کواکب کی صورت میں ان کو بت بنوا دیے تھے۔	〃
بہت جلد تمہارا رب تم کو ہلاک کریگا	〃
فرعون نے چار سو برس اور بقول بعض تین سو برس حکومت کی	۶۷۰
تفسیر نسفی سے رکوع مذکور کی تصریح	〃
بامحاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع ششم پ۹	۶۷۱
حل لغات 〃 〃 〃	۶۷۳
خلاصۂ تفسیر 〃 〃 〃	〃
فرعونیوں کو برسوں کے قحط اور پھلوں کی کمی میں اور فقر و فاقہ میں مبتلا کیا۔	۶۷۶
ان کی سرکشی حد کو پہنچ گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعائے عذاب فرمائی	〃
یہ عذاب ہفتہ سے ہفتہ پورے سات روز تک رہا۔	〃
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے عذاب ٹلا	〃
زمین سرسبز و شاداب ہو گئی۔	〃
دوسرا عذاب آیا۔	〃
سات روز اس عذاب میں مبتلا رہے	۶۷۷
پھر قمل کا عذاب آیا۔	〃
قمل سے مراد وہ کیڑا ہے جو کھیتوں کو چاٹ جاتا ہے۔	〃
موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے یہ عذاب ٹلا	〃
ایک ماہ بعد پھر زیادہ خباثت پر اتر آیا تو	〃
مینڈکوں کا عذاب آیا	〃
توبۃ النصوح سے عذاب ٹلا	〃
خون کا عذاب	〃
دریا میں غرق کر دیا	۶۷۸

marfat.com

مضمون	صفحہ
دس محرم کو یہ واقعہ ہوا۔	۶۷۸
باحوالہ ترجمہ سورۂ اعراف رکوع ساتواں پ۹	۶۷۹
حل لغات 〃 〃	۶۸۱
خلاصۂ تفسیر 〃 〃	۶۸۳
فرعون ہلاک ہوگیا تو موسیٰ علیہ السلام نے کتاب	
نازل فرمانے کی درخواست کی	〃
تیس روزے رکھے تو دہن مبارک سے خوشبو	
آنے لگی۔	〃
چالیس روزے پورے کیے۔	〃
اس کے رب نے اس سے کلام کیا۔	۶۸۴
احادیث میں ہے	〃
آپ کو کلام کریم عطا فرمایا جسے تورینت کہتے	
ہیں۔	〃
جب تجلی جمال اپنے نور کی چمک اس کے رب نے	
پہاڑ پر کی تو پہاڑ پاش پاش ہوگیا	۶۸۵
موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہوگئے	〃
الواح سات یا دس تختیں زمرد یا زبرجد کی تھیں۔	〃
حسن اور عطا کہتے ہیں کہ بے دینوں فاسقوں کے	
لیے عذاب جہنم ہے	〃
باحوالہ ترجمہ سورۂ اعراف رکوع ششم پ۹	۶۸۶
حل لغات 〃 〃	۶۸۷
خلاصۂ تفسیر 〃 〃	۶۸۸
حلی عربی میں اس چیز کو کہتے ہیں جو زینت کے لیے	
بنائی جائے۔	〃

مضمون	صفحہ
سبطیوں نے قبطیوں سے زیور بامید واپسی	
حاصل کر لیا تھا۔	۶۸۸
غرق کے بعد مسلمانوں کا ملک ہوگا	〃
بنی اسرائیل کو حکم ہوا۔	۶۸۹
غنائم صرف امت محمدیہ کے لیے ہی حلال	
ہوئے ہیں۔	〃
انہوں نے اس زیور کو آگ میں ڈال کر ایک	
مجسمہ بنا لیا مجسمہ گائے کے بچھڑے کو کہتے ہیں	۶۸۹
ہر جاندار کے بچے کے لیے علیحدہ علیحدہ نام	
ہوتے ہیں۔	۶۹۰
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جسدٌ لہ خوارٌ	
پڑھا ہے جو صوت شدید کے معنی میں ہے	۶۹۱
سامری نے جب مٹھی اڈھال لیا	〃
روح الامین کے گھوڑے کے قدم کی خاک	
ڈال دی۔	〃
بنی اسرائیل نے اسے سجدہ کیا	〃
سارے بنی اسرائیل بچھڑا بننے میں معروف	
ہوگئے مگر ہارون علیہ السلام	〃
حرمت تصویر ہماری شریعت میں اسی بنا	
پر ہوئی کہ وہ مظنہ شرک ہوتی ہے	۶۹۲
حرمت تصویر کی علت از روح المعانی	۶۹۱
حرمت تصویر ہماری شریعت میں اسی بنا	
پر واقع ہوئی۔	۶۹۲
جب وہ شرمندہ ہونے اور پچھتانے	〃

marfat.com

مضمون	صفحہ
جب موسیٰ علیہ السلام واپس لوٹے تو قوم کا حال دیکھ کر غضبناک ہوئے۔	۲۹۲
بچھڑا پوجنے کی خبر موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے طور پر ہی دیدی تھی	۲۹۳
حضرت ہارون علیہ السلام سے جواب طلب کر لیا گیا۔	"
زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب غصہ میں آتے تو سر اقدس پر آگ سی دھکتی معلوم ہوتی تھی۔	"
آپ نے حمیت دین میں شدت و غضب کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ الواح ڈال دیں	۲۹۴
بعض لوحیں ٹوٹ گئیں	"
اس کی توجیہ صبغۃ اللہ حیدری فرماتے ہیں	"
حضرت ہارون کے سر کے بال پکڑ کر جواب طلب کریں۔	"
آپ کی والدہ کے نام میں اختلاف ہے	۲۹۵
مختلف اقوال بعض لوگوں کا وہم	"
باعتبار ترجمہ سورۃ اعراف رکوع نہم پ۹	۲۹۶
حل لغات " "	۲۹۷
خلاصہ تفسیر ارلو " "	۲۰۰
جب غصہ تھم گیا تختیاں اٹھالیں۔	"
موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بارگاہ ایزدی میں حاضر ہوں اور عذر گناہ قوم کی طرف سے کریں	"
رجفہ یعنی زلزلہ نے آلیا۔	"

مضمون	صفحہ
لفظ نبی پر مفصل بحث	۲۰۱
حضرت کعب احبار سے توریت میں حضور کی صفات پر یہ مضمون بھی منقول ہے	"
علامہ آلوسی نے روح المعانی میں حضور کی صفات انجیل و زبور سے نقل کیں	"
ایک اور حدیث میں توریت سے حضور علیہ السلام کے یہ اوصاف منقول ہیں	۲۰۲
فقط نبی قرآن کریم میں تین جگہ آیا	"
مزید وضاحت کے لیے پارہ اور رکوع کا حوالہ پیش ہے	۲۰۳
تفسیر خازن میں ہے	۲۰۴
نبی کے ساتھ امی فرمانا اسی بنا پر ہے	"
رسول صرف چار ہیں غیروں کی تعداد بعض روایات سے ایک لاکھ چوبیس ہزار معلوم ہوتی ہے۔	"
باعتبار ترجمہ سورۃ اعراف رکوع نہم پ۹	۲۰۵
حل لغات " " "	۲۰۶
خلاصہ تفسیر " " "	۲۰۷
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصیات کی دلیل۔	۲۰۸
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں وہ ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں	"
مسلم شریف میں یہ بھی ہے کہ میں تمام کی طرف	"

marfat.com

مضمون	صفحہ
رسول بنایا گیا۔	۷۰۸
بارہ چشمہ ہر گروہ کے لیے، ایک چشمہ تو ہر قبیلہ نے اپنا گھاٹ جان لیا۔	۷۰۸
باحاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع بارہ ہم پ۹	۷۱۰
حل لغات " " "	۷۱۱
خلاصۂ تفسیر " "	۷۱۳
اسلاف کا حال ظاہر فرمایا	"
ان کے مسخ ہونے سے کوئی انکاری نہیں ہے۔	۷۱۴
اس بستی میں تین قسم کے لوگ تین خیالوں پر منقسم ہو گئے۔	"
بندروں کی شکلوں میں مسخ ہو گئے اور ہلاک ہو گئے۔	"
تنبیہ میں سلامت رہے۔	"
ہفتہ کے دن مچھلیاں تیرتی ہوئی آتیں۔	۷۱۵
پکڑ لیا ہم نے ظالموں کو برے عذاب میں۔	"
وہ لوگ بندروں کی شکل میں مسخ ہو گئے تین دن اسی حال میں رہ کر ہلاک ہو گئے۔	"
صاحب مدارک فرماتے ہیں جو عہد رسالت میں تھے یہودیت کی وجہ میں اسلام کے خلاف چلتے تھے۔	۷۱۶
بنی اسرائیل میں رشوت تھی قاضی۔	"
جو کتاب کو مضبوط تھامتے ہیں یعنی عمل کرتے ہیں	"
جب ہم نے اٹھایا پہاڑ۔	"
بنی اسرائیل پر احکام توریت شاق گذرے	"

مضمون	صفحہ
باحاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع تیرہ ہم پ۹	۷۱۷
حل لغات " " "	۷۱۹
مختصر تفسیر " " "	۷۲۱
ربوبیت و وحدانیت کے دلائل قائم کر کے شہادت طلب کی۔	"
ربوبیت کا عہد	"
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم جبارین سے جنگ کا قصد	"
بلعم باعور کا جواب	۷۲۲
بلعم باعور کو دعا کی ممانعت	"
بلعم باعور کی قوم سے علیحدگی	"
قوم کا بددعا کے لیے اصرار	"
قوم بنی اسرائیل کے لیے بددعا نکل گئی	"
انسان کی روح شہوات پر غالب آجاتی ہے تو یہ ملائکہ پر غالب ہو جاتا ہے	۷۲۳
اللہ کے لیے اچھے نام ہیں پکارو اس کو ان ناموں سے۔	"
ننانوے نام حدیث پاک سے	۷۲۴
شان نزول	"
مشرکین نے اللہ کے نام بگاڑ کر ان میں الحاد کیا۔	"
ایک گروہ قیامت تک دین حق پر قائم رہے گا۔	"
باحاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع چودہ پ۹	۷۲۵

marfat.com

مضمون	صفحہ
حل لغات رکوع سیزدہم پ۹	۷۲۶
خلاصہ تفسیر "	"
شان نزول	"
یہودیوں کا بارگاہ رسالت پناہ میں سوال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رفاعہ کی وفات کی خبر دی۔	۷۲۹
ناقہ اقدس کی تلاش کا حکم	"
با محاورہ ترجمہ سورہ اعراف رکوع سیزدہم پ۹	۷۳۰
حل لغات " "	۷۳۳
خلاصہ تفسیر " "	۷۳۶
اولاد کے لیے دعا	"
اپنے چار بیٹوں کو غیر خدا کے نام سے منسوب کر کے عبد مناف۔ عبد العزیٰ۔ عبد قصی وغیرہ نام رکھ لیے۔	۷۳۷
بتوں کی حقیقت اور شرک کا بطلان واضح کیا گیا۔ بتوں کی عاجزی بیان فرمائی۔	"
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشرکین کو جواب	۷۳۸
جب قرآن کریم پڑھا جائے تو اسے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔	"
چند مسائل صلوٰۃ۔	"
نماز اور خطبہ میں خاموش رہنا اور اس کو سننا واجب ہے۔	۷۳۹
ایک حدیث	

مضمون	صفحہ
قراءت خلف الامام کی ممانعت ثابت ہے	۷۳۹
قراءت خلف الامام پر بحث	"
بغیر الحمد کے تنہا آدمی کی نماز نہ ہوگی	"
امام کی قراءت مقتدی کی قراءت حکمیہ ہوگی	"
امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے سے قرآن و حدیث دونوں پر عمل ہو گیا۔	"
احناف کے نزدیک قرآن و حدیث کی اتباع میں ممنوع ہے۔	"
غدو سے مراد صبح کا وقت ہے	۷۴۰
تمام قرآن میں چودہ آیات سجدہ احناف کے نزدیک ہیں۔	"
سورۃ اعراف ختم ہوئی الحمد للہ	
سورۃ انفال یہ سورت مدنی ہے۔	۷۴۱
با محاورہ ترجمہ سورۃ انفال رکوع اول پ۹	"
حل لغات " " "	۷۴۲
خلاصہ تفسیر " " "	۷۴۴
شان نزول	"
احوال مومنین متفاوت ہیں اسی وجہ میں ان کے مراتب بھی علیحدہ علیحدہ ہیں۔	۷۴۵
ابو سفیان ملک شام سے ایک قافلہ کے ساتھ آیا۔	"
ابو جہل جنگ کے قصد سے بدر کی طرف چل دیا	"
بعض کا اصرار تھا کہ قافلہ کا تعاقب کیا جائے	۷۴۶
یہ رائے حضور علیہ السلام کو ناگوار ہوا	"

marfat.com

مضمون	صفحہ
حضرت صدیق حضرت فاروق رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ حضور ہم جانثاری کے لیے ہر وقت حاضر ہیں۔	۴۶
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔	〃
حضور علیہ السلام نے کفار کے مرنے کی جگہ پر نشان لگا دیے تھے۔	〃
شان نزول	۴۷
مشرکین کی تعداد ایک ہزار تھی	〃
جان نثاران اسلام تین سو دس یا اس سے کچھ زیادہ تھے۔	〃
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا فرما رہے تھے حتیٰ کہ دوش اقدس سے ردائے مبارک اتر گئی۔	〃
مسلمان کافروں کا تعاقب کرتے تھے۔	〃
چابک کی آواز آتی۔	〃
حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ آسمان سوم کی مدد ہے۔	〃
حسب وعدہ غیبی مدد	۴۸
باحوالہ ترجمہ رکوع دوم سورۃ انفال پ۹	〃
حل لغات 〃 〃	۵۰
مختصر تفسیر 〃 〃	۵۲
سبب تحریر یہ غزوہ مسلمانوں کی۔	〃
خشوع و خضوع یکبارگی تمام مومنین پر آئی	〃
اس واقعہ کو بعض نے معجزہ کہا	〃

مضمون	صفحہ
وادی احمر جو ریگستان تھی۔	۵۲
بعض صحابہ پر غسل بھی لازم تھا۔ اور پیاس کی شدت بھی تھی۔	〃
اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے پاک کر دے اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرمائے۔	〃
شیطان نے ایمان والوں کے دل میں ایک وسوسہ ڈالا۔	۵۳
اللہ تعالیٰ نے ایسی بارش کی کہ جنگل سیراب ہو گئے۔	〃
ریت پانی سے ایسی جمی کہ سیمنٹ کا فرش بن گیا۔	〃
مشرکین جو پہاڑوں پر تھے وہاں پھسل ہوئی	〃
دشمن پر ضرب کاری کی ترکیب بیان فرمائی ہے۔	〃
حضرت سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ بدر والے دن ہم میں سے جو تلوار کا اشارہ کرتا تو اس کی تلوار پہنچنے سے پہلے ہی مشرک کا سر جسم سے علیحدہ ہو کر گر جاتا۔	〃
اس قسم کی مختلف مثالیں۔	〃
ایک مٹھی سنگریزے حضور علیہ السلام نے کفار پر پھینکے کوئی کافر بچ سکا۔	〃
دشمن کے مقابلہ میں چند ضروری ہدایات	۵۴
شان نزول	〃

marfat.com

مضمون	صفحہ
بدر سے واپسی پر ہر ایک نے اپنے کارنامے بیان کرنے شروع کیے تو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا۔	۷۵۴
مشرکین کو خطاب	"
شان نزول	"
ایک روایت ہے کہ مشرکین نے کعبۃ اللہ کے غلاف سے لپٹ کر دعا کی تھی۔	۷۵۵
باحادرہ ترجمہ رکوع سوم سورۃ انفال پ۹	"
حل لغات " " "	۷۵۶
خلاصہ تفسیر " " "	۷۵۸
منافقین کے طریقہ سے علیحدہ رہنے کا حکم	"
شان نزول	۷۵۹
اپنے عناد اور عداوت عن الحق میں اپنے کم ہیں کہ ہدایت قبول نہیں کرتے۔	"
ایمان والوں کو اطاعت رسول کا حکم	۷۶۰
بخاری شریف میں حضرت سعید بن معلی سے روایت ہے کہ میں نماز میں تھا حضور علیہ السلام نے یاد فرمایا نماز سے فارغ ہو کر حاضر ہوا۔	"
حضور نے فرمایا کہ کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو اور حکم مطلق ہے جو نماز غیر نماز میں حاوی ہے۔	۷۶۱
ایمان سے زندگی حاصل ہوگی۔	"
شہدا اپنے رب کے حضور حاضر ہیں زندہ ہیں	"
حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے	"

مضمون	صفحہ
نے مومنین کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے درمیان معاملات سلجھا پر سلجھا کریں۔	۷۶۰
ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ خصوصی لوگوں کے عمل پر عذاب عام نہیں کرتا جبتک عام طور پر لوگ اپنے اندر معاصی کو ہوتا دیکھیں۔	"
دوسری حدیث	"
مومنین مہاجرین کو خطاب	"
شان نزول آیت کریمہ ابولبابہ بنی قریظہ	"
عبداللہ انصاری کے معاملہ میں	
بیعت رسول کا حکم۔	"
کعب بن اسد نے چند تجاویز بنی قریظہ کے سرکردہ یہود کو پیش کیں۔	۷۷۰
کعب نے آخری تجویز پیش کی کہ حضور علیہ السلام سے صلح کی درخواست کی جائے	۷۷۱
تمام بنو قریظہ کے سرداروں نے اس تجویز کو قبول کر لیا۔	"
صلح کی درخواست جب بارگاہ رسالت پناہ میں پیش ہوئی تو حضور نے نامنظور فرمائی اور سعد کے فیصلے کو قبول کرنے کو کہا۔	"
یہود نے حضرت ابولبابہ کو بھیج دینے کی درخواست کی۔	"
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔	"

marfat.com

مضمون	صفحہ
یہود نے ابولبابہ سے رائے طلب کی تو ابولبابہ	۷۶۱
نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر اشارہ کیا۔	
ابولبابہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوگیا۔	″
ابولبابہ نے مسجد نبوی کے ستون سے اپنے آپ	
کو باندھ دیا۔	″
سات روز تک مسلسل بندھے رہے حتیٰ کہ بے	
ہوش ہو کر گر پڑے۔	″
اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔	۷۶۲
صحابہ نے بشارت دی۔	″
حضرت رسول کریم علیہ السلام نے اپنے دست	
حق پرست سے کھول دیا۔	″
ابولبابہ نے اپنی قوم کی بستی چھوڑ دی۔	۷۶۲
امانتوں میں خیانت نہ کرنے کا حکم	″
صاحب مصنف کی ناسازی طبع	″
باعتذارہ ترجمہ رکوع چہارم سورۃ انفال پ۱۰	۷۶۳
حل لغات ″ ″ ″	۷۶۴
مختصر باعتذارہ ترجمہ	۷۶۵
تفسیر اربعہ چہارکوع سورۃ انفال پ۱۰	۷۶۶
کفار مکہ دارالندوہ میں جمع ہوئے اسلام اور ہادی	
اسلام کے خلاف منصوبے۔	″
شیطان ایک بوڑھے شخص کی شکل میں آیا اور قوم	
کا یقین دلایا	۷۶۷
ابوالبختری کی رائے۔	″
ہشام بن عمرو کی رائے	″

مضمون	صفحہ
ابوجہل کی رائے	۷۶۷
حضور علیہ السلام کو مشرکین مکہ کے منصوبے سے	
مطلع کیا گیا۔	۷۶۸
ہجرت کا قصد۔	″
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر لٹایا	″
ایک مشت غبار مشرکین کی طرف پھینکی تو	
سب اندھے ہوگئے۔	″
حضور علیہ السلام بعد رفیق یار غار حضرت صدیق	
اکبر کے غار ثور میں تشریف لے آئے۔	″
غار کے منہ پر مکڑی کا جالا	″
شارح قصیدہ بردہ سے وضاحت	″
سانپ کا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے انگوٹھے	
میں ڈسنا۔	″
ثمر بمعنی اس درم الف کو کہتے ہیں جبکہ انسان غصہ	
میں کھنچے پھٹ جائے۔	۷۶۹
صدیق اکبر قضاء قدر الٰہی پر راضی برضا رہے	″
غار میں سانپ کے ڈسنے کا مفصل واقعہ	″
کفار مکہ کھوج لگاتے دروازے غار تک آگئے	″
اللہ تعالیٰ نے حفاظت میں لے لیا	۷۷۰
حضرت الٰہی کی شان علامہ بوصیری آئندہ بیت	
میں فرماتے ہیں۔	″
حرم کے کبوتروں اور مکڑی کو مارنے سے آپ	
نے منع فرمایا۔	″
مکڑی نے دوبارہ جالا تنا ایک بار داؤد علیہ السلام	

marfat.com

مضمون	صفحہ
پر جبکہ حالوت کی تلاش میں تھے۔	۷۷۱
دوسری بار غار ثور میں۔	״
حضور علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ مسخ شدہ جانور کتنے ہیں فرمایا ہاتھی۔ بچھو۔ سور گدھا۔ چھپکلی۔ بچھو۔ مکڑی۔ خرگوش۔ ستارہ	״
امیہ بن خلف نے غار میں جانا چاہا لیکن مکڑی کے جالے سے رک گیا۔	״
آیات کریمہ کا شان نزول نضر بن حارث کے بارے میں۔	״
قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت پر چیلنج اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔	״
اس کا جواب۔	״
مفسرین کی رائے	۷۷۲
فتح مکہ کی بشارت	״
حدیث پاک	״
حدیبیہ کا واقعہ	״
ناچنا گانا مشرک کی عبادت ہوتی ہے۔	۷۷۳
مشرکین کعبہ میں ننگے طواف کرتے تھے	״
شان نزول۔	״
جو اپنا مال خرچ کر کے بھی عذاب آخرت مول لے رہے ہیں۔	״
باحاورہ ترجمہ رکوع پنجم سورۃ انفال پ۹	״
حل لغات ״ ״	۷۷۴
مختصر تفسیر ״ ״	۷۷۵

مضمون	صفحہ
کفار کو ایمان کی ترغیب اور بشارت عفو	۷۷۵
علامہ آلوسی فرماتے ہیں	״
حدیث نبوی	״
مقابلہ کرو ان سے یہاں تک کہ نہ رہے فتنہ شرک۔	״
غلبہ اسلام کا مطلب	۷۷۶
امام مہدی کے ظہور کے بعد روئے زمین پر کوئی مشرک باقی نہ رہے گا۔	״
الحمد للہ نواں پارہ ختم ہوا۔	
فہرست پارہ دہم۔	
دسواں پارہ	۷۷۷
باحاورہ ترجمہ رکوع پنجم سورۃ انفال پ۱۰	״
حل لغات ״ ״	۷۷۸
مختصر تفسیر ״ ״	۷۷۹
مال غنیمت کی تعریف	״
امام اعظم کے نزدیک اقارب کی تفصیل میں مختلف اقوال۔	۷۸۰
تمام راوی اس پر متفق ہیں کہ حضور علیہ السلام مال غنیمت کے پانچ حصے کرتے تھے۔	״
غزوہ بدر میں حق و باطل کا فیصلہ کر دیا گیا	״
جس دن دو گروہوں کا مقابلہ ہوا	۷۸۱
قریش کا قافلہ سمندر کی طرف تین میل پر تھا۔	״
دشمن طاقتور تھا۔	״
ہلاک سے مراد کفر ہے حیات سے مراد ایمان ہے	״

marfat.com

مضمون	صفحہ
جب اے محبوب اللہ نے آپ کو خواب میں ان	
کی تعداد کم کر کے دکھائی	۷۸۲
حضور علیہ السلام عریش میں رونق افروز ہوئے	〃
کفار کا مسلمانوں کے قریب آنا اور کچھ چھیڑ چھاڑ	
کرنا وغیرہ	〃
حضرت صدیق اکبر نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا	〃
حضور علیہ السلام کو خواب میں دشمن کی تعداد کم	
کر کے دکھائی۔	〃
صحابہ کی ہمتیں بلند کیں۔	〃
حضرت ابن مسعود نے فرمایا اس دن کافر اس قدر	
کم نظر آئے کہ میں نے اپنے ساتھ والے سے کہا	
یہ ستر کفار ہیں۔	〃
باعادہ ترجمہ رکوع ششم سورۃ انفال پ۱۰	۷۸۳
حل لغات 〃 〃 〃	۷۸۴
مختصر تفسیر 〃 〃 〃	۷۸۵
اے ایمان والو اگر تمہارا مقابلہ کسی کافر گروہ سے	
ہو جائے تو جمے رہو	〃
اللہ کی یاد کثرت سے کرو تاکہ تم کامیاب	
ہو جاؤ۔	〃
فئۃ سے مراد کافر گروہ ہے	〃
ذکر اور اس کی کثرت ہر صورت موجب فتح و	
نصرت ہے۔	۷۸۶
نعرۂ تکبیر اور نعرۂ رسالت بھی اس آیت سے	
ثابت ہے۔	〃

مضمون	صفحہ
علی المرتضیٰ اور نعرہ غوثیہ بھی جائز ہے	۷۸۶
تاکہ تم مراد کو پہنچو۔	〃
اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو	〃
آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے	〃
ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم	〃
باہمی تنازعہ آپس میں جھگڑے کمزوری اور جماعت	
کی تباہی کا موجب ہے۔	〃
اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے	〃
اخلاص نیت کی تعلیم	۷۸۷
بطر کا معنی فخر اور اکڑ ہے۔	〃
رئاء کا معنی دکھاوا ہے	〃
یہ واقعہ کفار قریش کا ہے جو غزوہ بدر کا باعث	
و موجب ہے	〃
ابوجہل بولا بدر میں جا کر تین روز تک قیام	
کریں گے۔	〃
حضور علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت	
میں دعا فرمائی اور عرض کیا۔	〃
اس آیت میں لشکر ابوجہل کی مثال دے کر	
ایمان والوں کو عبرت دلائی ہے	〃
اطاعت خدا اور رسول کرو اسی میں تمہاری	
کامیابی فتح و ظفر ہے۔	〃
دوسرا واقعہ غزوہ بدر کے متعلق یاد دلایا۔	۷۸۸
شیطان نے ان کے دماغوں میں یہ بات بھی	
جمادی کہ تم جو کچھ کر رہے ہو وہ نیک عمل ہیں	〃

marfat.com

مضمون	صفحہ
جب دونوں لشکر مقابلہ میں آگئے تو شیطان اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ گیا۔	۷۸۸
ایک مٹھی خاک کی مشرکین کی طرف پھینکی تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے	۷۸۹
سراقہ کی شکل میں حارث بن ہشام کا ہاتھ پکڑے لشکر میں شیطان موجود تھا۔	〃
جب یہ منظر دیکھا تو فوراً حارث کا ہاتھ چھوڑ کر بھاگ گیا۔	۷۸۹
باحوالہ ترجمہ رکوع ہفتم سورۃ انفال پ۱۰	〃
حل لغات 〃 〃	۷۹۱
مختصر تفسیر اردو 〃 〃	۷۹۲
جب کہتے تھے منافق۔	〃
مکہ میں کلمہ پڑھ چکے تھے کفار قریش نبی محترم اور مسلمانوں کے مقابلہ کے لیے نکلے تو یہ بھی ان کے ساتھ بدر میں آگئے تھے۔	۷۹۳
مسلمانوں کی تعداد کم دیکھ کر شک میں پڑ گئے تھے اور مرتد ہو گئے تھے۔	〃
جو شخص شدید بخار و سر رکھتا ہے وہ ذلیل نہیں ہوتا	〃
اس آیت کریمہ میں ان کے مرنے کے بعد ان کے انجام کا ذکر ہے	〃
حضرت عباس فرماتے ہیں کہ مرنے کے بعد فرشتے ان کے چہرے پیٹھیں گے۔	〃
علامہ سدی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ذات اقدس صلے اللہ علیہ وسلم ہے	۷۹۴

مضمون	صفحہ
کفار مکہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت پر یقین تھا لیکن حسد و عناد میں آکر ان کی تکذیب کرتے تھے۔	۷۹۴
بدترین جانور اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو کفر پر جمے رہے۔	۷۹۵
دواب چلنے والے جانور کو کہتے ہیں۔	〃
قریظہ کے یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی	〃
معاہدہ شکن کافروں سے مراد بنی قریظہ کے خاندان کے یہودی ہیں جنہوں نے عہد توڑ دیا۔	〃
ان لوگوں کو سخت سزا دیں تاکہ عبرت حاصل ہو	〃
باحوالہ ترجمہ رکوع ہشتم سورۃ انفال پ۱۰	۷۹۶
حل لغات 〃 〃	۷۹۷
مختصر تفسیر 〃 〃	۷۹۸
غزوہ بدر سے جو مشرک شکست کھا کر بھاگے تھے اور قتل و قید سے بچ نکلے تھے۔	〃
کافروں کے لیے طاقت جمع کرو۔	۷۹۹
اُعِدُّوْا کے معنی ضرورت کے لئے تیاری کرنا	〃
قوت سے مراد سامان ہے	〃
حدیث پاک پلے ہوئے گھوڑے پر رد فرض کرنا	〃
حضور علیہ السلام نے فرمایا گھوڑے کی پیشانی کے بالوں میں قیامت تک خیر ہے۔	〃
عدو اللہ سے مراد کفار مکہ ہیں۔	〃
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس نے کسی مجاہد کو سامان جہاد دیا اس نے خود جہاد کیا	۸۰۰

marfat.com

مضمون	صفحہ
اگر کفار صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی صلح کی طرف جھکو اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔	۸۰۰
جذح سے جنجوا بنا یعنی جنوح میلان کو کہتے ہیں۔	״
اس سے پرندوں کے بازو مراد ہیں۔	״
قبیلہ اوس اور خزرج میں الفت پیدا کردی باوجود	
ان میں سو برس سے عداوت تھی۔	۸۰۱
شان نزول	״
چالیس ایمان لانے والے مومنین	״
حضرت فاروق اعظم نے ایمان لاکر تعداد چالیس	
پوری کردی۔	״
چشمک	״
اسلام نے ترقی حاصل کی	״
باحاورہ ترجمہ رکوع نہم سورۃ انفال پ۱۰	۸۰۲
فی لغات ״ ״ ״	۸۰۳
فی تفسیر ״ ״ ״	۸۰۴
فی فیض کسی شے پر کسی کو آمادہ کرنا۔	״
فی فیض قتال کا حکم۔	״
اگر مسلمان دس مشرکین کے مقابل ہوتو	
بھاگے پھر تخفیف نازل ہوئی	۸۰۵
اگر بیس صبر والے ہوں تو دو سو پر	
غالب آئیں گے۔	״
ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب آئیں گے	״
جنگ بدر میں ستر کافر قید کرکے بارگاہ رسالت	
میں پیش کیے گئے تو حضور علیہ السلام نے	

مضمون	صفحہ
سے مشورہ فرمایا۔	۸۰۵
حضرت صدیق اکبر نے مشورہ دیا کہ فدیہ لے	
کر چھوڑ دیا جائے۔	״
حضرت فاروق اعظم نے عرض کی ان کی گردنیں	
قلم کی جائیں۔ میں اپنے قرابت والوں کو	
ماروں گا۔	״
اکثریت نے یہی مشورہ دیا کہ فدیہ لے کر	
انہیں چھوڑ دیا جائے۔	״
آیت کریمہ نازل ہوئی اور فاروقی رائے کی	
موافقت میں حکم آیا۔	״
کسی نبی کو یہ زیبا نہیں کہ کافروں کو زندہ قید	
کرے جب تک زمین میں انکا خون نہ بہا لے	۸۰۶
قیدیوں کے لیے دوسرا حکم	״
مومنین کو اختیار دے دیا گیا چاہیں تو	
فدیہ لیں یا قتل کریں۔	״
مسئلہ۔	״
کھاؤ مال غنیمت جو حلال و طیب	۸۰۷
باحاورہ ترجمہ رکوع دہم سورۃ انفال پ۱۰	״
حل لغات ״ ״ ״	۸۰۹
مختصر تفسیر ״ ״ ״	۸۱۰
شان نزول	״
جنہوں نے بدر کے کافروں کے کھانے کا	
ذمہ لیا تھا	״
حضرت عباس اپنی باری والے دن قید ہو	

marfat.com

مضمون	صفحہ
گئے تھے۔	۸۱۰
جامہ تلاشی میں سونا ان کے پاس سے نکلا	۸۱۱
یہ سونا ضبط ہو گیا۔	″
قدید کا سونا۔	″
حضرت عباس نے انکار کیا تو حضور علیہ السلام نے	″
فرمایا جس وقت اپنی بیوی کی موجودگی میں اس کو	″
دفن کر دیا تھا۔	″
حضرت عباس حیران ہو گئے اور اسلام قبول کر لیا	″
حضرت عباس کے بھتیجے بھی مسلمان ہو گئے۔	″
بحرین کا مال آیا جو اسی ہزار تھا حضور نے اس کو	۸۱۲
تقسیم فرما دیا۔	
حضرت عباس کو فرمایا جسقدر اٹھا سکتے ہو اس	″
سے اٹھا لو۔	″
خیانت و دغا کا ذکر۔	″
جنہوں نے ہجرت نہ کی ان کو ترکہ نہ ملیگا۔	″
کافر و مومن کے درمیان احکام وراثت نہیں	۸۱۳
مومنین مسلمین میں اتحاد نہ ہوا تو کفار غالب	″
آجائیں گے۔	″
ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم ہے کہ اسلام اپنے	″
سے پہلے جرائم کو مٹا دیتا ہے۔ اور ہجرت بھی	″
پہلی بداعمالیوں کو ختم کر دیتی ہے۔	″
مہاجرین و انصار کے طبقے	″
سورۃ توبہ	۸۱۴
یہ سورۃ مبارکہ کے دس نام ہیں۔	″

مضمون	صفحہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا بسم اللہ امان	۸۱۰
ہے اور یہ سورۃ تلوار کے ساتھ امن اٹھانے کے	۸۱۱
لیے نازل ہوئی۔	″
باحوالہ ترجمہ رکوع اول سورۃ توبہ تک	″
حل لغات ″ ″	۸۱۶
مختصر تفسیر اردو	۸۱۸
مشرکین عرب اور مسلمانوں کے مابین عہد تھا	″
ان کے چند کے سوا سب نے عہد شکنی کی۔	″
حکم دیا گیا چار ماہ جہاں چاہو گذارہ کرو تم سے	″
تعرض نہ ہوگا۔	″
یہ سورہ مبارکہ سنہ ۹ ہجری میں فتح مکہ کے ایک سال	″
بعد نازل ہوئی۔	″
اسی سنہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو	″
امیر الحج مقرر فرمایا تھا۔	″
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغام دیکر بھیجا۔	″
چار حکم کا اعلان کیا گیا	۸۱۹
مشرکین نے جواب نفی میں دیا عہد شکنی کو	″
اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جسے جس	″
کی تاریخوں کا اعلان کیا جاتا ہے۔	″
اذان کے معنی اعلان کے ہیں	″
حج اکبر اور عمرہ کی وضاحت	″
وہ حج جس میں حضور علیہ السلام والصلوٰۃ خود	″
تشریف لائے تھے وہ جمعہ کے دن تھا۔	″
اعلان یہ تھا کہ اگر تم کفر و خیانت سے توبہ کر لو	″

marfat.com

مضمون	صفحہ
تو تمہارے حق میں بہتر ہے	
جب حرمت والے مہینوں کا سلخ ہو جائے یا	
گذر جائیں تو مشرکوں کو قتل کرو جہاں پاؤ۔	۸۲۰
انسلاخ کا مادہ سلخ ہے۔	″
عہد شکن کفار کے احکام۔	″
باحوالہ ترجمہ رکوع دوم سورۃ توبہ پ۱۰	۸۲۱
حل لغات ″ ″ ″	۸۲۳
مختصر تفسیر ″ ″ ″	۸۲۵
کیسے ہو سکتا ہے مشرکین کے ساتھ کوئی عہد اللہ	
و رسول کے ہاں قابل رعایت	″
کیف استفہام انکاری ہے تعجب کے لیے	″
اہل مکہ جن سے حدیبیہ میں رسول معظم صلے اللہ علیہ	
وسلم نے معاہدہ کیا تھا۔	″
بنو خزاعہ کے حلیف بنو بکر کی مدد کی۔	″
عہد شکن کی کیا سزا ہے کو بیان فرمایا گیا۔	۸۲۶
ابو سفیان کے ذمہ سے ایک دینار سے عہد کو تو	
دیا گیا۔	″
اہل طائف بھی قریش کی مالی مدد کرتے تھے۔	″
اگر شرک سے توبہ کریں نماز ادا کریں زکوۃ دیں تو	
تمہارے دینی بھائی ہیں۔	″
آیت کریمہ کے متعلق علامہ آلوسی فرماتے ہیں ہے۔	
نماز شروع وقت میں جماعت سے پڑھ جانے والے کی	۸۲۶
لیے صلوۃ فرکوۃ کو جائز جاننے والا بالاتفاق	
مرتد ہے۔	۸۲۷

مضمون	صفحہ
احناف نے بھی یہی معنی کیے ہیں۔	۸۲۷
اگر معاہدہ شکنی کریں دین پر طعن کریں تو ایسے کفر کے	
سرغنوں سے قتال کرو	″
نکث انتقاد کے معنی میں ہے	″
حضرت امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کافر کی قسم قسم	
ہی نہیں۔	۸۲۸
اس آیت میں تحریض علی القتال ہے	″
مسلمانوں کے حلیف بنی خزاعہ کے مقابل بنی بکر	
کی مدد کرنے والوں سے قتال کرنے کا حکم	″
قتل و قید کرا کے تمہیں ان پر مدد دیگا ان پر غلبہ	
عطا فرمائے گا۔	″
یہ تمام بشارتیں پوری ہوئیں۔	″
بعض اہل مکہ کفر سے توبہ کریں گے۔ ابو سفیان	
عکرمہ بن ابو جہل سہیل بن عمرو مشرف باسلام	
ہوئے۔	″
باحوالہ ترجمہ رکوع سوم سورۃ توبہ پ۱۰	۸۲۹
حل لغات ″ ″ ″	۸۳۱
مختصر تفسیر ″ ″ ″	۸۳۲
مشرکوں کا کوئی حق نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو	
آباد کریں۔	۸۳۴
یہاں مسجدوں سے مراد مسجد حرام ہے	″
شان نزول۔	
مسجد کی تعمیر و مرمت وغیرہ میں شرعاً کافر کو روکا	
جائے۔	۸۳۶

marfat.com

مضمون	صفحہ
مسجد حرام میں کافر کا داخل ہونا ممنوع ہے۔	۸۳۴
یعنی یہ کافر جو حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں قیدیوں کو رہا	
کرتے ہیں انکے اعمال اکارت ہیں۔	″
اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت	
پر ایمان لاتے ہیں۔	″
مساجد کو آباد کرنے کے حقدار صرف اور صرف	
مومن ہیں۔	
علامہ آلوسی فرماتے ہیں مسجد میں روشنی کرنا ایمان سے	۸۳۵
مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا منع فرمایا گیا۔	″
حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم۔	″
ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم ہے جو وضو کرکے اپنے	
گھر سے مسجد میں آئے وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنے	
کا مرتبہ حاصل کریگا۔	″
جو مسجد میں چراغ جلائے اس کے لیے ملائکہ بخشش	
کی دعا کرتے ہیں۔	″
مسجد میں جھاڑو دینا حوران بہشتی کا حق مہر ہے۔	″
جو مسجد تعمیر کرے اللہ تعالےٰ اس کو جنت میں	
گھر عطا کرتا ہے۔	″
صبح شام مسجد میں جانا جہاد ہے۔	۸۳۶
قرآن کریم پر ایمان لانا شرط ایمان ہے۔	″
حاجیوں کی خدمت جہاد ہے	″
حضرت عباس کا صحابہ سے اجر و ثواب کے بارے	
میں استفسار۔	″
ایمان والوں ہجرت کرنے والوں جہاد کرنے والوں	

مضمون	صفحہ
کا اجر و ثواب	۸۳۷
نعیم مقیم دوامی راحت و رحمت	″
ترک موالات کا حکم	″
جہاد فی سبیل اللہ ہر باپ بیٹا اور اقربا کی محبت پر	
غالب نہ ہو۔	۸۳۸
با محاورہ ترجمہ رکوع چہارم سورۃ توبہ پ۱۰	۸۳۹
حل لغات ″ ″ ″	″
مختصر تفسیر ″ ″ ″	۸۴۱
مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلہ پر قبیلہ ہوازن	
و ثقیف سے جنگ ہوئی۔	″
مسلمانوں کو اکثریت پر گھمنڈ۔	″
یہ بات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ناپسند ہوئی	″
تیروں کی بارش مسلمانوں پر۔ مسلمانوں کے قدم	
اکھڑ گئے۔	۸۴۲
حضور علیہ السلام کے مرکب کا نام شہباء تھا	″
حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو صحابہ کے منتظم	
کرنے کا حکم۔	″
دست اقدس میں ایک مٹھی سنگریزے لے کر	
کفار کی طرف پھینکے کفار بھاگ پڑے۔	″
مسلمانوں کو فتح عظیم حاصل ہوئی۔	″
حضور علیہ السلام کی شجاعت	″
ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہ کی مسافت	
سے کافروں پر میرا رعب ڈال کر میری مدد	
کی گئی۔	۸۴۳

marfat.com

مضمون	صفحہ
اللہ نے سکینہ نازل کیا۔	۸۴۳
پیٹھ دے کر بھاگنا۔ اور غیر اختیاری پاؤں اکھڑ جانا اور ہے۔	״
وہ لشکر غیبی آثار جسے دیکھ نہیں سکتے تھے	״
توفیق توبہ۔	״
حنین میں اللہ نے اپنے رسول کی مدد پانچ ہزار تشانداز فرشتوں سے فرمائی۔	״
مشرکین کے بارے میں خاص حکم	۸۴۴
مشرکین نجس ہیں	״
مسجد حرام کے پاس نہ آئیں۔	״
اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غنی کر دیا۔	״
جہاد کا حکم۔	۸۴۵
شان نزول۔ روم سے جہاد کا حکم	״
جزیہ کے لغوی معنی اور اس کے احکام	״
باعتبار ترجمہ رکوع پنجم سورۃ توبہ ختم	۸۴۶
حل لغات ״ ״ ״	۸۴۸
خلاصہ تفسیر ״ ״ ״	۸۵۰
یہود میں حضرت عزیر کو ابن اللہ ماننے کی بنیاد	״
توریت کا گم ہو جانا۔	״
تابوت بھی اٹھا لیا۔	״
حضرت عزیر کی دعا سے دوبارہ مل گئی۔	״
ایک روایت ہے بخت نصر نے توریت کے حافظوں کو قتل کر دیا تھا۔	״
حضرت عزیر بچے تھے ایک فرشتہ نے ایک برتن میں	״

مضمون	صفحہ
پانی لا کر پلایا حضرت عزیر کو توریت یاد ہو گئی	۸۵۱
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے بعد عیسائی اکیاسی برس تک اسلام پر رہے۔	״
یہود و نصاریٰ کی جنگ۔	״
پولوس نے اپنے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دیں	״
پولوس نے اپنی جگہ شطورا کو جانشین بنایا	
خود روم چلا گیا۔	״
اور ان میں یہ تعلیم چھوڑ گیا کہ عیسیٰ، مریم اور اللہ	
تینوں الوہیت کے عناصر ہیں	״
رومیوں میں خلیفہ بنایا۔	״
ایک شخص ملکا کو تعلیم دی کہ اللہ ازلی ہے تین	
عقیدے وجود میں آ گئے۔	۸۵۲
ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بلا کر اپنا مقرب بنا لیا۔	״
پھر اس نے خودکشی کر لی۔	״
اس طرح عیسائیوں میں تین گروہ بن گئے۔	״
قتل و غارت شروع ہوا۔	״
شان نزول	״
ایک جماعت آ کر کہنے لگی آپ کا اتباع کیسے	
کریں آپ نے ہمارا قبلہ چھوڑ دیا۔	״
اللہ کے سوا انہوں نے علماء فقراء حتیٰ کہ مسیح	
ابن مریم کو بھی رب بنا لیا۔	״
وہ چاہتے ہیں کہ بجھا دیں اللہ کے نور کو اپنے	
منہ سے	۸۵۳

marfat.com

مضمون	صفحہ
نور الٰہی سے مراد دلائل اسلام ہیں۔	۸۵۳
وہ ذات پاک ہے جس نے اپنا رسول آخر زمان	
ہدایت اور سچے دین کے ساتھ سب دینوں پر	
غالب کیا۔	〃
ادیان و ملل اس سے منسوخ ہوئے۔	〃
حضرت ابوہریرہ اور ضحاک نے فرمایا	〃
جبکہ کوئی دین ایسا دین والا نہ ہوگا۔	〃
حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور	
علیہ السلام سے سنا کہ روئے زمین پر کوئی ایسا گھر	
نہ ہوگا جس میں دین اسلام داخل نہ ہو۔	〃
احبار یہود کے اولیاؤں کی بے دینی اور رشوت	
خوری کے متعلق۔	۸۵۴
سونا چاندی جمع کرتے ہیں خرچ نہیں کرتے انہیں	
دردناک عذاب کی بشارت دے دیجئے۔	〃
شان نزول۔	〃
زکوۃ نہ دی تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ	
کی شکل میں کر دیا جائے گا۔	۸۵۵
ذکر کرنے والی زبان۔ شکر کرنے والا دل۔ نیک بیوی	
جو ایماندار خاوند کی اس کے ایمان پر مدد کرے۔	
(بروایت ترمذی)	〃
جس دن تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں وہ سونا لو	
چاندی شدت حرارت سے سفید ہو جائیں گے	〃
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جس مال کی زکوۃ دی	
گئی ہو وہ کنز نہیں۔	〃

مضمون	صفحہ
قمری مہینوں کا بیان	۸۵۵
چار ماہ حرمت والے	۸۵۶
حرمت والے مہینوں اور حرم میں جنگ کرنے	
کی ممانعت	〃
دین قیم سے مراد دین ابراہیمی ہے	〃
ظلم سے مراد ان کی حرمت کی پرواہ نہ کرنا	〃
مشرکین سے ہر وقت جہاد کرو	۸۵۷
کافہ کے معنی یعنی اس کو کلام سے روک دیا گیا	〃
نسی لغت عرب میں وقت کے موخر کرنے کو	
کہتے ہیں۔	〃
حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا حجۃ الوداع	
میں اعلان فرمایا نسی کے مہینے گذر گئے ہو	
گئے ہیں۔	〃
باحاورہ ترجمہ رکوع ششم سورۃ توبہ پ۱۰	۸۵۸
حل لغات 〃 〃 〃	۸۵۹
مختصر تفسیر 〃 〃 〃	۸۶۱
شان نزول	〃
غزوہ تبوک کے لیے مسلمانوں کو حکم ملا گرمی کی	
شدت تھی۔	〃
جب حضور علیہ السلام طائف سے واپس تشریف	
لائے تو اچانک اطلاع ملی کہ ہرقل شاہ روم	
نے فوج جمع کی ہے اور مسلمانوں پر حملہ کا ارادہ	
رکھتا ہے	〃
حضور علیہ السلام کا حکم سن کر اکثر قبیلے بیٹھ رہے	〃

marfat.com

مضمون	صفحہ
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دس ہزار مجاہدین کو سامان جنگ دیا۔	۸۶۱
حضرت صدیق اکبر کی قربانی مال	۸۶۲
حضرت فاروق اعظم نے نصف مال پیش کیا۔	″
حضرت علی المرتضیٰ کو مدینہ منورہ میں رہنے کا حکم دیا گیا۔	″
تبوک میں پانی کے چشمہ کا معجزہ	۸۶۲
ہرقل شاہ روم نے مقابلہ نہ کیا	″
حضرت خالد سیف اللہ کو چار سو سے زائد سوار دے کر قلعہ دومۃ الجندل کی طرف روانہ کیا۔	″
حاکم ایلہ نے اسلام پیش کیا جزیہ پر صلح ہوئی	″
جو لوگ اس جہاد میں جانے سے رک گئے حضور نے ان سے کلام کرنے سے روک دیا	″
تھوڑی جگہ دوسری قوم لے لے گی۔	۸۶۳
تم اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے	″
دار الندوہ میں مجلس شوریٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف حرف دو جان سے۔	″
جب دونوں یعنی حضور علیہ السلام نے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غار میں تھے۔	۸۶۴
اذ یقول لصاحبہ میں صاحب سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔	″
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ غار کی طرف روانہ ہوئے	″
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غار میں بھی پہلے داخل ہوئے	″

مضمون	صفحہ
بھاگے اپنی چادر کو پھاڑ کر تمام سوراخ بند کر دیے۔	۸۶۴
اور ان فوجوں سے ان کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں۔	″
کافروں کی بات نیچے کر ڈالی اور دعوی کفر و شرک کو پست کر دیا۔	۸۶۵
اور اللہ کی راہ میں لڑو اپنے جان اور مال سے	″
اگر ہوتا مال قریب یا متوسط سفر تو وہ ضرور	″
وہ تمہاری پیروی کرتے۔	″
شقۃ لمبی مسافت کو کہتے ہیں	″
استطاعت سے مراد ساز و سامان یا پھر بدنی طاقت ہے۔	۸۶۶
ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ میرا غار کا ساتھی ہے تو بھی میرے ساتھ	
حوض کوثر پر ہوگا۔	″
حضرت حسان کے قریشی اشعار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان میں۔	″
ہجرت	۸۶۷
باقی ماندہ ترجمہ رکوع ہفتم سورۃ توبہ پ ۱۰	۸۶۸
حل لغات ″ ″ ″	۸۷۰
مختصر تفسیر ″ ″ ″	۸۷۳
اللہ معاف کرے	″
حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب شفا میں فرماتے ہیں۔	″

marfat.com

مضمون	صفحہ
غزوۂ تبوک میں نہ جانے والے گھر رہ جانے والوں کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اختیار دیدیا گیا۔	۸۷۴
نبی محترم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر مقصود ہے	"
اللہ تعالےٰ نے عتاب کی جگہ عفو کو بدل دیا۔	۸۷۵
ایمان والے جہاد میں شریک ہونے کی بھی اجازت نہیں مانگیں گے بلکہ حکم ملتے ہی جہاد کی طرف دوڑ پڑیں گے۔	"
ان لوگوں کے بہشتی ہونے کی شہادت اور ثواب کا وعدہ ہے۔	"
اس آیت میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو آپ سے اجازت مانگتے ہیں۔	"
اللہ تعالےٰ ہی کو ان کا جہاد میں جانا پسند نہیں تھا	۸۷۶
اللہ نے ان کو روک دیا ان کی سستی کے سبب۔	"
عبداللہ بن ابی نے ساتھ چھوڑ دیا۔	"
اِلَّا خَبَالًا سوا شر و فساد کے اور کچھ نہیں۔	"
خبال سے مراد شر و فساد ہے	۸۷۷
علامہ آلوسی نے کہا تماثلون کا معنی تمانعون یعنے چغلخور ہے۔	"
ان ظالموں کو اللہ خوب جانتا ہے	"
الحق سے مراد اللہ کی مدد اور دین اسلام کی تائید ہے۔	"
شان نزول۔	"
حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ	

مضمون	صفحہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ مومن کی عجیب حالت ہے اس کے لیے ہر بات میں خیر ہے	۸۷۹
مسلمان کو صرف اللہ تعالےٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے۔	"
اعجاب کا معنی ہے کسی پسندیدہ چیز پر خوش ہو جانا۔	۸۸۰
زہوق کے لغوی معنی دشواری سے نکلنا ہے	"
ملجأ۔ کوئی کا مقام جس میں پناہ لی جا سکتی	۸۸۱
پشت پھیر کر اسی طرف بھاگتے۔	"
شان نزول۔	"
حرقوص بن زہیر نے خوارج کے فرقے کی بنیاد رکھی	"
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوازن اور حنین کا مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نے کھڑے ہو کر کہا حضور عدل فرمائیے۔	"
مفصل واقعہ۔	"
نہروان کی جنگ۔	۸۸۲
اولیاء اللہ سے دعا کرانا ان کی دعاؤں سے مراد پوری ہونے کی امید رکھنا جائز ہے۔	"
باحوالہ ترجمہ رکوع ہشتم سورۃ توبہ پ۱۰	۸۸۳
حل لغات " " "	۸۸۴
مختصر تفسیر " " "	۸۸۵
زکوٰۃ کے مستحقین	"
جب منافقین نے تقسیم صدقات میں حضور علیہ	

marfat.com

مضمون	صفحہ
الصلوٰۃ والسلام پر طعن کیا۔	۸۸۶
علامہ آلوسی کی غیر مبہم الفاظ میں تصریح	″
زکوٰۃ کے مستحق لوگ آٹھ قسم کے قرار دیے ہیں	″
صاحب ہدایہ فرماتے ہیں مؤلفۃ القلوب کی صنف	
اب ساقط ہے۔	″
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا نام حضرت فاروق	
اعظم کے نام۔	″
تالیف قلوب کا سلسلہ ختم کر دیا گیا	۸۸۷
تعریف فقیر۔	″
تعریف مسکین۔	″
دعا۔	″
عاملین	″
رقاب	۸۸۸
مصرف فی سبیل اللہ	″
مسافر	″
منصب مصطفیٰ علیہ السلام کے بیان میں	۸۸۹
ان میں کچھ وہ بھی ہیں جو ستاتے ہیں نبی محتشم کو	″
منافقوں نے آپ کو کان کہا	″
شان نزول	″
مجلس کا مقصود یہ	″
انکار اللہ تعالےٰ کی طرف سے جواب	″
ان لوگوں کے لیے رحمت ہیں جو تم میں سے	
ایمان کا اظہار کرتے ہیں۔	″
منافقین کی قسم کھانے کا ذکر	″

مضمون	صفحہ
شان نزول	۸۹۰
حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو آدمی	
شیطان کو دیکھنا چاہے وہ بنتل بن حرث	
کو دیکھے۔	″
منافقین کا حال	″
منافقین کا حلف	″
شان نزول	۸۹۱
منافقین کی تین عادتوں میں سے دو تمسخر	
کر رہے تھے۔	″
اللہ اور اس کے رسول اور قرآن کریم کے	
ساتھ مذاق کفر ہے	″
منافقین کے تمسخر اور مذاق کی تفصیل	″
محشن بن حمیر اللاشجعی کی توبہ قبول ہوئی اور	
جنگ یمامہ میں شہید ہوا۔	″
باحوالہ ترجمہ رکوع نہم سورۃ توبہ پ۱۰	۸۹۲
حل لغات ″ ″ ″	۸۹۳
خلاصہ تفسیر ″ ″ ″	۸۹۵
منافق عورتیں منافق مرد ایک ہی ہیں۔	″
فسق کے معنی خروج عن الطاعۃ کے ہیں	۸۹۶
منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں	
کو جہنم کی آگ کا وعدہ	″
منافقین پر اللہ کی لعنت	″
چند مثالیں دے کر منافقین کو خطاب	۸۹۷
والمؤتفکات مؤتفک کی جمع ہے الٹ کر	″

marfat.com

مضمون	صفحہ
نیچے کرنے کے معنے	۸۹۷
رسول اللہ صلے اللہ علیہ کی تکذیب پر عذاب آتے	"
اللہ تعالے بلاوجہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ وہ نہایت عادل ہے۔	"
مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار اور رفیق ہیں۔	"
بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔	۸۹۸
صفات مومن۔	"
صحابہ کرام نے مساکن طیبہ کی تفسیر دریافت کی حضور علیہ السلام نے جنت کا حال مفصل بیان فرمایا۔	"
اللہ کی رضا کے متعلق ابو سعید خدری فرماتے ہیں	۸۹۹
باحوالہ ترجمہ دسواں رکوع سورۃ توبہ پارہ	"
حل لغات " " "	۹۰۰
مختصر تفسیر " " "	۹۰۲
غیب کی خبر دینے والے نبی محترم صلے اللہ علیہ وسلم کو کافروں سے جہاد اور منافقین سے سختی کرنے کا حکم دیا گیا۔	۹۰۳
شان نزول	"
عروہ سے مروی ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد جلاس نے توبہ کر لی تھی۔	۹۰۴
جلاس بن سوید کا مختصر واقعہ	"
ثعلبہ بن حاطب نے مال کی ترقی کے لیے دعا کرنے کی	۹۰۵

مضمون	صفحہ
درخواست کی۔	۹۰۵
دعا کے بعد مال میں برکت ہوئی ثعلبہ کو مدینہ سے باہر جانا پڑا حتی کہ جمعہ سے محروم ہو گئے۔	"
ثعلبہ کا زکوٰۃ دینے سے انکار اور عتاب	۹۰۶
ثعلبہ کا دعا سے قبل کا حال	"
ثعلبہ منافق ہو گیا	۹۰۷
یہ منافق کفلی صدقہ دینے والوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں۔	"
شان نزول	"
منافقین کا صحابہ پر طعن کرنا	۹۰۸
حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ چار ہزار درہم لائے۔	"
حضور علیہ السلام کی دعا سے برکت ہوئی	"
منافقین کی بارگاہ رسالت میں معذرت اللہ تعالے نے ان کی معذرت کو رد فرمایا اور حکم دیا اگر ستر بار بھی معافی طلب کریں۔ تو معاف نہ ہوگا۔	۹۰۹
باحوالہ ترجمہ گیارہواں رکوع سورۃ توبہ پارہ	۹۱۰
حل لغات " "	۹۱۱
مختصر تفسیر " "	۹۱۳
جہاد میں نہ جانے والوں کا حال اور اسکا انجام	"
شان نزول	۹۱۴
بشارت کو رد کرنے والوں کو توبیخ	"
حدیث ثلثین	"

marfat.com

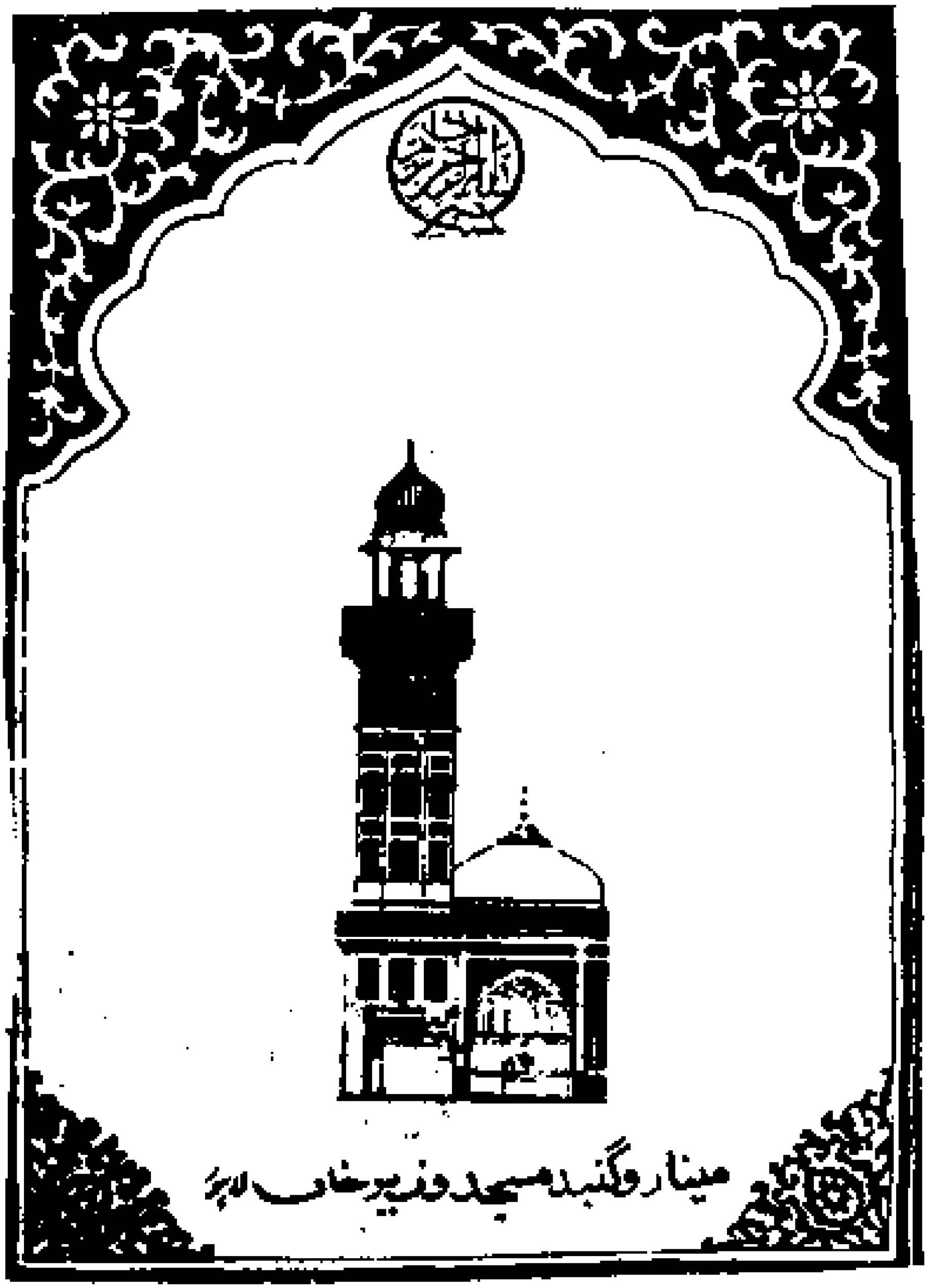
مضمون	صفحہ
غزوہ تبوک سے رہ جانے والوں کے لیے حکم	۹۱۵
المخالفین سے وہ لوگ مراد ہیں جو بغیر عذر اپنے گھروں میں بیٹھے رہے	〃
منافق و بے دین کے ساتھ اتحاد و اتفاق کی ممانعت۔	۹۱۵
منافق کی قبر پر کھڑے ہونے اور نماز جنازہ اور کفن دفن میں شرکت کی ممانعت کر دی گئی۔	〃
شان نزول	۹۱۶
عبداللہ بن سلول سردار منافقین مر گیا حضور نے قمیض مبارک عطا کی۔	〃
منافقین پر عذاب دنیا میں بھی ہوگا اور آخرت میں بھی۔	〃
منافقین کی حالت	۹۱۷
باقی اور ترجمہ بارہواں رکوع سورۃ توبہ۔	〃
حل لغات 〃 〃	۹۱۸
مختصر تفسیر 〃 〃	۹۲۰
احوال منافقین	〃
سورۃ براءۃ کا نزول	〃
معذور اپاہجوں کے لیے حکم	۹۲۱
عذر والوں کے حق میں فرمادیا گیا کہ ان سے جہاد کی فرضیت ساقط ہے۔	〃
شان نزول۔	۹۲۱
عتاب مواخذہ	۹۲۲
بحمدہ تعالیٰ دسواں پارہ مکمل ہوا۔	

فقیر قادری امین الحسنات سید خلیل احمد قادری

امیر جامعہ حسنات العلوم و خطیب مسجد وزیر خاں لاہور

۱۵ اکتوبر ۸۵ء ۲۹ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ بروز منگل

marfat.com



مینار وگنبد مسجد وزیر خاں لاہور

marfat.com

پارہ ششم (۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بامحاورہ ترجمہ انیسواں رکوع پ۶ سورۂ نساء

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا
مَنْ ظُلِمَ ؕ

اللہ پسند نہیں کرتا برائی کا اعلان کرنے کو مگر
مظلوم سے

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝

اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝

اگر تم کوئی بھلائی علانیہ کرو یا چھپ کر یا کسی کی برائی
سے درگذر کرو تو بیشک اللہ معاف دینے والا قدرت والا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ
اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ
نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ
اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝

وہ جو کفر کریں اللہ اور اسکے رسولوں سے اور ارادہ کریں
کہ اللہ اور اسکے رسولوں کو جدا کردیں اور کہیں ہم کسی
پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے اور ارادہ کریں
کہ ایمان اور کفر کے مابین کوئی راہ نکال لیں۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

یہ لوگ وہی ہیں جو پورے کافر ہیں اور ہم نے کافروں
کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ
اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اور وہ جو ایمان لائے اللہ اور اسکے رسولوں پر اور ان میں کسی
ایک میں (ایمان کے اندر) فرق نہیں کرتے یہ وہ ہیں کہ عنقریب
اللہ انہیں دیگا ان کا اجر اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

حل لغات انیسواں رکوع پ۶ سورۂ نساء

لا - نہیں	یحب - پسند کرتا	اللہ - اللہ	الجہر - اعلان
بالسوء - برائی کا	من القول - بات سے	الا - مگر	من - جو
ظلم - مظلوم ہو	و - اور	کان - ہے	اللہ - اللہ

marfat.com

سمیعا۔ سننے والا
خیرا۔ بھلائی
تعفوا۔ معاف کرو
اللہ۔ اللہ
ان۔ بیشک
و۔ اور
ان۔ یہ کہ
و۔ اور
بعض۔ ساتھ بعض کے
و۔ اور
بین۔ درمیان
ہم وہ ہیں
اعتدنا۔ تیار کیا ہم نے
و۔ اور
و۔ اور
یفرقوا۔ فرق کیا
اولئک۔ یہ لوگ ہیں کہ
و۔ اور
رحیما۔ مہربان۔

علیما۔ جاننے والا
او۔ یا
عن۔ کوئی
کان۔ ہے
الذین۔ وہ جو
یسلہ۔ اسکے رسولوں کا
یفرقوا۔ فرق کریں
یسلہ۔ اسکے رسولوں کے
و۔ اور
یریدون۔ چاہتے ہیں
ذلک۔ اس کے
الکفرون۔ کافر
للکفرین۔ کافروں کیلئے
اللذین۔ وہ جو
یسلہ۔ اس کے رسولوں کے
بین۔ درمیان
سوف۔ جلدی
کان۔ ہے

ان۔ اگر
تخفوہ۔ چھپاؤ اس کو
سوء۔ برائی
عفوا۔ معاف کرنے والا
یکفرون۔ کفر کرتے ہیں
و۔ اور
بین۔ درمیان
یقولون۔ کہتے ہیں
نکفر۔ کفر کرتے ہیں
ان۔ یہ کہ
سبیلا۔ راستہ
حقا۔ سچے
عذابا۔ عذاب
امنوا۔ ایمان لائے
و۔ اور
احد۔ کسی کے
یؤتیہم۔ دیگا انکو
اللہ۔ اللہ

تبدوا۔ ظاہر کرو
او۔ یا
فان۔ تو بے شک
قدیرا۔ قدرت والا
باللہ۔ اللہ
یریدون۔ چاہتے ہیں
اللہ۔ اللہ
نؤمن۔ ہم ایمان لاتے ہیں
ببعض۔ ساتھ بعض کے
یتخذوا۔ پکڑیں
اولئک۔ یہی
و۔ اور
مہینا۔ ذلیل کرنے والا
باللہ۔ ساتھ اللہ کے

لسوف۔
منہم۔ ان میں سے
اجرہم۔ ان کا اجر
غفورا۔ بخشنے والا

مختصر تفسیر انیسواں رکوع پ ۶ سورۃ نساء

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ

marfat.com

بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اللہ پسند نہیں کرتا اعلان برائی کا کرنے کو مگر مظلوم سے اور اللہ سنتا جانتا ہے اگر تم بھلائی اعلانیہ کرو۔ یا چھپ کر یا کسی کی برائی سے درگذر کرو تو بے شک اللہ معاف دینے والا قدرت والا ہے وہ جو کفر کریں اللہ اور اس کے رسولوں سے اور ارادہ کریں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کر دیں اور کہیں ہم کسی پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے اور ارادہ کریں کہ ایمان و کفر کے مابین کوئی راہ نکال لیں یہ لوگ وہی ہیں جو پورے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ جو ایمان لائے اللہ اور اس کے رسولوں پر اور ان میں سے کسی ایک میں (ایمان کے ساتھ) فرق نہیں کرتے یہ وہ ہیں کہ عنقریب اللہ انہیں دے گا ان کا اجر اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جہر بالسوء بھلا کر بری بات زبان سے کہنا بعض علماء کے نزدیک بدزبانی کرنے سے مراد گالی دینا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گالیاں دینے والوں میں سے جو پہل کرے الزام اس پر ہے۔

شان نزول: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ دربار رسالت میں حاضر تھے کہ ایک شخص حضرت صدیق اکبر کی شان میں زبان درازی کرتا رہا آخر جب بات ہی نہ آیا تو آپ نے بھی ایک بار اسے جواب دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق کے جواب کو مسرور فرما کر اٹھ کھڑے ہوئے گویا حضرت صدیق کے جواب کو پسند نہ فرمایا۔ صدیق نے عرض کی حضور جب تک یہ مجھ کو اس کرتا رہا حضور نے پرواہ نہ فرمائی اور جب میں نے اسے جواب دیا تو حضور نے ناپسند فرمایا۔ سرکار نے فرمایا صدیق تمہاری طرف سے ایک فرشتہ اسے جواب دے رہا تھا جب تم نے خود اسے جواب دیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان آگیا۔ اس کے متعلق یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔

علامہ ثعلبی نے مجاہد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص ایک قوم کا مہمان ہوا۔ انہوں نے اس مہمان کی خاطر خواہ میزبانی نہ کی جب وہ وہاں سے نکلا تو اس نے اپنے میزبانوں کی شکایت کی اور ان کے اخلاقیات پر چہ میگوئیاں کرتا رہا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

غرضیکہ آیہ کریمہ کا مفہوم و منطوق یہ ہے کہ کسی کے پوشیدہ کام کا اظہار کرنا خواہ وہ بطور غیبت ہو یا بدخیال نظر بندی جس طور بھی اسے اللہ پسند نہیں فرماتا۔ انسان عاقل وہ ہے جو اپنے عیب دیکھ کر ان کی اصلاح کرے ایک قول یہ بھی ہے کہ جہر بالسوء سے مراد گالی ہے پہلی آیتوں سے اس کا ربط یہ ہے کہ اول آیات رحمت بیان فرما کر اب اصلاح

marfat.com

اخلاق فرمانے کو ظاہر فرمایا کہ اللہ سب وشتم غیبت اور دشنامی کو پسند نہیں فرماتا البتہ یہ جائز ہے کہ ظالم کا ظلم بیان کردے اور چور غاصب کی نسبت کہہ دے کہ اس نے میرا مال چرایا یا فلاں نے میرا مال غصب کیا۔

اِنْ تُبْدُوْا خَیْرًا۔ اگر تم کوئی نیک کام علانیہ کرو۔ خیر سے مراد طاعت و فرمانبرداری ہے۔ ظالم کے ساتھ بھلائی کرو تاکہ برائی بھلائی سے مٹا دی جائے اَوْ تُخْفُوْهُ یا پوشیدہ طور پر کرو۔

اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا۔ برائی سے درگذر کرو یعنی ظالم کے ساتھ بھلائی اگرچہ نہ کرو مگر ایسے ظلم کو اپنے دل سے مٹا دو یعنی درگذر کر دو تو بلاشبہ اللہ بڑا معاف کرنے والا کامل قدرت والا ہے۔

آگے بتایا کہ بھلائی علانیہ کرو یا پوشیدہ یا کسی کی برائی سے چشم پوشی کرو یا اسے معاف کردو تو اللہ معاف کرتا ہے تو تم بھی معاف کرو۔ حدیث میں ہے کہ حضور نے فرمایا تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ وہ جو تفریق بین اللہ و بین الرسول کہ کے اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسولوں سے کفر کریں جیسے یہود و نصاریٰ یہ صریح کافر لوگ ہیں خواہ یہودی ہوں یا نصرانی یا مرزائی یا کوئی فرقہ ان کے لیے ذلت کا عذاب اللہ تعالےٰ نے تیار کر رکھا ہے۔

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ یہود حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور حضرت مسیح علیہ السلام اور سید اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کفر کیا اور نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے کفر کیا اور اسلام یہ بتاتا ہے کہ بعض رسولوں پر ایمان لانا انہیں کفر سے نہیں بچا سکتا اس لیے کہ ایک نبی کا انکار کرنا بھی تمام انبیاء کے انکار کے برابر ہے اور جو تمام انبیاء و رسل کو مانتا ہے ایمان رکھتا ہے مگر مرتکب کبائر ہے وہ یقیناً مستحق مغفرت ہے۔ معتزلہ کا چونکہ یہ عقیدہ تھا کہ مرتکب کبائر بھی خلود عذاب کا مستحق ہے اس آیت کریمہ میں ان کا رد کیا گیا اور آخر میں اپنی صفات فعلیہ کا اظہار وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا قَدِيْرًا فرما کر کیا۔ صفات فعلیہ مغفرت و رحمت ہیں۔

با محاورہ ترجمہ بیسواں رکوع پ ۶ سورۃ نساء

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا

تم سے سوال کرتے ہیں اہل کتاب (اے محبوب) یہ کہ ان پر اتار دو ایک کتاب آسمان سے تو یقیناً وہ سوال کر چکے ہیں موسیٰ سے اس سے بڑا سوال کہ کہنے

marfat.com

اللّٰهِ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝

لگے ہیں دکھلا خدا اللہ کو علانیہ تو پکڑ لیا ان کو کڑک نے ان کی زیادتی سے پھر پکڑ بیٹھے بچھڑا بعد اس کے کہ آگئیں ان کے پاس روشن آیتیں تو معاف کر دیا ہم نے ان سے یہ اور ہم نے موسیٰ کو روشن غلبہ دیا۔

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ بِمِيثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ۝

اور اونچا کیا ہم نے ان پر طور کو ان سے عہد لینے کو اور کہا ہم نے انہیں کہ داخل ہو دروازے میں سجدہ کرتے اور ان سے کہا ہم نے کہ ہفتہ کے دن حد سے نہ بڑھو اور لیا ہم نے ان سے عہد غلیظ۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِآيَاتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝

تو بسبب عہد شکنی کے اور ان کے کفر کے باعث ہو اللہ کی آیتوں سے کیا اور قتل ناحق نبیوں کا کرنے سے (لعنت کی) اور ان کے کہنے پر کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہیں بلکہ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ان کے کفر کی تو ایمان نہیں لاتے۔

وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ۝

مگر تھوڑے اور بسبب ان کے کفر کے اور مریم پر بول کر بہتان عظیم لگانے میں۔

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۝

اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا اور حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے نہ تو اسے قتل کیا نہ اسے سولی دی۔ بلکہ ان کے لیے ان کی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا اور وہ جو اس کے بارہ میں اختلاف کر رہے ہیں اس سے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں اور انہیں کچھ علم ہی نہیں سوا اس کے کہ وہ گمان میں پڑے ہیں اور انہوں نے یقیناً اس کو قتل نہیں کیا۔

بَل رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ

بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ غالب

marfat.com

عَزِيْزًا حَكِيْمًا

حکمت والا ہے

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝

کوئی اہل کتاب ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ اس پر گواہ ہوگا۔

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۝

تو بسبب ظلم یہود کے ہم نے حرام کیا ان پر پاک چیزوں کو جو ان کے لیے حلال تھیں اور بسبب ظلم یہود کے ہم نے حرام کیا ان پر پاک چیزوں کو جو ان کے لیے حلال تھیں اور بسبب اس کے کہ وہ کا انہوں نے بہت لوگوں کو اللہ کی راہ سے۔

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

اور اس لیے کہ وہ سود لیتے حالانکہ انہیں اس سے بہت منع کیا تھا اور کھانا مال لوگوں کا ناحق اور تیار کر رکھا ہے ہم نے کافروں کے لیے دردناک عذاب۔

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

لیکن جو ان میں پکے ہیں علم کے اور اور وہ ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو اترا (اے محبوب) تمہاری طرف اترا اور جو اترا تم سے پہلے اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور ایمان لانے والے اللہ اور قیامت پر یہ وہ ہیں کہ عنقریب دیں گے ہم انہیں بڑا ثواب۔

حل لغات بیسواں رکوع، پ ۶، سورہ نساء

يَسْئَلُكَ - آپ سے سوال کرتے ہیں
اَنْ - یہ کہ
تُنَزِّلَ - اتارے تو
مِنَ السَّمَآءِ - آسمان سے

اَهْلُ الْكِتٰبِ - اہل کتاب
كِتٰبًا - کتاب
لَقَدْ تو یقیناً
سَاَلُوْا - سوال کر چکے ہیں

marfat.com

مُوْسٰی۔ موسیٰ سے
اٰخَرَ۔ دوسرا
فَاَخَذَتْ۔ تو پکڑ لیا
ثُمَّ۔ پھر
عَفَوْنَا۔ اس کے کہ
تَعَفُّوْ۔ تو معاف کیا
اٰتَیْنَا۔ دیا ہم نے
وَ۔ اور
بَیِّنٰتِ قَبْلِہٖ۔ ان سے عہد لینے کو
لَمْ۔ نہیں
اُدْخُلُوْا۔ داخل ہو
قُلْنَا۔ کہا ہم نے
فِی السَّبْتِ۔ ہفتہ کے دن میں
مِیْثَاقًا۔ عہد
نَقْضِہِمْ۔ توڑنے انکے کے
بِاٰیٰتِ اللّٰہِ۔ اللہ کی
اَلْاَنْبِیَآءَ۔ نبیوں کو
قَوْلِہِمْ۔ ان کا کہنا
طُبِعَ۔ مہر لگا دی
بِکُفْرِہِمْ۔ انکے کے
اِلَّا۔ مگر
وَ۔ اور
بِکُفْرِہِمْ۔ انکے کفر سبب
وَ۔ اور
قَوْلِہِمْ۔ انکے کہنے کے کہ
اِنَّا۔ ہم نے
قَتَلْنَا۔ قتل کیا ہم نے
عِیْسَی۔ عیسیٰ
اللّٰہِ۔ اللہ کا
وَ۔ اور

مِنْ ذٰلِکَ۔ اس سے
اللّٰہ۔ اللہ
الصّٰعِقَۃُ۔ بجلی نے
اَخَذَتْہُمُ۔ پکڑا انہیں
جَآءَتْ۔ آئیں
تَا۔ ہم نے
مُوْسٰی۔ موسیٰ کو
رَفَعْنَا۔ اٹھایا ہم نے
فَوْقَہُمْ۔ ان پر
وَ۔ اور
الْبَابَ۔ دروازے سے
لَہُمْ۔ انہیں
فِی السَّبْتِ۔ ہفتہ کے دن میں
مِیْثَاقًا۔ عہد
نَقْضِہِمْ۔ توڑنے انکے کے
مِیْثَاقَہُمْ۔ اپنے وعدے کو
کُفْرِہِمْ۔ انکار کرنا
وَ۔ اور
حَقٍّ۔ حق کے
غُلْفٌ۔ غلافوں میں ہیں
عَلَیْہَا۔ اس پر
بِکُفْرِہِمْ۔ انکے کفر سبب
اِلَّا۔ مگر
عَلَیٰ۔ ان کے
بُہْتَانًا۔ بہتان
عَظِیْمًا۔ بڑا
بَلْ۔ بلکہ
بِکُفْرِہِمْ۔ انکے کفر سبب
اِلَّا۔ مگر
قَلِیْلًا۔ تھوڑے
وَ۔ اور
بِکُفْرِہِمْ۔ انکے کے
وَ۔ اور
قَوْلِہِمْ۔ انکے کہنے کے کہ
قَتَلْنَا۔ قتل کر دیا
مَرْیَمَ۔ مریم کو
وَ۔ اور
مَا۔ نہ
قَتَلُوْہُ۔ سولی چڑھایا اسکو وَ۔ اور

قَالُوْا۔ تو کہا
بُھْتَانًا۔ علانیہ
ظُلْمِہِمْ۔ انکے ظلم کے سبب
صَدِّہِمْ۔ بعد
اَلْبَیِّنٰتُ۔ روشن آیتیں
وَ۔ اور
سُلْطٰنًا۔ غلبہ
مُّبِیْنًا۔ روشن
الطُّوْرَ۔ طور کو
مِیْثَاقَہُمْ۔ ان سے عہد لینے کو
وَ۔ اور
الْبَابَ۔ دروازے سے
سُجَّدًا۔ سجدہ کرتے
لَا۔ نہ
وَ۔ اور
غَلِیْظًا۔ پکا
فَبِمَا۔ تو بسبب
وَ۔ اور
رَفَعْنَا۔ اٹھایا ہم نے
فَوْقَہُمُ۔ ان پر
وَ۔ اور
قُلْنَا۔ کہا ہم نے
لَا۔ نہ
وَ۔ اور
مِیْثَاقًا۔ عہد
نَقْضِہِمْ۔ توڑنے انکے کے
مِیْثَاقَہُمْ۔ اپنے وعدے کو
بِاٰیٰتِ اللّٰہِ۔ اللہ کی
الْاَنْبِیَآءَ۔ نبیوں کو
قَوْلِہِمْ۔ ان کا کہنا
طُبِعَ۔ مہر لگا دی
بِکُفْرِہِمْ۔ انکے کے
قَلِیْلًا۔ تھوڑے
وَ۔ اور
الْمَسِیْحَ۔ مسیح
رَسُوْلَ۔ جو رسول ہے
قَتَلُوْہُ۔ قتل کیا اسکو

marfat.com

لكن-لیکن
ان-بیشک
لفی-یقینا
لهم-ان کو
الا-مگر
ما-نہیں
رفعه-اٹھالیا اسکو
كان-ہے
و-اور
الا-مگر
موته-ان کی موت کے
یكون-ہوگا
من الذین-ان سے
طیبت-پاکیزہ چیزیں
بصدهم بسبب ان کے روکنے کے
كثیرا-بہت لوگوں کو
الربوا-سود
عنه-اس سے
الناس-لوگوں کے
للكفرین-کافروں کے لیے
لكن-لیکن
و-اور
انزل-اتارا گیا
انزل-اتارا گیا
الصلوة-نماز

شبه-شبیہ بنایا گیا
الذین-وہ جنہوں نے
شك-شک میں ہیں
به-اس کا
اتباع-پیروی کرتے ہیں
قتلوه-قتل کیا انہوں نے اسکو یقینا-یقیناً
الیه-اپنی طرف
اللہ-اللہ نے
اللہ-اللہ
ان-نہیں
یؤمنن-ایمان لائیگا
و-اور
علیهم-ان پر
هادوا-جو یہود ہیں
احلت-جو حلال تھیں
عن سبیل اللہ-اللہ کی راہ سے
اخذ-لینے
قد-بیشک
اكلهم-کھانا انکا
و-اور
عذابا-عذاب
فی العلم-علم والے
یؤمنون-ایمان لاتے ہیں
و-اور
و-اور
المقیمین-قائم کرنے والے
المؤتون-دینے والے

لهم-ان کے لیے
اختلفوا-اختلاف کیا
منه-اس سے
من-کوئی
به-اس کا
یوم-دن
شهیدا-گواہ
حرمنا-حرام کیں ہم نے
لهم-ان کے لیے
عن سبیل اللہ-اللہ کی راہ سے
هم-ان کے
نهوا-روکے گئے
اموال-مال
اعتدنا-تیار کیا ہم نے
الیما-دردناک
منهم-ان سے
بما-اس پر جو
ما-جو
الزكوة-زکوۃ

و-اور
فی-اس میں
ما-نہیں
علم-علم
و-اور
بل-بلکہ
و-اور
حكیما-حکمت والا
اهل الكتاب-کتاب والا
قبل-پہلے
القیمة-قیامت کے
فبظلم-تو بسبب ظلم کے
علیهم-ان پر
و-اور
عزیزا-غالب
من-کوئی
به-اس پر
یوم-دن
علیهم-ان پر
الظن-ظن کی
و-اور
بالباطل-ناحق
منهم-ان سے
الراسخون-مضبوط
المؤمنون-مومن
الیك-تیری طرف
من قبلك-تجھ سے پہلے
و-اور
المؤتون-دینے والے

marfat.com

د - اور	المؤمنون - ایمان لانے والے باللہ - اللہ پر	د - اور	
الیوم الاخر - پچھلے پر	اولئک - یہ لوگ	سنوتیہم اجرا عظیما - ہم انکو جلدی دینگے بڑا	

مختصر تفسیر بیسواں رکوع - پ ۶ - سورہ نساء

یَسْئَلُکَ اَھْلُ الْکِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْھِمْ کِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓی اَکْبَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰہَ جَھْرَۃً فَاَخَذَتْھُمُ الصّٰعِقَۃُ بِظُلْمِھِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْھُمُ الْبَیِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِکَ ۚ وَاٰتَیْنَا مُوْسٰی سُلْطَانًا مُّبِیْنًا (آپ سے سوال کرتے ہیں اہل کتاب (اے محبوب) یہ کہ ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار دو۔ تو یقیناً وہ سوال کر چکے ہیں موسیٰ سے اس سے بھی بڑا۔ تو بولے ہمیں اللہ کو علانیہ دکھا دو۔ تو ان کو کڑک نے پکڑا ان کے ظلموں پر۔ پھر بچھڑا پکڑ بیٹھے بعد اس کے کہ آچکیں ان کے پاس روشن آیتیں تو ہم نے معاف کر دیا یہ قصور اور ہم نے موسیٰ کو روشن غلبہ عطا فرمایا۔

شان نزول: یہود کا بڑا سردار کعب بن اشرف اور فخاص بن عازورا بارگاہ رسالت پناہ میں آکر بولے کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے پاس آسمان سے کتاب نازل کر دو جیسے حضرت موسیٰ تختیاں لائے تھے۔ یہ سوال ان کا ہدایت قبول کرنے اور اتباع شریعت کے واسطے نہ تھا۔ بلکہ سرکشی اور بغاوت سے ایسی باتیں کر رہے تھے تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے جواب ملا کہ یہ سوال یہ ہی نہیں کر رہے بلکہ ان کے باپ دادا بھی ایسے ہی سوال کیا کرتے تھے۔ بلکہ اس سے بھی بڑے سوال ہو چکے ہیں۔

یہ حقیقت حال ہے کہ اگر سوال طلب رشد کے لیے ہوتا تو پورا کر دیا جاتا مگر وہ تو کسی صورت میں ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام سے علانیہ اللہ تعالےٰ کو دیکھنے کا بھی مطالبہ کیا گیا جس پر صاعقہ محرقہ سے جلا دیے گئے اور پھر زندہ کیے گئے مگر وہ کافر کے کافر ہی رہے پھر بچھڑا پوجنے پر اتر آئے پھر توبہ کے بعد انہیں معافی دی گئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات جو اللہ تعالےٰ کی وحدانیت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صداقت پر واضح الدلالت تھے اور باوجودیکہ ہم نے توریت بکبارگی ہی نازل کی تھی خوئے بد بہانہ بسیار۔ بجائے اطاعت کے یہ کہ کے انہوں نے خدا کے

marfat.com

دیکھنے کا سوال کر دیا۔ آخر شن اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ قصور معاف کر دیا (روح المعانی)

قطع نظر اس کے یہ سوال بھی معقول نہ تھا اس لیے کہ جسے دیکھنا چاہتے تھے وہ یدرک الابصار ہے نہ کہ ابصار اس کا احاطہ کر سکتی ہیں قرآن کریم میں فرمایا گیا لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار دوسرے وہ ذات والا صفات وہ ہے جس نے اپنے تقرب کو نحن اقرب الیہ من حبل الورید کہہ کر ظاہر فرمایا تو جو اقرب من حبل الورید ہے اس کا نظر آنا اقرب من حبل الورید کے معنوی کو رد کرنا ہے پھر مشاہدہ ہے کہ ہماری نظر تو قریب کے دیکھنے سے بھی قاصر ہے تو اقرب کا مشاہدہ کیونکر کر سکتی ہے۔ روح انسان، انسان کے اندر ہے مگر باصرۂ انسان اس کے مشاہدہ پر قادر نہیں۔ آنکھ ناک۔ کان۔ سر یہ انسان کے جسم میں قریب ہیں۔ لیکن باصرہ اس کے دیکھنے سے قاصر ہے۔ سر مرجب ناک بعید من الانسان رہتا ہے باصرہ اسے دیکھتا ہے۔ مگر جب وہ سرمہ چشم انسان میں جاتا ہے اور اقرب ہو جاتا ہے تو نظر سے نظر نہیں آتا البتہ جب آنکھ کا سرمہ کوئی دیکھنا چاہے تو خیرہ لاتا ہے اس میں اس کا پرتو دیکھ لیتا ہے اسی طرح جو ذات باری کو دیکھنا چاہے وہ آئینہ جمال حق ذات مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کو دیکھے تو من رانی فقد رای الحق کے نشان پا کر جلوۂ حق دیکھ لے گا۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ۔ تو کڑک نے ان کو پکڑ لیا یعنی آسمان سے آگ آئی اور ان کو ہلاک کر گئی۔ غرضیکہ ضدی، ہٹیلے۔ ہٹ دھرم۔ گمراہ۔ بے دین۔ جاہل۔ باغی ایسے سوالات غیر معقول کرتے اور کفر و طغیان میں بڑھتے ہیں۔ ان کا مقصد قبول حق ہرگز نہیں ہوتا آگے ارشاد ہے۔

وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا۔ اور ہم نے موسیٰ کو روشن غلبہ دیا۔ وہ غلبہ یہی تھا کہ جب بنی اسرائیل کی توبہ کے لیے انہیں خود ان کے قتل کا حکم دیا تو وہ انکار کر سکے اور سیدھی کرنی پڑی۔ (روح المعانی)

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا۔ اور ہم نے ان کے اوپر طور کو بلند کیا ان سے عہد لینے کو اور ان سے کہا کہ دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور ان سے کہا کہ ہفتہ میں حد سے نہ بڑھو اور ہم نے ان سے گاڑھا عہد لیا۔

طور وہ ہی پہاڑ ہے جو وادی مقدس طوی میں واقع ہے جس پر موسیٰ علیہ السلام کو نبوت عطا ہوئی تھی۔

اس واقعہ کی تفصیل سورہ بقر میں گذر چکی ہے ہفتہ کے روز مچھلی کا شکار ان کے لیے حرام کیا گیا تھا اس پر ان سے عہد لیا گیا تھا انہوں نے یہ عہد توڑ دیا۔

marfat.com

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ تو ان کی بدعہدی کے سبب اور ہماری آیتوں سے کفر کے باعث اور انبیاء کو ناحق شہید کرنے کے سبب (ہم نے ان پر لعنت کی) اور ان کے کہنے پر کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہیں بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان کے دلوں پر مہر لگا دی تو ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے۔

آیت کا مفہوم واضح ہے محتاج تفسیر مزید نہیں۔ لفظ ہی بتا رہے ہیں کہ انہوں نے جو معاہدہ کیا اسے توڑا احکام الٰہی کی مخالفت کی نصیحت قبول کرنے کی بجائے گستاخانہ بکواس کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہے۔ آپ کی نصیحتیں ہمارے دل تک نہیں پہنچ سکتیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا غلاف نہیں۔ بلکہ ہم نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر مہر لگا دی ہے یہ کبھی ایمان نہ لائیں گے۔ مگر تھوڑے ایمان لائیں گے۔

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰي مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۔ وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۔ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۔

اور بسبب کفر کرنے ان کے اور کہنا ان کا مریم پر بہتان عظیم اور ان کے اسی کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا اور حال یہ ہے کہ انہوں نے نہ قتل کیا نہ انہیں سولی دی بلکہ ان کے لیے اس کی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا اور وہ جو اس کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں خود اس کی طرف سے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں اس کا کوئی علم نہیں مگر یہی کہ ظن و وہم کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور بے شک انہوں نے اس کو قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کا کفر صدہا صورتوں میں تھا ایک تو یہ کہ انہوں نے آپ کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام پر ناگفتنی الزام و بہتان لگائے۔ اس کا رد اللہ تعالےٰ نے اس طرح فرمایا وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰي مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا اور ان کا قول اور حضرت مریم پر بہتان عظیم لگانا ان کے کفر کی وجہ سے تھا۔ دوسرے یہود نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا اور نصاریٰ نے اس کی تصدیق کی تھی اللہ تعالےٰ نے دونوں کی تکذیب فرما دی اور بتا دیا کہ جسے انہوں نے قتل کیا۔ اور خیال کرتے رہے کہ یہ حضرت عیسیٰ ہیں۔ باوجودیکہ ان کا خیال خام تھا۔ چنانچہ وہ خود یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے تھے کہ وہ مقتول عیسیٰ ہیں یا کوئی اور شخص۔ ان کے بعض تو یہی رٹ لگاتے رہے کہ مقتول عیسیٰ ہی

marfat.com

ہیں۔ بعض کہتے تھے کہ چہرہ تو حضرت کا ہے مگر جسم عیسیٰ کا نہیں لہٰذا یہ عیسیٰ نہیں اور تردد میں پڑے ہوئے چنانچہ انکلیں دوڑاتے رہے اور اپنا دعویٰ صحیح ثابت نہ کر سکے اور بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ پر احادیث سے یہ ثابت ہے کہ صحیح و سالم حضرت عیسیٰ علیہ السلام بسوئے آسمان اٹھا لیے گئے۔ سورہ آل عمران میں اس کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

اور یہاں وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ فرما کر قطعی فیصلہ فرما دیا کہ یہود و نصاریٰ کا یہ گمان محض گمان ہی ہے۔ اس بحث کو تفصیل کے ساتھ مع دلائل واضح کرنا ضروری ہے

موجودہ ماحول اور فتنۂ مرزائیت کے زور کی بنا پر اس مقام پر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ صلب و قتل و رفع الی السماء وفاۃ۔ توفی اور متوفی اور توفیتنی اور اہل کتاب من یہ قبل موتہ پر سیر حاصل روشنی ڈال دی جائے تاکہ مجدد جیسے بے بضاعت قلیل العلم افراد کے لیے وہ دلائل مشعل راہ ہو سکیں اور کسی بازنطینی دشمن اسلام کے دام تزویر میں نہ آ سکیں۔

وَهَا اَنَا اَشْرَعُ فِي التَّحْقِيْقِ وَمِنَ اللّٰهِ التَّوْفِيْقُ

اول واقعہ رفع الی السماء عیسیٰ علیہ السلام کی بابت جو مبادیات صاحب روح المعانی فوائد سے ہیں وہ ملاحظہ ہوں۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اِنَّ رَهْطًا مِّنَ الْيَهُوْدِ سَبُّوْا عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاُمَّهُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ فَمَسَخَهُمْ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَأْسَ الْيَهُوْدِ فَكَانَ يَجْمَعُ الْيَهُوْدَ فَاتَّفَقُوْا عَلٰى قَتْلِهٖ فَسَارُوْا اِلَيْهِ لِيَقْتُلُوْهُ فَاَدْخَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ كُوَّةٍ فِي الْبَيْتِ اِلَى السَّمَاءِ وَلَمْ يَشْعُرْ وَاَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِ شَبَهَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا خَرَجَ قَتَلُوْهُ وَصَلَبُوْهُ۔

ایک جماعت یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کی والدہ کو گالیاں دے رہے تھے آپ نے ان پر بددعا کی وہ سور اور بندروں کی صورت میں مسخ ہو گئے یہ خبر یہود کو پہنچی جو سردار یہود تھا اس نے خوف زدہ ہو کر یہود کو جمع کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل پر سب کو متفق کر لیا اور اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے روانہ ہوئے تاکہ آپ کو شہید کر دیں تو جس مکان میں آپ تھے وہاں حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ کو آسمان کی طرف اٹھا لے گئے اور جو لوگ مکان پر جمع تھے انہیں اس کا کچھ شعور ہی نہ ہوا۔ پھر طیطانوس نامی ایک یہودی اس مکان میں داخل ہوا تاکہ آپ کو شہید کرے تو اس نے وہاں آپ کو نہ پایا وہ تھوڑی دیر وہاں ٹھہرا اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے اس پر

marfat.com

شبیہ عیسیٰ ڈال دی جب وہ باہر آیا لوگوں نے اسے قتل کر ڈالا اور صلیب پر چڑھا دیا اور کہتے رہے کہ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ کہ ہم نے عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کر دیا اور حقیقت یہ ہے کہ وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَہُمْ نہ وہ قتل ہوئے نہ وہ صلیب دیے گئے لیکن ان کے لیے شبیہ عیسیٰ بنا دیا۔ (روح المعانی)

وہب بن منبہ ایک طویل حدیث ابن منذر سے روایت کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام سترہ حواریوں کے ساتھ ایک مکان میں تشریف لائے۔ یہودیوں نے اس مکان کو گھیر لیا۔ جب وہ اس مکان میں داخل ہوئے جتنے حواری تھے سب کو اللہ تعالیٰ نے شبیہ عیسیٰ میں بدل دیا تو وہ ایک دوسرے کو عیسیٰ سمجھ کر کہنے لگے۔ تم نے ہم پر جادو کر دیا۔ تاکہ اصل عیسیٰ نکل جائیں اور ہم سب کو قتل کر ڈالیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا مَنْ یَشْرِیْ نَفْسَہٗ مِنْکُمُ الْیَوْمَ بِالْجَنَّۃِ تم میں کون جنت کے بدلے اپنی جان بیچتا ہے ایک حواری بولا حضور میں حاضر ہوں اور وہ یہودیوں میں نکلا اور کہنے لگا اَنَا عِیْسٰی میں عیسیٰ ہوں فَقَتَلُوْہُ وَصَلَبُوْہُ وَرَفَعَ عِیْسٰی وَرَفَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

اور ابو عمل حبانی کہتے ہیں اِنَّ رُؤَسَاءَ الْیَہُوْدِ اَخَذُوْا اِنْسَانًا فَقَتَلُوْہُ وَصَلَبُوْہُ یہود نے ایک آدمی پکڑا اور اس کو قتل کر کے اونچی جگہ صلیب پر چڑھا دیا تاکہ کوئی اس کے قریب نہ جا سکے چند روز میں اسکی لاش کا حلیہ تبدیل ہو گیا تو اعلان کر دیا۔ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر کے صلیب دیدیا۔ روایات مذکورہ میں ابن عباس جو حضور کے چچازاد بھائی ہیں۔ وہب بن منبہ۔ ابن منذر راوی ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق "اکمال فی اسماء الرجال" میں لکھا ہے۔ وہ عبداللہ بن عباس حضور کے چچازاد بھائی ہیں اور آپ کی والدہ ماجدہ لبابہ بنت حارث حضرت میمونہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں یعنی حضور کی سالی ہجرت سے قبل ۳ھ میں ولادت ہوئی اور جب حضور کی وفات ہوئی تو آپ تیرہ سال یا پندرہ سال کے تھے۔ آپ امت میں بہترین فقیہ ہیں اور اعلیٰ صحابہ کرام سے ہیں حضور نے ان کے لیے حکمت، فقہ اور تاویل کی قابلیت کے لیے دعا فرمائی۔ آپ نے حضرت روح الامین کو دو بار دیکھا ہے۔

وہب بن منبہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ وہب بن منبہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ صنعانی ہے ابناء فارس سے ہیں آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی اور حضرت ابن عباس سے بھی روایت کی آپ کا وصال ۱۱۴ھ میں ہوا۔

ابن المنذر کے والد منذر بن ابی اسید ساعدی ہیں انہیں جب کہ ان کی ولادت ہوئی تو بارگاہ رسالت

marfat.com

میں حاضر کیا گیا۔ حضور نے حضرت منذر کو اپنی گود میں بٹھا کر منذر اسید نام رکھا۔

اس سے ثابت ہوا کہ ہر سہ روایات اسرائیلیات سے نہیں ہیں بلکہ ان کے راوی صحابی یا تابعین ہیں۔

ایک روایت بلا سند یہ بھی علامہ آلوسی نے نقل کی کَانَ رَجُلٌ مِنَ الْحَوَارِیِّیْنَ یُنَافِقُ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَلَمَّا اَرَادُوْا بِقَتْلِہٖ قَالَ اَنَا اَدُلُّکُمْ عَلَیْہِ فَاَخَذَ عَلٰی ذٰلِکَ ثَلٰثِیْنَ دِرْھَمًا فَدَخَلَ بَیْتَ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَرُفِعَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاُلْقِیَ شِبْھُہٗ عَلَی الْمُنَافِقِ فَدَخَلُوْا عَلَیْہِ فَقَتَلُوْہُ وَھُمْ یَظُنُّوْنَ اَنَّہٗ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ ایک آدمی حواریین میں منافق تھا تو جب یہودیوں نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا تو وہ بولا میں پتہ دیتا ہوں اور اس کے معاوضہ میں تیس درہم لیے وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوا تو اللہ نے اٹھا لیا اور اس منافق پر شبہ عیسٰی ڈال دی جب وہ بھی گھر میں گھسے تو گھر میں اسی کو پایا اور قتل کر دیا اور ان کا گمان یہی رہا کہ مقتول عیسٰی علیہ السلام ہی ہیں۔

اس کے بعد کا تذکرہ قرآن کریم میں ہے وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْہِ اور وہ اس اختلاف میں پڑ گئے کہ ہم نے عیسٰی علیہ السلام کو قتل کر دیا۔ یا ان کے شبہ میں کسی اور کو بعض کہنے لگے اگر وہ جھوٹے نبی تھے تو ہم نے بطریق حق انہیں قتل کیا اور اس معاملہ میں یہودی متردد ہو گئے اور کہنے لگے اِنْ کَانَ ھٰذَا عِیْسٰی فَاَیْنَ صَاحِبُنَا وَاِنْ کَانَ صَاحِبُنَا فَاَیْنَ عِیْسٰی۔ بعض نے کہا عجیب بات ہے کہ اَلْوَجْہُ وَجْہُ عِیْسٰی وَالْبَدَنُ بَدَنُ صَاحِبِنَا چہرہ تو عیسٰی علیہ السلام اور بدن ہمارے ساتھی کا ہے۔ بہرحال یہ تمام تفصیل قیاس و سیر کی ہے اب قرآن کریم کا فیصلہ ناطق یہی ہے کہ وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا۔ اور وہ عیسٰی علیہ السلام کو قتل نہ کر سکے یہ یقینی بات ہے تو پھر کیا ہوا اور وہ کہاں چلے گئے قرآن کریم فرماتا ہے بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے ان کا رفع فرما لیا۔

بحث الرفع

مفردات راغب اصفہانی۔ رفع۔ اَلرَّفْعُ یُقَالُ تَارَۃً فِی الْاَجْسَامِ الْمَوْضُوْعَۃِ وَاَمَرَ اللّٰہُ بِرَفْعِ عَمَادِ الْبَیْتِ عَنْ مَقَرِّھَا۔ رفع عموماً اجسام موضوعہ پر بولا جاتا ہے جیسا کہ اس کے مقر سے اونچا کیا جائے جیسے قرآن کریم میں ہے وَرَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ۔ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا۔

اور کبھی بنا کے لیے بولتے ہیں جبکہ اسے بڑھایا جائے۔

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ

اور کبھی ذکر میں بولا جاتا ہے جبکہ کسی کے مرتبہ کی بلندی مقصود ہو جیسے

marfat.com

ورفعنا لك ذكرك۔
اور کبھی عزت و منزلت میں بولا جاتا ہے
ورفعنا بعضهم فوق بعض درجات جہاں شرف و وقار و مرتبہ بیان کرنا مقصود ہو جیسے
ترفع درجات من نشاء
رفيع الدرجات ذو العرش

بل رفعه الله اليه لیکن اس مثال پر صاحب مفردات فرماتے ہیں ویحتمل رفعه الى السماء
یہ آیہ کریمہ محتمل ہے رفع الی السماء پر۔
اور رفع من حیث القدر کے معنی بھی دیتا ہے۔ وقال تعالى
خافضة رافعة۔

والى السماء كيف رفعت اس پر فرمانے میں فاشارة الى معنيين الى اعلاء مكانته والى ما خص به من الفضيلة وشرف المنزلة۔ اس میں اشارہ ہے دو معنی کی طرف بلند مکانی کے لیے اور اس طرف جو خصوصی کیا جائے فضیلت و شرف منزلت کے لیے۔
وفرش مرفوعة۔
صراح میں رفع کے معنی لکھے ہیں۔ رفع برداشتن و هو ضد وضع یعنی رفع کے معنی اوپر کی طرف اٹھانے کے ہیں برخلاف وضع کے کہ اس کے معنی نیچے رکھنا ہیں
مصباح المنیر میں ہے رفعته رفعا خلاف خفضته۔
اگر کہا جائے کہ جب رفع کا صلہ الی آتا ہے تو یہ اعزاز و اکرام کی طرف کنایہ مانا جاتا ہے جیسے رفعته الى السلطان تو غور طلب یہ امر ہے کہ اس محاورہ سے تمسک کرنے والا عزت کی موت مراد نہیں لے سکتا۔ اس لیے بل رفعه الله اليه میں عزت کی موت کا وہم بھی نہیں دوسرے رفعته الى السلطان میں ضمیر رفع ضمیر موجود ہے۔ صراح کی پوری عبارت اس تحقیق پر شاہد ہے۔ اور نزدیک گردانیدن کسے را بچیزے منزلت بالا دهن ذلك قولهم رفعته الى السلطان عبارت کا مفہوم واضح کر رہا ہے کہ یہاں رفعت منزلت مقصود ہے بلکہ رفع جسم من مکان الی مکان مراد ہے اس لیے کہ سلطان کے حضور جانا مع الجسم ہی جائے گا اور یہ جانا مع الجسم ہی ہوگا اور یہ جانا محض اس وقت عزت ہی کے لیے نہیں ہوگا بلکہ اگر وہ دنیا و آخرت ہے منظور نظر شاہ ہے تو رفع الی السلطان میں اس کی عزت ہے اور اگر وہ بصورت مجرم دربار شاہی میں اٹھا کر لے جایا گیا تو لازمی طور پر مورد عقاب و عذاب ہوگا۔

marfat.com

فتح الباری شرح بخاری میں جزء ۹ کے اندر صفحہ ۴۳۱ پر محاورہ رَفَعَہٗ اِلَی الْحَاکِمِ کی بحث میں لکھا ہے اِخْتَارَہٗ لِلشَّکْوٰی یعنی شکایت کے لیے حاکم کے حضور لے گئے۔

مصباح المنیر میں رفع کے ماتحت لکھا ہے رَفَعْتُ الْمُدْیَ اِلَی الْبَیْدَرِ اس کے معنی صاحب صراح یوں کرتے ہیں "برداشتم غلہ دروده و بخرمن گاه آوردم" یعنی کھیت میں سے غلہ کٹا ہوا لایا اور خرمن گاہ میں پہنچا دیا۔

قاموس میں ہے رَفَعُوا الزَّرْعَ حَمَلُوْہُ بَعْدَ الْحَصَادِ اِلَی الْبَیْدَرِ۔ رَفَعُوا الزَّرْعَ کے یہ معنی ہیں کہ کسان کھیت کاٹ کر اٹھا لایا اور خرمن گاہ میں ڈالا۔

اساس البلاغۃ میں بھی یہی مضمون درج ہے۔

صحیح بخاری میں ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص کو وکیل بنایا وکیل نے کچھ چھوڑ دیا۔ وکالت ابی ہریرۃ بحفظ زکوٰۃ رمضان میں یہ لفظ آتے ہیں لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اور فتح الباری شرح بخاری باب الوکالۃ جزو ۴ صفحہ ۴۷۳ میں سے لَاَرْفَعَنَّکَ اس کی شرح میں لکھتے ہیں لَاَرْفَعَنَّ بِکَ اِلَی الرَّسُوْلِ یُقَالُ رَفَعْتُہٗ اِلَی الْحَاکِمِ اِذَا اَحْضَرْتَہٗ لِلشَّکْوٰی یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے شیطان لعین کو جو سارق غلہ صدقات تھا فرمایا۔ آج تو میں تجھے ضرور حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تیری شکایت کے لیے بھیجوں گا۔

اسی طرح محاورہ بھی ہے رَفَعْتُہٗ اِلَی الْحَاکِمِ جس کے معنی عام طور پر یہی لیے گئے ہیں کہ حاکم کے روبرو اس کی بدعملی کی شکایت کے لیے لے گیا۔

صحیح بخاری باب فضل الکہف و نزول السکینۃ میں اور مشکوٰۃ المصابیح کے ملک کی حدیث قولہ اسید بن حضیر سورۃ الکہف میں ہے رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَآءِ یعنی اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا ایک جگہ ہے فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ اِلَی السَّمَآءِ "تو میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا" وارد ہے اس حدیث میں دو دفعہ رفع کے ساتھ صلہ اِلٰی آیا ہے اور یہاں رفع ضمیر ہی مراد ہے نہ کہ رفع منزلت۔

بخاری مسلم مشکوٰۃ کے کتاب الجنائز باب البکاء علی المیت میں ہے جو ہمارے دعویٰ کی کلی تائید کرتا ہے حضور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بچے جب وفات پا گئے تو انہیں بارگاہ رسالت میں لایا گیا۔ اس کے متعلق حدیث میں یہ لفظ استعمال ہوئے ہیں فَرُفِعَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّبِیُّ۔

وہ بچہ جس میں روح نہیں تھی خدمت والا میں لایا گیا۔ یہاں رفع رفع جسم کے لیے ہی استعمال ہوا ہے

marfat.com

ذکر عزت کی موت یا کوئی اور معنی سورۂ فاطر میں ارشاد الٰہی ہے الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ (فاطر پ۲۲) کلمہ طیب خدا کی طرف ہی چڑھتا ہے اور نیک عمل کو خدا بلند فرماتا ہے۔

تفسیر فتح البیان میں اس آیت کے ماتحت یہ تفسیر ہے۔

الیہ تعالیٰ لا الی غیرہ یصعد الکلم الطیب المصعود وھو الحرکۃ الی فوق وھو الدرج ایضا وموضع الثواب فوق وموضع العذاب اسفل ومعنی صعودہ الیہ تقبلہ اوھو والکتبۃ من الملئکۃ بما یکتبونہ من الصحف کلم طیب ظرف خدا ہی کی طرف چڑھتا ہے اور صعود اس حرکت کو کہتے ہیں جو اوپر کی جانب ہو اسی کو عروج بھی کہتے ہیں اور مقام ثواب اوپر کو ہے اور عذاب کی جگہ نیچے کو اور خدا تعالیٰ کی طرف کلم کے صعود کے دو معنی ہیں پہلا یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول کر لے یا اس کے معنی یہ ہوں گے کہ کراماً کاتبین جو فرشتہ ہیں وہ اس کے عمل کو صحیفوں کی شکل میں لے کر آسمان کو چڑھتے ہیں جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے چنانچہ یصعد بھان الی السماء وغیرہ حدیثوں میں آیا ہے۔

اس جگہ عروج جو صعود کے مترادف ہے اس کا صلہ الیٰ ہی آیا ہے اور یہاں عروج سے مراد عروج حقیقی ہے ذکر کنائی و مجازی۔

صحیح مسلم میں ہے یرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار وعمل النہار قبل عمل اللیل خدا کی طرف مرفوع ہو جانا ہے بیشتر اس کے کہ دن کا عمل صادر ہو اس میں بھی رفع کا صلہ الیٰ آیا ہے یہ حدیث من وجہ تفسیر ہے آیہ کریمہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ کی۔

شیخ محقق علامہ مدقق عبدالحق محدث دہلوی شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کی شرح یوں فرماتے ہیں یرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار برداشتہ میشود وبالا برودہ میشود بسوئے درگاہ وے عملہائے بندگاں کہ در شب میکنند پیش از عملہائے کہ در روز میکنند وعمل النہار قبل عمل اللیل وبرداشتہ می شود عمل روز پیش از عمل شب یعنی ہنوز روز شدہ و عملے دراں واقع نہ شدہ کہ عمل شب بالا می برند و شب نہ شدہ کہ عمل روز ببرند دریں مبالغہ است در مسارعت ملائکہ موکل باعمال عباد و امتثال امر و در عجلت عروج ایشاں بمحل عرض و مصاعد سعادات ایشاں بر رفع اعمال در ادنیٰ ساعت چہ فرق میاں روز و شب۔

مجمع البحار میں زیر لفظ رفع لکھا ہے

فرفعہ الی سماء ای رفعہ الی غایۃ طول یدہ لیراہ الناس فیحظوہ جلد ثانی ص۲۳

marfat.com

یعنی حضور علیہ السلام نے پیالہ اپنے دست مبارک کے طول برابر اوپر اٹھایا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیں اور روزے سے افطار کرلیں اس حدیث میں بھی رفع کا صلہ الی آیا ہے اس سے بھی رفع (یعنی برتن) کا مدخول الی کی طرف اٹھانا ہے جو رفع جسمانی کی دلیل ہے۔

خلاصہ مقصود یہ ہے کہ لغت میں

رفع کے حقیقی معنی اور وصفی معنی اوپر کو اٹھانا ہیں۔ برخلاف وضع اور خفض کے کہ انکے معنی نیچے رکھنا ہیں تو جہاں رفع کا مفعول کوئی جسم ہوگا وہاں اس سے مراد نیچے سے اوپر کو حرکت دینا ہوگا اور اگر اس کا متعلق و معمول کوئی معنی ہوگا تو بااقتضائے مقام اس کا محل ہوگا۔

جیسے علاوہ رفعتہ الی المحاکم میں اگر ضمیر منصوب سے مراد کوئی جسم ہو تو اس سے مقصود رفع جسم ہوگا۔ اور اگر اور معاملہ ہو تو صرف اس امر کا پیش کرنا مراد ہوگا چنانچہ مصباح المنیر میں ہے۔

فالرفع فی الاجسام حقیقۃ فی الحرکۃ والانتقال وفی المعانی ما یقتضیہ المقام۔ لفظ رفع جسموں کے متعلق حقیقی معنی کی رو سے حرکت اور انتقال کے لیے ہوتا ہے اور معانی کے متعلق جیسا موقع و مقام ہو ویسی مراد ہوتی ہے۔

مصباح کی اس تصریح سے واضح ہے کہ رفع کے حقیقی و وضعی معنی نیچے سے اوپر کو حرکت اور انتقال کے ہوتے ہیں۔

بنابریں رافعک الی اور بل رفعہ اللہ الیہ کا مفہوم منطوق واضح ہوگیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسدہ مرفوع الی السماء ہوئے کیونکہ رافعک الی میں ضمیر مخاطب راجع بطرف منادی ہے اور وہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور یہاں بل رفعہ اللہ الیہ میں ضمیر راجع بہ عیسیٰ ہے پھر یہ امر بھی مستحضر رہے کہ معنی حقیقی اور معنی کنائی دونوں باہم جمع ہونے جائز ہیں برخلاف مجاز کے کہ وہ حقیقت کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتا اور مجاز و کنایہ میں یہی فرق مابالامتیاز ہے۔ مطول میں بصراحت موجود ہے الخامس قال الکنایۃ لفظ اردید بہ لازم معناہ مع جواز ارادتہ معہ ای ارادۃ ذلک المعنی مع لازم کلفظ طویل النجاد والمراد بہ لازم معناہ اعنی طول القامۃ مع جواز ان یراد حقیقۃ طول النجاد ایضا فظہر انہا خالفت المجاز من جہۃ ارادۃ المعنی الحقیقی بلفظ مع ارادۃ لازمہ کالارادۃ طول النجاد مع ارادۃ طول القامۃ بخلاف المجاز فانہ لا یجوز فیہ ان یراد المعنی الحقیقی۔

کنایہ ایک ایسا لفظ ہے جس سے اس کے لازمی معنی کا ارادہ کیا جاوے اور اس لازمی معنے کے ساتھ

marfat.com

اس لفظ کے اصلی معنی کا ارادہ بھی جائز ہو مثلاً لفظ طویل النجاد کہ اس کے لازمی معنی قد کی درازی مراد ہیں اور ساتھ ہی اس کے حقیقی معنی شریف النسب مراد لیے جائیں تو جائز ہیں تو ظاہر ہو گیا کہ کنایہ اور مجاز میں یہی فرق ہے کہ کنایہ میں حقیقی و لازمی معنی جمع ہو سکتے ہیں برخلاف مجاز کے کہ اس کے ساتھ حقیقی معنی جمع نہیں ہو سکتے۔

اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ بل رفعہ اللہ الیہ و رافعک الیّ کے معنی حقیقی رفع جسم کے ہیں اور یہی معنی حق ہیں اور معنی کنائی رفع منزلت یہاں مراد نہیں ہیں لیکن اگر حقیقی معنی رفع جسم الی السماء کے ساتھ کنائی معنی رفع منزلت بھی مان لیے جائیں تو دونوں معنی میں تباین کلی لازم نہیں آتا۔ یہ دونوں معنی معاً مجتمع و متحقق ہو سکتے ہیں۔

اس لیے کہ رفع جسم الی السماء بہ نسبت عبد صالح مستلزم اعزاز و اکرام بھی ہے جیسا کہ سورہ یوسف میں ورفع ابویہ علی العرش سے واضح ہے۔ یعنی یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین کو تخت پر چڑھایا۔ ظاہر ہے کہ یہاں حقیقی والدین یوسف نیچے سے تخت کے اوپر آئے اور بہ معنی کنائی یہ تخت پر بیٹھنا اعزاز ہے۔

اسی طرح رفع مسیح الی السماء میں رفعت منزلت بھی بطریق اولیٰ ہے جو معنی کنائی سے نکلتا ہے اور وہ یہاں مضر نہیں اور حقیقی معنی رفعت جسم الی السماء بھی ہے بالفرض اگر معنی حقیقی کے ساتھ معنی کنائی لینا ممنوع ہوتا تو ہمیں مجبوراً ایک معنی پر زور دلائل سے پیش کرنا ضروری تھا۔

اور مجازی کے متعلق ارباب اصول کی تصریحات موجود ہیں کہ اگر معنی حقیقی متعذر ہوں تو معنی مجازی لیے جائیں گے اور معنی حقیقی لیے جا سکتے ہوں تو مجازی معنی ممنوع ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ رفع بعضہم درجت (سورہ بقرہ پ۳) نرفع درجت من نشاء (انعام و یوسف) اور رفع بعضکم فوق بعض درجت (انعام پ۸ سورہ زخرف پ۲۵) میں درجات بالتصریح مجاز ہے۔

اور آیہ کریمہ وما قتلوہ الخ اور رفعہ اللہ الیہ میں اور وہ رفع جسم الی السماء کے لیے نہ تو تعذر حقیقت لازم آتا ہے اور نہ کوئی قرینہ موجود ہے اس لیے اس جگہ صرف رفع منزلت مراد نہیں لے سکتے۔

یہی تصریح جملہ تفاسیر معتبرہ مثل تفسیر کبیر، معالم، جلالین، سراج الالہام، فتح البیان، روح المعانی، جامع البیان، ابن کثیر، مدارک، درمنثور، بیضاوی، خازن، کشاف، ابی السعود، عباسی میں بلاخلاف

marfat.com

بل رفعہ اللہ الیہ اور رافعک الی سے الی السماء مراد لیا ہے

چنانچہ بعض تفاسیر کا اقتباس منقول ہے۔

تفسیر رحمانی:۔ رافعک الی ای الی السماء میں تجھے اپنے آسمان کی طرف اٹھانے والا ہوں۔

کشاف و مدارک:۔ ورافعک الی ای الی سمائی ومقر ملائکتی تجھے اپنے آسمان اور فرشتوں کی قرارگاہ میں اٹھانے والا ہوں۔

صاحب کشاف محمود جار اللہ زمخشری باوجود معتزلی ہونے کے رافعک الی میں معنی حقیقی رفع الی السماء ہی کی طرف گئے۔ اسی طرح قاضی بیضاوی۔ سراج منیر۔ ابی سعود نے ترجمہ کیا۔

محدث ابن جریر اپنی تفسیر میں ابن جریج رومی سے نقل کرتے ہیں۔ قولہ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا قالہ فرفعہ بایاہ الیہ توفیہ ایاہ وتطہیرہ من الذین کفروا جلد ۳ ص ۱۴۸-۱۴۷ قول الٰہی انی متوفیک ورافعک الی میں اللہ تعالےٰ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھانا ہی آپ کی توفی ہے اور یہی کفار سے تطہیر ہے۔

ایسا ہی تفسیر کبیر۔ معالم۔ جلالین۔ رحمانی۔ فتح البیان وغیرہ میں ہے۔

اور تفسیر کبیر اور خازن نے تو رفع الی السماء کو توفی سے تغیر کرنے میں ایک خاص نکتہ لکھا ہے ملاحظہ ہو۔

ان التوفی اخذ الشیٔ وافیا ولما علم اللہ ان من الناس من یخطر ببالہ ان الذی رفعہ اللہ ھو روحہ لا جسدہ اذکر ھذا الکلام لیدل علی ان علیہ الصلوٰۃ والسلام رفع بتمامہ الی السماء بروحہ وجسدہ کذا۔ تفسیر کبیر جلد دوم۔

توفی کے معنی ہیں کسی چیز کو تمام لے لینا اور چونکہ اللہ تعالےٰ کو علم تھا کہ بعض انسان ایسے بھی ہونگے جن کے دل میں یہ خطرہ گذرے گا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ کی صرف روح کو اٹھایا تھا اس لیے اللہ تعالےٰ نے کلام ہی انی متوفیک کے ساتھ فرمایا تاکہ اس امر پر دلالت کرے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مع الجسم والروح کے زندہ آسمان پر اٹھالیا۔

اب حسب موقع متوفیک پر بھی روشنی ڈالنی مناسب معلوم ہوتی ہے تاکہ کشف مغالطہ ہو جائے اور بحث تشنہ تشریح و تصریح نہ رہے وہو ہذا۔

مفردات راغب:۔ وفّٰی۔ الوافی الذی بلغ التمام یقال درھم وافٍ وکیل وافٍ واوفیت الکیل والوزن قال تعالیٰ واوفوا الکیل اذا کلتم۔ متوفی کا مبدأ اشتقاق وفّٰی ہے اور وافی وہ ہے جو تمام کو پہنچ جائے محاورہ میں بولتے ہیں درہم وافی ہے۔ کیل وافی ہے۔ یورا کیا میں نے کیل لیتے

marfat.com

پیمانہ قرآن کریم میں ہے پورا کرو پیمانہ جب پیمانہ سے ناپو۔

وفی بعھدہ یفی وفاء وافی اذا تم العھد ولم ینقض حفظتہ واشتقاق ھذا کلہ وھو الفضل یدل علی ذلک وھو الترک والغران جاء باوفی قال تعالی اوفوا بعھدی اوف بعھدکم واوفوا بعھد اللہ اذا عاھدتم - بلی من اوفی بعھدہ واتقی - والموفون بعھدھم اذا عاھدوا - یوفون بالنذر - ومن اوفی بعھدہ من اللہ - وابراھیم الذی وفی - فتوفیتہ استیفاء ذلک المحمود فی جمیع ما طولب بہ مما شارالیہ فی قولہ ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم من بذل مالہ بالانفاق فی طاعتہ وبذل ولدہ الذی ھو اعز من نفسہ للقربان والی بابنہ علیہ بقولہ وفی اشار بقولہ تعالیٰ واذا ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن فتوفیتہ الشئ بذلہ وافیا واستیفاؤہ مفاعلہ وافیا قال تعالی توفیت کل نفس ما کسبت فقال انما یوفون الصابرون اجرھم بغیر حساب - من کان یرید الحیوۃ الدنیا وزینتھا نوف الیھم اعمالھم فیھا - وما تنفقوا من شئ فی سبیل اللہ یوف الیکم فوفاہ حسابہ فقد عبر عن الموت والنوم بالتوفی قال تعالی اللہ یتوفی الانفس حین موتھا - وھو الذی یتوفاکم باللیل - قل یتوفاکم ملک الموت الذی - اللہ الذی خلقکم ثم یتوفاکم - الذین تتوفاھم الملئکۃ - توفتہ رسلنا - او نتوفینک - وتوفنا مع الابرار - وتوفنا مسلمین - توفنی مسلما - یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی - وقد قیل توفی رفعتہ واختصاص لاتوفی موتہ - قال ابن عباس توفی موت لاثم اماتہ ثم احیاہ -

اس تصریح میں قول ابن عباس سے قبل جو قول ہے اس میں واضح کر دیا ہے کہ یہ وفات اٹھانے کے معنی میں ہے نہ کہ موت کے معنی میں - قول ابن عباس کے متعلق جس میں اماتہ ثم احیاہ آیا ہے کی تفسیر میں یہ تصریح موجود ہے انی متوفیک اسم فاعل من التوفی بمعنی تمام گرفتن حق کذا فی الصراح وفی القاموس وغیرھا التوفی اخذ الشئ وافیا -

وفی ابی البقاء متوفیک ورافعک الی کلاھما للمستقبل والتقدیر یرافعک ومتوفیک لانہ رفع الی السماء ثم یتوفی وفی العباسی ثم متوفیک فابضک بعد النزول وفی معالم التنزیل قال الحسن والکلبی وابن جریج انی قابضک ورافعک من الدنیا الی من غیر موت وفی تفسیر الکبیر معنی قولہ انی متوفیک انی منمو عمرک فیبنت الوفاء فلا اترکھم حتی

marfat.com

یقتلوك بل انا رافعك الی سمائی ومقربك بملائکتی واصونك ان یتمکنوا من قتلك
هذا تاویل حسن اھ۔

وایضا فیہ وقد ثبت الدلیل انہ حی وورد فی الخبر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
سینزل ویقتل الدجال ثم انہ تعالی یتوفاہ بعد ذلك اھ وفی ابن ماجۃ حدثنا ابوبکر
بن ابی شیبۃ ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاتقوم الساعۃ حتی ینزل عیسی بن مریم حکما مقسطا
وامام عادلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا
یقبلہ احد۔

وفی ابی داؤد ثم ینزل عیسی بن مریم علیہما السلام عند المنارۃ البیضاء الشرقی
دمشق۔ ملخص الحدیث

وفی المشکوۃ عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینزل
عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت
فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر
وعمر رواہ ابن الجوزی۔

اور فقہ اکبر میں ہے فالحاصل ان نزول عیسی وحیاتہ ثابتۃ باحادیث الصحاح و
غیرھا فمنکرھما من اھل البدعۃ ولا اعتبار فیہ قول البعض فعلینا اتباع جمہور المفسرین
والعقائد الاسلامیۃ والاحادیث۔

خلاصہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور ان کی زندگی صحاح وغیرہ کی احادیث سے ثابت ہیں
اور ان دونوں کا منکر بدعتی ہے اور اس میں بعض کے قول کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ ہمیں لازم ہے کہ جمہور
مفسرین اور عقائد اسلامیہ اور احادیث کا اتباع کریں۔

منقولات بالا سے واضح ہے کہ علامہ راغب اصفہانی نے ستائیس آیات قرآنیہ پیش کر کے توفی
کا استعمال واضح کیا اور اس میں توفی بمعنی بلندی بغیر موت بتایا۔ قول ابن عباس کی توجیہ کا لین میں آگئی کہ وہ
موت زمانہ استقبال کی ہے اس سے اول رفع الی السماء لازمی بخود حضرت عباس کی تفسیر نے روشن
کر دیا کہ وہ قبض بعد نزول ہے۔ معالم نے صراحت کر دی کہ قابضك ورافعك من الدنیا الی من
غیر موت ہی صحیح ہے۔ تفسیر کبیر نے بھی اسی کی تائید کی۔ پھر ابن ماجہ وابوداؤد کی منقولہ احادیث

marfat.com

ہماری ہی تائید میں ہیں۔ مشکوٰۃ شریف میں تفصیل کے ساتھ حدیث آگئی جس سے ہمارے عقیدہ کی تائید بالوضاحت ہوگئی۔ فقہ اکبر میں عقیدہ اہل سنت کو واضح کر دیا گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا منکر مبتدع فاسق ہے اس کے بعد اگرچہ مزید دلائل لانا بظاہر تحصیل حاصل معلوم ہوتا ہے لیکن مبحث لفظی اصول نحوی سے استفادت کے لیے ہم کچھ بحث اور کرنا چاہتے ہیں جو مانحن فیہ کی تائید کے لیے حکم عدل ہوگی۔

حضرت ابن عباس کا قول منکرین حیات عیسیٰ متوفیک پر ممیتک دکھا کر عموماً بتاتے ہیں حالانکہ اس کے یہ معنی نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ہو چکی ہے بلکہ اس کے معنی میں خود استقبال ہے جس کا مقتضی یہ ہے کہ انہیں کسی زمانہ میں کسی وقت آپ پر موت طاری ہوگی کیونکہ متوفی اسم فاعل ہے اور وہ اپنی وضع میں زمان مستقبل سے متعلق ہوتا ہے اور اس کا اشتقاق بھی فعل مضارع سے ہے چنانچہ صراح میں ہے۔ اسم الفاعل وھو اسم مشتق من المضارع اور اس امر کا لحاظ قرآن کریم میں بھی کیا گیا ہے ولا تقولن لشیٔ انی فاعل ذلک غدا (کہف پ ۱۵) اس آیت میں فاعل سے جو اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ لفظ غداً مضموم کیا جس کے معنی کل آئندہ کے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ ممیتک کے واضح معنی آئندہ زمانہ میں مارنے کے ہیں اور قول ابن عباس میں جو پہلو ہے وہ آیت کے اجزاء میں تقدیم و تاخیر ظاہر کرتا ہے جیسے مفسرین کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ توفی سے مراد اگر موت بھی لیا جائے تو توفی یا موت کا تحقق رفع آسمان سے نازل ہونے کے بعد ہوگا اور انی متوفیک و رافعک الی جو واو عطف ہے وہ جمع کے لیے ہے ترتیب کے لیے نہیں ہے جیسے یا مریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی۔ تو اگر واو عاطفہ کو ترتیبی تسلیم کیا جائے تو سجدہ اول اور رکوع بعد میں کرنا لازم مانا جائے گا۔ پھر اس کی تائید پر صاحب کافیہ فرماتے ہیں الواو للجمع لا للترتیب فیہا۔ واو جمع کے لیے ہوتا ہے اس میں ترتیب لازم نہیں

اس کی تائید امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں۔ تفسیر کبیر جلد دوم

قالوا ان قولہ ورافعک الی یقتضی امہ رفعہ حیا والواو لا یقتضی الترتیب فہو یحتمل الان یقول فیہا تقدیم وتاخیر والمعنی انی رافعک الی ومطہرک من الذین کفروا ومتوفیک بعد انزالی ایاک فی الدنیا ومثالہ من التقدیم والتاخیر

marfat.com

فی القرآن۔

قول الٰہی ورافعک الیّ کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو زندہ اٹھالیا اور واؤ عاطفہ ترتیب نہیں چاہتا تو سوا اس کے کچھ نہ رہا کہ کہا جاوے اس میں تقدیم و تاخیر ہے اور معنی یہ ہیں کہ میں تجھے اپنی طرف اٹھا لینے والا ہوں اور کفار کے الزامات سے پاک و صاف رکھنے والا ہوں اور تجھے دنیا میں نازل کرنے کے بعد موت دینے والا ہوں اور اس تقدیم و تاخیر کی مثالیں قرآن کریم میں بکثرت موجود ہیں۔

اس میں سورہ آل عمران کے اندر جلد دوم میں مزید وضاحت کرتے ہیں۔

الرابع فی تاویل الایۃ ان الواو فی قولہ متوفیک ورافعک الی لایفید الترتیب فالایۃ تدل علی ان اللہ تعالی یفعل بہ ھذہ الافعال۔ فاما کیف یفعل ومتی یفعل فالامر فیہ موقوف علی الدلیل وقد ثبت الدلیل ان اللہ حی وورد الخبر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سینزل ویقتل الدجال ثم ان اللہ یتوفاہ بعد ذلک۔

عبارت بالا کا خلاصہ بھی یہی بتا رہا ہے کہ واؤ مفید ترتیب نہیں اور اس پر دلیل موجود ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام عنقریب نازل ہوں گے اور دجال کو قتل فرمائیں گے پھر انتقال فرمائیں گے۔

علامہ جلال الدین سیوطی درمنثور میں بروایت ضحاک فرماتے ہیں۔

عن الضحاک عن ابن عباس فی قولہ انی متوفیک ورافعک الی یعنی رافعک ثم متوفیک فی اخر الزمان۔

حضرت ضحاک تابعی سے قول ابن عباس میں ہے کہ انی متوفیک ورافعک الی کے معنی یہ ہیں کہ رافعک ثم متوفیک پہلے اٹھاؤں گا آسمان کی طرف پھر آخر زمانہ میں موت کے ذریعے ماروں گا۔

تفسیر ابی السعود میں ہے۔

والصحیح ان اللہ تعالی رفعہ من غیر وفاۃ ولا نوم کما قال الحسن وابن زید وھو اختیار الطبری وھو الصحیح عن ابن عباس۔ صحیح یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بغیر موت اور نیند کے اٹھا لیا جیسے کہ حضرت حسن بصری اور ابن زید تابعی نے کہا اور یہی مسلک امام ابن جریر طبری نے اختیار کیا اور یہی حضرت ابن عباس سے صحیح طور پر ثابت ہے۔

اور علم نحو میں کافیہ۔ شرح جامی۔ رضی شرح کافیہ زنجانی۔ ترتیب سعدی تکملہ مولانا عبدالحکیم

marfat.com

سبالکوٹی۔ الفیہ ابن مالک۔ حاشیہ مرتفیہ شرح الفیہ لابن عقیل بمفصل للزمخشری۔ الفیہ للسیوطی سب اس پر متفق ہیں کہ واو ترتیب کے لیے نہیں ہوتا۔

اس واو عاطفہ سے ترتیب نہ ہونا آیات قرآنیہ سے ثابت ہے۔

نموت ونحیی وما نحن بمبعوثین۔ ہم مرتے ہیں اور زندہ رہتے ہیں اس کے بعد ہم زندہ نہیں کیے جائیں گے۔ آیہ کریمہ میں مرنا پہلے اور زندہ ہونا بعد میں مذکور ہے حالانکہ مفہوم منطوق سے واضح ہے کہ زندہ رہ کر مرنا بتایا گیا اس کے بعد زندہ ہونے سے انکار کیا گیا۔

تحقیق توفی

موجودہ دور کے مصنوعی نبی اور ان کی امت کے بے پڑھے لکھے عالم یہ دعوی عموماً کرتے ہیں کہ توفی کا لفظ صرف اور صرف موت اور قبض روح کے لیے موضوع ہے اس لیے یہاں اس کی علمی تحقیق پیش کر دینا لیے جانا ہوگا۔

توفی لفظ وفا سے ماخوذ ہے اور وفا کے معنی پورا کرنا ہیں۔

اردو میں بھی یہ لفظ اسی معنی میں مستعمل ہے جیسے وعدہ آسان ہے وعدہ کی وفا مشکل ہے۔

لسان العرب میں ہے الوفاء ضد الغدر یقال وفی بعھدہ کا وفا ضد غدر ہے چنانچہ بولتے ہیں کہ فلاں نے اپنا عہد پورا کیا۔

اور توفی باب افعال سے اسی کا ہم معنی ہے۔

اور توفی باب تفعل ہے مادہ اس کا بھی وفا ہے اس کے معنی اخذ الشئ وافیا کسی چیز کو پورا پورا لے لینا ہوتے ہیں یہی تفسیر کبیر میں ہے اور خازن، جامع البیان، بیضاوی، سراج منیر، ابی السعود اور فتح البیان تمام تفاسیر اس کی مؤید ہیں اور دیگر ابواب جو مادہ وفا سے آئے ہیں ان سب میں بھی یہی معنے ملحوظ ہیں اس لیے کہ یہ اصول ہے کہ مادہ کے حروف ہر صیغے میں باقی رہتے ہیں اسی طرح مادہ کے معنی بھی ہر باب اور صیغہ میں باقی رہتے ہیں۔ علم صرف میں ادنی مہارت رکھنے والے بھی اسے خوب جانتے ہیں۔

اب ہم بغرض سہولت ناظرین مادہ وفی سے جو جو باب عربی میں مستعمل ہیں انہیں پیش کرتے ہیں تاکہ کسی بگڑے ہوئے مغالطہ سے لوگ دھوکے میں نہ پڑیں۔

اور اظہر من الشمس بیّن من الامس ہر کہ دمہ پر ہو جائے کہ ہر باب کے ہر صیغے میں اسکے وہی معنے یعنی پورا کرنا بہر صورت ملحوظ ہیں۔

marfat.com

وَفَا کے معنی مصدری پورا کرنا نباہنا ہیں۔ یہ ثلاثی مجرد ہے مثال

اما ابن طوق فقد اوفی بذمتہ کما وفی بقلاص النجم حادیہا

یعنی ابن طوق نے تو اپنا ذمہ پورا کر دیا۔

لسان العرب اور مصباح میں لفظ وَفّٰی کے نیچے اس شعر کو اس لیے ذکر کیا تاکہ پڑھنے والا سمجھ سکے کہ مجرد وفی اور مزید فیہ اَوفٰی ہم معنی ہیں۔

وَفَا۔ پورا کرنا۔ نباہنا ثلاثی مجرد لسان العرب میں دوسری مثال حدیث سے دی ہے۔

فمرت بقوم تقرض شفاههم کلما قرضت وفت ای نمت وطالت

حدیث معراج میں ہے حضور نے فرمایا میں دوزخیوں کی ایک قوم سے گذرا ان کے ہونٹ کاٹے جاتے تھے جب وہ ہونٹ کتر دیے جاتے تو علی الفور پھر وہ لمبے ہو جاتے۔ دیکھیے یہاں وَفَتْ وفا سے لے کر اسی معنی میں مستعمل ہوا۔

اَیْفَا۔ پورا کرنا۔ پورا دینا۔ باب افعال سے مزید فیہ ہے مثال قرآن کریم میں ہے۔

اوفوا بعهدی اوف بعهدکم (سورہ بقرہ پ۱) اے بنی اسرائیل تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا۔

اوفوا الکیل والمیزان (انعام پ۸) پیمانے اور ترازو کو پورا کرو۔

اذا غادرت حسنا اوفت بعهدها ومن عهدها ان لا یدوم لها عهد

جب وہ حسینہ عہد شکنی کرے تو اس نے اپنا عہد پورا کر دیا۔ کیونکہ اس کے عہد میں سے یہ بھی ہے کہ اس کا عہد دائم نہ ہو۔ (متنبی)

توفیۃ۔ پورا دینا۔ باب تفعیل۔ مثال فیوفیهم اجورهم (آل عمران پ۳) تو خدا انکے اجر پورے دیگا۔

وانما توفون اجورکم یوم القیمۃ (آل عمران پ۴) جزا بس قیامت کے تمہارے اجر پورے تم کو قیامت کے دن دیے جائیں گے۔

وابراهیم الذی وفی (النجم پ۲۷) اور وہ ابراہیم جس نے پورا کر دکھایا۔

لسان العرب میں ہے وفی بالشئ وادی ووفّٰی بمعنی واحد یعنی اس کا مجرد اور باب افعال اور باب تفعیل تینوں ہم معنی ہیں۔

استیفاء۔ پورا لے لینا۔ باب استفعال۔ مثال

اکتالوا علی الناس یستوفون (سورۃ تطفیف پ۳۰) جب لوگوں سے پیمانہ میں ناپ کر

marfat.com

لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں۔

محاورہ توفیت منہ دراھمی میں نے اس سے اپنے درہم پورے لے لیئے۔

توفّی کامل پورا لے لینا۔ باب تفعل

وتوفاہ ھومنہ واستوفاہ لو یدع منہ شیئا (لسان العرب جلد ۲۰) توفا منہ اور استوفا دونوں کے یہ معنی ہیں کہ اس سے پورا پورا لے لیا۔ اور اسے کچھ بھی نہ چھوڑا۔

توفی۔ پورا گن لینا۔ باب تفعل۔ توفیت عدد القوم اذا عددتہم کلھم (لسان العرب جلد ۲۰ میں نے سب قوم کی گنتی پوری لے لی۔

اور بقرینہ لیل منام کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثال

وھو الذی یتوفاکم باللیل (انعام پ۷) وہ ذات ہے کہ تم کو رات کے وقت پورا پورا لے لیتا ہے یعنی سلا دیتا ہے۔

اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا (زمر پ۲۴) خدا ہی ہے جو پورا لیتا ہے جانوں کو انکی موت کے وقت اور جو ابھی نہیں مریں انکو پورا لیتا ہے نیند کے وقت یعنی سلا دیتا ہے۔

توفّی۔ باب تفعل بمعنی مجازی مار دینا بقرینہ موت و ملک الموت۔

اللہ یتوفی الانفس حین موتھا (زمر پ۲۴) یعنی خدا ہی جانوں کو قبض کرتا ہے انکی موت کے وقت

قل یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم (السجدۃ پ۲۱) اے محبوب انہیں بتا دیجئے کہ تم کو قبض کرے گا وہ ملک الموت جو تم پر مسلط کیا گیا ہے۔

حتی یتوفھن الموت (نساء پ۴) یعنی حتی کہ قبض کرے انکو موت یعنی وہ مر جائیں۔

یہاں توفی سے موت مراد لینے کے لیے ملک الموت اور موت قرینہ ہیں اس لیے بمعنی مجازی یہ مفہوم حاصل ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ توفی بمعنی موت مجازاً ہے نہ حقیقتاً چنانچہ کتاب اساس البلاغت میں ہے۔ ومن المجاز توفی فلان۔ وتوفاہ اللہ۔ وادرکتہ الوفاۃ۔ یعنی سب مجازات ہیں۔

اور لسان العرب میں اس کی وجہ یہ بتائی کہ

توفی المیت استیفاء مدتہ التی وقیت لہ وعدد ایامہ وشھورہ واعوامہ فی الدنیا میت کی توفی سے مراد اس کی موت کی مدت اور اس کے دنیا میں رہنے کے دن مہینوں اور سالوں

marfat.com

کی گنتی کو پورا ہوتا ہے۔

اس سے ثابت ہو گیا کہ لفظ توفّی سونے سے قبض روح کے کسی اور معنی میں مستعمل نہ ہونے کے دعوٰی کرنے والے غلط ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ قاضی بیضاوی زیر آیت فلما توفیتنی لکھتے ہیں۔

التوفی اخذ الشئ وافیا۔ والموت نوع منہ۔ توفی کے معنی کسی چیز کو پورا لے لینا ہے اور موت اس کی ایک نوع ہے۔

اب حسب موقع لفظ توفی کے استعمال کو قرائن کے ساتھ واضح کیا جاتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔ (البقرہ پ۲) تم میں سے جو وفات پائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں ان کی بیویاں چار مہینے دس دن رات اپنے نفسوں کو روکیں۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ

تم میں سے جو وفات پائیں اور بیویاں چھوڑیں وہ اپنی بیویوں کے گذارے اور سکونت کی وصیت ایک سال کے لیے کر جائیں۔

ہر دو آیات منقولہ بالا میں

عورتیں بیوہ چھوڑنے اور عدت گذارنے اور وصیت کرنے کا حکم ہے۔

یہاں توفی سے موت کے معنی مجازی لینے کے لیے قرینے موجود ہیں۔

حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ (نساء پ۴) حتی کہ بلائے انہیں موت۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ (نساء پ۵) جن کو فرشتے وفات دیتے ہیں

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا (انعام پ۷) حتی کہ جب تم میں سے ایک کی موت آجاتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس کو اٹھا لیتے ہیں۔

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ (اعراف پ۸) یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے آجاتے ہیں تو انہیں وفات دیتے ہیں۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ (انفال پ۱۰) اگر تم دیکھو جبکہ قبض کرتے ہیں کافر کو مارتے ہیں اس کے منہ پر اور پشت پر۔

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ (محمد پ۲۶) تو کیسی ہو گی جب قبض کریں گے فرشتے

marfat.com

الذین تتوفٰھم الملٰئکۃ ظالمی انفسھم (سورہ نحل پ۱۴) جنکو فرشتے قبض کرتے ہیں باز سختی کرتے ہوئے
الذین تتوفٰھم الملٰئکۃ طیبین (نحل پ۱۴) جنکو قبض کرتے ہیں فرشتے خوشحالی میں۔
ان آٹھ آیتوں میں توفی سے مراد موت لینے کے لیے ملائکہ موت اور جان کنی کے وقت کفار پر عذاب
مومنوں پر خوشحالی کے صریح قرینے موجود ہیں۔

واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک (یونس پ۱۱)
واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک (رعد پ۱۳)
فاما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک (مومن پ۲۴)

ہر سہ آیات کا ترجمہ ایک ہی ہے۔ اگر تجھ کو ہم اپنے وعدے کے ایک حصے کو پورا کر دکھائیں۔ یا
تجھ کو وفات دیدیں۔

ہر سہ آیات بالا میں توفی بمقابلہ نرینک آئی ہے جو موت کے معنی کے لیے قرینہ قوی ہے اس
لیے کہ نرینک حیات کو چاہتا ہے اور نتوفینک اس کی ضد یعنی موت کا مقتضی ہے اور ایک جگہ سوء
ذخرف میں نتوفینک کی جگہ نذہبن بک بھی ہے جو کنایہ ہے فنا سے تو یہاں توفی یعنی موت ماننی پڑے
گی ایسی آٹھیں اور بھی ہیں سورہ یوسف پ۱۳ میں اعراف پ۹ میں آل عمران پ۴ مومن پ۲۴ زمر پ۲۴
نحل پ۱۴۔ ان سب آیتوں میں قرینہ کے لحاظ سے موت کے معنی لیے گئے۔

اور انعام پ۷ میں ایک آیت ہے جو بلحاظ قرینہ توفی یعنی نوم آئی ہے۔

وھو الذی یتوفٰکم باللیل ویعلم ما جرحتم باللھار ثم یبعثکم فیہ لیقضی اجل
مسمی وہ ذات ہے جو تم کو رات میں قبض کرتا ہے اور جانتا ہے جو تم دن کو کرتے ہو پھر تم کو دن میں
اٹھا دیتا ہے تاکہ زندگی کی مدت پوری ہو جائے۔

- اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضی علیھا الموت
(زخرف پ۲۵) اللہ ہی جانوں کو قبض کرتا ہے ان کی موت کے وقت اور جو ابھی نہ مریں انہیں
قبض کرتا ہے ان کی نیند میں تو جس پر موت کا حکم ہو جائے اسے تو بند رکھتا ہے اور دوسری کو مدت
مقررہ تک پہنچاتا ہے۔

ان آیتوں میں قرائن موجود ہیں پہلی میں لیل موجود ہے اور دن کو اٹھانا اسی طرح دوسری آیت
میں پہلے توفی سے مراد موت ہے بقرینہ حین موتھا اور دوسرے موقعہ پر بقاعدہ عطف محذوف
ہے۔ حین منامھا موجود ہے۔

marfat.com

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۔ اب کوئی نہیں اہل کتاب سے مگر یقیناً ایمان لے آئیں گے اس کی موت (عیسیٰ علیہ السلام) سے پہلے اور قیامت کے دن وہ (عیسیٰ) ان پر گواہ ہوگا۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں متعدد اقوال ہیں۔

پہلا قول:۔ یہود و نصاریٰ کو جب بوقت موت ملائکہ عذاب نظر آتے ہیں تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایمان لے آتے ہیں اور اس حالت کا ایمان مثل ایمان فرعون ہی ہوتا ہے جیسے کہ فرمایا حتیٰ اذا ادرکہ الغرق قال امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین۔ چنانچہ نصاریٰ اور یہود کا یہ ایمان مقبول و معتبر نہیں۔

دوسرا قول یہ ہے کہ قرب قیامت پر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اس وقت کے تمام اہل کتاب ایمان لے آئیں گے اور اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعت محمدیہ کے مطابق حکم کریں گے اور اس وقت آپ امتیوں میں سے ایک امام کی حیثیت سے ہوں گے۔ اور نصاریٰ سے جو آپ کی نسبت گمراہانہ باطلہ فاسدہ کا سدہ باندھ رکھے ہیں انکا ابطال فرمائیں گے۔ دین محمدی کی اشاعت عام فرمائیں گے جو آپ کے ذریعہ سے ہوگی اور یہ وہ وقت ہوگا جب یہود و نصاریٰ یا تو اسلام قبول کریں گے یا قتل کر دیے جائیں گے جزیہ کا قانون منسوخ ہوگا اس جزیہ کا دستور نزول عیسیٰ علیہ السلام تک ہی ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ آیہ کریمہ کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی اپنی موت سے پہلے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے گا۔

چوتھا قول یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ پر ایمان لے آئے گا لیکن بوقت موت ایمان مقبول نہیں بنا بریں اس سے کتابی کو نفع نہ ہوگا۔

اور آپ کی شہادت بروز قیامت یہ ہوگی کہ یہود جو آپ کی تکذیب کر گئے۔ آپ کی شان میں زبان طعن دراز کر گئے ان کی شہادت دیں گے کہ انہوں نے ایسا کیا اور وہ نصاریٰ جنہوں نے آپ کو رب مانا اور خدا کا شریک گردانا، ان کے اس شرک کی شہادت دیں گے۔

اور اہل کتاب میں سے جو ایمان لائے ان کے ایمان کی بھی شہادت دیں گے صاحب روح المعانی بھی اسی مضمون سے متفق ہیں۔ قیامت کے دن حضرت عیسیٰ ان مومنوں کے گواہ ہوں گے انبیاء اپنی اپنی امتوں کے متعلق شہادت دیں گے اور نبی الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم ان سب پر گواہ ہوں گے۔

marfat.com

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا تو بسبب ظلم ان کے جو یہودیوں سے ہوئے ہم نے حرام کیں پاک چیزیں جو ان کے لیے حلال تھیں اور بسبب اس کے کہ انہوں نے بہت لوگوں کو اللہ کے راہ سے روکا اور اس لیے کہ وہ سود لیتے تھے حالانکہ وہ اس سے منع کیے گئے تھے اور لوگوں کا مال ناحق کھاجاتے اور ان میں سے جو کافر ہیں ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ناجائز طریقوں میں رشوت چوری وغیرہ ہے۔

حرمنا علیہم طیبت کی تشریح سورہ انعام میں بھی وعلی الذین ھادوا حرمنا کل ذی ظفر رکوع ۱۸ پ ۸ میں بیان ہوگی۔

سود رشوت وغیرہ شرائع سابقہ میں بھی حرام تھا۔ شریعت محمدیہ میں بھی حرام ہی رکھا گیا۔ لکن الراسخون کا استثنا فرمایا گیا ہے۔

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا لیکن راسخ فی العلم اور پختہ لوگ ان میں سے ایمان والے ہیں اور وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو اترا اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو اترا تم سے پہلے اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے یہ وہ ہیں جنہیں عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

راسخ فی العلم اہل کتاب سے مثل عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب ہیں جو علم راسخ اور عقل صائب بصیرت دائمی رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے علم کی روشنی میں حقیقت اسلام کو جانا اور سید انبیاء علیہ التحیۃ والثناء پر ایمان لائے اور احکام شرعیہ کا اتباع کیا۔ قائم کیں نمازیں۔ زکوۃ دی۔ توراۃ کے ساتھ انجیل زبور کو مانا۔ قرآن کریم کو آخری کتاب تسلیم کیا۔ قیامت پر ایمان لائے۔ ان سے وعدۂ اجر عظیم فرمایا گیا۔

با محاورہ ترجمہ رکوع بست و یکم پ ۶ سورۂ نساء

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّ بے شک ہم نے تمہارے محبوب) تمہاری طرف وحی

marfat.com

النَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ
وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَ
هٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ
زَبُوْرًا ۝
وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ
وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ
اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۝
رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا
يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝
لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ
بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى
بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ
لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۝
اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَكَانَ
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ
مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا
فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

بھیجی جیسے وحی بھیجی نوح کی طرف اور اس کے بعد
نبیوں کو اور وحی کی ہم نے طرف ابراہیم اور اسمٰعیل
اور اسحاق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں کو
اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور
سلیمان کو اور دی ہم نے داؤد کو زبور۔
اور رسولوں کو جن کا ذکر ہم تجھ پر کر چکے ہیں اس سے
سے قبل اور رسول جن کا ذکر ہم نے نہیں کیا تم پر
اور اللہ نے کلام فرمایا موسیٰ سے حق کلام۔
رسول خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے ہیں تاکہ لوگوں
کو نہ رہے اللہ کے حضور کوئی عذر بعد رسولوں کے
اور ہے اللہ غالب حکمت والا۔
لیکن اللہ گواہ ہے اس کا جو اس نے اتارا تجھ پر
جو بھید اپنا اتارا اپنے علم سے
اتارا اور فرشتے گواہ ہیں اور اللہ کی گواہی کافی ہے
وہ جنہوں نے کفر کیا اور روکا اللہ کی راہ سے بے
شک وہ دور کی گمراہی میں پڑے ہیں۔
بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور ظلم کیا اللہ ہرگز
نہ انہیں بخشے گا اور نہ انہیں کوئی راہ دکھائے گا
مگر جہنم کا رستہ کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ہے یہ اللہ
اللہ کے لیے آسان۔
اے لوگو بے شک آیا تمہارے پاس رسول حق
کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے تو ایمان لاؤ
تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر تم کفر کرو تو بیشک
اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور
ہے اللہ جاننے والا حکمت والا۔

marfat.com

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

اے اہل کتاب نہ زیادتی کرو اپنے دین میں اور نہ کہو اللہ پر مگر سچ مسیح نہیں ہے مگر عیسیٰ مریم کا بیٹا اللہ کا رسول اور اس کا ایک کلمہ جو ڈالا مریم کی طرف اور روح اس سے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور نہ کہو تین۔ باز رہو تمہارے لیے بہتر ہے جزا یہ نیست کہ اللہ ایک ہے۔ پاکی ہے اسے اس سے کہ ہو اس کے لیے بچہ اسی کا ہے جو کچھ کہ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اللہ کافی کارساز ہے۔

حل لغات رکوع بست و یکم پ۶ سورہ نساء

انا۔ بیشک ہم نے	اوحینا۔ وحی کی	الیک۔ تیری طرف	کما۔ جیسے
اوحینا۔ وحی کی ہم نے	الی۔ طرف	نوح۔ نوح کی	و۔ اور
النبیین۔ نبیوں کی	من بعد ہ۔ اسکے بعد	و۔ اور	اوحینا۔ وحی کی ہم نے
الی۔ طرف	ابراھیم۔ ابراہیم	و۔ اور	اسمٰعیل۔ اسمٰعیل
و۔ اور	اسحٰق۔ اسحاق	و۔ اور	یعقوب۔ یعقوب
و۔ اور	الاسباط۔ انکے بیٹوں	و۔ اور	عیسیٰ۔ عیسیٰ
و۔ اور	ایوب۔ ایوب	و۔ اور	یونس۔ یونس
و۔ اور	ھرون۔ ہارون	و۔ اور	سلیمان۔ سلیمان کی
و۔ اور	اتینا۔ دی ہم نے	داؤد۔ داؤد کو	زبورا۔ زبور
و۔ اور	رسلا۔ رسولوں کو	قد۔ کر چکے	قصصنھم۔ بیان کیا
ہم نے انکو	علیک۔ تجھ پر	من قبل۔ پہلے	و۔ اور
رسلا۔ کئی رسول ہیں کہ	لم۔ نہیں	نقصصھم۔ بیان کیا ہم نے انکو	علیک۔ تجھ پر

marfat.com

و-اور
کلم-کلام کیا
تکلیما-حق کلام کا
منذرین-ڈرانے
علی-اوپر
الرسل-رسولوں کے
عزیزا-غالب
یشھد-گواہ ہے
انزلہ-اتارا اسکو
یشھدون-گواہ ہیں
شھیدا-گواہ
و-اور
قد-بیشک
ان-بیشک
ظلموا-ظلم کیا
یغفر-کہ بخشے
لیھدیھم-یہ کہ ہدایت کرے انکو
جھنم-جہنم کی
و-اور
اللہ-اللہ کے
قد-بیشک
جاء-آیا
بالحق-حق کے ساتھ
لکم-تمہارے لیے
فان-تو بیشک
السمٰوٰت-آسمانوں
کان-ہے

اللہ-اللہ نے
مبشرین-بشارت دیتے
یکون-ہو
حجۃ-کوئی عذر
کان-ہے
لکن-لیکن
انزل-اتارا
و-اور
کفی-کافی ہے
الذین-وہ جو
عن سبیل اللہ-اللہ کی راہ سے
ضلالا-گمراہی
کفروا-کافر ہوئے
یکن-ہے
و-اور
الا-مگر
فیھا-اس میں
ذلک-یہ
یاایھا-اے
کم-تمہارے پاس
فامنوا-سو ایمان لاؤ
ان-اگر
ما-جو
الارض-زمین کے ہے
علیما-جاننے والا

موسیٰ-موسیٰ سے
و-اور
للناس-لوگوں کے لیے
بعد-بعد
اللہ-اللہ
اللہ-اللہ
الیک-تیری طرف
الملئکۃ-فرشتے بھی
باللہ-اللہ
کفروا-کافر ہوئے
عن سبیل اللہ-اللہ کی راہ سے
بعیدا-دور کی
و-اور
اللہ-اللہ
لا-نہ
طریق-راہ
ابدا-ہمیشہ تک
علی-اوپر
الناس-لوگو
الرسول-رسول
خیرا-بہتر ہے
تکفروا-کفر کرو
فی-ہے
و-اور
حکیما-حکمت والا

ھدی-راہ
خلدین-رہنے والے ہیں
کان-ہے
یسیرا-آسان
جاء-آیا
من ربکم-تمہارے رب سے
و-اور
اللہ-اللہ کا ہے
و-اور
اللہ-اللہ
لہ-اسی کا جو
بعلمہ-اپنے علم سے
و-اور
کفی-کافی ہے
باللہ-اللہ

marfat.com

یا۔اے	اھل الکتاب۔کتاب والو	لا۔نہ	تغلوا۔زیادتی کرو
فی۔میں	دینکم۔اپنے دین کے	و۔اور	لا۔نہ
تقولوا۔کہو	علی۔اوپر	اللہ۔اللہ کے	الا۔مگر
الحق۔حق بات	انما۔اسکے سوا نہیں کہ	المسیح۔مسیح	عیسی۔عیسیٰ
بن۔بیٹا	مریم۔مریم کا	رسول۔رسول ہے	اللہ۔اللہ کا
و۔اور	کلمتہ۔اس کا کلمہ	القٰھا۔ڈالا اسکو	الی۔طرف
مریم۔مریم کی	و۔اور	روح۔روح	منہ۔اس سے
فامنوا۔سو ایمان لاؤ	باللہ۔اللہ پر	و۔اور	رسلہ۔اسکے رسولوں پر
و۔اور	لا۔نہ	تقولوا۔کہو	ثلثۃ۔تین
انتھوا۔باز آجاؤ	خیرا۔بہتر ہے	لکم۔تمہارے لیے	انما۔سوا اسکے نہیں
اللہ۔اللہ	الہ۔معبود ہے	واحد۔ایک	سبحنہ۔پاک ہے وہ
ان۔پر کہ	یکون۔ہو	لہ۔اسکی	ولد۔اولاد
لہ۔اسی کا ہے	ما۔جو	فی۔میں	السموات۔آسمانوں کے ہے
و۔اور	ما۔جو	فی۔میں	الارض۔زمین کے ہے
و۔اور	کفی۔کافی ہے	باللہ۔اللہ	وکیلا۔کارساز

مختصر تفسیر رکوع بست ویکم پ۶ سورہ نساء

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۚ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ۝ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ۝

بے شک ہم نے تمہاری طرف (اے محبوب) وحی کی جیسے وحی کی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو اور وحی کی ہم نے طرف ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو اور ہم نے داؤد کو دی زبور۔ اور رسولوں کو جن کا ذکر ہم تم سے فرما چکے پہلے اور ان رسولوں کو جن کا ذکر ہم نے تم سے نہ فرمایا اور اللہ نے کلام کیا موسیٰ سے حق کلام۔

marfat.com

شانِ نزول: حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ علماء یہود میں سے دو راہب سکین عدی بن زید تھا اس نے حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ ان کے لیے آسمان سے یکبارگی کتاب نازل کی جائے تو وہ آپ کی نبوت پر ایمان لائیں گے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن)

ان پر حجت قائم کی گئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سوا بکثرت انبیاء ہیں جن میں سے گیارہ کے اسماء مبارکہ یہاں بیان فرمائے گئے۔ اہل کتاب ان سب کی نبوت مانتے ہیں بے آنکہ ان میں سے کسی پر یکبارگی کتاب نازل نہیں ہوئی تو جب ان انبیاء کی نبوت تسلیم کرنے میں اہل کتاب کو کچھ پس و پیش نہ ہوا تو سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت تسلیم کرنے میں یکبارگی کتاب نازل ہونے کی شرط کیوں اور حقیقت یہ ہے کہ مرسلین کرام کی بعثت سے مقصود صرف اور صرف ہدایت خلق معرفت توحید، تکمیل ایمان، طریق عبادت، اصلاح اخلاق ہے یہ مقصد بخوبی تنزیل کتاب سے بھی بروجہ اتم حاصل ہوتا ہے تاکہ تھوڑا تھوڑا آسانی سے ان کے دل نشین ہو جائے۔ اس حکمت کو نہ سمجھنا اور لایعنی شرط بے معنی اعتراض کرنا حماقت اور ہٹ دھرمی ہے۔ اوپر سے رسولوں کا ذکر ہم آگے قرآن کریم میں نام بنام کر چکے ہیں اور بہت سے وہ رسول ہیں جن کا ذکر ابھی نہیں کیا گیا تو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بے واسطہ کلام فرمانا دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوت میں قادح نہیں۔ اس طرح کاوں سے کلام نہیں فرمایا اور تم اوروں کی نبوت تسلیم کرتے ہو۔ ایسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کتاب کا یکبارگی نازل ہونا بھی دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوت میں قادح نہیں یہاں حسب موقع تعریف وحی یا اس کے اقسام بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

تعریف وحی

علامہ امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں۔ اصل الوحی الاشارۃ السریعۃ وتضمن السرعۃ وحی اصل میں ایک تیز اشارہ ہے جو متضمن سرعت ہو۔

لسان العرب میں ہے الوحی الاشارۃ والکتابۃ وکل ما القیتا الی غیرک۔ وحی ایک اشارہ ہے اور کتابت اور پیغام ہے اور الہام ہے اور کلام خفی ہے اور ہر وہ چیز جو دوسرے غیر کی طرف

اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو وحی انبیاء علیہم السلام کو کی جاتی ہے وہ علم یقینی اور قطعی ہوتا ہے۔

marfat.com

جو صرف انبیاء علیہم السلام کے دلوں میں ہی القاء فرمایا جاتا ہے یہ القاء کبھی فرشتہ کے واسطہ سے ہوتا ہے کبھی بلا واسطہ بھی۔

اقسام وحی

وحی الٰہی۔ فطری حکم۔ بوساطت نبی۔ مختص بالنبی۔ نفث فی الروع۔ وسوسہ۔ زخرف القول بالخفی الالہام۔ وحی بوساطۃ اللوح والقلم۔ وحی آے السامع وحی بسلسلۃ الجرس۔ وحی فی النوم بطریق رویا۔ وحی بمعنی کتابت جیسے عجاج کہتا ہے۔ مقد کان وحا الواسی

۱۳۔ وحی بمعنی خط۔ جیسے لبید کہتا ہے۔ خلقا کما ضمن الوحی سلامہا۔

۱۴۔ وحی بمعنی حکم جیسے عجاج کہتا ہے۔ وحی لہا القرار فاستقرت

۱۵۔ وحی بمعنی کلام مخفی۔ ابوذویب کہتا ہے۔ فقال لہا وقد اوحت الیہ

۱۶۔ وحی بمعنی اشارہ " " " یوحی الیہ بانقاض وتقنقنۃ

۱۷۔ وحی بمعنی آواز۔ ابوزید کہتا ہے۔ وتجز الصوف بوحی المجز۔

وحی الٰہی جیسے ارشاد ہوا۔ ماکان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا۔ کوئی بشر ایسا نہیں جس سے اللہ کلام کرے مگر وحی کی صورت میں یا پردہ سے۔ یا بھیجے اس کی طرف فرشتہ۔

وحی امر فطری اوحی ربک الی النحل۔ تیرے رب نے وحی فطرت کی مکھیوں کو

وحی بوساطت نبی۔ واذا وحیت الی الحواریین۔ اور جب ہم نے اپنے نبی کے ذریعہ حواریوں کو وحی کی۔

واوحینا الیہم فعل الخیرات اور وحی کی ہم نے بوساطت رسول ان کی طرف نیک کام کرنے کی۔

وحی مختص بالنبی اتبع ما اوحی الیک من ربک سے محبوب اتباع کیجئے جو وحی آپ کی طرف ہوا آپ کے رب سے۔

marfat.com

ان اتبع الا ما یوحی الی ۔ میں پیروی نہیں کرتا مگر اس کی جو میری طرف وحی ہو۔

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد ۔ فرما دیجئے جز ایں نیست کہ میں بشر ہوں مثل تمہارے وحی ہوتی ہے میری طرف یہ کہ میرا تمہارا خدا ایک ہے۔

نوٹ:۔ ایسی وحی کے لیے حضور کا اعلان ہے۔ انقطع الوحی وبقی المبشرات رویا المؤمن ۔ وحی نبوت منقطع ہو چکی ہے اور مبشرات باقی ہیں جو مومن کے خواب ہیں۔

وحی نفث فی الروع :۔ اما بالقاء فی الروع کما ذکر علیہ السلام ان روح القدس نفث بروعی ۔ یہ باتوں میں القاء کی شکل پر ہوتا ہے جیسے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک روح القدس نے القاء کیا میرے دل میں۔

وسوسہ:۔ وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا ۔ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن کیے ہیں آدمیوں اور جنوں میں سے شیطان کہ ان میں ایک دوسرے پر چکنی چپڑی بناوٹ کی بات دھوکہ دینے کو ڈالتے ہیں۔

وان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم لیجادلوکم ۔ اور بے شک شیطان ڈالتے ہیں اپنے دوستوں کے دل میں تاکہ تم سے جھگڑیں۔

زخرف القول :۔ یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا ۔ ڈالتے ہیں بعض بعض کے دل میں چکنی چپڑی دھوکہ ڈالنے کو۔

الہام :۔ واوحینا الی ام موسٰی ان ارضعیہ ۔ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو الہام کیا کہ اسے دودھ پلا۔ اذ اوحینا الی امک ما یوحی ۔ جب ہم نے تیری ماں کو الہام کیا جو الہام کیا۔

وحی بوساطت اللوح والقلم :۔ اذ یوحی ربک الی الملئکۃ انی معکم ۔ جب مطلع کیا تیرے رب نے ملائکہ کو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں

وحی الی السماء :۔ بان ربک اوحی لہا ۔ بے شک تیرے رب نے آسمان کو فرمایا۔

وحی اھل السماء :۔ اذ یوحی ربک الی الملئکۃ ۔ جب حکم کیا تیرے رب نے ملائکہ کو۔

وحی بسلسلۃ الجرس :۔ یہ وحی بھی انبیاء کی طرف ہوتی ہے۔ زنجیر ہلنے کی آواز میں۔

marfat.com

وحی فی المنوم :- انقطع الوحی وبقی المبشرات رؤیا المؤمن ۔ وحی منقطع ہوگئی ۔ اور بشرات باقی ہیں جو مومن کے رؤیا صالحہ ہیں ۔

فوٹ :- نفث فی الروع ۔ زخرف القول ۔ صلصلۃ الجرس یہ ہر سہ اصطلاحیں چونکہ اقسام وحی سے متعلق ہیں ۔ اس لیے وحی میں انہیں دکھایا گیا ۔ بصورت دیگر یہ نوعیت وحی میں داخل نہیں ۔

آیات منقولہ بالا میں گیارہ نبیوں کا تذکرہ ہے ۔

اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ کَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ ۔ ہم نے آپ کے پاس اسی طرح وحی بھیجی جیسی نوح علیہ السلام کے پاس بھیجی تھی ۔

انبیاء علیہم السلام میں حضرت نوح علیہ السلام کا سب سے اول اس لیے ذکر کیا گیا کہ حضرت آدم کی طرح حضرت نوح بھی تمام انسانوں کے باپ تھے ۔ طوفان نوح کی وجہ سے سب لوگ ہلاک ہو گئے تھے جو کشتی میں رہے وہی محفوظ رہے ان میں حضرت نوح کی نسل کے علاوہ کوئی نسل باقی نہیں رہی تھی ارشاد باری تعالےٰ ہے وجعلنا ذریتہ ھم الباقین ۔ صرف انہی کی نسل ہم نے دنیا میں باقی رکھی ۔

خصوصیات حضرت نوح علیہ السلام

آپ پہلے نبی پہلے اولو العزم رسول اور صاحب شریعت تھے ۔ امت کو شرک سے خوف دلایا اور دعوت توحید دی آپ کی امت نے شدت سے سرکشی کی اور مخالفت حق میں حد سے بڑھ گئے یہاں تک کہ ان پر عذاب آیا اور وہ سارے غرق کیے گئے ۔ آپ کی عمر شریف ۹۵۰ برس ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ آپ نے تمام انبیاء سے زیادہ عمر پائی جبکہ ایک قول یہ ہے کہ آپ کا زمانہ تبلیغ و ارشاد ساڑھے نو سو برس ہے اور عمر شریف زیادہ ہے واللہ اعلم باوجود طوالت عمر کے آپ پر مکمل بڑھاپا نہ آیا وہ لوگ جو آپ کے ہمراہ کشتی میں تھے ان سے نسل پھیلی صرف آپ ہی کی نسل باقی رہی اسی وجہ سے آپ کو آدم ثانی بھی کہتے ہیں ۔

ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد ہیں اور ابراہیم دراصل آب رحیم کا مجموعہ ہے جس کے معنی ہیں مہربان باپ شفقت والا ۔ دونوں باپ بیٹا میں صفت مشترک تھی ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام ابو الانبیاء ہیں ماسوا حضرت صالح ، ہود اور لوط علیہ السلام کے جو کہ حضرت آدم حضرت شیث ، حضرت ادریس اور حضرت نوح علیہم السلام آپ کے اجداد میں سے ہیں ۔ لوط صالح اور ہود علیہ السلام اولاد نوح علیہ السلام سے ہیں اور لوط علیہ السلام آپ کے بھتیجے تھے جبکہ باقی تمام انبیاء آپ کی اولاد سے ہیں ۔

marfat.com

صفا۔ مروہ آپ کی یادگار ہیں ہیں۔ آپ کے دم سے مکہ آباد ہوا۔ اسمٰعیل علیہ السلام آپ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ اسمع یا ایل ہر دعا میں عرض کرتے تھے اس لیے آپ کا نام اسمٰعیل رکھا گیا۔ اسحٰق علیہ السلام تمام بنی اسرائیل کے نبیوں کے جدِ امجد ہیں۔ یعقوب علیہ السلام کے والد ماجد ہیں۔ یعقوب کے معنی ہیں عقب میں آنے والا۔ یعنی پچھلا بیٹا۔ اسباط جمع سبط کی ہے سبط کے معنی ہیں اولاد۔ قرآنی اصطلاح میں یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں کو اسباط کہا جاتا ہے۔

صاحب روح المعانی والاسباط کی تعریف میں فرماتے ہیں وھو اولاد یعقوب علیہ السلام فی المشہور۔ اس سے مراد یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہے۔

دوسرا قول یہ ہے ان الاسباط فی ولد اسحٰق کالقبائل فی اولاد اسمٰعیل۔ اسباط سے مراد اولاد اسحٰق میں ہے مثل قبائل اسمٰعیل میں۔

آگے فرماتے ہیں ولم یعلم ان الاسباط الذین ھم اخوۃ یوسف کانوا انبیاء بل الذی علیہ عندی والف فیہ الجلال السیوطی رسالۃ خلافہ۔ اور یہ بات صحیح نہیں کہ اسباط یوسف علیہ السلام کے بھائی ہیں اور یہ سب نبی تھے بلکہ میرے نزدیک صحیح اس کے خلاف ہے اور جلال الدین سیوطی نے اس کے خلاف ایک رسالہ بھی تصنیف کیا ہے۔

وَعِیْسٰی وَاَیُّوْبَ وَیُوْنُسَ وَھٰرُوْنَ وَسُلَیْمٰنَ۔ الاسباط میں سے ان انبیاء کا نام خصوصی طور پر لیا گیا اس لیے کہ صاحب فضیلت تھے۔

وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا۔ ہم نے داؤد کو زبور عطا کی۔

زبور اس کتاب کا نام ہے جو حضرت داؤد پر بذریعہ وحی نازل ہوئی۔ علامہ آلوسی فرماتے ہیں۔ عطف علی اوحینا داخل فی حکمہ لان ایتاء الزبور من باب الایحاء وکما اٰتینا داؤد زبورا فاشارۃ علی اوحینا الی داؤد لتحقق المماثلۃ فی امر خاص وھو ایتاء الکتاب بل تحققہا فی مطلق الایحاء۔ داؤد علیہ السلام کے زبور کا عطف بھی اوحینا پر ہی ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ زبور بھی بذریعہ وحی نازل ہوئی۔ اور وکان انزالہ علیہ علیہ السلام منجما زبور کا نزول بھی تھوڑا تھوڑا ہی ہوا۔ وکان فیہ کما قال القرطبی مائۃ وخمسون سورۃ لیس فیہا حکم من الاحکام وانما ھی حکم ومواعظ والتحمید والتمجید والثناء علی اللہ تعالیٰ شانہ۔ زبور میں ایک سو پچاس سورتیں تھیں۔ مگر اس میں کوئی حکم نہ تھا اس میں صرف حکم ومواعظ اور تحمید وتمجید اور ثنا الٰہی تھی (روح المعانی)

marfat.com

علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ زبور اللہ کی حمد و ثنا اور مجد کا بیان تھا حضرت داؤد شہر سے باہر جنگل میں جا کر کھڑے ہو کر زبور کی تلاوت فرماتے آپ کے پیچھے علماء بنی اسرائیل صف بستہ کھڑے ہوتے ان کے پیچھے جنات کھڑے ہوتے جنگل کے چوپائے بھی صف بنا کر کھڑے ہوتے پرندے اپنے بال و پر پھیلا کر سر پر منڈلاتے (خازن۔ روح البیان)

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ۔ اور ہم نے کچھ پیغمبر بھیجے جن کا ذکر ہم نے تم سے کر دیا جیسے آدم، شیث، ادریس، زکریا، یحییٰ، ذوالکفل وغیرہ۔

وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ۔ اور کچھ پیغمبر اور بھی بھیجے جن کا ذکر ہم نے تم سے نہیں کیا۔

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام صرف اس قدر ہی نہیں جن کا ذکر کیا گیا ان کی تعداد بہت زیادہ ہے جن میں سے بعض کا ذکر کر دیا بعض کا ذکر نہ کیا بعض پر کتاب بعض پر صحیفے نازل ہوئے اور بعض پر نہ کتاب نازل ہوئی نہ صحیفے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بارگاہ رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا یا رسول اللہ سب سے پہلے کون نبی تھا فرمایا حضرت آدم جن سے کلام کیا گیا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کل تعداد انبیاء کی کس قدر ہے؟ فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار جن میں سے تین سو پندرہ رسول ہوئے رواہ احمد و ابن ابی حاتم۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آٹھ ہزار انبیاء مبعوث فرمائے ان میں چار ہزار بنی اسرائیل میں سے چار ہزار باقی سے تمام انبیاء پر ایمان اجمالی لازم ہے۔

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا۔ اور اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا۔

اللہ کا کلام کرنا وحی کا انتہائی درجہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام میں یہ فضیلت کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی گئی۔ مگر رحمت عالم جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بے مثل فضیلت عطا کی گئی۔ مکالمات قوسین کا مقام کسی دوسرے نبی کو عطا نہ ہوا سوائے حبیب کبریا صلے اللہ علیہ وسلم کے۔

اس پر صاحب روح المعانی فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) گویا کہ فرمایا گیا ہم نے وحی کی تمہاری طرف جیسے وحی کی فلاں فلاں کی طرف اور عطا کیا ہم نے مثل اس کے کہ عطا فرمایا فلاں کو اور بھیجا ہم نے تمہیں مثل بھیجنے ان رسولوں کے جن پر ذکر فرمایا وغیرہ

marfat.com

اور اس میں کوئی تفاوت نہیں تمہارے اور ان کے مابین حقیقت وحی میں اور رسول ہونے میں تو ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے جو آپ سے سوال کرتے ہیں اس چیز کا جو کسی نبی کو نہیں دی گئی اور معنی قصہ کرنے اللہ تعالے کے یہ ہیں کہ حکایۃً ان کی خبریں اور ان کی شانوں کی تعریف اور ان کے احکام کی تفصیل اس سورت سے پہلے یا اس دن سے قبل۔

ایک قول یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر مکہ معظمہ میں بیان کر دیا گیا تھا سورہ انعام وغیرہ میں۔

اور بعض کا قول ہے جن کا ذکر قرآن کریم میں نہیں فرمایا وہ بذریعہ وحی بیان کر دیا اور بعد میں قرآن کریم میں بیان ہوا اور سلاً لم نقصصھم علیک کے یہی معنی ہیں کہ بہت سے رسولوں کا قصہ تم پر اس سے قبل نہیں کیا اور یہ منافی آیت نہیں جو حدیث میں وارد ہوا کہ رسول تین سو تیرہ اور انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں۔

اور کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی چودہ لاکھ چوبیس ہزار ہیں۔ اس لیے کہ نفی بیان قصہ اس سے قبل کے جو ہے وہ مستلزم نہیں قصہ کی مطلقاً اس لیے کہ نفی خاص نفی عام کو مستلزم نہیں ہوتی۔ اور لمّا جب مضارع پر داخل ہو تو وہ معنی استقبالیہ کو ماضی کے معنی میں بدل دیتا ہے۔ اور واو عطف کے بعد کلم اللہ موسیٰ جو فرمایا وہ رفعت جلالت و اظہار منصب موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہے۔

پھر کلام موسیٰ اور کلام مصطفےٰ کی کیفیت کا فرق لکھتے ہیں

(ترجمہ) اس حال کی تفصیل پہلے آچکی ہے کہ سماع موسیٰ علیہ السلام کلام الٰہی کے لیے کیسا تھا اور یہ تکلم ہمارے نبی جناب مصطفےٰ علیہ التحیہ والثناء کو لیل اسریٰ میں رفعت مرتبت اور تقرب خاص سے حاصل ہوا۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ کسی نبی کا کوئی معجزہ ایسا نہیں جو ہمارے حضور کو اس کا ہم شکل بلکہ اس سے زیادہ شرف و منزلت کے ساتھ نہ حاصل ہو بلکہ دنیا کا کوئی ذرہ دنیا پر ایسا نہیں چمکا مگر وہ صدقہ تھا شمس ذات صلی اللہ علیہ وسلم کی تجلی کا۔ علامہ امام بوصیری نے خوب فرمایا۔

وکل من اتی الرسل الکرام بہا　　فانما اتصلت من نورہ بہم

ہر معجزہ جو رسل کرام کو ملا اور وہ لائے وہ سب نور مصطفےٰ علیہ التحیہ والثناء کے نور سے ہی مستنیر ہے۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ رسول خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے ہیں تاکہ اللہ کے حضور لوگوں کے لیے کوئی عذر نہ رہ جائے

marfat.com

اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

یعنی قیامت کے دن لوگ یہ نہ کہہ سکیں کہ اے ہمارے رب تو نے ہمارے پاس کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم اس کے کہنے پر چلتے۔

مفہوم آیت واضح ہے صاحب روح المعانی فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) رسولوں کا شریعت لانا اس لیے ضروری تھا تاکہ جو ایمان لائے اطاعت و فرمانبرداری کرنے اسے جنت کی بشارت دیں اور انہیں ڈر سنائیں جو کفر کریں نافرمان بنیں جہنم اور عذاب کا تاکہ کوئی عذر باقی نہ رہے اور یوں کہنے کی جرأت نہ ہو کہ ہماری طرف تو نے رسول کیوں نہ بھیجا کہ وہ ہم پر شریعت ظاہر فرما دیتا اور جو ہم نہ جانتے تھے وہ سکھا دیتا تیرے احکام سے کیونکہ ہم میں نقص قوی بشری ہے جو ادراک مصالح دنیا اور آخرت سے قاصر رکھتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے یہ مسئلہ واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ بعثت رسل سے قبل خلق پر عذاب نہیں فرماتا چنانچہ دوسری جگہ فرما بھی دیا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔

علامہ بغوی فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ثبوت اس آیت کا ہے کہ اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو بھیجے بغیر کسی کو عذاب نہیں دیتا اور نبی کے انکار پر عذاب اللہ کی طرف سے اسی وقت ہو گا جب لوگ اس سے سرکشی کریں گے۔

دوسرے یہ بھی روشن ہو گیا کہ معرفت الٰہی اور بیان شرع زبان انبیاء ہی سے حاصل ہوتی ہے محض عقل کی روشنی اس منزل تک پہنچانے سے عاجز ہے جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے وہ کہتے ہیں ان العقل کاف وان ارسال الرسل انما ھو للتنبیہ احناف کا مذہب یہ ہے۔ فالادلۃ ظاھرۃ فیہا۔ لابد من الشرع وارسال الرسل وان العقل لایغنی عن ذلک لازمی ہے شرع اسلام میں ارسال رسل اس لیے ہے کہ عقل محض اس سے مستغنی نہیں کر سکتی۔

چنانچہ یہی ارشاد ہوا کہ ہم نے رسل کرام کی بعثت اس لیے فرمائی کہ بعد میں کوئی کافر لولا ارسلت الینا رسولا کہہ کر عذر پیش نہ کر سکے (روح المعانی)

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۝ اِلَّا طَرِيْقَ

marfat.com

بَعْضُهُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اَوْكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

لیکن اللہ گواہ ہے (اے محبوب) اس کا جو اس نے تمہاری طرف اتارا وہ اتارا ہے اپنے علم سے اور اللہ گواہی کو کافی ہے۔ وہ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا بے شک وہ دور کی گمراہی میں ہیں۔ بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور ظلم میں بڑھے ہرگز نہیں اللہ کہ انہیں بخشے نہ انہیں کوئی راہ دکھائے مگر راہ جہنم کی ہمیشہ رہیں گے اس میں دوامی اور اللہ پر یہ آسان ہے۔

شانِ نزول:۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود کی ایک جماعت حضور کی خدمت میں آئی تو حضور نے فرمایا۔ انی واللہ اعلم انکم تعلمون انی رسول اللہ فقالوا ما نعلم فنزلت میں خدا کی قسم جانتا ہوں کہ تم مجھے اللہ کا رسول جانتے ہو تو کہنے لگے ہم نہیں جانتے تو آیہ کریمہ میں استدراک فرمایا لکن اللہ یشہد (روح المعانی)

یعنی اللہ تو اس کتاب کے ذریعہ سے جو آپ پر نازل ہوئی آپ کی نبوت کی شہادت دے رہا ہے یعنی قرآن جو اپنی عبارت اور معانی کے لحاظ سے مکمل معجزہ ہے جو آپ کی نبوت ثابت کر رہا ہے۔ ایک تاویل یوں فرمائی۔ لکن اللہ یشہد وھو استدراک عن مفہوم ما قبلہ کانہم لما سالوہ صلی اللہ علیہ وسلم انزال کتاب من السماء وتعنتوا ورد علیہم بقولہ انا اوحینا الیک الخ قیل انہم لا یشہدون من مفہوم ما قبل سے استدراک کرتے ہوئے لکن اللہ یشہد فرمایا۔ گویا انہوں نے جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کتاب کے آسمان سے نازل ہونے پر تو انہوں نے انا اوحینا الیک کا رد کیا۔ گویا انہوں نے کہا ہم گواہی اس کے منزل من اللہ ہونے کی نہیں دیتے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا لکن اللہ یشہد یہ گواہی دیں یا نہ دیں لیکن اللہ گواہ ہے اور ملائکہ گواہ ہیں اس پر جو تجھ پر اے محبوب اتارا۔ انزلہ بعلمہ۔ وہ اتارا ہے اپنے علم سے اس میں چار وجہیں بیان کی گئیں۔

الاول ان یکون المعنی انزلہ بعلمہ الخاص بہ الذی لا یعلمہ غیرہ سبحانہ وحضر تالیفہ علی نظم واسلوب یعجز عنہ کل بلیغ وصاحب بیان واختارہ جماعۃ من المفسرین۔

پہلی توجیہ یہ ہے کہ انزلہ بعلمہ کے معنی یہ ہوں کہ قرآن کریم اس علم خاص سے اتارا ہے جسے سوا واجب تعالیٰ شانہ کے کوئی نہ جانتا تھا اور وہ ایسی تالیف عبارت ونظم بلاغت اور اسلوب بیان ہے جس کے مقابلہ سے ہر بلیغ اور ماہر بیان عاجز ہو جائے اس توجیہ کو مفسرین کی ایک جماعت نے لیا۔

marfat.com

دوسری وجہ یہ ہے۔ ان یکون المعنی انزلہ وھو عالم بانک اھل لانزالہ الیک لقیامک فیہ بالحق ودعائک الناس الیہ واختارہ الطبرسی اس کے معنی یہ ہوں انزلہ تانزل کیا اسے اور وہ عالم ہے کہ آپ کی ذات مبارک اس کے نازل کرتے ہیں اہل ہے تاکہ آپ قائم فرمائیں اس سے حق اور لوگوں کو اس کی طرف بلائیں اسے طبرسی نے اختیار کیا۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ اس کے معنی یہ ہوں کہ اس نزول کی برکت سے سمجھے جائیں بندوں کے مصالح جو ان کے لیے ضروری ہیں۔

چوتھی توجیہ یہ ہے کہ اس کے معنی یہ ہوں کہ جس نے نازل فرمایا وہ اس کا عالم ہے اس کا رقیب اور محافظ ہے شیاطین سے جو بذریعہ صدر اخبار سماویہ حاصل کرتے تھے تو ملائکہ کی محافظت سے انہیں روک دیا جیسا کہ قرآن کریم میں ہے سورہ جن رکوع ۱ فمن یستمع الان یجد لہ شہابا رصدا (تو جو کوئی اب سنے وہ اپنے لیے شہاب آتشی پائے۔ اللہ گواہی میں کافی ہے (روح المعانی)

ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ قد ضلوا ضلالا بعیدا۔ وہ جنہوں نے کفر کیا اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت ونعت چھپا کر لوگوں کے دلوں میں شبہ ڈال کر اللہ کی راہ سے روکا ان الذین کفروا وظلموا۔ بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا اور نبوت کا انکار کر کے ظلم کیا لوگوں کو بھلائی کے راستے سے روکا۔

لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیھدیہم طریقا الا طریق جہنم اللہ نہ تو ان کی مغفرت کریگا اور نہ سوائے جہنم کے ان کو کوئی رستہ دکھائے گا۔

اس لیے کہ ان میں استعداد ہدایت نہیں۔ نیکی اور اعمال صالحہ پر قائم رہنے کی قابلیت بھی نہیں جو طریقہ اہل جنت ہے۔ خلدین فیہا ابدا ہمیشہ وہ جہنم میں رہیں گے اس کے ساتھ ابدا اور بڑھا دیا گیا تاکہ تابد الکفار فی جہنم کا عقیدہ متحقق ہو جائے اس لیے کہ خلدین فیہا میں مکث طویل یعنی ایک مدت تک جہنم میں رہنا ہی نکلتا تھا چنانچہ ابدا فرماتے ہیں نصب علی الظرفیۃ رافع احتمال ان یراد بالخلود المکث الطویل اس میں یہ احتمال رفع کیا گیا کہ خلدین فیہا کا مقتضی مکث طویل تھا تو ابدا نے احتمال کا رفع کر دیا وکان ذلک علی اللہ یسیرا۔ یعنی ای انتفاء غفرانہ وھدایتہ سبحانہ ایاھم وتعذیبہم فی النار الی الابد ہمیشہ ہمیشہ کو جہنم میں رہیں گے یسیرا۔ سہلا لا صادف عنہ کوئی اس سے ارادہ تبدیل کو پھیر نہیں سکتا۔ آگے ارشاد ہے۔

یا ایہا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فامنوا خیرا لکم وان تکفروا

marfat.com

فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَکَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۔ تو لوگو بیشک آئے تمہارے پاس رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے تو ایمان لاؤ اپنے بھلے کے لیے اور اگر تم کفر کرو تو بے شک اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

اَلنَّاس میں صرف زمانہ مخصوص کے انسانوں سے خطاب نہیں بلکہ قیامت تک کے انسانوں سے مخاطبہ ہے۔ یہ ندا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت عامہ کی دلیل ہے اگرچہ حضور علیہ السلام تمام مخلوق جن و انس فرشتوں اور تمام کائنات کے لیے نبی ہیں۔ انسان اشرف المخلوقات ہے اس لیے خاص طور پر ہر زمانہ کے انسانوں کو خطاب کیا۔

اَقوالِ حسنات:۔ اس آیت کریمہ میں رسول سے مراد ذات اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور قد تاکید کا وجوب رسالت کے لیے بالحق سے مراد متلبسا بدفع بالقرآن دین الاسلام و شہادۃ التوحید یعنی متلبس بالحق اور قرآن کریم کی وضاحت اور دین اسلام کی اہمیت اور شہادت توحید یہ سب امور حضور کے بغیر نہیں ہو سکتے اس لیے کہ وہ تمہارے پاس خدا کے پاس سے تشریف لائے ہیں تو آمنوا ای بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم و بما جاء بہ من الحق ایمانا لاؤ اس رسول پر اور جو کچھ وہ لائے حق کے ساتھ تو خیرا لکم بھلا ہے تمہارے لیے ان پر مطلق ایمان لانا وان تکفروا فان للہ ما فی السموات والارض۔ وان تکفروا فہو سبحانہ قادر علی تعذیبکم بکفرکم تو اللہ تعالیٰ قادر ہے عذاب دینے پر بوجہ کفر ان کے کے اس لیے کہ لہ جل شانہ ملک السموات والارض او فہو غنی عنکم لا یتضرر بکفرکم کما لا ینتفع بایمانکم اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے یا یہ مطلب ہے کہ وہ غنی ہے اسے تمہارے کفر سے کوئی نقصان نہیں ہے جیسے تمہارے ایمان لانے سے انہیں کوئی نفع نہیں ہے وکان اللہ علیما حکیما علیما باحوال کل۔ اور وہ تمہارے سب احوال جانتا ہے حکیما فی جمیع افعالہ وتدبیرہ ویدخل فی ذلک کفرہم تعذیب من کفر۔ جانتا ہے سب احوال حکمت والا ہے تمام افعال میں اور تدبیر امور میں اور اس میں عذاب بھی کافروں کو حکمت میں داخل ہے (روح المعانی)

یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَکَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَیْرًا لَّکُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَکِیْلًا ۔ اے کتابیو اپنے دین میں غلو زیادتی نہ کرو اور نہ کہو اللہ پر مگر سچ مسیح عیسیٰ ابن مریم

marfat.com

اللہ کا رسول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس سے روح تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو تین باز رہو بھلا ہے تمہارے لیے جزا میں نیست کہ اللہ ایک ہے پاکی ہے اسے اس سے کہ اس سے کوئی بچہ ہو۔ اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور کافی ہے اللہ کارساز۔

غلو کے معنی ہیں حد سے بڑھ جانا حکم دیا گیا ہے کہ حد سے تجاوز نہ کرو۔ یہود و نصاریٰ کو خطاب ہے یہ دونوں حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کی تنقیص کرتے تھے۔ آپ کی رسالت کی تکذیب کرتے تھے۔ اس طرح حد صداقت سے ہٹ گئے۔

شان نزول: علامہ بغوی نے لکھا کہ یہ آیت صرف نصاریٰ کے متعلق ہے۔ نصاریٰ کے چار فرقے تھے۔ یعقوبیہ۔ ملکانیہ۔ نسطوریہ۔ مرقوسیہ۔

یعقوبیہ اور ملکانیہ کے عقیدہ میں حضرت عیسیٰ خدا تھے۔

مرقوسیہ کے عقیدہ میں عیسیٰ تین میں کا غیر اتھا۔

یہ تعلیم ان کو ایک یہودی نے دی تھی جس کا نام پولس تھا۔

وَكَلِمَتُهٗ۔ اور اللہ کا کلمہ تھا یعنی اللہ کے کلمہ کن کا نتیجہ تھا اللہ نے فرمایا ہو جا جس پر وہ بغیر باپ بلا نطفہ کے بعض امر الٰہی سے مخلوق ہوئے۔

اور اس کلمہ کی توجیہات میں بھی اختلاف تھا۔ بعض تین اقنوم مانتے تھے اور کہتے تھے باپ۔ بیٹا روح القدس۔ باپ سے ذات الٰہی بیٹے سے عیسیٰ۔ روح القدس سے ان میں حلول کر نے والی حیات مراد لیتے تھے۔ تو ان کے عقیدہ فاسدہ کا سدہ میں تین الٰہ تھے۔ اور اس تین کو ایک کا درجہ دیتے۔ بعض گویا توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کے چکر میں جکڑے ہوئے تھے۔

بعض کہتے تھے کہ عیسیٰ ناسوتیت اور الوہیت کے جامع ہیں۔ ماں کی طرف سے ان میں ناسوتیت آئی اور باپ کی طرف سے الوہیت۔ تعالی اللہ عما یقولون علوا کبیرا۔

یہ فرقہ بندی نصاریٰ میں ایک پولوس نامی یہودی نے پیدا کی اور اس کے بہکانے سے بہکے اور اس کی تعلیم میں پھنسے۔ اس آیت کریمہ میں جناب اللہ انہیں ہدایت کی گئی کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معاملہ میں افراط و تفریط اور غلو سے باز رہیں۔ خدا یا خدا کا بیٹا بھی نہ کہیں اور تثلیث فی التوحید سے بھی باز رہیں۔ ان تمام عقاید میں عیسیٰ علیہ السلام کی بھی نقص شان ہے اور ذات واجب تعالے شانہ کی بھی۔

marfat.com

اس مبحث کو علامہ آلوسی بغدادی صاحب روح البیان نے اپنی تفسیر میں تحت آیہ کریمہ منفرد القرنیا بارہ تیرہ صفحات میں واضح فرمایا ہے جس کا ملخص ہم نے یہاں پیش کیا ہے اور آگے ارشاد ہے وَلَا تقولوا علی اللہ الا الحق۔ اللہ پر افترا نہ باندھو جو کچھ سچ کہو اللہ کا شریک اور بیٹا بنا کر حلول و اتحاد کے عیب لگا کر اپنا ایمان غارت نہ کرو۔ مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول ہیں

اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ۔ اللہ نے اپنا کلمہ مریم تک پہنچایا۔

وَرُوْحٌ مِّنْهُ۔ اس روح کا صدور اللہ کی طرف سے تھا اس لیے اَلْ نہیں ہو گیا۔ اس فقرہ میں اللہ نے روح کی نسبت اپنی طرف کی ہے اور روح کا صدور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ منہ میں من ابتدائیہ ہے تبعیضیہ نہیں ہے۔

اس فقرہ میں اللہ نے روح کی نسبت اپنی ذات کی طرف صرف عیسیٰ علیہ السلام کے شرف کو ظاہر کرنے کے لیے کی ہے ورنہ حقیقت میں تمام ارواح کی تخلیق اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔

روح منہ سے یہ ہرگز نہ سمجھا جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی روح تھے یا روح کے جز تھے بلکہ وہ ایک مخلوق تھے جس کو اللہ نے ہی پیدا کیا۔

بعض مفسرین نے روح سے وہ پھونک مراد لی ہے جو جبرائیل علیہ السلام نے حضرت مریم کے گریبان میں پھونکی تھی اور بحکم خدا اس پھونک سے حضرت مریم حاملہ ہو گئی تھیں پھونکنے کو روح کہتے ہیں۔ باقوال حسنات

اور انہیں جو کلمہ کہا وہ لفظ کن تھا جس پر وہ بغیر باپ اور بلا تلفظ کے محض امر الٰہی سے مخلوق ہوئے

اور اس امر کی تصدیق کرو کہ اللہ ایک ہے واحد ہے

بیٹے اور رشتے سے پاک ہے اور اس کے رسولوں کی تصدیق کرو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا رسول مانو اور عقیدہ تثلیث جو خالص کفر ہے اس سے اجتناب کرو اور یقین کرو کہ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

البتہ اس کی ملکیت کائنات کا ذرہ ذرہ ہے اور وہی کارساز مطلق اور تمام کے لیے کافی ہے

اللہ تعالیٰ کی ذات کی تجزی ماننا محض باطل ہے اس پر علامہ صاحب روح المعانی نے ایک حکایت نقل فرمائی ہے۔

(ترجمہ) ایک طبیب نصرانی جو کہ ہارون الرشید کا معالج تھا اس نے ایک دن مناظرہ کرتے ہوئے علی بن حسین سے کہا آپ کے قرآن سے عیسیٰ علیہ السلام کا اللہ کا جز ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس پر اس

marfat.com

طبیب نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی۔ تو علامہ واقدی نے اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ پڑھی و سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعا منہ اور کہا اس سے لازم آتا ہے کہ تمام اشیاء جزو الٰہی ہوں معاذ اللہ تو وہ نصرانی لاجواب ہوا اور مسلمان ہوگیا اور ہارون رشید واقدی سے بہت خوش ہوا اور واقدی کو انعام فاخرہ سے نوازا۔

باقوال حسنات:۔ اس کے بعد صاحب روح المعانی نے روح کے معنی کی تصریح و تشریح کی ہے وہو ہذا۔ لاصحاب النظر والہدی۔

(ترجمہ) روح کے معنی میں چند قول منقول ہیں۔

(۱) روح کا نام روح اس لیے ہوا کہ لوگ اس سے زندہ ہوتے ہیں جیسے ارواح کے ساتھ زندگی ہے جیانی کا یہی مذہب ہے۔

(۲) روح اس جگہ بمعنی رحمت ہے جیسے قرآن کریم میں فرمایا وایدہم بروح منہ۔ مدد کی ان کی روح سے۔

(۳) روح سے مراد وہ وحی ہے جو بطریق الہام القاء ہوتی ہے جیسے حضرت مریم علیہ السلام کو بشارت ہوئی ان اللہ یبشرک بکلمۃ

(۴) عام طریقہ ہے کہ جب کسی شے کی تعریف غایت طہارت ونظافت سے کرنا مقصود ہو تو کہتے ہیں وہ روح ہے۔ تو جب عیسیٰ علیہ السلام کی تکوین نفخ ربانی سے ہوئی نہ کہ نطفہ سے تو ان کی صفت روح سے کی گئی۔

(۵) ایک قول یہ ہے کہ روح سے مسیحائی مراد ہے جیسے کہا کرتے ہیں اس مسئلہ کی روح یہ ہے لیعنی ہی بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک سر ہیں اسرار اللہ تعالیٰ سے اور ایک نشانی ہیں ربانی نشانیوں سے۔

(۶) ایک قول یہ ہے کہ یہاں مراد روح سے خود روح ہے حذف مضاف کرکے اور اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف بغرض تشریف وتعظیم عیسیٰ علیہ السلام ہے۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے وحدہ لاشریک ہونے کی اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت وعبدیت کی شہادت دی اور یہ بھی اعتراف کیا کہ حضرت عیسیٰ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول اور اس کا کلمہ تھا جو اللہ نے مریم کو پہنچایا تھا اور اللہ کی طرف سے صادر شدہ روح بھی تھا اور یہ یقین رکھا کہ جنت حق ہے دوزخ حق ہے

marfat.com

تو اس کو اللہ جنت میں پہنچائے گا۔ عمل خواہ کچھ بھی ہوں۔ (بخاری مسلم)

مزید توضیحات کے لیے روح المعانی کا ملاحظہ ضروری ہے جلد رابع تحت آیت کریمہ انتہوا خیرا لکم انما اللہ الٰہ واحد سبحانہ ان یکون لہ ولد لہ ما فی السموات الخ

تثلیث سے باز رہو تمہارے لیے بہتر ہوگا

بس اللہ ہی معبود ہے وہ اس امر سے پاک ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو۔ اولاد ہونے کا تصور تو وہاں ہو سکتا ہے جہاں اصل کی مثل ہو سکتی ہو اور فنا کا تصور کیا جا سکتا ہو۔ اللہ کا نہ تو مثل ہے نہ وہ فانی ہے اس لیے اللہ نے اپنے لیے اولاد کی نسبت کو گالی قرار دیا۔ حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ نے ارشاد فرمایا ابن آدم نے میری تکذیب کی اور اس کے لیے یہ جائز نہ تھا۔ اس نے مجھ کو گالی دی اور اس کو یہ بھی درست نہ تھا کہ میری تکذیب تو اس قول سے کی کہ اول تخلیق کی طرح دوبارہ اللہ تخلیق نہ کرے گا حالانکہ اول تخلیق سے دوبارہ تخلیق میرے لیے دشوار نہیں اور گالی اس قول سے دی کہ اللہ نے اپنا بیٹا بنا لیا حالانکہ میں اکیلا ہوں بے احتیاج ہوں نہ کوئی میری اولاد نہ میں کسی کی اولاد نہ میرا کوئی مثیل۔

حضرت ابن عباس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں ہوں اور اولاد سے پاک ہوں۔ رواہ البخاری۔

لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ اسی کی مخلوق اور ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔

بامحاورہ ترجمہ رکوع بست و دوم پ ۶ سورہ نساء

لَنْ یَّسْتَنْکِفَ الْمَسِیْحُ اَنْ یَّکُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰہِ وَلَا الْمَلٰٓئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَمَنْ یَّسْتَنْکِفْ عَنْ عِبَادَتِہٖ وَیَسْتَکْبِرْ فَسَیَحْشُرُھُمْ اِلَیْہِ جَمِیْعًا ۝

ہرگز نفرت نہیں کرتا مسیح اس سے کہ ہو اللہ کا بندہ اور نہ مقرب فرشتے اور جو نفرت کرے اللہ کی بندگی سے اور تکبر کرے تو عنقریب محشور ہوں گے اس کی طرف سب۔

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْھِمْ اُجُوْرَھُمْ وَیَزِیْدُھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ ۚ

تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کیے تو پوری دیگا انہیں ان کی مزدوری اور زیادہ دیگا انہیں اپنے

marfat.com

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ
عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ
وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا
نَصِيْرًا ۝
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝

فضل سے اور وہ جنہوں نے نفرت اور تکبر کیا تو
انہیں عذاب ہوگا عذاب دردناک۔
اور نہ پائیں گے سوا اللہ کے کوئی حمایتی اور نہ
کوئی مددگار۔
اے لوگو بے شک آئی تم میں دلیل واضح تمہارے
رب کی طرف سے اور ہم نے اتارا تمہاری طرف
نور روشن

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ
فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّ
يَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

تو جو ایمان لایا اللہ پر اور مضبوط تھامی رسی اس
کی تو عنقریب داخل کرے گا رحمت میں اپنی طرف
سے اور بڑے فضل سے اپنی طرف دکھائے گا
سیدھی راہ

يَسْتَفْتُوْنَكَ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ
فِي الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ
وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا
تَرَكَ ۚ

اے محبوب! آپ سے فتوی پوچھتے ہیں فرما دیجئے
اللہ فتوی دیتا ہے تمہیں کلالہ میں اگر کسی ایسے مرد
کا انتقال ہو کہ نہ ہو اس کے اولاد اور اس کی ایک
بہن ہو تو اسے آدھا ملے گا ترکہ سے۔

وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۭ
فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ
مِمَّا تَرَكَ ۭ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا
وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر نہ ہو اس کے
اولاد تو اگر دو بہن ہوں تو دونوں ہیں دو تہائی ترکہ
سے اور اگر ہوں بھائی بہن مرد بھی عورتیں بھی تو
مرد کا حصہ مثل حصہ دو عورتوں کے ہے۔ اللہ تمہارے
لیے صاف بیان فرماتا ہے کہ تم نہ بہکو اور اللہ ہر
چیز جانتا ہے۔

حل لغات رکوع بست و دوم سورہ نساء پ ۶

لن۔ ہرگز نہ　　یستنکف۔ نفرت کریگا　　المسیح۔ مسیح　　ان۔ یہ کہ

marfat.com

یکون - ہو
لہ - لہ
من - جو
و - اور
ابیٰ - اپنے طرف
اٰمنوا - ایمان لائے
فیوفیہم - تو پورے دیگا انکو
یزیدہ - زیادہ دیگا
اما - وہ
استنکفوا - انہوں نے
فیعذبہم - تو عذاب کریگا انکو
و - اور
لہ - لہ
من دون اللہ - اللہ کے سوا
لہ - لہ
ولیا - کوئی دوست
و - اور
نصیرا - مددگار
قد - بیشک
جاءتکم - تمہارے پاس
من ربکم - تمہارے رب سے
نورا - نور
مبینا - روشن
اٰمنوا - ایمان لائے
بہ - اسکو
فسیدخلہم - جلدی داخل کریگا انکو
و - اور
یہدیہم - دکھائیگا انکو
مستقیما - سیدھا
اللہ - اللہ
ان - اگر
امرؤ - کوئی آدمی
لہ - ہو اسکی
اخت - بہن ہو

عبد - بندہ
الملئکۃ - فرشتے
یستنکف - نفرت کرے
یستکبر - تکبر کرے
جمیعا - سب کو
و - اور
فیوفیہم - تو پورے دیگا انکو
اجورہم - اجر
ہو - ان کو
الذین - جنہوں نے
فیعذبہم - تو عذاب کریگا انکو
لہ - لہ
نصیرا - مددگار
یا ایہا - اے
قد - بیشک
جاءکم - تمہارے پاس
انزلنا - اتارا ہم نے
الیکم - تمہاری طرف
نورا - نور
مبینا - روشن
باللہ - اللہ پر
و - اور
ہو - ان کو
و - اور
یہدیہم - دکھائیگا انکو
الیہ - اپنی طرف
یستفتونک - آپ سے سوال کرتے ہیں
یفتیکم - فتویٰ دیتا ہے تم کو
امرؤ - کوئی آدمی
ولد - اولاد
فلہا - تو اسکے لیے
نصف - آدھا ہے

و - اور
المقربون - مقرب
و - اور
عن عبادتہ - اسکی بندگی سے
فسیحشرہم - تو جلدی اکٹھا کریگا ہو - ان کو
جمیعا - سب کو
و - اور
ہو - ان کو
من فضلہ - اپنے فضل سے
و - اور
استنکفوا - نفرت کی
و - اور
عذابا - عذاب
یجدون - پائیں گے
ولیا - کوئی دوست
و - اور
یا ایہا - اے
جاءکم - تمہارے پاس
انزلنا - اتارا ہم نے
فاما - پھر وہ
و - اور
باللہ - اللہ پر
و - اور
ہو - اپنی کے
و - اور
یستفتونک - آپ سے سوال کرتے ہیں
یفتیکم - فتویٰ دیتا ہے تم کو
ہلک - مرجائے
و - اور
نصف - آدھا ہے

فاما - پھر وہ
الذین - جو
الصلحت - نیک
و - اور
من فضلہ - اپنے فضل سے
و - اور
و - اور
الیما - دردناک
لہم - اپنے لیے
و - اور
الناس - لوگو
برہان - دلیل
الیکم - تمہاری طرف
الذین - جو
اعتصموا - تھام لیا
فی - میں
فضل - فضل کے
صراطا - رستہ
قل - کہہ
الکلالۃ - کلالہ کے
لیس - نہ
لہ - اس کی
ما - اس کا جو

marfat.com

تترک - چھوڑ جائے
ان - اگر
ولدا - اولاد
فلہا - تو ان کے لیے
و - اور
رجالا - مرد
مثل - مثل
اللہ - اللہ
و - اور
علیم - جاننے والا ہے۔

و - اور
لھو - تو
فان - پھر اگر
الثلثن - دو تہائی ہے
ان - اگر
و - اور
حظ - حصے
لکم - تمہارے لیے
اللہ - اللہ

ھو - وہ
یکن - ہو
کانتا - ہوں
مما - اس سے جو
کانوا - ہوں
نساء - عورتیں
الانثیین - دو عورتوں کے ہے
ان - یہ کہ تم
بکل - ہر

یرثہا - اسکا وارث ہوگا
لہا - اس کی
اثنتین - دو بہنیں
ترک - چھوڑ جائے
اخوۃ - بہن بھائی
فلذکر - تو مرد کے لیے
یبین - بیان کرتا ہے
تضلوا - گمراہ نہ ہو
شئ - چیز کو

مختصر تفسیر رکوع بست و چہارم سورہ نساء

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝

مسیح علیہ السلام تو اللہ کا بندہ ہونے سے ہرگز عار نہ کریں گے اور نہ مقرب فرشتے اللہ کی بندگی سے عار کرتے ہیں اور جو شخص اللہ کی بندگی سے عار و تکبر کریگا تو اللہ سب کو اپنے پاس جمع کرے گا اور سزا دیگا۔

استنکاف کے معنی ہیں کسی چیز کو حقیر سمجھ کر ناک چڑھانا۔ عادہ ہے نکفت الدمع میں نے ہاتھ سے آنسو پونچھ لیے تھے تاکہ آنسو باقی نہ رہیں۔

شان نزول :- وفد نجران نے حضور سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمارے صاحب کو کیوں عیب لگاتے ہیں حضور نے فرمایا وہ صاحب تمہارے کون ہیں نجرانی بولے عیسیٰ علیہ السلام حضور نے فرمایا وہ کون سی چیز ہے جو میں نے ان کی شان میں فرمائی۔ بولے آپ کہتے ہیں وہ اللہ کا بندہ اور رسول ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے اللہ کی بندگی باعث شرف و کمال ہے جس پر نصاریٰ کو فخر ہے کیونکہ ممکنات میں کمال و صفی اس وقت تک نہیں ہو سکتا جبتک ان کا انتساب اللہ کی طرف نہ ہو لہذا عبدیت

marfat.com

ہی ان کے لیے باعث کمال ہے۔

متذکرہ آیت سے ملائکہ کی فضیلت انسانوں پر لازم نہیں آتی۔ جزئی فضیلت ضرور ہے انسان ہو اپنی شخصی اور نوعی بقاء کے لیے کھانے پینے جماع کا محتاج ہے۔ اس کا زمانہ حدوث میں قریب ہے وہ اللہ کی عبدیت اور مخلوق ہونے سے کیسے انکار کر سکتا ہے۔ ملائکہ جو مادی کثافت سے پاک ہے ان کو کوئی حاجت نہیں۔ قوت بھی زائد ہے عمریں بھی زائد ہیں لیکن پھر بھی وہ عبدیت سے انکار نہیں کرتے۔

باقوال ثقات:۔ استنکاف باب استفعال سے ہے مبدأ اشتقاق نکف ہے علامہ راغب اصفہانی نے کہا من نکفت الشئ نجیت۔ ورجل نکیف نفیئۃ الدمع عن الخد یا الاصبع وقالوا عبر لا ینکف ای لا یلزح ومنہ قولہ

فباتوا ولو لا ما ستن کر منہم من الخلف لم ینکف لعینک مدمع

جو کسی چیز کو مٹائے اور اس کی اصل رخسار سے انگلی کے ساتھ آنسو مٹانا اور شعر کے لیے اس کا استعمال ہوتا ہے جو اس کے اندر سے نہ نکالا جا سکے۔ نظیر میں شعر کے اندر محاورہ بنایا۔

وقیل النکف قول السوء نکفت بری بات کا کہتا ہے ویقال ما علیہ فی ھذا الامر نکف ولا وکف محاورہ ہے کہ اس امر میں اس پر کوئی عیب نہیں اور نہ الزام۔ پھر اسے باب استفعال میں لا کر اس سے سلب کے معنی لیے گئے۔

قال المبرد فی الاساس، استنکف وانکف امتنع وانقبض انفا وجبہ۔ مبرد نے کہا اور اساس میں ہے استنکفت وانکفت یعنی امتنع اور انقبض کے آتا ہے۔ بغیر روکنا اور کسی سے قبض کرنا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے لن یستنکف المسیح ان یکون عبدا للہ۔ مسیح ہرگز تکبر نہیں کرتے اس میں کہ ہوں بندے اللہ کے (روح المعانی) اور جو بھی تکبر کرے یا نفرت اللہ کا بندہ ہونے سے تو عنقریب وہ اسے محشور کرے گا اور سب کو آخر میں اس تکبر و نفرت کی سزا دے گا اور جو ایمان لائے اس کے لیے ارشاد ہے۔

فاما الذین امنوا وعملوا الصلحت فیوفیہم اجورھم ویزیدھم من فضلہ۔ تو وہ ایمان لائے اور اچھے عمل کیے انکو پورا پورا ان کے عمل کا بدلہ دیا جائے گا اور زیادہ کیا جائے گا اللہ کے فضل سے۔ مقام قرب میں دیدار کے وہ معاملات جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے نہ کسی کان نے سنے نہ کسی دل میں ان کا تصور آیا جو کچھ چاہے گا عطا فرمائے گا۔

marfat.com

واما الذین استنکفوا واستکبروا فیعذبھم عذابا الیما۔ اور جن لوگوں نے اللہ کی بندگی سے عار کی اور بڑے بنے مغرور تکبر والے تو اللہ ان کو دکھ کا عذاب دے گا۔

ولا یجدون لھم من دون اللہ ولیا ولا نصیرا۔ اور وہ جو نفرت و تکبر کریں انہیں عذاب دیا جائے گا دردناک اور نہ پائیں گے وہ اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور مددگار۔

یا ایھا الناس قد جاءکم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا۔ فاما الذین اٰمنوا باللہ واعتصموا بہ فسیدخلھم فی رحمۃ منہ وفضل ویھدیھم الیہ صراطا مستقیما۔

اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کے پاس سے واضح دلیل آگئی اور ہم نے تمہارے پاس روشنی پیدا کرنے والا یعنی قرآن نازل کیا جو لوگ اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے دین کو مضبوطی سے پکڑ لیں تو اللہ ان کو اپنی رحمت و فضل میں ضرور داخل کرے گا اور اپنے قرب کا سیدھا رستہ دکھائے گا۔

لغت میں برہان مضبوط کرنے والی چیز کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں قوی دلیل کو کہتے ہیں جس سے دعوی پختہ و مضبوط کیا جائے جسے مخالف توڑ نہ سکے۔ برہان میں تنوین عظمت کی ہے۔ من ابتدائیہ ہے من ربکم یا تو برہان کی صفت ہے یا حال کی یعنی اے لوگو تم سب کے پاس ایک بہت مضبوط اور مدلل دلیل تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے۔

اقوال حسنات برہان سے مراد حجۃ قاطعہ ہے اور اس سے مراد معجزات سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور ابن عساکر سفیان ثوری سے راوی ہیں کہ ان المراد بالبرھان ھو النبی صلی اللہ علیہ وسلم برہان سے مراد ذات اقدس سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وعلیہ عطیہ علیہ الصلوۃ والسلام تبت لک بما معہ من المعجزات التی تشھد بصدقہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ اس سے مراد لیتے ہیں ذات اقدس صلے اللہ علیہ وسلم معہ معجزات کے جو شہادت دیتے ہیں صداقت مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور برہان پر تنوین تفخیم ہے۔

برہان عجت اکبیہ سے مراد ذات مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

حضور علیہ السلام کی آنکھ شریف معجزہ ہے جو اندھیرے اجالے میں یکساں دیکھتی تھی اور جس نے نماز کسوف میں جنت کا مشاہدہ کیا۔

حضور علیہ السلام کی ناک معجزہ ہے جس نے مدینہ منورہ میں حضرت اویس قرنی کے ایمان محبت کی خوشبو لینے سے بال (روح البیان)

marfat.com

حضور علیہ السلام کی زبان معجزہ ہے جس کی ہر بات وحی خدا ہے جو منہ سے نکلا پورا ہو کر رہا گویا کن کی کنجی ہے۔

حضور علیہ السلام کا لعاب معجزہ ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے آشوب کو لعاب سے صحت حاصل ہو گئی حضرت عتیق کے پاؤں کی ٹوٹی ہوئی ہڈی بدر میں لعاب سے جوڑ دی۔ حضرت معوذ بن عفراء کے بازو کو بدر میں لعاب سے جوڑ دیا حضرت صدیق اکبر کے پاؤں کے انگوٹھے کو سانپ کے زہر کو لعاب سے تریاق بنا کر صحت بخش دی کھاری کنوئیں کو لعاب سے شیریں کر دیا وغیرہ وغیرہ

حضور علیہ السلام کے ہاتھ معجزہ ہیں ید اللہ فوق ایدیہم جس ہاتھ پر صحابہ نے بیعت رضوان کنکریوں نے کلمہ پڑھا جس دسترخوان سے دست مبارک پونچھ لیے تنور کی آگ نے اس پر اثر نہ کیا اور وہ صاف ہو گیا۔

حضور علیہ السلام کی انگلیاں معجزہ ہیں ایک پیالہ پانی سے پانچوں انگلیوں سے چشمے جاری ہو گئے سفر حدیبیہ میں انگلی مبارک کے اشارہ سے ڈوبا ہوا سورج لوٹ آیا۔ اشارے سے چاند چیر دیا۔ چھپے ہوئے خود کو پھیر دیا گئے ہوئے دن کو عصر کیا۔ بیتاب دلواں تمہارے لیے۔

حضور علیہ السلام کے پاؤں معجزہ جو فرش پر چلے عرش پر پہنچے۔ بیماروں کو ٹھوکر لگ جائے تو شفا ہو جائے۔

حضور علیہ السلام کا پسینہ معجزہ ہے جس میں گلاب سے اعلیٰ خوشبو ہے۔

حضور علیہ السلام کے بال مبارک معجزہ۔ حضرت خالد نے اپنی ٹوپی میں تبرکاً رکھا ہر جہاد میں فتح نصیب ہوئی۔ ہرقل بادشاہ نے ٹوپی میں رکھا مردہ کو شفا ہو گئی۔ بیمار غسل دے کر خاکدان پی لیتے تو شفا پا جاتے تھے۔ حضرت طلحہ کے گھر بال شریف تھے تمام رات فرشتوں کی تسبیح سنی (مدارج النبوۃ)

باقوال الحسنات۔ نور مبین کے انزال سے مراد قرآن کریم ہے جو بواسطہ سید اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نازل ہوا۔ اور نور مبین فرماتے ہیں وھو القرآن کما قالہ قتادۃ ومجاھد والسدی وہ فرماتے ہیں وہ قرآن کریم ہے جیسا کہ قتادہ اور مجاہد اور سدی نے کہا جس طرح اشیاء کا انکشاف روشنی سے ہوتا ہے اسی طرح حق کا انکشاف قرآن سے ہوتا ہے۔

اب آگے ان لوگوں کی شان میں ارشاد ہے جو اعتصام بحبل اللہ کرتے ہوئے ایمان لائے اور اس کی رحمت یعنی جنت میں اور فضل یعنی ایسی نعمتوں سے احسان فرمایا جائے گا جس کی مقدار و تعداد طاقت بیان سے باہر ہے۔

marfat.com

اب کلالہ کے متعلق قانون فرمایا جاتا ہے۔

يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

(اے محبوب) آپ سے فتویٰ طلب کرتے ہیں آپ فرما دیجئے اللہ تمہیں کلالہ کے معاملہ میں فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کسی مرد کا انتقال ہوا اور وہ لاولد ہو اس کے صرف ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو تو اگر دو بہنیں ہوں تو ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے اللہ بیان فرماتا ہے تمہارے لیے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

شانِ نزول: حضرت جابر بن عبداللہ بیمار تھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم عیادت کے لیے تشریف لائے اور حضور کی معیت میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت جابر بیہوش تھے حضور نے وضو فرما کر آب وضو ان پر ڈالا۔ فوراً افاقہ ہوا آنکھ کھولی تو دیکھا جان عالم رحمت مجسم صلے اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہیں۔ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کا کس طرح تقسیم کروں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ بخاری و مسلم (روح المعانی)

تعریف کلالہ

کلالہ اصل میں مصدر ہے معنی میں کلال کے اور کلال کہتے ہیں تھکنے اور ضعیف ہونے کو محاورہ عرب میں کل الرجل کلالا و کلالۃ کہتے ہیں پھر اسے قرابت کے لیے استعارہ کر لیا گیا اور جو ولد اور والد کی جانب سے ہو تو چونکہ اس قسم کی قرابت میں ضعف ہوتا ہے لہٰذا اسے کلالہ کہا گیا تو تعریف کلالہ یہ ہوئی کہ جو باپ بیٹا نہ چھوڑے یعنی اس کی اصل باقی ہو نہ فرع وہ کلالہ ہے اور کلالہ ذکر قرآن مجید میں دو جگہ ہے ایک جگہ پارہ سورہ نساء کے دوسرے رکوع یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین میں وان کان رجل یورث کلالۃ او امرأۃ ولہ اخ او اخت فلکل واحد منھما السدس وان کانوا اکثر من ذلک فھم شرکاء فی الثلث من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین غیر مضار

marfat.com

ہیں جس کے یہ معنی ہیں کہ اگر کسی مرد یا عورت کی میراث ہو اور وہ کلالہ ہو یعنی اس کے باپ بیٹا یعنی اصل و فرع نہ ہو اور دوسری ماں سے اس کے بھائی یا بہن ہوں تو ان میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی میں برابر کے شریک ہیں۔ اور یہ حصے میت کی وصیت کی تعمیل اور ادائے قرض کے بعد دیے جائیں گے بشرطیکہ میت نے کسی کو نقصان نہ پہنچانا چاہا ہو۔ دوسرا حکم اسی سورۃ کے آخری رکوع میں ہے۔

یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ ان امرؤ ھلک لیس لہ ولد ولہ اخت فلھا نصف ما ترک وھو یرثھا ان لم یکن لھا ولد فان کانتا اثنتین فلھما الثلثان مما ترک وان کانوا اخوۃ رجالا ونساء فللذکر مثل حظ الانثیین۔

اے محبوب آپ سے کلالہ کے متعلق پوچھتے ہیں تو انہیں فرما دیجئے کہ اللہ کلالہ کے بارہ میں تمہیں حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا مرد مر جائے جس کے اولاد نہ ہو اور نہ باپ دادا کہ ایسے ہر شخص کو کلالہ کہتے ہیں۔ اور اس کے صرف ایک بہن ہو تو اس کو ترکہ کا آدھا دیا جائے اور اگر بہن مر جائے اور اس کے اولاد نہ ہو تو اس کے سارے مال کا وارث یہ بھائی ہے۔ پھر اگر دو بہنیں ہوں یا زائد تو ان کو تو اس کے ترکہ میں سے دو تہائی ملے گا اور اگر بہن بھائی ہوں تو دو عورتوں کے حصے کے برابر ایک مرد کو ملے گا۔ یہ تفصیل سیاق عبارت اور اقوال سلف کے مطابق بیان کی گئی ہے اور بہن بھائی سے مراد عینی اور علاتی ہیں نہ کہ اخیافی۔

خلاصہ مشکوٰۃ یہ ہوا کہ کلالہ کی تین صورتیں ہیں اور کلالہ کا بیان قرآن کریم میں دو جگہ ہے اور تین صورتوں کی تفصیل یہ ہے کہ کلالہ عینی بھائی بہن چھوڑے یعنی ایک ماں باپ کے سگے بہن بھائی۔ دوسرے علاتی یعنی سوتیلے ایک باپ کی اولاد جن کی مائیں مختلف ہوں تیسرے اخیافی یعنی سوتیلے جن کی ماں ایک اور باپ مختلف ہوں۔ قرآن کریم میں وان کان رجل یورث کلالۃ او امرأۃ ولہ اخ او اخت فلکل واحد منھما السدس ہیں۔ اس تیسری صورت کا حکم یہ ہے اور اس میں بھائی بہن ہر ایک برابر چھٹے حصہ کا حقدار ہے للذکر مثل حظ الانثیین کا قاعدہ یہاں نہیں چلے گا اور اگر دو سے زائد ہوں تو تہائی کے بالسوات مالک ہیں۔ رہیں پہلی اور دوسری صورتیں ان کے احکام آخر میں مذکور ہیں جو اپنے مقام پر ذکر کیے گئے۔

ابوداؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جابر سے فرمایا کہ میرے علم میں تمہاری موت اس بیماری میں نہیں ہے۔ اس سے ایک مسئلہ یہ مستنبط ہوا کہ مقدس ہستیوں کا آب وضو تبرک اور شفا ہے اسے حصول شفا کی غرض سے استعمال کرنا سنت فعلی ہے۔ دوسرے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور کو اللہ تعالیٰ نے موت و زیست کے متعلق بھی علم غیب عطا فرمایا۔

marfat.com

سورۂ مائدہ مدنیہ اس میں ایک سو بیس آیتیں ہیں اور سولہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

با محاورہ ترجمہ رکوع اول سورۂ مائدہ پ ۶

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝

اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو حلال کیے گئے تمہارے لیے چوپائے مگر وہ جو حکم دیا جائے گا تمہیں۔ شکار حلال نہ سمجھو جبکہ تم احرام میں ہو بے شک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ اٰۗمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۭ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَي الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

اے ایمان والو نہ حلال کرو اللہ کے نشان اور نہ ادب والے مہینہ اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ قلادہ کے نشان والی اور ان کا مال و آبرو جو بیت حرام کا قصد کریں یعنی ڈھونڈیں فضل اپنے رب سے اور رضا اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو۔ اور نہ زیادتی کرنے پر ابھارے تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ روکا تھا انہوں نے مسجد حرام سے کہ تم حد سے بڑھو اور مدد کرو نیکی اور پرہیزگاری پر اور نہ مدد کرو گناہ اور زیادتی پر اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت عذاب والا ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ

تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور گلا گھونٹنے سے مرا ہوا اور گر کر مرا ہوا اور جسے کسی جانور نے سینگ سے مارا اور جسے درندہ کھا چکا ہو

marfat.com

وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا
بِالْاَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط اَلْيَوْمَ يَئِسَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ
وَاخْشَوْنِ ط اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ
الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ
غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ف فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

مگر جسے تم ذبح کرلو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور
پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کے کام ہیں۔ آج
مایوس ہوگئے کافر تمہارے دین کی طرف سے
تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج میں نے
کامل کردیا تمہارے لیے تمہارا دین اور پوری کر
دی تم پر اپنی نعمت اور پسند کیا میں نے تمہارے
لیے اسلام کو دین تو جو بھوک پیاس سے مضطر
ہو نہ گناہ کی طرف جھکے تو بیشک اللہ بخشنے والا
مہربان ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ط قُلْ اُحِلَّ
لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ لا وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ
مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ
اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ
وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ز وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ ۝

آپ سے پوچھتے ہیں (اے محبوب) ان کے لیے
کیا حلال ہے فرمادو کہ حلال کی گئیں تمہارے لیے
پاک چیزیں اور جو شکاری جانور سدھا لیے انہیں
شکار پر دوڑاتے ہیں اس سے سکھا کر جو علم خدا نے
تمہیں دیا تو کھاؤ اس میں سے جو وہ روک رکھے
تمہارے لیے تو اس پر اللہ کا نام لو اور ڈرو اللہ
سے بیشک اللہ کو حساب کرتے کوئی دیر
نہیں لگتی۔

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ط وَطَعَامُ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ز
وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ز وَالْمُحْصَنٰتُ
مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ ط وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ
اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ
غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ
وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ

آج کے دن حلال کی گئیں تمہارے لیے پاک
چیزیں اور وہ کھانا جو کتابیوں کو ملا حلال ہے
تم پر اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے اور
نیک چلن عورتیں مسلمان اور نیک چلن عورتیں
ان کی جو کتابی ہیں تم سے پہلے جب تم انہیں ان
کے دے دو مہر نیکی سے رکھتے ہوئے نہ کہ آوارگی
سے نہ آشنائی سے رکھنا اور جو کفر کرے ایمان
سے تو بے شک سب عمل اس کا اکارت ہے

marfat.com

وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ — اور وہ آخرت میں زیاں کار ہے۔

حل لغات رکوع اول سورۃ مائدہ پ۷

يٰٓاَيُّهَا — اے
الَّذِيْنَ — لوگو جو
اٰمَنُوْٓا — ایمان لائے ہو
اَوْفُوْا — پورے کرو
بِالْعُقُوْدِ — اپنے عہد
اُحِلَّتْ — حلال کیے گئے
لَكُمْ — تمہارے لیے
بَهِيْمَةُ — بے زبان
الْاَنْعَامِ — جانور
اِلَّا — مگر
مَا — جو
يُتْلٰى — پڑھے جائیں گے
عَلَيْكُمْ — تم پر
غَيْرَ — نہ
مُحِلِّي — حلال سمجھنے والے
الصَّيْدِ — شکار کو
وَاَنْتُمْ — تم
حُرُمٌ — احرام میں ہو
اِنَّ — بیشک
اللّٰهَ — اللہ
يَحْكُمُ — حکم دیتا ہے
مَا — جو
يُرِيْدُ — چاہے
يٰٓاَيُّهَا — اے
الَّذِيْنَ — لوگو
اٰمَنُوْا — ایمان والو
لَا — نہ
تُحِلُّوْا — حلال بناؤ
شَعَآئِرَ — نشان
اللّٰهِ — اللہ کے
وَلَا — نہ
الشَّهْرَ — مہینے
الْحَرَامَ — حرمت والے کو
وَلَا — اور نہ
الْهَدْيَ — قربانی کو
وَلَا — اور نہ
الْقَلَآئِدَ — پٹے ہوئے کو
وَلَآ — اور نہ
آٰمِّيْنَ — قصد کرنے والوں کو
الْبَيْتَ — بیت
الْحَرَامَ — الحرام کا
يَبْتَغُوْنَ — چاہتے ہیں
فَضْلًا — فضل
مِّنْ — سے
رَّبِّهِمْ — اپنے رب کا
وَرِضْوَانًا — اور خوشنودی
وَاِذَا — اور جب
حَلَلْتُمْ — تم احرام اتارو
فَاصْطَادُوْا — تو شکار کرلو
وَلَا — اور
يَجْرِمَنَّكُمْ — برانگیختہ کرے تم کو
شَنَاٰنُ — دشمنی
قَوْمٍ — کسی قوم کی
اَنْ — یہ کہ
صَدُّوْكُمْ — روکا
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ — مسجد
اَنْ — یہ کہ
تَعْتَدُوْا — تم زیادتی کرو
وَتَعَاوَنُوْا — مدد کرو
عَلَى — اوپر
الْبِرِّ — نیکی کے
وَالتَّقْوٰى — پرہیزگاری کے
وَلَا — نہ
تَعَاوَنُوْا — مدد کرو
عَلَى — اوپر
الْاِثْمِ — گناہ
وَالْعُدْوَانِ — زیادتی کے
وَاتَّقُوا — اور ڈرو
اللّٰهَ — اللہ سے
اِنَّ — بیشک

marfat.com

اللہ - اللہ
علیکم - تم پر
و - اور
ما - جو
بہ - اسکو
موقوذۃ - چوٹ سے مرا ہوا
المتردیۃ - گر کر مرا ہوا
النطیحۃ - سینگ سے مرا ہوا
السبع - درندہ
و - اور
المنصب - تھان کے
بالازلام - پانسہ ڈال کر
یئس - مایوس ہو گئے
فلا - تو نہ
اخشون - ڈرو مجھ سے
نعمتی - اپنی نعمت
الاسلام - اسلام کو
فی - میں
لاثم - گناہ کی طرف
رحیم - مہربان ہے
احل - حلال کیا گیا ہے
لکم - تمہارے لیے
علمتم - سکھاؤ تم
مما - اس سے جو
مما - اس سے جو

شدید العقاب - عذاب دینے والا ہے
و - اور
المیتۃ - مردار
لحم - گوشت
اھل - پکارا جائے
و - اور
نصب - بتوں
و - اور
ذبح - تو ذبح کیے
ذلکم - یہ
فسق - گناہ ہیں
کفروا - کافر ہیں
تخشوھم - ڈرو ان سے
الیوم - آج
و - اور
دینکم - تمہارا دین
نعمتی - اپنی نعمت
و - اور
دینا - دین
مخمصۃ - بھوک کے
غیر - نہ
اللہ - اللہ
یسئلونک - آپ سے پوچھتے ہیں
لھم - ان کے لیے
الطیبت - پاکیزہ چیزیں
من الجوارح - شکاری
علمکم - سکھاؤ تم کو
امسکن - روک لیں
علیکم - تمہارے لیے

حرمت - حرام کیا گیا
الدم - خون
و - اور
لحم - گوشت
اھل - پکارا جائے
و - اور
اللہ - اللہ کے
و - اور
المتردیۃ - گر کر مرا ہوا
ما - جسے
ما - جو
ذبح - ذبح کیا جائے
ان - یہ کہ
فسق - گناہ ہیں
کفروا - کافر ہیں
ھو - ان سے
اکملت - میں نے پورا کر دیا
اتممت - پوری کر دی
رضیت - پسند کیا میں نے
لکم - تمہارے لیے
غیر - نہ
اللہ - اللہ
یسئلونک - آپ سے پوچھتے ہیں
لکم - ان کے لیے
قل - آپ کہہ دیں
و - اور
مکلبین - جانوروں کو
اللہ - اللہ نے
علیکم - تمہارے لیے
و - اور

ذکیتم - ذبح کر لو تم
علی - اوپر
فکلوا - تو کھاؤ
الیوم - آج
من دینکم - تمہارے دین سے
و - اور
لکم - تمہارے لیے
علیکم - تم پر
لکم - تمہارے لیے
اضطر - مجبور ہو جائے
متجانف - مائل ہو
غفور - بخشنے والا
ما - جو
تعلمونھن - سکھاؤ تم ان کو
فکلوا - تو کھاؤ

marfat.com

ذکرتم - یاد کرو
و - اور
اللہ - اللہ
احل - حلال کی گئیں
طعام - کھانا
حل - حلال ہے
حل - حلال ہے
من - المومنات - مسلمان
اوتوا - دیے گئے
انتم - تم
محصنین - نکاح کرنے والے
لا
غیر
مسفحین - بدکاری کرنے والے
من یکفر - کفر کرے
حبط - ضائع ہوئے
فی
الاخرۃ - آخرت کے
من الخسرین - خسارہ اٹھانے والا۔

اسم - نام
اتقوا - ڈرو
سریع - جلدی
لکم - تمہارے لیے
الذین - ان کا جو
لکم - تمہارے لیے
لہم - ان کے لیے
و - اور
الکتاب - کتاب
من - ان کو
غیر
محفنین - پکڑنے والے
بالایمان - ایمان کے بدلے
عملہ - اسکے عمل

اللہ - اللہ کا
اللہ - اللہ سے
الحساب - حساب لینے والا ہے
الطیبت - پاک چیزیں
اوتوا - دیے گئے
و - اور
الکتاب - کتاب
طعامکم - تمہارا کھانا
و - اور
المحصنت - نیک پاکدامن عورتیں
من الذین - ان سے جو
اوتوا - دیے گئے
من قبلکم - تم سے پہلے
اجورہن - حق مہر
محصنین - نکاح میں لانے والے
و - اور
اخدان - پوشیدہ دوستی
و - اور
فقد - تو یقیناً
ضل - وہ ہوگا

علیہ - اس پر
ان - یقیناً
الیوم - آج
و - اور
الکتاب - کتاب
و - اور
المحصنت - نیک پاکدامن عورتیں
اذا - جب
ہن - ان کے
و - اور

مختصر تفسیر رکوع اول سورۂ مائدہ پ ۶

یہ سورت تمام مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں ۱۶ رکوع اور ایک سو بیس آیتیں ہیں بارہ ہزار چار سو چھ حروف ہیں۔ صرف ایک آیت الیوم اکملت لکم دینکم الخ آخر یوم عرفہ حجۃ الوداع میں نازل ہوئی اور حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں تلاوت فرمائی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ۔ اے ایمان والو اپنے قول و قرار پورے کرو۔

عقد مضبوط ترین عہد کو کہتے ہیں۔

عقود کے معنی میں مفسرین کے یہاں چار اقوال نقل کیے جاتے ہیں۔ وفی - وفّی - واوفی - اوفاء حفظ

marfat.com

ما یقتضیہ العقد و القیام بموجبہ - وفا وہ ہے جو بمقتضائے عقد محافظت کے لیے ہو اور اس کے موجبات پر قائم رہنا۔

عقد کی تعریف میں ہے اصل العقد الربط محکما۔ عقد کی اصل ہے مضبوط طریقے سے باندھنا ثم تجوز بہ عن العہد الموثق پھر اس کا استعمال مضبوط عہد کے معنی میں کرنا جائز ہو گیا۔

اور عقد اور عہد میں علامہ طبرسی نے فرق کیا وہ کہتے ہیں ان العقد فیہ معنی الاشتداد والشد ۃ ولا یکون الا بین اثنین۔ عہد وہ ہے جس میں یثاق اور شدت کی پابندی کے معنی ہوں اور وہ ہو بھی دو کے مابین۔ اور عہد کبھی تنہا ایک آدمی بھی کر سکتا ہے۔ اس کے بعد عقد اور الفاظ پر چار قول نقل کیے گئے

احدھا ان المراد بہ العہود التی اخذ اللہ تعالی علی عبادہ بالایمان وطاعتہ فیما حل لہم او حرم علیہم وھو مروی عن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما۔ پہلا قول تو یہ ہے کہ الفاظ عہد بالعقد اللہ تعالے نے اس سے لیے اور اپنے بندوں سے یثاق حاصل فرمائے اس پر ایمان لانے اور پیروی کرنے پر جو کچھ وہ حلال کرے یا حرام کرے یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

وثانیہا العقود التی یتعاقدھا الناس بینہم کعقد الایمان وعقد النکاح وعقد البیع ونحو ذلک والیہ ذھب ابن زید وابن الزبیر۔

دوسرا قول یہ ہے کہ عقد وہ ہے جو لوگ منعقد کرتے ہیں آپس میں مثلاً قسم باللہ اور نکاح کا ایجاب وقبول اور بیع و شراء کا اقرار وغیرہ اسی طرف ابن زید اور زبیر گئے ہیں۔

وثالثہا العہود التی کانت تؤخذ فی الجاھلیۃ علی النصرۃ والموازرۃ علی من ظلم وروی ذلک عن مجاھد والربیع وقتادۃ وغیرھم۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ معاہدے ہیں جو زمانہ جاہلیت میں نصرت و حمایت و حفاظت کے لیے کیے جاتے تھے اس کے مقابلہ میں جو ظلم کرے اسے مجاہد۔ ربیع و قتادہ سے روایت کیا گیا۔

ورابعہا العہود التی اخذ ھا اللہ تعالی علی اھل الکتاب بالعمل بما فی التوراۃ والانجیل مما یقتضی التصدیق بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وبما جاء بہ وروی ذلک عن ابن جریج وابی صالح۔

چوتھا قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ عہد ہیں جو اللہ تعالے نے اہل کتاب سے لیے عمل کرنے کے اس

marfat.com

پر جو تورات اور انجیل میں ہیں جن کا مقتضی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق ہے اور جو حضور کی شان میں توریت و انجیل میں آیا یہ قول ابن جریج اور ابی صالح سے مروی ہے۔

پانچواں قول بعض مفسرین سے یوں ہے اس سے مراد وہ عام احکام ہیں جو لازم ہیں من جانب اللہ اس کے بندوں پر احکام دینیہ عقود امانات۔ معاملات اور جس پر پورا پورا کرنا یا دینا واجب ہو اور حق دین مستحب ہوں یا واجب اور اس میں اجتناب محرمات و مکروہات سب داخل ہیں اس لیے کہ یہ عقد محلی بالف لام استغراق ہے (روح المعانی)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ سورت مائدہ کا نزول قرآن میں سب سے آخر میں ہوا۔ اس لیے جو چیزیں تم اس میں حلال پاؤ ان کو حلال سمجھو جو حرام پاؤ اس کو حرام قرار دو اس کا حکم منسوخ نہیں رواہ احمد والنسائی۔ کے ارشاد ہے۔

اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝ حلال ہوئے تمہارے لیے بے زبان مویشی مگر وہ جو سنایا جائے گا تمہیں سو شکار کے جب تم احرام میں ہو بیشک اللہ حکم دیتا ہے جو چاہے۔

بہیمہ وہ جانور ہے جس میں قوت تمیز نہ ہو۔ انعام چوپائے اونٹ گائے بکری وغیرہ ہے۔ آیت مذکورہ کا مقصد ان چوپایوں کو حلال بتا دینا ہے جو اہل جاہلیت نے اپنے اوپر حرام کر لیے تھے۔ بہیمہ کے پیٹ کا بچہ تمہارے لیے جانور مذبوحہ کے پیٹ کے بچے حلال ہیں۔ احناف کے یہاں ذبح کرنے کی شرط ہے جبکہ اس میں جان پڑ چکی ہو امام شافعی کے نزدیک مطلقاً جائز ہے (روح المعانی)

اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ۔ سوائے ان کے جن کی تلاوت کی جا رہی ہے۔

جن چیزوں کو مستثنیٰ کیا گیا وہ یہ ہیں مردار جن کو ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو یعنی بغیر تکبیر کے ذبح کیا گیا ہو۔ یا بتوں کے تھان پر چڑھایا گیا ہو یا گلا گھونٹ کر یا مار کر یا خود گر کر مر گیا ہو یہ سب میتہ کے حکم میں ہیں۔

غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ۔ لیکن شکار کو حلال کر دیا گیا۔

یعنی جن کی حرمت شریعت میں وارد ہوئی ان کے سوا تمام چوپائے تمہارے لیے حلال ہیں اور حالت احرام میں شکار کرنا حلال نہیں مگر دریائی شکار جائز ہے خواہ احرام میں ہو البتہ حرم کے لیے خشکی کا شکار حرام ہے یہ حکم اس سورہ مبارکہ کے آخر میں آئے گا۔ احل لکم صید البحر وطعامہ متاعا لکم وللسیارۃ وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما۔ حلال ہے تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے

marfat.com

اور مسافروں کے کھانے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا جانور جبتک تم احرام میں ہو۔
اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ۔ بے شک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ آگے ارشاد ہے
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَلَا الشَّھْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْھَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرِضْوَانًا۔ اے ایمان والو حلال کرو اللہ کے نشان اور نہ حرمت والے مہینہ اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ وہ جن کے گلے میں قلادہ ہوں اور نہ ان کا مال آبرو جو بیت الحرام کا قصد کریں اور اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں۔
اللہ کے شعائر جو خاص طور پر فرمائے گئے جیسے والبدن جعلنا ھا لکم من شعائر اللہ لکم فیھا خیر اسی طرح ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب۔ عند المشعر الحرام۔ لا تحلوا شعائر اللہ۔
شعائر جمع شعیرۃ واحد کسی چیز کی خصوصی علامت کو شعیرہ کہتے ہیں حج کے مناسک عبادت حج کی علامت اور نشانیاں ہیں اسی لیے ان کو شعائر حج کہا جاتا ہے۔
ان میں وہ معالم بیان ہوئے جن کی تعظیم لازمی ہے اس پر صاحب روح المعانی فرماتے ہیں۔
ثمانیۃ مبھمات حرمۃ احلال المحرم الذی ھو من شعائر الحج یہ مضر کی جمع ہے۔ علامت نسک کو شعائر فرمایا گیا۔ مواقف حج۔ رمی جمار۔ طواف۔ سعی۔ سعی صفا مروہ حلق۔ قربانی سب کی عظمت ظاہر فرمانے کے لیے یہ حکم جامع فرمایا۔ اور ارشاد ہوا۔ لا تحلوا شعائر اللہ یعنی معالم دین میں جو باتیں تم پر حرام کی گئی ہیں۔ انہیں حلال نہ ٹھہراؤ اور اسی طرح الشہر الحرام رجب۔ ذوالقعدہ۔ ذوالحجہ اور محرم اس کی تفصیل سورۃ توبہ کے نصف پارہ میں ہے ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی کتاب اللہ یوم خلق السموات والارض منھا اربعۃ حرم یہ چار مہینے تین متصل اور ایک جدا حرم عرب کے لوگ زمانہ جاہلیت میں بھی ان کی تعظیم کرتے تھے اور ان مہینوں میں حرمت وعظمت کے ہوتے قتال حرام سمجھتے تھے۔ اسلام میں بھی ان مہینوں کی حرمت وعظمت زیادہ کی گئی۔ ولا الھدی سے مراد وہ جانور جو قربانی کے لیے ہوں ولا القلائد سے مراد وہ قربانی کے جانور ہیں جنہیں اہل عرب حرم کے درختوں کی چھال کا گلوبند بنا کر ان کے گلے میں ڈالتے تھے تاکہ دیکھنے والے سمجھ سکیں کہ یہ قربانی کی بدی ہے۔ ان کی طرف پھر کوئی دست درازی نہ کرے ولا آمین البیت الحرام یبتغون فضلا من ربھم ورضوانا یہ ان کی مخالفت کیلئے حکم آیا جو حج وعمرہ کرنے کے لیے حرم کی طرف آتے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کا فضل چاہتے

marfat.com

ہیں۔ ان کی جان اور مال اور آبرو سب کی حفاظت مسلمانوں کے ذمہ ہے کہ من دخلہ کان آمنا حکم عام ہے۔

اب آگے حکم ہے احرام سے نکلنے کے بعد کا۔ چنانچہ فرمایا واذا حللتم فاصطادوا اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو۔

شان نزول:۔ شریح بن ہند ابن خلیفہ لقب حمل یا حلیم تھا ایک مشہور شقی تھا وہ مدینہ طیبہ میں آیا اور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ آپ کی تعلیم میں کیا کیا چیزیں ہیں فرمایا اپنے رب کے ساتھ ایمان لانا اور اپنے رسالت کی تصدیق کرنے اور نماز قائم رکھنے زکوٰۃ دینے کی تعلیم دیتا ہوں۔ شریح بولا یہ تو بہت اچھی تعلیم ہے میں اپنے سواروں سے پوچھوں گا اس کے بعد میں بھی اسلام لاؤں گا اور انہیں بھی اسلام لانے کی طرف مائل کروں گا یہ کہہ کر چلا گیا۔

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نور نبوت سے اس کی اندرونی حالت ملاحظہ فرما کر اس کے آنے سے قبل ہی اپنے اصحاب کو فرما دیا تھا۔ کہ قبیلہ ربیعہ کا ایک شخص آنے والا ہے جو شیطانی زبان میں گفتگو کرے گا چنانچہ اس کے چلے جانے کے بعد حضور نے فرمایا کافر کا چہرہ لے کر آیا اور غادرو خاصب بن کر واپس لوٹا۔ یہ اسلام قبول کرنے والا نہیں۔

چنانچہ بعد جیسے پیشگوئی ایسا ہی ہوا۔ اس نے اسلام قبول کرنے کی بجائے مدینہ منورہ سے نکلتے ہی وہاں کے مویشی اور اموال اپنے قبضہ میں کیے۔ آئندہ سال یمامہ کے حاجی ماہ شعبان میں کافی مقدار میں ہمراہ لے کر حج کو آئے اور حج کے قلادہ پوش قربانیاں بھی ساتھ تھیں۔ ان میں شریح بھی تھا۔ حضور سید عالم النور صلے اللہ علیہ وسلم بھی اپنے اصحاب کرام کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے صحابہ نے راستہ میں شریح کو دیکھ کر چاہا کہ مویشی اس سے واپس لیں حضور نے منع فرمایا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور حکم ہوا کہ پہلی عداوت اور غصہ تمہیں کسی قوم کو مسجد حرام سے روکنے اور زیادتی کرنے پر آمادہ نہ کرے اور جو بیت الحرام کی طرف آ رہے اس کو روکنے کی طرف تمہیں مائل نہ کرے۔ واذا حللتم فاصطادوا میں فاصطادوا بیان اباحت ہے کہ احرام کے بعد شکار کی اجازت ہے جیسے فرمایا گیا فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض میں بیان اباحت ہے۔ گگے ارشاد ہوتا ہے۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

marfat.com

اور نہ ابھارے تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ انہوں نے تمہیں روکا تھا مسجد حرام سے کہ آج تم ان پر زیادتی کرو اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ سخت عذاب والا ہے۔

اہل مکہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو حدیبیہ کے دن عمرہ سے روکا تھا۔ آج وہ عمرہ کے لیے آئے تو حکم ہوا انہیں تم انتقامی جذبہ کے ماتحت نہ روکو۔ اس حکم کی تعمیل کرنا برّ ہے اور جس سے منع فرمایا اس سے بچنا تقویٰ اور جس چیز کا حکم دیا گیا اسے نہ کرنا اثم اور جس سے روکا گیا اس کو کرنا عدوان یعنی زیادتی ہے۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما (روح المعانی)

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ حرام کیا گیا تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرا اور بے دھار والی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مار کر ہلاک کیا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کر لو اور جو کسی بت کے تھان پر ذبح کیا گیا اور پانسہ ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ کا کام ہے۔

اِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ میں جو استثناء تھا۔ اس کا بیان یہاں ہو رہا ہے۔ یہاں گیارہ چیزوں کی حرمت کا تذکرہ ہے۔

اول مردار — جسے یہ نہ کہا گیا یہ وہی جانور ہے جس کے لیے شریعت میں ذبح کا حکم ہوا۔ اور بغیر ذبح کے مر جائے۔ مردار وہ ہے جس کی روح عود کسی بیرونی سبب سے بدن سے نکل جائے۔

دوسرے دم — یعنی بہنے والا خون۔ زمانہ جاہلیت میں خون پیا کرتے تھے اور آج بھی یورپ میں رواج ہے۔

تیسرے لحم خنزیر — یعنی سور کا گوشت اور اس کے تمام اجزاء بالنص اجماع سے نجس ہے مگر کھانے میں گوشت آتا ہے اس لیے اس کا ذکر کیا

چوتھے ما اہل لغیر اللہ۔ وہ جانور جس کے ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں مشرکین بتوں کے نام لے کر ذبح کیا کرتے تھے صاحب روح المعانی فرماتے ہیں

ای رفع الصوت لغیر اللہ تعالے عند ذبحہم والمراد بالاھلال ھنا

marfat.com

ذکر ہا یذبح لہ کا للات والعزیٰ یعنی غیر خدا کا نام ذبح کے وقت لینا
اس سے مراد اہلال ہے اور اہلال اسی کو کہتے ہیں جو ذبح کے وقت کہا جاوے
بسم اللہ اللہ اکبر اگر کہا حلال ہے بسم اللات والعزیٰ کہا تو حرام حتی
کہ بسم اللہ بسم غوث بسم عبد القادر بسم معین الدین کہہ
کر اگر ذبح کیا تو حرام۔ برخلاف اس کے اگر بغرض فاتحہ کسی کا نام لیا مثلاً کہا یہ غوث
پاک کا بکرا ہے یا غریب نواز کا ہے تو اس سے حرمت ذبیحہ پر نہیں آتی۔ اللہ
یہ کہے بغیر تو عید قربان پر قربانی ہی صحیح نہیں ہوتی۔ قربانی کا بکرا اگر فلاں کا کہا تو صحیح
وہ نہیں۔ اسی طرح عقیقے کا بکرا۔ ولیمہ کا دنبہ فاتحہ کا جانور۔ گیارہویں کی گائے
غریب نواز کا مینڈھا وغیرہ ایسی صورت میں سب حلال وطیب ہے۔ جو
ایسے انتساب کی وجہ سے ذبیحہ ناجائز یا حرام کہتے ہیں وہ خلاف تفاسیر اور
مخالف مفہوم آیت ہے۔ اس لیے کہ ما اہل بہ اگر ذبح کے ساتھ مقید نہ مانا جائے
تو الا ما ذکیتم کا استثناء اس کو لاحق ہوگا۔

پانچواں منخنقہ ۔ یعنی گلا گھونٹ کر مارا ہوا جانور۔ روح المعانی میں ہے قال السدی ھی التی
تدخل رأسھا بین شعبتین من شجرۃ فیختنق وقال الضحاک و
القتادۃ ھی التی تختنق بحبل الصائد فعوت سدی کہتے ہیں منخنقہ وہ
جانور ہے جسے درخت کے دو شعبوں میں دبا کر مارا جائے ضحاک اور قتادہ
کہتے ہیں منخنقہ وہ جانور ہے جسے شکاری رسہ میں لپیٹ کر پھینک دیتا ہے تو مر
جاتا ہے وقال ابن عباس کان اھل الجاھلیۃ یختنقون البھیمۃ
ویاکلونھا فحرم ذالک علی المومنین۔ سید المفسرین ابن عباس رضی
اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہل جاہلیت گلا گھونٹ کر کھایا کرتے تھے تو مسلمانوں
پر حرام کیا گیا۔

چھٹا موقوذہ یعنی ضرب سے مارا ہوا بغیر دھار کے آلہ کے یعنی لاٹھی پتھر گولی وغیرہ سے مرا
ہوا کذا فی روح المعانی۔ زمانہ جاہلیت میں پتھر گولی سے مار کر ہلاک کرتے پھر
کھا لیتے تھے۔

ساتواں متردیہ یعنی اونچی جگہ سے گر کر مرا ہوا۔ روح المعانی میں ہے ای التی تقع من سطح

marfat.com

حال ادنی بمنزلہ فقدت۔ وہ جو اونچی جگہ سے گر کر مرے یا کنویں میں پڑ کر ہلاک ہو۔

آٹھواں نظیر نواں ما اکل السبع

کسی جانور نے سینگ مارا اس سے مراد یعنی جسے جانور درندہ مارے اور وہ مر جائے یا جانور کے پھاڑنے سے یا ذبح کرنے سے پہلے مر گیا تو حرام ہے کھانا جائز نہیں۔ ہے روح المعانی ای ما اکل منہ السبع فمات او اگر درندہ پکڑے جیسے چیتا ہوا سد ہایا ہوا چیتا کان پکڑ لیتا ہے اور وہ زندہ رہتا ہے وہ اس حکم میں داخل نہیں اور اس کا استثناء بھی آگے ہے۔

دسواں الا ما ذکیتم

مگر وہ جانور جسے ذبح کر لو مرنے سے قبل جائز ہے روح المعانی ای الا ما ادرکتموہ وفیہ بقیۃ حیاۃ یضطرب اضطراب المذبوح وذکیتموہ یعنے وہ جانور جسے درندے نے شکار کیا اور جب تم نے اسے پایا تو وہ کچھ زندہ تھا اگرچہ مضطرب تھا کہ تم نے اسے ذبح کر لیا وہ حلال ہے۔

گیارہواں ما ذبح علی النصب

جو ذبح کیا گیا ہو کسی بت کے تھان پر بغرض عبادت جیسے اہل جاہلیت نے کعبۃ اللہ کے گرد تین سو ساٹھ بت نصب کیے ہوئے تھے جن کی وہ عبادت کرتے تھے اور ان کے لیے جانور ذبح کرتے تھے ان کے نام لے کر اور اس ذبح سے ان کی تعظیم و تقرب کی نیت کرتے تھے کما قال روح المعانی ھی حجارۃ کانت حول الکعبۃ وکانت ثلثمائۃ وستین حجرا کان اھل الجاھلیۃ یذبحون علیہا ویعلن دمہم علیہا کانت علامۃ لکونہ لغیر اللہ ۔ و قیل ھی الاصنام لانہا تنصب فتعبد من دون اللہ وما ذبح علی الاصنام۔ یہ خانہ کعبہ کے گرد پتھر تھے تین سو ساٹھ اور اہل جاہلیت ان پر ذبح کیا کرتے تھے اور یہ غیر اللہ کے لیے ہونے کی علامت تھی اور بعض کہتے ہیں یہ بت تھے جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی تھی اور ان بتوں پر جانوران کا نام لے کر ذبح کرتے تھے۔ یہ حرام ہے۔

مسئلہ: ذبح کی رگیں چار ہیں حلقوم۔ سانس کی نالی۔ مری۔ غذا کی نالی دو رگ خون کی نالیاں۔ امام عالی مقام حضرت ابو حنیفہ النعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین رگیں ذبح میں کٹنی ضروری ہیں۔

marfat.com

مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ اور جن جانوروں کو تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو۔
نُصُب جمع نصاب واحد جیسے کُتُب۔ بیت اللہ کے گرد ۳۶۰ بت نسب تھے جن کی پوجا ہوتی تھی لوگ ان کی تعظیم کرتے تھے اور جانوروں کو بھینٹ چڑھاتے تھے اور اس کو عبادت تصور کرتے تھے۔

وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ۔ یہ جوئے کے تیروں سے فال نکالنا تھا جو حرام قرار دیا گیا۔ استقسام اپنا نصیب پہچاننے کی طلب۔ ازلام جوئے کے چھوٹے تیر جن میں تیر ہوتے تھے نہ پھل ازلام سات تھے جو کعبہ کے مجاوروں کے پاس ہوتے تھے یہ لکڑی کے بنے تھے۔ ایک پر ٹھیک لکھا ہوتا تھا۔ دوسرے پر نہیں۔ تیسرا خالی ہوتا۔ کسی کام سفر وغیرہ کے لیے

بارہواں استقسام بالازلام

اور حکم معلوم کرنے کے لیے پانسہ ڈالتے مذہب جاہلیت کے لوگ جب سفر یا جنگ یا تجارت یا نکاح وغیرہ کا فیصلہ چاہتے تو وہ تین تیروں یا قلموں سے پانسہ ڈالتے اور جو نکلتا اس کے مطابق عمل کرتے تھے اسے حکم الٰہی جانتے روح المعانی میں ہے اذا قصدوا فعلا ضربوا بالازلام فان خرج الذی یامر بہ فعلوہ وان خرج الذی ینہی عنہ ترکوہ وان خرج الثالث غفلا لم یکتب علیہ شئ فان خرج الامر مضوا لحاجتہم وان خرج الناہی تجنبوا تین قلم یا تیر ہوتے تھے ایک پر لکھتے میرے رب نے مجھے حکم دیا۔ دوسرے پر لکھتے منع کیا مجھے میرے رب نے باقی تیسرا رکھتے تھے خالی نہیں لکھتے تھے اس پر کچھ اگر نکل آیا ہاں حکم تو پورا کرتے اپنی حاجت کو اور اگر نہی کا حکم نکلتا تو باز رہتے۔
پھر تبصرہ فرماتے ہیں کہ

وقد کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب الفال حضور فال لینے کو پسند فرماتے تھے۔ آگے فرماتے ہیں منجمین یا تیروں کے ذریعہ سوال کرنا حرام ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ اگر بیت یا طریقہ باطل ہو مثل استقسام بالاصنام تو حرام ہے۔

واما فی فتاوی الصوفیۃ نقلا عن الذخیرۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ لا باس بہا وانہ قد فعلہا علی کرم اللہ وجہہ ومعاذ رضی اللہ عنہ وروی عن علی کرم اللہ وجہہ قال من ارادان

marfat.com

یتفاءل بکتاب اللہ تعالیٰ فلیقرء

قل ھو اللہ احد سبع مرات ولیقل ثلاث مرات

اللھم بکتابک تفاءلت وعلیک توکلت اللھم ارنی فی کتابک ما ھو المکتوم من سرک المکنون فی غیبک ثم یتفاءل باول الصحیفۃ فنی النص منہ شفاء

فتاوی صوفیہ میں زندوستی سے ہے کہ اس میں حرج نہیں بلکہ ایسا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو تفاءل بکتاب اللہ کرنا چاہے اسے چاہئے کہ قل ھو اللہ احد سات بار پڑھ کر تین بار یہ دعا پڑھے اور مقصد دل میں مستحضر رکھے پھر پہلا صفحہ دیکھے اس میں جواب ملے گا۔ دعا تین بار پڑھنے والی یہ ہے۔ اللھم بکتابک تفاءلت وعلیک توکلت اللھم ارنی فی کتابک ما ھو المکتوم من سرک المکنون فی غیبک

اس کے علاوہ اس کی تحقیق انیق مکمل کی ہے۔ من شاء فلینظر۔ روح المعانی۔ یہ گیارہ چیزیں بیان فرما کر آگے ارشاد ہے۔

ذٰلِکُمْ فِسْقٌ۔ یہ گناہ کا کام ہے۔

گویا ممانعت گناہ بتا کر بیان کی گئی۔ آگے ارشاد ہے۔

اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ فَلَا تَخْشَوْھُمْ وَاخْشَوْنِ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ آج مایوس ہو چکے ہیں کافر تمہارے دین سے تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے کامل کر دیا تمہارے لیے تمہارا دین اور پوری کر دی تم پر اپنی نعمت اور پسند کر لیا میں نے تمہارے لیے اسلام کو دین۔

حضرت سعید بن جبیر نے اس آیت کی تشریح اس طرح کی کہ میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اب کسی مشرک نے تمہارے ساتھ حج نہیں کیا تمام مذاہب پر تمہارے دین کو غالب کر دیا دشمنوں سے تم کو بے خوف کر دیا۔

سورہ مائدہ میں یہ آیت وہ ہے جو حجۃ الوداع میں عرفہ کے دن جمعہ کے روز بعد عصر نازل ہوئی۔ کفار کا دین سے مایوس ہونا یہ ہے کہ وہ دین اسلام پر غالب آنے سے مایوس ہو گئے اور اکمال دین یہ کہ امور تکلیفیہ میں حرام و حلال کے جو احکام ہیں اور قوانین قیاسی سب مکمل کر دیے یہی وجہ ہے کہ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد حرام و حلال کے بیان میں کوئی آیت نازل نہ ہوئی۔ البتہ ایک آیت واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ نازل ہوئی۔ لیکن یہ آیت احکام میں نہیں بلکہ موعظہ و

marfat.com

نصیحت سے ہے اس کے بعد حضور اس جہان فانی میں ۸۱ دن تشریف فرما رہے پھر رفیق اعلیٰ کی طرف انتقال فرمایا۔

چنانچہ آیہ کریمہ کے منشا کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے بروایت ابن ابی شیبہ عشرہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے تو حضور نے فرمایا مایبکیک عمر تمہیں کس بات نے رلایا عرض کی ابکانی انا کنا فی زیادۃ من دیننا فلما اذا کمل فانہ لم یکمل شئ قط الا نقص فقال علیہ السلام صدقت مجھے اس خیال نے رلایا کہ ابتک ہم اپنے دین میں ترقی پر تھے مگر جب وہ مکمل ہو گیا تو کوئی شئے مکمل کبھی نہیں ہوتی مگر پھر تنزل و نقص میں آتی ہے تو حضور نے جواب سن کر فرمایا تم نے سچ کہا۔

علامہ طبری ابن عباس سے ایک روایت اور نقل فرماتے ہیں ان اللہ انزل بعد ذلک آیۃ الکلالۃ وھی اخر ما نزلت اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد آیہ کلالہ قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ نازل فرمائی اور یہ آخری آیت ہے جو نازل ہوئی۔

ایک قول یہ ہے کہ اکمال دین و اتمام نعمت سے یہ مراد ہے کہ اسلام کو غلبہ دیدیا چنانچہ حجۃ الوداع میں کوئی مشرک مسلمانوں کے ساتھ حج میں شریک نہ ہو سکا ایک قول یہ ہے کہ اس کی تکمیل یہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہوگا اور قیامت تک باقی رہے گا۔ روح المعانی

شان نزول: بخاری و مسلم میں ہے کہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اس نے کہا امیر المومنین آپ کی کتاب میں ایک ایسی آیت ہے کہ اگر وہ ہم میں نازل ہوتی تو ہم روز نزول کو عید مناتے آپ نے فرمایا کونسی آیت اس نے کہا۔ الیوم اکملت لکم دینکم آپ نے فرمایا میں اس آیت کو جانتا ہوں اور اس دن کو جس میں یہ نازل ہوئی اور اس مقام کو جہاں نازل ہوئی وہ مقام عرفات تھا اور دن جمعہ کا تھا گویا آپ نے فرمایا تو ایک عید منانے کا خیال کر رہا ہے۔ ہم اس دن دو عید منا چکے ہیں۔ یعنے جمعہ اور یوم حج

ترمذی میں ہے کہ حضرت ابن عباس سے بھی ایک یہودی نے یہی بات کہی آپ نے فرمایا جس روز یہ آیت نازل ہوئی اس دن دو عید تھیں۔ اس سے چند مسائل مستنبط ہوئے

اول۔ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز بلکہ سنت نبی کریم و صحابہ کرام ہے اس لیے کہ ابن عباس نے یہودی کو جواب دیا کہ یوم نزول پر دو عیدوں کا اظہار فرمایا اور نہ فرمائے کہ کامیابی اور خوشی کے دن کو عید منانا بدعت ہے اس لیے ہم نہیں مناتے۔

marfat.com

دوم عید میلاد النبی یوم ولادت النبی پر منانا مستحسن ثابت ہوا اس لیے کہ ولادت مصطفی علیہ التحیۃ والثناء اعظم نعم الٰہیہ ہے اور اس کی یادگار یوم میلاد النبی کی عید ہے۔

فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ تو جو بھوک پیاس کی شدت سے مخمصہ میں پڑ جائے اور ناچار ہو جائے سوا اس کے کہ گناہ کی طرف نہ جھکے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یعنی جن باتوں سے ہم نے روکا ہے اور ان کو حرام کیا ہے اگر اضطرار میں پڑ جاؤ تو ان محرمات کا استعمال بقدر ضرورت مباح ہے۔ مخمصہ پر صاحب روح المعانی فرماتے ہیں ای مجاعۃ تخمص بہا البطون ای تضمر یخاف معہا الموت او مبادیہا ای یعنی جو ایسی بھوک پیاس میں مبتلا ہو جائے کہ اس میں موت یا مبادیات موت کا یقین ہو غیر متجانف لاثم ای غیر مائل ومنحرف الیہ یعنی گناہ و بغاوت قانون یا انحراف عن الشریعت نہ ہو تو گناہ کی طرف میلان لازم نہ آئے گا۔ اور ایسی صورت میں جان بچانے کے لیے کھانے کی اجازت ہے اس لیے آگے فرمایا فان اللہ غفور رحیم یعنی لایواخذہ باکلہ ایسی صورت میں وہ حرام چیز کھانے پر ماخوذ نہ ہوگا۔

علامہ بغوی نے ابو واقد لیثی کی روایت سے لکھا کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کبھی ایسی سرزمین پر جاتے ہیں جہاں بھوک لگتی ہے اور کھانے کے لیے کچھ نہیں ملتا ہمارے لیے مردار کب حلال ہو جائے گا۔ فرمایا جب صبح تم کچھ نہ پاسکو نہ پچھلے وقت کچھ پاسکو نہ زمین سے سبزی اکھاڑ کر کھا سکو اس وقت مردار صرف جان بچانے کی حد تک کھا سکتے ہو۔

اب تفصیل ان محللات کی بیان ہو رہی ہے جن کا اجمالاً بیان ہوا اور محرمات کا بھی اس میں بیان ہے۔

ابن جریر اور بیہقی نے اپنی سنن میں اخراج فرمایا ابو رافع سے روایت ہے کہ

جاء جبریل علیہ السلام الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذن علیہ فاذن لہ فاطال فلحن ردائہ فخرج الیہ وھو قائم بالباب فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام قد اذنا لک قال اجل ولکنا لا ندخل بیتا فیہا صورۃ ولا کلب فنظروا فاذا فی بعض بیوتہم جرو قال ابو رافع فامرنی صلی اللہ علیہ وسلم ان اقتل کل کلب بالمدینۃ ففعلت وجاء الناس فقالوا یا رسول اللہ ماذا یحل لنا من ھذہ الامۃ التی امرت بقتلہا فسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ تعالیٰ

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ

marfat.com

تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

حضرت جبریل علیہ السلام حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوئے اور اجازت طلب کی حضور نے اجازت دی اور منتظر قدوم جبریل رہے جب وہ اندر نہ آئے تو حضور نے رداے مبارک لی اور باب عالی سے باہر تشریف لائے تو دیکھا جبریل دہلیز سے پر کھڑے ہیں حضور نے فرمایا میں نے تمہیں اندر آنے کی اجازت دی تھی جبریل نے عرض کیا بے شک مگر ہم اس گھر میں نہیں داخل ہوا کرتے جہاں تصویر یا کتا ہو تو حضور نے ملاحظہ فرمایا تو ایک مکان میں کتے کے چھوٹے بچے جنہیں پلا کہتے ہیں موجود تھا۔

ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نے مجھے حکم دیا کہ تمام مدینہ کے کتے مار دوں چنانچہ ایسا ہی کیا تو اس پر عاصم بن عدی۔ سعد بن قسم۔ عویمر بن ساعدہ بارگاہ رسالت پناہ میں حاضر آئے اور عرض کیا حضور ہم پر کیا حلال ہے۔ تو حضور نے سکوت فرمایا کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ روح المعانی

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ الآیۃ

لے محبوب آپ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا حلال ہے ان کے لیے فرما دیجئے حلال ہوا تمہارے لیے ہر پاک چیز اور وہ شکاری جو سدھا کر تم شکار پر چھوڑو جس طرح تمہیں اللہ نے سکھایا وہ انہیں سکھاتے ہو تو کھاؤ اس میں سے جو وہ شکار کر کے تمہارے لیے رہنے دیں اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ سریع الحساب ہے۔

اس پر مفسرین کرام نے تصریح کی کہ جن کی حرمت قرآن و حدیث و اجماع و قیاس سے ثابت نہیں اور وہ پاک ہے تو جائز ہے اس لیے کہ عدم ثبوت عدم جواز کو مستلزم نہیں ہوتا اس بنا پر قدوسی مقام پر فرمایا اللہ نے سکوت فرمایا جتنی چیزیں ہیں وہ معاف ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ طیبات وہ چیزیں ہیں جنہیں سلیم الطبع لوگ پسند کرتے ہیں اور خبیث چیزیں وہ ہیں جن سے سلیم طبیعتیں نفرت کرتی ہیں اور سلیم الطبع وہ مسلمان کہلاتا ہے جو احکام اسلامی کا پیرو ہو۔ نہ کہ سفلہ خوش پوشاک۔ مغرب زدہ۔ تیم انگریز یا خالص انگریز یا عیسائی یہودی۔ روح المعانی۔

آیہ کریمہ کا شان نزول ایک یہ بھی ہے کہ عدی بن حاتم اور زید بن مہلہل کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں یہ دونوں وہ جلیل القدر ہستیاں ہیں جن کا نام حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سید الخیر رکھا۔

انہوں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا حضور ہم لوگ کتے اور باز کے ذریعہ شکار کرتے ہیں تو اس پر ہمارے لیے کیا حکم ہے تو حکم آیا وما علمتم من الجوارح مکلبین وہ شکار تم میں جائز ہے خواہ وہ

marfat.com

کلب معلم کے ذریعہ کیا جائے جیسے یا شکاری پرندوں سے مثلاً باز شکرہ، شاہین طرمی وغیرہ سے جب انہیں اس طرح سدھا لیا جائے کہ جو شکار کریں اس میں سے نہ کھائیں اور شکاری انہیں چھوڑے تو شکار کریں جب بلائے واپس آجائیں ایسے شکاری کتے یا عام جانوروں کو معلم کہتے ہیں۔ یہ سدھائے ہوئے جانور خود نہیں کھاتے بلکہ شکاری پہنچ کر اسے ذبح کر لیتا ہے پھر اس میں سے جو ٹکڑا اسے شکاری دے وہ کھاتا ہے۔

جوارح جمع ہے جارحہ کی جس کا مادہ جرح ہے اس کے معنی زخم بھی ہیں اور کمانا بھی اسی لیے انسان کے ظاہری اعضاء کو بھی جوارح کہتے ہیں سان سے کمائی کی جاتی ہے۔ یہاں یعنی کسب ہے شکاری جانور مکلب تکلیب سے ہے جس کے معنی کتے کو شکار دکھانا یا کتے کو شکار کے لیے چھوڑ دینا یا آمادہ کرنا ہے۔

آیہ کریمہ سے مستفاد ہوتا ہے کہ

جو کتا۔ شکرا۔ باز۔ ترجمی وغیرہ شکار پر چھوڑا جائے تو وہ شکار چند شرطوں سے حلال ہے۔

(۱) شکاری جانور مسلمان کا ہو اور سدھایا ہوا ہو۔ یعنی تین وصف اس میں پائے جائیں ایک یہ کہ شکار پر چھوڑنے سے دوڑ جائے دوسرے یہ کہ بلانے پر واپس آجائے یا دوڑتے ہوئے کو روکنے سے رک جائے۔ تیسرے یہ کہ شکار سے کچھ نہ کھائے جب سلامت مالک تک لے آئے یا شکارگاہ میں شکار کو دبوچ کر بیٹھ جائے۔ تفسیر کبیر۔ روح المعانی

(۲) اس نے شکار کو زخم لگا کر مارا ہو۔

(۳) شکاری جانور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر چھوڑا گیا ہو فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

(۴) اگر شکاری شکار کے پاس ایسی حالت میں پہنچا ہو کہ وہ زندہ ہے تو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے اور اگر زندہ نہ ملا تو حلال نہ ہوگا۔ روح المعانی۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ۔ اللہ سے ڈرو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

اس کے بعد عام اشیاء طیبہ کا ذکر ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ

marfat.com

وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

آج حلال ہوئیں تمہارے لیے پاک چیزیں اور ان کا کھانا جنہیں کتاب دی گئی حلال ہے تمہارے لیے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے اور نیک عورتیں مسلمان اور نیک عورتیں ان میں سے جنکو کتاب دی گئی تم سے پہلے جب تم انہیں ان کے مہر دیدو نیک چلن ہوں عصمت والیاں نہ کہ علانیہ زنا کرنے والیاں اور نہ غیر آشنا بنانے والیاں اور جو انکار کرے ایمان بالشر پر اس کا سب عمل اکارت ہے اور وہ آخرت میں زیاں کار ہے۔

طیبات پاکیزہ۔ خبائث ناپاک گندہ کی ضد ہے۔ اس جگہ طیبات کا لفظ مجمل ہے احادیث مبارکہ میں طیبات و خبائث کی تفصیل آئی ہے۔ طیب اور خبیث کو پہچاننے کا طریقہ یہ ہے۔ نص یعنی قرآن کریم نے جس کو حلال کہا اس کو طیب کہا جائے گا جس کو حرام کہا اس کو خبیث کہا جائے گا اور جن کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا وہ خبیث فاسق ہے اور حرام ہے مثلاً حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں ہیں جن کو حرم میں بھی احرام کی حالت میں مار دینے کا حکم ہے اور ان میں کوئی گناہ نہیں۔ چوہا۔ کوا۔ چیل۔ بچھو۔ زہریلا کتا جو دیوانہ ہو جائے (متفق علیہ)

حکم کا اعادہ اس آیت میں تاکید کے لیے ہے اور وضاحت احکام بھی مقصود ہے یعنی پاک چیزیں تو حلال ہیں مگر اہل کتاب کا کھانا بھی حلال ہے اس پر بسیط بحث ہے جو صاحب روح المعانی سے دیکھ لیں۔

ہمارے نزدیک یہود و نصاریٰ حتیٰ کہ نصاریٰ عرب بھی اس میں داخل ہیں۔

حضرت شیر خدا اسد اللہ علی کرم اللہ وجہہ سے ایک روایت ہے اس میں یہ تصریح ہے اس میں نصاریٰ بنی تغلب مستثنیٰ ہیں۔

ابن عباس۔ ابو الدرداء۔ ابراہیم۔ قتادہ۔ سدی۔ ضحاک مجاہد رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں اس حکم سے مراد ان کے ذبیحہ ہیں اور اسی پر جمہائی بلخی وغیرہ بھی متفق ہیں۔ بخاری شریف میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس سے مراد ذبیحہ ہیں اور اس کی علت میں اختلاف نہیں اور اسی پر اکثر مفسرین بھی متفق ہیں۔

آگے فرماتے ہیں وحکم الصابئین حکم اھل الکتاب عند الامام الاعظم اہل کتاب صابیوں کے حکم میں ہیں امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک پھر صابی کی دو قسم لکھتے ہیں۔

ایک وہ صابی ہیں جو زبور پڑھتے ہیں اور ملائکہ کو پوجتے ہیں۔

دوسرے وہ صابی جو زبور نہیں پڑھتے مگر ستارہ پرستی کرتے ہیں۔

marfat.com

یہ دونوں اہل کتاب نہیں اور مجوس بھی ایسے تو اہل کتاب ہیں ان پر جزیہ لینے کا حکم ہے اور انکا ذبیحہ ناجائز ان کی عورتوں سے نکاح بھی نہیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ علماء میں حل ذبیحہ یہود و نصاریٰ میں اختلاف ہے اگر یہود نے نصرانی وقت ذبح غیر یا عیسیٰ کا نام لیتا ہے تو وہ ذبیحہ جائز نہیں (روح المعانی) میں کہتا ہوں کہ بہر حال موجودہ یہودی اور عیسائی مشرک ہیں یہ کسی طرح کتابی نہیں اس لیے کہ ان کے نزدیک انجیل متقدس بھی ایک مجموعہ تاریخی بن کر رہ گئی ہے لہٰذا ان کا ذبیحہ ناجائز اور ان کی عورتوں سے نکاح ممنوع ہے وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ جب تک مشرک عورتیں ایمان نہ لائیں ان سے نکاح نہ کرو۔

اب رہا یہ سوال کہ وہ ہمارا کھانا کھا سکتے ہیں یا نہیں اس پر فیصلہ فرمایا ہے لاجناح علیکم اذا اٰتیتموھن اجورھن تطعموا اھل الکتاب من طعامکم۔ اگر وہ ہمارے ذبیحہ کو کھائیں ہمارا کھانا کھانے میں پہل نہ کریں تو ہم پر گناہ نہیں۔

اور نکاح کے متعلق فرمایا کہ محصنہ مسلمہ یعنی پاک دامن بی بی سے جو مسلمان ہو اور عفیفہ آزاد ہو اس سے نکاح کر سکتے ہو اور کتابیہ جو بمعنی حقیقی کتابیہ ہوں وہ بھی جائز ہیں اور لونڈیاں کتابیہ مسلمہ عورتوں کے حکم میں ہیں حیث قال وامالاماء والکتابیات منھن کالمسلمات عند الامام الاعظم رضی اللہ عنہ۔ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کتابی لونڈیاں مسلمان عورتوں کے حکم میں ہیں یعنی ان سے نکاح جائز ہے۔

والمحصنٰت من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لایجوز نکاح الحربیات اگر وہ حربیہ ہے تو نکاح جائز نہیں اور مشرکہ سے جیسے نکاح حرام۔ ولا تنکحوا المشرکات حتی یؤمن ایسے ہی موجودہ کتابیہ ہے کالمشرکہ ہے چنانچہ والمحصنٰت من الذین اوتوا الکتاب پر فرماتے ہیں ان المراد من المحصنات من الذین اوتوا الکتاب الذین اسلمن منھن۔ محصنات من الذین اوتوا الکتاب سے وہ کتابیہ مراد ہے جو ان میں سے اسلام لے آئی ہو اس پر یہ حدیث شدید میں لائے ہیں۔ ابن جریر ابن عباس سے راوی ہیں نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اصناف النساء الا ما کان من المؤمنات المھاجرات وحرم کل ذات دین غیر الاسلام۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم منع فرمایا عورتوں کی قسموں سے نکاح کو مگر وہ کہ ہو مومنہ مہاجرہ۔ اور حرام فرمایا ہر دین والی عورت سے سوا اسلام کے۔

marfat.com

ان میں بھی ارشاد ہے محصنین ہو یعنی پاکدامن عفیفہ۔ نیک چلن نہ کہ بدچلن یا راہ پر پڑنے والی ہر کس و ناکس کو۔ اخدان جمع خدن کی ہے والخدن الصدیق یقع علی الذکر والانثی خدن دوست کو کہتے ہیں خواہ مرد ہو یا عورت دونوں پر بولا جاتا ہے۔

آخر فرمایا جو مومن ہونے سے انکاری ہو اس کی کرنی اکارت ہے اور آخر میں نقصان و خسران کا مستحق ہے۔ اسی کو مرتد کہتے ہیں عام اس سے کہ خاتمیت کا انکار کرے عام اس سے کہ حضور کے بعد کسی نبی کے ہونے کا اعتقاد رکھے۔

فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ اس کے اعمال اکارت جائیں گے اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوں گے۔

بامحاورہ ترجمہ رکوع دوم سورہ مائدہ پ۶

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اے ایمان والو جب نماز کو کھڑا ہونا چاہو تو اپنے منہ دھوؤ اور ہاتھ کہنیوں تک اور مسح کرو اپنے سروں کا اور دونوں پاؤں دھوؤ ٹخنوں تک اور اگر تم کو نہانا واجب ہو تو خوب پاک ہوا کرو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو آئے تم میں سے کوئی پاخانہ سے یا صحبت کی ہو عورتوں سے اور نہ پاؤ پانی تو تیمم کرو پاک مٹی سے تو اپنے منہ کا مسح کرو اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تم پاک رہو اور تم پر پوری کر دی اپنی نعمت تاکہ تم شکر گذار ہو۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

اور یاد کرو اللہ کی وہ نعمت جو تم پر کی اور

marfat.com

مِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ اِذْ قُلْتُمْ
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ز وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

وہ عہد جو تم سے لیا جب کہ تم نے کہا سنا
ہم نے اور مانا ہم نے اور ڈرو اللہ سے بیشک
اللہ جانتا ہے تمہارے دلوں کی بات۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ
لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ز وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ
شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ز اِعْدِلُوْا هُوَ
اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ز وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ
اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

اے ایمان والو ہو جاؤ قائم اللہ کے لیے گواہی
منصفانہ دینے کو اور نہ بڑھیختہ کرے تمہیں عداوت
کسی قوم کی اس پر کہ نہ انصاف کرو انصاف
کرو وہ قریب تر ہے پرہیزگاری کے اور اللہ
سے ڈرو بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ تم
کرتے ہو۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

وعدہ کیا اللہ نے ایمان والوں اور نیک عمل
کرنے والوں سے کہ ان کے لیے بخشش ہے اور
اور ثواب بہت۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

اور وہ جو کافر ہوئے اور جھٹلایا ہماری آیتوں
کو وہ جہنم والے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ
اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ز وَاتَّقُوا
اللّٰهَ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

اے ایمان والو یاد کرو اللہ کے اس احسان کو جو
تم پر کیا جب ایک قوم نے چاہا کہ تم پر ہاتھ ڈالے
تو روک لیا ان کے ہاتھوں کو تم سے اور ڈرو اللہ
سے اور اللہ پر ہی مسلمانوں کا بھروسہ ہونا
چاہیئے۔

حل لغات رکوع دوم سورۃ مائدہ پ ۶

یاایھا۔ اے لوگو	الذین۔ جو	اٰمنوا۔ ایمان لائے ہو	اذا۔ جب
قمتم۔ کھڑے ہو	الی۔ طرف	الصلوٰۃ۔ نماز کی	فاغسلوا۔ تو دھوؤ
وجوھکم۔ اپنے منہ	و۔ اور	ایدیکم۔ اپنے ہاتھ	الی۔ طرف

marfat.com

المرافق-کہنیوں تک
و-اور
وامسحوا-مسح کرو
برؤسکم-اپنے سروں کا
و-اور
وارجلکم-اور اپنے پاؤں
الی-طرف
الکعبین-ٹخنوں کے
وان-اگر
کنتم-ہو تم
جنبا-جنبی
فاطہروا-تو پاک ہو
وان-اگر
کنتم-ہو تم
مرضی-بیمار
و-اور
علی-اوپر
سفر-سفر کے
او-یا
جاء-آئے
احد-کوئی
من الغائط-حاجت سے
او-یا
منکم-تم میں سے
لٰمستم-ہمبستری کی ہو تم نے
النساء-عورتوں سے
فتیمموا-تو تصد کرو
تجدوا-پاؤ تم نے
ماء-پانی
بوجوھکم-اپنے منہ کا
طیبا-پاک کا
فامسحوا-تو مسح کرو
وایدیکم-اپنے ہاتھوں کا
منہ-اس سے
ما-نہیں
اللہ-اللہ
یجعل-کر رکھے
علیکم-تم پر
منہ-اس سے
لکن-لیکن
یرید-چاہتا
و-اور
لیطہرکم-کہ پاک کرے
لعلکم-تاکہ تم
لیتم-پورا کرے
نعمتہ-اپنی نعمت کو
نعمۃ-نعمت
تشکرون-شکر کرو
علیکم-تم پر
میثاقہ-اس کا عہد
اللہ-اللہ کی
و-اور
الذی-جو
اذکروا-یاد کرو
واثقکم بہ-تم سے پختہ کیا
قلتم-تم نے کہا
سمعنا-ہم نے سنا
و-اور
واطعنا-ہم نے مانا
اتقوا-ڈرو
اللہ-اللہ سے
ان-بیشک
علیم-جانتا ہے
بذات الصدور-دل کی باتیں
الذین-جو
اٰمنوا-ایمان لائے ہو
کونوا-ہو جاؤ
للہ-اللہ کے لیے
شہداء-گواہ
بالقسط-منصفانہ
لا-نہ
یجرمنکم-آمادہ کرے تم کو
شنان-دشمنی
علی-اوپر
ان-اس کہ
لا-نہ
تعدلوا-انصاف کرو
ھو-وہ
اقرب-قریب تر ہے
للتقوی-پرہیزگاری سے
و-اور

marfat.com

۱۔ اتقوا۔ ڈرو	اللہ۔ اللہ سے	ان۔ بیشک	اللہ۔ اللہ
خبیر۔ خبردار ہے	بما۔ اس سے جو	تعملون۔ تم کرتے ہو	وعد۔ وعدہ کیا
اللہ۔ اللہ نے	الذین۔ ان لوگوں سے جو	امنوا۔ ایمان لائے	و۔ اور
عملوا۔ عمل کیے	الصلحت۔ اچھے	لہم۔ انکے لیے	مغفرۃ۔ بخشش ہے
و۔ اور	اجر۔ اجر	عظیم۔ بہت بڑا	و۔ اور
الذین۔ وہ جو	کفروا۔ کافر ہوئے	و۔ اور	کذبوا۔ جھٹلایا
بایتنا۔ ہماری آیتوں کو	اولئک۔ یہ ہیں	اصحب الجحیم۔ جہنم والے	یایہا۔ اے
الذین۔ لوگو جو	امنوا۔ ایمان لائے جو	اذکروا۔ یاد کرو	نعمۃ۔ نعمت
اللہ۔ اللہ کی	علیکم۔ تم پر	اذ۔ جب	ھم۔ قصد کیا
قوم۔ ایک قوم نے	ان۔ یہ کہ	یبسطوا۔ پھیلائیں	الیکم۔ تمہاری طرف
ایدیہم۔ اپنے ہاتھ	فکف۔ تو روکے اس نے	ایدیہم۔ انکے ہاتھ	عنکم۔ تم سے
و۔ اور	اتقوا۔ ڈرو	اللہ۔ اللہ سے	و۔ اور
علی۔ اوپر	اللہ۔ اللہ کے	فلیتوکل۔ چاہیے توکل کریں	المومنون۔ مومن

مختصر تفسیر رکوع دوم سورۂ مائدہ پ ۶

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ ۔ اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنے منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔

عربی میں وجہ چہرے کو کہتے ہیں۔ چہرہ دھویا جاتا ہے۔ فم منہ کو کہتے ہیں داخل ہونٹ سے حلق تک فم کل کو کہتے ہیں۔ روح المعانی۔ فَاغْسِلُوْا غسل۔ پانی اتنا بہانا کہ کم از کم ایک قطرہ ٹپک جائے۔ اور وضو کے چار فرض ہیں۔

منہ دھونا۔ کہنیوں تک ہاتھ دھونا۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ ٹخنوں تک دونوں پیر دھونا۔

تشریح:۔ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا افضل سمجھتے تھے یہ استحبابی فعل ہے آج بھی اگر کوئی ایسا کرے تو بہتر ہے۔

marfat.com

مگر مسئلہ شرعیہ یہ ہے کہ اگر ایک وضو سے چند نمازیں یا پانچوں نماز اگر کوئی پڑھ سکے تو پڑھ سکتا ہے اور اسی وضو سے نوافل اور تلاوت وغیرہ سب جائز ہے۔

البتہ روح المعانی میں یہ روایت ہے کہ ابتداء اسلام میں ہر نماز کے لیے جداد وضو کرنا فرض تھا بعد میں یہ قانون منسوخ کر دیا گیا اور حکم عام ہو گیا کہ جبتک حدث واقع نہ ہو یعنی وضو نہ ٹوٹے ایک ہی وضو سے فرائض و نوافل و تلاوت سب جائز ہیں۔ فتح مکہ کے دن حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے چند نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھیں اور چمڑے کے موزوں پر مسح کیا رواہ مسلم

تحقیق اینق

تعریف و حدود چہرہ:۔ شروع پیشانی سے جہاں سے بال جمنے شروع ہوں ٹھوڑی تک طول میں اور ایک کان سے دوسرے کان تک عرض میں چہرہ ہے۔

ہاتھ کہنیوں تک:۔ غسل میں کہنیاں داخل ہیں اس لیے کہ وایدیکم الی المرافق حکم ہے۔ اور الی غایت کے لیے ہے اور اس کی مغیا ید ہے تو اس حکم میں مغیا تحت غایت ہے وجہ یہ ہے کہ ماخذ اصول میں غایت و مغیا کا یہ طریقہ ہے کہ اگر مغیا جنس غایت سے ہو تو داخل ہوگی اور اگر مغیا کی غایت جنس مغیا سے نہ ہو تو خارج ہے جیسے ثم اتموا الصیام الی اللیل میں نہار کی جنس مغیا سے مغیا جو لیل ہے وہ خارج ہے اس لیے کہ نہار جنس لیل سے نہیں اور لیل جنس نہار سے نہیں۔ حل لوہے اور سات اوہے برخلاف ید کے کہ وہ جنس غایت یعنی مرفق سے ہے۔

لغوی میں وجہ چہرے کو کہتے ہیں۔ چہرا دھویا جاتا ہے۔ فم منہ کو کہتے ہیں داخل ہونٹھ سے حلق تک منہ ہے فم کل کو کہتے ہیں فاغسلوا۔ اغسلوا غسل پانی اتنا بہانا کہ از کم ایک قطرہ ٹپک جائے۔

مسح سر

:۔ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ مسح کا لغوی معنی چھونا ہے۔ اصطلاح میں گیلا ہاتھ پھیرنا مسح ہے۔ ب زائدہ ہے جو سر کی بعضیت بتلانے کے لیے ہے یعنی بعض سر کا مسح کرو حدیث پاک کی روشنی میں بھی سر کا چوتھائی مسح فرض ہے یہی احناف کا

marfat.com

مذہب ہے سارے سر کا مسح سنت ہے (روح المعانی)
سر کا مسح اطلاق حکم کے لحاظ سے مطلق ہے اس بنا پر تمام سر کا مسح لازم تھا لیکن اصول یہ ہے کہ المطلق یجری علی اطلاقہ مطلق ہمیشہ اپنے اطلاق پر رہتا ہے بشرطیکہ مخصص نہ ہو اور اگر مخصص ہو تو پھر وہ اطلاق نہیں رہتا۔ چونکہ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ پر حدیث میں حضرت مغیرہ بن شعبہ نے تصریح کر دی ہے بنا بریں چوتھائی سر کا مسح احناف کے ہاں فرض مانا گیا۔ حدیث یہ ہے عن مغیرۃ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی سباطۃ قوم فبال وتوضأ ومسح علی الناصیۃ۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لائے اور پیشاب فرما کر وضو کیا اور پیشانی پر مسح کیا۔ اس کی شرح میں ہے ای مسح علی مقدار الناصیۃ یعنے پیشانی کے مقدار سر کا مسح کیا اور یہ تحقیق سے ثابت ہے کہ ہر پیشانی سر کے چوتھائی مقدار ہوتی ہے۔
صاحب روح المعانی فرماتے ہیں والمفروض فی المسح عندنا مقدار الناصیۃ وھو ربع الراس من ای جانب کان۔ ہمارے یہاں فرض مسح سر مقدار ناصیہ ہے اور وہ چوتھائی سر ہے خواہ کسی جانب سے ہو۔

غسل رجلین الی الکعبین

جلکم الی الکعبین۔ اَرْجُلَ جمع ہے رِجْلٌ کی اس کے معنی پاؤں ہے انگلیوں سے لے کر ران تک کو رجل کہا جاتا ہے۔ قدم۔ پنڈلی۔ گھٹنا۔ ران عربی میں قدم کے بیچ کے حصہ کو کعب کہتے ہیں۔ ابھری ہوئی ہڈیوں کو بھی کعب ہی کہا جاتا ہے۔
وارجلکم الی الکعبین میں تین قراءت ہیں ایک شاذ ہے اور دو متواتر۔ قراءت شاذہ میں رفع کے ساتھ ہے اور متواتر دو قراءتوں میں نصب ہے۔ اور وہ قراءت نافع۔ ابن عامر حفص۔ کسائی۔ یعقوب کی ہے۔ آگے فرماتے ہیں وقال جمہور الفقہاء والمفسرین فرضھا الغسل جمہور فقہاء و مفسرین فرماتے ہیں دونوں پیروں کا دھونا فرض ہے۔
اور جو لوگ وارجلکم کو زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ مسح رجلین کے قائل ہیں

marfat.com

"در جر جوار مانتے ہیں اس پر صاحب روح المعانی فرماتے ہیں۔

باطل من وجوہ۔ اولہا ان الکسر علی الجوار محل دقیق اللحن الذی قد یتحمل لاجل الضرورۃ فی الشعر وکلام اللہ تعالی یجب تنزیہہ عنہ۔ باطل ہے چند وجوہ سے جر جوار کا اصول یہاں نہیں چلتا۔ اول یہ کہ کسر علی الجوار محل ہوتا ہے ضرورت شعری کے لیے اور کلام الٰہی کے لیے اس سے منزہ ہونا لازمی ہے۔

دوسری وجہ فرماتے ہیں۔ ان الکسر انما یصار الیہ حیث حصل الدفع من الالتباس کما فیما استشہدوا بہ وانتفاء الدفع من الالتباس ظاہر ہاصل۔ تیسری وجہ فرماتے ہیں ان الجر بالجوار ان یکون بدون حروف العطف واما مع حروف العطف فقد تکلموا بہ العرب جر جوار ہمیشہ بدون حرف عطف ہوتا ہے اور جب حرف عطف بیچ میں آجائے تو عرب جر جوار کا فائدہ اپنے کلام میں ہرگز نہیں لیتے وھذا امر ظاہر مشہور للنحاۃ پھر فرماتے ہیں ثم قال الامام واعلم انہ لایمکن الجواب عن ھذا الامن وجہین الاول الاخبار الکثیرۃ واردۃ بایجاب الغسل والغسل مشتمل علی المسح ولا یتعلق۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جر جوار سے جواب کسی طرح صحیح نہیں اس کی دو وجہ ہیں۔

پہلی یہ کہ اخبار کثیرہ وجوب غسل رجلین میں واردہیں اور غسل مشتمل مسح بھی ہے اور مسح مشتمل غسل نہیں فکان الغسل اقرب الی الاحتیاط فوجب المصیر الیہ وعلی ھذا الوجہ یجب القطع بان غسل الارجل یقوم مقام مسحھما تو غسل قریب تر ہے احتیاطاً اس لیے کہ غسل ارجل قائم مقام مسح بھی ہے۔

والثانی ان فرض الارجل محدود الی الکعبین والتحدید انما جاء فی الغسل لا فی المسح دوسری وجہ یہ ہے کہ پیروں کی فرضیت محدود الی الکعبین ہے اور یہ حد ٹخنوں تک کے غسل میں تو صحیح ہو سکتی ہے نہ کہ مسح میں۔

اس کے متعلق بسوط بحث فرما کر آخر میں ناطق فیصلہ فرماتے ہیں۔

ان سنۃ خیر الوری صلی اللہ علیہ وسلم وما شاء الاثر رضی اللہ عنہم شاھدۃ علی ما یدعیہا اھل السنۃ وھی فی طریقہم اکثر من ان تحصی واما من طریق القوم فقد روی العیاشی عن علی عن ابی حمزۃ قال سالت ابا جعفر علیہ السلام عن القدمین فقال نعم لان

حضور کا طریقہ اور ائمہ کرام کی روایات اہل سنت کے دعوی کی شاہد ہیں اور ان روایات کے

marfat.com

طریقہ بے گفتی ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پیروں کے متعلق جو سوال ہوا تو فرمایا دونوں پیر دھوئے جائیں۔

حضرت امام اعظم نے فرمایا میں موزوں پر مسح کرنے کا قائل اس وقت نہیں ہوا جبتک دن کی روشنی کی طرح اس کی وضاحت نہیں ہوگئی۔

امام احمد نے فرمایا میرے دل میں موزوں پر مسح کے جواز کے متعلق کوئی کھٹک باقی نہ رہی۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی چالیس احادیث آئی ہیں۔ جن میں سے کچھ مرفوع ہیں اور کچھ موقوف ہیں۔ ان احادیث میں سے دو حدیثیں بیان کیں ایک حضرت مغیرہ بن شعبہ والی انہوں نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھا۔ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغیرہ لوٹا لے لو۔ میں نے لوٹا لے لیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قضائے حاجت کے لیے تشریف گئے۔ واپس تشریف لاکر وضو فرمایا۔ میں نے وضو کرایا جیسا کہ وضو نماز کے لیے کرتے ہیں پھر دونوں موزوں پر مسح کیا متفق علیہ

حضرت مغیرہ کی یہ حدیث تقریباً ساٹھ سندوں سے نقل کی گئی ہے۔

اس بحث میں چھ سات صفحہ پہلے میں نے ضروری اقتباس پیش کر دیے ہیں اور اگر مزید تفصیل دیکھنا ہو تو فلینظر الی روح المعانی ملک الی ملک آگے ارشاد ہے

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اور اگر تم پر غسل فرض ہو تو خوب پاک ہو جاؤ اور اگر ہو تم بیمار یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا۔ یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو اور اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو نہیں چاہتا اللہ کہ تم پر کچھ تنگی ہو لیکن چاہتا ہے کہ تم خوب ستھرے ہو جاؤ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے تاکہ تم شکر گذار ہو۔ خلاصہ حکم یہ ہے کہ

جنابت سے طہارت کاملہ لازم آتی ہے۔ جنابت کبھی بیداری میں دفق و شہوت کے ساتھ انزال ہو جانے سے ہوتی ہے اور کبھی نیند میں احتلام سے اور سبیلین میں ادخال حشفہ سے فاعل و مفعول دونوں پر غسل لازم ہے۔ اس صورت میں خواہ انزال ہو یا نہ ہو حیض و نفاس سے صاف ہو جانے

marfat.com

کے بعد بھی غسل لازم ہے۔ خوب پاک ہونے کے حکم سے تمام بدن کا دھونا واجب ہے۔ کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا وغیرہ

اور قدرت علی الماء نہ ہو خواہ بیماری کی وجہ سے خواہ پانی لینے سے خطرہ کسی موذی کا محسوس ہو یا پانی ہوتے ہوئے اسے نہ مل سکے سب صورتیں فان لم تجدوا سے فتیمموا صعیدا طیبا کی اجازت دیتا ہے۔ اسی بنا پر فان لم تجدوا کی تفسیر میں فان لم تقدروا علی الماء لکھا ہے اگر قدرت نہ ہو پانی پر۔

آیہ کریمہ کی مزید تفسیر سے پہلے چند ضروری اصطلاحات سمجھ لینا ضروری ہیں تاکہ تحقیق مسئلہ کے وقت اصطلاحات فقہیہ پر نظر رہنے سے بآسانی سمجھ میں آسکے۔

طہارت :- دو قسم ہے صغریٰ کبریٰ۔ طہارت صغریٰ وضو ہے اور کبریٰ غسل۔

حدث :- دو قسم پر ہے حدث اصغر حدث اکبر جس سے وضو لازم ہو وہ حدث اصغر ہے اور جس سے غسل لازم آئے وہ حدث اکبر ہے۔

فرض اعتقادی :- جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اس کا منکر احناف کے نزدیک کافر مطلق ہے۔

فرض عملی :- جو ایسے دلائل سے ثابت ہو جسے قطعی کہا جا سکے مگر مجتہد کی نظر میں بحکم دلائل جزم ہو یعنی مجتہد اپنے دلائل کی روشنی میں اسے اتنا ضروری سمجھ چکا ہو کہ بغیر اس کے کیے بری الذمہ نہ ہو بلکہ اگر وہ کسی عبادت میں فرض کے درجہ پر ہو تو بغیر اس کے وہ عبادت باطل ہے۔
اس کا بے وجہ انکار مستلزم فسق و گمراہی ہے باستثنائے مجتہدین کے کہ وہ اپنی تحقیق میں انکار کر سکتے ہیں۔

واجب اعتقادی :- وہ ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو۔

واجب عملی :- وہ واجب ہے کہ اس کے کیے بغیر بری الذمہ ہو سکے اگرچہ اس عبادت میں نقص رہے۔

سنت مؤکدہ :- وہ ہے جسے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو۔ بیان جواز کے لیے کبھی ترک بھی کر دیا ہو۔ مگر اس کے کرنے کی تاکید فرماتی ہو۔ اس کا ترک کرنا اساءت ہے۔

سنت غیر مؤکدہ :- ہونا شارع علیہ السلام کا اس طرح ہو کہ اس کے ترک کو ناپسند کیا ہو۔ مگر نہ اس حد تک

marfat.com

کہ اس کے ترک پر وعید عذاب ہو۔

مستحب :- وہ ہے جسے شرع میں پسند کیا ہو اور جس پر کوئی ناپسندیدگی نہ ہو۔

مباح :- وہ ہے جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو۔

حرام قطعی :- یہ فرض کے مقابل ہے اس کا ایک بار بھی گناہ کبیرہ ہے اس کا مرتکب مستحق ہے۔

مکروہ تحریمی :- یہ واجب کے مقابل ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔

اساءت :- جس کا کرنا گناہ ہو اور نادرًا کرنے والا مستحق چشم پوشی۔

مکروہ تنزیہی :- جس کا کرنا شرعاً ناپسند ہو مگر کرنے والا مستحق عتاب و عذاب نہیں۔

خلاف اولےٰ جس کا نہ کرنا بہتر اور کرنا موضائقہ نہیں۔

وضو اور غسل میں فرض۔ واجب۔ سنت مؤکدہ۔ مکروہ تحریمی۔ مکروہ تنزیہی۔ خلاف اولےٰ سب کچھ ہیں اس کی تصریح آگے آئے گی۔

فتیمموا صعیدا طیبا۔ عدم استطاعت و عدم قدرت علی الماء پر تیمم پاک مٹی اور جس مٹی سے کیا جاتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ضرب دونوں ہاتھوں کی مار کر منہ پر پھیر یا دوسری ضرب مار کر کہنیوں تک دونوں ہاتھوں پر پھیر لیں۔ یہ غسل اور وضو دونوں کا بدل ہے صرف نیت میں حدث صغیر اور حدث کبیر مستحضر رہنا ضروری ہے۔

آخر میں ارشاد ہے۔

مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اللہ تم پر تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ نجاستوں اور گناہوں سے تم کو پاک کرنے کے لیے اور اس لیے کہ اپنا انعام تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر ادا کرو

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین تین بار وضو کرکے وضو کے بعد فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے گا اس کے چہرے اور دونوں ہاتھوں پاؤں سے گناہ جھڑ کر نکل جاتے ہیں۔

اس میں امت کی نشر الشریعت کی بشارت ہے۔ آگے ارشاد ہے۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا

marfat.com

اللہ اِنَّ اللہَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور اپنے اوپر [illegible] یاد کرو اور اس عہد کو بھی یاد رکھو جو اس نے تم سے لیا جب کہ تم نے کہا ہم نے سنا اور ہم نے فرمانبرداری کی اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ جاننے والا ہے سینے کی باتیں۔

اس میثاق کے متعلق علامہ آلوسی صاحب روح المعانی فرماتے ہیں

اس میثاق سے مراد وہ میثاق ہے جو مسلمانوں سے بیعت کے وقت حضور نے عقبۃ الثانیہ میں سنہ ۱۳ نبوی پر لیا جس میں مسلمانوں سے ہر حکم کی اطاعت کا معاہدہ ہوا تھا تلی و فراخی وغیرہ میں جیسا کہ بخاری مسلم میں بروایت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ یہ وہ میثاق ہے جو عقبہ اولیٰ پر سنہ نبوی پر لیا گیا یا بیعت رضوان کا معاہدہ ہے جو حدیبیہ کے موقع پر ہوا۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم۔ آگے ارشاد ہوا۔

یا ایہا الذین اٰمنوا کونوا قوامین للہ شہداء بالقسط ولا یجرمنکم شنآن قوم علی ان لا تعدلوا اعدلوا ہو اقرب للتقوی۔ واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ اے ایمان والو ہو جاؤ قائم اللہ کے لیے انصاف کے ساتھ گواہی دینے پر نہ تحریک کرے تم کو کسی قوم کی عداوت اس پر کہ نہ انصاف کرو۔ انصاف کرو وہ پرہیزگاری سے قریب تر ہے اور ڈرو اللہ سے بے شک اللہ کو خبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

جرم اور اجترام کرنا۔ جرم لایہ اپنے ذمہ لوگوں کے لیے کمایا۔ موں) اصطلاح میں برائی کرنے کے ہیں۔ پانچ چیزوں کا تاکیدی حکم ہے۔ قوامین للہ۔ انصاف سے گواہی دینا۔ کسی قصہ میں بے انصافی نہ کرنا۔ پختہ عدل و انصاف کرنا۔ اللہ سے ڈرنا۔ مشرکین سے شدت عداوت تم کو عدل و انصاف سے پھیرنے پر آمادہ نہ کرے۔

اس آیت کریمہ میں اخلاق اسلامی اور وفاداری کی تعلیم ہے کہ کسی قوم سے اگر تمہاری عداوت یا دشمنی ہو اور وہ تمہارے ہاتھ میں آجائے تو ان سے اس کا انتقام لینا مناسب نہیں عدل و انصاف کے دامن سے وابستہ رہنا اسلامی تقویٰ سے اسی کا تعلق ہے۔

عدل ہر چیز سے زیادہ تقویٰ کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ افعال سے اپنے نفس کی ظاہری اور باطنی قوتوں کو بچانا اللہ سے ڈرتے رہنا اور [illegible] زبان سے کہو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے آگے ارشاد ہے۔

marfat.com

وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت لھم مغفرۃ واجر عظیم ۝ والذین کفروا وکذبوا بایتنا اولئک اصحب الجحیم ۝ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے ان کے لیے جو ایمان لائے اور نیکوکار رہے بخشش کا اور بڑے ثواب کا۔ اور وہ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں یہی لوگ دوزخ والے ہیں۔

وَعَدَ۔ ماضی میں بہت ہی گنجائش ہے اس کلام سے وعدہ فرمانا مقصود ہے اَلَّذِیْنَ سے مومن مراد ہیں۔ نیک عمل ہمیشہ کرتے رہنا ضروری ہے۔ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ۔ لھم میں لام نفع کا ہے ثم کا مرجع الذین ہے۔ یعنی بخشش اور بڑا ثواب صرف نیکوکار مومنین کے لیے ہے۔

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا۔ الذین سے تمام کفار مراد ہیں۔ آیات سے مراد آیات قرآن ہیں۔ ہر کافر آیات اللہ کو جھٹلانے والا ہے اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ۔ جحیم دوزخ کا حصہ ہے دوزخ والے صرف کفار ہیں جو حق کی تکذیب کرنے والے ہیں۔

یہ آیت نص قاطع ہے اس پر کہ خلود نار سوا کفار کے اور کسی کے لیے نہیں (خازن۔ روح المعانی)

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ ھَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْٓا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَھُمْ فَکَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ اے ایمان والو اللہ کا وہ احسان یاد کرو جو تم پر کیا جبکہ ایک قوم نے چاہا کہ تم پر ہاتھ ڈالے تو اس نے ان کے ہاتھ تم پر سے روک لیے اور اللہ سے ڈرو اور اللہ ہی پر مسلمانوں کو بھروسہ کرنا چاہیئے۔

شان نزول: علامہ بغوی نے عکرمہ بن بشار کا قول نقل کیا ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت منذر بن عمر ساعدی کو مہاجرین و انصار کی تیس عدد آدمیوں کی جماعت کے ساتھ بنی عامر بن صعصعہ کی طرف تبلیغ اسلام کی لیے بھیجا جب یہ لوگ بئر معونہ چشمہ پر پہنچے جس کا نام پہلے معونہ تھا بنی عامر بن طفیل سے مقابلہ ہوا بنی عامر نے فریب کیا اور سب مسلمانوں کو قتل کر دینا چاہا۔ حضرت منذر اور آپ کے ساتھی شہید ہو گئے صرف تین مسلمان بچے جو گمشدہ اونٹنی کو تلاش کرنے گئے ہوئے تھے۔ ان میں عمرو بن امیہ ضمیری نے یہ واقعہ دیکھ کر اندیشہ ظاہر کیا کیونکہ پرندے فضا میں چکر لگا رہے تھے اور ان کے چونچ پنجے خون سے رنگے ہوئے تھے گوشت کے لوتھڑے جو زمین پر گر رہے تھے یہ دیکھ کر یہ تینوں اپنے رفقاء کی طرف چلے راستہ میں ان کا مقابلہ بھی ان کفار سے ہوا ایک ساتھی جن کو ضرب لگی تھی ان لوگوں نے دشمنوں کی طرف سر اٹھایا بآواز بلند کہا اللہ اکبر رب العالمین کی قسم ہم جنت میں داخل ہو گئے۔

marfat.com

بقایا دونوں ساتھیوں کا بھی مقابلہ بنی سلیم کے آدمیوں سے ہوا۔ بنی سلیم بنی عامر کی ایک شاخ تھی۔ ان دونوں آدمیوں نے اپنا نسب بنی عامر سے ملایا تو دونوں مجاہدین نے ان کو کافر سمجھ کر قتل کر دیا۔ بنی سلیم حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے معاہد تھے ان سے صلح کا معاہدہ ہو چکا تھا۔ بنی سلیم نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے آدمیوں کا خونبہا طلب کیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی حضرت طلحہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کو کعب بن اشرف یہودی اور بنی نضیر کے پاس بھیجا تاکہ دیت ادا کرنے کے لیے ان سے مالی امداد حاصل کریں انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے معاہدہ کیا تھا کہ ان سے مسلمانوں کی جنگ نہ ہوگی۔ اگر ضرورت پڑے تو خونبہا ادا کرنے میں وہ مسلمانوں پوری پوری مدد کریں گے۔

یہودیوں نے باہم مشورہ کر کے منصوبہ بنایا کہ اگر کوئی مکان کی چھت پر چڑھ کر بھاری پتھر ان پر گرا دے تو مسلمانوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس منصوبہ کے تحت جب انہوں نے ایسا کرنا چاہا تو اللہ تعالےٰ نے ان کے ہاتھوں کو شل کر دیا۔ اور جبرئیل امین نے حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو باخبر کر دیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں سے مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے اور اپنے تمام رفقاء کو بہ حفاظت مدینہ لے آئے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

حضور سید اکرم صلے اللہ علیہ نے ایک منزل میں قیام فرمایا اور اصحاب جدا جدا درختوں کے سایہ میں آرام گزیں ہو گئے حضور نے اپنی تلوار ایک درخت میں لٹکا دی ایک اعرابی غورث بن حارث نے اپنی قوم سے کہا کہ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کیے دیتا ہوں۔ وہ تلوار درخت سے اتار کر حضور کی طرف بڑھا اور پکارا یا محمد من یمنعک منی۔ اے محمد اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ حضور نے فرمایا میرا اللہ حضور کا یہ فرمانا تھا کہ روح الامین نے اس کا ہاتھ روک لیا اور تلوار گر پڑی حضور نے اسی وقت تلوار اٹھا لی اور فرمایا الان من یمنعک منی۔ اب بتا مجھ سے تجھے کوئی بچانے والا ہے وہ اعرابی لرز گیا اور کہنے لگا کوئی نہیں سوا آپ کے حضور نے تلوار نیام میں کی اور فرمایا جا۔ وہ دست بستہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک محمد رسول اللہ (تفسیر ابوالسعود)

اور روح المعانی میں ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ بصفان عامروا الی الظہر مثاقدما صلوا منہ موا ان لا کنوا اکبوا علیہم وہ . ران یبا قوہم

marfat.com

اذا قاموا الی الصلوٰۃ العصر فرض اللہ تعالیٰ کیدھم بان انزل صلوٰۃ الخوف۔ مقام عسفان میں حضور مع صحابہ ظہر پڑھ رہے تھے۔ مشرکین نے دیکھا کاش ظہر پڑھ چکے ہیں تو بہت پتیا ئے اور ارادہ کیا کہ جب عصر کے لیے کھڑے ہوں تو یکبارگی حملہ کردو اللہ تعالیٰ نے ان کا مکر رد فرمایا: اور صلوٰۃ خوف کا طریقہ تبلیغ فرما دیا۔ اور نماز خوف کے احکام نازل ہوئے جن میں امام دو ٹولیاں بنا کر نماز باجماعت پڑھتے ہیں آدھے نماز میں آدھے کفار کے مقابل ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھ لیتے ہیں دوسری میں تبدیلی ہو جاتی ہے (تفسیر خازن۔ تفسیر کبیر)

مفصل واقعہ گذشتہ صفحات میں رکوع تیرھواں سورۃ نساء میں واذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلوٰۃ فلتقم طائفۃ منھم معک ولیاخذوا اسلحتھم کے تحت گذر چکا۔

واتقوا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ پر ہی اہل ایمان کو بھروسہ رکھنا چاہئے۔

بامحاورہ ترجمہ رکوع سوم سورہ مائدہ پ ۶

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِىْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝

اور بے شک لیا اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد اور ہم نے ان میں کیے بارہ نقیب اور کہا اللہ نے میں تمہارے ساتھ ہوں بشرطیکہ تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور ایمان لاؤ میرے رسولوں پر اور تعظیم کرو ان کی اور قرض دو اللہ کو قرض حسنہ تو یقیناً اتار دوں گا میں تمہارے گناہ اور یقیناً داخل کروں گا باغوں میں جن کے نیچے بہتی ہوں گی نہریں تو جو کفر کرے بعد اس کے تم میں سے تو وہ یقیناً بہکا سیدھی راہ سے۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا

تو بسبب ان کی بدعہدیوں کے ہم نے لعنت کی اور کیا ہم نے ان کے دلوں کو سخت اللہ کے کلام کو ان کی جگہ سے بدلتے ہیں اور بھلا دیا سب

marfat.com

ذُكِّرُوا بِهِ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ
مِّنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

حصہ ان نصیحتوں کا جو ان کو دی گئی تھیں اور
ہمیشہ تم مطلع رہو گے ان کی دغابازیوں پر۔ مگر
تھوڑے ان سے تو انہیں معاف کر دو اور درگزر
گذر کر دے بے شک معاف کرنے والوں کو پسند
کرتا ہے۔

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ
أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا
ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ
وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ وَ
سَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا
يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ
الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ۚ قَدْ جَاءَكُمْ
مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ ۝

اور جنہوں نے ان سے وہ ہیں جنہوں نے کہا ہم نصاریٰ
ہیں لیا ہم نے ان سے عہد تو بھلا دیا انہوں نے
وہ سب حصہ نصیحتوں کا تو ڈال دی ہم نے ان
میں عداوت اور بغض قیامت تک اور عنقریب
بتا دے گا انہیں اللہ جو کچھ وہ بناتے ہیں۔
اے کتاب والو بے شک تم میں ہمارا رسول کہ تم پر
ظاہر کرے بہت سی وہ باتیں جو چھپاتیں تم نے
کتاب سے اور بہت سی معاف کرتا ہے بے
شک آیا تم میں اللہ کی طرف سے نور اور روشن
کتاب۔

يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ
سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ
إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيمٍ ۝
لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ
الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۗ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ
مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَن يُهْلِكَ
الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَن فِي الْأَرْضِ
جَمِيعًا ۗ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَ
الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ

ہدایت دیتا ہے اس سے اللہ جو پیروی کرے
اللہ کی رضا کی اور چلا سلامتی کا راستہ اور نکالتا ہے
اندھیریوں سے روشنی میں اپنے حکم
سے اور دکھاتا ہے انہیں راہ سیدھی
بے شک کفر کیا انہوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ
وہی مسیح ہے بیٹا مریم کا فرما دو تو کون قبضہ رکھتا
ہے اللہ سے کچھ اگر چاہے کہ ہلاک کر دے مسیح
کو جو مریم کا بیٹا ہے اور اس کی ماں اور تمام زمین
والوں کو سب کو اور اللہ کے لیے ہے ملک آسمانوں
اور زمین کے اور جو کچھ ان دونوں میں ہے پیدا

marfat.com

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

کرے جو چاہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ۭ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۡ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

اور کہا یہودیوں اور نصرانیوں نے ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں فرما دیجئے تو تم کو کیوں عذاب ہونے لگا تمہارے گناہوں پر بلکہ تم آدمی ہو اس کی مخلوقات سے جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ کے لیے ہے ملکیت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان میں ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰي فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَاۗءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۡ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اے اہل کتاب بے شک آیا تم میں وہ رسول جو ظاہر کرتا ہے تم پر مدتوں بند رہنا اور ان کے آنا رسولوں کا تاکہ نہ کہہ سکو کہ نہیں آیا ہمارے پاس کوئی خوشی اور ڈر سنانے والا اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

حل لغات رکوع سوم سورۃ مائدہ پ ۶

و - اور	لقد - بیشک	اخذنا - لیا ہم نے	میثاق - عہد
بنی اسرائیل - بنی اسرائیل سے	و - اور		بعثنا - مقرر کیے ہم نے
منہم - ان میں سے	اثنی عشر - بارہ	نقیبا - سردار	و - اور
قال - کہا	اللہ - اللہ نے	انی - بیشک میں	معکم - تمہارے ساتھ ہوں
لئن - اگر	اقمتم - قائم کی تم نے	الصلوٰۃ - نماز	و - اور
اٰتیتم - دی تم نے	الزکوٰۃ - زکوٰۃ	و - اور	اٰمنتم - ایمان لائے تم
برسلی - میرے رسولوں پر	و - اور	عزرتموہم - تعظیم کی تم نے	ان کی
و - اور	اقرضتم - قرضہ دیا تم نے	اللہ - اللہ کو	قرضا - قرضہ
حسنا - اچھا	لاکفرن - تو دور کروں گا میں	عنکم - تم سے	سیاتکم - تمہاری برائیاں

marfat.com

د۔ اور
تجری۔ چلتی ہیں
کفر۔ کفر کرے
فقد۔ تو بے شک
فبما۔ تو بسبب
ھم۔ ان پر
قاسیۃ۔ سخت
جگہ سے
مما۔ اس چیز کا جو
لانزال۔ تو ہمیشہ
منھم۔ ان کی کے
فاعف۔ پس معاف کر
ان۔ بے شک
د۔ اور
نصری۔ نصاری ہیں
حظا۔ حصہ
فاغرینا۔ توڑ ڈالی ہم نے
البغضاء۔ بغض
د۔ اور
سوف۔ جلدی
کانوا۔ وہ
قد۔ بے شک
یبین۔ بیان کرتا ہے
تخفون۔ چھپاتے ہو
عن کثیر۔ بہت سے
من اللہ۔ اللہ سے
نور۔ نور

لادخلنکم۔ ضرور داخل کروں گا تم کو
من تحتھا۔ ان کے نیچے
الانھر۔ نہریں
ذلک۔ اس کے
سواء۔ سیدھے
میثاقھم۔ اپنے عہد کو
لعنا۔ لعنت کی ہم نے
قاسیۃ۔ سخت
الکلم۔ کلمات کو
نسوا۔ بھول گئے
بہ۔ اس کی
علی۔ اوپر
قلیلا۔ تھوڑے سے
د۔ اور
یحب۔ پسند کرتا ہے
فاعفوا۔ پس معاف کر
واصفح۔ درگذر کر
المحسنین۔ نیکوں کو

من الذین۔ ان سے جو کہتے
قالوا۔ کہا
اخذنا۔ لیا ہم نے
میثاقھم۔ ان سے عہد
فنسوا۔ تو بھول گئے
بہ۔ اس کی
د۔ اور
یبئھم۔ ان میں
العداوۃ۔ عداوت
الی۔ طرف
یوم۔ دن
ینبئھم۔ خبر دیگا ان کو
یصنعون۔ کرتے تھے

جنت۔ باغوں میں
فمن۔ پھر جو
منکم۔ تم میں سے
السبیل۔ راستہ سے
لعنا۔ لعنت کی ہم نے
قلوبھم۔ انکے دل
عن مواضعہ۔ ان کے
حظا۔ حصہ
د۔ اور
خائنۃ۔ خیانت
منھم۔ ان میں سے
اصفح۔ درگذر کر
المحسنین۔ نیکوں کو
انا۔ ہم
فنسوا۔ تو بھول گئے
بہ۔ اسکی
د۔ اور
القیمۃ۔ قیامت کے
اللہ۔ اللہ
یا۔ اے
کم۔ تمہارے پاس
کثیرا۔ بہت سی
د۔ اور
جاء۔ آیا

اھل الکتب کتابیو لو
رسولنا۔ ہمارا رسول
مما۔ وہ باتیں جو
یعفوا۔ معاف کرتا ہے
کم۔ تمہارے پاس
جاء۔ آیا
لکم۔ تمہارے لیے
من الکتب۔ کتاب سے
قد۔ بیشک
نور۔ نور
د۔ اور

marfat.com

کتاب۔ کتاب
الله۔ اللہ
سبل السلام۔ سلامتی کے راستوں کی
من الظلمت اندھیروں سے
و۔ اور
یھدیھم۔ راہنمائی کرتا ہے انکی
صراط۔ راہ
مستقیم۔ سیدھی کے
قالوا۔ کہا
ان۔ بیشک
المسیح۔ مسیح
بن۔ بیٹا
یملك۔ اختیار رکھتا ہے
اراد۔ ارادہ کرے
ان۔ اگر
المسیح۔ مسیح
و۔ اور
من۔ جو
جمیعا۔ سب کو
السموات۔ آسمان
ما۔ جو
یشاء۔ چاہتا ہے
کل۔ ہر
قالت۔ کہا
نحن۔ ہم
احباؤہ۔ پیارے اسکے
بل انتم۔ بلکہ تم
بشر۔ انسان
ممن۔ ان میں سے
خلق۔ پیدا کیا
یغفر۔ بخشتا ہے
لمن۔ جسکو
یشاء۔ چاہتا ہے
و۔ اور
للہ۔ اللہ ہی کی
السموات۔ آسمان
ما۔ جو
بینھما۔ انکے درمیان ہے
المصیر۔ پھرنا ہے
الیہ۔ اسی کی طرف

ھدی۔ ہدایت دینا
اتبع۔ پیروی کر
و۔ اور
النور۔ روشنی کے
الی۔ طرف
صراط۔ راہ
مستقیم۔ سیدھی
لقد۔ بیشک
کفر۔ کافر ہوگئے
ان۔ بیشک
ھو۔ وہی ہے
المسیح۔ مسیح
بن۔ بیٹا
مریم۔ مریم کا
امہ۔ اس کی ماں کو
و۔ اور
من۔ جو
فی۔ میں
الارض۔ زمین
جمیعا۔ سب کے
و۔ اور
بینھما۔ انکے درمیان ہے
یخلق۔ پیدا کرتا ہے
ما۔ جو
یشاء۔ چاہتا ہے
و۔ اور
شیء۔ کچھ بھی
قدیر۔ قادر ہے
و۔ اور
الیھود۔ یہودیوں نے
و۔ اور
ابناء۔ بیٹے ہیں
قل۔ کہہ
فلم۔ پھر کیوں
یعذبکم۔ سزا دیتا ہے تمکو
بذنوبکم۔ تمہارے گناہوں کی
و۔ اور
بشر۔ انسان
ممن۔ ان میں سے
خلق۔ پیدا کیا
یغفر۔ بخشتا ہے
لمن۔ جسکو
یشاء۔ چاہتا ہے
و۔ اور
بینھما۔ انکے درمیان ہے
یا۔ اے
رسولنا۔ ہمارا رسول
یبین۔ بیان کرتا ہے

بہ۔ اس سے
رضوانہ۔ اسکی رضامندی کی
یخرجھم۔ نکالتا ہے انکو
باذنہ۔ اپنے حکم سے
صراط۔ راہ
الذین۔ وہ جنہوں نے
ھو۔ وہی ہے
قل۔ کہہ
شیئا۔ کچھ بھی
یھلك۔ ہلاک کردے
امہ۔ اس کی ماں کو
الارض۔ زمین کے ہے
ملك۔ ملکیت ہیں
و۔ اور
النصری۔ عیسائیوں نے
و۔ اور
ابناؤا۔ بیٹے کے
فلم۔ پھر کیوں
یعذبکم۔ سزا دیتا ہے تمکو
ملك۔ ملکیت ہیں
و۔ اور
الیہ۔ اسی کی طرف
جاء۔ آیا ہے
لکم۔ تمہارے

marfat.com

علی - اوپر	فتورۃ - تاخیر کے	من الرسل - رسولوں سے	ان - یہ کہ
تقولوا - تم کہو کہ	ما - نہیں	جاء - آیا	ما - ہمارے پاس
من بشیر - کوئی خوشخبری سنانے والا	و - اور	لا - نہ	نذیر - ڈرانے والا
و - اور	اللہ - اللہ	علی - اوپر	کل - ہر
شئ - چیز کے	قدیر - قادر ہے۔		

مختصر تفسیر رکوع سوم سورۂ مائدہ پ ۶

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝

اور بے شک لیا اللہ نے عہد بنی اسرائیل سے اور بھیجے ہم نے ان میں بارہ سردار اور اللہ نے فرمایا بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرض دو قرض حسنہ بے شک میں اتاروں گا تم سے گناہ اور تمہیں داخل کروں گا ایسے باغوں میں جن کے نیچے بہریں رواں ہیں تو جو کفر کرے بعد اس کے تو یقیناً وہ گمراہ ہے سیدھی راہ سے۔

جب اللہ تعالےٰ نے توریت نازل فرمائی تو بنی اسرائیل سے ایک پختہ وعدہ لیا میثاق کے معنی پختہ وعدے کے ہیں قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ۔ اللہ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں یعنی جبتک تم عہد پورا کرتے رہو گے اللہ کا ساتھ ہونا بے کیف ہے مخلوق کی معیت کی کیفیت سے خالی ہے اللہ کی معیت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل میں اطمینان پیدا ہو جاتا ہے عہد یہ تھا کہ

لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ۔ اگر تم نماز پڑھو گے۔ زکوۃ ادا کرو گے میرے رسولوں پر ایمان لاؤ گے وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ۔ ان کی تعظیم کرو گے عَزَّرَ مصدر مجرد تعظیم و تکریم کرنا (قاموس) وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا۔ اور اللہ کو اچھا قرض دو گے یعنی راہ خدا میں خرچ کرو گے یہی بہتر ہے اللہ کو قرض دینے سے مراد نیکی کرنا اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا۔ قرض حسنہ وہ قرض ہے جس میں احسان نہ ہو

marfat.com

نہ اس میں غرور دکھاوا ہو۔

لَاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ۔ تو میں ضرور تمہاری برائیوں کا کفارہ کروں گا۔

ولادخلنکم جنت تجری من تحتہا الانہار۔ اور ضرور تم کو ان جنتوں میں داخل کروں گا جن کے درختوں کوٹھیوں کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

فمن کفر بعد ذالک منکم۔ پھر جس نے اس کے بعد کفر کیا۔

فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ۔ تو وہ سیدھے راستہ سے بھٹک گیا۔

غرق فرعون کے بعد جب بنی اسرائیل مصر میں مقیم ہو گئے تو اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ تم سب زمین شام کی بستی اریحا کی طرف چلو۔ اریحا قوم جبارین کنعانیین کا دارالخلافہ تھا۔ یہ کفار جبارین ایک ہزار بستی کے بادشاہ تھے ہر بستی باغات سے سرسبز و شاداب تھی اس بستی کو بستی ریحان کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ وہ جگہ تمہاری جائے قرار ہوگی اور ہم مجاہدین کی مدد فرمائیں گے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحکم رب العالمین ان میں سے بارہ نقباء چنے۔ ہر قبیلہ نے ایک سردار منتخب کر لیا جو اپنی اپنی قوم و قبیلہ کا ذمہ دار ہوگا اور وہ ایفائے عہد کریں گے اور قرض حسنہ خیرات و صدقات اس کی راہ میں دیں گے اور وعدہ جہاد پورا کریں گے۔ ان بارہ ضامنوں کو نقیب کہا جاتا ہے۔ ان نقیبوں میں حضرت کالب بن یوحنا اور یوشع بن نون بھی تھے۔

مفسرین نے اس کی تفصیل میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ انہیں اور ان کی قوم کو ارض مقدسہ کا وارث بنائے گا۔ اس ارض مقدسہ میں پہلے کنعانی رہتے تھے جنہیں جبارین کہا جاتا تھا۔ فرعون کے غرق ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم الٰہی ہوا کہ بنی اسرائیل کو ارض مقدسہ کی طرف لے جائیں میں نے اس سرزمین کو تمہارے لیے مسکن و قرارگاہ بنایا ہے وہاں جاؤ اور جو دشمن وہاں ہیں ان پر جہاد کرو میں تمہاری مدد کے لیے تمہارے ساتھ ہوں اور ادل ایسا کرو کہ اپنے اسباط یعنے قبائل سے ہر قبیلہ کا ایک ایک سردار چنو اس طرح بارہ سردار منتخب کر کے حکم فرماؤ کہ ہر سردار کا اتباع ان کا قبیلہ کرے اور ہر سردار ایفائے عہد کا ذمہ دار ہو۔

بنی اسرائیل کے بارہ گروہ تھے اس لیے بارہ نقباء چنے گئے اور ہر گروہ اور ہر قبیلہ بنی اسرائیل سے ایک سردار چنا گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارہ سردار منتخب کر کے معہ قبائل بنی اسرائیل روانہ ہوئے جب مقام اریحا پر پہنچے تو ان نقباء قوم کو حکم دیا کہ جاؤ اور تجسس احوال کر کے آؤ انہوں نے وہاں پہنچ کر دیکھا

marfat.com

کہ کنعانی بہت قدآور اور شہ زور بال دار ذی ہیبت و شوکت ہیں (بعض ارباب سیر نے یہاں بعضی کہانیاں بھی گھڑلی ہیں جن سے ہم احتراز کرتے ہوئے واقعہ کی اصلیت پیش کر رہے ہیں) مختصر یہ کہ یہ لوگ ان سے ہیبت زدہ ہو کر واپس آئے اور اپنی قوم کو سب کچھ بتادیا باآنکہ انہیں حکم تھا کہ جو کچھ وہاں دیکھو وہ قوم کے آگے بیان نہ کرنا لیکن سب نے عہد شکنی کی صرف دو نقیب اپنے عہد پر رہے ایک کالب بن یوفنا۔ دوسرے یوشع بن نون۔ باقی سب نے اپنا عہد توڑ دیا اور خوب چرچا کیا جس سے بنی اسرائیل گھبرا گئے۔ خائف ہو گئے اور جہاد سے انکار کر دیا۔

یہ واقعہ دوسرے مقام پر اسی بارہ میں مفصل بیان ہوگا بحمد اللہ آیت کریمہ اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ (پ سورہ مائدہ رکوع ۸)

علامہ آلوسی صاحب روح المعانی اس مقام پر صوفیائے کرام کے نظریات کے ماتحت تحریر فرماتے ہیں۔ وھو ھنا!

وھم فی الانفس الحواس الخمس الظاھرۃ والخمس الباطنۃ والقوۃ العاقلۃ النظریۃ و القوۃ العلیۃ بہ بارہ نقباء پانچ نفس حواس خمسہ ظاہریہ ہیں اور پانچ باطنیہ اور قوت عاقلہ نظریہ۔ اور قوت عملیہ کل بارہ ہو گئے۔

وذکر غیر واحد من سادتنا الصوفیۃ ان النقباء احد انواع الاولیاء نفعنا اللہ تعالیٰ بہم کا تھم اور اکثر نے ہمارے سردار صوفیائے کرام سے فرمایا کہ نقباء ایک قسم ہے اولیاء کرام کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی برکتوں سے ہمیں متمتع فرمائے۔

فتوحات میں ہے کہ اولیاء کرام میں سے نقباء ہیں اور وہ بارہ ہوتے ہیں ہر زمانہ میں نہ کم ہوتے ہیں نہ زیادہ ان کی تعداد بارہ برج فلکیہ کے ساتھ ہے ہر نقیب ایک برج کے خواص کا عالم ہوتا ہے۔ اور اس کے اسرار و تاثیرات اور جو کچھ کواکب سے سیارات و ثوابت میں ہے سب جانتے ہیں۔ اور ثوابت میں بھی ایک قسم کی حرکت ہوتی ہے جو حسی طور پر شعور میں نہیں آتی اور یہ اتنی بطی حرکت ہوتی ہے کہ ہزار ہا برس میں ظاہر ہوتی ہے اور صدیوں میں اس سے کم ہوتی ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان نقباء کے ہاتھ میں علم شرائع منزلہ اور خرابیہائے نفوس اور تکلیفات اور مکروہات وغیرہ ان پر منکشف فرمائے ہیں اور شیطان جو نظر حس سے مخفی ہے وہ ان پر مکشوف ہوتا ہے یہ وہ سب کچھ جانتے ہیں جو کوئی نہیں جانتا۔ وہ علم میں اتنا درجہ رکھتا ہے کہ جب قدم اٹھاتا ہے اور زمین پر رکھتا ہے یہ جان لیتے ہیں کہ یہ قدم سعید اٹھاتا ہے یا شقی جیسے علماء آثار و علامات و

marfat.com

قیافہ سے جان لیتے ہیں۔

دیارِ مصر میں ان سے اکثر عجیب نکلتے ہیں جنگلوں سے اور کوئی انہیں دیکھتا ہے تو کہتا ہے یہ وہ شخص ہے جس میں یہ اثرات ہیں اور یہ اولیاء سے نہیں۔ اس کے بعد علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ جب غیر ولی میں ایسے کمالات ہو سکتے ہیں تو تیرا کیا خیال ہے اگر اللہ ان فقیاء کو علوم آثار سے اس قدر عطا فرمادے۔ آگے فرماتے ہیں۔

وقد عد الشیخ قدس سرہ فیما افرادا کثیرۃ والسلفیون ینکرون اکثر تلک الامور

شیخ اکبر قدس سرہ نے ان کی بہت سی قسمیں گنی ہیں اور سلف نے ان میں سے اکثر باتوں کا انکار کیا ہے۔

ففی بعض فتاوی ابن تیمیۃ واما الاسماء التی اکثرۃ علی السنۃ کثیر من النساک والعامۃ مثل الغوث الذی بمکۃ والاوتاد الاربعۃ والاقطاب السبعۃ والابدال الاربعین والنجباء الثلثمائۃ۔

بعض فتاوی ابن تیمیہ میں ہے کہ وہ نام جو زبان زد عوام ہیں وہ غوث ہیں جو مکہ میں ہوتے ہیں اور اوتاد چار اور اقطاب سات، ابدال چالیس، نجباء تین سو ہیں۔

اس کے بعد نقد و تبصرہ علمی کے لحاظ سے فرماتے ہیں یہ چیزیں کتاب اللہ اور سنت سید الانبیاء سے ثابت نہیں اور ان کی سندیں نہ صحیح ہیں نہ ضعیف۔

شامی میں ایک منقطع الاسناد حدیث علی کرم اللہ وجہہ سے مرفوعاً مروی ہے جس میں ہے وفی رجالنا ان فیہم۔ بعض من اھل الشام الابدال اربعین رجلا کلما مات رجل ابدل اللہ تعالی مکانہ رجلا۔ ملک شام میں ابدال چالیس ہوتے ہیں جب ان میں سے کوئی مرجاتا ہے اللہ اس کی جگہ دوسرا آدمی ابدال کر دیتا ہے۔

ولا توجد ایضا فی کلام السلف۔ اور کلام سلف میں یہ روایت اور یہ نام نہیں پائے جاتے

اقول وباللہ التوفیق

علامہ آلوسی نے ابتداء روایت میں ہی فرمادیا ہے کہ یہ سادات صوفیہ سے ہم لکھ رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ صوفیائے کرام کے اقوال شرعیات میں واجب العمل اور لازم الاعتقاد نہیں ہوتے

marfat.com

لیکن اس سے یہ بھی مستفاد نہیں ہوتا کہ ان کے لطائف و غرائب کو بلا وجہ تسلیم ہی نہ کیا جائے۔

ابن تیمیہ کا غوث قطب ابدال نجباء وغیرہ کا ذکر کرکے لیست بموجودۃ فی کتاب اللہ تعالیٰ ولا فی ما ثورۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم کہہ دینا بھی ہمارے لیے خاص اہمیت نہیں رکھتا۔

البتہ اصول شرعی کے اعتبار سے یہ مسلم ہوگا کہ ان کا منکر کافر نہیں مگر جو انکار مستلزم کفر نہ ہو وہ انکار قطعی طور پر جائز بھی تو نہیں۔ وجود اولیاء پر انہ کان فریق من عبادی یقولون ربنا امنا فاغفر لنا وارحمنا وانت خیر الراحمین آیت قرآنی ہے وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون وجود اولیاء کی دلیل میں نص ہے الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون میں رکوع ۴ آیت کریمہ ہے۔

پھر احادیث میں بھی کہ من اشعث اغبر لو اقسم علی اللہ لابرہ جیسی احادیث وارد و صادر ہیں تو نفس ولی کا انکار تو کسی طرح نہیں ہو سکتا۔

اور نفس کرامت کا منکر بھی آیت قرآنی کا منکر کہلائے گا۔ سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف بن برخیا کا واقعہ قرآن کریم میں ہے۔ قال الذی عندہ علم من الکتاب انا اٰتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک ۲ رکوع کے ساتھ مذکور ہے اور اسے مفسرین نے کرامت سے تعبیر کیا ہے۔

اب اقسام ولایت اور انواع اولیاء میں صوفیاء کا غوث۔ قطب۔ ابدال۔ نجباء نقباء کے ساتھ تصریح کر دینا اگر کتاب و سنت میں علانیہ نہ بھی ہو تو ان کا انکار بھی تو نہیں اور یہ مسلم اصول ہے کہ عدم ثبوت عدم جواز کو مستلزم نہیں۔ بنابریں ہم انواع اولیاء میں مذکورہ اقسام کو تسلیم کر سکتے ہیں۔ البتہ ان کا دخل اقتداء یات میں نہیں مگر اہل البیت ادری بما فیہا کے ماتحت یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ صوفیا ہی صوفیوں کے اقسام و انواع بتلانے کے اہل ہیں نہ کہ ہم جیسے نا اہل چشم باطنی سے اندھے نہ ہو کر انکار کی جرأت کریں۔

بہر حال یہ بیان مبنی بر حقیقت ہے کہ اولیائے کرام میں سب سے بلند مقام خلفاء راشدین کا ہے اور خلفاء میں سب سے اعلیٰ مقام مقام صدیق ہے۔ اسی طرح عارفان علم میں ایک درجہ صوفی صافی کا ہے۔ سالک مسالک طریقت کا ہے تو ایک درجہ غوث کا اور ایک مقام قطب کا۔ ابدال کا۔ نجباء کا بھی ہوگا۔ پھر نقباء کے مدارج کے انکار کی کوئی وجہ نہیں آگے ارشاد ہے۔

marfat.com

وَقَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مَعَکُمْ۔ اس کی تفسیر مفسرین کی طرف سے ہو چکی اب علامہ آلوسی اس پر قول صوفیاء کے ماتحت تاویلی تفسیر فرماتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ہوں ہمت و اعانت کے لیے بشرطیکہ تم نماز قائم رکھو اور عبادات بدنیہ کے ساتھ تم مزین رہو۔

اور زکوٰۃ دے کر صفات ذمیمہ سے خالی ہو جاؤ مثل بخل تکبر کے اور اللہ تعالےٰ کے لیے اپنی خواہشات پر دوسرے کی ضرورت مقدم رکھو۔

اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اس کی عقل اور الہامات اور فکر صحیح اور خیالات صادقہ روح سے اور ملت سے اور اعانت ملکوتیہ پر۔

اور تعظیم کرو ان کی اور ان کی عظمت اتنی کرو کہ شیاطینی وہم پر غالب آجاؤ اور مضبوطی سے اس شیطان کو وساوس پیدا کرنے سے روکو اور توہمات ہونے سے باز رکھے اور خیالات نفسانیہ سے ہمیشہ علیحدہ رہو۔

اور قرض دو اللہ تعالےٰ کو قرض حسن ایسے طرح کہ بے تعلق رہو کسی طاقت اور قوت اور علم و قدرت سے اور اپنے تمام معاملات اس ذات عرشاء سے وابستہ کرو بلکہ افعال و صفات سے بھی بری ہو جاؤ اور اپنی ذات سے سب کچھ محو کرتے ہوئے اتنے فنا ہو جاؤ کہ اپنے رب کے حضور جھک جاؤ

تو اللہ تعالےٰ تمہارے سر سے بار گناہ اتار دے گا جو حاجب و مانع ہے تمہاری ترقی کا۔

اور تمہیں جنت میں داخل کرے گا جو میرے پاس ہے جس میں نہریں رواں ہیں علوم و توکل اور رضا و تسلیم و توحید کے اور تجلیات افعال و صفات اور ذات کی روشنی۔

تو جو منحرف ہو جائے اس معاہدہ کے بعد اور بعثت نقباء سے تو یقیناً بہکا سیدھے راستہ سے اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہوا۔

اور بہ سبب اس کے کہ نقض عہد کیا انہوں نے اللہ نے لعنت کی ان پر اور دور کر دیا انہیں اپنی حضوری سے اور کر دیا ان کے دلوں کو سخت بہ سبب استیلاء صفات نفسانیہ کے اور بوجہ میلان امور ارضیہ کے بدلتے ہیں کلمات ان کی جگہ سے مجبور ہو جانے کے باعث انوار ملکوتیہ جبروتیہ سے اور ہے ہیں کلمات اللہ تعالےٰ کے جنہیں بدلنا چاہتے ہیں ان کے قوی نفسانیہ اور اس کے بجائے وہمیات و تخیلات فاسدلاتے ہیں۔

marfat.com

وَنَسُوْا حَظًّا۔ اور بھلا بیٹھے بہت کچھ حصہ جو انہیں نصیحتوں کا پہنچا تھا میثاق سے اور جاتا رہا وہ کمال جو ان کی استعداد اور حق میں آیا تھا اور ہمیشہ مطلع رہیں گے نیک بندے ان کی خیانت سے جو نئی عہد شکنی امانت میں استیلاء شیطان کے باعث کریں گے اور قساوت قلبی سے وہ اس کے مرتکب ہونگے مگر تھوڑے ان سے ایسے بھی ہیں جن میں استعداد صلاحیت ہو تو معافی اور چشم پوشی کرو۔ اللہ احسان کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

یہ تو روح المعانی میں علامہ آلوسی نے صوفیا کی تفسیر بیان کی اور عام فہم تفسیر جو عام تفاسیر میں مثلاً معالم و خازن وغیرہ میں ہے وہ یہ ہے کہ یہ آیہ کریمہ اپنے شان نزول کے لحاظ سے اس امر کی صراحت کرتی ہے کہ یہ اس قوم کے حق میں حکم آیا جنہوں نے اول نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا پھر اسے توڑا تو اللہ تعالے نے اپنے حبیب جناب مصطفٰے علیہ التحیہ والثناء کو ان کے اس نقض عہد سے فوراً مطلع فرما دیا۔

آخر حکم دیا کہ جبتک وہ جزیہ دیتے رہیں اور خود جنگ کی پہل نہ کریں ان سے چشم پوشی کیجئے اور اوپر کے واقعہ پر فرمایا کہ انہوں نے عہد توڑا اور حضرت موسٰی علیہ السلام کے بعد آنے والے نبیوں کی تکذیب کی بلکہ انہیں قتل کیا۔ احکام کی مخالفت کی جن آیات تورات میں حضور کی نعت تھی ان میں تحریف کی۔ اور اس قسم کی دغا و خیانت اور نقض عہد۔ انبیاء کرام سے بدعہدی کرنا ان کی ان کے آباؤ اجداد کی قدیم عادت ہے مگر بعض وہ بھی ہیں جو ایمان لائے لہٰذا ان سے جو خطائیں سرزد ہوئیں اسکی گرفت نہ کیجئے معاف فرما دیجئے آگے ارشاد ہے۔

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝

اور وہ جنہوں نے دعوی کیا کہ ہم نصاری ہیں ہم نے عہد لیا ان سے تو وہ بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں تو ڈال دیا ان کے اندر بیر اور عداوت قیامت تک کے لیے اور عنقریب بتا دیگا انہیں اللہ جو کچھ وہ کرتے ہیں

جنہوں نے اپنے آپ کو نصاری کہا اللہ کے دین کے مددگار مگر حقیقتاً وہ ایسے نہ تھے ان کا یہ محض دعوی تھا عمل اس کے خلاف تھا نصاری یا ناصر بمعنی مددگار ہے کیونکہ انہوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے کہا تھا نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ہم اللہ کے مددگار ہیں اس لیے ان کو نصاری کہا گیا۔ نصاری کا انا نصاری کہنا نالنصار اللہ کہنا زبانی تھا ویسے ان کی اندر بیر اور عداوت کے ساتھ

marfat.com

تھی۔ آخر میں فرماتے ہیں کہ نصاریٰ سے کی وجہ تسمیہ اصل میں تو یہ ہی تھی کہ وہ انصار اللہ تھے مگر بعد میں وہ انصار الشیطان ہو گئے۔

دوسری وجہ تسمیہ یہ تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسکندر رومی کے تین سو چار سال بعد بیت اللحم میں پیدا ہوئے۔ بیت اللحم بیت المقدس سے بارہ میل کے فاصلہ پر ہے پھر ان کی والدہ ماجدہ حضرت مریم مصر لے آئیں جب آپ کی عمر بارہ سال کی ہوئی تو آپ کی والدہ آپ کو شام کی بستی ناصرہ میں لے آئیں۔ ناصرہ کے رہنے والوں کو ناصری یا نصاریٰ کہا جانے لگا پھر دین عیسائیت کا نام نصرانیت اور عیسائیوں کا نام نصاریٰ ہو گیا (روح المعانی)

میثاق پختہ وعدہ لیا تھا انجیل میں نصاریٰ سے کہ ایک آنے والے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تشریف لائیں گے مگر آپ کی بعثت کے بعد انہوں نے تکذیب کی

فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ۔ عیسائی انجیل کے عہد و پیمان کو بہت ہی جلد بھول گئے۔

اس کی تفسیر میں مفسرین فرماتے ہیں کہ بموجب قول قتادہ جب نصاریٰ نے انجیل کی بھی پرواہ نہ کی اور اس پر عمل کرنا ترک کر دیا اور رسولوں کی نافرمانی کرنے لگے اور حدود و احکام سے بے پروائی تو اللہ تعالیٰ نے ان میں ایسی پھوٹ ڈالی کہ آپس میں ایک دوسرے کے دشمن بن گئے۔

عداوت۔ عَدٰوَةٌ سے بنا یعنی حد سے بڑھ جانا دشمنی کو عداوت اسی لیے کہتے ہیں

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ دوام کے لیے ہے یعنی قیامت تک حدود میں اس کے بعد کفار کی عداوتیں دوسری نوعیت کی ہوں گی۔ عیسائیوں کی فرقہ بندی کی عداوتیں قیامت تک ہوں گی۔

وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ۔ سَوْفَ یہ خبر ہے سزا دینے کی۔

بروز قیامت وہ اپنے کردار کا بدلہ پائیں گے۔ آسمانی کتابوں کی مخالفت کفر و معصیت نبی آخر الزماں کی تکذیب اور جو کچھ کرتے تھے قیامت کے دن اس کی سزا دے گا۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۔ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔

اے کتاب والو بے شک تمہارے پاس آ گئے ہمارے رسول کہ ظاہر فرماتے ہیں تم پر بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپائی ہیں اور بہت سی معاف فرماتے ہیں بے شک آیا تم میں

marfat.com

اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب ہدایت دیتا ہے اس سے اللہ اسے جو اللہ کی رضا پر چلا سلامتی کی راہ اور انہیں نکالتا ہے اندھیریوں سے روشنی کی طرف اپنے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

اس آیت میں یہود و نصاریٰ کو بتایا کہ ہمارے رسول جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تم میں تشریف لائے اور تمہیں وہ احکام بتاتے ہیں جو تم تورات و انجیل سے پوشیدہ رکھنے کی خواہش کرتے ہو جیسے آیت رجم اور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و مناقب اور اس قسم کی آیتوں کا ذکر بھی نہیں کرتے تو ہمارے محبوب بھی تم سے درگذر فرماتے ہوئے مواخذہ نہیں فرماتے۔ بلکہ معاف فرماتے ہیں۔

دوسری آیت میں حضور کو نور فرمایا اس لیے کہ نور کا کام ہے تاریکی دور کرنا اور روشنی پھیلانا تو حضور کی تشریف آوری سے تاریکی کفر دور ہوئی۔ راہ حق واضح اور روشن ہوئی اور کتاب مبین سے مراد قرآن کریم ہے۔ صاحب روح المعانی بھی یہی فرماتے ہیں کہ قد جاءکم رسولنا سے حضور کی ذات مراد ہے یبین لکم کثیرا میں تورات و انجیل سے نعت پاک۔ آیت الرجم۔ بشارت عیسیٰ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم چھپانا مراد ہے۔

شان نزول: حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ایک بار یہود کی ایک جماعت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ اس نے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم سے رجم کے بارے میں دریافت کیا کہ زانی کو سنگسار کرنا کیسا ہے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں بڑا عالم کون ہے انہوں نے اپنے بادری ابن صوریا کی طرف اشارہ کیا۔

حضور سیدنا نور مجسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن صوریا تجھے قسم ہے اس کی جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی تجھے قسم ہے اس کی جس نے بنی اسرائیل کے سروں پر کوہ طور کو اٹھایا ابن صوریا کانپ گیا فرمایا سچ بتا تورات میں رجم کا حکم ہے یا نہیں۔

ابن صوریا بولا آپ نے حق کی قسم مجھے دی ہے ہاں تورات میں رجم کا تاکیدی حکم ہے۔

فرمایا پھر تم نے رجم کے حکم پر عمل کرنا کیوں چھوڑ دیا۔

اس نے جواباً عرض کیا ہماری قوم میں زنا بہت بڑھ گیا خصوصاً بڑے لوگ اس وبا میں مبتلا ہو گئے تب ہم نے اس کی سزا ہلکی کر دی یعنی زانی کا سر مونڈ دینا۔ منہ کالا کر دینا اور سو کوڑے مارنا اس موقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تائید فرمائی گئی روح المعانی

marfat.com

آگے قد جاء کم من اللہ نور اس پر فرماتے ہیں۔ عظیم دھو نور الھدایۃ نور الانوار والنبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم نور عظیم سے مراد نوروں کے نور جناب مصطفیٰ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اور کتاب مبین سے مراد قرآن کریم ہے جو ہدایت دیتا ہے قبعین رضا کو جو سلامتی کی راہ چلتے ہیں انہیں یہ نور اور کتاب مبین کفر و شرک کی اندھیریوں سے نکال کر اللہ کے حکم سے ایمان کی روشنی کی طرف لے جاتی ہے۔

نور وہ ہے جو خود ظاہر ہو اور دوسرے کو ظاہر کرے۔ نور کی دو قسم ہیں ایک نور حسی جیسے چاند، سورج ستارے چراغ بجلی جس سے آنکھیں منور ہوتی ہیں۔ دوسرا نور عقلی جیسے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم۔ کتاب اللہ یا علم جس سے عقل منور ہوتی ہے کتاب سے مراد قرآن کریم ہے۔ جو حضور علیہ السلام پر نازل ہوا۔ مبین کتاب کی صفت ہے ظاہر کرنے والی۔ قرآن کریم دینی دنیاوی شرعی احکام ظاہر فرماتا ہے۔ اور صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ آگے فرق نصاریٰ کی تصریح اور ان کے عقائد بیان ہوتے اور اس کا رد کیا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

بے شک کفر کیا انہوں نے جو بولے بے شک اللہ مسیح بن مریم ہی ہے آپ فرمائیں اگر یہ بات رکھتا ہے اللہ پر اگر وہ چاہے کہ ہلاک کرے مسیح ابن مریم اور اس کی ماں کو اور تمام زمین والوں کو اور اللہ ہی کی ملک ہے جو آسمانوں اور زمین میں اور جو کچھ ان دونوں میں ہے پیدا کرتا ہے جو چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نصاریٰ نجران نے حضرت مسیح کو خدا مانا اور نصاریٰ کے دو فرقہ یعقوبیہ۔ ملکانیہ کا بھی یہی مذہب ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بدن میں حلول کیے ہوئے ہیں معاذ اللہ تو آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمایا اور صاف پر کفر کا فتوے دیا۔ پھر بتایا کہ اگر مسیح بن مریم خدا ہے تو خدا چاہے تو انہیں ہلاک کر دے اور ان کی ماں اور تمام مخلوق کو موت دیدے تو تمہارے نزدیک جو خدا ہے اسے موت سے روکنے والا کون ہے حقیقت یہ ہے کہ مشیت الٰہی میں کوئی دخیل نہیں۔ بنابریں حضرت مسیح کو خدا بنانا صریح باطل ہے رد الدعائی

marfat.com

ایک نکتہ

آیہ کریمہ میں ارادۃ اللہ کے ساتھ ان یہلک المسیح بن مریم اور امہ اور من فی الارض جمیعا ارشاد ہوا ہے تو اگر نزول آیت کے وقت سے قبل مسیح علیہ السلام ہلاک ہو چکے تھے جیسا کہ جماعت مرتابیہ تغلبہم اللہ تعالے کا عقیدہ باطلہ کاسدہ فاسدہ ہے تو قرآن کریم نے ان ارادات یہلک المسیح کیوں کہا۔ بلکہ یوں فرمانا تھا کہ قتل امامتہ اللہ قبل سنتین واللہ تعالی منزہ عن الموت والفناء والتغیر والتبدل۔

یعنے اے محبوب فرما دیجئے جسے تم ان کہہ رہے ہو اسے تو اللہ تعالے موت دے چکا ہے برسوں قبل اور ذات واجب تعالے شانہ منزہ و مبرا ہے موت و فنا اور تغیر و تبدل سے۔

اب آگے جو فرمایا و امہ ان کی موت نزول آیت سے قبل واقع ہو چکی تھی تو یہاں یہ ماننا پڑے گا کہ ماں کو مثال کی صورت میں پیش کیا گیا۔ گویا یوں ارشاد ہوا فمن یملک من اللہ شیئا ان اراد ان یہلک المسیح بن مریم کما ھلاک امہ اور من فی الارض جمیعا۔ تو ابھی ہلاک نہیں ہوئے اس لیے پھر ارشاد ہوا کہ وہی نہیں بلکہ تمام روئے زمین کے موجودات کے ہلاک کرنے پر اللہ تعالیٰ قادر ہے بنابریں جو ہلاک ہو سکتا ہے جیسے اس کی ماں ہلاک ہو چکیں ایسے ہی تمام روئے زمین میں جو کچھ ہے وہ بقدرۃ اللہ تعالیٰ ہلاک ہو سکتے ہیں اور کوئی ایسا نہیں جو اس کی مشیت میں دخیل ہو سکے تعالی اللہ عما یقولون علوا کبیرا۔

علامہ راغب اصفہانی مفردات میں وامہ کے اشکال کا حل ایسا فرما گئے کہ اب تاویل بعید پر قیاس فرسائی کرنا بیکار ہے وہ فرماتے ہیں۔

ام۔ قولہ تعالی فامہ ھاویۃ ای مثواہ النار فجعلھا امالہ قال وھو نحو ما وأکم النار ام بمعنی مثوا اور ماوی۔

ترجمہ۔ اللہ تعالے کا ارشاد تو اس کی ہاویہ ہے یعنی اس کا ٹھکانا آگ ہے تو آگ کو اس کی ماں کہا جیسے کہ اللہ تعالیٰ یہ فرمان ہے یعنی تمہاری جلنے پناہ آگ ہے یعنی ام کا معنی ٹھکانا اور جائے پناہ بھی ہے۔

بنابریں وامہ کے معنی من یملک من اللہ شیئا ان اراد ان یہلک المسیح بن مریم وامہ کون قوت رکھتا ہے اللہ سے کچھ اگر ارادہ کرے اللہ یہ کہ ہلاک کر دے مسیح ابن مریم کو اور اس کے

marfat.com

مشوا دناوی کو۔ اب جو تاویل پیش کی گئی تھی اس کی بھی حاجت نہیں رہی۔

یہ ایک بات میرے خیال ناقص میں آئی ہے اگر ناظرین پسند کریں تو قبول فرمالیں فہو المراد ورنہ نہ ہے اور وہ بھی مجھ جیسے ہیچ میرز کا۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ

یہودی اور نصرانی بولے ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں فرما دیجئے تو پھر کس لیے تمہارے گناہوں پر عذاب ہوگا بلکہ تم آدمی ہو اس کی مخلوقات میں سے جو پیدا فرمائی جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے نہ اور اللہ ہی کے لیے ہے ملکیت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان دونوں میں ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

ابن جریر بیہقی نے دلائل النبوت میں حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نعمان بن آصی اور بحری بن عمرو اور شاش بن عدی حاضر ہوئے اور گفتگو شروع کی حضور نے انہیں جواب دیے اور دعوت الی اللہ فرمائی اور عذاب آخرت سے ڈرایا تو وہ بولے ماتخوفنا یا محمد نحن واللہ ابناء اللہ واحباؤہ۔ کس لیے آپ ہمیں ڈراتے ہیں خدا کی قسم ہم تو اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اور اس آیت کریمہ میں ان کے دعوی کا ابطال کیا گیا۔

اور چونکہ ایک جگہ ان کا یہ بھی اقرار ہے کہ ہمیں عذاب ہوگا تو گنتی کے دن۔ حیث قال وقالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ قل اتخذتم عند اللہ عہدا فلن یخلف اللہ عہدہ ام تقولون علی اللہ مالا تعلمون بولے ہرگز ہمیں آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دن۔ فرمائیں کیا تم نے عہد لے لیا ہے تو ہرگز اللہ اپنے عہد کے خلاف نہ کرے گا تو حضور نے فرمایا۔

تو جب تمہیں اس امر کا بھی اقرار ہے کہ گنتی کے دن تم جہنم میں رہو گے تو غور کرو اور سوچو کہ کوئی باپ اپنے بیٹے کو بلکہ کوئی شخص اپنے پیارے کو آگ میں جلانا گوارا کرتا ہے جب ایسا نہیں اور یقیناً نہیں تو تم کیسے بیٹے ہو اور تمہارا فرضی خدا کیسا باپ ہے جب یہ بات روشن ہو چکی تو تمہارا دعوی نحن ابناء اللہ کا کذب و بطلان تمہارے اقرار سے ثابت ہے اس کے بعد تنبیہ فرمائی گئی۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا

marfat.com

جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اے کتاب والو بے شک تمہارے پاس آگیا ہمارا رسول کہ تم پر ہمارے احکام ظاہر فرماتے ہے بعد اس کے کہ رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا۔ تاکہ تم نہ کہہ سکو ہمارے پاس کوئی خوشخبری اور ڈر سنانے والا نہ آیا تو یقیناً آیا تم میں خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

شانِ نزول: حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں حضرت معاذ بن جبل سعد بن عبادہ عقبہ بن وہب نے دو راہبوں سے کہا جن کا نام رافع بن حرملہ اور وہب بن یہودا تھا کہ تم لوگوں نے زمانہ جہالت میں ہم لوگوں کو نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت دی تھی اور تم نے اوصاف حمیدہ بھی بیان کیے تھے اب جب آقائے نامدار صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں اور تمہاری بتائی ہوئی اوصاف بھی موجود ہیں تو تم ایمان کیوں نہیں لاتے؟ انہوں نے جواب میں کہا کہ ہماری کتابوں میں کوئی خبر نہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ ان کی اس بات کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس آیت کریمہ میں حضور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی۔ اور علی قرۃ اس لیے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پانچ سو انہتر سال کی مدت زمانہ فترت ہے اتنی لمبی مدت نبی سے خالی رہی۔ اس کے بعد حضور کے تشریف لانے کا احسان رکھا اور فرمایا لقد منّ اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا اور یہ احسان اس لیے فرمایا کہ نہایت حاجت کے وقت اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم نعمت عطا فرمائی اور منکرین کے الزام عدم اتیان بشیر و نذیر کا عذر بھی رفع فرما دیا۔

یہاں ایک بیانی عروس کی نہایت خوبی سے جھلک ہو رہی ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کو ملنے اور اس کے ساتھ لو لگانے اور اس کے خلاف عقیدہ بھی ظاہر کرے وہ کس طرح اللہ کا محبوب ہو سکتا ہے۔

تعصی الالٰہ وانت تظھر حبہ — ھذا العرھی فی الفعال بدیع

لو کان حبک صادقا لاطعتہ — ان المحب لمن یحب مطیع

تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی بھی کرتا ہے اور اس کی محبت کا دعویٰ بھی کرتا ہے مجھے اپنی زندگی کی قسم یہ تو عجیب خیال ہے۔

اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو اس کی اطاعت کرتا کیونکہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کا مطیع اور فرمانبردار ہوتا ہے۔

marfat.com

تحقیق لفظ فترۃ

روح المعانی میں ہے۔ فترۃ۔ یعنی رسولوں کی آمد کی بندش۔ اور فَتْرَۃٌ فَعْلَۃٌ کے وزن پر ہے جبکہ چلتا کام رک جائے فَتَرَ کا معنی ہے ٹھہر گیا اس میں اصل یہ ہے کہ جو کام پہلے ہو رہا تھا وہ رک جائے اور تمام مفسرین کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ رسولوں کی آمد منقطع ہو گئی۔

مفردات راغب اصفہانی میں ہے۔ فتر کا معنی ہے تیزی کے بعد سکون اور سختی کے بعد نرمی اور طاقت کے بعد کمزوری۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے اہل کتاب بیشک آیا تمہارے پاس ہمارا رسول بیان کرتا ہے تمہارے لیے رسولوں کی بندش کے بعد یعنی جبکہ رسولوں کا آنا بند ہو چکا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا فرشتے اللہ کی عبادت سے کبھی رکتے نہیں۔

خلاصہ یہ کہ فتور اس زمانۂ تعطل کو کہتے ہیں جس وہ کام منقطع ہو جائے جو ہو رہا تھا اور مفسرین کے نزدیک وہ انقطاع مراد ہے جو مابین دو رسولوں کے ہو۔

مقدار زمانہ فترۃ مابین عیسیٰ و سید الانبیاء علیہم السلام

روح المعانی میں ہے کہ اس مدت میں اختلاف ہے جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان ہے۔

قتادہ کہتے ہیں پانچ سو ساٹھ سال ہے۔

ابن جریج کے نزدیک پانچ سو سال ہے۔

ضحاک کہتے ہیں چار سو تیس سال اور چند سال ہیں۔

اور بروایت ابن عساکر سلمان کے نزدیک چھ سو سال ہیں۔

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ حضور اور عیسیٰ علیہما السلام کے مابین تین نبی اور بھی آئے جس کی طرف قرآن کریم میں اشارہ ہے۔

ارسلنا الیھم اثنین فکذبوھما فعززنا بثالث

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہما السلام کے مابین چار نبی اور ہیں۔ تین تو وہ جن کی طرف آیہ کریمہ مذکورہ میں اشارہ ہے اور ایک عرب قبیلہ بنی عبس سے جن کا نام

marfat.com

خالد بن سنان علیہ السلام ہے۔

جس کے متعلق حضور نے بھی فرمایا ذلک نبی ضیعہ قومہ یہ نبی تھے۔ ان کی قوم نے ان کو ضائع کر دیا۔

پھر علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ تین نبی تو وہ ہیں جن کی طرف آیت کریمہ میں اشارہ ہے۔ لیکن خالد بن سنان عیسیٰ ان کے متعلق راغب بھی متردد ہیں۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ قبل عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے اس لیے کہ حضور نے فرمایا ہے۔

لانبی بینی وبینہ عیسیٰ صلی اللہ علیہما وسلم

حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں دنیا و آخرت میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سب سے زیادہ قرابت رکھتا ہوں۔ انبیاء علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں مختلف ہیں۔ دین سب کا ایک ہے اور ہم دونوں کے درمیان کوئی اور پیغمبر نہیں ہوا۔
(بخاری۔ مسلم)

حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کے مابین مدت فترت

روح المعانی۔ وکان بین موسیٰ وعیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام الف وسبعمائۃ سنۃ فی المشہور۔ بروایت مشہورہ موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کے مابین ایک ہزار سات سو سال کا زمانہ فترت گذرا ہے۔

باحوالہ ترجمہ رکوع چہارم سورۃ مائدہ پ۶

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْکُمْ اَنْبِیَآءَ وَجَعَلَکُمْ مُّلُوْکًا وَّاٰتٰکُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا میری قوم یاد کرو اس نعمت کو جو اللہ نے تم پر کی جب کیا تم میں نبیوں کو اور بنایا تمہیں بادشاہ اور دیا تم کو وہ جو نہیں دیا کسی اس زمانہ میں۔

یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَۃَ الَّتِیْ

اے قوم داخل ہو اس مقدس زمین میں جو لکھ دی ہے

marfat.com

كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ
فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝

اللہ نے تمہارے لیے اور نہ پلٹو اپنی ایڑیوں
پر کہ تو پلٹو گے تم زیان میں۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا
لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا
فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝

بولے اے موسیٰ بے شک اس میں قوم جبارین
ہے اور ہم ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک
وہ نہ نکل جائیں وہاں سے تو اگر وہ نکل جائیں وہاں
سے تو ہم داخل ہوں گے۔

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا
دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۝

کہا دو مردوں نے جو ایسے تھے کہ ڈرتے تھے
اللہ نے انہیں فضل کیا بولے ان پر داخل ہو
دروازے سے تو جب داخل ہو جاؤ تو تم ہی
غالب رہو گے۔

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا
دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ
فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝
قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ
فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝

اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر ہو تم ایمان والے
بولے اے موسیٰ ہم تو ہرگز وہاں داخل نہ ہوں
گے کبھی جبتک وہ وہاں ہیں تو آپ جائیں اور آپ
کا رب تو مقاتلہ کرو تم ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔
عرض کی موسیٰ نے اے میرے رب مجھے اختیار
نہیں مگر اپنا اور اپنے بھائی کا تو میں جدا کر دے
ہم میں اور اس قوم میں جو بے حکم ہے۔

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ
يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۗ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ
الْفٰسِقِيْنَ ۝

فرمایا تو وہ زمین ان پر حرام ہے چالیس برس بھٹکتے
پھریں زمین میں تو تم دا فسوس کرو اور قوم
فاسق کے۔

حل لغات رکوع چہارم پ ۶ سورۂ مائدہ

وَ۔ اور	اِذْ۔ جب	قَالَ۔ کہا	مُوْسٰى۔ موسیٰ نے
لِقَوْمِهٖ۔ اپنی قوم سے	يٰقَوْمِ۔ اے میری قوم	اُذْكُرُوْا۔ یاد کرو	نِعْمَةَ۔ احسان

marfat.com

اذکروا - یاد کرو
نعمت - نعمتیں
علیکم - تم پر
اذ - جبکہ
جعل - بنائے
فیکم - تم میں
انبیاء - نبی
وجعلکم - بنایا تم کو
ملوکا - بادشاہ
واتاکم - دیا تم کو
لم - نہ
یؤت - دیا
احدا - کسی کو
من - سے
العلمین - جہان
یقوم - اے میری قوم
ادخلوا - داخل ہو
الارض - زمین
التی - جو
کتب - لکھی
اللہ - اللہ نے
لکم - تمہارے لیے
ولا - نہ
ترتدوا - پھرو
علی - اوپر
ادباركم - الٹی پاؤں
تنقلبوا - تو پھرو گے
خسرین - زیانکار
قالوا - بولے
بل - بیشک
فیہا - اس میں
یموسی - اے موسیٰ
انا - ہم
جبارین - طاقتور
لن - ہرگز نہ
وان - اور
ندخلہا - داخل ہونگے
حتی - یہانتک کہ
ان - اگر
یخرجوا - نکل جائیں
یخرجوا - نکل جائیں
منہا - اس سے
فان - پھر اگر
فانا - تو ہم
یخرجوا - نکل جائیں
منہا - اس سے
فانا - تو ہم
داخلون - داخل ہونگے
رجلان - دو آدمیوں نے
من الذین - ان سے جو
یخافون - ڈرتے تھے
اللہ - اللہ نے
علیہما - ان پر
ادخلوا - داخل ہو
انعم - انعام کیا
علیہم - ان پر
فاذا - پھر جب
فانکم - تو تم ہی
وان - اور
اللہ - اللہ ہی کے
علی - اور
مومنین - مومن
کنتم - ہو تم
ان - اگر
ہم - ہم
لن - ہرگز نہ
منہا - اس میں
ابدا - کبھی
ما دامو - جبتک رہیں وہ
ان - جب تک
فیہا - اس میں
وان - اور
ربک - تیرا رب
ہہنا - یہاں
قاعدون - بیٹھے ہیں
انا - ہم
لا - نہیں
ہاہنا - یہاں
ان - ہیں
نفسی - اپنی جان کا
وان - اور
اخی - اپنے بھائی کا
بین - درمیان
فرق - تو جدا کر دے
بیننا - ہمارے درمیان
وبین - اور
القوم - قوم
الفسقین - نافرمان

marfat.com

القوم - قوم	الفسقین - بدکار	قال - فرمایا	انہا - بیشک وہ
محرمۃ - حرام ہے	علیہم - ان پر	اربعین - چالیس	سنۃ - سال تک
یتیہون - پھریں گے پریشان	فی - میں	الارض - زمین کے	فلا - تو نہ
تاس - غم کھا	علی - اوپر	القوم - قوم	الفاسقین - بدکردار کے

مختصر تفسیر رکوع چہارم پ ۶ سورۃ مائدہ

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْکُمْ اَنْبِیَآءَ وَجَعَلَکُمْ مُّلُوْکًا وَّاٰتٰکُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝ یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَۃَ الَّتِیْ کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِکُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ۝

اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے اے میری قوم یاد کرو اس احسان الٰہی کو جو تم پر ہوا کہ تم میں نبی بنائے اور تم کو بادشاہ بنایا اور دیا تمہیں وہ جو آج سارے جہان میں کسی کو نہ دیا۔ اے میری قوم اب داخل ہو زمین مقدس میں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے اور نہ پلٹو ایڑیوں پر کہ یہ پلٹنا نقصان پر ہوگا۔

پہلی نعمت نبوت ہے کسی قوم میں کسی قبیلہ میں اتنے نبی نہ آئے جتنے بنی اسرائیل میں آئے حضرت یعقوب علیہ السلام سے مسلسل بنی اسرائیل میں نبی آتے رہے۔ ہمارے نبی علیہ السلام بنی اسماعیل میں تشریف لائے جَعَلَ ماضی فرمایا گیا (تفسیر کبیر)

ان آیات میں اول تو پیغمبروں کی ذات مبارکہ کو نعمت فرمایا اور ان کی بعثت کو احسان سے تعبیر کیا اور اس احسان اور نعمت کی تذکیر کا موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا اس لیے کہ ان کی ذات برکات وخیرات کا سبب ہے اس سے یہ مسئلہ مستفاد ہوتا ہے کہ جب عام انبیاء کی ذات کو نعمت فرمایا تو ذات مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء بدرجہ اولیٰ نعمت ہے اور تذکیر نعمت کے لیے قرآن کریم میں امر وجوبی نافذ ہو چکا ہے حیث قال اللہ تعالیٰ واما بنعمۃ ربک فحدث بنابریں بہ نیت تذکیر نعمت اگر محافل میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کیے جائیں تو ناجائز یا بدعت تو کجا موجب رحمت و برکات ہی ہوں گی۔ یہی وجہ ہے کہ احناف اہل سنت اس قسم کے محافل کو موجب برکات و خیرات اور باعث اجر عظیم خیال کرتے ہیں۔ اور اس کے محمود و مستحسن ہونے میں آیت کریمہ

marfat.com

مؤید ہے:

جَعَلَكُمْ مُلُوكًا۔ ملوک جمع ہے مَلِک کی جس کے معنی سلطان۔ بادشاہ ہے جیسے بنی اسرائیل میں نبی بہت ہوئے جو نبی بھی ہیں اور سلطان بھی جیسے حضرت یوسف و حضرت داؤد و حضرت سلیمان علیہم السلام ہیں۔

دوسری نعمت فرمائی کہ تمہیں بادشاہ کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ آزاد صاحب حشم و خدم بنایا یا آنکہ اول تم لوگ فرعونیوں کے ہاتھوں مقید تھے اور ان کی زنجیر غلامی تمہاری گلوگیر تھی اس سے تمہیں نجات دلائی۔ عیش و آرام کی زندگی عطا فرمائی۔ یہ بھی اللہ تعالے کی بڑی نعمت تھی۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں جو خادم عورت سواری رکھتا وہ ملک یعنی بادشاہ کہلواتا تھا کذا فی روح المعانی۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے کسی نے کہا کہ ہم فقیر مہاجر ہیں۔ فرمایا کیا تیرے پاس بیوی ہے رہنے کو مکان ہے اس نے جواب دیا کہ ہاں فرمایا تو غنی ہے اس نے کہا کہ خادم بھی ہے فرمایا تو بادشاہ ہے۔ خازن اور اتاکم ما لم یؤت احدا من العالمین سے وہ نعمتیں یاد دلائی گئی ہیں جیسے دریا میں راہ بنانا۔ دشمن اور لشکر فرعون کو غرق نیل کرنا۔ من و سلوی اتارنا۔ پتھر سے بارہ چشمے جاری کر دینا۔ ابر کو سائبان بنانا وغیرہ روح المعانی۔

اسکے بعد موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو جہاد میں پر جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دیا اور اس میں بارہ سردار مقرر فرمائے جس کا تذکرہ اس سے قبل رکوع ۳ سورہ مائدہ میں ہو چکا ہے۔

اس کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی تھی کہ یہ زمین اللہ تعالے نے تمہارے لیے لکھ دی ہے۔ ارض مقدس کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ وہ زمین ہے جو اکثر انبیاء کرام کا مسکن رہا ہے۔ روح المعانی۔ ارض مقدس وہ پاک و صاف سرزمین ہے جہاں وبائی بیماریاں قحط اور آفات نہیں آتیں۔

اس سے ایک مسئلہ یہ بھی نکلتا ہے کہ

جس زمین پر انبیاء کی سکونت ہو وہ زمین شرف حاصل کر لیتی ہے اور اس زمین کی زیارت دوسروں کے لیے موجب برکت و سعادت ہے اور ذات اقدس سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جس زمین میں جلوہ آرا ہوئے اسے تو اللہ تعالے نے مقسم بہ بنا کر لا اقسم بھذا البلد۔ و انت حل بھذا البلد فرمایا۔

marfat.com

کلبی سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کوہ لبنان پر چڑھے تو آپ کو حکم ہوا کہ یہاں سے آپ نظر ڈالیں تو جہاں تک آپ کی نظر پہنچے گی وہ تمام زمین مقدس ہوگی اور وہی آپ کی ذریت کی میراث بن جائے گی یہ زمین طور اور اس کے گرد و پیش کی تھی۔ ایک قول میں ملک شام بھی ہے۔ اور ایک قول میں اردن ہے۔ چنانچہ علامہ آلوسی روح المعانی میں اس کے آگے یوں فرماتے ہیں۔

والارض المقدسۃ ھی کما روی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما والسدی وابن زید بیت المقدس وقال الزجاج دمشق وفلسطین والاردن وقال مجاھد ھی ارض الطور وما حولہ وعن معاذ بن جبل ھی ما بین الفرات وعریش مصر۔

بیت المقدس ہے یا دمشق ہے یا فلسطین ہے یا ملک شام کا اونچا ٹیلہ اردن ہے یا زمین طور اور اس کے گرد کا حصہ ہے یا مابین فرات و عریش مصر ہے۔

قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِنَّ فِیْھَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَھَا حَتّٰی یَخْرُجُوْا مِنْھَا فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْھَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْھِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْہُ فَاِنَّکُمْ غٰلِبُوْنَ وَعَلَی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوْٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

بولے اے موسیٰ اس زمین میں قوم جبارین ہیں اور اس میں ہم ہرگز نہ داخل ہوں گے حتیٰ کہ نکل جائیں وہ اس سے تو ہم داخل ہوں بولے دو آدمی اللہ سے ڈرنے والوں میں سے کہ انعام فرمایا اللہ نے ان دونوں پر کہ داخل ہو جاؤ ان پر دروازے سے تو جب داخل ہو جاؤ تم اس میں تو تم ہی غالب رہو گے اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر تم مومن ہو۔

مفسرین نے فرمایا کہ وہ دو آدمی کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون تھے یہ ان بارہ سرداروں میں تھے جن کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم جبارین کا حال دریافت کرنے کے لیے بھیجا تھا اور ہدایت کی تھی کہ تمام حال واپس آکر کسی سے نہ کہیں صرف ہمیں بتائیں۔ اس عہد پر مذکورہ دو نقیب قائم رہے باقی جتنے تھے انہوں نے قوم پر سب کچھ افشا کر دیا۔ ان دو نقیبوں نے کہا تم شہر کے دروازے سے بے دھڑک داخل ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر بھروسہ کرو کہ وہ اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا۔ تم جبارین کے قوی ہیکل جسیم حتیٰ کہ عوج بن عنق جس کے متعلق نہ معلوم کیا کیا لکھا جا چکا ہے۔ لیکن علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ اخبار عوج بن عنق وھی حدیث خرافۃ اس لیے ہم نے اس کی نقل سے احتراز کیا۔ بہرحال قوم جبارین کے قوی ہیکل ہونے پر تو لفظ جبارین ہی خود مؤید ہے۔ لہٰذا اس میں شک

marfat.com

نہیں کہ وہ قوم طاقت ور اور قوی ہیکل ضرور تھی۔ اگرچہ نقل روایت میں ایک عجیب و غریب روایت میں نقل فرماتے ہیں۔ وہو ہذا

اخرج ابن عبد الحکم فی فتوح مصر عن ابن جبیرۃ قال استظل سبعون رجلا من قدوم موسی علیہ السلام فی قحفۃ رجل من العمالقۃ ستر آدمی موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے عمالقہ کے ایک آدمی کے تالو کی ہڈی کے سایہ میں آجاتے تھے۔ مگر یہ روایتیں تو روایتیں ہی ہیں۔

تو موسیٰ علیہ السلام کے ان دو نقیبوں نے فرمایا کہ وہ سب کچھ سہی مگر دل سے وہ سخت کمزور ہیں تو جب ان دو نقیبوں نے یہ کہا تو قوم بنی اسرائیل سخت برہم ہوگئی اور ان پر سنگ باری کی ٹھان لی اور بگڑ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے۔

قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝ بگڑ کر وہ کہنے لگے اے موسیٰ ہم وہاں کبھی نہ جائیں گے جبتک وہ قوم وہاں ہے تو آپ جائیں اور آپ کا رب تم دونوں مقاتلہ کرو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

اور یہ دس بد عہد نقیب مقام تیہ میں بڑی آفتوں میں مبتلا ہو کر مر گئے۔ التفسیر کبیر

اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ عزت میں عرض کی۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۝

عرض کی اے میرے رب مجھے اختیار نہیں مگر اپنی جان پر اور اپنے بھائی پر تو تو ہمیں ان بے حکم فاسقوں سے جدا کر دے۔

ملک سے مراد قبضہ اختیار۔ اَخِی سے مراد حضرت ہارون علیہ السلام ہیں یہ حضرت موسیٰ کے بھائی تھے۔ یوشع علیہ السلام بھانجے تھے اور کالب بن یوفنا بہنوئی تھے۔

اے میرے رب مجھے اپنی جان اور بھائیوں پر اختیار ہے بنی اسرائیل میرے کہنے سے جہاد نہیں کرتے لہٰذا آخرت میں بھی یہ لوگ ہمارے ساتھ نہ رہیں۔ یعنی ہمیں ان کی صحبت سے علیحدہ کر دے یا ان کے ہمارے مابین فیصلہ فرما دے تو ارشاد ہوا۔

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً یَتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو وہ زمین ان پر حرام ہے چالیس برس تک بھٹکتے پھریں زمین میں تو تم ان فاسقوں کا افسوس نہ کرو۔

marfat.com

یعنی ارض مقدسہ (یہ شام و مصر کے درمیان ایک وسیع علاقہ ہے جسے تیہ کہتے ہیں) میں یہ مخالفت کنندہ احکام داخل نہ ہو سکیں گے وہ زمین جس میں یہ لوگ بھٹکتے پھرے کل نو کوس چوڑے اور تئیس میل لمبے میدان میں تھی اور قوم چند لاکھ اور پھر جنگی سامان بھی ان کے ساتھ تھا۔ یہ تمام دن خاک پھانکتے چلتے جب شام ہوتی تو اپنے کو وہیں پاتے جہاں سے چلے تھے انہیں من جانب اللہ حکم عدولی کی سزا تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون اور یوشع بن نون اور کالب ان کے لیے اللہ تعالے نے ہر قسم کی آسانیاں عطا فرمائیں۔ یہ چند لاکھ اس چھوٹے سے رقبہ زمین میں چالیس برس سرگرداں و حیران پھرتے رہے اور نکل نہ سکے یہ معجزہ موسوی تھا یا عذاب الٰہی۔

فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ ۔ اس میں خطاب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہے اور قوم فاسقین سے مراد ضدی نافرمان اسرائیلی ہیں۔

بہرحال آخر تنگ آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کھانے پینے وغیرہ کی ضروریات طلب کرنے لگے اور اپنی تکالیف کا شکوہ کیا آپ نے ان پر رحم فرما کر دعا کی تو اللہ تعالے نے ان کو آسمانی غذا من و سلویٰ عطا فرمایا اور لباس کا نظام یوں ہوا کہ ان کے بدن پر ہی لباس پیدا ہوتا اور جسم کے ساتھ بڑھتا رہتا۔ میلا بھی نہ ہوتا اور کوہ طور کا ایک سفید پتھر انہیں ملا جس میں ان کے بارہ قبیلوں کے لیے بارہ چشمے ضرب عصا سے جاری ہو گئے اور سایہ کے لیے ایک ابر پیدا ہوا جو تیہ میں جتنے لوگ داخل ہوئے تھے ان پر سایہ کرتا۔ ان میں چند روز میں ان میں سے چوبیس سال سے زیادہ عمر والے سب مر گئے یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا کے سوا کوئی بھی ارض مقدس میں داخل نہ ہو سکا۔

ایک روایت ہے کہ حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ کی وفات بھی اسی جنگل میں ہوئی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے چالیس سال بعد حضرت یوشع بن نون کو نبوت عطا ہوئی اور قوم جبارین پر پھر جہاد کا حکم ملا۔ آپ بچے ہوئے بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر گئے اور جبارین پر جہاد کیا۔ اور بیت المقدس کو فتح کیا (روح المعانی)۔

حضرت یوشع علیہ السلام کی عمر مبارک ایک سو چھبیس سال ہوئی۔ افرائیم پہاڑ میں دفن کیا۔ آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ستائیس سال زندہ رہے (روح المعانی۔ خازن)

بامحاورہ ترجمہ رکوع پنجم سورۃ مائدہ پ ۶

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اور پڑھ کر سنائیں انہیں آدم کے بیٹوں کی سچی خبر

marfat.com

إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا
وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ
قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

جب دونوں نے ایک منت پیش کی تو قبول
ہوئی ایک کی اور نہ قبول ہوئی دوسرے سے
بولا میں ضرور تجھے قتل کروں گا۔ بولا جزا اس کی نہیں
کہ قبول کرتا ہے اللہ ڈر والوں سے۔

لَئِنْ بَسَطْتَّ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَا أَنَا
بِبَاسِطٍ يَّدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ ۚ إِنِّيْ
أَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

بے شک اگر تو بڑھائے گا ہاتھ میری طرف
کہ مجھے قتل کرے میں نہ بڑھاؤں گا ہاتھ تیری طرف
کہ تجھے قتل کروں میں ڈرتا ہوں اللہ سے جو عالم کا
پروردگار ہے۔

إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ تَبُوْءَ بِإِثْمِيْ وَإِثْمِكَ
فَتَكُوْنَ مِنْ أَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ
جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝

میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا گناہ اور تیرا گناہ بھی
تجھی پر ہو تو ہو جائے تو جہنمیوں سے اور یہ ہے
انصافوں کی سزا ہے۔

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ أَخِيْهِ
فَقَتَلَهٗ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

تو خواہش کی اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل
کی تو قتل کر دیا اسے تو صبح کی نقصان کاروں سے۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْأَرْضِ
لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ أَخِيْهِ ۚ
قَالَ يٰوَيْلَتٰى أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِثْلَ
هٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِيْ ۚ
فَأَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۝

تو اللہ نے ایک کوا بھیجا کہ کریدتا تھا زمین میں
تاکہ دکھائے اسے کہ کس طرح چھپائے لاش اپنے
بھائی کی بولا افسوس میں عاجز ہوں اس سے کہ
ہوتا اس کوے جیسا تو چھپا دیتا لاش اپنے بھائی
کی تو صبح کی پچھتانے والوں سے۔

مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ
أَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ
فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۚ وَ
مَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَآ أَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۚ
وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ إِنَّ
كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْأَرْضِ
لَمُسْرِفُوْنَ ۝

اس سبب سے لکھ دیا ہم نے بنی اسرائیل پر کہ جو
قتل کرے کسی جان کا بغیر بدلے جان کے یا فساد
کرے زمین میں تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا
اور جو زندہ رکھے اس جان کو تو گویا زندہ رکھا سب
لوگوں کو اور البتہ ان کے پاس آئے ہمارے
رسول دلائل کے ساتھ پھر یقیناً ان میں سے بہت
بعد اس کے زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں۔

marfat.com

إِنَّمَا جَزَٰٓؤُا۟ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَ
رَسُولَهُۥ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ فَسَادًا
أَن يُقَتَّلُوٓا۟ أَوْ يُصَلَّبُوٓا۟ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ
وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَٰفٍ أَوْ يُنفَوْا۟ مِنَ
ٱلْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى
ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ عَذَابٌ
عَظِيمٌ ۝

جزا ایں نیست کہ وہ جو محاربہ کرتے ہیں اللہ اور
اس کے رسول سے اور کوشش کرتے ہیں
زمین میں فساد کی یہ کہ قتل کیے جائیں یا سولی دیے
جائیں یا ایک طرف سے ہاتھ کاٹے جائیں اور
پیر کاٹے جائیں دوسری طرف سے یا دور کر
دیے جائیں زمین سے یہ ان کے لیے رسوائی
ہے دنیا میں اور ان کے لیے آخرت میں عذاب
ہے دردناک۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُوا۟ مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا۟
عَلَيْهِمْ ۖ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ۝

مگر وہ جنہوں نے توبہ کی اس سے قبل کہ تم قابو
پاؤ ان پر تو جان لو بے شک اللہ بخشنے والا
مہربان ہے۔

حل لغات رکوع پنجم سورہ مائدہ پ۶

و۔ اور	اتل۔ پڑھ	علیہم۔ ان پر	نبا۔ خبر
ابنی۔ دو بیٹوں	آدم۔ آدم کی	بالحق۔ سچی	اذ۔ جب
قربانا۔ منت	قربانا۔ پیش کی	تقبل۔ تو قبول ہوئی	من احدھما۔ ان میں
سے ایک کی	و۔ اور	لم۔ نہ	یتقبل۔ قبول ہوگی
من الاخر۔ دوسرے کی	قال۔ بولا	لاقتلنك۔ میں تجھے قتل کرونگا	قال۔ بولا
انما۔ اسکے سوا نہیں کہ	یتقبل۔ قبول کرتا ہے	اللہ۔ اللہ	من المتقین۔ پرہیزگاروں کی
لئن۔ اگر	بسطت۔ تو بڑھائیگا	الی۔ میری طرف	یدك۔ اپنا ہاتھ
لتقتلنی۔ تاکہ مجھے قتل کرے	ما۔ نہیں	انا۔ میں	بباسط۔ بڑھانے والا
یدی۔ اپنا ہاتھ	الیك۔ تیری طرف	لاقتلك۔ تاکہ میں تجھے قتل کروں	انی۔ بیشک میں
اخاف۔ ڈرتا ہوں	اللہ۔ اللہ سے جو	رب۔ پروردگار ہے	العلمین۔ سب جہانوں کا
انی۔ بے شک میں	ارید۔ چاہتا ہوں	ان۔ یہ کہ	تبوء۔ لوٹے تو

marfat.com

انی - میرے گناہ
من - صحب النار - آگ والوں سے
جزاء - بدلہ ہے
الظلمین - ظالموں کا
نفس - نفس نے
قتل - قتل کرنا
فاصبح - تو ہوگیا
من الخسرین - زیانکار
فاواہ - ایک کوا
یبحث - کریدتا تھا
لیریہ - تاکہ دکھائے اسکو
کیف - کس طرح
اخیہ - اپنے بھائی کی
قال - کہا
ان - یہ کہ
اکون - ہوجاؤں
الغراب - کوّے کے
فاواری - تو چھپالیتا
فاصبح - تو ہوگیا
من النّدمین - پچھتانے والوں سے
من - سبب سے
کتبنا - ہم نے لکھا
اسرائیل - اسرائیل کے
علی - اوپر
انہ - یہ کہ
نفسا - کسی آدمی کو
بغیر - بغیر
فساد - فساد کے
فی - میں
قتل - قتل کیا
الناس - لوگوں کو
لقد - بیشک
جاءتہم - آئے انکے پاس
ثم - پھر
ان - بیشک
بعد - بعد
ذلک - اس کے
لمسرفون - حد سے بڑھنے والے ہیں
انما - جزا ایں نیست کہ
یحاربون - لڑیں
اللہ - اللہ
و - اور
یسعون - کوشش کریں
رسولہ - اسکے رسول سے
فی - میں
ان - یہ کہ
الارض - زمین کے
یقتلوا - قتل کیے جائیں
او - یا
یصلبوا - سولی دیے جائیں
تقطع - کاٹے جائیں
ایدیہم - ان کے ہاتھ
و - اور
ارجلہم - انکے پاؤں
من خلاف - الٹے کے
او - یا
ینفوا - دور کردیے جائیں
من الارض - زمین سے
ذلک - یہ
لہم - اس کے
خزی - رسوائی
فی - میں
الدنیا - دنیا کے
و - اور
لہم - ان کے لیے
فی - میں
الاخرۃ - آخرت کے
عذاب - عذاب
عظیم - بڑا
الا - مگر
الذین - وہ لوگ
تابوا - توبہ کرلیں
من قبل - پہلے
ان - یہ کہ
تقدروا - تم قابو پالو
علیہم - ان پر
فاعلموا - تو جان لو
ان - یہ کہ
اللہ - اللہ
غفور - بخشنے والا ہے
رحیم - مہربان ہے
یا - اے
ایہا - وہ لوگو
الذین - جو
امنوا - ایمان لائے ہو
اتقوا - ڈرو
اللہ - اللہ سے
ابتغوا - ڈھونڈو
الیہ - اسکی طرف
الوسیلۃ - وسیلہ
جاہدوا - جہاد کرو
فی - میں
سبیلہ - اسکی راہ
لعلکم - تاکہ تم
تفلحون - فلاح پاؤ
ان - یہ کہ
الذین - جو لوگ
کفروا - کافر ہوئے
لو - اگر
ان - یہ کہ
لہم - ان کے لیے
ما - جو کچھ
فی - میں
الارض - زمین کے
جمیعا - سب کا سب
و - اور
مثلہ - اسی جیسا
معہ - اسکے ساتھ
لیفتدوا - فدیہ دیدیں
بہ - اس کا
من عذاب - عذاب سے
یوم - دن
القیمۃ - قیامت کے
ما - نہ
تقبل - قبول کیا جائے
منہم - ان سے
و - اور
لہم - ان کے لیے
عذاب - عذاب
الیم - دردناک
یریدون - وہ چاہیں گے
ان - یہ کہ
یخرجوا - نکلیں
من النار - آگ سے
و - اور
ما - نہ
ہم - وہ
بخرجین - نکلنے والے ہیں
منہا - اس سے
و - اور
لہم - ان کے لیے
عذاب - عذاب
مقیم - ہمیشہ کا
و - اور
السارق - چور
السارقۃ - چورنی
فاقطعوا - تو کاٹ دو
ایدیہما - ان کے ہاتھ
جزاء - بدلہ
بما - اس کا جو
کسبا - انہوں نے کمایا
نکالا - عبرت کا
من اللہ - اللہ کی طرف سے
عزیز - زبردست
حکیم - حکمت والا
فمن - پھر جو کوئی
تاب - توبہ کرلے
من بعد - بعد
ظلمہ - اپنے ظلم کے
و - اور
اصلح - درست کرلے
ان - یہ کہ
اللہ - اللہ
یتوب - توبہ قبول کرتا ہے
علیہ - اسکی
ان - یہ کہ
اللہ - اللہ
غفور - بخشنے والا ہے
رحیم - مہربان ہے
الم تعلم - کیا تو نہیں جانتا
ان - یہ کہ
اللہ - اللہ
لہ - اسی کے لیے
ملک - بادشاہی ہے
السموت - آسمانوں کی
و - اور
الارض - زمین کی
یعذب - عذاب دیتا ہے
من یشاء - جسکو چاہے
یغفر - بخش دیتا ہے
لمن یشاء - جسکو چاہے
و - اور
اللہ - اللہ
علی - اوپر
کل - ہر
شیء - چیز کے
قدیر - قدرت والا ہے

marfat.com

ینقوا۔ دور کیے جائیں	من الارض۔ زمین سے	ذلک۔ یہ	لہم۔ ان کے لیے
خزی۔ ذلت ہے	فی۔ میں	الدنیا۔ دنیا کے	و۔ اور
لہم۔ ان کے لیے	فی۔ میں	الاخرۃ۔ آخرت کے	عذابٌ۔ عذاب ہے
عظیم۔ بڑا	الا۔ مگر	الذین۔ وہ جو	تابوا۔ توبہ کرلیں
من قبل۔ پہلے اس سے	ان۔ کہ	تقدروا۔ قابو پاؤ	علیہم۔ ان پر
فاعلموا۔ تو جان لو	ان۔ بیشک	اللہ۔ اللہ	غفور۔ بخشنے والا

رحیم۔ مہربان ہے۔

مختصر تفسیر رکوع پنجم سورۃ مائدہ پ ۶

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور انہیں پڑھ کر سنائیے آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر جب دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی بولا میں تجھے ضرور قتل کروں گا اللہ اس سے قبول کرتا ہے جو متقی ہو اگر تو اپنا ہاتھ مجھ پر بڑھائے گا کہ مجھے قتل کرے تو میں اپنا ہاتھ تجھ پر نہ بڑھاؤں گا کہ تجھے قتل کروں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو پروردگار عالم ہے۔

وَاتْلُ۔ اتل سے بنا۔ تلاوت آیات قرآنی کا پڑھنا۔

یہ دو صلبی بیٹے آدم علیہ السلام کے ہیں جن کا نام ہابیل و قابیل تھا۔ اس خبر سنانے سے مقصد یہ ہے کہ حسد کی برائی معلوم ہو اور سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسد کرنے والوں کو اس سے سبق حاصل کرنے کا موقعہ ملے۔

علماء سیر و اخبار کہتے ہیں کہ حضرت حوا کے حمل میں ایک لڑکا ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی کے ساتھ نکاح کیا جاتا تھا اور چونکہ آدمی صرف حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں منحصر تھے تو مناکحت کی اور کوئی سبیل ہی نہ تھی۔ اسی دستور کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام نے قابیل کا نکاح یہودا سے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اور ہابیل کا اقلیما سے جو قابیل

marfat.com

کے ساتھ پیدا ہوئی تھی کرنا چاہا۔ قابیل اس پر راضی نہ ہوا اور چونکہ اقلیما حسین تھی اس لیے وہ اس کا طلب گار ہوا۔

حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ تیرے ساتھ پیدا ہوئی ہے لہٰذا وہ تیری بہن ہے۔ اس کا نکاح تیرے ساتھ حلال نہیں۔ قابیل بولا یہ تو آپ کی ایک رائے ہے اللہ تعالےٰ نے یہ حکم نہیں دیا۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا اچھا اس کا فیصلہ یوں کر لو کہ تم دونوں قربانیاں لاؤ جس کی قربانی مقبول ہو جائے وہی اقلیما کا حقدار ہے۔

شریعت آدم کے زمانہ میں جو قربانی مقبول ہوتی تھی اسے آسمان سے ایک آگ اتر کر کھا لیا کرتی تھی۔

قابیل جو ایک زراعت پیشہ تھا گندم کا انبار لایا اور ہابیل نے بکریاں رکھی ہوئی تھیں، ایک بکری قربانی کے لیے پیش کی۔ آسمانی آگ نے ہابیل کی قربانی کو لے لیا اور قابیل کے گیہوں کا انبار چھوڑ گئی حضرت آدم علیہ السلام کو بامر الٰہی علم تھا کہ قابیل کی قربانی رد ہو گی۔ چنانچہ اس پر قابیل کے دل میں بغض و حسد پیدا ہوا۔

ادھر آدم علیہ السلام نے مکہ معظمہ کے سفر کا ارادہ کیا اور دونوں کی نظروں سے غائب ہو گئے۔ تو قابیل نے حسد میں آ کر ہابیل کو کہا میں تجھے قتل کروں گا۔ ہابیل علیہ السلام نے پوچھا کس وجہ میں میرے قتل کی تو درپے ہوا ہے۔ کہنے لگا اس وجہ میں کہ تیری قربانی مقبول ہوئی اور تو اقلیما کا مستحق ہو گیا۔ اس میں میری ذلت ہے۔ ہابیل علیہ السلام نے فرمایا کہ قربانی قبول کرانا میرا کام نہیں۔ یہ منجانب اللہ ہے اور وہ ذات ستودہ صفات متقیوں کی قربانی قبول کرتی ہے تو متقی ہوتا تو تیری قربانی قبول ہوتی یہ تیرے اعمال کا نتیجہ ہے۔ اس میں میرا کیا دخل ہے۔ بہرحال تو مجھے قتل کرنا چاہے تو کر میں تو اپنی طرف سے پہل نہ کروں گا بلکہ میں تجھ سے قوی و توانا ہوں مگر انی اخاف اللہ رب العلمین میں اللہ سے ڈرتا ہوں رب العلمین سے۔ اب اگر تجھے خوف الٰہی نہیں تو جو تیرے جی میں آئے کر میرا گناہ اور تیرا گناہ تجھ پر ہی پڑے گا چنانچہ آگے ارشاد ہے۔

اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓءَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ۝

میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا گناہ بھی تیرے گناہ کے ساتھ تیرے ہی پلہ پڑے تو تو جہنمی ہو جائے گا اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔

اس آیت میں قابیل کو قتل نہ کرنے کی دوسری وجہ کا ذکر ہے ایک وجہ خوف خدا تھی اور دوسری وجہ یہ تھی۔

marfat.com

یعنی مجھ کو قتل کرنا ایک گناہ۔ اپنے اس والد کی نافرمانی جو نبی ہے دوسرا گناہ۔ میرے اس فیصلہ پر حسد جو منجانب اللہ مقبولیت قربانی کے ثبوت سے ہوا اس پر حسد کرنا اور خدا کے فیصلہ کو بھی نہ ماننا۔ یہ ظلم عظیم تھا۔ اور اس کی سزا جہنم تھی۔ آگے ارشاد ہے۔

فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْأَةَ أَخِيهِ قَالَ يَا وَيْلَتَىٰ أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْأَةَ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ۝

تو خواہش ہوئی اس کے دل میں بھائی کے قتل کی تو اسے قتل کر دیا تو صبح کی زیانکاروں میں سے تو اللہ نے بھیجا ایک کوا کریدتا تھا تاکہ اسے دکھائے کہ کیونکر اپنے بھائی کی لاش چھپائے بولا افسوس کیا میں عاجز ہو گیا اس کوے جیسا ہونے سے کہ میں اپنے بھائی کی لاش چھپاتا تو پچھتاتا رہ گیا۔

طَوَّعَ کے معنی فرمانبرداری۔ آسان کر دینا پہلے قابیل کو ہابیل کا قتل بڑا مشکل نظر آرہا تھا کیونکہ اس سے قبل انسانی قتل وجود میں نہ آیا تھا مگر نفس امارہ نے آسان کر دیا اور اس کو اس قتل پر راضی و خوش کر لیا نفس سے مراد نفس امارہ ہے۔ اخ سے مراد ہابیل ہے۔

ابن جریر ابن مجاہد اور ابن جریج نے روایت کی ہے کہ قابیل کو قتل کرنے کی ترکیب نہیں آتی تھی۔ کیونکہ یہ پہلا انسانی قتل تھا۔ شیطان نے جانور کی شکل اختیار کی اور قابیل کے سامنے آیا اس کے پنجہ میں ایک اور جانور تھا اس نے اس جانور کا سر پتھر پر رکھ کر اوپر سے دوسرا پتھر مارا اور سر کو کچل دیا جس سے وہ جانور مر گیا۔

ہابیل اپنے جانور کسی پہاڑی پر چرا رہے تھے دوپہر کے وقت ایک درخت کے سایہ میں سو گئے۔ قابیل نے ایک بڑا پتھر جو وزنی تھا ان کے سر پر مارا اور سر کو کچل دیا وہ انتقال کر گئے اس وقت ہابیل کی عمر پچیس سال تھی حضرت آدم حج بیت اللہ میں مصروف تھے آپ نے دیکھا کہ بعض درخت خاردار ہو گئے اس سے قبل کبھی درخت میں کانٹے نہ ہوتے تھے اس وقت آپ سمجھ گئے کہ کوئی بہت بڑا حادثہ ہو گیا ہے۔

قتل کا واقعہ بعض کہتے ہیں کہ بصرہ میں ہوا بعض کا قول ہے کہ ہند میں ہوا بعض کا قول ہے کہ غار حرا کے پشت پر ہوا اس قتل کے بعد قابیل کا رنگ سیاہ ہو گیا۔ دل سخت ہو گیا۔

خٰسِرِیْنَ۔ دنیا و آخرت میں نقصان پانے والا فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا۔ فَ تعقیب کے لیے ہے فوراً کے معنی نہیں۔ دفن کا واقعہ قتل کے چالیس دن بعد ہوا۔ قابیل حیرت زدہ تھا کہ اب لاش کو کیا کروں اس

marfat.com

لیے کہ ہابیل سے پہلے کوئی انسان مرا ہی نہ تھا قابیل مدت تک لاش کو پشت پر لادے پھرتا رہا تو قدرت نے دو کوے بھیجے ایک کوے نے دوسرے کوے کو قتل کر کے اپنی چونچ اور پنجوں سے زمین کرید کر گڑھا کیا اور مرے ہوئے کوے کو اس گڑھے میں رکھ کر اوپر سے مٹی ڈال دی قابیل یہ دیکھ کر شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ میں اس کوے کے برابر بھی عقل نہیں رکھتا غرضکہ زمین کرید کر اس میں مردہ کو دفن کرنے کی ترکیب اس طرح قدرت نے تعلیم دی۔ (جلالین، مدارک) صاحب روح المعانی نے اس واقعہ کو تفصیل سے لکھا ہے۔

ابن جریر راوی ہیں کہ آدم علیہ السلام قتل ہابیل کے بعد سو سال تک ہنسے نہیں پھر اللہ تعالیٰ نے بشارت دی ایک اور اولاد کی تو آپ ہنسے۔

اہل السنۃ کی روایت ہے کہ آدم علیہ السلام سے پچاس سال بعد قتل ہابیل کے شیث علیہ السلام پیدا ہوئے جو ساعات لیل و نہار کے عالم تھے۔ آپ پر پچاس صحیفے نازل ہوئے اور آپ ہی آدم ثانی اور ولی عہد قرار پائے۔

ابن مسعود فرماتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقتل نفس ظلما الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمھا لانہ اول من سن القتل۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی بھی ظلم سے قتل کیا جاتا ہے تو آدم کے پہلے بیٹے پر ایک خون کا گناہ اور بڑھ جاتا ہے کیونکہ اسی نے قتل ناحق کا طریقہ جاری کیا۔

قابیل کے متعلق ایک روایت یہ بھی ہے کہ قتل ہابیل کے بعد یہ عدن کی طرف بھاگ گیا۔ وہاں شیطان نے اسے کہا کہ ہابیل کی قربانی قبول ہونے کی وجہ یہ تھی کہ وہ (معاذ اللہ) آگ پوجتا تھا اگر تو بھی آگ پوجنے لگے تو تیرا مقصد حل ہو جائے گا چنانچہ ایک مکان بنا کر آگ دھکائی اور قابیل نے اسے پوجا تو یہ پہلا قاتل بھی ہے اور پہلا آتش پرست بھی۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا۔ اسی وجہ سے ہم نے لکھ دیا بنی اسرائیل پر کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کیے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو جلایا اس نے گویا سب لوگوں کو جلا لیا۔

اَجْل کے معنی وقت مقرر ذٰلِكَ اشارہ ہے کوتے کے واقعہ کی طرف کَتَبْنَا فیصلہ کر دینا لازمی حکم دے دینا۔ نَفْسًا انسانی جان۔

marfat.com

اس آیت کریمہ میں اس امر کی وضاحت ہے کہ خون ناحق کرنا فساد فی الارض ہے اور اگر کسی خون کے بدلے قصاص کے طور پر یا شرک و کفر یا قطع طریق وغیرہ کسی موجب قتل یا فساد کی وجہ سے مارا۔ وہ اس حکم میں نہیں اس لیے کہ قصاص پر قتل ہونے والا بارادت کی بنا پر اگر قتل ہوا تو یہ قتل وہ نہیں کیونکہ اس نے حق اللہ کی رعایت اور حدود شریعت کا پاس نہ کیا۔

وہ آٹھ چیزیں ہیں قتل عمد۔ زنا۔ ڈاکہ۔ بغاوت۔ خروج۔ حربی کافر ہونا۔ مرتد ہو جانے۔ بلا قصور قتل کی نیت کرنا۔

اور کسی جان کو جلتے ڈوبتے یا کسی ظالم سے بچانے۔ مثلاً کوئی شخص بھوک پیاس سے مر رہا تھا اسے کھانا کھلا دیا۔ کوئی نابینا کنوئیں میں گر رہا تھا اسے گرنے سے بچا لیا وہ گویا دنیا میں دنیا کے لوگوں کی جان بچانے والا ہے۔ اسی طرح جو کسی کو ناحق مارے یا قتل کرے وہ ان ظالموں میں سے ہے جو دنیا کو ہلاک کرنے کی ٹھان چکا ہو۔ آگے ارشاد ہے۔

وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور بے شک آئے ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ پھر بے شک ان میں بہت سے اس کے بعد زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں۔ سو اس کے نہیں کہ بدلا ان کا جو اللہ اور اس کے رسول سے محاربہ کرتے اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں یہی ہیں کہ دگن دگن کی قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں یا ان کے ہاتھ ایک طرف کے کاٹے جائیں اور دوسری طرف کے پاؤں یا زمین سے دور کر دیے جائیں یہ رسوائی ہے ان کے لیے دنیا میں اور آخرت میں ان کے لیے عذاب ہے بڑا مگر وہ جنہوں نے توبہ کر لی اس سے قبل کہ تم قابو پاؤ ان پر تو جان لو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

بنی اسرائیل کو قتل ناحق سے منع کیا گیا۔ رُسُلنا سے مراد انبیاء بنی اسرائیل ہیں۔ بیّنٰت سے آسمانی کتابیں یا ان کے معجزات ہیں۔ مثلاً قتل کو بدترین جرم قرار دیا ثم اِنّ جملہ کے لیے آتا ہے یہاں تاخیر زمانی ہے۔ کثیرا اس لیے فرمایا کہ بعض بنی اسرائیل عابد زاہد تھے۔ مذکورہ سے اشارہ ہے توریت اور اس میں قتل کی برائیاں۔ فی الارض سے مراد فلسطین شام ہے۔ مُسرفون۔ اسراف بے جا زیادتی مراد ہے۔

marfat.com

بنی اسرائیل میں جو انبیاء کرام تشریف لاتے وہ معجزات باہرہ بھی لاتے اور احکام بھی مگر ان یہودیوں نے ان کی مخالفت کی اور حدود شریعت سے تجاوز کر کے زیادتی کرنے والے ہو گئے۔

ان کی سزا دو ہیں۔ دنیا میں ان کے ہاتھ پیر کاٹے جائیں۔ گن گن کر قتل کیے جائیں سولی دیے جائیں یا زمین سے دور کر دیے جائیں۔ پھر آخرت کی سزا بدستور باقی ہے جو زیر دست ہے اللہ تعالیٰ سے محاربہ کرتا یہی کہ اس کے نبیوں سے الجھیں۔ اولیاء اللہ سے عداوت رکھنا چنانچہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیث قدسی میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب جو میرے ولی سے عداوت کرے میں اسے اجازت دیتا ہوں کہ مجھ سے مقابلہ کرے۔ جن منافقین نے اسلام لانے کا احسان حضور پر جتا کر غنائم سے حصہ زیادہ طلب کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ سورت حجرات پ۲۶ لاتمنوا علی اسلامکم بل اللہ یمن علیکم ان ھدکم للایمان ان کنتم صدقین ہمارے اوپر اپنے ایمان کا احسان نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان جتاتا ہے کہ تمہیں ہدایت ایمانی فرمائی اگر تم سچے ہو۔ تو یہاں بھی وہ احسان جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر جتایا گیا تھا اسے اپنی طرف منسوب فرمایا۔ حدیث میں ہے کہ اس آیت کریمہ میں قطاع الطریق یعنی رہزنوں کی سزا کا بیان ہے۔

شان نزول آیہ کریمہ بھی اسی کی تائید کرتا ہے ستہ میں عرینہ کے چند لوگ جو بظاہر مسلمان ہو گئے تھے مدینہ آئے اور اتنے بیمار ہو گئے کہ ان کے رنگ زرد ہو گئے۔ پیٹ مشک کی طرح پھول گئے گویا استسقاء نزلی ہو گیا۔ حضور نے حکم دیا کہ انہیں صدقہ کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب ملا کر پلایا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا وہ تندرست ہو گئے اور پھر مرتد ہو کر چرواہوں کو قتل کر دیا اور پندرہ اونٹ لے کر بھاگ گئے۔ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے لانے کے لیے حضرت یسار کو بھیجا۔ آپ جب وہاں پہنچے تو انہوں نے آپ کو پکڑ لیا۔ ہاتھ پیر کاٹ دیے آنکھیں پھوڑ دیں تپتے ہوئے شہید کر ڈالا۔

پھر حضور نے ان لوگوں کی گرفتاری کا حکم دیا۔

یہ لوگ جب گرفتار کر کے لائے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں وہی سزا تجویز فرمائی جو حضرت یسار کے ساتھ وہ کر چکے تھے۔ چنانچہ ان کو مقام حرہ کے تپتے ہوئے میدان میں پھینکوا دیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر خازن۔ تفسیر احمدی)

مگر رحمٰن و رحیم کا کرم خاص ہے کہ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ یہ عبارت تمام دنیاوی سزاؤں اور اخروی عذاب سے آناً استثناء بھی فرما دیا کہ گرفتاری سے قبل اگر ایسے لوگ تائب ہو جائیں تو توبہ کر لینے کے بعد عذاب آخرت اور سزائے رہزنی سے بری ہو جائیں گے۔

marfat.com

لیکن مال کی واپسی اور قتل کا قصاص حق العباد ہے یہ باقی رہے گا۔ تفسیر احمدی
واعلموا ان اللہ غفور رحیم۔ اللہ تعالےٰ غفور بھی ہے رحیم بھی ہے بولوگوں کو بخش دیتا ہے
علامہ آلوسی یہی روایتیں بروایۃ دیگر نقل کرکے۔ قطاع الطریق یعنی رہزن اور وہ جو ایمان لاکر مرتد
ہوئے اور پھر توبہ نہ کی انکے متعلق احناف محققین کا فیصلہ نقل فرماتے ہیں بغرض تفریح خواطر عوام وخواص
ان کی تشریح بھی حسب موقعہ پیشکش ہے۔ وہوہذا۔
او تقطع ایدیہم وارجلہم من خلاف پر علامہ آلوسی فرماتے ہیں ای تقطع مختلفۃ بان
تقطع ایدیہم الیمنی وارجلہم الیسری یعنی مختلف صورت میں قطع کیا جائے یعنی سیدھا ہاتھ
کاٹا جائے تو بایاں پیر کاٹا جائے۔
یہ کاٹنے کی وجہ حسی سزا نہیں ہے بلکہ راستہ میں اس کا خوف نہ رہے اور امن فوت ہونے کا کھٹکا جاتا رہے
او ینفوا من الارض یا اس کو زمین سے نکال دیا جائے والمراد بالنفی عندنا ہو الحبس و
السجن والعرب تستعمل النفی بذلک المعنی لان الشخص یفارق بینہ و اہلہ لفظ نفوا نفی
سے ہے اور نفی سے مراد ہمارے نزدیک حبس یعنی قید اور جیلخانہ ہے اور اہل عرب نفی کے لفظ کو ایسے
ہی معنی میں استعمال کرتے ہیں اس لیے کہ انسان کو اس کے بیوی بچوں سے علیحدہ کر دینا جیسے نظر بندی معنی
ہوتا ہے اس کے ایک رباعی قیدیوں کے حسب حال نقل کی ہے۔

خرجنا من الدنیا ونحن من اہلہا — فلسنا من الاموات فیہا ولا الاحیاء
اذا جاءنا السجان یوما لحاجۃ — عجبنا وقلنا جاء ہذا من الدنیا

دنیا سے ہم نکلے باوجودیکہ اہل دنیا سے ہیں تو (جیل میں) نہ ہم مُردوں میں ہیں نہ زندوں میں جب آتا
ہے ہمارے پاس کوئی قیدی کسی غرض کے لیے تو ہم اسے تعجب سے کہتے ہیں کہ یہ دنیا سے آیا ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نفی سے مراد شہر بدر ہے۔
ابن عباس، حسن، سدی رضی اللہ عنہم کے نزدیک اس کے شہر سے کسی بعید آبادی میں نکلنے کو نفی کہتے
ہیں، چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیز بھی اس سے متفق ہیں۔
ایک قول ہے کہ کسی بعید جگہ سے نکال دینا ینفوا من الارض ہے وکانوا ینفونہم الی دہلک،
ہو بلد فی اقصی تہامۃ وناصع وہو بلد من بلاد الحبشۃ اور مقام دہلک میں ایسے
لوگوں کو شہر بدر کیا کرتے جو آخر حدود تہامہ میں ہے یا ناصع میں نکال دیتے تھے یہ ایک شہر ہے حبشہ کے
شہروں سے۔

marfat.com

بامحاورہ ترجمہ رکوع ششم سورہ مائدہ پ۶

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا
اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ڈھونڈو
اس کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اس کی راہ میں
تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

بے شک وہ جو کافر ہوئے اگر ان کے لیے ہو جو
کچھ زمین میں ہے اور اس کے برابر اور بھی کہ فدیہ دے
دیں عذاب قیامت سے بچنے کے لیے تو نہیں
قبول کیا جائے گا ان سے اور ان کے لیے عذاب
ہے دردناک۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا
هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ
مُّقِيْمٌ ۝

چاہیں گے یہ کہ نکل جائیں دوزخ سے اور وہ نہ نکل
سکیں گے اس سے اور ان کے لیے عذاب
دوامی ہے۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا
جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَ
اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

اور چور مرد اور چور عورت ہو تو کاٹو ان کا ہاتھ
بدلہ ہے اس کا جو کیا انہوں نے عذاب ہے اللہ
کی طرف سے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ
فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝

تو جو توبہ کرے ظلم کے بعد اور اصلاح کرے تو
بے شک اللہ تعالیٰ رجوع فرمائے گا اس پر بے
شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ
لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۝

تو کیا تو نہیں جانتا کہ بے شک اللہ کے لیے ہے
مملکت آسمانوں اور زمین کی عذاب دیتا ہے
جسے چاہے اور بخشتا ہے جسے چاہے اور اللہ ہر شے
پر قادر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ

اے رسول نہ غمگین کرے تمہیں ان کا دوڑنا کفر میں

marfat.com

يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَاْتُوْكَ ۛ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۚ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۚ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

ان میں سے وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں ایمان لائے ہم محض منہ سے اور درحقیقت ایمان نہ لائے ان کے دل اور کچھ وہ ہیں جو یہودی ہیں بناوٹ کے لیے جو سنتے ہیں جھوٹ بنانے کے لیے خوب سنتے ہیں اور لوگوں کی جو نہیں آتے تمہارے پاس۔ تحریف کرتے ہیں کلمات میں ان کے موقعہ پر ہونے کے بعد کہتے ہیں تمہیں آیا تمہیں حکم تو مانو اسے اور اگر نہ ملے تمہیں یہ حکم تو بچو اور جسے چاہے اللہ گمراہ کرنا تو ہرگز نہیں تجھے اس کے لیے اللہ کے مقابلہ میں کچھ یہ وہ ہیں کہ نہ چاہا اللہ نے یہ کہ پاک کرے ان کے لیے دنیا میں ذلت ہے اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

کان لگا کر جھوٹ سننے والے بڑے حرام خور تو اگر آئیں تمہارے پاس تو فیصلہ کر دو یا ان سے اعراض کرو اور اگر اعراض کرو ان سے تو ہرگز نقصان نہ پہنچا سکیں گے کچھ تمہیں اور اگر ان میں فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور کیونکر تمہیں حکم مانیں گے وہ باآنکہ ان کے پاس توراۃ ہے اس میں اللہ کا حکم ہے پھر پھرتے ہیں اس کے بعد اس کے اور وہ ایمان والے نہیں

حل لغات رکوع ششم سورۂ مائدہ پ۶

يٰٓاَيُّهَا	اے وہ	الذین ہو	امنوا۔ ایمان لائے ہو
اتقوا۔ ڈرو			

marfat.com

اتقوا - ڈرو اللہ - اللہ سے
الوسیلۃ - وسیلہ
سبیلہ - اسکی راہ کے
لعلکم - تاکہ تم
تفلحون - کامیاب ہو جاؤ
ان - بے شک
الذین - وہ جو
کفروا - کافر ہیں
لھم - ان کے لیے
ما - جو
فی - میں
الارض - زمین کے ہے
جمیعا - سب
و - اور
مثلہ - اسکے برابر
لیفتدوا - تاکہ فدیہ میں
بہ - اس سے
ما - نہ
لھم - ان کے لیے
ان - یہ کہ
یریدون - چاہیں گے
و - اور
ما - نہیں
ھم - وہ
بخرجین - نکلنے والے
منھا - اس سے
و - اور
لھم - ان کے لیے
عذاب - عذاب ہے
مقیم - قائم رہنے والا
السارق - چور مرد
السارقۃ - چور عورت
فاقطعوا - کاٹ دو
ایدیھما - انکے ہاتھ
جزاء - بدلہ ہے
بما - اس کا جو
کسبا - کمایا انہوں نے
نکالا - سزا ہے
من اللہ - اللہ سے
عزیز - غالب ہے
حکیم - حکمت والا
فمن - پھر جو
تاب - توبہ کرے
من بعد - بعد
ظلمہ - اپنے ظلم کے
و - اور
اصلح - درست کرے
ان - بے شک
یتوب - رجوع کریگا
اللہ - اللہ
علیہ - اس پر
غفور - بخشنے والا
رحیم - رحم کرنے والا ہے
تعلم - جانا تو نے
ان - بیشک
لہ - ہی کی
ملک - ملکیت ہیں
السموات - آسمان
الارض - زمین
و - اور
یعذب - سزا دے
من - جسے
یشاء - چاہے
یغفر - بخشے
من - جسے
یشاء - چاہے
علی - اوپر
کل - ہر
شئی - چیز کے

marfat.com

قدیر۔قادر ہے
یحزنک غمگین کریں آپ کو
الکفر۔کفر کے
للکذب۔جھوٹ کو
لم یات۔نہ
من بعد۔بعد
اوتیتم۔دیے جاؤ
ان۔اگر
و۔اور
فتنتہ۔اسکو گمراہ کرنا
من اللہ۔اللہ سے
لم یرد۔نہ
یرد۔چاہا ہے
یطھر۔پاک کرے
الدنیا۔دنیا کے
ف۔یہ
سمعون۔سننے والے ہیں
للکذب۔جھوٹ
فان۔پھر
یاتوک۔آئے آپکے پاس
یحرفون۔بدلتے ہیں
مواضعہ۔انکی جگہ کے
ھذا۔یہ
لم یرد۔نہ
من۔جو کہ
قلن۔تو ہرگز نہیں
شیئا۔کچھ بھی
یرد۔چاہا
قلوبھم۔ان کے دلوں کو
خزی۔ذلت ہے
الاخرۃ۔آخرت کے
عذاب۔عذاب ہے
اکلون۔کھانے والے ہیں
جاءوک۔آئیں
او۔یا
ان۔اگر
یضروہ۔بگاڑ سکیں گے
ان۔اگر
بالقسط۔انصاف سے
للقسطین۔منصف کو
التوراۃ۔تورات ہے
الرسول۔رسول
یسارعون۔دوڑتے ہیں
من الذین۔انمیں سے
ھادوا۔جو یہودی ہیں
سمعون۔سننے والے ہیں
لقوم۔دوسرے لوگوں
یحرفون۔بدلتے ہیں
یقولون۔کہتے ہیں
فخذوہ۔تو لے اوا سکو
توتوہ۔دیے جاؤ یہ
تملک۔اختیار رکھتا تو
اولئک۔یہ
اللہ۔اللہ نے
لم۔ان کے لیے
و۔اور
لھم۔ان کے لیے
عذاب۔عذاب ہے
اکلون۔کھانے والے ہیں
ک۔آپکے پاس
اعرض۔اعراض کرو
تعرض۔منہ پھیرو
ک۔آپ کا
حکمت۔فیصلہ کریں
ان۔بے شک
و۔اور
و۔اور
فیھا۔اس میں
الرسول۔رسول
یسارعون۔دوڑتے ہیں
ف۔یہ
سمعون۔سننے والے ہیں
لقوم۔دوسرے لوگوں
یحرفون۔بدلتے ہیں
یقولون۔کہتے ہیں
فخذوہ۔تو لے اوا سکو
توتوہ۔دیے جاؤ یہ
تملک۔اختیار رکھتا تو
اولئک۔یہ
اللہ۔اللہ نے
لم۔ان کے لیے
و۔اور
لھم۔ان کے لیے
عذاب۔عذاب ہے
اکلون۔کھانے والے ہیں
ک۔آپکے پاس
اعرض۔اعراض کرو
تعرض۔منہ پھیرو
ک۔آپ کا
حکمت۔فیصلہ کریں
ان۔بے شک
و۔اور
و۔اور
فیھا۔اس میں
لا۔نہ
ف۔یہ
سمعون۔سننے والے ہیں
لقوم۔دوسرے لوگوں
آخرین۔کے لیے
الکلم۔کلمات کو
ان۔اگر
و۔اور
فاحذروا۔تو بچو اس سے
اللہ۔اللہ
لہ۔اس کے لیے
الذین۔وہ ہیں کہ
ان۔یہ کہ
لم۔ان کے لیے
و۔اور
لھم۔ان کے لیے
عظیم۔بڑا
للسحت۔حرام
فاحکم۔تو فیصلہ کرو
منھم۔ان سے
شیئا۔کچھ بھی
فاحکم۔تو فیصلہ کرو
اللہ۔اللہ
کیف۔کیسے
عندہ۔پاس
حکم۔حکم ہے

marfat.com

اللہ۔اللہ کا　　ثم۔پھر　　یتولون۔پھر جاتے ہیں　　من بعد۔بعد
ذلک۔اس کے　　و۔اور　　ما۔نہیں　　اولئک۔یہ لوگ
بالمؤمنین۔ایمان والے۔

مختصر تفسیر رکوع ششم سورہ مائدہ پ۶

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ

آیہ کریمہ میں ایمان والوں کو مخاطب فرما کر تین تعلیمیں دی ہیں سب سے پہلے بنیادی چیز خشیت الٰہی ہے اور دوسری تعلیم ابتغاء وسیلہ ہے اور تیسری جہاد فی سبیل اللہ ہے اس پر امید دلائی گئی کہ اگر تم ایسا کرو گے تو فلاح پاؤ گے۔

تمام جن وانس مومنوں سے خطاب ہے اتقوا اتقاء سے ہے تقویٰ ڈرنا بچنا یہاں ڈرنا معنی ہیں۔ تقوی اللہ و رسول کی اطاعت ہے اس کی اتباع رسول ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول دوسرا حکم ہے وابتغوا ابتغاء کے معنی تلاش کرنا اللہ تعالیٰ کو ڈھونڈو رسول کے در پر اور رسول کو تلاش کرو اولیاء کے ذریعہ اصطلاح میں ذریعہ کو وسیلہ کہا جاتا ہے۔ اولیاء انبیاء نیک عمل ان کے تبرکات سب ہی ان میں شامل ہیں۔

تحقیق وسیلہ

الوسیلۃ۔ھی فعیلۃ بمعنی مایتوسل بہ ویتقرب الی اللہ عزوجل من فعل الطاعات وترک المعاصی من وسل الی کذا ای تقرب بشئ۔ وسیلہ بروزن فعیلہ ہے اس کے معنی ہیں جو توسل کرے اس کے ساتھ اور تقرب حاصل کرے اللہ تعالیٰ کی طرف افعال طاعت سے اور ترک معاصی سے محاورہ میں ہے من وسل الی کذا۔ یعنی قریب ہوا اس کی طرف کسی شے کے ساتھ۔

marfat.com

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں الوسیلۃ الحاجۃ وسیلہ حاجت ہے اور عنترہ شاعر کا قول دلیل میں پیش کیا۔

ان الرجال لھم الیک وسیلۃ ان یاخذوک مکمل وتحیض

وفسر بعضھم الوسیلۃ الجنۃ بعض نے تفسیر کی کہ وسیلہ جنت کی ایک منزل یا مقام ہے وکونہا بھذا المعنی غیر ظاھر لاختصاصھا بالانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام بناء علی ما رواہ مسلم انہا منزلۃ فی الجنۃ جعلھا اللہ تعالیٰ لعبد من عبادہ وارجو ان اکون انا ھو فاسئلوا لی الوسیلۃ۔

اس کا مادہ وسل ہے راغب اصفہانی مفردات میں فرماتے ہیں الوسیلۃ التوصل الی الشیٔ برغبۃ وھی اخص من الوصیلۃ لتضمنھا لمعنی الرغبۃ قال اللہ تعالیٰ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وحقیقۃ الوسیلۃ الی اللہ تعالیٰ مراعاۃ سبیلہ بالعلم والعبادۃ وتحری مکارم الشریعۃ وھی کالقربۃ والواسل الراغب الی اللہ تعالیٰ ویقال ان التوسل فی غیر ھذا السرقۃ یقال اخذ فلان ابل فلان توسلا ای سرقتہا۔

وسیلہ ملنا کسی شے کی طرف رغبت کے ساتھ اور وہ مخصوص ہے وصیلہ سے بوجہ متضمن ہونے معنی رغبت کے قرآن کریم میں ہے وابتغوا الیہ الوسیلۃ اور حقیقت وسیلہ اللہ تعالیٰ کی طرف یہ ہے کہ رعایت رکھے اس کے راستہ میں علم کے ساتھ اور عبادت سے اور غور کرے اعزاز شریعت پر وہ مثل قربت کے ہیں اور واسل راغب الی اللہ کو بھی کہتے ہیں اور محاورات میں کہا گیا کہ توسل اس کے سوا سرقہ کے معنی بھی دیتا ہے جیسے کہا جاتا ہے اخذ فلان ابل فلان توسلا ای سرقتہا فلاں نے لیا اونٹ فلاں کا بطریق توسل یعنی بطور سرقہ (روح المعانی)

اور بعض لوگوں نے نیک لوگوں سے استغاثے کے جواز اور ان کو اللہ اور بندوں کے درمیان واسطہ بنانے اور اللہ تعالیٰ کو ان کی قسم دینے یعنی اس طرح کہا جائے اے اللہ ہم تجھ کو فلاں کی قسم دیتے ہیں کہ تو ہمیں یہ چیز (دیدے) پر اس آیت سے استدلال کیا ہے اور بعض ایسے ہیں جو کسی نیک بندے غائب یا مردہ کو کہتے ہیں اے فلاں تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ مجھے فلاں فلاں چیز عطا کرے اور کہتے ہیں کہ یہ بھی وسیلہ تلاش کرنا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم کو کام عاجز کر دیں تو اہل کے پاس جاؤ یا اہل قبور سے استغاثہ کرو۔

اس کے بعد لکھتے ہیں "اور یہ تمام باتیں حق سے بہت دور ہیں"۔

marfat.com

پھر لکھتے ہیں

"اور اس مقام میں تحقیق یہ ہے کہ مخلوق سے استغاثہ اور اس کو وسیلہ بنانا یعنی اس سے دعا کی درخواست کرنا اس کے جائز ہے تو شک نہیں"۔ اور اس میں بھی اس کے بعد اپنی رائے میں لکھتے ہیں "بشرطیکہ جس سے دعا کی درخواست کر رہا ہے وہ زندہ ہو"۔

پھر آگے لکھتے ہیں "اور یہ طالب سے افضل ہونے پر موقوف نہیں ہے بلکہ کبھی طالب افضل ہوتا ہے مطلوب سے کیونکہ صحیح طور پر ثابت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا جبکہ انہوں نے عمرہ کے لیے جانے کی اجازت مانگی اے بھائی اپنی دعا میں ہمیں نہ بھول جانا اور ان کو یہ بھی حکم دیا تھا کہ ادیس قرنی سے دعا کی درخواست کرنا اور اپنی امت کو حکم دیا کہ وسیلہ تلاش کیا کرو"۔

منقولہ بالا عبارتیں اس امر کو واضح کر رہی ہیں کہ مسلمانوں میں وسیلہ بین اللہ و بین العباد جاری رہا ہے اور احادیث سے بھی ثابت ہے۔ اب رہا علامہ آلوسی کا خیال کہ وہ زندہ سے ہی ہو سکتا ہے یہ حق ان کی رائے ہے اور ایسی رائے ہے کہ ایک جگہ تو معلوم ہوتا ہے کہ آلوسی خلاف ہیں دوسری جگہ نظر آتا ہے کہ موافق ہیں چنانچہ اس کے جواز میں تو شک نہیں بھی کہہ رہے ہیں اور اگر کی شرط بڑھا کر اسے مشروط کرتے ہیں بعض زندہ کے ساتھ حالانکہ زندہ مردہ کا یہاں فرق بے معنی ہے۔

اس لیے کہ زندہ میں جو سننے دیکھنے حرکت کرنے والی ہے وہ روح اور محض روح ہے اور اسے بدیت حاصل ہے اگر وہ جسم میں ہے پھر صاحب جسم کو حی اور زندہ کہا جاتا ہے اور جب وہ جسم عنصری سے پرواز کر جائے تو روح کو کوئی مردہ نہیں کہتا۔ بلکہ صاحب جسم کے جسم کو میت کہہ دیتے ہیں حتیٰ کہ اسی جسم کو زمین میں دفنا دیتے ہیں۔ مگر روح وہ نہ دفن ہوتی ہے نہ مرتی ہے اس لیے کہ عالم کی دو قسمیں جو ہیں وہ عالم کون اور عالم امر کے نام سے مشہور ہیں۔ قرآن کریم بھی روح کے سوال پر یہی جواب دیتا ہے قل الروح من امر ربی اے محبوب یہودیوں کو فرما دیجئے کہ روح عالم امر سے ہے یا میرے رب کے حکم سے ہے۔

اور ظاہر ہے کہ اگر زندہ ہے تو اس کا امر بھی زندہ ہے اور اگر وہ مر گیا تو اس کا امر بھی مر گیا یہی وجہ ہے کہ وصیت وغیرہ پر عمل کرنے کا حکم حکم قضا پر موقوف ہے نہ کہ آمر خود آکر اپنی وصیت پر عمل کرا سکے برخلاف رب الارباب کے کہ وہ حی و قیوم ہے۔ اسی بنا پر کلام اللہ شریف کو قدیم کہتے ہیں کہ اس کا متکلم قدیم ازلی ابدی سرمدی ہے اور عالم کون وہ عالم ہے جو متکون ہو کر تدریجاً نشو و نما پائے جیسے جسم

marfat.com

جوہر درخت حیوانات وغیرہ موجودات۔ برخلاف عالم امر کے کہ اس میں تدریجی نشوونما کو دخل نہیں جیسے آسمان۔ زمین۔ چاند۔ سورج۔ ستارے۔ جنت۔ دوزخ۔ ملائکہ۔ روح۔ یہ سب عالم امر سے متعلق ہیں ان کا وجود ابدی ہے۔

تو جب روح ابدی ہے تو جس کی روح ہے اس کے تصرفات و توجہات اسی کے جسم میں توسل روح پذیر تھے۔ اب جبکہ وہ روح قید پنجرۂ جسم سے آزاد ہو گئی تو تصرفات کے حق حقوق بطریق اولے بڑھنے چاہئیں نہ کہ معدوم ہوں۔

بنا بریں جس زندہ جسم سے توسل کے مجوز آلوسی ہیں۔

اس مردہ سے توسل بطریق اولیٰ جائز ہوگا نہ کہ جواز بشرط حیات رہے پھر ممنوع ہو جائے۔ چنانچہ آگے فرماتے ہیں اور پہلی شرط کو خود ہی مسترد کرتے ہیں حیث قال

"ہاں السلام علی اہل القبور (قبروں والوں پر سلامتی ہو) کہنا مشروع اور ان سے ہم کلام ہونا جائز ہے۔ کیونکہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو سکھایا کرتے تھے کہ جب وہ قبروں کی زیارت کریں تو کہیں اے قبروں والے مومنوں تم پر سلام ہو اور اللہ کو منظور ہوا تو ہم تم سے ملنے والے ہیں اللہ تعالےٰ ہم میں سے اور تم میں سے پہلوں پر بھی رحمت کرے اور پچھلوں پر بھی۔ ہم اللہ تعالےٰ سے اپنے لیے بھی اور تمہارے لیے بھی عافیت کا سوال کرتے ہیں اے اللہ ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ کر اور ان کے بعد ہمیں کسی فتنہ میں نہ ڈال اور ہمیں اور ان کو بخش دے۔

اس کے بعد فرماتے ہیں اور صحابہ کرام میں سے کسی بھی صحابی سے یہ وارد نہیں حالانکہ وہ ہر بھلائی کے طلب کرنے میں احرص الخلق تھے کہ کسی نے میت سے کچھ طلب کیا ہو۔ بلکہ صحیح روایت یہ ہے جو ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق ہے کہ وہ جب حجرہ نبویہ میں زیارت کے لیے تشریف لے جاتے تو یوں کہا کرتے تھے۔

السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ابت"

پھر واپس ہوتے اور اس سے زائد کچھ نہ کہتے۔ اور نہ سید العالمین سے صلی اللہ علیہ وسلم یا ہم پہلو خلیفتین مکرمین سے کچھ طلب کرتے حالانکہ وہ اکرم وارفع قدر ہیں تمام اس مخلوق سے کہ جن پر آسمان کا احاطہ ہے۔ ہاں دعا ان دونوں حضرات کے حضور اور روضہ مکرمہ کے سامنے امر مشروع ہے اور صحابہ کرام استقبال قبلہ کر کے دعا کیا کرتے تھے۔ ان سے استقبال روضہ کی روایت وارد نہیں البتہ دعا کے وقت روضہ مقدسہ داہنے بائیں کر لینا ثابت ہے۔

marfat.com

یہ بیان بھی علامہ آلوسی کا قابلِ نظر ہے۔

میں عرض کروں گا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کل سے سلام فرما کر واپس آتے تھے تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ وہ کچھ مانگنے کو ممنوع بھی جانتے تھے اور اصول شرع میں عدم ثبوت عدم جواز کو مستلزم نہیں ہوتا۔ بنابریں اس سے یہ استدلال کرنا کہ صاحب قبر سے دعا کرانا یا مانگنا ممنوع ہے آلوسی جیسے متبحر سے عجب ناک ہے۔

اس سے آگے چل کر علامہ آلوسی فرماتے ہیں (ترجمہ) اور نقل کیا مناوی سے شرح کبیر میں جو جامع صغیر کی شرح ہے اور وہ دلیل توسل کے جواز میں یہ حدیث لاتے ہیں جو ترمذی نے روایت کی اور اس حدیث کو حسن صحیح کہتے ہیں جو عثمان بن حنیف سے مروی ہے۔

ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ تعالی ان یعافینی فقال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فھو خیر لک قال۔

ایک شخص جس کی آنکھوں میں تکلیف تھی، حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ حضور دعا فرمائیں مجھے شفا ہو جائے تو حضور نے فرمایا اگر چاہے تو دعا کروں اور اگر چاہے صبر کرنا تو وہ تیرے لیے بہتر ہے۔

اس شخص نے عرض کی حضور دعا ہی فرما دیجیے تو حضور نے فرمایا اچھی طرح وضو کر پھر دعا کر جس میں یہ دعا کے الفاظ ہوں۔

اللھم انی اسالک واتوجہ بنبیک صلی اللہ علیہ وسلم نبی الرحمۃ یا رسول اللہ انی توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی۔ اور ایسی ہی روایت احمد سے منقول ہے۔

ابن تیمیہ اس قسم کے توسل کو منع کہتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ اور ابو یوسف وغیرہ بھی۔ علامہ آلوسی نے جواب دیا اس حدیث کے متعلق جس میں دعا کو وسیلہ بنایا ہے فرماتے ہیں دھو جائز بل مندوب وہ جائز ہے بلکہ مستحب ہے۔

آگے فرماتے ہیں ولو یتکر احد من السلف والخلف حتی جاء ابن تیمیۃ فانکر ذالک وعدل عن الصراط المستقیم ویبتدع ما لم یقلہ عالم اور اس سے سلف و خلف میں کسی نے انکار نہ کیا یہاں تک کہ ابن تیمیہ آیا تو اس نے انکار کیا اور صراط مستقیم سے منحرف ہوا اور وہ نئی بات نکالی جو کسی عالم نے نہیں کی۔

marfat.com

پھر آگے یہ بھی لکھتے ہیں۔ تساوی حالتی حیاتہ ووفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الشان یحتاج الی نص اور برابر ہے اس میں کہ حیات ہو یا وفات اس شان توسل میں۔ پھر صحیح بخاری سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث نقل کرتے ہیں جو ابن عمر سے ہے۔

کانت اذا قحطوا استسقی بالعباس رضی اللہ عنہ فقال اللھم انا کنا نتوسل الیک بنبیک صلی اللہ علیہ وسلم فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا فیسقوت۔ کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے بارش کی دعا کراتے اور کہتے اے اللہ ہم تیری جناب میں تیرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لیا کرتے تھے تو ہمیں بارش دیتا تھا اور اب ہم اپنے نبی کے چچا کا وسیلہ لائے ہیں تو ہمیں بارش دے تو بارش ہو جاتی۔

اس پر طویل بحث اور احتمالات بیان کر کے فیصلہ لکھتے ہیں۔

ویعد ھذ کلہ انا لاری باسا فی التوسل الی اللہ بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند اللہ تعالی حیا ومیتا بعد اس تمام بحث کے ہم برائی یا گناہ توسل میں نہیں دیکھتے جاہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں زندہ اور بعد موت کے۔

پھر آگے اس سے بھی زیادہ وسعت کے ساتھ بیان دیتے ہیں۔ اس غیر نبی کے توسل کو بھی جائز بتا رہے ہیں۔ الاول ان التوسل بجاہ غیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا باس بہ پہلا فیصلہ یہ ہے کہ توسل غیر نبی کے واسطہ سے بھی اگر ہو تو اس میں مضائقہ نہیں۔

وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور جہاد کرو اس کی راہ میں اپنی حد استطاعت سے جس قدر ممکن ہو تاکہ فلاح پاؤ۔ نیل نعیم ابدی اور خلاصی نار سے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اگر وہ جو کچھ زمین میں ہے سب کے مالک ہوں اور اس کے برابر اور بھی ان کی ملک ہو کہ اسے دے کر قیامت کے عذاب سے نجات چاہیں۔

الذین سے مراد تمام کفار ہیں خواہ انسان ہوں یا جن۔ کفروا سے مراد نبی کا انکار۔ عذاب کے لیے مر میں ایک بار کفر یہ الفاظ کہہ دینے کافی ہیں ما سے مراد ہر قسم کا مال ہے سونا چاندی یا جو سمندر میں ہوتا ہے یا زمین کی تہ میں۔

تو ان سے وہ فدیہ قبول نہ کیا جائے گا اور ان کے لیے عذاب دردناک ہے۔

marfat.com

یعنی کفار کے لیے عذاب لازم ہے اس سے رہائی کا وہ ذریعہ اور سبیل نہیں رکھتے اور کوئی صورت ان کی نجات کی نہیں کما فی روح المعانی۔

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۝

وہ چاہیں گے کہ نکل جائیں جہنم سے حالانکہ وہ اس سے نہ نکل سکیں گے اور ان کے عذاب دوامی ہے یعنی ان کی عذاب جہنم سے نکلنے کی کوشش بعد از مرگ بے سود ہے۔ یہ حسن سے روایت ہے۔ اور وہ کہتے ہیں الارادۃ بمعنی التمنی ای یتمنون ذالک۔ یریدون کے معنی تمنی کے ہیں کہ چاہیں گے کہ کسی طرح اس عذاب سے نکل جائیں۔

وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ۔ یعنی تصویر بما اشیر الیہ من عدم التناھی مدۃ العذاب۔ بعد بیان شدت وشمای عذاب دائمہ ثابت لایزول ولا ینتقل ابدًا اس آیت کریمہ میں تصریح ہے کہ عذاب غیر متناہی ہوگا جس میں عذاب کی کوئی حد نہیں بلکہ وہ عذاب دائم وثابت ہے اور وہ منتقل نہیں ہوگا کبھی۔

اب بیان حکم سرقہ صغری شروع فرمایا بعد بیان احکام کبری کے۔

اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ چور مرد اور چور عورت تو کاٹو دونوں کا ہاتھ بدلہ ہے اس کا جو کیا ان دونوں نے عذاب اللہ کی طرف سے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

شان نزول: یہ آیت کریمہ طعمہ بن ابیرق کے متعلق نازل ہوئی جس نے مدینہ منورہ میں ایک گھر سے آٹے کا تھیلا اور زرہ چوری کر کے ایک یہودی پر تہمت لگا دی۔ مفصل تفصیل پارہ پانچ سورۃ نساء میں بیان ہو چکی ہے۔

اس کا قانون حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں نافذ فرمایا کہ جب چوری دو مرتبہ کے اقرار یا دو مردوں کی شہادت سے قاضی اسلام کے سامنے ثابت ہو جائے اور جو مال چرایا ہے وہ دس درہم کی مالیت سے کم نہ ہو تو اس کا داہنا ہاتھ پہنچے کا کاٹا جائے اور دوبارہ پھر ارتکاب جرم سرقہ ہو تو بایاں پاؤں اس کے بعد بھی اگر ارتکاب جرم سے باز نہ آئے تو قید کیا جائے یہاں تک کہ وہ توبہ کرے۔

مزید توضیح

فاقطعوا ایدیہما۔ قرأت حفص ہے اور قرأت ابن مسعود یہ ایمانہما ہے۔ [illegible] تمہارے

marfat.com

کہا کہ ثبوت جرم کے بعد محض ہاتھ کاٹنا واجب ہے اور مال مسروقہ اگر موجودہ ہو تو واپس کرنا بھی واجب ہے اور اگر مال مسروقہ ضائع ہو گیا تو ضمان واجب نہیں۔ تفسیر احمدی

صاحب روح المعانی لکھتے ہیں۔ والسرقۃ اخذ مال الغیر خفیۃ وانما توجب القطع اذا کان الاخذ من حرز والماخوذ یساوی عشرۃ دراھم فما فوقھا اور مقدار قطع میں فرماتے ہیں والجمہور علی ان مقدار القطع ھو الربع۔

سرقہ کہتے ہیں کسی غیر کے مال کا خفیہ طریقہ سے لے لینا۔ لیکن قطع لازم آتا ہے جبکہ وہ مال حفاظت کی جگہ سے لیا جاوے اور وہ دس درہم سے کم نہ ہو اور مقدار قطع میں جمہور اس پر ہیں کہ پہونچے سے کاٹے جائیں۔ قطع سے مراد تلوار یا تیز دھار چیز سے ہاتھ کاٹنا ہے توڑا مروڑا نہ جائے۔

اس پر عبداللہ بن ابی ربیعہ سے علامہ بغوی یہ حدیث سند میں پیش کرتے ہیں۔ انہ علیہ السلام اتی بسارق فامر بقطع یمینہ عنہ حضور کے دربار میں ایک چور لایا گیا حضور نے اس کا داہنا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ حدیث پاک میں ایدی سے مراد صرف داہنا ہاتھ ہے مطلقاً ہاتھ نہیں۔

اس حکم کے مجاز کون ہو سکتے ہیں

الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وولاۃ الامور کالسلطان ومن اذن لہ فی اقامۃ الحدود او القضاۃ والحکام:۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام امور کے ذمہ دار جیسے بادشاہ یا جسے بادشاہ حدیں قائم کرنے کی اجازت دے اور قاضی اور حاکم۔

فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

تو جو توبہ کرے بعد ظلم کے اور اپنی اصلاح کر لے تو بے شک اللہ رجوع فرماتا ہے اس پر بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

مَنْ سے مراد چور ہے توبہ ہاتھ کٹ جانے کے بعد کرے تو اس صورت میں ظلم سے مراد چوری ہوگی۔ اور اَصْلَحَ سے مراد آئندہ کے لیے چوری سے باز رہنے کا عہد ہے یعنی اخروی عذاب سے نجات حاصل کرتا۔

اس کی تفسیر میں علامہ آلوسی کہتے ہیں کہ اس توبہ سے قطع ید معاف نہیں ہوگا بلکہ بقبل توبتہ فلا یعذبہ فی الاخرۃ اس کی توبہ بایں معنی مقبول ہوگی کہ آخرت میں اس پر عذاب نہ ہو۔ یعنی چور مالک سے معافی مانگ لے یا چرایا ہوا مال واپس کر دے مالک حاکم کے پاس مقدمہ نہ لے جائے مالک راضی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ بخش دے گا اور آخرت میں سزا نہ دیگا۔

واما القطع فلا یسقطہ التوبۃ عند نا لان فیہ حق المسروق۔ لیکن قطع ید یہ توبہ سے

marfat.com

ساقط نہیں ہوتا ہمارے نزدیک یعنی مذہب حنفی میں۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ کے لیے ہے ملکیت آسمانوں کی اور زمین کی عذاب کرتا ہے جسے چاہے اور بخشتا ہے جسے چاہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

یہ خطاب یا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر ایک مومن کے لیے ہے جو اصلاح کرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت عابد تھے جب وقت زمان بھی وجود میں نہ آیا تھا صرف ایک معبود تھا ایک عابد۔ ملکوت صرف انبیاء عظام اور اولیائے کرام کو عطا ہوتا ہے وہ کریم جس مجرم کو چاہے سزا دے جسے چاہے بخشدے۔ اللہ تعالےٰ ہر شے پر قادر ہے۔

بالقول شیخ الاسلام اس میں استشہاد ہے قوت الٰہی کا تعذیب اور مغفرت میں گویا یہ ارشاد ہے الم تعلم ان اللہ تعالیٰ لہ السلطان القاھر والاستیلاء الباھر المستتبعان للقدرۃ التامۃ علی التصرف الکلی ایجادا وفیما استشھد علیہ ایجادا واعدامًا واجارۃ واماتۃ الی غیر ذالک حسبما تقتضیہ مشیتہ۔ یعنی استفہام انکاری کے ساتھ فرمایا کہ تم خوب جانتے ہو اللہ تعالےٰ کے لیے سلطنت قاہرہ ہے اور کائنات پر اس کے استیلاء کا ایسا غلبہ ہے جو اس کی قدرت تامہ پر دال ہے اور اس کے تصرف کلی پر مشتمل ہے اور اس میں سب کچھ مشتمل ہے ایجاد۔ اعدام۔ اجارہ اماتت حتیٰ کہ اس کے سوا جو کچھ مقتضیات مشیت ہیں سب پر حاوی ہے۔

اب خصوصیت سے حضور مخاطب کیے گئے اس مخاطب میں منافقین کی مسارعت الی الکفر اور مبالغت اسلام پر غمگین نہ ہوتے اور ان سے بے نیاز رہنے کی تلقین کرتے ہوئے تسلی دی گئی ہے چنانچہ ارشاد ہوا۔

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَاْتُوْكَ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔

اے رسول تمہیں غمگین نہ کریں وہ جو کفر پر دوڑتے ہیں کچھ وہ جو اپنے منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور ان کے دل مسلمان نہیں اور کچھ یہودی جو جھوٹ خوب سنتے ہیں اور لوگوں کی خوب سنتے ہیں جو تمہارے

marfat.com

پاس حاضر نہ ہوئے اللہ کی باتوں کو ان کے بعد بدلتے ہیں کہتے ہیں یہ حکم تمہیں ملے تو مانو اور اگر یہ نہ ملے تو بچو اور جسے اللہ گمراہ کرتا ہے تو ہرگز تو اللہ سے اس کا کچھ نہ بنا سکے گا وہ ہیں کہ اللہ نے ان کا دل پاک کرنا نہ چاہا انہیں دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

اللہ تعالے نے قرآن پاک میں انبیاء علیہم السلام کو ان کے مقدس ناموں سے پکارا حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کو اوصاف سے خطاب فرمایا اکثر مقامات پر نبی فرمایا یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ۔ دو مقام پر یا ایہا الرسول۔ یا ایہا المزمل۔ یا ایہا المدثر سے خطاب فرمایا۔ نبی کے معنی غیب کی خبریں دینے والے رسول کے معنی فرمان رساں جو مخلوق کو خالق کا پیغام پہنچائے حضرت مریم سے جبریل امین نے فرمایا میں تمہارے رب کا رسول ہوں اس لیے آیا ہوں کہ تم کو ستھرا بیٹا بخشوں۔

لَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ سے مراد وہ منافقین ہیں جو یہود مدینہ اور یہود خیبر و فدک کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے تھے فیصلہ حاصل کرنے کے بہانہ سے یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ یہ منافقین غمگین نہ کریں جو بہت جلد کفر کا اظہار کر دیتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ انہوں نے صرف زبان سے کہہ دیا تھا۔ لیکن ان کے دل ایمان نہ لائے تھے مِنَ الَّذِیْنَ ہَادُوْا۔ بعض یہودی آپ کا فرمان جھوٹ بولنے کے لیے سنتے ہیں نہ آپ کی بات سن کر جائیں اور جھوٹی باتیں آپ کی طرف منسوب کریں

سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ آخَرِیْنَ۔ قوم آخرین سے مراد وہ خیبر یا فدک کے یہودی جو مدینہ منورہ میں خود حاضر نہ ہوتے تھے کچھ لوگوں کو بھیجا کرتے تھے کہ سکھانے سے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے تھے لیکن یہ یہودی منافقین آپ کے فرمان نہیں سنتے تھے وہ لوگ جو آپ کے پاس نہیں آتے خیبر یا فدک میں رہے ان کے دل ان کے ساتھ ہیں۔

توضیح:۔ لقوم آخرین کا لام بمعنی من ہے اگر لام علت تسلیم کیا جائے تو اس کے معنی ہوں گے دوسری قوم کے لیے سنتے ہیں۔ یہ معنی مقصود کلام کے مغائر ہیں۔ مقصود قائل یہ ہے کہ اس امر کا اظہار ہو کہ یہ لوگ اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں خوب سنتے ہیں اور یہود خیبر کی باتوں کو دل سے مانتے ہیں (جمل)

اُوْتِیْتُمْ سے مراد حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مسئلہ بتانا یہود خیبر و فدک نے ان لوگوں کو جو حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ سمجھا کر بھیجا کہ اگر حضور علیہ السلام شادی شدہ زانی کی سزا وہی سنائیں جو ہماری کتابوں میں ہے یعنی کوڑے مارنا۔ منہ کالا کرنا۔ گدھے پر بٹھانا تو تم اس فرمان کو بخوشی قبول کر لینا اور اگر رجم کا حکم دیا جائے تو اس حکم کو قبول کرنے سے انکار کر دینا تاکہ ہمارا

marfat.com

پردہ دری نہ ہو

شان نزول: خیبر کے یہودیوں کے شرفاء میں سے ایک شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت نے زنا کیا اس کی سزا تورات میں سنگساری تھی یہ سزا انہیں گوارا نہ تھی۔ اس لیے انہوں نے چاہا کہ اس مقدمہ کا فیصلہ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے کرائیں چنانچہ ان دونوں زانیوں کو ایک وفد کے ساتھ مدینہ طیبہ بھیجا اور کہہ دیا کہ اگر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کوڑوں کا حکم دیں تو مان لینا اور اگر رجم یعنی سنگساری کا حکم دیں تو نہ ماننا یہ لوگ قبیلہ بنی قریظہ اور بنی نضیر کے پاس آئے اور خیال کیا کہ یہ حضور کے ہم وطن بھی ہیں اور ان کے ساتھ حضور کی صلح بھی ہے اگر ان کی سفارش حضور کو پہنچ گئی تو حضور (معاذ اللہ) یقیناً ان کا لحاظ فرمائیں گے یہ گمان ان کا ان کے بے دین احبار یہود کی عادتوں کے تحت تھا چنانچہ سردار ان یہود سے کعب بن اشرف اور کعب بن اسد اور سعید بن عمرو اور مالک بن صیف اور کنانہ بن ابی الحقیق وغیرہ کو ہمراہ لیکر بارگاہ رسالت پناہ میں حاضر ہوئے۔

پھر مقدمہ پیش کیا اور طالب فیصلہ ہوئے

حضور نے فرمایا تم لوگ کیا میرا فیصلہ تسلیم کروگے انہوں نے عرض کیا ہم ماننے کے لیے ہی حاضر آئے ہیں کہ آیت رجم نازل ہوئی حضور نے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔

یہودیوں نے رجم کا حکم سنتے ہی انکار کر دیا۔

حضور نے فرمایا تم میں ایک شخص نوجوان گورے رنگ کا یک چشم باشندہ فدک ہے جس کا نام ابن صوریا ہے تم اسے جانتے ہو؟ یہودیوں کے وفد نے جواب دیا جی ہاں اسے خوب جانتے ہیں حضور نے فرمایا وہ کیسا آدمی ہے؟

یہودیوں نے جواب دیا وہ ایسا آدمی ہے کہ روئے زمین ہم میں اسکے پایہ کا کوئی عالم نہیں تورات کا بڑا عالم ہے۔

حضور نے فرمایا اسے بلاؤ۔ چنانچہ ابن صوریا کو بلایا گیا جب وہ حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا۔ تو ہی ابن صوریا ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں حضور نے فرمایا یہود میں سب سے بڑا عالم تورات کا تو ہی ہے کہنے لگا لوگ ایسا ہی کہتے ہیں۔

حضور نے وفد یہود سے فرمایا تم اس کی بات مانو گے سب نے یک زبان ہو کر جواب دیا ہاں ضرور مانیں گے۔

پھر حضور نے ابن صوریا سے فرمایا۔ میں تجھے اس اللہ تعالے کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود

marfat.com

نہیں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی اور تم لوگوں کو مصر سے نکالا تمہارے لیے دریائے نیل میں راہیں بنائیں، تمہیں فرعون کے مظالم سے نجات دی۔ فرعون کو غرق دریا کیا تمہارے لئے ابر کو سائبان بنایا تم پر من وسلوی نازل فرمایا۔ اپنی وہ کتاب نازل کی جس میں حلال وحرام کا بیان ہے۔ سچ بتاؤ تمہاری کتاب میں شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت کے زانی مرتبہ ہونے پر سنگساری کا حکم ہے یا نہیں۔ ابن صوریا نے جواب میں صاف عرض کیا۔

بے شک ہے مجھے اس کی قسم جس کا آپ نے تذکرہ فرمایا اگر مجھے انکار کرتے ہوئے اندیشہ عذاب نہ ہوتا تو میں ہرگز اقرار نہ کرتا اور ضرور جھوٹ بول دیتا۔ مگر مجھے یہ بتائیں کہ آپ کی کتاب میں ایسے مجرم کی کیا سزا ہے؟

حضور نے فرمایا جب چار عادل اور معتبر شاہدوں کی شہادت سے زنا بصراحت ثابت ہو جائے تو رجم لازم وواجب ہو جاتا ہے۔

ابن صوریا نے عرض کیا خدا کی قسم بعینہ یہی حکم تورات میں ہے

حضور نے ابن صوریا سے دریافت فرمایا کہ حکم الٰہی میں تبدیلی کس طرح واقع ہوئی۔

اس نے صاف صاف طور پر عرض کیا کہ ہمارا دستور یہ تھا کہ ہم کسی شریف کو پکڑتے تو اس کو چھوڑ دیتے اور غریب آدمی پر حد قائم کرتے۔

اس طرز عمل سے شرفاء میں زنا کی بہت کثرت ہو گئی حتیٰ کہ ایک مرتبہ بادشاہ کے چچازاد بھائی نے زنا کیا تو ہم نے اسے سنگسار نہ کیا پھر ایک دوسرے شخص نے اپنی قوم کی عورت سے زنا کیا تو بادشاہ نے اسے سنگسار کرنا چاہا اس پر اس زانی کی قوم اٹھ کھڑی ہوئی اور بول پڑی کہ جبتک بادشاہ کے چچازاد کو سنگسار نہ کیا جائے اس وقت تک یہ سنگسار نہ ہوگا۔

آخر ہم نے جمع ہو کر غریب شریف سب کے لیے بجائے رجم یہ سزا نکالی کہ چالیس کوڑے مارے جائیں اور منہ کالا کر کے گدھے پر الٹا بٹھا کر گشت کرائی جائے۔

ابن صوریا کا یہ بیان سن کر وہ وفد جو یہودیوں کا موجود تھا بگڑ گیا اور ابن صوریا سے کہنے لگا تو نے صاف بیان دینے میں اتنی جلدی کی۔ درحقیقت ہم نے جتنی تیری تعریف کی تھی تو اس کا مستحق نہیں۔

ابن صوریا بولا حضور نے مجھے تورات کی قسم دلائی اگر مجھے عذاب الٰہی کا خوف نہ ہوتا تو میں صاف بیان بھی نہ دیتا اور جو حکم تورات کا وہ بھی نہ بتاتا۔

اس کے بعد حضور نے ان دونوں زناکاروں کو رجم کرنے کا حکم دیا اور وہ سنگسار کیے گئے اس وقت یہ

marfat.com

آیت کریمہ نازل ہوئی۔ خازن

اور روح المعانی نے مذکورہ واقعہ بالاختصار بیان کیا۔ اس کے ساتھ چند اور روایتیں بھی بڑھائیں جو بہ اختلاف الفاظ دو واقعہ ملتے جلتے ہیں بخوف طوالت ہم ان کو نقل نہیں کرتے۔

وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ۔ یہاں مَن سے مراد انسان و جنات ہیں کہ یہ دونوں گناہ پر قدرت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ایمان و تقویٰ سے ہی راضی ہے فتنہ کے معنی ہیں رسوا کرنا۔ گمراہ کرنا۔ آزمائش میں ڈالنا۔

فَمَنْ يَّمْلِكُ میں خطاب حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا غم و رنج دور کرنا مقصود ہے۔ شَيْئًا سے مراد ہدایت و رحمت ہے یا دفع عذاب ہے۔ روح المعانی۔

اُولٰٓئِكَ۔ اسم اشارہ بعید ہے۔ لَمْ يُرِدِ میں ماضی کا ذکر ہے یعنی ازل سے اللہ تعالےٰ نے ارادہ ہی نہ فرمایا۔ طہارت سے مراد باطنی پاکی ہے جس کا تعلق دل و دماغ سے ہوتا ہے اس کے بعد قلوب کا ذکر فرمایا یعنی یہ وہ بدنصیب لوگ ہیں کہ روز ازل سے ہی یا جب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب سے ہی اللہ تعالےٰ نے ان کو ہدایت اور پاک فرمانے کا ارادہ نہ فرمایا اب یہ کیسے نور ایمان سے منور ہو سکتے ہیں ان کے لیے دنیا میں بھی خجالت و ذلت ہے اور آخرت میں بھی عذاب شدید ہے یعنے جہنم کی آگ ان کے لیے تیار ہے۔

آگے ارشاد ہے جس میں رشوت کی مذمت اور رشوت ستانی کی برائی جو یہودیوں میں پیدا ہوئی اس کا تذکرہ ہے۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

سننے والے جھوٹی باتوں کے حرام خور تو اگر وہ حاضر ہوں تمہارے حضور تو فیصلہ کرو ان میں یا ان سے اعراض کرو (یعنی آپ اس میں مختار ہیں) اور اگر آپ ان سے اعراض فرمائیں تو وہ آپ کا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے اور اگر فیصلہ فرمائیں تو فیصلہ ان میں فرمائیں منصفانہ بیشک اللہ محبوب رکھتا ہے منصفوں کو۔

یہ آیت کریمہ حکام یہود کی مذمت میں نازل ہوئی جو رشوتیں لے کر حرام کو حلال کرتے اور احکام شریعت کو بدل دیتے تھے۔

رشوت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ حاکم ظالم سے مال لے کر اس کے حق میں غلط فیصلہ کرے۔ یا مظلوم سے مال لے کر اس کو اس کا حق دینا۔ یا رشوت لے کر غلط فتویٰ دینا وغیرہ وغیرہ

روح المعانی میں ہے السماعون بالکذب ھنا المدعون الباطلۃ سمع للکذب سے مراد باطل دعوے

marfat.com

کرتا ہے جو احبار یہود کے سامنے پیش کیے جاتے اور رشوتیں لیکر اس کے ناحق فیصلے کیے جاتے۔

اکلون للسحت کے معنی جو اخبار اس لیے کیے گئے کہ رشوت شریعت مطہرہ میں قطعی حرام ہے اور رشوت لفظ سحت کے معنی میں لی گئی۔ علامہ راغب اصفہانی مفردات میں لکھتے ہیں السحت العشو الذی یستاصل للمحظور الذی یستلزم منہ العار کانہ سبقت دینہ ومروءتہ قال تعالی اکلون للسحت ای قبحت دینہم وقال علیہ السلام کل لحم نبت من سحت فالنار اولی بہ وسمی الرشوۃ سحتا۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضور نے فرمایا ہر وہ گوشت جو سحت سے اگے تو آگ اس کے لیے بہتر ہے اور رشوت کا نام سحت ہے اور علامہ آلوسی روح البیان میں فرماتے ہیں۔ السحت بضمتین وھا لغتا کالعنق والعنق اور تفسیر میں فرماتے ہیں اکلون للسحت ای الحرام من سحتہ اذا استاصلہ وسمی الحرام سحتا عند الزجاج لانہ یعقب عذاب الاستیصال والبوار۔ اکلون للسحت یعنی حرام کھانے والے اور حرام کا نام سحت رکھا گیا۔

وقال الجبائی لانہ لا برکۃ فیہ لاھلہ فیھلک اھلہ للاستیصال غالبا جبائی فرماتے ہیں رشوت خوری کرنے میں برکت نہیں تو ہلاک ہو جاتا ہے رشوت حاصل کرنے والا۔ قیل یا رسول اللہ وما السحت قال الرشوۃ فی الحکم عرض کیا گیا حضور سحت کیا ہے فرمایا یہ رشوت کے حکم میں ہے جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھدایا الامراء سحت امراء کو ہدیہ پہنچانا بھی سحت ہے یعنی رشوت۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت مسروق نے پوچھا حضور کیا رشوت سحت ہے فرمایا سحت نہیں لیکن کفر ہے۔ پھر مزید توضیح فرماتے ہیں سحت یہ ہے کہ کوئی آدمی حکام کے پاس ہو اور کسی کو اس حاکم سے غرض ہو اور وہ اس وقت تک کام نہ کرے بیشک اسے کوئی چیز ہرگز نہ پہنچائے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سحت کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا الرشا دور رشوت ہے۔ بیہقی نے ایک حدیث نقل کی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لعن الراشی والمرتشی والرائش والذی یمشی بینہما حضور نے رشوت لینے دینے والے پر لعنت فرمائی اور اس پر بھی لعنت کی جو رشوت کے بیچ میں پڑے۔

اس کے بعد حضور سے خطاب ہے کہ اگر یہودی آپ کا حکم مانیں تو اس میں آپ مختار ہیں فیصلہ کریں یا اس سے اعراض کریں مگر اس حکم کی بابت مفسرین میں اختلاف ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اور اس پر اکثر سلف کا اتفاق ہے کہ اس صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

کان او لاخیرا الزام علیہ الصلوٰۃ والسلام باجراء الاحکام علیھم۔ اول حضور کو اختیار دیا گیا تھا کہ فیصلے فرمائیں یا نہ فرمائیں بعد میں اجراء احکام بین الیہود کا حکم ہوا۔ کہ ضرور آپ فیصلہ کریں آگے فرماتے ہیں۔

ہمارے فقہاء نے کہا کہ ذمی لوگوں پر اسلام کے احکام نافذ کیے جائیں گے مثلاً تجارت میراث اور تمام معاملات۔ ہاں شراب اور خنزیر کی تجارت کے معاملات وہ خود ہی طے کریں گے اور ان کو مسلمانوں کی طرح زنا سے منع کیا جائے گا لیکن ان کو زنا پر رجم نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہ شریعت کی نگاہ میں محصن نہیں ہیں اور رجم کی حدیث جو پہلے گذر چکی ہے اس کی توجیہ پہلے بیان ہو چکی ہے۔ اور ان کے نکاح کے متعلق اختلاف ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ان کو انکے پہلے نکاح پر ہی رکھا جائے گا اور امام زفر اور محمد نے بعض چیزوں میں اس کے خلاف کہا ہے۔ اور اگر ذمی ہمارے احکام پر راضی نہ ہوں تو ہمیں ان پر کوئی اعتراض نہیں اور جب وہ راضی ہو جائیں اور مقدمہ ہمارے پاس لائیں تو لازمی ہے کہ ہم ان پر اسلامی احکام نافذ کریں اور پوری تفصیل فروعات میں ہے۔

فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ۔ خیبر فدک وغیرہ کے یہود آپ کی خدمت میں فیصلے کرانے کے لیے آتے ہیں مگر اس سے ان کا مقصود صرف یہ ہے کہ اگر فیصلہ ان کی مرضی کے مطابق ہوگا تو قبول کریں گے ورنہ نہیں تو آپ کو اختیار ہے کہ آپ فیصلہ کریں یا نہ کریں اس کے بعد فرمایا وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا۔ اور اگر فیصلہ نہ فرمادیں۔ اعراض۔ منہ پھیرنا یعنی توجہ نہ فرمادیں تو وہ لوگ آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ آخر میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ارشاد خاص ہے جو تمام متبعین کے لیے عام ہو گیا۔

وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ اگر ان میں فیصلہ فرماؤ۔ تو انصاف سے فیصلہ کرو بیشک انصاف والے اللہ کو پسند ہیں۔

یعنی فیصلہ کریں اس عدل سے جس کا آپ کو حکم ہے اور وہ وہی احکام ہیں جو قرآن کریم اور شریعت اسلام میں ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اگر مجھے مسند افتاء ملے تو میں اہل تورات کو انکی توریت سے اور اہل انجیل کو انجیل سے فتویٰ دونگا۔ آگے ارشاد ہے۔

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ اور کیونکر وہ تم سے فیصلہ چاہیں گے حالانکہ ان کے پاس توریت ہے جس میں اللہ کا حکم ہے پھر اس سے منہ پھیرتے ہیں بعد اس کے اور نہیں یہ لوگ ایمان لانے والے۔

marfat.com

کیف عربی میں تعجب دلانے کے لیے آتا ہے حضور سید عالم یا مسلمانوں کو تعجب دلانے کے لیے آیا ہے۔

اس آیت کریمہ میں تعجیب ہے تحکیم رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لیے کہ یہود حضور پر ایمان لائے نہیں بلکہ مخالفت کرتے ہیں اور جو حکم وہ سننا چاہتے ہیں وہ توریت میں صاف موجود ہے تو جو اپنی کتاب کو نہیں مانتے وہ حکم ہے شادی شدہ مرد عورت کے زنا کا اور توریت میں ان کے لیے حکم رجم ہے تو اگر وہ اپنی کتاب توریت پر ایمان رکھتے تو انہیں ابن صوریا ہی سے معلوم کر لینا چاہئے تھا مگر اپنی غرض اور نفسانیت سے وہ توریت کو چھوڑ کر حضور سے فیصلہ مانگنے کے لیے محض اپنی نفسانیت کی بنا پر آتے ہیں تاکہ ان کا کفر واضح ہو جائے۔

بامحاورہ ترجمہ رکوع ہفتم سورہ مائدہ پ۶

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ	بے شک ہم نے توریت نازل کی جس میں ہدایت اور نور ہے حکم دیتے تھے اس کے مطابق نبی اور جھکنے والے اور عالم فرمانبردار اور اللہ کے مانتے والے اور فقیہ جن سے حفاظت طلب کی گئی تھی کتاب اللہ کی اور تھے وہ اس پر گواہ تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور نہ خریدو میری آیتوں کے بدلے قلیل و ذلیل رقم۔
وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝	اور جو نہ حکم کرے اللہ کے نازل کئے پر تو وہ لوگ کافر ہیں۔
وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ وَمَنْ لَّمْ	اور ہم نے ان پر (یہود پر) واجب کیا اس میں (تورات میں) کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے تو جو دل سے بدلہ گرا دے تو وہ اسکا

marfat.com

يَحْكُمُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝
وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ
وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ وَّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ
وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ
وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝
وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا
عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ
لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ
الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً
وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا
الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ
تَخْتَلِفُوْنَ ۝

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا
تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ
يَّفْتِنُوْكَ عَنْ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ

کفارہ ہے اور جو نہ حکم کرے اللہ کے اتارے
ہوئے پر تو وہی لوگ ظالم ہیں۔
اور ہم نے ان کے پیچھے ان کے قدم قدم عیسیٰ بن
مریم کو بھیجا تصدیق کرتا ہوا اس کی جو ان کے
آگے تھا توراۃ سے اور دی ہم نے انہیں
انجیل اس میں ہدایت اور نور ہے اور تصدیق
کرتی ہے جو توریت سے ہے اور ہدایت اور
نصیحت پرہیزگاروں کو۔
اور چاہئے کہ انجیل والے حکم کریں وہ جو نازل کیا
اللہ نے اس میں اور جو نہ حکم کرے وہ جو نازل کیا
اللہ نے تو وہی فاسق ہیں۔
اور نازل کیا ہم نے تیری طرف محبوب تمہاری طرف
کتاب کو سچائی کے ساتھ تصدیق کرتی ہے اس
کی جو کتابوں سے تمہارے آگے ہے اور محافظ ہے
اس پر تو حکم کر ان میں جو نازل کیا اللہ نے اور نہ
پیروی کر ان کی خواہشوں کی اس سے جو آیا ہے
سچ حق چھوڑ کر ہر ایک کے لیے بنایا ہم نے تم سے
ایک شریعت اور راستہ اور اگر اللہ چاہتا تو کر دیتا
تم سب کو امت ایک لیکن منظور ہے کہ آزمائے
تمہیں جو دیا تم کو تو بھلائیوں کی طرف سبقت کرو
اللہ کی طرف تمہارا لوٹنا ہے سب کا وہ تمہیں بتا
دے گا جس میں تم اختلاف کر رہے ہو۔
اور یہ کہ حکم کر ان میں اس سے جو اللہ نے اتارا
اور نہ پیروی کر ان کی خواہشوں کی اور ان سے
بچتے رہو کہ کہیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں کسی

marfat.com

اللّٰهُ اِلَيْكَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۗ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝

حکم سے جو اتارا اللہ نے تمہاری طرف تو اگر وہ منہ پھیریں تو جان لو کہ اللہ چاہتا ہے یہ کہ پہنچے انہیں بوجہ بعض گناہوں کے سزا اور بے شک بہت لوگ ان میں سے فاسق ہیں۔ تو کیا حکم جاہلیت کا چاہتے ہو اور کون ہے بہتر اللہ سے حکم دینے میں یقین کرنے والوں کے لیے

حل لغات رکوع ہفتم سورۂ مائدہ پ ۶

انا - بیشک
ھدی - ہدایت
بہا - اسکے ساتھ
للذین - انکے لیے جو
و - اور
کنا - تھے
تخشوا - ڈرو
و - اور
ثمنا - قیمت
لم - نہ
اللہ - اللہ نے
و - اور
ان - بیشک
العین - آنکھ

انزلنا - اتاری ہم نے
و - اور
النبیون - نبی
ھادوا - یہودی ہوئے
الاحبار - علما
من کتب - کتاب
علیہ - اس پر
الناس - لوگوں سے
لا - نہ
قلیلا - تھوڑی
یحکم - فیصلہ کرے
فاولئک - تو وہ
کتبنا - لکھا ہم نے
النفس - جان
بالعین - بدلے آنکھ کے

التوراۃ - توریت
نور - نور تھا
الذین - وہ جو
و - اور
بہا - جن سے
اللہ - اللہ کی
شہداء - گواہ
و - اور
تشتروا - خریدو
و - اور
بہا - وہ جو
ھم - وہی ہیں
علیہم - ان پر
بالنفس - بدلے جان کے
و - اور

فیہا - اس میں
یحکم - فیصلہ کرتے تھے
اسلموا - فرمانبردار تھے
الربانیون - اللہ والے
استحفظو - حفاظت چاہی
و - اور
فلا - تو نہ
اخشون - ڈرو مجھ سے
بایتی - میری آیات کے بدلے
من - جو
انزل - اتارا
الکافرون - کافر
فیہا - اس میں
و - اور
الانف - ناک

marfat.com

بالانف-بدلے ناک کے
و-اور
الجروح-زخموں کا
بہ-اس کا
و-اور
بما-اسپر جو
ھم-وہی ہیں
علی-اوپر
بن-بیٹے
بین یدیہ-جو اسکے آگے ہے
آتینہ-دی ہم نے اسکو
و-اور
لیحکم-چاہئے کہ حکم کریں
اللہ-اللہ نے
فیہ-
و-اور
یحکم-حکم کرے
اللہ-اللہ نے
و-اور
بالحق-حق کے ساتھ
یدیہ-اسکے ہے
علیہ-اس پر
انزل-اتارا
تتبع-پیروی کر
جاءک-آیا
جعلنا-بنائی ہم نے
منھاجا-رستہ

الاذن-کان
بالسن-بدلے دانت کے
قصاص-بدلہ ہے
فھو-تو وہ
من-جو
انزل-اتارا
الظالمون-ظالم
اثار-قدموں
عیسی-عیسیٰ
من یدیہ-جو اسکے آگے ہے
الانجیل-انجیل
موعظۃ-نصیحت تھی
اھل الانجیل-انجیل والے
فیہ-اس میں
یحکم-حکم کرے
فاولئک-تو وہ
انزلنا-اتاری ہم نے
مصدقا-تصدیق کرتا
من الکتب-کتاب سے
فاحکم-تو فیصلہ کر
اللہ-اللہ نے
اھواء-خواہشات
لک-تیرے پاس
منکم-تم سے
و-اور

بالاذن-بدلے کان کے
و-اور
تصدق-صدقہ کرے
لہ-اس کے لیے
یحکم-حکم کرے
فاولئک-تو وہ
قفینا-پیچھے بھیجا ہم نے
عیسی-عیسیٰ
لما-اسکی
و-اور
ھدی-ہدایت
و-اور
لما-اس پر جو
و-اور
من-من جو
انزل-اتارا
الفاسقون-فاسق
الکتب-کتاب
بین-آگے
مھیمنا-محافظ ہے
بما-اسپر جو
لا-نہ
عما-اس سے جو
لکل-ہر ایک کے لئے
و-اور
شاء-چاہتا
و-اور
مصدقا-تصدیق کرتا
لما-اس کی جو
و-اور
بینھم-ان میں
و-اور
ھوا-انکی کی
من الحق-حق
شرعۃ-شریعت
و-اگر

marfat.com

اللہ - اللہ	یجعلکم - تو بنا دیتا تم کو	امۃ - امت	واحدۃ - ایک
و - اور	لکن - لیکن	لیبلو - تاکہ آزمائے	کم - تم کو
فیما - اس میں جو	اٰتٰکم - دیا تم کو	فاستبقوا - تو دوڑو	الخیرات - نیکیوں کی طرف
الی - طرف	اللہ - اللہ کی ہے	مرجعکم - تمہارا لوٹنا	جمیعا - سب کا
فینبئکم - پھر خبر دیگا تم کو	بما - اسکی	کنتم - کہ تھے تم	فیہ - اس میں
تختلفون - اختلاف کرتے	و - اور	ان - یہ کہ	احکم - حکم کر
بما - اسپر جو	انزل - اتارا	اللہ - اللہ نے	و - اور
لا - نہ	تتبع - پیروی کر	اھواء - خواہشات	ھم - انکی کی
و - اور	احذر - بچتے رہو	ھم - ان سے	ان - یہ کہ
یفتنوا - فتنہ میں ڈالیں	ک - تجھ کو	عن - بعض	بعض - اس سے جو
ما - جو	انزل - اتارا	اللہ - اللہ نے	الیک - تیری طرف
فان - پھر اگر	تولوا - منہ پھیریں	فاعلم - تو جان لے	انما - اسکے سوا نہیں کہ
یرید - چاہتا ہے	اللہ - اللہ	ان - یہ کہ	یصیبھم - پہنچے انکو
ببعض - انکے بعض	ذنوبھم - گناہوں کا بدلہ	و - اور	ان - بیشک
کثیرا - بہت سے	من الناس - لوگ	لفسقون - فاسق ہیں	آ - کیا
فحکم - حکم	الجاھلیۃ - جاہلیت کا	یبغون - چاہتے ہیں	و - اور
من - کون	احسن - اچھا ہے	من اللہ - اللہ سے	حکما - حکم میں
لقوم - اس قوم کے لیے	یوقنون - جو یقین والے ہیں		

مختصر تفسیر رکوع ہفتم پ ۶ - سورۃ مائدہ

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۚ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

marfat.com

بے شک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے حکم دیتے تھے اس کے ماتحت یہود کو ہمارے فرمانبردار نبی اور ربانی لوگ یعنی عالم اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی اور وہ اس پر گواہ تھے تو خوف کرو لوگوں کا اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے ذلیل و قلیل قیمت نہ لو اور جو حکم نہ کرے اللہ کے اتارے ہوئے پر تو وہی لوگ کافر ہیں۔

توریت کی صفت میں ارشاد ہے فِیْهَا هُدًی یعنی اس کتاب میں ہدایت ہے یعنی ارشاد الی الحق لوگوں کے لیے اور نور یعنی ضیا اور ایسی ضیا جس سے وہ انکشاف حاصل ہوتا ہے جو آپ چاہیں ان پیارو روح المعانی اعلامہ زجاج نے کہا فیہا ہدی وہ بیان اس حکم کا ہے جو یہودی آکر حضور سے استفسار کرتے ہیں اور نور وہ بیان ہے کہ بے شک حضور نے جو انہیں حکم دیا وہ حق ہے (روح المعانی) اس کتاب توریت کے مطابق

یَحْکُمُ بِهَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا۔ سابقہ انبیاء کرام جن میں حضرت موسیٰ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان گذرے جبکہ توریت منسوخ نہ ہوئی تھی۔ کیونکہ زبور و انجیل پر ان کے احکام جاری ہوئے۔ یہ انبیاء ہزاروں تھے جو صاحب کتاب نہ تھے توریت پر ہی عمل کرتے تھے اور ان کے علماء خدا ترس جنہیں ربانی فرمایا اور احبار یعنے فقہاء یہود حکم کیا کرتے تھے اور بما استحفظوا من کتاب اللہ اور ان سے کتاب اللہ یعنی توریت کی حفاظت چاہی گئی کہ اپنے سینوں میں محفوظ رکھیں۔ اس کے درس دیں تاکہ ان سے کتاب فراموش نہ ہو جائے اور اس کے احکام نسیاً منسیاً نہ ہوں (خازن)

اس سے یہ مسئلہ بھی نکلتا ہے کہ توریت کے مطابق انبیاء کرام کا حکم دینا اس امر کو واضح کرتا ہے کہ ہم سے پہلی شریعتوں کے جو احکام اللہ اور اس کے رسول نے بیان فرمائے ہوں اور ان کے ترک کا ہمیں نہ فرمایا ہو اور وہ منسوخ نہ ہوا ہو وہ بھی ہم پر لازم ہے جیسے محصنہ زانیہ اور زانی کے رجم کا حکم توراۃ میں تھا تو اگرچہ قرآن کریم میں وہ بالوضاحت نہ ہو مگر توراۃ کے سابقہ احکام جو غیر منسوخ ہیں انہیں سے ایک حکم رجم کا ہے وہ ہماری شریعت میں لازماً مشروع ہے۔ جمل تفسیر ابوالسعود۔

وکانوا علیہ شہداء یعنی یہود کے علماء فقہاء اس پر شاہد تھے کہ حضور کی نعت اور حکم رجم توریت میں مذکور ہے اور وہ آج تک شریعت محمدیہ میں بھی مشروع ہے۔ تو

فلا تخشوھم واخشون ولا تشتروا بایتی ثمنا قلیلا۔ اے یہودیو لوگوں سے ڈر کر احکام نہ بدلو بلکہ مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے ذلیل و قلیل رقم لے کر من گھڑت احکام نہ دو اس لیے کہ احکام

marfat.com

آلیہ کی تبدیلی بھی صورت ممنوع ہے خواہ لوگوں کے خوف سے ہو یا عوام کی ناراضگی کے ڈر سے یا مال و جاہ کے اور رشوت کے طمع سے یہ سب کچھ حرام مطلق ہے۔ ایمان والوں کو صرف میرا خوف رکھنا ضروری ہے اور جو اللہ کے اتارے ہوئے احکام کے خلاف حکم دے وہ کافر ہے کما قال ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ آگے ارشاد ہے۔

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے تو جو خوشی سے بدلہ کر دے تو وہ اس کے گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے اتارے ہوئے حکم پر فیصلہ نہ دے تو وہی ظالم ہیں۔

اگرچہ یہ بیان جو توریت میں یہود کے لیے تھا۔ تورات کے ہی حوالہ سے کلام پاک میں وارد ہوا مگر چونکہ ہمیں ان کے ترک کرنے یا اس کے منسوخ ہونے کی کوئی خبر نہیں ملی اس لیے ہم پر بھی احکام لازم و واجب ہیں۔ اس لیے کہ شریعت مطہرہ میں یہ اصول ہے کہ شرائع سابقہ کے جو احکام ہم تک پہنچیں اور وہ منسوخ بھی نہ ہوئے ہوں تو وہ ہمارے لیے بھی بحالہ واجب و لازم ہیں جیسا کہ پہلی آیتوں میں بیان ہو چکا۔

دوسری واضح صورت آیۃ کریمہ سے یہ نکلی کہ شریعت محمدیہ میں بھی وہی حکم ہے جو شریعت موسوی میں تھا کہ اگر کسی نے کسی کو قتل کر دیا تو اس کی جان مقتول کے بدلہ میں ماخوذ کی جائے گی خواہ وہ مقتول مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام۔ مسلم ہو یا ذمی۔ اس لیے حکم میں اطلاق ہے اور المطلق یجری علی اطلاقہ اصول ہے۔

شان نزول بھی یہی بتا رہا ہے کہ یہود نے حکم میں جو تبدیلی کی کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل نہ کرتے تھے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کی اس رسم کا رد کیا۔ علاوہ رواہ ابن عباس

دوسرے یہ بھی واضح ہوا کہ مماثلت و مساوات کی رعایت ضروری ہے یعنی آنکھ کے مجرم کو آنکھ کی سزا۔ ناک کے مجرم کو ناک کی۔ کان کے مجرم کو کان کی دانت کے مجرم کو دانت کی اور ہر زخم کے بدلے زخم کی سزا شریعت میں ہے۔ نہ یہ کہ برسوں مہینوں حوالات میں رکھ کر مہینوں برسوں کی سزا دے کر

marfat.com

چھوڑ دیا جائے۔

تیسرے یہ بھی واضح ہوا کہ قاتل یا جنایت کرنے والا اپنے جرم پر نادم ہو کر وبال آخرت سے بچنے کے لیے بخوشی اپنے اوپر حکم شرع جاری کرلے تو صرف قصاص ہی یعنی دنیا کی سزا ہی اس کے جرم کا کفارہ ہو جائیگا اور آخرت میں اس کی گرفت میں عذاب نہ ہوگا۔ جل وعلا لین

بعض مفسرین مثل روح المعانی۔ مدارک وغیرہ کے اس طرف گئے کہ صاحب حق اگر قصاص معاف کردے تو یہ معافی اس کے لیے کفارہ ہے۔

اور تفسیر احمدی میں ہے کہ یہ تمام قصاص جب ہی واجب ہوں گے جب صاحب حق معاف نہ کرے اور اگر معاف کردے تو قصاص ساقط ہو جائے گا۔

دیلمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس پر یہ حدیث نقل کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا یہ وہ آدمی ہے کہ اس کا دانت توڑا گیا یا اس کا جسم مجروح کیا گیا پھر اس نے معاف کردیا تو اپنے جسم کی جتنی دیت اس نے معاف کی ہے اسی مقدار کے مطابق اس کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ اگر وہ آدھی دیت ہے تو اس کے آدھے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اگر چوتھا حصہ دیت ہے تو اس کے چوتھا حصہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اگر تیسرا حصہ دیت ہے تو اس کے تیسرا حصہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اگر پوری دیت ہے تو اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اور عدی بن ثابت سے بھی مروی ہے کہ عہد معاویہ میں ایک مقدمہ پر یہ حدیث سنائی گئی۔

روح المعانی

ایک آدمی نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک آدمی کا منہ زخمی کردیا اس لئے دیت دی اس نے قصاص کا مطالبہ کیا تو اس نے دیت دگنی کردی اس نے پھر انکار کردیا اس نے دیت تین گنا کردی۔ اس نے پھر انکار کردیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صحابی نے یہ حدیث سنائی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی خون کا یا اس سے کم کا صدقہ کردے تو وہ اس کے پیدائش سے لے کر مرنے تک کے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

خلاصہ یہ کہ حضور نے فرمایا جو معاف کردے اللہ کے واسطے کسی کا خون وہ اسکے لیے پیدائش کے دن سے مرنے کے دن تک کے لیے کفارہ ہے۔

نوٹ یہ کہ انگریزی قانون کی طرح کہ صاحب حق کو حق معافی ہی نہیں بلکہ اس کی مدعی خود حکومت ہوتی ہے۔ اس کے بعد پھر وعید سنایا گیا کہ جو حکم الٰہی کے خلاف حکم دے وہ ظالم ہے۔

marfat.com

اب احکام توریت کا بیان کر کے احکام انجیل کا ذکر شروع ہوا۔ اس میں بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مصدق توریت تھے اور تسلیم کرتے تھے کہ وہ منزل من اللہ ہے اور نسخ سے قبل اس پر عمل واجب تھا۔ پھر شریعت عیسوی میں جو اس کے بعض احکام منسوخ ہوئے وہ منسوخ مانے گئے چنانچہ ارشاد ہے

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

اور بھیجا ہم نے ان نبیوں کے نشان قدم پر عیسیٰ بن مریم کو تصدیق کرتا ہوا توریت کی جو اس سے پہلے تھی اور ہم نے اسے انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور نور ہے اور تصدیق کرتی ہے توریت کی جو اس سے پہلے تھی اور ہدایت اور نصیحت پرہیزگاروں کو۔ اور چاہئے کہ انجیل والے حکم کریں اس پر جو اللہ نے اس میں اتارا اور جو اللہ کے اتارے ہوئے پر حکم نہ کریں تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

قَفَّيْنَا۔ قَفِيَّةٌ سے بنا اس کے معنی پیچھے چلانا یا بھیجنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مذکورہ انبیاء کے بعد تشریف لائے اور آپ کے زمانہ میں کوئی نبی نہ تھا اس لیے قَفَّيْنَا فرمایا آثار جمع ہے اثر کی اس کے معنی ہیں نشان قدم مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ۔ مصدقًا کے معنی سچا کہنے والا عیسیٰ علیہ السلام زبور اور تمام آسمانی کتابوں کے مصدق تھے۔ کیونکہ یہاں خطاب یہود سے ہے اس لیے توریت کا ذکر فرمایا توریت نے ان کے آنے کی خبر دی تھی۔

وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ۔ اس آیت کریمہ میں انجیل کے لیے لفظ ہدًی دو جگہ ارشاد ہوا۔ پہلی جگہ ضلالت و جہالت سے بچانے کے لیے رہنمائی مراد ہے۔ دوسری جگہ ہدًی سے حضور سید یوم النشور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت مراد ہے اس لیے کہ حضور کی رونق افروزی کے بعد حضور کی نبوت کے منکر گمراہوں کی رہنمائی ہدایت ہے۔

نور سے مراد اعمال صالحہ ہیں یعنی ہم نے وہ انجیل دی جس میں ہدایت و نور تھا۔

اسی بنا پر فرمایا وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ یعنی چونکہ انجیل میں حضور پر ایمان لانے اور آپ کی نبوت تسلیم کرنے کا حکم ہے لہٰذا اس پر عمل کرتے ہوئے اسکی تصدیق کرو اور جو نہ مانے اور اپنی مرضی سے حکم دے وہ فاسق یعنی کافر ہے۔

اہل انجیل سے مراد عیسائی ہیں بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ سے مراد انجیل کے احکام پر فیصلہ کرنا ہے۔ قرآن پاک نے

marfat.com

انجیل کی تصدیق فرمادی۔

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔ یہ عبید کی جو کفر تک پہنچ جائے فسق ہے یعنی جو حکم الٰہی کو غلط سمجھ کر اس پر فیصلہ نہ کرے اور رواج کے قانون کو ٹھیک سمجھے وہ کافر ہے۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

اور (اے محبوب) ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب بھیجی اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی اور ان پر نگہبان و گواہ تو ان میں (یہودیوں میں) فیصلہ کیجئے اللہ کے نازل کیے ہوئے سے اور ادھر سننے والے کو ان کی (یہودیوں کی) خواہشوں کی پیروی نہ کرنا چاہئے اپنے پاس آیا ہوا چھوڑ کر ہر ایک کے لیے ہم نے تم سب کے لیے ایک ایک شریعت اور راستہ رکھا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت کر دیتا مگر اسے منظور یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے تو بھلائیوں کی طرف مسابقت کرو تم سب کا لوٹنا اللہ کی طرف ہی ہے تو وہ تمہیں بتا دیگا جس بات میں تم جھگڑتے ہو۔

شانِ نزول: قرآن کریم کے نزول کے یہود و نصاریٰ اور مشرکین منکر تھے۔ تیئیس سال کی مدت میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوا اسی لیے نزلنا فرمایا گیا بعض آیات بلاواسطہ بھی حضور علیہ السلام پر نازل ہوئیں جیسے سورۂ بقرہ کی آخری آیات شب معراج وغیرہ میں انزلنا فرمایا گیا یعنی حضور علیہ السلام پر نازل کیا گیا۔ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ سے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلی کتب سے قرآن کریم مراد ہے۔ بالحق۔ قرآن کریم حق ہے۔

یعنی جو کتاب قرآن کریم آپ پر نازل ہوئی ہے وہ اپنے لحوق مطلقہ میں تمام کتب سماویہ پر فرد کامل ہے اور متلبس بالحق والصدق ہے اور مصدق ہے کتب سابقہ توریت۔ انجیل، زبور کی اور جو کچھ ہے اس کی۔

علامہ خلیل فرماتے ہیں ای رقیبا علی سائر الکتب السماویۃ وہ محافظ ہے کتب سماویہ کی اور ہر قسم کے تغیر و تبدل سے ایسی محفوظ کہ اس کی صحت و ثبات پر عوام و خواص شاہد ہیں۔

ابن عباس حسن مجاہد قتادہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ای شاھدا علیہ مما سبقہ من الحق یہ کتاب اس کی گواہ ہے کہ وہ حق ہے۔

عبدالعزیز ابن قتیبہ فرماتے ہیں ان المھیمن اصلہ المؤمن وھو من اسماء اللہ تعالیٰ فصغر و ابدلت ہمزتہ ھائً ھیمن کی اصل مومن ہے اور یہ اللہ کے ناموں سے ایک نام ہے تو اس کی تصغیر کی گئی۔

marfat.com

ہمزہ ہا سے بدل دیا مہیمن ہو گیا۔

حضرت حسان بن ثابت نعت مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء میں فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْکِتَابَ مُهَیْمِنٌ لِنَبِیِّنَا وَالْحَقُّ یَعْرِفُهٗ ذَوُوا الْاَلْبَابِ

اس شعر میں مہیمن بمعنی گواہ ہے۔ اس کا فعل ہیمن جیسے بیطر، سیطر، بیقر پانچ لفظ ہی اس وزن پر آتے ہیں چھٹا لفظ نہیں ہے۔ روح المعانی

ابن مجیش اور مجاہد کہتے ہیں انہا قرا مہیمنا بفتح المیم والمعنی انہ محفوظ من التحریف والتبدیل والحافظ ہو اللہ تعالیٰ کما قال سبحانہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون مہیمن بفتح میم ہے اس کے معنی ہیں حفاظت کی گئی تحریف و تبدیل سے اور اس کا محافظ اللہ تعالیٰ ہے جیسا کہ فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

ولا تتبع اھواءھم پر ابن عباس فرماتے ہیں یرید ما حرفوا وبدلوا من امر الرجم اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہودی اپنی تحریف و تبدیل پر معاملہ رجم میں فیصلہ چاہیں گے تو آپ ان کی خواہشات کی موافقت میں امر رجم محصنہ و محصن زناکاروں کا نہ چھوڑیں بلکہ جو حکم آپ کی طرف حق آیا ہے اس پر عمل فرمائیں۔

لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا شرعۃ بکسر شین ہے اور یحیی بن وثاب نے شرعۃ بفتح شین پڑھا اور اس کے معنی اصلی راستہ کے ہیں جو ظاہر و مبرہن ہو اور جانے والے کو بحالت تنبہی پانی کی جگہ تک پہنچا دے اور اس سے مراد دین ہے اور اس کا استعمال ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں وہ راستہ مطلوب ہو جو موصل ہو اس راستہ کا جو سبب ہو حیات ابدیہ کا جیسے پانی سبب ہے حیات فانیہ کا۔

راغب اصفہانی کہتے ہیں سمی الدین شریعۃ تشبیہا بشریعۃ الماء دین کو شریعت کہا گیا اس مشابہت سے کہ پانی تک جانے کے راستہ کو شریعت کہتے ہیں۔

اور منہاج کشادہ راستہ کو کہتے ہیں یا وہ طریقہ واضح جو دین میں ہو۔ مبرد کے نزدیک الشریعۃ ابتداء الطریق والمنہاج الطریق المستقیم شریعت ابتدائے طریق کو کہتے ہیں اور منہاج سیدھے راہ کو (روح المعانی)

ایک قول یہ بھی ہے شرعہ اور منہاج کے ایک ہی معنی ہیں اور تکریر برائے تاکید ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ منہاج سے مراد دلیل ہے اور شرعہ بمعنی طریق ہے۔ عام اس سے کہ واضح ہو یا نہ ہو۔

marfat.com

ایک قول یہ ہے کہ شرعۃ سے مراد ذات اقدس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور منہاج سے مراد قرآن کریم ہے۔

آگے جو ارشاد ہے ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ اس کے معنی یہ ہیں کہ تمام جماعتیں ایک دین واحد پر متفق ہو جاتیں اور سب ملت واحد ہوتی۔ اللہ تعالےٰ چاہتا تو ایک ہی دین ایک ہی شریعت تمام لوگوں کے لیے آتے حضرت آدم کا حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم تک ایک ہی دین رہتا۔ ولکن لیبلوکم فی ما اٰتٰکم۔

مگر ایسا اللہ تعالےٰ نے نہ چاہا بلکہ جو نظر آرہا ہے وہی مشیت الٰہی ہوئی تاکہ ہمارے تمہارے مابین وہی معاملہ ہو جو ایک امتحان کے نتیجہ میں ہوتا ہے شرائع مختلفہ کے ساتھ ہر زمانہ میں اس اختلاف میں معاش و معاد میں بھی امتحان ہے اور خواہشات کے متبعین اور اشتراء ضلالت کی کیفیت بھی منکشف ہوتی ہے اور اعلان عام فرما دیا گیا۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ۔ استباق کے معنی ایک دوسرے سے سبقت لے جانا۔ ایمان میں جلدی کرنا۔ خیرات کے معانی اچھے اعمال و عقیدے ہے۔

یعنی جب علیحدہ علیحدہ طریقے لوگوں میں ہیں تو تم مسابقت بالخیرات کی طرف رجوع ہو جو تمہارے لیے دارین میں بہتر ہے۔ عقائد حقہ اعمال صالحہ کے ساتھ اپنے اوراق زندگی کو مزین رکھو تاکہ مقربین میں شمار کیے جاؤ۔ پھر وعید ہے کہ جیسے بھی تم ہو رہو آخر تمہیں لوٹ کر آنا ہماری طرف ہے اس وقت تم پر واضح ہوگا کہ تمہارے اہواء کی پیروی کا کیا نتیجہ مل رہا ہے پھر کتاب پر ہی عطف فرماتے ہوئے ارشاد ہے کہ ہم نے کتاب تمہاری طرف نازل فرمائی اور اب ہمارا تمہارے لیے یہ حکم ہے کہ (روح المعانی)

مَالَكُمْ جَمِيعًا۔ تم سب نے آخر کار اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے اس دن تمہارا رب تمہارے باطل اختلافات کا فیصلہ دے گا۔

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ۔ اور یہ کہ حکم کر ان میں ان کتابوں میں اس کے مطابق جو اللہ نے نازل فرمایا اور نہ چلو ان کی خواہشوں پر اور ان سے بچتے رہو تاکہ تمہیں کہیں لغزش نہ دے دیں کسی حکم میں جو اللہ نے تمہاری طرف اتارا تو اگر وہ منہ پھیریں تو جان لو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی سزا انہیں پہنچانا چاہتا ہے اور بیشک اکثر آدمیوں میں سے

marfat.com

فاسق متمرد ہیں تو کیا جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں اور کون ہے اللہ سے بہتر حکم دینے والا اس قوم کے لیے جو یقین رکھتی ہے۔

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ۔ ان آیات کے تمام خطابات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہیں۔ یا مسلمان حکام سے ہیں یعنی حضور علیہ السلام پر اہل کتاب کا فیصلہ کرنا ضروری نہ تھا۔

لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ۔ اہواء نفسانی خواہش یعنی اہل کتاب کی نفسانی خواہش پوری نہ کرو بلکہ اسلامی احکام کی روشنی میں فیصلہ کرو۔

وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ حذر سے مراد احتیاط کرنا ہے بعض سے مراد وہ خاص قتل کا فیصلہ کرنا ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا منہ پھیرنا جو حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے وہ اگر حق فیصلہ سے منہ پھیریں اور اسے قبول نہ کریں

فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ۔ دنیاوی سزا یعنی ان کا مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہونا۔ ان پر جزیہ مقرر ہونا۔ جلاوطن ہونا وغیرہ۔ ذُنُوْبِهِمْ سے مراد ظلم کرنے کی سزا اور آخرت میں بقیہ سزا دینا۔ ان میں سے اکثر کافر ہیں۔ فاسقون سے مراد کفر ہے مگر بعض نرم ہیں اور بعض سرکش ہیں۔ ناس سے مراد تمام انسان ہیں۔

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ اس سے مراد زمانۂ فترت ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے پانچ سو ستر سال رہا اس کے بعد حضور تشریف لائے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کون اچھے حکم والا ہے۔

ان آیات میں عام مومنین کو استقامت علی الدین کی تعلیم دی ہے اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم کہ کوئی قبیلہ والا کسی قبیلے کے معاملہ میں آپ سے خلاف ما انزل اللہ آکر حکم چاہے تو ہرگز منظور نہ فرمائیں شان نزول آیت کریمہ کا یہ ہے کہ قبیلہ بنی نضیر اور بنی قریظہ دونوں یہودی تھے ان میں باہم جنگ وجدال رہتی تھی۔ جب حضور مدینہ تشریف لائے تو دونوں قبیلے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے حضور ہم دونوں ایک برادری ہیں ایک جدی خاندان ہیں ایک دین رکھتے ہیں ایک کتاب پر ایمان رکھتے ہیں یعنی تورات کو ہم دونوں مانتے ہیں۔

لیکن اگر بنی نضیر ہم میں سے کسی کو قتل کریں تو اس کا خونبہا ہمیں ستر وسق کھجور دیتے ہیں اور اگر ہم میں سے کوئی بنی قریظہ کا آدمی مار دے تو وہ ہم سے ایک سو چالیس وسق کھجور وصول کرتے ہیں۔ آپ اس کا فیصلہ

marfat.com

ہمارے حق میں فرما دیں۔ ہم سب ایمان لانے کے لیے تیار ہیں۔ حضور علیہ السلام نے انکار فرما دیا حضور علیہ السلام کی تائید میں یہ آیت وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ نازل ہوئی۔ خازن۔ روح المعانی

جب حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بنی قریظہ اور بنی نضیر کے قتل کا مقدمہ پیش ہوا تو حضور نے فرمایا میں حکم دیتا ہوں کہ قریظی اور نضیری دونوں کا خون برابر ہے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں۔ خون کا حکم تمام قوموں پر برابر ہے ہمارے ہاں صدیوں سے یہ رواج ہے کہ ایک نضیری کے عوض دو قریظی قتل کیے جاتے ہیں آپ اس رواج کے مطابق فیصلہ فرمائیے تب احکم الحاکمین نازل ہوئی (روح المعانی)

یہ سن کر قریظی بہت برہم ہوئے اور کہنے لگے ہم آپ کا فیصلہ نہیں مانتے۔ آپ معاذ اللہ جانبداری کرنے کی نسبت سے ایسا فیصلہ دیتے ہیں۔ آپ ہمارے دشمن ہیں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس کے بعد رکوع شروع ہے اس میں جو بیان ہے اس سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ سے ہر مسلمان کو محترز اور مجتنب رہنا چاہیے۔ ان سے دوستی و موالات ان کی مدد کرنا ان کے ساتھ روابط محبت و وداد برتنا اسلام میں ممنوع ہے۔ اس کا شان نزول کسی خاص واقعہ کے ساتھ وابستہ ضرور ہے مگر یہ اصول ہے کہ عمومات خاص ہوتے سے حکم خاص نہیں ہوتا جب تک مخصص موجود نہ ہو۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

خلاصہ ترجمہ رکوع ہشتم سورۃ مائدہ پ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى	اے ایمان والو نہ پکڑو یہود و نصاریٰ کو
اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ	دوست آپس میں ان کے بعض بعض کے دوست
فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ	ہیں اور جو دوستی کرے گا تم سے ان کے ساتھ
الظّٰلِمِيْنَ ۝	وہ انہی میں سے ہے بے شک اللہ راہ نہیں دیتا
	ظالم قوم کو۔
فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ	تو دیکھو گے تم انہیں کہ جن کے دلوں میں آزار
فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَاۗىِٕرَةٌ ۭ	ہے دوڑتے ہیں ان میں کہتے ہیں ہم ڈرتے ہیں کہ
فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ	ہم پہ کوئی گردش نہ آجائے تو قریب ہے کہ
عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰي مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ	اللہ لائے فتح یا اپنی طرف سے کوئی حکم تو صبح

marfat.com

فِیْ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِیْنَ ۝
وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ
اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِیْنَ ۝

کریں گے اپنی چھپائی پر اپنے دلوں میں کہتے ہوئے
اور کہتے ہیں ان سے جو آپ پر ایمان لائے ہیں کیا یہی
ہیں وہ جو قسم کھا چکے تھے اللہ کی اپنے حلف میں بے شک
وہ ان کے ساتھ ہیں۔ اکارت گئے ان کے عمل تو صبح
کی نقصان میں

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ
عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ
وَیُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ
عَلَی الْكٰفِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝

اے ایمان والو جو کوئی پھر جائے تم میں سے اپنے دین
سے تو عنقریب لے آئے گا اللہ ایسی قوم کہ دوست
رکھتی ہوگی اللہ سے اور اللہ کی محبوب ہے نہایت
نرم مومنوں پر اور سخت کافروں پر جہاد کریں گے
اللہ کی راہ میں اور نہیں خوف کھائیں گے کسی ملامت
کرنے والے کی ملامت کا یہ اللہ کا فضل ہے جسے
چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا
الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝
وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ
حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول
اور ایمان والے ایسے کہ قائم رکھتے ہیں نماز اور زکوٰۃ
دیتے ہیں اور اللہ کے آگے رکوع میں ہیں اور جو لگے
اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کی طرف تو
بے شک لشکر اللہ ہی غالب ہے۔

حل لغات رکوع ہشتم سورۂ مائدہ پ۶

یٰاَیُّھَا	اے ہمارے	الَّذِیْنَ	جو لوگ
تَتَّخِذُوْا	بناؤ	الْیَھُوْدَ	یہود
اَوْلِیَآءَ	دوست	بَعْضُھُمْ	بعض ان کا
وَ	اور	مَنْ	جو
فَاِنَّهٗ	تو وہ	مِنْھُمْ	انہی سے ہے
اٰمَنُوْا	ایمان لائے ہو	وَ	اور
اَوْلِیَآءُ	دوست ہے	یَتَوَلَّھُمْ	دوستی رکھے ان سے
اِنَّ	بیشک	وَ	اور
النَّصٰرٰی	نصاریٰ کا	بَعْضٌ	بعض کا
مِنْكُمْ	تم میں سے	عَنْ	سے
اللّٰهَ	اللہ	وَ	اور

marfat.com

لا۔نہیں
فترى۔تو دیکھے گا
مرض۔بیماری ہے
فخشى۔ہم ڈرتے ہیں
فعسى۔تو قریب ہے
بالفتح۔فتح
فيصبحوا۔پھر ہو جائیں
فى۔پر
يقول۔کہتے ہیں
هؤلاء۔یہ
جهد۔مضبوط
حبطت۔ضائع ہوئے
يا ايها۔اے
يرتد۔پھر جائیگا
يات۔لائیگا
يحبهم
يحبونه۔وہ اللہ کو دوست رکھتے ہیں
المؤمنين۔مومنوں کے
يجاهدون۔جہاد کرینگے
و۔اور
لا۔نہ
لائم۔ملامت کرنیوالے سے
من۔جسے
واسع۔فراخی والا
الله۔اللہ ہے
الذين۔وہ جو
الصلوة۔نماز

يهدى۔ہدایت دیتا
الذين۔ان کو کہ
يدعون۔لڑتے ہیں
ان۔یہ کہ
الله۔اللہ
او۔یا
على۔اوپر
انفسهم۔اپنی جانوں کے
الذين۔وہ جو
الذين۔وہ ہیں کہ
ايمانهم۔قسمیں
اعانهم۔ان کے عمل
الذين۔لوگو جو
منكم۔تم میں سے
الله۔اللہ
و۔اور
على۔اوپر
الكافرين۔کافروں کے
الله۔اللہ کے
لومة۔ملامت
يؤتيه۔دیتا ہے یہ
الله۔اللہ
وليكم۔تمہارا دوست
و۔اور
يقيمون۔قائم کرتے ہیں
الصلوة۔نماز

القوم۔قوم
فى۔سچ
فهم۔ان میں
تصيبنا۔پہنچے ہمیں
ان۔یہ کہ
امر۔کوئی حکم
مما۔اس کے
ندامين۔پشیمان
امنوا۔مومن ہیں
اقسموا۔قسمیں کھائیں انہوں نے
انهم۔کہ بیشک وہ
فاصبحوا۔تو ہو گئے
امنوا۔ایمان لائے ہو
من دينه۔اپنے دین سے
يقوم۔ایسی قوم
يحبهم۔وہ اللہ کو دوست رکھتے ہیں
المؤمنين۔مومنوں کے
اعزة۔سخت
يجاهدون۔جہاد کرینگے
فى۔سچ
و۔اور
لا۔نہ
لائم۔ملامت کرنیوالے سے
من۔جسے
واسع۔فراخی والا
الله۔اللہ ہے
الذين۔وہ جو
الصلوة۔نماز

الظلمين۔ظالم کو
قلوبهم۔انکے دلوں کے
يقولون۔کہتے ہیں
دائرة۔کوئی مصیبت
يأتى۔لائے
من عنده۔اپنا
اسروا۔جو چھپایا انہوں نے
و۔اور
ان۔کہ
بالله۔اللہ کی
معكم۔تمہارے ساتھ ہیں
خسرين۔خسارہ اٹھانیوالے
من۔جو
فسوف۔تو جلدی
يحبهم۔کہ اللہ ان کو دوست
رکھتے ہیں
اعزة۔سخت
فى۔سچ
لا۔نہ
ذلك۔یہ
يشاء۔چاہے
عليم۔جاننے والا ہے
و۔اور
امنوا۔مومن ہیں
و۔اور

marfat.com

یؤتون۔ دیتے ہیں	الزکوٰۃ۔ زکوٰۃ	و۔ اور	ھم۔ وہ
راکعون۔ رکوع میں ہیں	و۔ اور	من جو	یتولی۔ دوستی رکھے
اللہ۔ اللہ سے	و۔ اور	رسولہ۔ اسکے رسول سے	و۔ اور
الذین۔ ان سے جو	اٰمنوا۔ مومن ہیں	فان۔ تو بیشک	حزب لشکر
اللہ۔ اللہ کا	ھم۔ وہی ہیں	الغالبون۔ غالب	

مختصر تفسیر رکوع ہشتم سورہ مائدہ پ ۶

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

اے ایمان والو نہ پکڑو یہود و نصاریٰ کو دوست وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو دوستی رکھے ان سے تم میں سے تو وہ انہی میں سے ہے بیشک اللہ راہ نہیں دیتا ظالموں کو۔

شان نزول:۔ ایک دفعہ حضرت عبادہ بن صامت جو بنی حارث بن خزرج قبیلہ سے تھے۔ انصار کا خزرجی تھے۔ بارگاہ رسالت پناہ میں آئے اور عرض کیا یارسول اللہ یہود کی بہت بڑی جماعت جو بہت ہی زیادہ دولت مند ہیں میری ان سے دوستی تھی میں نے ان سب کی محبتوں کو قربان کر دیا ہے عبداللہ بن ابی بن سلول اتنے سے وہاں موجود تھا اس نے کہا کہ میں نے یہود سے اپنے تعلقات ختم نہیں کیے کیونکہ مجھے تعلق رکھنے کی اس لیے ابھی ضرورت ہے کہ پیش آنے والے حوادث کا خطرہ ہے اس وجہ سے رابطہ رکھنا ضروری ہے حضور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود کی محبت تو ہی کر سکتا ہے عبادہ نہیں کر سکتے۔ وہ بولا ان سے محبت ہی منظور ہے اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ تفسیر خازن۔ روح المعانی۔

مدارک میں ہے کہ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کافر کوئی بھی ہو خواہ یہودی ہو یا عیسائی اور ان میں باہمی اختلاف بھی ہوں لیکن مسلمانوں کے مقابلہ کے وقت سب ایک ہوں گے۔ الکفر ملۃ واحدۃ۔ لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ ۔ ہر مسلمان پر یہود و نصاریٰ کی دوستی حرام ہے۔

خازن و مدارک نے مزید توضیح کی اور روح المعانی بھی ایسا ہی مضمون پیش کرتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں شدت سے تاکید کی گئی ہے کہ مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ۔ عیسائی۔ مرزائی بے دین فرقوں سے علیحدہ رہنا لازم و واجب ہے۔

marfat.com

اولیاء۔ جمع ہے ولی کی اس کے معنی ہیں قرب۔ محبت۔ ولایت۔ مدد۔ نصرت۔ یہود و نصاریٰ کو بھی دوست نہ بناؤ۔

بحث لفظ ولی

الولی: بالولاء والتوالی ان یحصل شیئان فصاعدا حصولا لیس بینہما ما لیس منہما ویستعار ذلک للقرب من حیث المکان ومن حیث النسبۃ ومن حیث الدین ومن حیث الصداقۃ والنصرۃ والاعتقاد۔

ولی۔ ولاء اور توالی سے ہے اور وہ یہ ہے کہ دو یا زیادہ چیزیں اس طرح حاصل ہو جائیں کہ ان میں کوئی اجنبی چیز حائل نہ ہو اور پھر استعارۃً اس کا معنی ہے قرب خواہ قرب مکانی ہو یا نسبی ہو یا دینی ہو یا دوستی اور مدد اور عقیدے کے لحاظ سے ہو۔

والولایۃ النصرۃ۔ ولایت کا معنی مدد بھی ہے۔

ولایت کا معنی کسی کام کا والی ہونا بھی ہے۔

اور ولایت کی حقیقت کام کا والی ہونا بھی ہے

اور ولی اور مولیٰ یہ دونوں لفظ ان تمام معانی میں استعمال ہوتے ہیں۔ فاعل کے معنی میں بھی اور مفعول کے معنی میں بھی فاعل کے لیے میم کے ضمہ سے اور مفعول کے لیے میم کی فتحہ سے۔ مومن کو ولی اللہ تو کہا جاتا ہے لیکن اللہ کا مولیٰ نہیں کہا جاتا۔

اور اللہ تعالیٰ کو مومنوں کا ولی بھی کہا جاتا ہے اور مولیٰ بھی۔ پہلے معنی کی مثالیں یہ آیات ہیں۔

"اللہ مومنوں کا ولی ہے"۔ "میرا ولی اللہ ہے"۔ "پھر اللہ ہی مومنوں کا ولی ہے"۔ اور دوسرے معنی کی مثالیں یہ آیات ہیں۔ "اللہ مومنوں کا مولیٰ ہے"۔ "وہ اچھا مولیٰ ہے اور اچھا مددگار ہے"۔ "اللہ کو مضبوطی سے تھام لو وہی تمہارا مولیٰ ہے اور اچھا مولیٰ ہے"۔

اور دوسرے معنی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"کہہ دیں اے یہودیو اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم لوگوں کے سوا اللہ کے دوست ہو"۔

"اور اگر تم اس پر غلبہ کرو تو اللہ اس مددگار ہے"۔

"پھر وہ اپنے سچے مالک کی طرف لوٹائے جائیں گے"۔

marfat.com

والوالی۔ الذی فی قولہ وما لھم من دونہ من وال۔ بمعنی الولی ۔ اور لفظ وال جو اللہ تعالے کے اس قول میں ہے اور ان کے لیے اللہ کے سوا کوئی وال نہ ہوگا یعنی ولی اور دوست۔

ونفی اللہ تعالی الولایۃ بین المومنین والکافرین فی غیر آیۃ۔ اور کئی آیتوں میں اللہ تعالے نے مومنوں اور کافروں میں دوستی (ولایت) کا انکار کیا ہے۔

فقال یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء۔ اے ایمان والو یہود اور نصاری کو اپنے دوست نہ بناؤ۔

بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم۔ ان کے بعض بعض کے دوست ہیں اور جو تم میں سے ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں سے ہے۔

لا تتخذوا آباءکم واخوانکم اولیاء۔ تم اپنے باپوں اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ۔

ولا تتبعوا من دونہ اولیاء۔ اللہ کے سوا کسی دوست کی پیروی نہ کرو

مالکم من ولایتہم من شئ۔ تمہارے لیے ان کی دوستی سے کوئی چیز نہیں ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء۔ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

ترى كثيرا منهم يتولون الذين كفروا لبئس ما قدمت لهم انفسهم ان سخط الله عليهم وفي العذاب هم خلدون ولو كانوا يؤمنون بالله والنبي وما انزل اليه ما اتخذوهم اولياء

تو ان میں سے بہت لوگوں کو دیکھے گا کہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں بہت ہی برا ہے جو انہوں نے اپنی جانوں کے لیے آگے بھیجا کہ اللہ ان پر ناراض ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور اگر وہ اللہ اور نبی اور قرآن پر ایمان رکھتے تو ان کو دوست نہ بناتے۔

وجعل بین الکافرین والشیاطین موالاۃ فی الدنیا ونفی بینہم الموالاۃ فی الاخرۃ قال تعالی۔ اور اللہ تعالے نے دنیا میں کافروں اور شیطانوں میں محبت رکھی ہے اور آخرت میں اس دوستی اور محبت کی نفی کی ہے۔ اللہ تعالے نے فرمایا

والمنافقون والمنافقات بعضہم اولیاء بعض۔ منافق مرد اور منافق عورتیں ان کے بعض بعض کے دوست ہیں۔

انہم اتخذوا الشیاطین اولیاء من دون اللہ انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین لا یؤمنون فقالوا اولیاء الشیطان۔ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنایا اور ہم نے

marfat.com

شیطانوں کو ان کا دوست بنایا جو ایمان نہیں رکھتے تو شیطان کے دوستوں سے لڑو۔

فکما یصل بینہم وبین الشیطان موالاۃ جعل للشیطان فی الذین لیس علیہم سلطانا۔ انما سلطانہ علی الذین یتولونہ۔ تو جیسے اللہ تعالےٰ نے کافروں اور شیطانوں کے درمیان دوستی رکھی ہے اسی طرح دنیا میں شیطانوں کو ان پر غلبہ دیا ہے۔ فرمایا اس کا غلبہ انہی لوگوں پر ہے جو اس سے دوستی رکھتے ہیں۔ ونفی الموالاۃ بینہم فی الآخرۃ۔ اور آخرت میں انکی دوستی کی نفی کی ہے۔

ایک سبق آموز حکایت

خازن میں ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری کا کاتب عیسائی تھا۔ حضرت امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا کہ آپ کو نصرانی سے کیا واسطہ؟ کیا آپ نے یہ آیت کریمہ نہیں سنی یا ایہا الذین اٰمنوا لاتتخذوا الیہود والنصاریٰ اولیاء؟

ابوموسیٰ نے عرض کیا اس کا دین اس کے ساتھ مجھے تو صرف اور صرف کتابت سے غرض ہے۔

امیرالمومنین نے فرمایا اللہ نے انہیں ذلیل کیا۔ آپ انہیں عزت دے کر کیوں معتوب بارگاہ الٰہی ہوتے ہیں؟

حضرت ابوموسیٰ نے عرض کی حکومت بصرہ کا کام اس کے بغیر چلانا دشوار نظر آتا ہے اس مجبوری کی وجہ سے اسے علیحدہ کرنا میرے لیے مشکل ہے۔ اس واسطے کہ اس قابلیت کا دوسرا آدمی مسلمانوں میں مجھے کوئی نہیں ملتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سخت لب ولہجہ میں جواب دیا مات النصرانی والسلام۔ نصرانی مر گیا تو اب کیا ہوگا۔ آپ کو چاہیئے اس کے مرنے کے بعد جو انتظام کر کے حکومت بصرہ کا کام چلائیں گے وہ آج ہی کریں اور اس کو علی الفور علیحدہ کر دیں یہ میں آخری بات آپ سے کہہ رہا ہوں۔ خازن

نوٹ:۔ سبحان اللہ آج تیرہ سو سال کے بعد تاریخ لوٹی بھی تو پاکستان میں ۱۹۵۳ء کا واقعہ ہے کہ یہاں بھی بعض مرتابوں کے متعلق ہمیں وزرائے سلطنت یہی جواب دیتے ہیں کہ ان کی قابلیت کا آدمی ہمیں نہیں ملتا یا ان کے بغیر سلطنت پاکستان بھوکی مر جائے گی۔ بحریں بند ہو جائیں گی غلہ نہیں ملے گا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور جب ہم نے مجبوری سلطنت کے دھوکے میں سلامتی پاکستان کا خیال کرتے ہوئے راست اقدام کا نوٹس دیا تو بجائے اس کے کہ مسلمانوں کا مجبوری مطالبہ تسلیم کیا جاتا ہمیں یعنی ارکان مجلس

marfat.com

عمل کو جیل میں نظر بند کر دیا اور ہمارے علاوہ دس ہزار مسلمان قتل و خون کے بعد جیلوں میں بند کر کے مجبور کیے گئے کہ وہ مطالبے سے دستبردار ہوں یہ ہیں ناظم سلطنت پاکستان اور ناظر دین و ملت۔ اللہم ایک المشتکی

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝

تو تم دیکھو گے جن کے دلوں میں آزار ہے دوڑتے ہیں (یہود و نصاریٰ) میں کہتے ہیں ہم ڈرتے ہیں کہ ہم پر جا پڑے ہیں گردش تو قریب ہے کہ اللہ لائے فتح یا کوئی حکم اپنے پاس سے تو صبح کو اس پر جو اپنے دلوں میں چھپا رہے تھا پچھتاتے ہوئے۔ اور کہا ایمان والوں نے کیا یہی ہیں جنہوں نے اللہ کی قسم کھائی تھی اپنی حلف میں پوری کوشش سے کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں۔ اکارت گیا ان کا کیا دھرا تو صبح کو انہوں نے نقصان میں۔

شانِ نزول: عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کی جماعت کے دوسرے منافقین بحران خیبر اور مدینہ منورہ کے یہودیوں سے خفیہ میل ملاقات رکھتے تھے جب مسلمانوں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ دنیا میں مصیبتیں آفتیں آتی رہتی ہیں ہمارے ان یہودیوں سے پرانے تعلقات ہیں تاکہ وقت پر کام آئیں اور ہماری مدد کریں۔ مسلمانوں کا کیا اعتبار۔ اسلام کو فروغ ہو یا نہ ہو ہم اپنے پرانے تعلقات کیوں ختم کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

فَتَرَى دیکھنا الَّذِيْنَ منافقین فِيْ قُلُوْبِهِمْ دل کی بیماریاں نفاق وغیرہ يُّسَارِعُوْنَ جلدی جلدی ان کے پاس جاتے ہیں يَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ۔ اس بہانہ کا ذکر ہے جو وہ بیان کرتے تھے گردش زمانہ وغیرہ۔ عَسَى۔ پختہ وعدہ کے لیے ہوتا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو وہ قوت دے گا کہ خیبر وغیرہ کے یہود پر فتح حاصل ہوگی۔

یہ قول عبداللہ بن ابی بن سلول کے قول کی نقل ہے جو اس نے عبادہ بن صامت سے کہا کہ مجھے آنے والے خطرہ کا ڈر ہے اس لیے میں یہود سے انقطاع نہیں کر سکتا۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے فعسی اللہ ان یاتی بالفتح او امر من عندہ میں دیا گیا اور اپنے حبیب پاک جناب مصطفیٰ کو مظفر و منصور فرمانے کا وعدہ کر کے اس کے مطابق مسلمانوں کو ان کے دشمن یہود و نصاریٰ پر غلبہ دیا۔ اور بکرمہ اور یہودیوں کی آبادیاں فتح ہوئیں۔ خازن

اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ۔ یعنی بنی قریظہ کے کیفیر کا قید ہونا۔ بنی نضیر کو جلاوطن کرنا۔ منافقین کا نفاق مسلمانوں

marfat.com

پر منکشف ہونا (روح المعانی) یا سرزمین حجاز کا یہود سے پاک ہونا اور انہیں ذلیل کر کے ان کو وہاں سے نکالنا۔ (جلالین و خازن)

فَيُصْبِحُوا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ یعنی منافق لوگ جو دلوں میں بغض و عناد چھپائے ہوئے تھے اس کے ظاہر ہو جانے سے وہ بچتا کر رہ گئے اور اب دنیا میں ذلیل ہو کر ہی سکے رہیں بلکہ آخرت میں عذاب دائمی ان کے لیے علیحدہ ہے۔

اور (تب) الذین اٰمنوا مسلمان ان کی یہ خباثت دیکھ کر حیران ہو کر کہنے لگے کہ یہ وہی ہیں جنہوں نے حلف اٹھایا تھا کہ حمایت اسلام کریں گے آج ان کا کیا دھرا سب رائیگاں ہوا اس کے بعد مرتدین کا مرتد ہونے سے پہلے حکم واضح کیا جانا چنانچہ ارشاد ہوا۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ۔ اے ایمان والو جو آدمی تم میں سے اپنا دین چھوڑ کر مرتد ہو جائے۔

چنانچہ گیارہ فرقے آجتک مرتد ہو چکے۔ تین تو زمانہ باکرامت سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہی مرتد ہو چکے تھے۔

ایک بنو مدلج انکا رئیس ذوالخمار تھا جسے اسود عنسی کہتے ہیں یہ کاہن تھا اس نے نبوت کا دعوے کیا یمن میں۔ اور اس کے مقدمات میں اس کی حکومت بنی۔ چنانچہ اس نے عمال سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو وہاں سے نکال دیا پھر حضور نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ایک فرمان لکھا اور سادات یمن کو بھی علیحدہ فرامین ارسال کیے۔

مختصر یہ کہ اللہ تعالے نے اسے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے ہلاک کیا اور یہ ہلاکت اس کے گھر میں ہوئی حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی رات اس کے قتل کی صحابہ کو خبر دے دی۔ مسلمانوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ پھر صبح وفات حسرت آیات واقع ہوئی۔ اس کے بعد ربیع الاول میں ہی اس کے قتل کی اطلاع آگئی۔

دوسرا بنی حنیفہ سے مسیلمہ کذاب بن حبیب اٹھا اس نے بھی دعوے نبوت کیا اور اس جرأت سے کیا کہ بارگاہ رسالت میں اپنا نامہ بھی لکھ ڈالا جس میں یہ مضمون تھا۔

من مسیلمۃ رسول اللہ الی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام علیک اما بعد فانی قد شرکت فی الامر معک وان لنا نصف الارض ولقریش نصف الارض ولکن قریشا قوم یعتدون۔

marfat.com

مسیلمہ اللہ کے رسول کی طرف سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سلام علیک ہے۔
بعد اس کے میں مطلع کرتا ہوں کہ امر رسالت میں میں آپ کے ساتھ شریک ہوں اور یہ کہ آدھی زمین ہمارے لیے ہے اور آدھی قریش کے لیے لیکن قوم قریش حد سے بڑھنے والی قوم ہے۔

چنانچہ دو قاصد بارگاہ رسالت پناہ میں یہ نامہ لائے۔ حضور نے ان دونوں سے فرمایا۔

فما تقولان انتما۔ تم دونوں اس خبیث کے متعلق کیا کہتے ہو دونوں نے جواب دیا۔

نقول کما قال۔ ہم وہی کہتے ہیں جو مسیلمہ نے کہا حضور نے فرمایا

اما واللہ لولا ان الرسل لا تقتل لضربت اعناقکما۔

اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قاصد کو قتل نہ کیا جائے تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا۔ پھر حضور نے یہ جواب تحریر فرمایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من محمد رسول اللہ الی مسیلمۃ الکذاب۔ السلام علی من اتبع الھدی۔ اما بعد فان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین۔

یہ جواب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مسیلمہ جھوٹے مدعی کی طرف ہے سلام اس پر جو صحیح ہدایت کی پیروی کرے کہ یقیناً زمین اللہ کی ہے اس کا وارث اپنے بندوں میں سے جسے چاہے وہی بناتا ہے اور انجام پرہیزگاروں کے حق میں ہے۔

چنانچہ یہ خبیث سولہ سال تک رہا پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لشکر مسلمین کے ساتھ اس کا جہاد کیا۔ آخر کار حضرت وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ یہ وہی وحشی ہیں جن کے ہاتھ سے زمانہ جاہلیت میں حضور کے چچا حضرت حمزہ شہید ہوئے تھے چنانچہ وحشی کہا کرتے تھے۔

قتلت فی جاھلیتی خیر الناس وفی اسلامی شر الناس۔

میں نے اپنی جاہلیت میں بہترین ہستی شہید کی اور اسلام میں شر الناس کو ہلاک کیا۔

ایک قول یہ ہے کہ اس قتل میں عبداللہ بن زید انصاری وحشی کے ساتھ تھے۔ وحشی نے برچھا مار کر اسے گرایا اور عبداللہ نے تلوار سے اسے ہلاک کیا۔

وہ کہا کرتے تھے کہ یسألنی الناس عن قتلہ۔ فقلت ضربت وھذا طعنی۔

لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں مسیلمہ کے قتل کو تو میں کہتا ہوں کہ مارا میں نے اور وحشی نے برچھے سے گرایا۔

تمیم القبیلہ بنی اسد سے طلیحہ بن خویلد نکلا۔ اس نے بھی دعوی نبوت کیا۔

marfat.com

چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید کے قیادت میں اس پر سریہ بھیجا۔ مقابلہ ہوا۔ آخر یہ بھاگا۔ اور ملک شام کی طرف جا چھپا۔ پھر مسلمان ہوا اور اسلام میں اچھا رہا۔

اور سات مرتدین عہد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں ہوئے۔

(۱) فزارہ جو قوم عیینہ بن حصن سے تھا۔

(۲) غطفان جو قوم قرہ بن سلمہ قشیری سے تھا۔

(۳) بنو سلیم۔ جو قوم فجاءۃ بن عبد یالیل سے تھا۔

(۴) بنو یربوع جو قوم مالک بن نویرہ سے تھا۔

(۵) بنی تمیم کی بعض قوم سجاح بنت المنذر کاہنہ نے دعوی نبوت کیا اور پھر اس نے مسیلمہ سے رشتہ ازدواج کر لیا اور صحیح قول یہ ہے کہ سجاح بعد میں مسلمان ہو گئی اور اس کا اسلام اچھا رہا۔

(۶) کندہ جو قوم اشعث بن قیس سے تھا۔

(۷) بنو بکر بن وائل بحرین میں جو قوم حطم بن زید سے تھا۔

ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق کو کافی کیا۔ ان کے ہی زمانہ میں یہ سب مرتدین ختم ہو گئے۔

اور ایک فرقہ عہد عمر رضی اللہ عنہ میں مرتد ہوا۔

وہ غسان قوم جبلہ بن ایہم سے تھا۔ یہ ملک شام میں اپنی ردہ میں ہی مر گیا ایک قول یہ ہے کہ بعد میں مسلمان ہو گیا تھا۔

لیکن روایت ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے احبار شام کو تحریر فرمایا کہ جبلہ ایک ٹکڑی کے ساتھ ہماری طرف آیا اور اسلام لا چکا ہے تو اس کا احترام کرنا۔ پھر یہ مکہ معظمہ آیا اور طواف میں مشغول تھا کہ بنی فزارہ کے ایک آدمی کے پیر میں اس کا تہبند دب گیا جبلہ نے اس کے طمانچہ مارا اس سے اس کی ناک کچل گئی اور دو دانت آگے کے جنہیں ثنایا کہتے ہیں ٹوٹ گئے۔

ایک روایت میں ہے کہ طمانچہ آنکھ پر پڑا جس سے اس آنکھ نکل پڑی تو فزاری نے جبلہ پر دعوے کر دیا فیصلہ ہوا کہ معاف کرے یا قصاص لے۔

جبلہ نے فزاری سے کہا تو مجھ سے قصاص لے گا باآنکہ میں بادشاہ ہوں۔ مختصر یہ کہ اس نے دوسرے دن تک مہلت طلب کی اور ملک شام میں اپنے بنی اعمام سے جا ملا اور مرتد ہو گیا۔

ایک روایت یہ ہے کہ وہ اپنے اس فعل پر بہت نادم ہوا اور اسی ندامت میں اس نے چند شعر کہے اور وہ یہ ہیں۔

marfat.com

تنصرت بعد الحق عارا للطمت ولم ير مثلی فیها وصبرت لها غرر
فادرکتی منها لجاج حمیت فبعت لها العین الصحیح بالعور
فبایعت امی لم ترمثلی ولیتنی
صبرت علی القول الذی قاله عمر (روح المعانی)

اس آیت کریمہ سے بعض روایات میں جو حضرت مولائے کائنات اسد اللہ شیر خدا کے متعلق فضیلت آئی ہے کہ آپ نے نماز کی حالت میں سائل کو انگوٹھی عطا دی (اعطاء الخاتم للسائل فی الصلوٰۃ) اس سے خلافت اول حضرت اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب پر زور دینے والا طبقہ مذہب نامہ سے ہے اس پر اہل سنت ان احادیث کو پیش کرتے ہیں کہ صحابہ میں سے اکثر نے بالکل دیانت میں تحریف کرکے استفسار چاہا۔ چنانچہ

امام احمد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے راوی ہیں قیل یا رسول اللہ من نؤمر بعدک قال ان تصروا ابا بکر رضی اللہ عنہ تجدوہ امینا زاھدا فی الدنیا راغبا فی الاخرۃ وان تؤمروا عمر رضی اللہ عنہ تجدوہ قویا امینا لا یخاف فی اللہ لومۃ لائم وان تؤمروا علیا ولا اراکم فاعلین تجدوہ ھادیا مھدیا یاخذ بکم الصراط المستقیم۔

عرض کیا گیا حضور کون آپ کے بعد مامور ہو حضور نے فرمایا اگر تم ابو بکر کو منتخب کرو تو انہیں تم پاؤ گے امین زاہد دنیا میں راغب آخرت میں۔

اور اگر عمر رضی اللہ عنہ کو منتخب کرو تو انہیں پاؤ گے قوت والا امانت دار کسی ملامت کرنے والے کا خوف نہ کرنے والا۔

اور اگر علی کو منتخب کرو تو میں نہیں ایسا کرنے والا تمہیں دیکھتا تو انہیں پاؤ گے ہادی مہدی پکڑے گا تمہیں صراط مستقیم کے ساتھ (روح المعانی)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآىِٕمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝

اے ایمان والو تم میں سے جو اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسی قوم لائے گا کہ وہ اللہ کی پیاری ہے اور اللہ ان کا پیارا ہے مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور

marfat.com

اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

مرتدین کا مقابلہ کرنے والی جماعت وہ ہوگی جو اللہ کو پیاری اور اللہ انہیں پیارا ہوگا یہ صفت جن کی ہے ان کے متعلق مفسرین کے چار قول ہیں۔

(۱) ایک قول یہ ہے جو حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ اجمعین سے ہے کہ یہ لوگ حضرت صدیق اکبر اور ان کے اصحاب ہیں۔ جنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتدین اور منکرین زکوٰۃ پر جہاد کیا۔

(۲) عیاش بن فضہ شرقی فرماتے ہیں کہ یہ آیت جب نازل ہوئی سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ اشعری فارق وہ قوم ہے جن کے حق میں یہ کریمہ وحی ہوئی ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد اہل یمن ہیں جنکی تعریف بخاری و مسلم میں آئی اور جن کے متعلق حضور نے فرمایا انی لاجد ریح الرحمن من قبل الیمن۔ مجھے یمن کی طرف سے خدا پرستی کی خوشبو آرہی ہے۔

سدی کہتے ہیں یہ آیت انصار کی شان میں نازل ہوئی جنہوں نے حضور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم کی معہ مہاجرین کے خدمت کی۔

مذکورہ بالا اقوال میں کوئی اختلاف یا مخالفت نہیں۔

اس لیے کہ ہر چہار طبقہ کے حضرات ان صفات سے متصف ہیں اور ان کے فضائل و مناقب صحابہ میں آچکے ہیں (روح المعانی)

لایخافون لومۃ لائم۔ انہیں کسی کی ملامت کی پرواہ نہ ہوگی۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ فضل اللہ سے مراد وہ عمدہ زندگی جسے چاہے عطا کرے۔

واللہ واسع علیم۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت وسیع ہے۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ۔ تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور رکوع میں جھکے ہوئے ہیں

شان نزول: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک بار عبداللہ بن سلام بارگاہ رسالت پناہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ہمارے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بنی قریظہ اور بنی نضیر کے یہود نے ہم کو چھوڑ دیا اور آپس میں قسمیں کھائیں ہمارے ساتھ میل ملاپ نہ کریں گے حضور ہمارے گھر دور ہیں اور

marfat.com

ہمارے بیٹھنے کا مقام کہیں نہیں نہ ہم سے بات کرنے کو کوئی جماعت ہے سوا اپنی قوم کی مجلس کے انہوں نے جب ہمیں دیکھا کہ ہم حضور پر ایمان لا چکے ہیں اور ہم نے حضور کی تصدیق کی ہے تو انہوں نے ہم سے تعلق توڑ دیا اور فیصلہ کر لیا کہ وہ ہم میں نہ بیٹھیں گے اور نہ نکاح کریں گے نہ مکالمہ کریں گے تو یہ بات ہم پر بہت گراں ہے تو حضور نے انہیں بشارت دی کہ ان کی دوستی کی تمہیں کیا حاجت ہے تمہارا دوست اللہ اور اس کا رسول اور خاص مومنین ہیں۔

بعض نے کہا کہ یہ آیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں نازل ہوئی۔

حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لائے تو حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ قیام و رکوع میں ہیں اور ایک سوالی کھڑا ہے تو حضور نے اس سے فرمایا۔

ھل اعطاك احد شیئا قال نعم خاتما من فضة فقال من اعطاك فقال ذالك القائم و اومأ الی علی کرم اللہ وجھہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ای حال اعطاك فقال وھو راکع فکبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم تلا ھذہ الآیۃ۔

ترجمہ۔ کیا تجھے کسی نے کچھ دیا عرض کی جی ہاں ایک چاندی کی انگوٹھی حضور نے فرمایا تجھے کس نے دی تو عرض کی اس کھڑے ہوئے آدمی نے حضرت شیر خدا اسد اللہ کرم اللہ وجہہ کی طرف اشارہ کیا فرمایا انہوں نے جب تجھے انگوٹھی دی تو یہ کس حال میں تھے عرض کی کہ وہ رکوع میں تھے تو حضور نے تکبیر فرمائی اور یہ آیت کریمہ تلاوت کی۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین اٰمنوا الذین الخ

اور حضرت حسان نے اسی وقت یہ اشعار فرمائے۔

اَبَا حَسَنٍ نَفْدِیْكَ نَفْسِیْ وَ مُھْجَتِیْ ۔۔۔ وَکُلُّ بَطِیْءٍ فِی الْھُدٰی وَمُسَارِعٖ

اَیَذْھَبُ مَدْحِیْكَ الْمُعَیَّنُ ضَائِعًا ۔۔۔ وَمَا الْمَدْحُ فِیْ جَنْبِ الْاِلٰہِ بِضَائِعٖ

فَاَنْتَ الَّذِیْ اَعْطَیْتَ اِذْ کُنْتَ رَاکِعًا ۔۔۔ زَکٰوۃً فَدَتْكَ النَّفْسُ یَا خَیْرَ رَاکِعٖ

فَاَنْزَلَ فِیْكَ اللّٰہُ خَیْرَ وَلَایَۃٍ ۔۔۔ وَاَثْبَتَھَا اَثْنَا کِتَابِ الشَّرَائِعٖ

ترجمہ:۔ اے علی ابوالحسن آپ پر ہماری جانیں اور ہر ہدایت یافتہ قربان ہو۔ آپ کا مدح گو کبھی برباد نہ ہوگا۔ آپ ہی وہ ہیں جنہوں نے رکوع کرتے کرتے زکوٰۃ ادا کی۔ اے بہترین رکوع والے تجھ پر میری جان فدا اللہ تعالےٰ نے بہترین آیت اتاری اور اسے قرآن جیسی شریعت کی کتاب میں محفوظ کر دیا روح المعانی۔

marfat.com

اور ولی کی تعریف میں آلوسی لکھتے ہیں

ولی کا لفظ متولی کے معنی میں ہے یعنی جو تمام نظام امور پر منتظم ہو اور تصرفات میں مستحق۔

راغب مفردات میں کہتے ہیں والولایۃ تولی الامر والولایۃ سے مراد کسی کام کا انتظام کرنا ہے مفصل تحقیق راغب پہلے گذر چکی ہے۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بیشک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے۔

وہم راکعون کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ پہلے جملوں پر معطوف ہو اور دوسرے یہ کہ حال واقع ہو۔

پہلی صورت اظہر واقوی ہے (جمل)

دوسری وجہ پر دو احتمال ہیں۔

ایک یہ کہ یقیمون ویؤتون دونوں فعلوں کے فاعل سے حال واقع ہو اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ وہ بخشوع وخضوع نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں (تفسیر ابوالسعود)

دوسرا احتمال یہ ہے کہ صرف یؤتون کے فاعل سے حال واقع ہو اس صورت میں یہ معنی ہونگے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور متواضع ہو کر زکوٰۃ دیتے ہیں۔ جمل

بعض کا قول ہے کہ یہ آیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں ہے کہ آپ نے نماز میں سائل کو انگشتری صدقہ دی تھی وہ انگشتری انگشت مبارک میں ڈھیلی تھی بغیر عمل کثیر کے نکل گئی۔

باقی ورہ ترجمہ رکوع نہم سورۃ مائدہ پ۶

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

اے ایمان والو نہ بناؤ ان کی طرح اپنے دین کو ہنسی اور کھیل ان کی طرح جنہیں کتاب دی گئی تم سے پہلے اور کافروں کو دوست اور ڈرو اللہ سے اگر ہو تم ایمان والے۔

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝

اور جب تم اذان دیتے ہو نماز کے لیے ہنسی کھیل بناتے ہیں یہ اس وجہ سے کہ وہ قوم بے عقل ہے۔

marfat.com

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ
اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ
اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝
قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً
عِنْدَ اللّٰهِ ۭ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ
وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ
الطَّاغُوْتَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ
عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ ۝
وَاِذَا جَاۗءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا
بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝
وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَ
الْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝
لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ
قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا
كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝
وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ۭ غُلَّتْ
اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ
مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ
كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ
طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۭ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ

فرما دیجئے اے کتاب والو کیا برا لگا تمہیں ہم سے
یہی ناں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو ہماری
طرف اترا اور جو اترا ہم سے پہلے اور بے شک
اکثر تمہارے فاسق ہیں۔
فرما دیجیے کیا بتا دوں میں تمہیں ان بدتر لوگوں کو
اللہ کے نزدیک ہیں جو ملعون ہیں اللہ کے اور
غضب کیا ان پر اور کر دیا ان میں سے بندر اور
سور اور پجاری شیطان کے یہ وہ ہیں جن کا ٹھکانہ
برا ہے اور گمراہ سیدھی راہ سے۔
اور جب آئیں تمہارے پاس تو کہتے ہیں ایمان لائے
ہم اور وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت
بھی کافر اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ چھپا
رہے ہیں۔
اور تم دیکھو گے بہتوں کو ان میں سے دوڑتے ہیں
گناہ میں اور زیادتی میں اور حرام خوری میں بے
شک بہت برے کام کرتے ہیں۔
انہیں کیوں منع نہیں کرتے درویش اور دنیا دار گناہ
کی بات سے اور حرام خوری سے بیشک بہت ہی
برے کام کر رہے ہیں۔
اور یہودی بولے اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے بندھے
جائیں ان کے ہاتھ اور لعنت کئے گئے اس سے
جو کہا بلکہ اس کے ہاتھ کشادہ ہیں عطا فرماتا ہے
جیسے چاہے اور ان میں بہتوں کو ضرور ہوگی جو اے
(محبوب) یہ جو اترا تمہاری طرف تمہارے رب سے
شرارت اور کفر میں اور ڈالا ہم نے ان میں عداوت

marfat.com

الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا
اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَ
اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

اور بغض قیامت تک جب کبھی بھڑکائیں آگ
لڑائی کے لیے اللہ اسے بجھا دیتا ہے اور دوڑتے
ہیں زمین میں فساد کو اور اللہ نہیں پسند کرتا فساد
کرنے والوں کو۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا
لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ
النَّعِيْمِ ۝

اور اگر کتاب والے ایمان لاتے اور پرہیزگار ہو
جاتے تو ضرور ہم ان کے گناہ اتار دیتے اور ضرور داخل
کرتے باغیچوں میں نعمت کے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ
اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ
وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ
وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور اگر وہ قائم رکھتے توریت اور انجیل اور جو نازل
ہوا ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے تو وہ
کھاتے رزق اوپر سے اور پاؤں تلے سے ان میں
سے کچھ اعتدال پر ہیں اور بہت سے ان میں سے
برے کام کرتے ہیں۔

حل لغات رکوع نہم سورہ مائدہ پ۶

یا ایھا - اے	الذین - لوگو	امنوا جو ایمان لائے ہو	لا - نہ
تتخذوا - پکڑو	الذین - ان کو جنہوں نے	اتخذوا - پکڑا	دینکم - تمہارے دین کو
ھزوا - ٹھٹھا	و - اور	لعبا - کھیل	من الذین - ان سے
اوتوا - جو دیے گئے	الکتاب - کتاب	من قبلکم - تم سے پہلے	و - اور
الکفار - کافروں کو	اولیاء - دوست	و - اور	اتقوا - ڈرو
اللہ - اللہ سے	ان - اگر	کنتم - ہو تم	مومنین - ایمان
و - اور	اذا نادیتم - بلاتے ہو تم	الی - طرف	
الصلوۃ - نماز کی	اتخذوہ - پکڑتے ہیں	ھزوا - مذاق	
و - اور	لعبا - کھیل	باتھم - اسلیے ہے کہ وہ	
قوم - قوم ہیں	لا - نہ	قل - کہہ	

marfat.com

با۔ اپنے
منا۔ ہم سے
باللہ۔ اللہ پر
الینا۔ ہماری طرف
من قبل۔ پہلے
کم۔ تمہارے
انبئکم۔ بتاؤں میں تم کو
عند۔ نزدیک
اللہ۔ اللہ نے
و۔ اور
جعل۔ بنائے
و۔ اور
القنازیر۔ بندر
اولئک۔ یہ لوگ
اضل۔ گمراہ ہیں
و۔ اور
اذا۔ جب
امنا۔ ہم ایمان لائے
بالکفر۔ ساتھ کفر کے
خرجوا۔ نکلے
اعلم۔ خوب جانتا ہے
و۔ اور
یسارعون۔ لپکتے ہیں
العدوان۔ زیادتی کے
لبئس۔ برا ہے
و۔ اور
اللہ۔ اللہ کا
و۔ اور

اھل الکتاب۔ کتاب والو
الا۔ مگر
و۔ اور
و۔ اور
و۔ اور
فسقون۔ فاسق ہیں
بشر۔ برا
اللہ۔ اللہ کے
و۔ اور
جعل۔ بنائے
القنازیر۔ بندر
و۔ اور
الطاغوت۔ بتوں کے
و۔ اور
و۔ اور
قالوا۔ کہتے ہیں
دخلوا۔ داخل ہوئے
قد۔ بیشک
اللہ۔ اللہ
یکتمون۔ چھپاتے ہیں
منھم۔ ان میں سے
و۔ اور
السحت۔ حرام کو
یصنعون۔ کرتے ہیں
ید۔ ہاتھ
ایدیھم۔ ان کے ہاتھ

ھل۔ نہیں
ان۔ یہ کہ
ما۔ جو
ما۔ جو
ان۔ بیشک
قل۔ کہہ
من ذلک۔ اس سے
من۔ وہ
غضب۔ ناراض ہوا
منھم۔ ان سے
و۔ اور
شر۔ برے ہیں
عن سواء السبیل۔ سیدھی راہ سے
جاءوکم۔ آتے ہیں
و۔ اور
و۔ اور
بالکفر۔ ساتھ کفر کے
بہ۔ ساتھ اس کے
بما۔ جو
ترٰی۔ دیکھے گا تو
ان۔ کہ
یسارعون۔ لپکتے ہیں
العدوان۔ زیادتی کے
و۔ اور
ما۔ جو
کانوا۔ وہ
یعملون۔ کرتے ہیں

تنقمون۔ برا لگا تم کو
امنا۔ ہم ایمان لائے
انزل۔ اتارا گیا
انزل۔ اتارا گیا
اکثر۔ اکثر
ھل۔ کیا
مثوبۃ۔ ثواب میں
لعنہ۔ جس کو لعنت کی
علیہ۔ اس پر
القردۃ۔ بندر
عبد۔ پجاری
مکانا۔ جگہ میں
جاءوکم۔ تمہارے پاس
قد۔ بیشک
ھم۔ وہ
و۔ اور
کانوا۔ وہ
یکتمون۔ چھپاتے ہیں
الاثم۔ گناہ کے
العدوان۔ زیادتی کے
کانوا۔ وہ
الیھود۔ یہودیوں نے
غلت۔ بند ہوئے
بما۔ بدلے

marfat.com

قالوا۔ کہنے کے
بل۔ بلکہ
یبسط۔ خرچ کرتا ہے
یشاء۔ چاہے
لیزیدن۔ زیادہ کرتا ہے
کثیرا۔ بہت کو
انزل۔ اتارا گیا
الیک۔ تیری طرف
و۔ اور
کفرا۔ کفر
بینھم۔ ان میں
العداوۃ۔ دشمنی
الی۔ طرف
یوم۔ دن
اوقدوا۔ جلائی انہوں نے
نارا۔ آگ
طھا۔ اس کو
اللہ۔ اللہ نے
فی۔ میں
الارض۔ زمین کے
اللہ۔ اللہ
لا۔ نہیں
و۔ اور
لو۔ اگر
امنوا۔ لائے ایمان
عنھم۔ ان سے
سیاتھم۔ انکی برائیاں
جنت۔ جنت
النعیم۔ نعمتوں والی میں
اقاموا۔ قائم کرتے
و۔ اور
الانجیل۔ انجیل
الیھم۔ انکی طرف
و۔ اور
من تحت۔ نیچے
امۃ۔ ایک جماعت
منھم۔ ان میں سے
ساء۔ برا ہے
بسطتان۔ خزانے ہیں
و۔ اور
ما۔ جو
طغیانا۔ سرکشی
القینا۔ ڈال دیں ہم نے
البغضاء۔ ناراضگی
القیمۃ۔ قیامت کے
للحرب۔ جنگ کی
و۔ اور
فسادا۔ فساد کی
یحب۔ پسند کرتا
ان۔ بے شک
اتقوا۔ پرہیزگار ہوتے
و۔ اور
و۔ اور
ما۔ جو
لاکلوا۔ کھاتے
ارجلھم۔ اپنے پاؤں سے
کلما۔ جب بھی
اطفاھا۔ بجھایا
یسعون۔ کوشش کرتے ہیں
و۔ اور
المفسدین۔ فسادیوں کو
اھل الکتاب۔ کتاب والے
لکفرنا۔ تو دور کرتے ہم
لادخلنھم۔ داخل کرتا ان کو
لو۔ اگر
و۔ اور
انزل۔ اتارا گیا
من فوقھم۔ اپنے اوپر سے
منھم۔ ان میں سے
کثیر۔ بہت سے
یعملون۔ وہ کرتے ہیں

مختصر تفسیر رکوع نہم سورہ مائدہ پ۷

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ

marfat.com

تَبْلُكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

اے ایمان والو نہ پکڑو انہیں جنہوں نے پکڑا تمہارے دین کو ہنسی کھیل۔ وہ جو تم سے پہلے کتاب دیے گئے اور کافروں کو اپنا دوست اور ڈرو اللہ سے اگر ایمان رکھتے ہو۔

شان نزول: حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ رفاعہ بن زید بن تابوت اور سوید بن حرث دونوں بظاہر مسلمان ہو گئے تھے۔ بعد میں منافق ہو گئے۔ بعض مسلمان ان سے محبت رکھتے تھے اور ان سے اپنے تعلقات قائم کیے ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی اور ظاہر کیا کہ محض زبان سے اظہار ایمان کرنا اور دل میں کفر مخفی رکھنا دین کو ہنسی کھیل بنانا ہے۔

هُزُوًا وَّلَعِبًا۔ روح المعانی میں ہزء کے متعلق صحاح میں سخریہ استعمال ہوا ہے اور محاورہ میں اخفش سے مروی ہے۔ واستھزئت بہ واستھزئت وھزأت بہ بھی ہے ھزؤ اور ھزاۃ عن ابی زید ورجل ھزأۃ بالتسکین ای یھزأ بہ ابی زید سے ہے کہ آدمی نے استہزاء کیا کبھی تسکین کے پہلو سے وھزأۃ بالتحریک ھزء بالناس بھی محاورہ میں آتا ہے۔

اس کی چار صورتیں ہیں۔

اول هُزُؤٌ بضم الزاء مع الھمزۃ۔ یہی اصل لغت ہے اور اجود محاورہ ہے۔

ثانی هُزُوٌ بضم الزاء مع ابدال الھمزۃ۔

ثالث هُزْءٌ باسکان الزاء مع الھمزۃ۔

رابع هُزُیٌّ کہدی اور قراءت اخیر کے سوا تینوں کو جائز مانا ہے۔

اور لعب ضد الجد کما فی القاموس وفی مجمع البیان

ھو الاخذ علی غیر طریق الجد ومثلہ عیث واصلہ من لعاب الصبی۔ یقال لعب کمنع ومنع اذا سال لعابہ وخرج الی غیر جھۃ۔ (روح المعانی)

یعنی جن لوگوں نے تمہارے دین اسلام کو مذاق و دل لگی بنا لیا ان کو دوست نہ بناؤ اس لیے کہ بت پرست مشرک جو اہل کتاب سے بھی بدتر ہیں (خازن) اور حقیقت بھی یہی ہے کہ خدا کے دشمنوں سے دوستی کرنا ایماندار کا کام نہیں۔

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝

اور جب تم نماز کے لیے پکارتے ہو (یعنی اذان کہتے ہو) تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں یہ اس وجہ سے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں۔

marfat.com

شان نزول :- بیہقی دلائل میں بطریق کلبی ابی صالح سے وہ حضرت ابن عباس سے ناقل ہیں۔
قال کان منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نادی بالصلوٰۃ قام المسلمون الیہا قالت الیہود قد قاموا لاقاموا اذا راوہم رکعا وسجدا استہزؤا بہم وضحکوا منہم۔
مؤذن جب ندا بالصلوٰۃ کرتا تو مسلمان اس طرف جانے کو کھڑے ہوتے تو کہتے یہود کھڑے ہوئے نماز قائم کرنے کو جب ندا بالصلوٰۃ کرتا تو جب وہ دیکھتے رکوع اور سجدے میں تو مذاق اڑاتے اور ہنستے سر نیچے کو ہلے اوپر اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔
اور ابن جریر وغیرہ سدی سے راوی ہیں کہ مدینہ طیبہ میں جب لوگ (مؤذن) اذان میں اشہد ان محمد الرسول اللہ کہتا تو ایک نصرانی کہا کرتا حرق الکاذب جل جائے جھوٹا۔ ایک شب اس کا نوکر آگ لایا وہ اور اس کے گھر کے لوگ سو رہے تھے آگ سے ایک شرارہ اڑا اور تمام گھر میں آگ لگ گئی وہ نصرانی مرا اور اس کے گھر کے سب لوگ جل کر اپنے کیفر کردار کو پہنچ گئے۔ (خازن)
یہود کے لیے فرمایا قوم لا یعقلون اس لیے کہ ایسی سفیہانہ حرکات ایسے ہی سفیہ اور جاہل کر سکتے ہیں۔ روح المعانی
اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اذان نص قرآنی سے ثابت ہے۔
قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۔ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝
آپ فرما دیجئے کہ اے کتاب والو تمہیں کیا برا لگا ہمارا یہی نا کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور اس پر جو پہلے اترا اور حقیقت میں تم میں سے بہت فاسق اور بے قانونے ہیں۔ فرمائیے کیا میں بتا دوں جو اللہ کے ہاں اس سے بدتر درجہ میں ہیں وہ جن پر لعنت کی اللہ نے اور غضب کیا ان پر اور ان میں سے کر دیے بندر اور سور اور شیطان کے پوجنے والے ان کا ٹھکانہ زیادہ برا ہے اور یہ سخت تر گمراہ ہیں سیدھی راہ سے۔
یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں کیں حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء کی شان و مراتب بیان فرمائے اور ان کو برحق فرمایا۔ اس لیے قل سے خطاب ہے۔
هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّا۔ کے معنی علامہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں

marfat.com

تمہیں ہمارا کیا برا لگا اور تم ہم میں کیا عیب دیکھتے ہو اور وہ محاورہ نَقَمَ مِنْہُ کَذَا سے ہے جبکہ اس کو برا سمجھے اور ناپسند کرے سزا سے اور حسن نے تَنْقِمُونَ بفتح قاف پڑھا ہے یعنی باب عَلِمَ یَعْلَمُ سے اور یہ بھی ایک قلیل لغت ہے اور زجاج نے کہا نَقِمَ فتحہ اور کسرہ دونوں سے جائز ہے اور اس کا معنے ہے کسی چیز سے انتہا درجے کی نفرت۔ اور عبداللہ بن قیس کا شعر شہادت میں پیش کیا۔

"انہوں سے بنی امیہ میں اور کوئی عیب نہ پایا سوا اس کے کہ وہ جانتے ہیں کہ وہ غضب ناک ہیں۔

اور نہایہ میں ہے کہ نقم تنقم اس وقت کہا جاتا ہے جبکہ کراہت ناراضگی کی حد تک ہو جائے۔

اور اسی سے زکوٰۃ کی حدیث بھی ہے کہ ابن جمیل صرف اس لیے عیب لگاتا ہے کہ وہ فقیر تھا اللہ نے اسے غنی کر دیا یعنی وہ زکوٰۃ نہ دینے میں یہی عیب رکھتا ہے کہ اللہ کی نعمت کا انکار کرتا ہے۔

اور راغب کہتے ہیں کہ نقم کی تفسیر یہ ہے کہ جس کا انکار کیا جائے اور عیب لگایا جائے اور اس کا معنے ہے انکار کرنا خواہ زبان سے ہو یا سزا سے

شان نزول:۔ سیدنا عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جماعت آئی جن میں ابو یاسر ابن اخطب۔ رافع بن ابی رافع حارثہ۔ اشیع وغیرہ یہود کے پادری بھی تھے انہوں نے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ انبیاء میں سے کس کس کو مانتے ہیں اور اس سوال سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اگر یہ عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانیں تو وہ آپ کی نبوت پر ایمان لے آئیں۔

مگر حضور نے ان کو جواب دیا کہ میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں اور جو اس نے نازل فرمایا۔ اور جو ہم سے پہلے نازل ہوا۔ یعنی حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب و اسباط پر نازل ہوا۔ اور جو حضرت موسیٰ و عیسیٰ پر اترا یعنی تورات و انجیل اور جو نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا۔ سب کو مانتا ہوں لانفرق بین احد من رسلہم انبیائے کرام میں فرق نہیں کرتے کہ کسی کو مانیں کسی کو نہ مانیں۔

جب انہیں معلوم ہوا کہ حضور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت بھی تسلیم فرماتے ہیں۔ تو وہ آپ کی نبوت کے منکر ہو گئے اور کہنے لگے جو عیسیٰ کو مانے ہم اس پر ایمان نہ لائیں گے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا کہ تم اور تمہارا ایمان محض عداوت و دشمنی پر ہے اسلام جیسے دین برحق کو تمہارا تسلیم نہ کرنا محض اس عناد پر ہے کہ تمہیں عیسیٰ علیہ السلام سے عداوت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ نے تم پر لعنت کی اور غضب فرمایا تمہارے پہلے لوگوں میں سے اکثر مسخ کیے گئے۔ جلد ۱۔

marfat.com

سود خوروں کی شکلوں میں اور جو عبد الطاغوت شیطان کے پوجنے والے ہیں اور بدترین ہیں انکا ٹھکانہ اور تمہارا مقام جہنم ہے کیونکہ تم سیدھی راہ سے بدترین طریقہ پر گمراہ ہو خازن۔ روح المعانی

وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝

اور جب وہ آئیں آپ کے پاس تو کہیں ہم مسلمان ہیں حالانکہ وہ آتے وقت بھی کفر میں ہوتے ہیں اور جاتے وقت بھی کافر ہی ہوتے ہیں اور اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہوتے ہیں۔

شان نزول:۔ امام قتادہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ یہودیوں کی ایک جماعت کے لیے نازل ہوئی جو حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان و اخلاص کا اظہار کرتے اور اپنے کفر و ضلال کو مخفی کر کے واپس جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو اس وحی کے ذریعہ ان کی بد باطنی منکشف فرمائی اور بتا دیا کہ یہ آتے وقت بھی کافر ہی تھے اور آپ کی خدمت سے رخصت ہوتے ہوئے بھی بے ایمان ہی تھے۔ ان کا زبانی اقرار محض دھوکہ اور فریب ہے (روح المعانی) مسلمان ان سے دھوکہ کھا کر نقصان نہ اٹھائیں اور ہوشیار رہیں۔

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝

اور آپ دیکھیں گے ان میں سے بہت سے کو گناہ اور زیادتی اور حرام خوری پر دوڑتے ہیں بے شک بہت ہی برے کام کرتے ہیں۔ انہیں کیوں نہیں منع کرتے ان کے پادری اور فقیہ گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے بیشک بہت ہی برے کام کر رہے ہیں۔

نکتہ:۔ حضور علیہ السلام کو خطاب ہے کیونکہ حضور علیہ السلام کی نگاہ مبارک ہر ظاہر و باطن چیز کو ملاحظہ فرماتی تھی۔ کثیر سے مراد یہود کے علماء ہیں جن کا کفر پر مرنا علم الٰہی میں آچکا ہے۔

یسارعون۔ والمسارعۃ مبادرۃ الشیٔ بسرعۃ وایثارہ۔ مسارعت کے معنی مبادرت کسی چیز کی سرعت و ایثار سے ہے والمراد بالاثم المحرام وقیل الکذب۔ اثم سے مراد حرام اور جھوٹ ہے وقیل المراد بہ الکفر۔ ایک قول یہ ہے کہ اثم کے معنی کفر کے ہیں۔ یعنی گناہ کفر و نفاق۔

والمراد بالعدوان الظلم او مجاوزۃ الحد فی المعاصی وقیل الاثم ما یختص بہم و العدوان ما یتعدی الی غیرھم اور عدوان سے مراد ظلم ہے یا حد سے متجاوز ہو کر عصیان میں پڑنا اور ایک قول یہ ہے کہ اثم وہ ہے کہ جس کی ابتدا ذاتی طور پر ہو اور عدوان وہ ہے جو کسی دوسرے سے متجاوز

marfat.com

ہو کر غیر تک اپنا فقہ پہنچاتے۔

واکلہم السحت۔ میں سحت کے ماتحت ہے ای الحرام مطلقا وقال الحسن الرشوۃ فی الحکم والتخصیص سحت سے حرام مطلق مراد ہے اور حسن فرماتے ہیں اس سے مراد رشوت ہے مزید توضیح اس سے قبل رکوع ششم سورہ مائدہ میں گذر چکی۔

اور ربانیون و احبار کی تشریح میں فرماتے ہیں قال الحسن الربانیون علماء الانجیل و الاحبار علماء التوراۃ۔

وتری کثیرا منہم یعنی یہودیوں میں اکثر کو آپ دیکھیں گے گناہ میں مسارعت کرنے والا۔ اور گناہ ہر معصیت کو کہتے ہیں بعض مفسرین اس طرف گئے کہ گناہ یہود یہ تھا کہ وہ تورات کے مضامین کو چھپاتے اور اس سے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے جو اوصاف و محاسن تھے انہیں مخفی کرنا اور عدوان زیادتی سے تورات کے اندر اپنی طرف سے اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دینا اور رشوتیں لے کر حرام خوری میں پڑنا مراد ہے (خازن)

اور ربانیین اور احبار ان سب باتوں کو دیکھتے ہوئے لبوں پر مہر خاموشی لگائے ہوئے بیٹھے ہوتے تھے جو ان کے فرض منصبی کے خلاف تھا اس لیے ان پر تو بیخاً ارشاد ہوا اس سے یہ مستفاد ہوا کہ علماء کے ذمہ نصیحت کرنا بدی سے روکنا واجب ہے۔ کما قال علیہ السلام اذا رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ ولیس وراء ذلک حبۃ خردل من الایمان اور الساکت عن الحق شیطان اخرس۔ دونوں حدیثوں کا خلاصہ یہ نکلا کہ منکر و ممنوع عمل دیکھ کر ہاتھ سے روکا جائے اگر اس کی قوت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل میں برا سمجھے اور اس کے بعد رائی کے دانہ کے برابر بھی دل میں ایمان نہیں۔ دوسری حدیث میں فرمایا حق گوئی سے سکوت کرنے والا گونگا شیطان ہے۔ اور یہ سکوت و خاموشی علماء کے لیے بمنزلہ اشد و گناہ ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

اور کہتے ہیں یہود اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے ان کے ہاتھ ہی باندھے جائیں اور ان پر لعنت ہے اس

marfat.com

کہنے سے بلکہ اس کے ہاتھ کشادہ ہیں خرچ کرتا ہے جیسے چاہے اور یقیناً زیادتی ہوگی بہتوں کو ان میں سے شرارت اور کفر میں اس سے جو اے محبوب تمہاری طرف اترا تمہارے رب کی طرف سے اور ہم نے ڈالی ان میں عداوت اور بغض قیامت تک جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے اور وہ دوڑتے پھرتے ہیں زمین میں فساد کے لیے اور اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا

اس آیہ کریمہ کے شان نزول میں سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عکرمہ اور ضحاک فرماتے ہیں کہ یہود اول اول نہایت خوشحال اور دولتمند تھے جب حضور کی دعوت اسلام سے انہوں نے نافرمانی کی ان کی خوشحالی میں کمی ہونے لگے اور جو فراخی تھی وہ تنگی سے بدل گئی تو فنحاص بن عازورا دیا برولیتے نباش بن قیس سے جو بڑے سردار یہود تھے اور قینقاع کی برادری میں تھے بکنا شروع کیا کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے یعنی معاذ اللہ وہ رزق دینے اور خرچ کرنے میں بخل کرتا ہے۔ اس پر عام یہود بھی ہمنوا بن گئے کسی نے اسے ایسا کہنے سے نہ روکا۔ لہٰذا جناب باری تعالےٰ کی طرف سے قوم یہود کا یہ مقولہ قرار دیا گیا اور اس کا رد اس طرح فرمایا۔

غلّت اَیدیھم ان کے ہاتھ باندھے جائیں اس ارشاد کا یہ اثر ہوا کہ دنیا میں بخیل ترین قوم یہود ہو گئی یا یہ معنی ہیں کہ ان کے ہاتھ جہنم میں باندھے جائیں گے اور جہنم میں ایسے ڈالا جائے گا یہ جہنم میں مزید سزا ان کی اس بکواس اور بکواس کرنے والے کی ہمنوائی میں ملے گی بل یداہ مبسوطتن ینفق کیف یشاء بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں وہ جواد و کریم ہے جیسے جس طرح جتنا چاہے جب چاہے جیسے چاہے دے۔ روح المعانی

ولیزیدن کثیرا منھم الآیۃ۔ ان میں سے علماء اور ان میں سے بہتوں کی شرارت و کفر بڑھے گی۔ الی آخرہ یعنی جتنا قرآن پاک نازل ہوگا اور اپنی ہدایت کی روشنی سے اہل قبول کی آنکھیں روشن کرے گا ان کا حسد و عناد بڑھتا جائے گا اور وہ قرآن اور صاحب قرآن کے ساتھ کفر و سرکشی میں زیادہ آگے ہوتے جائیں گے اور ہم نے ان میں عداوت اور بغض ڈال دیا ہے جو قیامت تک رہے گا۔ حق کہ ان میں لڑائی جھگڑے کی آگ بھڑکتی رہے گی اور اللہ اسے بجھاتا رہے گا اور مسلمانوں پر ان کا غلبہ نہ ہونے دیگا۔

ویسعون فی الارض۔ زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے رہیں گے اور اللہ کو یہ فسادی لوگ پسند نہیں۔ وہ ہمیشہ مختلف رہیں گے اور ان کے دل کبھی نہ ملیں گے اور جنہوں کے مقابلہ پر جب تیار ہوئے اللہ نے انہیں ذلیل کیا اور ان پر اس ذلت کا اثر یہ ہے کہ ہوا کہ جب یہود توریت کے احکام کے خلاف

marfat.com

ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر بخت نصر بابلی کو مسلط کیا۔

پھر جب فساد پھیلانے کی طرف بڑھے تو فارس روم کو مسلط کیا پھر اس پر مجوس کو مسلط کیا پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا تسلط ہوا اور بنی نضیر اور بنی قینقاع جلاوطن کیے گئے۔ بنی قریظہ اور اہل خیبر قید کیے گئے اور فدک پر حضور کو قابض کیا گیا۔ روح المعانی

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ

اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو ضرور ہم ان کے گناہ اتار دیتے اور ضرور انہیں نعمتوں کے باغوں میں لے جاتے۔

"اٰمَنُوْا" سے حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔ "تقویٰ" نیک اعمال خواہ عبادات ہوں یا معاملات۔

یعنی وہ لوگ اگر تورات کے مطابق سید انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے اور حضور کا اتباع کرتے جیسا کہ تورات و انجیل میں انہیں حکم دیا گیا ہے تو انہیں اس کا اجر آخرت میں جنت کی نعمتوں سے ملے گا۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور اگر وہ قائم رکھتے توریت اور انجیل اور جو کچھ نازل ہوا ان کی طرف انکے رب کی طرف سے تو انہیں رزق ملتا اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے اور ان میں سے ایک جماعت اعتدال پر ہے اور بہت سے ان میں برے کام کر رہے ہیں۔

یعنی توریت و انجیل میں جو کچھ بیان ہے اور جو کچھ احکام ان پر اتارے گئے اگر وہ اس پر عمل کرتے تو چونکہ ہمارے محبوب سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصاف تمام کتابوں میں ہیں اس کے مطابق انہیں لازم تھا کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے گو انہیں رزق ایسی فراخی سے ملتا کہ زمین کی پیداوار اور باران رحمت سے متمتع ہوتے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کی پابندی اللہ و رسول کی اطاعت سے بندوں کے رزق میں وسعت ہوتی ہے اور مقتصد امت یہودیوں میں تھوڑی ہے جو حد سے تجاوز نہیں کرتی وہ حضور پر ایمان لائے جیسے عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب "اَیْ طَائِفَةٌ عَادِلَةٌ غَيْرُ غَالِيَةٍ وَلَا مُقَصِّرَةٍ كَمَا ذُمَّ فِيْ غَيْرِهَا وَهُمُ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا مِنْهُمْ وَمَا بَعَثُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

marfat.com

کما قال مجاهد والسدی وابن زید واختارہ الجبائی واولئک کعبداللہ بن سلام واصحابہ من الیہود فما بیتہ واربعون من النصاری وقیل للراہبہم النجاشی واصحابہ ۔

وکثیر منہم ساء ما یعملون وہم الاحبار المتعصبون ککعب بن الاشرف واشباہہم والروم ۔

اس سے مراد وہ جماعت ہے جو عادلہ غیر غالیہ ہے جیسا ربیع سے مروی ہے کہ وہ یہود میں سے وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضور کا اتباع کیا۔

اور مجاہد۔ سدی۔ ابن زید اور جبائی کہتے ہیں کہ وہ عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب ہیں اور اڑتالیس نصاری میں سے ۔

اور ایک قول ہے کہ اس سے مراد نجاشی اور ان کے اصحاب ہیں ۔

اور کثیر منہم ساء ما یعملون ۔ وہ احبار متعصبین یہود ہیں جیسے کعب بن اشرف اور مثل اس کے اور اہالیان روم جو عناد سے مکابرہ کرتے تھے اور حق آیتوں میں تحریف روا رکھتے تھے۔ اعراض عن الحق کرتے تھے ۔

باقی زیادہ وہ ہیں جو برے کام کرتے ہیں اور کفر پر اڑے ہوئے ہیں۔

باحاورہ ترجمہ رکوع دہم سورہ مائدہ پ۶

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اے رسول پہنچا دے جو کچھ نازل ہوا تیری طرف تیرے رب سے اور اگر نہ کیا تو نے تو نہیں پہنچایا تو نے اس کا پیام اور اللہ تیرا نگہبان ہے لوگوں سے بے شک اللہ راہ نہیں دیتا قوم کفار کو۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰي شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ

فرما دیجئے اے اہل کتاب نہیں ہو تم کسی شے پر جبتک نہ قائم کرو تورات اور انجیل اور جو نازل ہوا تمہاری طرف تمہارے رب سے اور بے

marfat.com

كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ
طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ۝

شک زیادتی ہوگی بہتوں کو ان سے جو نازل ہوا
تمہاری طرف تمہارے رب سے شرارت
اور کفر کی تو تم مایوس نہ ہو غم نہ کرو کافروں کا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَ
الصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

بے شک جو ایمان لائے اور وہ جو یہودی ہوئے
اور ستارہ پرست اور نصرانی ان میں سے جو
سچے دل سے ایمان لائے اللہ پر اور قیامت
پر اور اچھے کام کرے تو ان پر نہ کچھ خوف ہے
نہ وہ غمگین ہوں۔

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَ
اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ۭ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ
بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا
وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝

بے شک لیا ہم نے عہد بنی اسرائیل سے اور
بھیجے ہم نے ان کی طرف رسول جب کبھی آئے
ان کے پاس کوئی رسول ایسی بات لے کر جو
نہیں ان کی خواہش کے مطابق ایک گروہ کو
جھٹلایا اور ایک گروہ کو شہید کیا۔

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا
وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ
عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ
بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور گمان کرتے ہیں کہ نہ ہوگی کوئی سزا تو اندھے
اور بہرے ہو گئے پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی
پھر ان میں بہتیرے اندھے بہرے ہو گئے اور اللہ
دیکھ رہا ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ
اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ
اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ
وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

بے شک کفر کیا انہوں نے جو کہتے ہیں کہ اللہ وہی
مسیح بیٹا مریم کا ہے اور کہا مسیح نے اے بنی اسرائیل
پوجو اللہ کو جو میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے
بے شک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو یقیناً حرام
کر دی اللہ نے اس پر جنت اور اس کا ٹھکانا
دوزخ ہے اور نہیں ظالموں کا کوئی مددگار

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ
ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ

بے شک کافر ہوئے وہ جو کہتے ہیں بیشک اللہ
تین خداؤں کا تیسرا ہے اور نہیں کوئی خدا مگر ایک

marfat.com

وَاحِدٌ ۚ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ
لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝
أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝
مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ ۖ قَدْ
خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۖ وَأُمُّهُ
صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انظُرْ
كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ
أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝
قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا
لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝
قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي
دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ
قَدْ ضَلُّوا مِن قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا
عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝

خدا اور اگر باز نہ آئے اس سے جو کہتے ہیں تو
ضرور پہنچے گا انہیں جو کافر ہوئے دردناک عذاب
تو کیوں نہیں توبہ کرتے اللہ کی طرف اور بخشش
مانگتے اس سے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے
نہیں مسیح بیٹا مریم کا مگر ایک رسول ہے شک
ہو گذرے اس سے پہلے بہت رسول اور اس
کی ماں صدیقہ ہے دونوں کھانا کھاتے تھے دیکھو
تو ہم کیسی ظاہر کرتے ہیں ان کے لیے نشانیاں پھر
دیکھو وہ کیسے اوندھے جاتے ہیں۔
فرما دیجئے کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو جو
نہیں مالک تمہارے نقصان اور نفع کا اور اللہ
وہ ہے جو سنتا اور جانتا ہے۔
فرما دیجئے اے اہل کتاب نہ زیادتی کرو اپنے
دین میں ناحق اور نہ پیروی کرو ان کی خواہشوں کی
بے شک وہ گمراہ ہو چکے پہلے سے اور بہتوں کو
گمراہ کیا اور بہک گئے سیدھی راہ سے۔

حل لغات رکوع دہم سورۃ مائدہ پ۶

یاایھا	اے	الرسول	رسول
انزل	اتارا گیا	الیک	تمہاری طرف
و	اور	ان	اگر
فما	تو نہ	بلغت	پہنچایا تو نے
اللہ	اللہ	یعصمک	بچائیگا تم کو
اللہ	اللہ	لا یہدی	نہیں

بلغ	پہنچا دو	ما	جو
من ربک	تمہارے رب کی طرف سے	تفعل	کیا تو نے
فما	تو نہ	و	اور
رسالتہ	اس کا پیغام	ان	بیشک
من الناس	لوگوں سے	القوم	قوم
یہدی	ہدایت دیتا		

marfat.com

الکافرین۔کفار کو
لستم۔نہیں ہو تم
تقیموا۔قائم کرو
و۔اور
من ربکم۔تمہارے رب سے
کثیرا۔بہت سے
الیک۔تیری طرف
و۔اور
کفرا۔کفر میں
القوم۔قوم
امنوا۔ایمان لائے
و۔اور
هادوا۔یہودی ہوئے
النصاری۔نصرانی
من۔جو
الیوم۔دن
عمل۔کام کرے
صالحا۔اچھے
و۔اور
یحزنون۔غمگین ہوں گے
بنی اسرائیل۔بنی اسرائیل سے
الیہم۔انکی طرف
رسولا۔کوئی رسول
انفسہم۔انکے نفس
فریقا۔فرقے کو
و۔اور
حسبوا۔انہوں نے خیال کیا
تکون۔ہوگا
عموا۔بہرے
علیہم۔ان پر

قتل۔کہدو
علی۔اوپر
التوراۃ۔توراۃ
و۔اور
انزل۔اتارا گیا
و۔اور
منہم۔ان میں سے
منذ۔سے
کلما۔جب بھی
جاءہم۔آیا انکے پاس
رسول۔کوئی رسول
کذبوا۔جھٹلایا
و۔اور
فتنۃ۔فتنہ
ثم۔پھر
ثم۔پھر

یا ملے
شئ۔کسی چیز کے
و۔اور
انزل۔اتارا گیا
و۔اور
ما۔جو
من۔اس سے جو
طغیانا۔سرکشی
فلا۔تو نہ
الکافرین۔کافروں کے
و۔اور
الصبئون۔ستارہ پرست
من۔جو
الاخر۔پچھلے پر
فلا۔تو نہ
لا۔نہ
اخذنا۔لیا ہم نے
و۔اور
بما۔اس چیز پر جو
فریقا۔ایک فرقے کو
یقتلون۔قتل کرتے ہیں
ان۔یہ کہ
فعموا۔پھر اندھے ہوئے
تاب۔رجوع کیا
عموا۔اندھے ہوئے

اہل الکتاب۔کتابیو
حتی۔جبتک نہ
الانجیل۔انجیل
الیکم۔تمہاری طرف
لیزیدن۔زیادہ ہونگے
انزل۔اتارا گیا
طغیانا۔سرکشی
تاس۔غم کھ
ان۔بیشک
الذین۔وہ لوگ
و۔اور
بالله۔اللہ پر
و۔اور
خوف۔خوف ہوگا
هم۔وہ
میثاق۔عہد
ارسلنا۔بھیجے ہم نے
جاء۔آتا
لا۔نہ
کذبوا۔جھٹلایا
و۔اور
الله۔اللہ نے

marfat.com

هوا - یہ ہے
اللہ - اللہ
لقد - بے شک
ان - بیشک
ثالث - تیسرا ہے
الا - مگر
الہ - معبود
واحد - ایک
ینتہوا - باز آئے
الذین - ان کو جو
الیم - دردناک
العذاب - عذاب
افلا - کیا
یتوبون - توبہ کرتے
الی - طرف
یستغفرونہ - بخشش
اللہ - اللہ
غفور - بخشنے والا
رحیم - مہربان ہے
مریم - مریم کا
خلت - گذر چکے
امہ - اسکی ماں

کثیرا - بہت سے
بصیر - دیکھنے والا ہے
کفر - کافر ہوئے
اللہ - اللہ
مریم - مریم کا
یا - اے
اللہ - اللہ کی
ان - بے شک
فقد - تو بیشک
الجنۃ - جنت
النار - آگ ہے
من - کوئی
الذین - وہ جنہوں نے
ثالث - تیسرا ہے
من - کوئی
الہ - معبود
و - اور
ما - نہیں
الہ - معبود
الا - مگر
ان - اگر
لم - نہ
یسمہ - چھوئے گا
عذاب - عذاب
الیم - دردناک
منہم - ان میں سے
الذین - وہ جنہوں نے
کفر - کافر ہوئے
لیمسن - چھوئے گا

منہم - ان میں سے
ما - جو
الذین - وہ جنہوں نے
ھوا - وہ ہے
و - اور
بنی - اولاد
رب - جو میرا رب ہے
من - جو
حرم - حرام کی
و - اور
و - اور
انصار - مددگار
قالوا - کہا
ثلاثۃ - تین میں سے
الہ - معبود
و - اور
عما - اس سے جو
کفر - کافر ہوئے
انتہوا - باز آئے
و - اور
اللہ - اللہ
المسیح - مسیح
رسول - رسول
الرسل - رسول
کانا - تھے

و - اور
یعاونون - وہ کرتے ہیں
قالوا - کہا
المسیح - مسیح
قال - کہا
اسرائیل - یعقوب
و - اور
یشرک - شرک کرے
اللہ - اللہ نے
ما - کوئی
ما - نہیں
لقد - بیشک
ان - بے شک
و - اور
الا - مگر
ان - اگر
یقولون - کہتے ہیں
منہم - ان میں سے
یتوبون - توبہ کرتے
یستغفرونہ - بخشش
غفور - بخشنے والا
بن - بیٹا
قد - بیشک
و - اور
یاکلان - کھاتے

marfat.com

الطعام - کھانا　　انظر - دیکھ　　کیف - کس طرح　　نبیت - بیان کرتے ہیں ہم
لهم - ان کے لیے　　الآیات - آیتیں　　ثم - پھر　　انظر - دیکھ
انی - کہاں　　یؤفکون - پھیرے جاتے ہیں　　قل - کہہ دو　　انی - کیا
تعبدون - عبادت کرتے ہو　　من دون - سوا　　اللہ - اللہ کے　　ما - اس کی جو
لا - نہیں　　یملك - اختیار رکھتے　　لکم - تمہارے لیے　　ضرا - نقصان کا
و - اور　　لا - نہ　　نفعا - نفع کا　　و - اور
اللہ - اللہ　　ھو - وہی ہے　　السمیع - سننے والا　　العلیم - جاننے والا
قل - کہہ　　یا - اے　　اھل الکتاب - کتاب والو　　لا - نہ
تغلوا - زیادتی کرو　　فی - میں　　دینکم - دین اپنے کے　　غیر - سوا
الحق - حق کے　　و - اور　　لا - نہ　　تتبعوا - پیروی کرو
اھواء - خواہش　　قوم - اس قوم کی　　قد - جو　　ضلوا - گمراہ ہوئے
من قبل - پہلے سے　　و - اور　　اضلوا - گمراہ کیا　　کثیرا - بہتوں کو
و - اور　　ضلوا - گمراہ ہوئے　　عن - وہ　　سواء - سیدھی
السبیل - راہ سے

مختصر تفسیر رکوع دہم سورہ مائدہ پ ۶

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ۝

اے رسول پہنچا دے جو کچھ نازل ہوا تیری طرف تیرے رب کی طرف سے اور اگر نہ کیا ایسا تو نے تو نہ پہنچایا تو نے اس کا پیام اور اللہ تیری نگہبانی کرے گا لوگوں سے بے شک اللہ نہیں راہ دیتا کافر لوگوں کو۔

تمام انبیاء کرام و رسول اللہ تعالیٰ کے پیغام رساں ہیں مگر جب الرسول مطلق ارشاد ہو تو حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔

اے رسول ثقلین کہ تو تمام مخلوق کے لیے مبعوث ہوئے ہو۔ یہ ندا تشریفی ہے اس لیے کہ رسالت

marfat.com

اللہ کا خاص احسان اور عطائے عظمیٰ اور کرامت کبریٰ ہے اور اس منصب پر تبلیغ بصیغہ امر ایذان ہے من جانب اللہ جو تبلیغ پر واجب ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بلغ معنی ادصل الفاظ ما انزل الیک من ان جمیعا ما انزل کانتا ما کان من ربک یعنی پہنچا دو خلائق کو جو کچھ آپ پر اترا ہونے والے امور اور ہو چکنے والے معاملات یعنی بدر بعد دی جو کچھ آپ کو بتایا وہ گذشتہ امور سے ہو یا آئندہ سے بجوف دخطر پہنچا دیجئے۔

صاحب تفسیر صاوی نے فرمایا کہ حضور کی وحی تین قسم کی ہے ایک وہ جس کی عام تبلیغ کا حکم دیا گیا جیسے شرعی احکام قرآن کریم کی روشنی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حرف بحرف تبلیغ فرما دی اور آخر وقت تک فرمائی۔ دوسرے اسرار الٰہیہ جو عام لوگوں کے قابل نہیں وہ صرف اہل ہی کے لیے ہیں۔

وان لم تفعل اور اگر ایسا نہ کیا یعنی جو حکم آپ کو جمیع خلائق کا دیا ہے اس میں کوتاہی کی تو فما بلغت رسالتہ کے حاصل معنی یہ ہوں گے کہ تم نبی بلکہ نبی الانبیاء ہو تمہاری ذات سے یہ ممکن ہی نہیں کہ تم اپنے فریضہ کی ادائیگی میں کسی طرح کوتاہی کرو اور یہ امر عام طور پر واضح ہے کہ بنانے والا جس چیز کو ایسا بنائے جس پر اسے ناز ہو تو یہ کہا کرتا ہے کہ اگر یہ ایسا نہ کرے تو یہ ایسی ہرگز نہیں یعنی مجھے اس پر یقین ہے کہ دیانتی طور پر کام کرے گی۔

تو ذات واللا تبار سید الانبیاء وہ ذات ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے قد جاء کم من اللہ نور قد جاء کم برھان من ربکم ان کی بعثت پر ایمان والوں پر احسان کر رہا ہے لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا۔ لقد جاء کم رسول من انفسکم اور کس کس شان سے ذات اقدس کے اوصاف بیان فرمائے تو گویا یوں ارشاد ہوا کہ ما انزل الیک من ربک کی تکمیل آپ کے دست حق پرست کے ذریعہ ہے کامل واکمل اور مکمل ہوگی اور اگر بفرض محال آپ بھی ایسا نہ کریں تو گویا احکام کی تبلیغ کی ہی نہ گئی۔

چنانچہ ابو الشیخ ابن حبان اپنی تفسیر میں حسن سے راوی ہیں۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعنی اللہ تعالیٰ بالرسالۃ فضقت بھا ذرعا فاوحی اللہ تعالیٰ ان لم تبلغ رسالتی عن بلغتک وضمن لی العصمۃ فقویت۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے رسالت کے منصب پر مبعوث فرمایا تو عائد مشرکین و منافقین و یہود و نصاریٰ کی مخالفت سے میرے بازو تنگ ہوئے تو جناب باری کی طرف سے مجھے وحی ہوئی کہ عدم تبلیغ رسالت پر آپ تنگ ہو سکتے تھے اور تبلیغ رسالت میں تو کسی قسم کا خطرہ ہی نہیں ہم آپ کی حفاظت کے ضامن ہیں تو حضور فرماتے ہیں میں قوی ہو گیا۔

marfat.com

اور ایسا ہوا کہ مجھے کسی کا خطرہ ہی نہ رہا۔ حتیٰ کہ ایک دن وہ آیا کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی وہ مجھ پر سخت بار گذری۔

اور بخاری و مسلم سے قبل اس آیت کریمہ کا نزول ہوا چنانچہ ابن مردویہ ضیاء بن مختار میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

حضور سے سوال کیا گیا کہ آسمان سے وہ کونسی آیت ہے جو آپ پر سخت تھی۔ حضور نے فرمایا میں منیٰ میں ایام موسم حج میں تھا اور مشرکین اور گروہ کے بہت سے لوگ موسم حج کے لیے جمع تھے کہ جبرئیل نازل ہوئے اور انہوں نے یہ آیت کریمہ سنائی۔ فرمایا مجھے تعمیل حکم میں تاخیر کرنا مناسب نہیں تھا میں عقبہ کے پاس کھڑا ہوا اور بآواز بلند پکارا اے لوگو کون میری مدد کرے گا اس پر کہ میں اپنے رب کے پیام پہنچاؤں اور اگر تم میرا ساتھ دو تو تمہارے لیے جنت ہے۔

اے لوگو سب یک زبان ہو کر کہو لا الٰہ الا اللہ وانا رسول اللہ الیکم۔ کوئی معبود نہیں مگر اللہ اور میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف تو کامیاب ہو جاؤ گے اور نجات پاؤ گے اور تمہارے لیے جنت ہوگی۔

فَمَا بَقِيَ رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ وَلَا أَمَةٌ وَلَا صَبِيٌّ إِلَّا يَرْمُونَ عَلَيَّ التُّرَابَ وَالْبَعَرَ وَهُمْ يَقُولُونَ كَذَّابٌ صَابِئٌ - تو مرد عورت۔ لونڈی بچہ کوئی نہ تھا جو مجھ پر مٹی پتھر نہ پھینک رہا ہو اور کہہ رہا تھا جھوٹا صابی ہے۔

فَعَرَضَ عَلَيَّ هَارِضٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنْ كُنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ فَقَدْ آنَ لَكَ أَنْ تَدْعُوَا عَلَيْهِمْ كَمَا دَعَا نُوحٌ عَلَى قَوْمِهِ بِالْهَلَاكِ۔ کہ کوئی عارض ہوا اور کہنے لگا اے محمد اگر آپ رسول ہوتے تو یقیناً وہی شان آپ کی ہوتی جو نوح علیہ السلام کی تھی کہ انہوں نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تو اس وقت حضور نے فرمایا

اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ وَانْصُرْنِي عَلَيْهِمْ أَنْ يُجِيبُونِي إِلَى مَا دَعَوْتُكَ

الٰہی میری قوم کو ہدایت فرما کہ وہ مجھے نہیں پہچانتے اور میری مدد فرما اس پر کہ وہ تیری اطاعت کے لیے میری دعوت قبول کریں۔

فَإِذَا الْعَبَّاسُ عَمُّهُ فَانْقَذَهُ مِنْهُمْ وَطَرَدَهُ عَنْهُ تو حضرت عباس حضور کے چچا آئے اور حضور کو ان سے بچایا اور انہیں دور کیا۔

marfat.com

قال الاعمش فبذلك تفتخر بنو العباس ويقولون فيهم نزلت انك لاتهدي من احببت ولكن الله يهدي من يشاء۔ اعمش کہتے ہیں اسی وجہ سے بنو عباس فخر کرتے اور کہتے تھے کہ ان میں ہی یہ آیت نازل ہوئی۔

هوى النبي صلى الله عليه وسلم ابا طالب وشاء الله تعالى عباس بن عبد المطلب۔ حضور علیہ السلام چاہتے تھے ابو طالب کو اور اللہ نے چاہا عباس بن عبد المطلب کو اسلام کے لیے۔

اس کی تصریح ابو نعیم نے دلائل میں کی اور ابن مردویہ نے اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

فرماتے ہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پاسبانی ہوتی تھی اور ابو طالب آدمیوں کو بنی ہاشم سے چوکیداری کے لیے بھیجا کرتے تھے حتی کہ آیہ کریمہ واللہ یعصمك من الناس نازل ہوئی تو حضرت ابو طالب نے چوکیداری کو آدمی بھیجنے چاہے۔ تو حضور نے فرمایا چچا اللہ نے اب میری حفاظت کر لی ہے۔

اور ابو طالب قبل ہجرت اور حجۃ الوداع سے مدتوں پہلے انتقال کر چکے تھے۔

ایک روایت میں یوں ہے جو ترمذی بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں حضور لوگوں کی پاسبانی میں تھے کہ واللہ یعصمك من الناس نازل ہوئی تو حضور نے سر مبارک قبہ سے نکالا اور فرمایا ایہا الناس انصرفوا فقد عصمنی اللہ تعالے سے لوگو چلے جاؤ بیشک اللہ نے مجھے اپنی صیانت و حفاظت میں لے لیا ہے (روح المعانی)

اب علامہ آلوسی رحمہ اللہ روح المعانی میں دفع دخل مقدر فرماتے ہیں۔ کہ عصمت سے مراد لوگوں سے حضور کی جان کی محافظت تھی قتل و ہلاک سے۔

اور واللہ یعصمك کے بعد یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اس کے بعد احد میں سر اقدس زخمی ہوا۔ اور رباعیات مبارک ٹوٹے۔

اور بعض نے یہ کہا کہ احد کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

راغب اصفہانی کہتے ہیں۔ عصمۃ الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حفظہم بما خصوا بہ من صفاء الجوہر ثم لما فلاہر من الاخلاق والفضائل ثم بالنصرۃ وتثبیت اقدامہم ثم بانزال السکینۃ علیہم و بحفظ قلوبہم۔ عصمت انبیاء سے مراد یہ ہے ان کی

marfat.com

ان معاملات میں حفاظت ہوگی جو ان کے لیے مخصوص ہے۔ صفات جو ہر روحانیہ جیسے اخلاق۔ فضائل ذات پھر نصرت دشمنوں کے مقابلہ میں اور ثابت قدمی پھر انزال سکینہ اور دلوں کی حافظت۔ توفیق تبلیغ عام (روح المعانی)

یہ تو بعض مفسرین کی تصریح اور اب صوفیائے کرام کی رائے بھی ملاحظہ ہو۔

وعن بعض الصوفیۃ ان المراد تبلیغ ما یتعلق بہ مصالح العباد من الاحکام و قصد بانزال اطلاعہ علیہ۔ اس آیت کریمہ میں بلغ سے مراد وہ تبلیغ ہے جو مصالح عباد سے متعلق ہے احکام ہیں اور اس حکم کے نازل کرنے سے مقصود اطلاع ہے۔

واما ما خص بہ من الغیب ولم یتعلق بہ مصالحہم فلہ بل علیہ کتمانہ اور وہ جو مخصوص علوم غیبیہ کے ساتھ ہے وہ امت کے ساتھ متعلق نہیں بلکہ وہ حضور کے لیے ہے اور اس کے کتمان کا ذمہ حضور پر ہے۔

مسلم جعفر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ آیہ کریمہ فاوحی الی عبدہ ما اوحی کے متعلق فرمایا وحی بلا واسطہ بینہ وبینہ سرا الی قلبہ ولا یعلم بہ احد سواہ الا فی المقام الذی یطلبہ الشفاعۃ لامتہ۔ یعنی یہ وحی بلا واسطہ اللہ تعالیٰ اور حضور کے مابین تھی جو قلب اقدس پر ہوئی اور اسے سوا حضور کے اور کوئی نہیں جانتا مگر آخرت میں جب مناصب شفاعت عطا کیے جائیں گے امت کی ممتاز ہستیوں کو۔ اس وقت کچھ منکشف ہوگا۔

واسطی فرماتے ہیں القی ما ألقی علیہ ما القی ولم یطلعہ بالذی اوحی لانہ سبحانہ وتعالیٰ بہ صلی اللہ علیہ وسلم وما کان مخصوصا بہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کان مستورا عما بعثہ اللہ تعالیٰ بہ الی الخلق کان ظاہرا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ خاص پر القا فرمایا جو القا فرمایا اور یہ ظاہر نہیں کیا کہ وہ وحی کیا تھی تاکہ یہ لیے کہ اس میں مخصوص راز تھے اللہ تعالیٰ اور سید الانبیاء کے مابین تو جو حضور کے ساتھ مخصوص تھے وہ مستور رہے اور جو مخلوق کے لیے تھے وہ ظاہر کیے گئے۔

علامہ طیبی فرماتے ہیں والی ھذا اینظر ما رویناہ فی صحیح البخاری عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائین فاما احدھما فبثثتہ واما الاخر فلو بثثتہ قطع منی ھذا البلعوم اراد عنقہ وبذلک فسر البخاری ویسمون ذالک علم الاسرار الالٰہیۃ وعلم الحقیقۃ۔

marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور سے دو برتن محفوظ کئے ایک تو وہ جو میں نے سب میں بکھیر دیے اور دوسرا وہ ہے کہ اگر میں اسے کہوں تو میرا یہ ملعوم کٹ جائے۔ ملعوم فرما کر گردن مراد لی۔

اس بنا پر امام بخاری نے تفسیر کی اور اس علم کا نام علم اسرار الٰہیہ رکھا اور جو عوام میں بیان کر دیا گیا اسے علم حقیقت کہا۔

آخر میں فرماتے ہیں میری تحقیق یہ ہے

ترجمہ

جو کچھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اسرار الٰہیہ وغیرہ احکام شرعیہ سے عطا ہوئے وہ سب قرآن کریم میں ہے جیسا کہ آیت کریمہ سے واضح ہے ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ اور ہم نے تم پر یہ کتاب اتاری کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ اور ما فرطنا فی الکتاب من شئ - ۱۲ ع - پ ۷ - ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔

اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسے ترمذی وغیرہ نے روایت کیا۔

عنقریب فتنے ہوں گے صحابہ نے عرض ان سے نکلنے کا کیا ذریعہ ہے فرمایا قرآن کریم جس میں تم سے پہلے کی خبریں اور تمہارے بعد کی خبریں ہیں اور اس کے احکام جس میں تم ہو گے۔

ابن جریر ابن ابی حاتم ابن مسعود سے راوی ہیں۔ فرمایا اس قرآن کریم میں تمام علوم نازل ہوئے اور ہمیں ہر شے کی حقیقت منکشف کر دی۔ لیکن ہمارے علم اس کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ جو قرآن کریم میں ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمام وہ احکام جو حضور سے آتے وہ تمام قرآن سے سمجھے جاتے ہیں۔

اس کی تائید میں وہ روایت ہے جو طبرانی نے اوسط میں نقل کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کوئی شے حلال نہیں کی مگر وہی جو اللہ نے حلال کی قرآن کریم میں اور نہ کوئی شے حرام کی مگر وہی جو کتاب اللہ میں حرام ہے۔

مرسی کہتے ہیں قرآن کریم میں علوم اولین و آخرین ایسی شان سے جمع ہیں کہ کوئی علم اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ مگر قرآن میں بولنے والا پھر اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم سوا اس کے جو حضور کے لیے راز کے طور

marfat.com

پر اللہ تعالےٰ نے عطا کیا۔ پھر اس کے وارث منظمین و سادات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہوئے پھر ان کے اہل علم فضل خلفاء اربعہ یا ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ عنہا یہاں تک کہ کہہ دیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اگر میرے اونٹ کی رسی بھی گم ہو جائے تو میں قرآن میں اس کا پتہ پاتا ہوں۔
پھر اس علم کے وارث تابعین ہوئے رضوان اللہ علیہم اجمعین پھر ہمتیں قاصر ہونے لگیں اور غرائب پست۔ اور اہل علم بہکنے لگے اور جو تحمل صحابہ میں تھا اس تحمل سے ضعیف لوگ پیدا ہوئے اور تابعین کی جیسی ہمتیں کبھی نہ رہیں تو اپنے فہم نارسا کے مطابق نئے نئے انواع کے فنون ایجاد کرنے لگے اور ہر فن میں ایک جماعت بن گئی۔ مؤلف

امام شافعی رضی اللہ عنہ کا ایک شعر بھی حسب موقع مجھے یاد آیا ہے۔

جَمِيْعُ الْعِلْمِ فِي الْقُرْاٰنِ لٰكِنْ تَقَاصَرَ عَنْهُ اَفْهَامُ الرِّجَالِ

(ترجمہ) قرآن مجید میں تمام علوم موجود ہیں لیکن لوگوں کی سمجھ ان سے قاصر ہے۔

ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے عرض کیا کہ آپ کے پاس کیا کوئی ایسی کتاب ہے جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لیے مخصوص کی ہو فرمایا نہیں مگر کتاب اللہ جو مسلمان کے لیے کافی وافی ہے اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے وہ تلوار کے میان میں ہے۔
ابو جحیفہ نے کہا وہ کیا ہے اس صحیفہ میں تو آپ نے فرمایا۔ دیت۔ اور قیدیوں کا آزاد کرنا اور یہ کہ یقتل مومن بکافر۔ اور کافر کے بدلے مسلمان قتل نہ کیا جائے (روح المعانی)

(جیسا کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کا مسلک ہے) من المؤلف

دوسری روایت ابو جحیفہ سے ہے جسے ابن ابی حاتم عشرہ سے راوی ہیں فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ لوگ میرے پاس یہ خبر لائے ہیں کہ آپ کے پاس کچھ ایسے راز ہیں جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر ظاہر نہیں فرمائے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک۔

خدا کی قسم اللہ تعالےٰ نے جو کچھ سیاہ و سپید کا حضور کو وارث کیا اسے ابو ہریرہ کے برتن نے اٹھا لیا اور علم اسرار کو انہوں نے عام نہیں پھیلایا۔ منجملہ ان کے فتنوں کی خبریں۔ شرائط قیامت اور جو کچھ حضور نے نوجوان بیوقوف قریش کے ہاتھوں زمین میں فساد مچنے کی خبریں دی تھیں۔ چنانچہ ابو ہریرہ یہاں تک فرماتے تھے کہ اگر تو چاہے تو میں ان کے نام بیان کروں تو میں بیان کر سکتا ہوں۔

marfat.com

اوراس سے وہ حدیثیں مراد تھیں جن میں لڑکے جوراوران کے احوال موجود ہیں۔
چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کثرت سے بعض امور بیان فرمایا کرتے تھے مگر صراحۃً بیان نہیں کرتے تھے چنانچہ بخاری اس کے آپ کا فرمانا ہے اعوذ باللہ سنجاف من رأس الستین و امارۃ الصبیان میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں ساٹھویں سال کی ابتدا اور لڑکوں کی حکومت سے اس میں آپ کا اشارہ تھا حکومت یزید کی طرف چنانچہ اصل عبارت یہ ہے۔

یشیر الی خلافۃ یزید الطرید لعنہ اللہ تعالیٰ علی رغم انف اولیائہ لانہا کانت سنۃ ستین من الہجرۃ واستجاب اللہ دعاء ابی ہریرۃ فمات قبلہا بسنۃ۔

اس لیے کہ سنہ ساٹھ ہجری میں ہی یزید کی نحوست شروع ہوئی اور حضرت ابوہریرہ کی دعا اللہ نے قبول کی چنانچہ آپ ایک سال قبل ہی وفات پا گئے۔

اور امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھی قوم ہے جو متمسک ہے قرآن سے سوا اور چیزوں کے اس کی جگہ لیکن قرآن کریم کے سوا اور کوئی چیز تسلیم نہیں اور وہ احکام جو صادر ہوں شریعت کے خلاف واجب العمل نہیں۔

عبدالوہاب شعرانی ابجوبۃ المرضیہ عن الفقہاء والصوفیہ میں فرماتے ہیں۔
میں نے سید علی وفی سے سنا کرفرماتے تھے لایکمل الرجل فی مقام المعرفۃ والعلم حتی یری الحقیقۃ مؤیدۃ للشریعۃ۔ کوئی آدمی مقام معرفت اور علم میں کامل نہیں ہوتا جبتک کہ وہ اس حقیقت کو نہ دیکھ لے جو مؤید شریعت ہو۔

وان التصوف لیس بامر زائد علی السنۃ المحمدیۃ وانما ہو عینہا۔
اور یقیناً تصوف کوئی شے زائد نہیں سنت محمدیہ سے بلکہ سنت محمدیہ ہی اس کی اصل ہے۔
وسمعت سیدی علیا الخواص یقول ملحدا من ظن ان الحقیقۃ تخالف الشریعۃ او حکم فقد جہل لان لیس عند المحققین شریعۃ تخالف حقیقۃ ابدا حتی قالوا شریعۃ بلاحقیقۃ باطلۃ وحقیقۃ بلاشریعۃ باطلۃ۔

اور سیدی علی الخواص کو بارہا کہتے سنا کہ جو گمان کرے کہ حقیقت مخالف شریعت ہے یا شریعت مخالف حقیقت وہ جاہل ہے اس لیے کہ محققین کے نزدیک کوئی شریعت کبھی مخالف حقیقت نہیں یہاں تک کہ آپ نے فرمایا

شریعت بلاحقیقت معطل ہے اور حقیقت بلاشریعت باطل ہے (یواقیت الدرانی)

marfat.com

تو یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ۔ کا مفہوم واضح ولائح روشن و مبرہن ہوگیا کہ اس میں مَا موصولہ عموم کا فائدہ دے رہا ہے اور اس میں تبلیغ ما انزل کا ہی حکم ہوا تھا نہ کہ مخصوص کسی معاملہ کا اور اگر یا عہدہ کا ہو اور اگر مزید توضیح کا مطالعہ کرنا ہو تو مطولات میں سیر کرے۔

اب جس موقعہ بزعم حضرات شیعہ جو آیت کریمہ کی تصریح ہے وہ بھی منقول ہے تاکہ معلومات میں وسعت ہو۔

علامہ آلوسی روح المعانی میں تحریر فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) حضرات شیعہ کا گمان ہے کہ مراد آیۂ کریمہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک سے خلافت علی کرم اللہ وجہہ ہے اور اس پر متعدد سندوں سے روائتیں بھی لائے ہیں چنانچہ

حضرت ابی جعفر اور ابو عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالے نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کی کہ خلافت علی کا اعلان کر دیں۔ مگر (معاذ اللہ) یہ اعلان کرنا حضور پر شاق تھا کہ کہیں جماعت صحابہ ناراض نہ ہو جائے تو اللہ تعالے نے یہ آیت حضور پر ہمت بڑھانے کے لیے نازل فرمائی اور شجاعت و قوت سے اعلان فرمانے کا حکم دیا۔

اس پر حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی۔

(ترجمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حق میں نازل ہوئی کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے نے حکم فرمایا کہ لوگوں کو مطلع کر دیں ولایت علی سے تو (معاذ اللہ) حضور کو اس امر کا خوف ہوا کہ لوگ کہیں گے کہ اپنے چچا زاد بھائی کی محبت میں یہ اعلان کیا اور لوگ طعنہ دیں گے اس اعلان سے تو اللہ تعالے نے وحی کی یہ آیت کریمہ تو حضور ولایت علی کے اعلان کے لیے غدیر خم والے دن اٹھے اور حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جس کو میں محبوب ہوں تو علی بھی اس کا محبوب ہے۔ اے اللہ جو علی سے محبت رکھے تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔

اور جلال الدین سیوطی نے درمنثور میں ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور ابن عساکر سے روایت کی جو حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے فرمایا یہ آیت حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر یوم غدیر خم میں حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی۔

اور ابن مردویہ ابن مسعود سے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں ہم عہد رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم میں یہ آیت کریمہ یوں پڑھا کرتے تھے یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا ولی المومنین

marfat.com

وات لم تفعل فما بلغت رسالتہ۔

اور حدیث غدیر والی حدیث خلافت امیر کرم اللہ وجہہ کے لیے بہترین دلیل ہے۔

اس کے بعد علامہ آلوسی صاحب روح المعانی فرماتے ہیں اور مسلک اہل سنت واضح کرتے ہیں۔

وقد زادوا فیہ انتاما لغرضہم زیادات منکرۃ ووضعوا فی خلال الکلمات مزورۃ ونظموا فی ذلک الاشعار وطعنوا علی الصحابۃ رضی اللہ عنہم بزعمہم انہم خالفوا النص الجلی المختار صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور بے شک اس میں حضرات شیعہ نے زیادتی کر ڈالی اپنی غرض پوری کرنے کے لیے اور زیادتی بھی ایسی جو قابل رد و انکار ہے۔ اور اصل مضمون میں بہت سے کلمات دھوکہ دینے کو رکھ دیے۔ اور نظمیں بھی گھڑ ڈالیں اور صحابہ کرام پر شدید طعن کیے اور اپنے خیال میں انہوں نے دکھایا کہ معاذ اللہ صحابہ کرام نے حضور کے حکم کی مخالفت کی۔

اس کے بعد اسمٰعیل بن محمد حمیری کی ایک نظم نقل کر کے لکھتے ہیں۔

ماقال لاغفر اللہ لہ ھجرتہ ولا اقال۔ وانت تعلم ان اخبار الغدیر التی فیہا الامر بالاستخلاف غیر صحیحۃ عند اھل السنۃ ولا سلیمۃ لدیہم اصلا اور تو جانتا ہے کہ وہ اخبار غدیر جس میں خلافت علی کرم اللہ وجہہ کا حکم ہے صحیح نہیں ہے اہلسنت کے نزدیک اور نہ وہ ان کے مسلمات سے ہے۔

ولنبین ما وقع ھنالک من الترتیبین ولنوضح ما لغث من الضالمین ثم نعود علی استدلال الشیعۃ بالابطال ومن اللہ سبحنہ الاستمداد وعلیہ الاتکال فنقول اور واضح کرتے ہیں ہم ان امور کو جو یہاں ڈالے گئے ہیں علی اتم وجہ البیان اور روشن کرتے ہیں ہم اس کے کھوٹے اور کھرے کو اور پھر شیعہ کے استدلال کی تردید کی طرف متوجہ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں اطل اس پر بھروسہ ہے تو اب ہم کہتے ہیں۔

ترجمہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مکان میں خطبہ دیا جو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مابین واقع ہے جبکہ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے یہ مقام جحفہ سے قریب ہے اسے غدیر خم کہتے ہیں اس خطبہ میں حضور نے وضاحت فرمائی فضائل علی کرم اللہ وجہہ کی اور ان باتوں سے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی برائت فرمائی جو آپ کے خلاف کلام کرتے تھے یمن والے اس وجہ سے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے متعلق ایک قبیلہ پر اہل یمن گمان کرتے تھے اور بعض ان میں آپ کی نسبت جو اوزنگ نظر آتا

marfat.com

اور بخل کا اتہام باندھتے تھے اور درحقیقت حق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف ہی تھا۔ اور یہ واقعہ یوم احد یعنی یک شنبہ ۱۸ ذی الحجہ کو غدیر خم میں ایک درخت کے نیچے ہوا۔

(ترجمہ) محمد بن اسحاق یحیی بن عبداللہ کے واسطے سے یزید بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی یمن سے اپنے ساتھیوں سمیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لیے مکہ آئے تو آپ جلدی سے پہلے چلے آئے اور اپنے ساتھیوں پر ایک آدمی کو امیر مقرر کیا۔ اس آدمی نے زیادتی کی اور حضرت علی کے ساتھ جو یمن سے جو لشکر آ رہے تھے ان میں سے سب کو ایک ایک یمنی جوڑا پہنا دیا۔

جب یہ لشکر قریب آیا تو حضرت علی ان کی ملاقات کو نکلے تو آپ نے ان پر یمنی لباس دیکھے تو فرمایا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے ان کو یہ لباس پہنایا ہے تاکہ لوگوں کے سامنے اچھے لباس میں جائیں تو آپ نے فرمایا تیرا ستیاناس ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات سے پہلے پہلے انہیں فوراً اتار دو۔ تو آپ نے لوگوں سے کپڑے اتروا کر کپڑوں میں رکھ دیے لشکر نے حضرت علی کے اس سلوک کا شکوہ کیا۔

اور زینب بنت کعب اپنے شوہر ابو سعید خدری سے روایت کرتی ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شکایت کی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ دیا۔ میں نے سنا آپ فرما رہے تھے لوگو علی کی شکایتیں نہ کرو خدا کی قسم وہ اللہ تعالے کی ذات اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے میں بڑے ہی سخت ہیں۔

اس کو امام احمد نے بھی روایت کیا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بریدہ اسلمی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کے ساتھ یمن میں جنگ کی میں نے آپ میں سختی دیکھی۔ جب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے حضرت علی کا تذکرہ کیا تو میں نے دیکھا آپ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کیا میں مومنوں کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب نہیں ہوں؟ میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول۔ تو آپ نے فرمایا جس کا محبوب ہوں اس کا علی بھی محبوب ہے۔ اس کو نسائی نے بھی کئی راویوں سے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ ایک اور سند سے بھی مروی ہے جو صرف نسائی میں ہے

زہری نے کہا زید بن ارقم نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس آئے اور غدیر خم میں قیام فرمایا تو آپ نے خطبہ دیا کہتے ہیں مجھے اب تک وہ لفظ یاد ہیں آپ نے فرمایا

marfat.com

میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اللہ کی کتاب اور اپنی آل اہل بیت۔ تم دیکھو کہ کیسے ان کا حق ادا کرتے ہو یہ دونوں چیزیں الگ الگ نہیں ہونگی یہاں تک کہ حوض کوثر پر پہنچیں۔ اللہ میرا مالک ہے اور میں ہر مومن کا دوست ہوں۔ پھر آپ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جس کا میں محبوب ہوں یہ بھی اس کے محبوب ہیں اے اللہ جو علی سے محبت رکھے اس سے تو محبت رکھ اور جو اس سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی کر۔

اور ابن جریر نے علی بن زید اور ابو ہارون عبدی اور موسیٰ بن عثمان کے ذریعہ براء سے روایت کیا کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم غدیر خم میں آئے تو آپ نے درخت کے نیچے ڈیرا لگایا اور آواز دے کر لوگوں کو اکٹھا کیا گیا اور آپ نے علی کرم اللہ وجہہ کو بلایا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور فرمایا کیا میں مومنوں کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب نہیں ہوں لوگوں نے کہا ہاں تو فرمایا جس کا میں محبوب ہوں اس کا یہ بھی محبوب ہے اے اللہ جو اس سے محبت رکھے اس سے محبت رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے اس سے دشمنی رکھ تو ان کو عمر بن خطاب نے اور کہا اے علی آپ کو مبارک ہو آپ تو ہر مومن مرد اور عورت کے محبوب بن گئے۔

اور یہ حدیث ضعیف ہے محدثین نے تصریح کی ہے کہ علی بن زید اور ابو ہارون اور موسیٰ بن عثمان یہ سب ضعیف ہیں ان کی روایت پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور اس کی سند میں ابو اسحٰق بھی ہے اور وہ شیعہ مردود الروایت ہے۔

اور عمر نے اپنی سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر یہ فرمایا کہ جس کا میں محبوب ہوں اس کا علی بھی محبوب ہے تو اس وقت اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اتاری "میں نے آج تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی۔ پھر ابو ہریرہ نے کہا اور وہ غدیر خم کا دن تھا۔

اور جو آدمی اٹھارہ ذی الحجہ کا روزہ رکھے اس کے لیے ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب ہے۔ اور یہ حدیث انتہائی کمزور ہے اور بدایہ والنہایہ میں تصریح ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

ابو جعفر بن جریر طبری نے حدیث غدیر پر توجہ کی اور دو جلدیں لکھ دیں ان میں اس حدیث کے تمام طرق اور الفاظ جمع کیے ہیں اور صحیح ضعیف۔ غلط۔ درست جو کچھ بھی ملا سب درج کر دیا جیسا کہ عام محدثین کی عادت ہوتی ہے کہ وہ صحیح اور ضعیف کی تمیز کے بغیر جو کچھ متعلقہ مضمون کے لیے ملے وہ سب کچھ درج کر دیتے ہیں۔

marfat.com

اور اسی طرح حافظ کبیر ابوالقاسم ابن عساکر نے اس خطبہ کے متعلق بہت سی احادیث جمع ہیں اور ان میں صحیح وہی ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا۔ اور ان میں خلافت کے متعلق کوئی چیز نہیں ہے جیسا کہ شیعہ کہتے ہیں۔

اور ذہبی کہتے ہیں کہ حدیث کا یہ ٹکڑا کہ "جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کا محبوب ہے"۔ یہ متواتر ہے یقین ہے کہ رسول اللہ نے ضرور ایسا کہا ہوگا اور یہ فقرہ کہ "جو اس سے محبت رکھے اس سے محبت رکھے" یہ راوی کی زیادت ہے لیکن سند اقوی ہے اور باقی رہا یہ فقرہ کہ "جو اٹھارہ ذی الحجہ کا روزہ رکھے اسے ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب ہے"۔ یہ صحیح نہیں ہے۔

اور نہ یہ بات صحیح ہے کہ یہ آیت غدیر خم سے کچھ دن پہلے یوم عرفہ میں اتری۔

اور بخاری و مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں غدیر کی حدیث کو بیان نہیں کیا کیونکہ یہ حدیث ان کی شرطوں کے مطابق نہیں ہے۔

اور شیعہ کہتے ہیں کہ انہوں نے تعصب کی بنا پر اس حدیث کو درج نہیں کیا اور وہ اس سے پاک ہیں۔

اور شیعہ حدیث سے اس طرح استدلال کرتے ہیں۔ کہ

حضور نے فرمایا "جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی بھی مولیٰ ہے" اور مولیٰ کا اولیٰ بالتصرف (تصرف کا زیادہ حق دار) معنی ہے

اور تصرف کا زیادہ حقدار ہونا ہی تو امامت ہے

اور یہ چیز مخفی نہیں کہ ان کی پہلی غلطی ان کا یہی استدلال ہے کہ انہوں نے مولیٰ کا ترجمہ اولیٰ کیا ہے اور تمام اہل لغت اس کا انکار کرتے ہیں۔

اور مُفْعَلٌ کا صیغہ کبھی بھی اَفْعَلُ کے معنی میں نہیں آیا اور سوائے ابوزید لغوی کے کسی نے اس کو جائز نہیں سمجھا اور آیت کریمہ ہِیَ مَوْلَاکُمْ کی تفسیر میں ابوعبیدہ کے قول سے استدلال کرتے ہیں کہ انہوں نے اس کا معنی کیا ہے اَوْلٰی بِکُمْ یعنی زیادہ حقدار ہے۔

اور اس کی تردید اس طرح کی جاتی ہے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ یہ مقولہ صحیح ہو فُلَانٌ مَوْلًی مِنْ فُلَانٍ جیسے کہ یہ صحیح ہے کہ فُلَانٌ اَوْلٰی مِنْ فُلَانٍ اور اجماعاً باطل ہے۔

اب اگر لازم باطل ہے تو یقیناً ملزوم بھی باطل ہے۔

اور پھر یہ بھی کوئی نص تو نہیں کہ حدیث میں مَوْلًی کا ضرور ہی اَوْلٰی کے معنی میں ہے۔

اور دوسری یہ بات ہے کہ اگر ہم تسلیم بھی کر لیں کہ مَوْلًی بمعنی اَوْلٰی ہے تو اس سے یہ تو لازم نہیں آتا

marfat.com

کہ اس کا صلہ تصرف ہی ہو۔

بلکہ احتمال ہے کہ مراد اولیٰ بالمحبت یا اولیٰ بالتعظیم (محبت کا زیادہ حقدار یا تعظیم کا زیادہ حقدار) ہو یا کوئی اور چیز مراد ہو۔

اور قرآن مجید میں کتنے ہی مقامات پر اَوْلیٰ کا آیا ہے جہاں تصرف کا معنی کسی طرح بھی صحیح نہیں ہو سکتا جیسے کہ اس آیت کریمہ میں ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ و ھذا النبی والذین اٰمنوا (بیشک ابراہیم کے زیادہ قریب وہ لوگ تھے جو ان کے تابعدار تھے اور یہ نبی اور اس پر ایمان لانے والے) حالانکہ یہاں دو قرینے ایسے بھی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں لفظ مولیٰ یا اَوْلیٰ محبت کے لیے استعمال ہوا ہے۔

پہلا قرینہ محمد بن اسحاق کی روایت ہے کہ جب ان لوگوں نے حضرت علی کی شکایت کی جو ان کے ساتھ یمن میں تھے جیسے بریدہ اسلمی اور خالد بن ولید وغیرہ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے شکایت کرنے والوں کو ہی منع نہیں کیا تاکہ موالات کے مطالبہ میں مبالغہ ہو اور دعوت میں نرمی ہو جیسا کہ عموماً حضور علیہ السلام کا ایسے حالات میں طریقہ تھا اور اسی مہربانی کے اظہار کے لیے آپ نے اپنا خطبہ ان الفاظ سے شروع فرمایا۔ کیا میں مومنوں کے ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ قریب نہیں ہوں۔

اور دوسرا قرینہ حصر کے وہ الفاظ ہیں جو بعض روایات میں ہیں "اے اللہ جو علی سے محبت رکھے اس سے محبت رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے اس سے دشمنی رکھ"۔ اور اگر مولیٰ سے مراد امور میں تصرف کرنے والا اولیٰ بالتصرف کا زیادہ حقدار ہوتا

تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس طرح کہتے "اے اللہ ان سے محبت رکھ جو علی کے تصرف میں ہیں اور ان سے عداوت رکھ جو ان کے تصرف میں نہیں۔ تو جہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے محبت اور عداوت کا ذکر کیا ہے تو وہاں آپ کی محبت کے وجوب اور آپ کی عداوت سے بچنے پر تنبیہ کرنا مقصود ہے نہ کہ تصرف اور عدم تصرف کی بحث اور آپ کی مراد اس سے خلافت ہوتی تو آپ ضرور اس کو بیان کر دیتے۔

فوٹ:۔ یہاں تک روح المعانی کی عبارت کا ترجمہ ختم ہوا۔

ابو نعیم حضرت حسن مثنیٰ بن حسن سبط النبی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔

کہ آپ سے صحابہ کرام نے اس واقعہ کے متعلق سوال کیا کہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک خلافت امیر کرم اللہ وجہہ کے لیے نص ہے تو آپ نے فرمایا لو کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد

marfat.com

خلافتہ فقال ایہا الناس ھذا ولی امری والقائم علیکم بعدی فاسمعوا واطیعوا ۔

اگر حضور نے خلافت امیر کا ارادہ فرمایا ہوتا تو آپ فرماتے اے لوگو یہ اولیٰ ہیں میری حکومت میں اور میرے قائم مقام ہیں تم سنو اور اطاعت کرو۔

دوسرے جہاں استثناء کیا ہے ولایت علی سے وہ محبت علی کرم اللہ وجہہ ہے اس لیے کہ کہیں اس اعلان کو بعدی فرما کر مقید نہیں کیا۔

اور ظاہر ہے کہ اگر ولایت بمعنی خلافت مانا جائے تو ایک زمانہ میں دو خلافتیں مجتمع ہو جائینگی۔ اور اجتماع ولایتین بمعنی خلافت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس تقدیر پر بھی ماننا پڑے گا کہ اولیٰ بمعنے مراد اولیٰ بالمحبت ہی ہے۔

اور حضرات شیعہ کا یہ کہنا ہے کہ مولیٰ سے مراد اولیٰ بالتصرف ہے اور وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ الست اولی بالمومنین من انفسہم۔

اور اہل سنت کہتے ہیں کہ اس جگہ اولی بالمومنین سے مراد اولیٰ بالمحبۃ ہے گویا حضور کا فرمانا یہ ہے کہ الست اولی بالمومنین من انفسہم بالمحبۃ۔

بلکہ دار تحقیق میں یوں کہنا چاہیئے اولیٰ اس جگہ مشتق ہے ولایت سے اور ولایت بمعنی محبت ہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے الست احب الی المؤمنین من انفسہم یعنی کیا میں مومنوں کو ان کی جان سے زیادہ محبوب نہیں ہوں تو اب حاصل معنی سارے اعلان کے یہ ہوں گے۔

یامعشر المومنین انکم تحبونی اکثر من انفسکم فمن یحبنی یحب علیا اللھم احب من احبہ وعاد من عاداہ۔

اے ایمان والو تم مجھے محبوب رکھتے ہو اپنی جان سے زیادہ تو جو مجھے محبوب رکھتا ہے وہ علی کو بھی محبوب رکھے۔ الٰہی اسے محبوب رکھ جو علی کو محبوب رکھے اور اسے مبغوض رکھ جو علی کرم اللہ وجہہ سے عداوت کرے۔

اور یہی معنی آیت کریمہ النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ پ۲۱ سورۃ احزاب رکوع اول اس کی تفسیر میں علامہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں۔

وھو مسوق لنفی نسب الادعیاء ممن یتبنوتہم وبیان شان زید بن حارثۃ لایبقی ان یقال انہ ابن محمد صلی اللہ علیہ وسلم لان نسبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی

marfat.com

جمیع المؤمنین کالاب الشفیق بل اذبد وازواجہ علیہ السلام امہاتہم والاقرباء فی النسب احق واولی من غیرھم۔

یہ آیت کریمہ اپنے سیاق میں مدعین نسب کی نفی کرتی ہے جو منتہی ہو کر مشارکت نسبی کرے اور یہ بیان حضرت زید بن حارثہ کے متعلق ہے کہ ہرگز ایسا نہ چاہیئے کہ مشرکین کی طرح کہا جائے کہ وہ ابن محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس لیے کہ نسب نبی صلے اللہ علیہ وسلم یوں تو تمام مومنین کی طرف مثل شفیق باپ کے ہے بلکہ اس سے بھی زائد اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن امہات المومنین ہیں اور جو قرب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نسب میں ہیں وہ احق بہ تعظیم اور اولیٰ بالمحبۃ ہیں غیروں کے مقابلہ میں۔

پھر علامہ آلوسی آخری فیصلہ فرماتے ہیں۔

ثم ان الاخبار الواردۃ من طریق اھل السنۃ الدالۃ علی ان ھذہ الایۃ نزلت فی علی کرم اللہ وجہہ وامر ولی المؤمنین بالمعنی الذی قرأناہ ونحن لا ننکرھا لک وملعون من ینکرھا۔

فرماتے ہیں کہ طریقہ اہل سنت سے جو احادیث وارد ہیں وہ اس امر پر دال ہیں کہ آیہ کریمہ یاایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یقیناً حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں نازل ہوئی ہے لیکن اس میں فضیلت علی کرم اللہ وجہہ سے زائد اور کوئی چیز نہیں اور وہ یقیناً ولی المومنین ہیں لیکن ولی کے معنی وہی ہیں جو ہم نے پہلے مقرر کیے۔ اور ہم ہرگز اس سے منکر نہیں بلکہ وہ ملعون ہے جو ولایت علی اور محبت وتعظیم علی سے انکار کرے کرم اللہ وجہہ الکریم (روح المعانی)

اب حسب موقعہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں اس لغت کا استعمال جن معنی میں ہوا ہے۔ وہ بھی یکجا جمع کر دیا جائے۔

قرآن کریم میں لفظ مولیٰ تقریباً چھ مقام پر استعمال ہوا ہے۔ وہ یہ ہیں۔

پارہ ۹۔ رکوع ۱۹۔ وان تولوا فاعلموا ان اللہ مولیکم نعم المولیٰ ونعم النصیر

پارہ ۱۰ رکوع ۹ و ۱۰۔ لبئس المولیٰ ولبئس العشیر۔ واعتصموا باللہ ھو مولیکم فنعم المولیٰ ونعم النصیر۔

پارہ ۲۵ رکوع ۱۵۔ یوم لا یغنی مولیٰ عن مولیٰ شیئا ولا ھم ینصرون

پارہ ۲۷ رکوع ۵۔ ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولیٰ لھم

marfat.com

ان تمام آیتوں میں مولیٰ بمعنی دوست اور مددگار کے آیا ہے۔

مَوْلٰہ - قرآن کریم میں ۲ جگہ آیا ہے۔

پارہ ۱۴۔ رکوع ۱۲۔ وھو کل علی مولٰہ (مولیٰ بمعنی آقا)

پارہ ۲۸ رکوع ۱۹۔ فان اللہ ھو مولٰہ وجبریل وصالح المومنین۔ مَوْلٰہ بمعنی مددگار

مولٰنا

پارہ ۳۔ رکوع ۸۔ انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکافرین (مولٰنا بمعنی مولیٰ ہے)

پارہ ۱۰ رکوع ۱۳۔ ھو مولٰنا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون (مولٰنا بمعنی مولیٰ)

مَوٰلھم ۲ جگہ آیا ہے

پارہ ۷، رکوع ۱۴۔ ثم ردوا الی اللہ مولٰھم الحق۔ اپنے مولیٰ اللہ کی طرف

پارہ ۱۱۔ رکوع ۸۔ ردوا الی اللہ مولٰھم الحق

مولّیھا صرف ایک جگہ آیا ہے۔

پارہ ۲۔ رکوع ۳۔ ولکل وجھۃ ھو مولّیھا۔ اور ہر ایک کے لیے توجہ کی ایک سمت ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے

مَوٰلکم پانچ مقام پر ہے

پارہ ۴۔ رکوع ۷۔ بل اللہ مولٰکم۔ بلکہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے

پارہ ۹ رکوع ۹۔ وان تولوا فاعلموا ان اللہ مولٰکم۔ نعم المولیٰ ونعم النصیر (بمعنی مولیٰ ہر دو جگہ۔

پارہ ۱۷ رکوع ۱۷۔ ھو مولٰکم فنعم المولیٰ ونعم النصیر۔ (بمعنی مولیٰ ہر دو جگہ)

پارہ ۲۷ رکوع ۱۸۔ ھی مولٰکم وبئس المصیر۔ وہ تمہاری رفیق ہے۔

پارہ ۲۸۔ رکوع ۱۹۔ واللہ مولٰکم وھو العلیم الحکیم۔ اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے

مَوَالِیکم صرف ایک جگہ آیا ہے

پارہ ۲۱ رکوع ۱۷ فاخوانکم فی الدین ومَوالیکم۔ تو تمہارے بھائی ہیں دین میں اور بشریت میں تمہارے چچازاد۔

مَوَالِی دو جگہ آیا ہے۔

marfat.com

پارہ ۵ - رکوع ۲ - وکل جعلنا موالی - اور ہم نے سب کے لیے مال کے مستحق بنائے۔
پارہ ۲۶ - رکوع ۴ ولیس لہ من دونہ ولیاء - اور نہیں اس کے لیے اللہ کے سوا مددگار
ولیکم تمام قرآن کریم میں ایک جگہ آیا ہے
پ ۶ - رکوع ۱۲ - انما ولیکم اللہ ورسولہ - تمہارے نہیں ہیں دوست مگر اللہ اور اس کا رسول۔
ولینا دو جگہ ہے
پ ۹ - رکوع ۹ - انت ولینا فاغفر لنا - تو ہمارا مولیٰ ہے تو ہمیں بخش دے۔
پ ۲۲ رکوع ۱۱ قالوا سبحانک انت ولینا من دونہم - وہ عرض کریں گے پاک ہے تجھ کو تو ہمارا دوست ہے نہ وہ
ولیّی دو جگہ آیا ہے
پ ۹ - رکوع ۱۴ - ان ولیّی اللہ الذی نزل الکتاب بیشک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اتاری۔
پ ۱۳ - رکوع ۵ انت ولیّ فی الدنیا والاخرۃ - تو میرا کام بنانے والا ہے دنیا اور آخرت میں۔
ولیّہم دو جگہ ہے
پ ۵ - رکوع ۲ - وھو ولیّہم - وہ ان کا مولیٰ ہے۔
پ ۱۴ رکوع ۱۴ - فزین لہم الشیطان اعمالہم فھو ولیہم الیوم - تو شیطان نے ان کے کرتوت ان کی آنکھوں میں بھلے کر دکھائے تو آج وہی ان کا رفیق ہے
ولیّہما صرف ایک جگہ ہے
پ ۴ - رکوع ۴ - والدہ ولیّہما - اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے۔
ولیہ تین جگہ ہے
پ ۳ - رکوع ۷ - فلیملل ولیہ بالعدل - تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے
پ ۱۵ - رکوع ۴ - ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا - اور جو ناحق قتل کیا جائے تو بیشک ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا ہے۔
پارہ ۱۹ - رکوع ۱۹ - لنقولن لولیہ - پھر اس کے وارث سے کہیں گے۔

marfat.com

ولیًّا بارہ جگہ آیا ہے۔

پ۔ رکوع ۴۔ وکفی بالله ولیا۔ اور اللہ کافی ہے والی

" " ۷۔ واجعل لنا من لدنک ولیا۔ اور دے اپنے پاس سے ہمارے لیے کوئی حمایتی

" " ۹۔ ولا تتخذن وا منهم ولیا ولا نصیرا۔ اور نہ بناؤ ان میں سے کسی کو دوست اور مددگار

" " ۱۵۔ ومن یتخذ الشیطان ولیا من دون الله۔ اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے۔

پ۔ رکوع ۴۔ ولا یجدون لهم من دون الله ولیا ولا نصیرا۔ اور اللہ کے سوا نہ اپنا کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار

پ۔ رکوع ۸۔ قل اغیر الله اتخذ ولیا۔ فرما دیجئے کیا اللہ کے سوا بناؤں کسی اور کو والی۔

پ۱۵۔ رکوع ۱۴۔ ولن تجد له ولیا مرشدا۔ اور ہرگز اس کا حمایتی نہ پائے گا۔

پ۱۶۔ رکوع ۴۔ فهب لی من لدنک ولیا یرثنی۔ تو مجھے اپنے پاس سے دے جو میرا والی ہو تاکہ وہ میرے ورثہ کا حقدار ہو۔

پ۱۷۔ رکوع ۶۔ فتکون للشیطان ولیا۔ تو ہو جائیگا تو شیطان کا رفیق

پ۱۸۔ رکوع ۱۰۔ ولا یجدون لهم من دون الله ولیا ولا نصیرا۔ اور نہ پائیں گے اپنے لیے اللہ کے سوا حامی نہ مددگار

پ۲۲۔ رکوع ۵۔ لا یجدون ولیا ولا نصیرا۔ نہ پائیں گے کوئی حمایتی نہ مددگار

پ۲۵۔ رکوع ۱۱۔ ثم لا یجدون ولیا ولا نصیرا۔ پھر نہ پائیں گے کوئی حمایتی نہ مددگار

ولیّ ۱۸ جگہ آیا ہے

پ۔ رکوع ۱۳۔ وما لکم من دون الله من ولی ولا نصیر۔ اور نہیں تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ مددگار

پ۔ رکوع ۱۴۔ مالک من الله من ولی ولا نصیر۔ نہیں تیرے لیے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ مددگار

پ۳۔ رکوع ۲۔ الله ولی الذین امنوا۔ اللہ والی ہے ان کا جو ایمان لائے۔

marfat.com

پ۲ - رکوع ۸ - وارحمنا انت مولٰنا - اور ہم پر رحم کر تو ہمارا مولیٰ ہے۔

پ۲ رکوع ۱۲ - لیس لہم من دونہ ولی ولا شفیع - نہیں ان کے لیے اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ سفارشی۔

پارہ ۷ رکوع ۱۴ - لیس لہا من دون اللہ ولی ولا شفیع - نہیں اس کا اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ سفارشی۔

پ۱۰ رکوع ۱۶ - وما لہم فی الارض من ولی ولا نصیر - اور نہیں ان کے لیے زمین میں کوئی حمایتی اور نہ مددگار

پارہ ۱۱ - رکوع ۳ - وما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر - اور نہیں تمہارا اللہ کے سوا کوئی والی اور نہ مددگار

پ۱۳ - رکوع ۱۱ - مالک من اللہ من ولی ولا واق - نہیں تیرا اللہ کے آگے کوئی حمایتی اور نہ بچانے والا۔

پ۱۵ - رکوع ۱۲ - ولم یکن لہ ولی من الذل - اور ہرگز نہ ہوگا اس کا کوئی حمایتی اس کی ذلت کی وجہ سے

پ۱۵ - رکوع ۱۶ - مالہم من دونہ من ولی - نہیں اسکا اللہ کے سوا کوئی والی

پ۲۰ - رکوع ۱۴ - وما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر - اور نہیں تمہارے لیے اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست کام بنانے والا اور نہ مددگار

پ۲۴ - رکوع ۱۹ - کانہ ولی حمیم - گویا کہ گہرا دوست ہے۔

پ۲۵ - رکوع ۲ - فاللہ ھو الولی - تو اللہ ہی والی ہے۔

پ۲۵ - رکوع ۴ - وھو الولی الحمید اور وہی کام بنانے والا تعریف کیا گیا ہے۔

" رکوع ۵ - وما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر - اور نہیں تمہارا اللہ کے سوا کوئی دوست نہ مددگار

" رکوع ۶ - فمالہ من ولی من بعدہ - تو نہیں اس کا کوئی رفیق اللہ کے بعد

" رکوع ۱۵ - واللہ ولی المتقین - اور اللہ ڈر والوں کا دوست ہے۔

اولیاء ۴۳ جگہ آیا ہے

پ۳ - رکوع ۲ - والذین کفروا اولیٰئہم الطاغوت - اور وہ لوگ جو کافر ہیں ان کے حمایتی

marfat.com

شیطان ہیں۔

پ ۳ رکوع ۱۱ - لایتخذ المومنون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں مسلمانوں کے سوا۔

پ ۴ رکوع ۹ - انما ذلکم الشیطان یخوف اولیائہ۔ وہ تو شیطان ہی ہے کہ اپنے دوستوں کو خائف کرتا ہے۔

پ ۷ - رکوع ۷ - فقاتلوا اولیاء الشیطان۔ تو لڑو شیطان کے دوستوں سے۔

" رکوع ۹ - فلا تتخذوا منہم اولیاء۔ تو ان میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ

" رکوع ۱۶ - الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون المومنین۔ وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست بناتے ہیں۔

پ ۹ - رکوع ۱۲ - یا ایہا الذین اٰمنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض۔ اے ایمان والو یہود و نصاری کو اپنا دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

پ ۶ - رکوع ۱۳ - والکفار اولیاء۔ اور کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ

" رکوع ۱۵ - وما اتخذوہم اولیاء۔ اور اس پر جو ان کی طرف اترا کافروں سے دوستی نہ کرتے

پ ۸ - رکوع ۲ - وقال اولیٰؤہم من الانس۔ اور انکے دوست آدمی عرض کریں گے

" رکوع ۸ - ولا تتبعوا من دونہ اولیاء۔ اور نہ پیروی کرو۔ اللہ کے سوا۔ اولیاء بمعنی پیرو۔

پ ۹ - رکوع ۱۰ - انہم اتخذوا الشیطین اولیاء من دون اللہ۔ انہوں نے بنایا شیطانوں کو والی اللہ کے سوا

پ ۱۰ - رکوع ۱۸ - وما کانوا اولیاءہ ان اولیاؤہ الا المتقون۔ اور وہ اس کے اہل نہیں ہیں کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں۔

پ ۱۳ - رکوع ۶ - والذین کفروا بعضہم اولیاء بعض۔ اور کافر ایک دوسرے کے وارث ہیں۔

پ ۱۳ - رکوع ۶ - اولئک بعضہم اولیاء بعض۔ وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں۔

marfat.com

پارہ ۱۰ رکوع ۹ - یاایہا الذین آمنوا لاتتخذوا آباءکم واخوانکم اولیاء۔ اے ایمان والو اپنے باپ اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ۔

" رکوع ۱۵ - بعضہم اولیاء بعض۔ بعض انکے رفیق ہیں بعض کے

" ۱۱ - رکوع ۱۲ - الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ خوف ہے نہ کچھ غم

پ ۲۵ - رکوع ۲ - وماکان لہم من دون اللہ من اولیاء۔ اور نہیں ہے ان کا کوئی اللہ کے سوا حمایتی۔

پ ۱۲ - رکوع ۱۰ - ومالکم من دون اللہ من اولیاء۔ اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں۔

پ ۱۳ - رکوع ۸ - قل افاتخذتم من دونہ اولیاء۔ فرماؤ کیا اللہ کے سوا تم نے وہ حمایتی بنا لیے ہیں۔

پ ۱۵ - رکوع ۱۱ - فلن تجدلہم اولیاء من دونہ۔ تو ہرگز نہ پاؤ گے اسکے سوا کوئی حمایتی۔

پ ۱۵ - رکوع ۱۹ - افتتخذونہ وذریتہ اولیاء من دونی۔ تو کیا بناتے ہو اسے اور اس کی اولاد کو دوست میرے سوا

پ ۱۶ - رکوع ۳ - افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء۔ تو کیا کافر سمجھتے ہیں کہ میرے بندوں کو میرے سوا حمایتی بنائیں گے۔

پ ۱۸ - رکوع ۱۰ - ان تتخذون من دونک من اولیاء۔ بنائیں گے تیرے سوا اور کو مولیٰ

پ ۱۸ - رکوع ۱۶ - اتخذوا من دون اللہ اولیاء۔ اللہ کے سوا اور مالک بنا لیے۔

پ ۲۵ - رکوع ۱۵ - والذین اتخذوا من دونہ اولیاء۔ وہ جنہوں نے بنا لیے والی اللہ کے سوا

پ ۲۵ - رکوع ۱۸ - نحن اولیاء کم۔ ہم تمہارے دوست ہیں۔

پ ۲۴ - رکوع ۲ - ام اتخذوا من دونہ اولیاء۔ کیا اللہ کے سوا اور والی ٹھہراتے ہیں

" رکوع ۲ - وماکان لہم من اولیاء۔ اور ان کے کوئی دوست نہ ہوئے

" رکوع ۱۷ - ولم یتخذوا من دون اللہ اولیاء۔ اور نہ وہ جو اللہ کے سوا حمایتی ٹھہرا رکھے تھے۔

" رکوع ۱۸ - وان الظلمین بعضہم اولیاء بعض۔ اور بیشک ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

marfat.com

پ۲۶ رکوع ۴ - ولیس لہم من دونہ اولیاء۔ اور اللہ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں۔

پ۲۸ رکوع ۴ - یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء۔ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ

پ۲۸ رکوع ۱۱ - انکم اولیاء للہ۔ تم اللہ کے دوست ہو

اولیائکم ایک جگہ آیا ہے۔

پ۲۱ رکوع ۱۷ الا ان تفعلوا الی اولیئکم معروفا۔ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر کوئی کسی قسم کا احسان کرو۔

اولیائہم ایک جگہ آیا ہے۔

پ۸ رکوع ۱۔ وان الشیاطین لیوحون الی اولیئہم۔ شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں۔

قرآن کریم میں مولی۔ مولٰہم۔ مولانا۔ مولاکم۔ موالیکم۔ موالی۔ ولیکم۔ ولینا ولیی۔ ولیہ۔ ولیہما۔ ولیہ۔ ولیا۔ ولی۔ اولیاء۔ اولیائکم۔ اولیائہم کل ۱۲ مقام پر ہے اور اس کے تمام معنی مندرجہ ذیل ہیں۔

دوست۔ مددگار۔ منہ کرنا۔ مولی مستحق وارث۔ والی۔ کام بنانے والا۔ رفیق۔ سنبھالنے والا۔ وارث وارث حمایتی۔ حامی۔ بچانے والا۔ کام بنانے والا۔ اولیا محبوب۔ ملک۔

ان معنی میں خلافت کے معنی کہیں نہیں آئے۔

قطع نظر اس کے دیکھنا یہ ہے کہ الیکشن بعد وفات سید اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہو چکا۔ اب اس قصہ کے دہرانے اور وہی پرانا راگ الاپنے رہنے سے کوئی فائدہ نہیں جسے جس وقت جس طرح مسند نشین مصطفےٰ بنا تھا بن گیا۔

پھر مسند نشین ہونے میں کسی کو بھی اختلاف نہیں۔

جہاں صدیق و فاروق و ذوالنورین کو مسند نشین مانا جاتا ہے وہاں حضرت امیر سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا مسند نشین مصطفےٰ ہونے میں کسی کو شک و شبہ نہیں۔

بحث تو صرف اور صرف اس میں ہے

کہ خلیفۃ اللہ بلا فصل کون ہوا۔ مسند مصطفےٰ پر پہلے کون متمکن ہوا۔

یہ حضرات شیعہ کا مسلمہ اعتقاد ہے کہ خلافت علی منہاج النبوت بغیر مشیت الٰہی کسی کو نہیں

marfat.com

طبق، بنابریں یہ کہنا تو کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالےٰ جسے خلیفہ بنانا چاہتا تھا وہ تو نہ بن سکے اور دوسرے اس مسند پر آ بیٹھے۔ اگر ایسا ہی ہوا ہے تو لازم آتا ہے کہ ارادۃ اللہ پر ارادہ عبد غالب ہے اور یہ باطل ہے۔

بہرحال

انصاف کی نظر سے دیکھنے والے کو صاف نظر آتا ہے کہ اولیت و ثانویت موجب اعزاز نہیں بلکہ خلافت سنت الٰہی کے مطابق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے چوتھے درجہ میں اس لیے ہوئی کہ آپ مقام ولایت کے علی منہاج النبوت خاتم تھے۔

تو بلا تشبیہ جیسے جناب ختمی مآب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے بعد تشریف لائے اور خاتم الانبیاء قرار پائے اسی طرح حضرت مولائے کائنات اسد اللہ علی کرم اللہ وجہہ خاتم ولایت ہونے کی بنا پر خلافت کے آخر پر خلیفہ ہوئے۔

اب رہی فضیلت صدیق اکبر سو وہ خلیفہ اول ہونے کی بنا پر نہیں۔

بلکہ اعلان سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ میں کہ ارشاد ہوا۔ افضل البشر بعد الانبیاء ابوبکر الصدیق۔

اور جہاں یہ فضیلت صدیق اکبر کو حاصل ہوئی وہاں

من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ شیر خدا اسد اللہ کرم اللہ وجہہ کی فضیلت میں ارشاد ہوا جس کے معنی ہی بتا رہے ہیں کہ جس کے دل میں محبت سرور عالم ہے اس کا دل محبت علی کرم اللہ وجہہ سے لازمی طور معمور ہوگا۔ اور محبوبان حق وہی ہیں جو حضرت علی اخی خدا کی محبت کو جزو ایمان جانیں اور جن کے دل میں عداوت ہو وہ عاد من عاداہ کا مستحق ہے اور جس کے دل میں محبت ہو وہ دال من دالاہ کا حقدار ہے۔

یہ ہے خلاصہ تحقیق انیق اس پر بھی اگر کوئی موشگافی کی جرأت کرے وہ مفرط ہے اور مفرط سے مکالمہ افراط و تفریط کے مریضوں کا کام ہے واللہ الہادی۔

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۖ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

marfat.com

فرما دیجئے اے اہل کتاب تمہیں ہو تم کسی شے پر جبتک نہ قائم کرو توریت اور انجیل اور جو کچھ نازل ہوا تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے ۔ اور بے شک اسے محبوب زیادتی ہوگی بہتوں کی ان میں جو تمہاری طرف اترا اس سے شرارت اور کفر کی ۔ تو تم مایوس نہ ہو کافروں کے معاملہ پر۔

شان نزول :۔ رافع بن حارثہ۔ سلام بن مشکم ۔ مالک بن صیف۔ رافع بن حرملہ یہودی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے ۔ آپ کا یہ دعوی ہے کہ آپ ملت ابراہیمی پر ہیں اور آپ ہمارے نبیوں اور کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں ۔ پھر آپ ہماری مخالفت کیوں کرتے ہیں حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے مگر تم لوگ اپنے دین اور کتب سے منکر ہو گئے ہو تم نے اپنے لیے نیا دین گھڑ لیا ہے جن احکام کو ظاہر کرنے کا تم کو حکم تھا تم نے چھپا دیے ۔ ہم تمہارے دین سے بیزار ہیں وہ بولے کہ ہم آپ کے دین سے بیزار ہیں اور ہم حق پر ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ۔ خازن

اس آیت کریمہ میں یہود و نصاری کو توبیخ ہے کہ تم لوگ کسی مذہب پر نہیں جبتک ان احکام کی پیروی نہ کرو جو توریت و انجیل میں ہے اور وہ صفات و نعت جناب مصطفی علیہ التحیۃ والثناء ہے ۔ حضور کی اتباع کا حکم ہے جبتک اس کے مطابق نہ چلیں اور قرآن کریم کو نہ مانیں ان کا مذہب کچھ نہیں مگر ان کی شر انگیزی اور کفر بڑھتی اور زیادہ ہوتی جائے گی جتنا قرآن نازل ہوگا ان کا مکابرہ اور عناد ہی ترقی کریگی تو آپ ان کی اس مخالفت سے غمگین ہو کر مایوس نہ ہوں ۔ مدارک

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

بے شک وہ جو اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور وہ جو یہودی ہیں اور ستارہ پرست اور نصرانی جو بھی ان میں سے ایمان لائے اللہ پر اور قیامت پر اور نیک عمل کریں تو ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کوئی اندیشہ۔

اس میں کلام مسانفت کے ساتھ ترغیب ایمان اور عمل صالح کی فرما کر ان کی اندرونی حالت کا اظہار کیا ہے ۔ چنانچہ قتادہ سے مروی ہے کہ انہم الذین امنوا بالسنتہم وھم المنافقون یہ ان لوگوں کا ذکر ہے جو زبان سے ایمان لائے اور درحقیقت منافق تھے ۔

واختار القاضی ان المراد بہم ناس یدینون بدین محمد صلی اللہ علیہ وسلم مخلصین کانوا او منافقین ۔ قاضی اس طرف گئے ہیں کہ اس سے مراد متدین بدین مصطفی ہیں خواہ وہ مخلص ہوں

marfat.com

مخلص الایمان ہوں یا منافق اور ہادوا سے وہ لوگ مراد ہیں جو یہودیوں میں داخل ہیں اور الصابئون کے متعلق حسن حلبی کہتے ہیں۔ قوم خرجوا عن دین الیہود والنصاری وعبدوا الملائکۃ یہ وہ قوم ہے جو یہود و نصاریٰ سے نکل کر ملائکہ پرستی میں پڑ گئی اور ستارہ پرست بھی۔ بعض نے کہا

حسن المحاضرۃ فی اخبار المصر والقاہرۃ میں حضرت جلال السیوطی رحمۃ اللہ علیہ ذکر ائمۃ النار۔ میں فرماتے ہیں۔

ان آدم علیہ السلام اوصی لابنہ شیث وکان فیہ وفی بنیہ النبوۃ والدین وانزل علیہم تسعا وعشرین صحیفۃ وانہ جاء الی ارض مصر۔

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے شیث کو جنہیں نبوت اور دین عطا ہوا تھا وصیت کی اور حضرت شیث علیہ السلام پر ۲۹ صحیفے نازل ہوئے اور وہ ارض مصر میں تشریف لائے اور آپ کو ایلون بلایا گیا چنانچہ آپ اپنے بھائی کی اولاد کے ساتھ ایلون تشریف لے گئے۔

حضرت شیث علیہ السلام تو پہاڑ کے اوپر سکونت پذیر ہوئے اور اولاد قابیل نیچے کے میدان میں بسے۔

پھر شیث علیہ السلام کے خلیفہ ان کے بیٹے انوش ہوئے اور ان کے خلیفہ ان کے بیٹے قینان بنے اور قینان کے جانشین ان کے بیٹے مہلائیل کو حاصل ہوئی اور ان کی جگہ ان کے بیٹے یرد خلیفہ ہوئے اور مہلائیل نے وصیت شیث دے کر تمام علوم میں ماہر کر دیا واخبرہ بما یحدث فی العالم اور دنیا میں جو آدم علیہ السلام کے بعد ہونے والے تھے سب کی خبر دی اور فن نجوم میں بھی ماہر کر دیا۔

اور وہ کتاب جو آدم علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی وہ اپنے بیٹے اخنوخ کو دی پھر چالیس سال کے بعد اخنوخ جنہیں ادریس علیہ السلام (غالباً کہا جاتا ہے) منصب نبوت پر فائز ہوئے اور آپ ہی کو ہرمس کہا جاتا ہے۔

اس زمانہ میں یہاں کا بادشاہ محویل بن اخنوخ بن قابیل تھا۔ اسے حضرت ادریس علیہ السلام سے کدورت تھی اس نے کچھ برائی کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کے شر سے محفوظ کیا اور آپ پر تیس صحیفے نازل کیے تو جب آپ کی تبلیغ عام ہوئی تو جو اس کے پیرو ہوئے وہ ملت صابیہ کہلاتی ہے۔ اس ملت میں توحید الٰہی اور طہارت اور روزہ وغیرہ احکام تھے۔

ایک قول ہے کہ صابئی منسوب ہے صابی بن متوشلخ بن ادریس کی طرف۔ یہ حقیقت اول۔

marfat.com

ایک قول یہ ہے کہ صابی بن ہادی زمانہ خلیل علیہ السلام میں تھا۔
ایک قول یہ ہے کہ صابی عرب کے نزدیک اسے کہتے ہیں جو اپنی قوم کے دین سے خارج ہو گیا ہو تو آیت کریمہ سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ باوجود اس کے کہ اس کی ضلالت اور زیغ عن الادیان اظہر من الشمس ہے تو جب اس کی توبہ قبول ہے بشرطیکہ وہ اپنی اصلاح کر لے تو پھر اس سے غیر بطریق اولیٰ قبولیت کا حقدار ہے (روح المعانی)
والنصاریٰ جمع نصرانی کی ہے۔
سب کو یقیناً کی جگہ من امن باللہ والیوم الاخر وعمل صالحاً تک ہے کہ اس کی خبر دی۔
فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ تو انہیں نہ کوئی خوف ہے نہ غم (روح المعانی)
آگے ارشاد ہے

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝ وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝

بے شک لیا ہم نے بنی اسرائیل سے عہد ان کی طرف بھیجے ہم نے رسول جب کبھی آیا ان کے پاس کوئی رسول وہ بات لے کر جو ان کی خواہش نفس کے خلاف تھی ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو قتل کرتے ہیں اور گمان رکھتے ہیں کہ انہیں کوئی سزا نہ ہوگی تو اندھے اور بہرے ہو گئے پھر توبہ قبول کی ان کی پھر اندھے بہرے ہو گئے ان میں کے بہت اور اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے۔

لقد اخذنا میثاق بنی اسرائیل میں بنی اسرائیل سے وہ عہد لینا مراد ہے جو ان میں کثرت سے ہوئے انبیائے کرام نے حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے متعلق لیا اساس امر کی اتباع پر جو ان کے لیے جائز اور ناجائز پر نازل ہوا اور توحید کے اعتراف پر اور تمام شرائع اور احکام مکتوبہ فی التوراۃ پر لیا۔
اسرائیل یعقوب علیہ السلام کا نام ہے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ میثاق تین عہد لیے گئے ایک عہد رب تعالیٰ کی ربوبیت کا ہے۔ دوسرا عہد انبیائے کرام سے حضور علیہ السلام پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے کا ہے۔ تیسرا عہد اہل کتاب سے کتب الٰہیہ کی تبلیغ کرنے کا ہے۔
پھر ارسلنا الیہم رسلاً ان کی طرف بہت سے انبیاء کرام مبعوث کیے جن کو وہ جانتے ہوئے اور ان کے ساتھ موعظت تذکیر اور ان کے دین پر اتباع کا معاہدہ کیا۔

marfat.com

رسل سے مراد انبیاء کرام ہیں جو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان تقریباً دو ہزار سال کا فاصلہ ہے اس دوران میں ایک ہزار پیغمبر تشریف لائے جو سب بنی اسرائیل سے تھے جن میں سے بعض کا نام قرآن کریم میں موجود ہے جیسے حضرت داؤد و سلیمان و زکریا وغیرہ علیہم السلام بعض کے نام حدیث پاک میں آگئے جیسے شعیا ۔ ارمیا ۔ یوشع علیہم السلام ۔

کلما جاءھم رسول بما لا تھوی انفسھم ۔ تو جو رسول تشریف لاتا ان احکام کے ساتھ جس سے ان کا نفس اور خواہش مخالف تھے اور احکام شرعیہ کا اتباع انہیں مشقت کی وجہ سے شاق گذرا اور ان کی ہوائے نفسانی نے اسے برداشت نہ کیا کلما جاءھم رسول من اولئک الرسل بما لا تھوی انفسھم المتمکنۃ فی النفوس من الاحکام المخالفۃ والمشاق التی عصوہ وہ اور جب بھی ان رسولوں میں سے کوئی رسول ایسی چیز لے کر آیا احکام حقیقت و شرائع میں سے جس کو ان کے فساد اور گمراہی میں غرق شدہ نہ چاہتے تھے تو انہوں نے اس کی مخالفت بھی کی اور اس سے دشمنی بھی کی ۔

یہ آیت کریمہ کا مفہوم ہے تو ان میں دو فریق ہو گئے ۔

فریقا کذبوا ۔ ایک فریق ان احکام کو ہی جھٹلاتا رہا و فریقا یقتلون اور دوسرا فریق انبیاء کے قتل میں پڑ گیا ۔

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۔

اور اپنے گمان میں یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ان پر اس فعل قبیح کی وجہ میں کسی قسم کا عذاب نہ ہوگا فعموا اندھے ہو گئے دین سے اور اس ہدایت سے جو انبیاء نے انہیں کی ۔ وصموا اور بہرے ہو گئے استماع حق سے اس میں اشارہ ہے اس پیہم گمراہی کی طرف جو بنی اسرائیل میں ہوئی اور احکام توریت کی مخالفت کی اور عناد پر آمادہ ہو گئے اور حضرت شعیا علیہ السلام کو شہید کر ڈالا ۔ اور

ایک قول ہے کہ حضرت ارمیا علیہ السلام کو محبوس کیا ۔

ثم تاب اللہ علیہم پھر توبہ کی تو اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور بابل یعنی جو ایک مدت مدید تک جو بخت نصر بابلی کے قہر میں گھرے ہوئے تھے ۔ اس سے نجات دی اور ایک زبردست بادشاہ ملوک فارس سے بیت المقدس کی طرف بھیجا ۔ جس نے تمام عمارتیں جمع کیں اور بنی اسرائیل اپنی سابقہ آزادی میں آ گئے ۔

ایک قول یہ ہے کہ یہن بن اسفندیار کے دل میں ان پر رحم ڈالا اور اس نے بخت نصر بابلی کے مظالم سے نجات دلا کر حضرت دانیال علیہ السلام کو ان پر بھیجا اور ان کی کھوئی ہوئی عظمت واپس آئی ۔

marfat.com

جس کا تذکرہ دوسرے مقام پر بھی ہے لَقَدْ رَدَدْنَاكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ جب آزادی کی نعمت سے بہرہ ور ہو گئے تو پہلی غلامی اور ذلت بھول گئے اور ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا پھر اندھے بہرے ہو گئے یہ دوبارہ کی سرکشی کی طرف اشارہ ہے جس ضلالت و گمراہی میں حضرت زکریا حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا۔

كَثِيرٌ مِّنْهُمْ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ اور اس خیال والے ان میں اکثر تھے اور اللہ انکے کام دیکھ رہا ہے (روح المعانی)

اب قبائح نصاریٰ کی تفصیل اور ان کے اقوال کا ابطال شروع ہوا۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ

بے شک کافر ہوئے وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ وہی مسیح ابن مریم ہے۔

نصاریٰ کے بہت فرقے ہیں ان میں سے یعقوبیہ اور ملکانیہ دو فرقے وہ ہیں جن کا یہ عقیدہ ہے کہ مریم سے اللہ جنما اور یہ بھی ان کا خیال ہے کہ معاذ اللہ۔ اللہ نے ذات عیسیٰ میں حلول کیا اور وہ ان کے ساتھ متحد ہو گیا تو عیسیٰ اللہ ہو گئے (خازن)، تو اس خیال فاسدہ کا اس طرح رد کیا۔

وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ۔

اور مسیح نے فرمایا تھا اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا رب اور تمہارا رب ہے بیشک جو شرک کرے اللہ کے ساتھ تو یقیناً اللہ نے حرام کر دی ہے اس پر جنت اور اس کا ٹھکانہ آگ ہے اور ظالموں (یعنی مشرکوں) کا کوئی مددگار نہیں۔

حضرت مسیح یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں فرمایا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کی صفات ارفع و اعلیٰ ہے کہ میرا اور تمہارا سب کا وہی رب ہے میں اس کا بندہ ہوں نہ کہ اللہ جیسا کہ تم نے تو ہمات کی بنا پر کہتے ہو حلول کا عقیدہ بھی باطل ہے اور مجھے خدا کہنے کا دعوے بھی غلط ہے اور اگر تم اپنے توہمات میں ہی پڑے رہے تو یاد رکھو کہ یہ شرک ہے اور جو اللہ کا شریک مانے وہ مشرک ہے اور اس پر اللہ نے جنت حرام فرمائی ہے۔ اس کا ٹھکانہ ابدالآباد کے لیے جہنم ہے اور اس کا کوئی ناصر اور مددگار نہیں ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى

marfat.com

اللّٰہِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَہٗ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

بیشک وہ کافر ہوئے جو کہتے ہیں کہ اللہ تین خداؤں میں کا تیسرا ہے اور خدا تو کوئی نہیں مگر ایک واحد قہار اور اگر نہ باز آئے اپنے کہنے سے تو انہیں پہنچے گا جو کافر ہوئے دردناک عذاب تو کیوں نہیں رجوع کرتے اللہ کی طرف اور بخشش نہیں مانگتے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یہ دوسرے دو فرقوں کا خیال ہے ایک مرقومیہ اور دوسرا نسطوریہ ان کا یہ کہنا کان اللہ ثالث ثلثۃ اس سے ان کا یہ مطلب تھا کہ معاذ اللہ اللہ اور مریم اور عیسیٰ تینوں آلہہ ہیں اور منصب الوہیت ان تینوں میں مشترک ہے۔

متکلمین فرماتے ہیں کہ نصاریٰ کے عقیدہ میں باپ بیٹا روح القدس یہ تینوں مل کر ایک الٰہ ہیں۔ اس کا رد کیا گیا اور فرمایا وما من الٰہ الا الٰہ واحد۔ اور کوئی خدا نہیں مگر ایک خدا نہ اس کا کوئی ثانی نہ ثالث بلکہ وہ ذات وحدانیت کے ساتھ موصوف ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ نہ ولید ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ہے۔ اس کا شریک نہیں۔

لَا وَلَدٌ وَّلَا بِنْتٌ وَّلَا حَدَثٌ بِرَبِّیْ　　اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ وَلَمْ یَزَلْ وَزَالَا

پھر تو بجا ارشاد ہوا وان لم ینتہوا عما یقولون لیمسن الذین کفروا منہم عذاب الیم اگر وہ اپنے اس عقیدہ سے باز نہ آئے تو انہیں دردناک عذاب پہنچے گا یعنی اگر تثلیث کے عقیدہ کو نہ چھوڑا اور توحید اختیار نہ کی تو وہ مرنے کے بعد عذاب الیم میں مبتلا ہوں گے۔

پھر تشفیقاً ارشاد ہوا کہ انہیں چاہئے کہ توبہ کریں اور اللہ سے بخشش طلب کریں اللہ بخشنے والا مہربان ہے پھر اس امر کی مزید تصریح فرمائی کہ مسیح اور ان کی والدہ حقیقتاً کیا ہیں چنانچہ ارشاد ہوا۔

مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ وَاُمُّہٗ صِدِّیْقَۃٌ کَانَا یَاْکُلٰنِ الطَّعَامَ اُنْظُرْ کَیْفَ نُبَیِّنُ لَہُمُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ۔

مسیح ابن مریم نہیں مگر ایک رسول اس سے پہلے بہت رسول ہو گذرے اور اس کی والدہ صدیقہ ہیں دونوں کھانا کھاتے تھے۔ دیکھئے ہم کیسی صاف نشانیاں انکے لیے بیان کرتے ہیں پھر دیکھئے وہ کیسے اوندھے جاتے ہیں۔

یعنی جب مسیح ان رسولوں جیسے ایک رسول ہیں جو ان سے پہلے بھی بہت رسول گذر چکے ہیں تو انہیں الٰہ ماننا غلط ہے اور ایسا عقیدہ کسی غیر خدا کے ساتھ رکھنا کفر ہے۔

البتہ وہ بھی مثل اور نبیوں کے معجزات لائے جو ان کی صدق نبوت کی دلیل تھے تو حضرت مسیح علیہ السلام بھی رسول ہی ہیں۔ ان کے معجزات بھی دلیل نبوت ہیں انہیں رسول ہی ماننا چاہئے جیسے اور انبیاء

marfat.com

علیہم السلام کو معجزات کی بنا پر خدا نہیں مانا جاتا۔ انہیں خدا یا خدا کا بیٹا نہ مانو۔

اور وہ اللہ کے صدیق ہیں جو اپنے رب کے کلمات اور اس کی کتابوں کی مصدق ہیں۔

پھر فرمایا کانا یاکلن الطعام دونوں کھانا کھاتے تھے۔ غذا کے محتاج تھے۔ نشوونما اور نقوم جسمانی میں غذا کی انہیں بھی احتیاج تھی اور ظاہر ہے کہ محتاج غذا الٰہ نہیں ہو سکتا۔

جو جسم رکھے اور غذا کھائے اور وہ غذا جسم میں تحلیل ہو اور اسی غذا سے تقوم بدن ہو وہ کیسے الٰہ ہو سکتا ہے چنانچہ فرمایا گیا ثم انظر انی یؤفکون پھر دیکھئے کیسی اندھی بات کرتے ہیں کہ گئے الٹے شرک کی ایک اور دلیل دی جاتی ہے کہ الٰہ مستحق عبادت وہی ہو سکتا ہے جو نفع و ضرر پر ذاتی قدرت اور اختیار رکھے اور جو ایسا نہیں وہ مستحق نہیں ہو سکتا اور یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نفع و ضرر کے بالذات مالک نہ تھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس امر کے مالک بنائے گئے اس پر مختار ہوئے تو ان کی نسبت الوہیت کا اعتقاد باطل اور محض باطل ہے ابراء اکہ اور ابرص اور اخبار بما تاکلون وما تدخرون اور احیاء موتیٰ کی قوتیں سب بعطاء الٰہی تھیں اور یقیناً تھیں ان سے افراط عقیدہ میں پڑ کر انہیں ابن اللہ یا اللہ کہنا الٹی واعتم ہونا ہے چنانچہ ارشاد ہے تفسیر ابوالسعود

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

کہہ کیا اللہ کے سوا ایسے کو معبود بناتے ہو جو تمہارے نفع و ضرر کا مالک نہیں اور اللہ ہی وہ ہے جو سنتا جانتا ہے۔

آخر میں غلو فی الدین اور [redacted] ممانعت فرمائی گئی اور ارشاد ہوا۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝

فرما دیجئے اے کتابیو ناحق زیادتی اپنے دین میں نہ کرو اور نہ پیروی کرو ایسے لوگوں کی خواہشوں کی جو [redacted] گمراہ ہو چکے ہیں اور بہت لوگوں کو گمراہ کر گئے اور خود بھی راہ سے بہک گئے۔

یہود کی زیادتی تو یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت محض حسد و عناد کی بنا پر نہیں مانتے اور عیسائیوں کی زیادتی یہ کہ وہ حضرت مسیح کو ابن اللہ یا تثلیث اقدامات کر انہیں معبود ٹھہراتے ہیں اور گمراہوں کی خواہشات کا اتباع یہ کہ اپنے بے دین باپ دادا وغیرہ کے طریقہ کو بدست سمجھتے ہیں۔ انہیں تشفیقاً حکم فرمایا لا تغلوا فی دینکم غیر الحق ولا تتبعوا اھواء قوم۔

غلو۔ حد سے بڑھ جانا یہود نے حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہنا یہ افراط کا غلو ہوا۔ دینکم سے

marfat.com

مراد یہودیت و نصرانیت ہے۔ اَہْوَاء۔ اس خواہش نفسانی کو کہتے ہیں جو حق کے مخالف ہو۔ خواہش جہنم میں لے جانے والی ہے۔

باعتبار ترجمہ گیارہواں رکوع سورۃ مائدہ پ۶

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝

لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں اور زبان داؤد اور عیسیٰ بن مریم کے یہ سبب اس کے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور تھے وہ حد سے تجاوز کرنے والے۔

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

اور وہ تھے کہ نہ روکتے بری بات سے آپس میں اور کرتے تھے بری بات ضرور تھے وہ برے کام کرنے والے۔

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝

دیکھو گے تم بہت سے ان میں دوستی کرتے ہیں کافروں سے کتنی بری چیز اپنے لیے آگے بھیجی ہے کہ اللہ ان پر غضب کرے اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

اور اگر ہوتے وہ ایمان لانے والے اللہ اور اس نبی پر اور جو اتارا ان کی طرف تو کافروں سے دوستی نہ کرتے مگر بہت سے ان میں سے فاسق ہیں۔

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

ضرور پاؤ گے تم مسلمانوں کا شدید ترین دشمن یہود کو اور مشرکوں کو اور ضرور پاؤ گے تم قریب ترین محبت میں ایمان والوں سے جو کہتے ہیں ہم نصاریٰ ہیں یہ اس لیے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

marfat.com

حل لغات گیارہواں رکوع سورہ مائدہ پ۶

لعن - لعنت کیے گئے
اسرائیل سے
و - اور
ذالک - یہ
کانوا - تھے
یعتدون - حد سے بڑھتے
ما - جو
کثیرا - بہتوں کو
کفروا - کافر ہیں
لبئس - بہت برا ہے
ان سخط - ناراض ہوا
و - اور
خلدون - ہمیشہ رہنے والے ہیں
یومنون - ایمان لاتے
و - اور
ما - اس پر
انزل - اتارا گیا
الیہ - اسکی طرف
و - اور
ما - نہ
اتخذوہم - یاری
کثیرا - بہت سے
منہم - ان میں سے
فاسقون - فاسق ہیں
و - اور
لتجدن - ضرور پائے گا تو
امنوا - جو مومن ہیں
نصاری - نصاریٰ ہیں

من بنی اسرائیل - بنی
داؤد - داؤد
و - اور
عیسی - عیسیٰ
بما - بسبب اسکے کہ
عصوا - نافرمانی کی انہوں نے
و - اور
کانوا - تھے
فعلوہ - جو کرتے تھے
یفعلون - کرتے تھے
ما - جو
ان - یہ کہ
و - اور
علیہم - ان پر
ھم - وہ
کانوا - وہ
النبی - نبی پر
الیہ - اسکی طرف
اولیاء - دوست
منہم - ان میں سے
الناس - لوگوں کے
الیھود - یہود کو
و - اور
للذین - ان لوگوں کے لیے
انا - بیشک ہم
عداوۃ - عداوت میں
و - اور
لتجدن - ضرور پائے گا تو
امنوا - جو مومن ہیں
نصاری - نصاریٰ ہیں

من بنی اسرائیل - بنی
داؤد - داؤد
و - اور
لا - نہ
لبئس - بہت برا ہے
لو - اگر
کانوا - وہ
ینتھون - منع کرتے ہیں
عن منکر - بری باتوں سے
لبئس - بہت برا ہے
ما - جو
کانوا - وہ
یفعلون - کرتے تھے
یتولون - دوستی کرتے ہیں
ما - جو
ان - یہ کہ
و - اور
ھم - وہ
کانوا - وہ
الذین - ان سے جو
قدمت - کے گئے بھیجا
سخط - ناراض ہوا
فی - میں
خلدون - ہمیشہ رہنے والے ہیں
و - اور
یومنون - ایمان لاتے
باللہ - اللہ
و - اور
ما - اس پیغمبر
اتخذوہم - یاری
و - اور
لکن - لیکن
کثیر - بہت سے
منہم - ان میں سے
فاسقون - فاسق ہیں
و - اور
لتجدن - ضرور پائے گا تو
الذین - ان کو جنہوں نے
اقربہم - زیادہ قریب ان کے
الذین - ان کو جنہوں نے
ذالک - یہ

marfat.com

بان۔اس لیے کہ	منہم۔ان میں	تسیبون۔تم رہے ہیں	و۔اور
رھبانا۔درویش	و۔اور	انہم۔وہ	لا۔نہیں
یستکبرون۔تکبر کرتے			

مختصر تفسیر گیارہواں رکوع سورۃ مائدہ پ۶

لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝ کَانُوْا لَا یَتَنَاھَوْنَ عَنْ مُّنْکَرٍ فَعَلُوْہُ لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝

لعنت کئے گئے وہ جو کافر ہوئے بنی اسرائیل میں اوپر زبان داؤد اور عیسیٰ بن مریم کے یہ اس وجہ سے کہ تھے وہ نافرمان اور تھے حد سے تجاوز کرنے والے وہ تھے کہ بری بات کرتے تھے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے وہ یقیناً بہت برے کام کرتے تھے۔

بنی اسرائیل میں سے کافر اسرائیلیوں پر اللہ تعالےٰ اور انبیاء علیہم السلام نے لعنت فرمائی تھی۔ کفروا ہر طرح کے کفار خواہ کسی قسم کا کفر کریں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایلہ کے رہنے والوں نے جب حد سے تجاوز کیا اور ہفتہ روز شکار کی جو ممانعت تھی اس کے خلاف ہوئے تو حضرت داؤد علیہ السلام نے ان پر لعنت کی کہ ان کے حق میں بددعا فرمائی تو وہ بندروں کی شکل میں مسخ کر دیے گئے۔

اور اصحاب مائدہ نے جب نازل شدہ خوان کی نعمتیں کھانے کے بعد کفر کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے وہ بندر اور سور کی شکل میں پانچ ہزار مسخ کیے گئے (جمل)

لسان۔ زبان۔ ان نبیوں نے زبور و انجیل میں ان پر لعنت کی۔

بعض مفسرین کہتے ہیں کہ یہود اپنے آباؤ اجداد پر فخر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے ہم انبیاء علیہم السلام کی اولاد ہیں۔ اس آیت کریمہ میں انہیں بتایا گیا کہ ان انبیاء علیہم السلام نے ان پر لعنت کی ہے جن کی یہ اولاد بنتے ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی جلوہ افروزی کی بشارت دی اور انہوں نے ایمان لانے اور حضور کا اتباع کرنے سے انکار کیا تو ان

marfat.com

منکروں پر آپ نے لعنت فرمائی۔

روح المعانی میں مزید توضیح یہ بھی کہ پانچ ہزار مسخ شدہ افراد کی تعداد میں بچے اور عورتیں شامل نہیں ہیں یہ صرف مردوں کی تعداد ہے۔

اور داؤد علیہ السلام کی بددعا کے یہ الفاظ تھے

اللھم البسھم اللعن مثل الرداء مثل المنطقۃ علی المتقین۔

اے اللہ ان پر ایسی لعنت فرما جو ان کے تمام جسم پر لباس کی طرح آجائے یا اس ازار بند کی طرح جو پوری کمر کو لپیٹ لیتا ہے۔

اور عیسیٰ علیہ السلام کی بددعا کے یہ الفاظ تھے۔

اللھم عذب من کفر بعد ما اکل من المائدۃ عذابا لم تعذبہ احدا من العلمین والعنھم کما لعنت اصحاب السبت

اے اللہ جس نے مائدہ کھانے کے بعد کفر کیا اس کو ایسی سزا دے کر وہ سزا تو نے کسی کو نہ دی ہو جہان والوں میں اور ان پر ایسی لعنت فرما جیسی تو نے ہفتہ والوں پر لعنت کی۔

مسئلہ:۔ آیہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ نہی عن المنکر واجب ہے اور منکرات سے روکنے سے باز رہنا مداہنت فی الدین ہے اور یہ سخت گناہ ہے۔

ترمذی شریف میں ہے کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے اول تو منع کیا جب وہ باز نہ آئے تو پھر وہ علماء بھی ان سے مل گئے اور کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے میں ان کے ساتھ شامل ہو گئے ان کے اس عصیان و تعدی کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سرمنہ داؤد و عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے ان پر لعنت اتار دی۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے بدقدرت میں میری جان ہے میری امت کے بعض لوگ عجب قردوں سے نکلیں گے تو ان کی صورتیں بندروں اور خنزیروں کی ہوں گی اس جرم میں کہ وہ بے دین گناہگاروں کے ساتھ بیٹھ کر اپنی زبان بند رکھتے تھے اور منع کرنے کی طاقت کے باوجود بالکل خاموش رہتے تھے۔

(روح المعانی)

آگے کافروں سے وداد و محبت رکھنے والوں پر وعید شدید ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

تَرٰی کَثِیْرًا مِّنْھُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَھُمْ اَنْفُسُھُمْ اَنْ سَخِطَ

marfat.com

اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ وَ فِی الۡعَذَابِ ہُمۡ خٰلِدُوۡنَ ۝

تم دیکھو گے بہت سے ان میں سے دوستی کرتے ہیں کافروں سے کتنی بری چیز ہے جو آگے بھیج رہے ہیں اپنے لیے یہ کہ اللہ کا غضب ان پر ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔

کعب بن اشرف اور اس کے ساتھی اور منافقین نے اسلام کی ترقی و عروج کو دیکھا تو جل کر مکہ معظمہ میں پہنچے اور ابو سفیان سے ملے اور مسلمانوں سے جنگ پر ابھارا اور اپنے تعاون کا یقین دلایا لیکن وہ اس سازش میں ناکام رہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ترا ہی۔ تو دیکھتا ہے کہ انہوں نے اس سازش کو چھپانے کی کوشش کی مگر اے محبوب آپ نے دیکھ لیا۔ نگاہ مصطفیٰ نے مشاہدہ فرمالیا ان کا یہ مذکورہ عمل۔

قَدَّمَتْ۔ جو انہوں نے اپنے آگے بھیجا بہت ہی برا ہے۔

سَخِطَ۔ سخت ناراضگی کو کہتے ہیں انہوں نے خدا کی ناراضگی کے کام کیے۔

خٰلِدُوْنَ۔ یہ لوگ ہمیشہ عذاب میں ہی رہیں گے۔

اس آیت کریمہ میں کفار کے ساتھ موالات و محبت کی حرمت بیان ہوئی ہے اور ایسے تعلقات غضب الٰہی کے موجب ہیں۔

وَلَوۡ کَانُوۡا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَالنَّبِیِّ وَمَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡہِ مَا اتَّخَذُوۡہُمۡ اَوۡلِیَآءَ وَلٰکِنَّ کَثِیۡرًا مِّنۡہُمۡ فٰسِقُوۡنَ ۝

اور اگر وہ ایمان لاتے اللہ اور اس نبی پر اور اس پر جو ان کی طرف اترا تو کافروں سے دوستی نہ کرتے لیکن ان میں تو بہتیرے فاسق ہیں۔

یہاں یہودیوں اور منافقوں کے دعوی ایمان کی تردید ہے۔

النبی۔ وہ انبیاء جن کے امتی ہونے کا یہ دعوی کرتے تھے۔

فاسق کی تعریف علامہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں ای خارجون عن الدین او متمردون فی الفساق مفرطون یعنی فاسقین وہ ہیں جو دین سے خارج ہوں یا سرکش ہوں اور نفاق میں مفرط ہوں۔

ما انزل الیہ میں ضمیر راجع ہے حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اور توریت کے مضمون سے بھی یہی ثابت ہے ایک قول میں وضاحت ہے المراد بالنبی نبینا محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔

marfat.com

اور ولو کانوا یؤمنون باللہ والنبی میں ہود کو ارشاد ہے ولو کانوا یومنون باللہ والنبی ای نبیہم موسیٰ علیہ السلام۔ اگر وہ اللہ پر ایمان لاتے اور نبی پر یعنے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام پر۔

وما انزل الیہ۔ میں حضور سید اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہے۔

وما انزل کے معنی میں قرآن کریم مراد ہے گویا اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر منافق ایمان لے آتے اللہ پر اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر صحیح ایمان تو ما اتخذوھم یعنی مشرکوں اور یہودیوں کو اولیاء دوست نہ بناتے۔ روح المعانی۔

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰی ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّیْسِیْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ۔

ضرور تم پاؤ گے شدید ترین دشمن ایمان والوں کا یہودیوں اور مشرکوں کو اور ضرور تم مسلمان کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب پاؤ گے جو کہتے تھے کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ یہ اس لیے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

اس آیت کریمہ میں ان کی مدحت ہے جو زمانہ اقدس تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر رہے اور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا علم ہونے پر حضور علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔ چنانچہ اس کا شان نزول یہ ہے۔

کہ ابتدائے اسلام میں جب کفار قریش نے مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیں تو صحابہ کرام میں سے گیارہ مرد چار عورتیں حضور کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کر کے روانہ ہوئے ان گیارہ مردوں کے چار عورتوں کے اسماء ہیں۔

حضرت ذوالنورین عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کی زوجہ مطہرہ رقیہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت زبیر بن عوام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت عبداللہ بن مسعود۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ کی بیوی ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر اور ان کی بیوی حضرت ام سلمہ بنت امیہ رضی اللہ عنہا۔ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ جن کی وفات کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا بوسہ لیا اور حضرت عامر بن ربیعہ اور ان کی بیوی حضرت لیلیٰ بنت ابی حثمہ رضی اللہ عنہا۔ حضرت حاطب بن

marfat.com

عمرو اور ایک صحابی اور ہیں اور حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہم اجمعین۔

یہ حضرات نبوت کے پانچویں سال ماہ رجب المرجب میں بحری سفر کرکے حبشہ پہنچے۔ یہی وہ ہجرت ہے جسے مسلمان ہجرت اولیٰ کہتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب گئے اور رفتہ رفتہ بہت سے مسلمان روانہ ہوتے رہے حتیٰ کہ عورتوں اور بچوں کے علاوہ مہاجرین کی تعداد بیاسی مردوں تک پہنچ گئی۔

اس کے بعد قریش کے کفار کو

اس ہجرت کا علم ہوا تو انہوں نے بھی ایک جماعت تحفے تحائف لے کر حبشہ کی طرف نجاشی کے پاس روانہ کی ان لوگوں نے شاہی دربار تک باریابی حاصل کرکے بادشاہ سے کہا کہ ہمارے ملک میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور نادان لوگوں کو اپنے آباؤ اجداد کے دین سے منحرف کر دیا ہے۔

اب ان میں سے ایک جماعت آپ کے ملک میں آئی ہے اور یہاں بھی وہ فتنہ و فساد کرے گی اور آپ کی رعایا کو باغی بنائے گی۔ ہم آپ کو خبر دینے کے لیے آئے ہیں اور ہماری قوم کی درخواست ہے کہ آپ انہیں ہمارے حوالے کر دیں۔

بادشاہ نجاشی نے جواب دیا کہ اول ہمیں ان سے گفتگو کر لینے دو اس کے بعد کوئی فیصلہ ہوگا یہ کہہ کر نجاشی نے ان مہاجرین کو طلب کیا اور ان سے پوچھا۔

آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ حضرت مریم صدیقہ کے حق میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں؟

حضرت جعفر ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور خدا کے رسول اور کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ اور ان کی والدہ حضرت مریم کنواری پاک ہیں۔

یہ سن کر نجاشی نے زمین سے ایک تنکا اٹھا کر کہا خدا کی قسم تمہارے آقا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف میں اتنا بھی فرق نہ کیا جتنا یہ تنکا ہے۔

یہ دیکھ کر مشرکین مکہ کے چہرے اتر گئے اور ان پر یاس و نا امیدی چھا گئی۔

پھر نجاشی نے ان مہاجرین سے قرآن شریف سننے کی خواہش کی۔

حضرت جعفر نے چند آیتیں سورۃ مریم کی تلاوت فرمائیں۔

marfat.com

اس وقت دربار نجاشی میں نصرانی عالم اور رہبان موجود تھے سب کے سب قرآن کریم سن کر بے اختیار رونے لگے۔

نجاشی نے بعد میں ان مصیبت زدہ مہاجرین کو تسلی دی اور کہا تمہارے لیے میری قلمرو میں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔

اس کے بعد مشرکین مکہ خائب و خاسر واپس مکہ آ گئے۔

پھر مسلمان مہاجرین نجاشی کے پاس عزت و آرام و آسائش کے دن گذارتے رہے حتیٰ کہ فضل الٰہی سے نجاشی کو دولت ایمان کا شرف حاصل ہوا۔ اس آیت کریمہ میں اسی واقعہ کو ظاہر کیا گیا (معالم التنزیل)

اور اس طرز بیان سے عامۂ مؤمنین کو یہ سبق ملا کہ علم اور ترک تکبر اللہ تعالےٰ کو محبوب ہے اور یہ سبب ہدایت کا ہوتا ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ۔

یہ اس لیے کہ ان سے کچھ لوگ علماء اور درویش ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

قسیسین و رہبان کے متعلق تفسیر نسفی میں ہے اَیْ عُلَمَاءَ وَعُبَّادًا یعنی عالم اور درویش۔

پادریوں کو قسیس اس لیے کہتے ہیں کہ وہ رات کی عبادت کے عادی تھے بعض نے کہا رومی زبان میں عالم دین کو قسیس کہتے ہیں۔

راغب مفردات میں کہتے ہیں۔

قس القفن والقسیس العالم العابد من امراء النصاری واصل القس تتبع الشئ وطلبہ بالیل۔ یقال قششت اصواتھم اللیل ای تتبعتھا۔

قس اور قسیس عیسائی امراء میں سے عالم اور عبادت گذار کو کہتے ہیں۔ اور اس کا اصل لغوی معنی ہے رات کو کسی چیز کا پیچھا کرنا اور تلاش کرنا۔ عربی محاورہ میں کہتے ہیں میں نے رات کو ان کی آوازوں کا پیچھا کیا اور چلتا گیا۔

والقسقاس والقسقس الدلیل بالیل۔ اور قسقاس اور قسقس کا معنی ہے رات کے اندھیرے میں راہنمائی کرنے والا۔

رُہبان۔ کی جمع رہابین ہے۔ اور رہبہ کا معنی ہے دل میں خوف خدا رکھنے والا۔ تارک الدنیا

marfat.com

اور درویش (تفسیر کبیر)

اور راہب کے مادہ کو "رہب" بتا کر فرماتے ہیں۔

رھب الرھبۃ والرھب مخافۃ مع تحرز واضطراب کقولہ تعالیٰ لانتم اشد رھبۃ۔ وقال جناحک من الرھب وقرئی من الرھب ای الفزع۔

رُہب اور رُہبۃ کا معنی ہے ایسا خوف جس میں بے چینی بھی ہو اور آدمی اس سے بچنے کی کوشش بھی کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم زیادہ ڈر والے ہو ان کے دلوں میں۔ اور ارشاد الٰہی ہے "ڈر کے وقت اپنا بازو سینے پر رکھ لے"۔ اور بعض نے اس کو رَہب سے پڑھا ہے تو اس کا معنی ہے گھبراہٹ۔ یعنی اللہ کے سامنے پیش ہونے سے گھبرانے والے۔

لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ۔ قبول حق میں تکبر نہیں کرتے۔ حق بات کو قبول کر لیتے ہیں جیسے شہنشاہ روم ہرقل کہ اس نے نامہ نامی آنکھوں سے لگایا اور شاہ مقوقس کہ اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحائف ارسال کیے۔

بحمداللہ چھٹا پارہ ختم ہوا۔ مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۵۳ء یوم شنبہ بسنٹرل جیل

دیوانی وارڈ

ابوالحسنات سید محمد احمد قادری خطیب مسجد وزیر خاں لاہور، صدر مجلس عمل مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان

اضافات۔ امین الحسنات سید جلیل احمد قادری خطیب مسجد وزیر خاں۔ امیر جامعہ حسنات العلوم

۱۱ جنوری ۱۹۸۳ء

marfat.com

ساتواں پارہ شروع

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى
اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا
عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا
فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

اور جب سنتے ہیں وہ جو اترا رسول کی طرف تو
ان کی آنکھیں دیکھو بہ رہی ہیں آنسوؤں سے
اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے کہتے ہیں اے ہمارے
رب ہم ایمان لائے تو لکھ لے ہمیں حق کے گواہوں
کے ساتھ۔

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا
مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا
مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝
فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ
جَزَاۗءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ
اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایمان نہ لائے اللہ پر اور اس
پر کہ آیا ہمارے پاس حق سے اور ہم چاہتے ہیں
کہ ہمیں ہمارا رب داخل کرے نیکوکاروں میں۔
تو اللہ نے بدلہ دیا انہیں اس کہنے سے ان باغوں
کا جن کے نیچے بہریں رواں ہیں ہمیشہ ہیں گے ان
میں اور یہ بدلہ ہے نیکوں کا۔
اور وہ جو کافر ہوئے اور جھٹلایا ہماری آیتوں کو
وہ ہیں دوزخ والے۔

حل لغات گیارہواں رکوع شروع ساتواں پارہ

و۔اور	اذا۔جب	سمعوا۔سنا انہوں نے	ما۔جو
انزل۔اتارا گیا	الی۔طرف	الرسول۔رسول کی	ترٰی۔دیکھتا ہے تو
اعینھم۔انکی آنکھیں	تفیض۔بہتی ہیں	من الدمع۔آنسوؤں سے	مما۔کہ انہوں نے
عرفوا۔پہچانا	من الحق۔حق	یقولون۔کہتے ہیں	ربنا۔اے ہمارے رب
اٰمنا۔ہم ایمان لائے	فاکتبنا۔تو لکھ ہم کو	مع۔ساتھ	الشھدین۔گواہوں کے
ف۔اور	ما۔کیا ہے	۱۰۱۔ہمیں۔	لا۔کہ نہ

marfat.com

نؤمن - ایمان لائیں ہم	باللہ - اللہ پر	و - اور	ما - جو
جاء - آیا	منا - ہمارے پاس	من الحق - حق	و - اور
نطمع - ہم امید رکھتے ہیں	ان - یہ کہ	یدخلنا - داخل کرے ہمکو	ربنا - ہمارا رب
مع - ساتھ	القوم - قوم	الصلحین - نیکوں کے	فاثابہم - تو بدلہ دیا انکو
اللہ - اللہ نے	بما - سبب سے کے جو	قالوا - کہا انہوں نے	جنت - باغوں کا کہ
تجری - چلتی ہیں	من تحتہا - نیچے انکے	الانہر - نہریں	خلدین - ہمیشہ رہیں گے
فیہا - اس میں	و - اور	ذلک - یہ	جزاء - بدلہ ہے
المحسنین - نیکوں کا	و - اور	الذین - وہ جو	کفروا - کافر ہوئے
— و - اور	کذبوا - جھٹلایا	بایتنا - ہماری آیتوں کو	اولئک - یہ ہیں
اصحب - لوگ	الجحیم - جہنم		

مختصر تفسیر ابتدائی رکوع پ سورۃ المائدہ

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

اور جب سنتے ہیں وہ جو اترا رسول کی طرف تو ان کی آنکھیں دیکھو گے کہ آنسوؤں سے ابل رہی ہیں اس لیے کہ وہ پہچان گئے ہم کو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے۔

ان آیات میں اللہ تعالےٰ ان کی تعریف فرماتا ہے جو رقت قلب کی وجہ سے قرآن کریم سن کر رو پڑتے ہیں جیسا کہ واقعہ نجاشی میں ہے کہ جب اس نے حضرت جعفر بن ابی طالب سے جو تیس رہبان میں حبشہ کے اندر دربار قرآن سننے کی خواہش کی اور مشرکین مکہ کا وفد موجود تھا تو نجاشی نے پوچھا تمہاری کتاب میں حضرت مریم کا ذکر بھی ہے حضرت جعفر نے فرمایا قرآن کریم میں ایک سورت ہی حضرت مریم کے نام سے منسوب ہے۔ پھر آپ نے سورت مریم کا رکوع تلاوت فرمایا اور خدائے عیسیٰ بن مریم تک پڑھا۔

پھر سورۃ طٰہٰ کا رکوع تلاوت کیا اور وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى تک پڑھا تو نجاشی رو پڑا اور

marfat.com

مجمع بھی رو پڑا پھر ستر آدمی جو اس مجمع میں تھے انہیں آپ نے سورۃ یٰسین سنائی تو وہ سب کے سب اتنا روئے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو ابل پڑے اور شرف ایمان سے معہ نجاشی کے مشرف ہو گئے۔ پھر یہ لوگ بارگاہ رسالت میں حاضر رہے (تفسیر نسفی)

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ

اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ پر اور اس پر جو آیا ہمارے پاس حق سے اور ہماری خواہش ہے کہ داخل کرے ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ۔

یہ بیان ان لوگوں کا یہودیوں کے جواب میں ہے اس کا قصہ یوں ہے کہ جب حبشہ کا وفد اسلام سے مشرف ہو گیا اور خدمت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے واپس ہوا تو یہودیوں نے انہیں ملامت کی۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا وما لنا لا نؤمن باللہ جب حق واضح ہو گیا تو ہمیں کیا ہوا جو ہم ایمان نہ لائیں۔ تم ہمارے ایمان لانے پر ملامت کرتے ہو حالانکہ ایمان نہ لانا قابل ملامت تھا نہ کہ ایمان لانا۔ اس لیے کہ ایمان موجب فلاح دارین ہے پھر حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق نبوت تو انجیل سے بھی مل چکی ہے۔ شان نزول آیت کریمہ کا یہی ہے۔

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ تو اللہ نے بدلہ دیا انہیں اس کے کہنے کا ایسے باغ کہ جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ بدلہ ہے نیکوں کا۔

یعنی جو صدق دل سے ایمان لائیں اور حق کا اقرار کریں ان کے لیے یہ بدلہ ہے اور محض زبان سے کہدیں اور دل میں تصدیق نہ کریں ان کی ایمانی شان ومن الناس من یقول امنا باللہ والیوم الاخر وما ھم بمؤمنین ایسے لوگوں کو منافقین میں شمار کیا گیا (نسفی)

اسی بنا پر اہل سنت کے یہاں اقرار باللسان والتصدیق بالجنان ایمان کے لیے لازمی ہے۔ ومعنی الایمان باللہ تعالیٰ الایمان بوحدانیتہ سبحانہ علی الوجہ الذی جاءت بہ الشریعۃ المحمدیۃ۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ اور وہ جنہوں نے کفر کیا اور جھٹلائیں ہماری آیتیں یہ ہیں جہنم والے۔

اس آیت کریمہ میں یہود و نصاریٰ اور مشرکین سب کے لیے وعید جہنم ہے۔

marfat.com

با محاورہ ترجمہ رکوع پہلا ساتواں پارہ سورۃ مائدہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ
اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝
وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا
اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ
وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ
فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ
مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ
رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ
اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ
وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اے ایمان والو حرام کرو پاک چیزیں جو اللہ نے
تمہارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو بیشک
اللہ پسند نہیں فرماتا حد سے بڑھنے والوں کو۔
اور کھاؤ اللہ کے دیے ہوئے میں سے حلال اور
پاک اور ڈرو اللہ سے جس پر تم ایمان لائے ہو۔
نہیں مواخذہ کرتا اللہ تمہاری لغو اور نافہمی کی قسموں
پر لیکن ان قسموں کا مواخذہ کرتا ہے جنہیں تم نے
مضبوط کیا تو ایسی قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا
کھلانا ہے جو اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو اس کے
اوسط میں سے یا کپڑے دینا انہیں یا ایک غلام
آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو لگاتار تین
دن کے یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب تم حلف
کی قسم کھاؤ اور اپنی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تم
سے بیان کرتا ہے اپنی آیتیں تاکہ تم شکر گذار ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَ
الْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ
الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝
اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَ
يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
مُّنْتَهُوْنَ ۝
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ
فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا

اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے
ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہو
تاکہ تم فلاح پاؤ۔
شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا
دے شراب اور جوئے میں اور روکے تمہیں
ذکر اللہ سے اور نماز سے تو کیا تم باز آئے۔
اور پیروی کرو اللہ کی اور پیروی کرو رسول کی اور
ہوشیار رہو تو اگر تم پھر جاؤ تو جان لو ہمارے

marfat.com

الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

رسول پر کھلا حکم پہنچا دینا ہے۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

نہیں ان پر جو ایمان لائے اور عمل نیک کیے کوئی گناہ اس پر جو انہوں نے کھایا جبکہ ڈریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں پھر ڈریں اور ایمان لائیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اللہ دوست رکھتا ہے نیکوکاروں کو۔

حل لغات رکوع اپنے سورۃ مائدہ

یاایہا - اے	الذین - وہ جو	اٰمنوا - ایمان لائے ہو	لا - نہ
حرموا - حرام کرو	طیبت - پاک چیزیں	ما - جو	احل - حلال کیں
اللہ - اللہ نے	لکم - تمہارے لیے	و - اور	لا - نہ
تعتدوا - زیادتی کرو	ان - بیشک	اللہ - اللہ	لا - نہیں
یحب - پسند کرتا	المعتدین - حد سے بڑھنے والوں کو	و - اور	کلوا - کھاؤ
مما - اس سے جو	رزقکم - دیا تم کو	اللہ - اللہ نے	حلالا - حلال
طیبا - پاک	و - اور	اتقوا - ڈرو	اللہ - اللہ سے
الذی - کہ جس پر	انتم - تم	بہ - جس	مومنون - ایمان لائے ہو
لا - نہیں	یواخذکم - مواخذہ کرتا	کم - تم سے	اللہ - اللہ
باللغو - بیہودگی پر	فی - میں	ایمانکم - تمہاری قسموں کے	و - اور
ولکن - لیکن	یواخذ - مواخذہ کرتا ہے	کم - تم پر	بما - ان
عقد تم - قسموں کا جو	الایمان - مضبوط کیں تم نے	کفارتہ - ان کا کفارہ	اطعام - کھلانا ہے
عشرۃ - دس	مساکین - مسکینوں کو	من اوسط - اوسط	ما - اس کا جو
تطعمون - کھلاتے ہو	اھلیکم - اپنے گھر والوں کو	او - یا	کسوتہم - انکو کپڑے دینا
او - یا	تحریر - آزاد کرنا	رقبۃ - ایک غلام کا	فمن - تو جو
لم یجد - پائے		فصیام - تو روزے رکھے	ثلثۃ - تین

marfat.com

ایام - دن کے
اذا جیب
ایمانکم - اپنی قسموں کی
لکم - تمہارے لیے
یا ایہا - اے
الخمر - شراب
الانصاب - بت
من عمل - کام میں
لعلکم - تاکہ تم
الشیطان - شیطان
العداوۃ - عداوت
الخمر - شراب
یصد - روکے
و - اور
منتہون - باز آنے
و - اور
احذروا - ہوشیار رہو
انما - سوا اسکے نہیں کہ
المبین - ظاہر
امنوا - ایمان لائے
اذا ما - جبکہ
و - اور
اتقوا - ڈریں
اللہ - اللہ

ذلک - یہ
حلفتم - تم قسم کھاؤ
کذلک - اسی طرح
آیتہ - اپنی آیتیں
الذین - وہ جو
و - اور
و - اور
الشیطان - شیطان
تفلحون - فلاح پاؤ
ان - یہ کہ
و - اور
و - اور
کم - تم کو
عن الصلوۃ - نماز سے
و - اور
اطیعوا - کہا مانو
فان - پھر اگر
علی - اوپر
لیس - نہیں
جناح - کوئی گناہ
اتقوا - ڈریں
عملوا - عمل کیے
و - اور
و - اور
یحب - پسند کرتا ہے
المحسنین - نیکوں کا

کفارۃ - بدلہ
و - اور
یبین - بیان کرتا ہے
لعلکم - تاکہ تم
امنوا - ایمان لائے ہو
المیسر - جوا
الازلام - پانسے
فاجتنبوہ - بچو
انما - اسکے سوا نہیں کہ
یوقع - ڈالے
البغضاء - دشمنی
المیسر - جوئے کے
عن ذکر - ذکر
فہل - تو کیا
انتہوا - کہا مانو
الرسول - رسول کا
تولیتم - تم منہ پھیرو
رسولنا - رسول ہمارے کے
علی - اوپر
فیما - اس میں جو
و - اور
الصلحت - اچھے
امنوا - ایمان لائے
احسنوا - نیک رہیں
المحسنین - نیکوں کا

ایمانکم - اپنی قسموں کا
احفظوا - حفاظت کرو
اللہ - اللہ
تشکرون - شکر کرو
انما - اسکے سوا نہیں کہ
و - اور
رجس - ناپاک ہیں
من - ان سے
یرید - چاہتا ہے
بینکم - تمہیں
فی - میں
و - اور
اللہ - خدا کی
اتتم - تم
اللہ - اللہ کا
و - اور
فاعلموا - تو جان لو
البلغ - پہنچانا ہے
الذین - لوگو جو
طعموا - کھا چکے
امنوا - ایمان لائے
ثم - پھر
ثم - پھر
و - اور

marfat.com

مختصر تفسیر رکوع اول پ۷ سورہ مائدہ

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝

اے ایمان والو حرام کرو پاک چیزیں جو حلال کیں اللہ نے تمہارے لیے اور نہ بڑھو حد سے بیشک اللہ نہیں پسند کرتا حد سے بڑھنے والوں کو اور کھاؤ جو کچھ تمہیں روزی دی اللہ نے حلال طیب اور ڈرو اللہ سے جس پر تمہیں ایمان ہے۔

تفسیر نسفی میں اس کا شان نزول یہ ہے کہ ایک جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حلف لیے کہ وہ اللہ تعالے کے خوف سے رہبانیت میں رہیں گے اور ٹاٹ پہنیں گے شب بھر قیام رکھیں گے دن میں روزے رکھیں گے زمین پر سوئیں گے ہر وقت اللہ کا ذکر اپنے اوپر واجب کر لیں گے اور گوشت اور چکنائی وغیرہ نہ کھائیں گے عورتوں کے قریب نہ جائیں گے۔ خوشبو نہ لگائیں گے اس پر یہ حکم آیا کہ جو چیزیں پاک تم پر حلال کی گئیں انہیں اپنے اوپر حرام نہ کرو۔ اس لیے یہاں حرام کرنے کے معنی ہیں ترک انتفاع۔

چنانچہ تفسیر نسفی میں ہے کہ جو چیز پسند آئے اور ذائقہ میں لذیذ ہو اور حلال بھی ہو وہ اپنے اوپر حرام کر لینا صحیح نہیں اس لیے کہ لا تحرموا کے معنی ہی یہ ہیں کہ نہ روکو اپنے نفسوں کو کسی پاک چیز کے استعمال سے جیسے کہ حرام چیزوں سے روکا جاتا ہے۔

یا اس طرح نہ کہو کہ ہم نے اپنے اوپر حرام کر لیا فلاں چیز کو اور اس میں عزم تزہد مقصود ہو۔

روایت ہے کہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم مرغی اور فالودہ نوش فرماتے اور حضور میٹھی چیز کو پسند فرماتے تھے اور شہد بھی حضور کو مرغوب تھا اور حضور نے فرمایا مومن شیریں زبان ہوتا ہے اور شیریں چیز کو پسند کرتا ہے۔

حضرت حسن سے ہے کہ آپ کو کسی دعوت میں بلایا گیا۔ آپ کے ساتھ فرقد سبخی اور ان کے ہمراہی بھی تھے سب دسترخوان پر بیٹھ گئے۔ انواع و اقسام کے کھانے تھے جن میں مرغی اور فالودہ بھی تھے تو فرقد سبخی ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گئے تو حضرت حسن نے فرمایا کیا فرقد روزے سے ہیں عرض کیا نہیں لیکن وہ ایسے اطعمہ و الوان سے پرہیز کرتے ہیں۔ تو حسن آگے بڑھے اور فرمایا اے فرقد شہد اور آش جو

marfat.com

گھی کے ساتھ کھانا تمہیں ناپسند ہے اور اس سے کراہت کوئی مسلمان کر سکتا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ آپ سے عرض کیا گیا کہ فلاں فالودہ نہیں کھاتا اور کہتا ہے اتنی نعمت کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا تو حضرت حسن نے فرمایا کیا وہ ٹھنڈا پانی پیتا ہے عرض کیا ہاں فرمایا پھر وہ جاہل ہے اللہ کی نعمتوں سے تو سرد پانی بھی نعمت ہے اور فالودہ سے بڑی نعمت ہے۔ (تفسیر نسفی)

علامہ آلوسی اپنی تفسیر روح المعانی میں ایک طویل روایت نقل فرماتے ہیں اس کا ترجمہ نذر ناظرین ہے

حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز قیامت اور آخرت کے واقعات بیان فرمائے جن کو سن کر صحابہ کرام پر اس قدر رقت پیدا ہو گئی کہ صحابہ روتے جاتے تھے۔ ان کے دلوں پر عجیب و غریب کیفیت تھی۔

دس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجتماع حضرت عثمان بن مظعون کے مکان پر ہوا۔ جن میں حضرت ابوبکر صدیق۔ حضرت علی المرتضیٰ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود۔ حضرت عبداللہ بن عمر۔ حضرت ابوذر غفاری۔ حضرت ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم۔ حضرت مقداد بن اسود۔ حضرت سلمان فارسی حضرت معقل بن مقرن اور عثمان بن شامل تھے۔ ان سب حضرات نے متفقہ فیصلہ کیا کہ

"ہم سب تارک الدنیا ہو جائیں گے۔ ٹاٹ کا لباس پہن لیں گے۔ ہمیشہ روزے سے رکھیں گے رات بھر نماز میں رہیں گے۔ بستر پر آرام نہ کریں گے۔ گوشت اور چربی نہیں کھائیں گے۔ عورتوں اور خوشبو کے قریب نہیں جائیں گے۔"

جیسے ہی اس کی اطلاع حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان بن مظعون کے مکان پر تشریف لائے۔ اس وقت مکان پر سوائے حضرت خولہ ام حکیم بنت ابی امیہ جو حضرت عثمان بن مظعون کی بیوی تھیں کے سوا کوئی موجود نہ تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خولہ زوجہ محترمہ حضرت عثمان سے اس اجتماع اور فیصلے کے بارے میں دریافت فرمایا۔

حضرت خولہ نے عرض کیا کہ اگر عثمان نے یہ بات آپ سے عرض کی ہے تو درست ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام واپس قیام گاہ پر تشریف لے آئے۔ حضرت عثمان جب اپنے مکان پر پہنچے تو حضور علیہ السلام کی تشریف آوری کی خبر پائی۔ فوراً بعد رفقاء کے حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم لوگوں نے یہ فیصلے کیے ہیں۔

حضرت ابن مظعون اور ان کے سب رفقاء نے اقرار کیا اور عرض کیا کہ ان فیصلوں سے ہمارا مقصد صرف نیکی ہے۔

marfat.com

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا مجھے ان باتوں کا حکم نہیں دیا گیا پھر فرمایا تم پر تمہاری جانوں کا حق ہے۔ روزے رکھو لیکن ناغہ بھی کرو۔ رات کی عبادت میں قیام کرو اور نیند بھی لو میں رات کے حصہ میں اٹھتا ہوں نماز بھی پڑھتا ہوں اور کچھ حصہ میں سوتا بھی ہوں۔ روزے بھی رکھتا ہوں اور ناغہ بھی کرتا ہوں۔ گوشت اور چکنائی بھی کھاتا ہوں اور بیویوں سے قربت بھی کرتا ہوں جو میرے طریقہ سے اعراض کریگا وہ مجھ سے نہ ہوگا۔

پھر عام اجتماع سے خطاب فرمایا۔ ارشاد فرمایا

کیا وجہ ہے کہ کچھ لوگوں نے عورتوں کو۔ کھانے کو۔ خوشبو کو۔ نیند کو۔ دنیوی خواہشات کو بالکل حرام قرار دے رکھا ہے۔ میرے دین میں گوشت چکنائی عورتوں کو ترک کر دینے کا حکم نہیں لادھبانیۃ فی الاسلام میری امت کی سیاحت روزہ اور ان کی رہبانیت صرف جہاد ہے اللہ کی عبادت کرو کسی چیز کو اس کا شریک نہ قرار دو۔ حج کرو۔ نمازیں قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو اور سیدھی چال چلو تمہارے امور درست ہو جائیں گے۔

تم سے پہلے لوگ شدت پسندی کی وجہ سے ہی تباہ ہوئے انہوں نے اپنے اوپر سختیاں خود ہی ڈالیں تو اللہ نے بھی ان پر سختیاں کر دیں۔ گرجاؤں اور یہودی کنیساؤں میں بیٹھے ہوئے لوگ انہی کے چھوڑے ہوئے نشانات ہیں۔ اس پر یہ آیت مذکورہ نازل فرمائی۔

آگے ارشاد ہے

فَلَا تَعْتَدُوْا یعنی اس حد سے تجاوز نہ کرو جو شریعت نے حلال و حرام کے ساتھ تم پر لگا دی ہے علماء کا معنی ہے کہ یہیں حد تک حلال ہیں اس سے متجاوز ہو کر حرام تک نہ پہنچو اور فضول خرچی پاک چیزوں کے استعمال میں نہ کرو (نسفی)

اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا۔ اور جو چیزیں اللہ نے حلال فرمائیں انہیں کھاؤ اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو اس لیے کہ ایمان لانے سے تقویٰ واجب ہو جاتا ہے اور تقویٰ مقتضی اطاعت امر اللہ کا ہے۔

طیبات۔ جمع طیبہ کی ہے۔ طیب کے معانی عمدہ اور اعلیٰ چیز۔ کھانے کی ہوئی چیز۔ پسندیدہ چیز۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ۔ تقویٰ کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ حدود میں رہا جائے۔ حلال و طیب روزی تقویٰ سے کے لیے کھاؤ کیونکہ عبادت کی روح اور عبادت کا

marfat.com

تو را کل حلال اور صدق مقال ہے۔

اس کے بعد احکام قسم اور اقسام یمین کی تفصیل اور اس کی تشریح بیان ہوئی حیث قال تعالیٰ

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

اللہ مواخذہ نہیں کرتا تمہاری لغو قسموں کا لیکن مواخذہ کرتا ہے اس قسم کا جسے تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا دینا اس اوسط سے جو اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا انہیں کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے رکھے یہ کفارہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تمہیں اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم احسان مانو۔

شان نزول:۔ ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم کی روایت سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے ایک مہمان کی ضیافت پر اپنے گھر والوں کو مامور کیا اور کھانے کے وقت خود بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے جب رات گئے گھر پہنچے تو دیکھا کہ ان کے انتظار میں مہمان اور گھر والے بیٹھے ہیں اور مہمان کو کھانا نہیں کھلایا تو ابن رواحہ نے بیوی سے کہا کہ تم نے میری وجہ سے مہمان کو کھانا نہیں کھلایا اب تجھ پر یہ کھانا حرام ہے۔ بیوی نے کہا کہ مجھ پر بھی یہ کھانا حرام ہے۔ مہمان نے کہا کہ مجھ پر بھی حرام ہے۔ حضرت ابن رواحہ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو قسم کو توڑ دیا اور کھانے میں ہاتھ ڈال کر کچھ لقمے پڑھ کر سب کھاؤ پھر دربار نبوی میں حاضر ہو کر یہ تمام واقعہ پیش کیا تو اس واقعہ کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

علماء لغات کا قول ہے کہ اگر ایسے وصفی نام لے کر قسم کھائی جائے جو اللہ کے لیے مخصوص ہیں تو قسم ہو جاتی ہے۔ ایسے وصفی صیغوں کا ذکر کیا جائے جن کا استعمال دوسروں کے لیے بھی ہوتا ہے جیسے علیم۔ قادر۔ وکیل۔ رحیم وغیرہ الفعاد قسم نیت یا عرف یا قرینہ حال پر موقوف ہے بغیر نیت یا قرینہ حال کے قسم کا انعقاد نہ ہوگا۔

حضرت امام ابوحنیفہ نے ارشاد فرمایا اللہ کی جن صفات کی عرفاً قسم کھائی جاتی ان کی قسم سے انعقاد قسم ہوگا جیسے اللہ کی عزت کی قسم عظمت و بزرگی کی قسم وغیرہ وغیرہ

marfat.com

قسم دو قسم پر ہے ایک یمین لغو دوسرے یمین منعقدہ۔ یمین لغو میں غلط فہمی کی قسم سے لے کر تمہارے سر کی قسم۔ تمہاری جان کی قسم۔ قرآن کی قسم وغیرہ سب داخل ہیں۔ اللہ کی قسم۔ رسول کی قسم۔ خدا پاک کی قسم۔ اور غلط فہمی یہ کہ آدمی کسی واقعہ کو اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھالے اور وہ ایسا نہ ہو ایسی قسم کی قسموں پر کفارہ نہیں۔

اور یمین منعقدہ یہ کہ کسی آئندہ امر پر قصد کر کے قسم کھائی جائے ایسی قسم توڑنا گناہ بھی ہے اور اس پر کفارہ بھی لازم ہے۔

کفارہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا ضروری ہے یا پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو صدقہ فطر کی طرح دیدے۔ یہ بھی جائز ہے کہ ایک مسکین کو دونوں وقت دس دن کھلا دے یا دیدے اوسط درجہ کے معنی یہ ہیں کہ کھانا نہ اعلیٰ ہو نہ بالکل ادنیٰ ہو بلکہ متوسط درجہ کا ہو۔

اوسط درجہ کے کپڑے سے مراد یہ ہے کہ اکثر بدن ڈھک سکے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک تہبند اور کرتا یا ایک تہبند اور ایک چادر ہو۔

کفارہ میں ان تینوں باتوں کا اختیار ہے خواہ کھانا دے خواہ کپڑا خواہ غلام آزاد کرے ہر ایک سے کفارہ ادا ہو جائے گا اور جب استطاعت نہ ہو تو تین دن روزے رکھے۔

اس میں یہ شرط ضروری ہے کہ تین روزے متواتر رکھے جائیں ورنہ کفارہ ادا نہ ہوگا تفسیر نسفی۔

واحفظوا ایمانکم سے یہ مراد ہے کہ قسم کھا کر توڑ دینے سے کفارہ لازم آجاتا ہے لہذا اس قسم پر جرأت کرو۔ اس حکم سے یہ بھی واضح ہے کہ قسم توڑنے سے قبل کفارہ ادا کرنا صحیح نہیں۔

ہم تمہارے لیے اپنی آیات خوب واضح کر کے بیان کرتے ہیں تاکہ تم شکر گذار بندے بن جاؤ۔

آگے احکام شراب خوری جوئے بازی بتوں کے چڑھاوے اور پانسے پھینکنے کے متعلق تشریح ہے حسب قال۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝

اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ ڈلوا دے تم میں عداوت اور بغض شراب اور جوئے میں اور تمہیں

marfat.com

اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔

شان نزول: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر جہاں آجکل مسجد تعمیر ہے اور اس مسجد کا نام ہی مسجد فضیح ہے یہ مسجد مدینہ منورہ میں ہے۔ اس جگہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی رہائش گاہ تھی۔ قبل از حرمت اس مکان میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دعوت تھی جس میں مہاجرین و انصار جمع تھے حسب معمول کھانے کے بعد شراب کا دور چلا۔ تمام مہمان نشہ میں چور تھے۔

اس حالت میں ایک صاحب نے بآواز بلند کہا کہ مہاجرین انصار سے بہتر ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص نے ان کے جواب میں کہا نہیں انصار مہاجرین سے بہتر ہیں اس بات پر ایک صاحب نے حضرت سعد کی ناک پر اونٹ کی ہڈی ماری جس سے خون جاری ہو گیا نشہ اترنے کے بعد حضرت سعد بارگاہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ ناک زخمی تھی حضور علیہ السلام کو سخت صدمہ ہوا اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ تفسیر خازن

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رب العزت میں دعا کی کہ اے اللہ شراب کے متعلق ہمارے لیے تسکین بخش حکم نازل فرما اس پر سورۃ بقرہ والی آیت یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ (الی آخرہ) نازل ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے دوبارہ پھر دعا کی اس پر سورۃ نساء والی آیت یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی نازل ہوئی آپ نے پھر بارگاہ رب العزت میں دعا کی کہ الٰہی واضح و قطعی حکم نازل فرما تو سورہ مائدہ والی آیت اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ (الی آخرہ) نازل ہوئی۔ حضرت عمر نے فرمایا ہم باز آئے ہم باز آئے شراب سے قمار سے۔

حضرت عبدالرحمن بن حارث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا شراب سے بچو یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ سورۃ مائدہ کی اس آیت کے نزول کے بعد سب نے اس طرح کی کہ دوبارہ رخ تک نہ کیا جو مشکے شراب سے بھرے ہوئے تھے سوراخ کر کے بہا دیے مدینہ کی گلیوں میں اس طرح کیچڑ ہو گئی جس طرح بارش سے ہوتی ہے۔ روح المعانی

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شرابیوں کو جوتوں لاٹھیوں سے پیٹا جاتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد میں چالیس کوڑے کی سزا مقرر کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے کی سزا کو قائم رکھا۔ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی کوڑے مارے جائیں کیونکہ شراب پی تو نشہ چڑھا اور اسی حال میں اس نے بیہودہ بکواس کی جس کے نتیجہ میں اس نے اللہ پر

marfat.com

جھوٹ باندھا اور ایسے شخص کے لیے اسی کوڑے ہی مناسب ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے کی سزا دی (رواہ الشیخ وابن مردویہ والحاکم)

خمر کہتے ہیں اس کو جو عقل انسان پر خمار ڈال دے یعنی عقل ڈھک دے جیسے خمار یعنی اوڑھنی چہرہ ڈھانپ دیتی ہے

علامہ آلوسی فرماتے ہیں الخمر ھو المسکر المتخذ من عصیر العنب او کل ما یخامر العقل ویغطیہ من الاشربۃ خمر وہ ایک نشہ دینے والی چیز ہے جو عصارہ انگور سے بنتی ہے یا ہر وہ چیز جو عقل کو مخمور کر دے اور ڈھانپ دے پینے والی چیز ہے۔

وروی ھذا عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ تشریح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

والمیسر ھو القمار وکل ما اعد لہ للعب ما یجوز بالکعاب وہ جوا ہے اور اس میں وہ کھیل بھی شمار کیے گئے جو بادام اور ٹھیکریوں وغیرہ سے کھیلے جاتے ہیں۔ میسر اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں دوسرے کا مال آسانی سے جیت لیا جاتا ہے۔

والانصاب وھی الاصنام المنصوبۃ للعبادۃ وفرق بعضھم بین الانصاب والازلام بان الانصاب مجازۃ لم تصور کانوا ینصبونھا للعبادۃ دین یحوتن عندھا والاصنام مصورۃ وعبدھا من دون اللہ عزوجل انصاب ان تنوں کو کہتے ہیں جو عبادت کے لیے نصب کیے جائیں۔

اور بعض نے انصاب اور ازلام میں فرق کیا ہے بایں طور کہ انصاب محض پتھر بلا صورت ہیں۔ انہیں ویسے ہی نصب کر لیتے ہیں عبادت کے لیے اور ان کے پاس ذبح کرتے ہیں بر بنیت چڑھاوا اور اصنام وہ ہیں جو تصویر کی صورت میں بنائے جاتے ہیں اور اللہ کے سوا ان کی پوجا کی جاتی ہے رجز الفاظ فالازلام اس کی تفصیل اوپر گذر چکی مختصر یہ کہ تین قلمیں ہوتی تھیں ایک پر لا دوسرے پر نعم اور تیسری خال رکھ کر بیٹھتے پانی میں ڈالتے پھر اگر لا والی آگے بڑھ جاتی تو وہ کام ترک کر دیتے اور نعم والی آگے بڑھتی تو اجازت سمجھتے۔

رجس گندگی کے معنی بھی دیتا ہے ایسی گندگی جس سے عقل پراگندہ ہو جائے۔

زجاج کہتے ہیں الرجس کل ما استقذر من عمل قبیح واصل معناہ الصوت الشدید ثم قیل للاصنام رجس لانھا رجس ہر وہ چیز جو گندگی پیدا کرے عمل قبیح سے اور اس کے

marfat.com

اصل معنی صدت شدید ہیں اسی لیے ابر کو اس کی گرج کی وجہ سے رجاس کہا جاتا ہے۔

من عمل الشیطان یہ سب شیطانی عمل سے ہے فاجتنبوہ تو بطریق حکم کہہ دیا گیا کہ ان سے پوری طرح اجتناب کرو۔

جنب بمعنی دوری اسی لیے غسل جس پر فرض ہو اس کو جنبی کہتے ہیں۔

لعلکم تفلحون تاکہ تم فلاح پاؤ۔ یعنی اس سے مجتنب رہنے سے تم مستحق فلاح ہو گے آگے فرماتے ہیں۔

انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ الخ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تم میں عداوت اور بغض ڈلوا دے اور یہ باتیں شراب اور جوئے میں عام طور پر ظہور پذیر ہوتی ہیں۔

شراب نوشی۔ جوئے بازی کا ایک نتیجہ تو یہ ہے کہ اس جرم کے مرتکب آپس میں بغض و عداوت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ ایسے جرائم کے مرتکب یاد الٰہی سے قطعاً غافل ہو جاتے ہیں اور نماز وغیرہ کی طرف ان کا التفات نہیں ہوتا و یصدکم عن ذکر اللہ و عن الصلوۃ کا یہی مفہوم ہے۔ آخر میں فھل انتم منتھون فرما کر تو بیخاً ایسے برے افعال سے روکا گیا۔

کیا تم شراب جوئے سے باز رہو گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سنکر عرض کی ہاں ہم باز رہیں گے

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ۔

اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ڈرتے رہو تو اگر تم منحرف ہو جاؤ اور اطاعت خدا اور رسول نہ کرو۔ تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے۔

marfat.com

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے جو بندہ پئے گا اللہ تعالے کا قطعی فیصلہ ہے کہ قیامت کے دن اس کو طینۃ الخبال پلائے گا طینۃ الخبال جہنمیوں کا پسینہ ہے۔

حضرت ابن عمر سے ہی روایت ہے کہ جس نے دنیا میں شراب پی اور توبہ نہ کی یونہی مر گیا اللہ تعالے اس کو آخرت کی شراب طہور سے محروم کر دے گا رواہ البخاری

حضرت عبداللہ بن مسعود نے روایت کی ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے شراب پی اللہ اس کی چالیس صبح تک کی نماز قبول نہیں فرماتا اگر وہ توبہ کرے تو اللہ توبہ قبول فرماتا ہے پھر اگر وہ اس ذلیل گناہ میں دوبارہ مشغول ہو جائے تو چالیس دن تک کی نماز قبول نہیں کرتا حتی کہ بار بار تکرار پر توبہ بھی قبول نہیں کرتا۔ طینۃ الخبال کا پانی اس کو پلائے گا رواہ الترمذی۔ اس کا حال تو یہ ہے ؎

شب کو مے پی صبح کو توبہ کر لی　　رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

یہ شدید تہدید ہے کہ جب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم الٰہی صاف صاف پہنچا دیا تو ان کا فرض ادا ہو گیا اب جو اعراض و انحراف کرے وہ مستحق عذاب آخرت ہے۔

اب وہ جو شراب حرام کیے جانے سے قبل وفات پا چکے انکی برأت کی گئی چنانچہ ارشاد ہوا۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

نہیں ان پر جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے کوئی گناہ جو انہوں نے کھایا جبکہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور ٹھیک عمل کریں اور ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔

شان نزول: یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو شراب کی حرمت سے قبل انتقال کر چکے تھے تو حرمت شراب کا آنے کے بعد صحابہ کرام کو ان کی فکر ہوئی کہ ان سے اس کا مواخذہ ہوگا یا نہ ہوگا اس کا جواب دے کر مطمئن کیا گیا کہ حکم آنے سے پہلے جو کچھ کھایا پیا اس پر وہ گنہگار نہیں ہیں۔

(روح المعانی ملخصاً)

جناح کی تنوین عموم کے لیے ہے یعنی کسی قسم کا گناہ ہو صغیرہ ہو یا کبیرہ۔ فیما سے مراد شراب جوا سے طعم کا معنی کھانا چکھنا۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے من لم یطعمہ فانہ منی یعنی جو نہر کا پانی نہ چکھے گا نہ پئے گا اب اس آیت میں طعم عام ہے جس میں شراب پینا جوئے کی آمدنی کھانا سب ہی شامل ہیں۔

قرآن کریم میں اتقوا کا لفظ تین جگہ آیا ہے اس کا معنی ڈرنے اور پرہیز کرنے کے ہیں۔ اس میں پہلے شرک

marfat.com

سے ڈرانا اور پرہیز کرنا۔ دوسرے سے شراب اور جوئے سے بچنا تیسرے سے تمام محرمات سے پرہیز کرنا ہے۔ مدارک۔ خازن۔ جمل۔

تقویٰ سے مراد شراب جوئے سے بچنا۔ ایمان سے مراد ایمان پر قائم رہنا ہے اور باقی تمام گناہوں سے بچنا ہے۔ احسان سے مراد بقیہ نیک اعمال کرنا ہے۔ یہاں تین جگہ تقویٰ کا ذکر ہے واللہ یحب المحسنین محسنین سے مراد تقویٰ والے ایمان والے ہیں۔

بامحاورہ ترجمہ رکوع دوم پ۷ سورہ مائدہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

اے ایمان والو ضرور تمہیں آزمائے گا اللہ کچھ بعض شکار سے جس کو پہنچے تمہارے ہاتھ اور نیزے تاکہ پہچان کرا دے اللہ ان کی جو ڈرے اللہ سے غائبانہ تو جو حد سے بڑھے بعد اس کے تو اس کے لیے عذاب دردناک ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَن قَتَلَهُ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ ۗ عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ ۚ وَمَنْ عَادَ فَيَنتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ۝

اے ایمان والو نہ مارو شکار جبکہ تم احرام میں ہو اور جو مارے تم میں سے عمداً تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا مویشی سے دے حکم کریں اس کا تم میں سے دو ثقہ آدمی یہ قربانی کعبہ کو پہنچے یا کفارہ چند مساکین کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اب دوبارہ کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۖ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝

حلال ہے تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور حرام ہوا شکار تم پر خشکی کا جب تک تم احرام میں ہو اور ڈرو اللہ سے جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے۔

marfat.com

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

کیا اللہ نے کعبہ کو ادب والا گھر قیام کرنے کو لوگوں کے لیے اور حرمت والے مہینہ اور قربانی اور قلادہ والی کو یہ اس لیے کہ تم جانو بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

جان لو کہ بے شک اللہ سخت عذاب والا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝

نہیں رسول پر مگر حکم پہنچانا اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

فرما دیجئے برابر نہیں گندہ اور ستھرا اگرچہ تجھے گندہ کی کثرت پسند آئے تو ڈرو اللہ سے اے عقل والو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

حل لغات رکوع دوم پ۷ سورۂ مائدہ

یٰٓاَیُّھَا	اے	الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	ایمان لانے والو
لَا تَقْتُلُوا	نہ مارو	شَیْدٌ	کچھ بعض
تَنَالُہٗ	پہنچے اس تک	وَ	اور
اَیْدِیْکُمْ	تمہارے ہاتھ	اَیْدِیْکُمْ	تمہارے ہاتھ
لِیَعْلَمَ	تاکہ ظاہر کرے	اللّٰہُ	اللہ
بِالْغَیْبِ	بن دیکھے	مَنْ	تو جو
ذٰلِکَ	اس کے	خَافَہٗ	اس سے ڈرتا ہے
یٰٓاَیُّھَا	اے	بِالْغَیْبِ	بن دیکھے
تَقْتُلُوا	مارو	فَلَہٗ	تو اسکے لیے
حُرُمٌ	احرام میں ہو	الَّذِیْنَ	وہ جو
الصَّیْدَ	شکار	الصَّیْدَ	شکار
وَ	اور	وَ	اور
اٰمَنُوْا	ایمان لائے ہو	لَیَبْلُوَنَّکُمُ	ضرور آزمائے
شَیْءٍ	کچھ بعض	مِنَ الصَّیْدِ	شکار سے
وَ	اور	وَاحْکُمْ	تمہارے بیچ
مَنْ	اس کو جو	یَخَافُہٗ	اس سے ڈرتا ہے
اعْتَدٰی	حد سے بڑھے	بَعْدَ	بعد
عَذَابٌ	عذاب ہے	اَلِیْمٌ	دردناک
اٰمَنُوْا	ایمان لائے ہو	لَا	نہ
وَاَنْتُمْ	اور جبکہ	اَنْتُمْ	تم
حُرُمٌ	احرام میں ہو	قَتَلَہٗ	مارے اسکو

marfat.com

منکم - تم سے
ما - اس کے سے
یہ - اس کا
ھدیا - قربانی
کفارۃ - کفارہ دے
عدل - برابر
وبال - وبال
اللہ - اللہ نے
من - جو
منہ - اس سے
ذو - بدلہ
صید - شکار
متاع - سامان ہے
لکم - تمہارے لیے
و - اور
صید - شکار
و - اور
الیہ - اسکی طرف
الکعبۃ - کعبہ کو
للناس - لوگوں کے
و - اور
ذلک - یہ
اللہ - اللہ
السماوات - آسمانوں کے
الارض - زمین کے
بکل - ہر

متعمدا - جان بوجھ کر
قتل - جو مارا
فجزاء - تو بدلہ اسکا
من النعم - مویشی سے
یحکم - فیصلہ کریں
منکم - تم میں سے
او - یا
او - یا
صیاما - روزے
لیذوق - تاکہ چکھے
وبال - سزا
امرہ - اپنے کا
سلف - گذر چکا
ینتقم - تو بدلے گا
اللہ - اللہ
عزیز - غالب
لکم - تمہارے لیے
طعامہ - اس کا کھانا
للسیارۃ - مسافروں کے
علیکم - تم پر
حرما - احرام میں
الذی - وہ کہ
الیہ - اسی
تحشرون - اکٹھے کیے جاؤ گے
لعلکم - تاکہ تم
تھتدون - راہ پاؤ

ذلک - اس کے
امر - کام
عما - اس سے جو
عاد - اب کریگا
و - اور
ینتقم - لیتا ہے بدلہ
الیہ - اسکی طرف
عزیز - غالب
ذو - بدلہ
ھدیا - قربانی
بالغ - پہنچتی
طعام - کھانا
مساکین - مسکینوں کا
صیاما - روزے
ذوقوبال - سزا
امرہ - اپنے کا
سلف - گذر چکا
ینتقم - تو بدلے گا
اللہ - اللہ
احل - حلال کیا گیا
و - اور
و - اور
حرم - حرام ہے
ما دمتم - جبتک رہو تم
محرما - احرام میں
الذی - وہ کہ
الیہ - اسی
حشر - جمع کیے جاؤ گے

مثل - مثل
یحکم - فیصلہ کریں
منکم - تم میں سے
او - یا
او - یا
لیذوق - تاکہ چکھے
عفا - معاف کیا
و - اور
اللہ - اللہ
عزیز - غالب
لکم - تمہارے لیے
طعامہ - اس کا کھانا
للسیارۃ - مسافروں کے
علیکم - تم پر
حرما - احرام میں
الذی - وہ کہ
الیہ - اسی
جعل - بنایا
للناس - لوگوں کے
البیت - گھر
الحرام - حرمت والا
الشھر - مہینہ
الھدی - قربانی
و - اور
القلائد - گلے میں پٹے
لتعلموا - اس لیے کہ تم جان لو کہ
یعلم - جانتا ہے
ما - جو
و - اور
ما - جو
ان - بیشک
علیم - جانتا ہے

فی - میں
فی - میں
اللہ - اللہ
ان - بیشک
ف - بیچ
اللہ - اللہ
اعلموا - جان لو
ان - بیشک
ف - بیچ
اللہ - اللہ
السماوات - آسمانوں کے
الارض - زمین کے
بکل - ہر
شیء - چیز کو
علیم - جانتا ہے

marfat.com

ان - بیشک
واللہ - اللہ
رحیم - مہربان ہے
الا - مگر
البلغ - پہنچانا
ما - جو
کنتم - تم
تبدون - تم ظاہر کرتے ہو
تکتمون - پوشیدہ رکھتے ہو
قل - کہہ
لا - نہیں
یستوی - برابر
و - اور
الخبیث - گندا
لو - اگرچہ
فاتقوا - تو ڈرو
لعلکم - تاکہ تم
شدید - سخت
اللہ - اللہ
علی - اوپر
و - اور
تبدون - تم ظاہر کرتے ہو
تکتمون - پوشیدہ رکھتے ہو
و - اور
الخبیث - گندا
و - اور
الخبیث - گندے کی
اولوالالباب - عقل والو
لعلکم - تاکہ تم
العقاب - عذاب دینا ہے
غفور - بخشنے والا
الرسول - رسول کے
اللہ - اللہ
و - اور
قل - کہہ
لا - نہیں
یستوی - برابر
و - اور
الخبیث - گندا
لو - اگرچہ
فاتقوا - تو ڈرو
لعلکم - تاکہ تم
الخبیث - گندے کی
اولوالالباب - عقل والو
تفلحون - فلاح پاؤ

مختصر تفسیر رکوع ۲ پ ۷ سورۃ مائدہ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّیْدِ تَنَالُهٗۤ اَیْدِیْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّخَافُهٗ بِالْغَیْبِ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔

اے ایمان والو تمہیں اللہ آزمائے گا ایسے بعض شکار سے جس تک تمہارا ہاتھ اور نیزے پہنچیں تاکہ اللہ پہچان کرا دے ان کی جو ڈرتے ہیں اللہ سے غائبانہ تو جو حد سے بڑھے اس کے بعد تو اس کے لیے ہے عذاب دناک۔

شان نزول: ۶ھ میں بندہ سو چالیس مسلمان عمرہ کے ارادہ سے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان مسلمانوں کو چند امتحانات میں مبتلا کیا جن میں وہ خاندار کامیاب رہے ان امتحانوں میں ایک امتحان یہ تھا کہ صحابہ کرام میں بکثرت شکار کا شوق رکھتے تھے لیکن حالت احرام میں خشکی کے جانوروں کا شکار کرنا حرام ہے۔

یہ حضرات جب مقام حدیبیہ میں پہنچے اور وہاں چند یوم قیام فرمایا اور بغیر عمرہ کیے واپس ہونا پڑا ان کے خیموں میں اس طرح پرند چرند اور شکار کے جانور گھس آتے کہ اگر یہ حضرات چاہتے تو ہاتھوں سے شکار کر لیتے۔ اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو خبردار کیا گیا، اور تمام مسلمان صحابہ حکم کی تعمیل میں ثابت قدم

marfat.com

رہے۔ روح المعانی۔ خازن عن ابن ابی حاتم عن مقاتل۔

لیبلونکم اللہ۔ بلوے سے ہے جس کے معنی آزمائش و امتحان ہے اسی کو بلا یعنی مصیبت کہتے ہیں صید کے معنی شکار کے ہیں یعنی شکار والے جانور۔ تنالہ۔ نیل سے بنا اس کے معنی ہیں پانا۔

فمن اعتدی بعد ذلک۔ یعنی ایسے موقعہ پر جیسا کہ حدیبیہ کا تھا حکم کی تعمیل نہ کرے اور نافرمانی کرے فلہ عذاب الیم۔ تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اس آیت کریمہ سے چند مسائل مستنبط ہوتے ہیں۔

محرم یعنے جو حالت احرام میں ہو اسے خشکی کے کسی جانور کا شکار کرنا حرام ہے مادمتم حرما جبتک وہ احرام میں ہو۔

کسی جانور کی طرف شکار کرنے کے لیے اشارہ کرنا بھی یا زبان سے بتانا بھی شکار میں داخل ہے اور ایسا کرنا بھی ممنوع ہے۔

محرم کو بحالت احرام ہر وحشی جانور کا شکار منع ہے خواہ وہ حلال جانور ہو یا حرام۔

مندرجہ ذیل جانور مارنا معاف ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں چھ جانوروں کا ذکر آیا ہے۔ سانپ کا مزید ذکر ہے یہ روایت بخاری اور ابوداؤد نے حضرت ابوسعید خدری سے کی ہے:

کاٹنے والا کتا۔ کوا۔ بچھو۔ چیل۔ چوہا۔ بھیڑیا۔ سانپ یہ وہ جانور ہیں جنہیں حضور نے فاسق فرمایا ان کے قتل کی بحالت احرام اجازت ہے۔

مچھر۔ پسو۔ چیونٹی۔ مکھی حشرات الارض۔ حملہ آور درندے ان کا مارنا معاف ہے تفسیر احمدی

محرم کو بحالت احرام جو جانور شکار کرنا ممنوع ہیں وہ عمداً ہوں یا خطأً ہر حال میں ممنوع ہیں۔ عمداً کی ممانعت تو آیہ کریمہ سے واضح ہے اور خطا کا منع حدیث ابوالبدیہ سے ثابت ہے چنانچہ تفسیر نسفی میں ہے لان اللہ تعالیٰ انزل الکتاب بالعمد وعادت السنۃ بالخطاء۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْیًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِیَامًا لِّیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔

اے ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ ہے

marfat.com

کردیا ہی جانور مویشی سے دے فیصلہ کریں تم میں دو ثقہ آدمی یہ قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے اللہ نے معاف کیا جو ہو گذرا اور جو اب کریگا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے۔

شان نزول: حضرت ابوالیسر نے بحالت احرام ایک وحشی بیل گائے کا شکار کر لیا اس پر اعتراض ہوا تو وہ بارگاہ نبوت علیہ السلام میں حاضر ہوئے اور اپنے قصور کی خبر دی تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

فجزاء مثل ما قتل کا یہ مطلب ہے کہ ویسا ہی جانور دے یعنی قیمت میں مارے ہوئے جانور کے برابر ہو کذا قال ابو حنیفۃ و ابو یوسف رحمہما اللہ اور امام محمد اور شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک صورت و خلقت کے مارے ہوئے جانور کی مثل ہونا مراد ہے۔ مدارک۔ تفسیر احمدی

یحکم بہ ذوا عدل منکم کے یہ معنی ہیں کہ قیمت کا اندازہ کرنے کے لیے دو ثقہ مسلمان ہوں جو قیمت کا اندازہ کریں اور قیمت وہاں کی معتبر ہے جہاں شکار مارا گیا یا اس کے قریب کے مقام کی

ھدیا بالغ الکعبۃ یعنی کفارہ کا جانور حرم مکہ کے باہر ذبح کرنا درست نہیں مکہ مکرمہ میں ہونا چاہیے اور کعبۃ اللہ شریف کے اندر بھی ذبح جائز نہیں۔ اسی لیے بالغ الکعبۃ یعنی کعبہ کو پہنچے فرمایا کعبہ کے اندر نہیں فرمایا۔

او کفارۃ طعام مساکین اور کھانے کا کفارہ چند مساکین کو اس میں مکہ مکرمہ کی قید نہیں باہر بھی دیا جا سکتا ہے۔ تفسیر احمدی

او عدل ذلک صیاما یا اس کے برابر روزے۔

مسئلہ:۔ شکار کی قیمت کا غلہ خرید کر مساکین کو اس طرح دے کہ ہر مسکین کو نصف صاع گندم یا ایک صاع جو یا کھجور ہو جائیں تو جتنے مساکین میں اس حساب سے تقاسم ہو اس کے عدد پر روزے رکھے جا سکتے ہیں۔

فتحریر مساکین میں کفارہ ادا ہوا تو تین روزے رکھنے جائز ہیں چار یا پانچ میں کفارہ تقسیم ہوا تو چار یا پانچ روزے چاہئیں اس میں عدم وجدان و استطاعت کی شرط نہیں اور

لیذوق وبال امرہ یعنی اپنے کام کا وبال چکھے۔ علامہ آلوسی فرماتے ہیں: قیل بجزاء وقیل بصیام او بطعام وقیل بفعل منفر دھو جزی اوشر عنا خلافا وغیرہ والوبال فی الاصل الثقل ومنہ الوابل للمطر الکثیر والوبیل للطعام الثقیل الذی لا یستمرع هضمه

عفا اللہ عما سلف سے یہ مراد ہے کہ دور جہالت میں شکار وغیرہ اگر کر لیا گیا تو وہ معاف ہے۔

marfat.com

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝

حلال ہوا تمہارے لیے شکار دریا کا اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور حرام ہوا تم پر خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو اور ڈرو اللہ سے جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے۔

أُحِلَّ۔ حلال مباح۔ احرام کی حالت میں۔ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ۔ بحر سے مراد مطلق پانی ہے۔ دریائی شکار وہ ہے جو پانی میں ہی پیدا ہوا اور پانی میں ہی رہے جیسے مچھلی وغیرہ۔ طعام سے مراد مچھلی ہے جسے دریا یا بحر کنارے پر پھینک دے اور مر جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سب کا یہی قول ہے کہ محرم کو دریائی شکار کرنا بھی حلال ہے۔ سیارہ۔ راہگیر مسافر ایک ہو یا چند ہوں۔

اس آیت کریمہ میں وضاحت فرما دی گئی کہ محرم کو بحالت احرام بھی دریا کا شکار حلال ہے۔ اور خشکی کا حرام۔ دریا کا شکار وہ ہے جس کی پیدائش دریا میں ہو اور خشکی کا وہ جس کی پیدائش پانی سے باہر خشکی میں ہو۔

حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ۔ یہ احرام والوں کے لیے دوسرا حکم ہے تاکید کے لیے کہ خشکی کا جانور حرام ہے۔

جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ذَٰلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

اللہ نے بنایا کعبہ کو ادب کا گھر لوگوں کے قیام کا سبب اور حرمت والے مہینہ اور حرم کی قربانی اور قلادہ پڑے جانور یہ اس لیے کہ تم جانو کہ بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یہ کہ اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔ اچھی طرح جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے اور یہ کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے

کعبہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے جو عکرمہ اور مجاہد سے مروی ہے کہ کعبہ کو کعبہ اس لیے کہتے ہیں کہ مربع ہے۔ مکعبہ کی جمع کواعب ہے۔ کعبہ کی سطح سمندر سے بہت اونچی ہے۔ اس کا چوڑا اس کا ذکر دنیا میں بلند ہے اس لیے اس کو کعبہ کہا جاتا ہے۔

اور تکعیب تربیع ہے۔ اور لغت میں ہر اس گھر کو کعبہ کہہ سکتے ہیں جو مربع ہو اور کبھی بلندی کے معنی

marfat.com

میں بھی تکعب آتا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ کعبہ کو کعبہ اس کی بلندی کی وجہ میں کہا گیا۔ جیسے کعب الانسان ٹخنے کو کہتے ہیں اس لیے کہ وہ اونچا ہوتا ہے۔ کَعَبَتِ الْمَرْأَةُ۔ عورت کی چھاتیوں کو کہتے ہیں جبکہ وہ اٹھی ہوئی ہوں۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ کعبہ نام اس کی یکتائی اور بے مثل ہونے کی بنا پر ہوا لیکن کرمانی نے اس کا رد کر دیا ہے۔ روح المعانی

پھر کعبہ کو بیت الحرام اس لیے کہا کہ دنیا میں اس کی عظمت ہے اسی لیے اس کی حرمت کے لیے بیت الحرام کہا گیا اور

قِيٰمًا لِّلنَّاسِ اس لیے کہا گیا کہ وہاں امور دین و دنیوی کا قیام ہوتا ہے۔ خائف وہاں پناہ لیتا ہے چنانچہ اس کی حرمت کے لیے ہی ارشاد ہوا من دخلہ کان امنا ضیقوں کو وہاں امن ملتا ہے تاجر وہاں نفع پاتے ہیں حج و عمرہ کرنے والے وہاں حاضر ہو کر مناسک ادا کرتے ہیں اور

والشهر الحرام سے مراد ماہ ذی الحجہ ہے یہ وہ مہینہ ہے جس کی نویں تاریخ کو حج کرتے ہیں۔

والهدی والقلائد۔ ہدی قربانی کا جانور اور اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا قلادہ ڈالنا۔ یہ قلائد قلادہ کی جمع ہے یعنی ہار جو ہدی کے گلے میں ڈالا جاتا ہے تاکہ پہچان لیا جائے کہ یہ قربانی کا جانور ہے اور حرم سے منیٰ کی طرف ہدی یعنی قربانی ہار ڈال کر لے جانا زیادہ ثواب ہے۔

ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

ان تمام امور میں تمہارے مصالح مضمر ہیں اللہ تعالیٰ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسے جانتا ہے اللہ کو ہر شے کا علم ہے اس کا کوئی فعل اور حکم حکمت سے خالی نہیں۔

تو تم حرم اور احرام کی حرمت کا لحاظ رکھو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کا ذکر فرمانے کے بعد اپنی صفت شدید العقاب ذکر فرمائی تاکہ احسان سے رحمت اور تکمیل ایمان ہو اس کے بعد صفت غفور رحیم بیان فرما کر اپنی رحمت واسعہ کا بیان فرمایا۔ اب چونکہ رسول مجتبیٰ حکم پہنچا کر فارغ ہو چکے تو مسلمانوں پر اطاعت لازم ہے اور عذر کی گنجائش باقی نہ رہی آگے ارشاد ہے۔

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝

رسول پر نہیں مگر حکم پہنچا دینا اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔

اس لیے کہ اس ذات علیم و خبیر کو ہر ایک کے ظاہر و باطن نفاق و اخلاص سب کا علم ہے آگے ارشاد ہے۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ

marfat.com

تَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ فرمادیجئے کہ گندا اور پاک برابر نہیں اگرچہ تجھے گندگی کی کثرت پسند آئے تو اللہ سے ڈرتے رہو اے عقل والو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اس میں حضور مخاطب ہیں یا امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام یعنی حلال وحرام نیک وبد مسلم وکافر اور کھرا کھوٹا ایک درجہ میں نہیں ہوسکتا یعنے ذاثروا الطیب وان قل علی الخبیث وان کثر وقیل ھو عام فی حلال المال وحرامہ وصالح العمل وطالحہ وجید الناس ورديهم۔ تفسیر نسفی۔

حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایک تو مسلم بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میں حالت کفر میں شراب کی تجارت کرتا تھا مجھے اس سے بہت نفع حاصل ہوا اب میں بہت مالدار ہوں اور وہ مال میرے پاس موجود ہے اگر میں وہ مال کار خیر میں خرچ کردوں تو کیا مجھے ثواب ملیگا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اگر وہ مال تم حج وجہاد جیسی اعلیٰ عبادت میں بھی خرچ کرو تب بھی وہ تم کو مچھر کے پر کے برابر بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اللہ تعالیٰ طیب ہے وہ طیب ہی قبول کریگا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

بامحاورہ ترجمہ رکوع سوم پ ۷ سورہ مائدہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝	اے ایمان والو نہ پوچھو ہر چیز کے متعلق اگر وہ ظاہر کی گئیں بری معلوم ہوں گی تمہیں اور اگر پوچھو گے ان کے متعلق جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہے ظاہر کر دی جائیں گی اللہ انہیں معاف کر چکا ہے اور اللہ بخشنے والا علم والا ہے
قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۝	تم سے پہلے جس قوم نے وہ سوال کیے تو وہ صبح اس سے منکر ہوگئے۔
مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَاۗىِٕبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَاَكْثَرُهُمْ	نہیں کیا اللہ نے کان چرا ہوا اور نہ بحیرا اور نہ وصیلہ اور نہ حامی لیکن وہ لوگ جو کافر ہوئے افترا کرتے ہیں اللہ پر جھوٹ اور اکثر ان میں

marfat.com

لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِىْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۚ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ

بے عقل ہیں۔

اور جب کہا جائے انہیں کہ آؤ اس طرف جو اتارا اللہ نے رسول کی طرف تو کہتے ہیں ہمیں کافی ہے جس پر پائے ہم نے اپنے باپ دادا کیا اگرچہ انکے باپ دادا کچھ نہ جانیں اور نہ ہدایت پائیں۔

اے ایمان والو لازم پکڑو اپنی جانوں کو نہیں نقصان دے گا تمہیں جو کوئی گمراہ ہوا جبکہ تم ہدایت پر ہو اللہ کی طرف تم سب کا لوٹنا ہے تو بتا دے گا تمہیں جو کچھ تم کرتے تھے۔

اے ایمان والو گواہی تم میں جبکہ آئے تمہیں کسی کو موت وصیت کرتے وقت دو عادل تم میں سے یا غیروں میں سے اگر تم سفر کرو تو پہنچے تمہیں موت کا حادثہ روکو دونوں کو نماز کے بعد تو وہ قسم کھائیں اللہ کی اگر تم شک میں پڑو ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے اگرچہ قریبی رشتہ دار ہو اور نہ چھپائیں گے گواہی اللہ کی ہم اگر ایسا کریں تو ضرور گنہگار ہیں۔

تو اگر پتہ چلے کہ وہ دونوں کسی گناہ کے مرتکب ہیں تو دوسرے ان کی طرف کھڑے ہوں ان سے جنہوں نے حق لے کر جھوٹی گواہی دی تو وہ دونوں قسمیں کھائیں اللہ کی کہ ہماری گواہی صحیح ہے ان کی شہادت سے اور ہم حد سے نہ بڑھے اگر ایسا ہو تو ہم ظالم ہیں۔

یہ قریب تر ہے اس سے کہ لائے گواہی ان کے اوپر یا خوف کریں کہ ان کی قسمیں رد کر دی جائیں اور

marfat.com

اَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝	ڈرو اللہ سے اور سنو اللہ راہ نہیں دیتا فاسقوں کو۔

حل لغات رکوع سوم پ۷ سورۃ مائدہ

یا ایہا - اے	الذین - وہ جو	امنوا - ایمان لائے ہو	لا - نہ
تسئلوا - سوال کرو	عن اشیاء - چیزوں سے	ان - اگر	تبد - ظاہر کی جائیں
لکم - تمہارے لیے تو	تسؤ - بری لگیں	لکم - تم کو	و - اور
ان - اگر	تسئلوا - سوال کرو گے	عنہا - ان سے	حین - جبکہ
ینزل - اتارا جاتا ہے	القرآن - قرآن	تبد - ظاہر کی جائینگی	لکم - تمہارے لیے
عفا - معاف کیا	اللہ - اللہ نے	عفا - اس سے جو	سلف - گزر چکا
و - اور	اللہ - اللہ	غفور - بخشنے والا	حلیم - حلم والا ہے
قد - بیشک	سالہا - پوچھا تھا یہی	قوم - ایک قوم نے	من قبلکم - تم سے پہلے
ثم - پھر	اصبحوا - ہو گئے	بہا - اس سے	کافرین - منکر
ما - نہیں	جعل - بنایا	اللہ - اللہ نے	من بعدہا - کہ ان کے بعد ہوا
و - اور	لا - نہ	سائبۃ - بحیرہ	و - اور
لا - نہ	وصیلۃ - وصیلہ	و - اور	لا - نہ
حام - حامی	و - اور	لکن - لیکن	الذین - وہ جو
کفروا - کافر ہیں	یفترون - بناتے ہیں	علی - اوپر	اللہ - اللہ کے
الکذب - جھوٹ	و - اور	اکثر - اکثر	ہم - ان کے
لا - نہیں	یعقلون - عقل رکھتے	و - اور	اذا - جب
قیل - کہا جاتا ہے	لہم - ان سے	تعالوا - آؤ	الی - طرف
ما - اس کے جو	انزل - اتاری	اللہ - اللہ نے	و - اور
الی - طرف	الرسول - رسول کی	قالوا - تو کہتے ہیں	حسبنا - کافی ہے ہم کو
ما - وہ جو	وجدنا - پایا	نا - ہم نے	علیہ - اس پر

marfat.com

اٰباء - باپ دادا
کان - ہوں
یعلمون - جانتے
یھتدون - راہ پاتے
علیکم - بچاؤ
کم - تم کو
اھتدیتم - تم ہدایت پر ہو لی - طرف
جمیعا - سب کو
تعملون - عمل کرتے
شھادۃ - گواہی
احد - ایک
الوصیۃ - وصیت کے
منکم - تم میں سے
ان - اگر
الارض - زمین کے
تحبسونھما - روکو دونوں کو
باللہ - اللہ کی
نشتری - خریدیں گے ہم
لو - اگرچہ
لا - نہ
انا - بیشک ہم
اثم - پڑے
الشاھدین - گواہ
من الذین - اس سے
فیقسمان - تو قسم کھائیں

نا - اپنے کو
اٰباؤ - باپ دادا
شیئا - کچھ بھی
یا ایھا - اے
انفسکم - اپنی جانوں کو
من - جو
ضل - گمراہ ہوا
اللہ - اللہ کی ہے
بما - جو
الذین - وہ جو
اذا - جب
الموت - موت
ذوا - صاحب
اثنان - دو آدمی
او - یا
انتم - تم
فاصابتکم - تو پہنچے تم کو
بعد - بعد
ان - اگر
بہ - اسکے ساتھ
کان - ہو
ذا قربی - رشتہ دار
شھادۃ - گواہی
اثما - وہ
یقومان - کھڑے ہوں
علیھم - اوپر
استحقا - جرمی لیکر
باللہ - اللہ کی

لو - اگرچہ
لا - نہ
لا - نہ
اٰمنوا - ایمان لائے ہو
یضر - نقصان دیگا
اذا - جب
مرجعکم - تم کو لوٹنا
کنتم - تھے تم
اٰمنوا - ایمان لائے ہو
حضر - حاضر ہو
حین - وقت
عدل - انصاف
من غیرکم - اور لوں سے
فی - بیچ
الموت - موت کا
فیقسمان - تو قسم کھائیں
لا - نہیں
و - اور
و - اور
اللہ - اللہ کی
فان - پھر اگر
استحقا - کرے ہیں
مقامھما - ان کی جگہ
الاولیٰن - گواہی دے
احق - سچی ہے

marfat.com

من شہادتہا۔ ان کی گواہی سے
اعتدینا۔ حد سے بڑھے ہم
الظالمین۔ ظالموں سے
یاتوا۔ لائیں
او۔ یا
ایمان۔ قسم
اتقوا۔ ڈرو
و۔ اور
القوم۔ قوم

و۔ اور
انا۔ بیشک ہم
ذلک۔ یہ
بالشہادۃ۔ گواہی
یخافوا۔ خوف کرو
بعد۔ بعد
اللہ۔ اللہ سے
و۔ اور
الفاسقین۔ فاسقین کو

ما۔ نہیں
اذا۔ اس وقت
ادنی۔ بہت قریب ہے
علی۔ اس کے
ان۔ یہ کہ
ایمانہم۔ انکی قسم کے

تبد۔ ظاہر کی جائیں
لکم۔ ہوں گے
ان۔ یہ کہ
وجہہا۔ روبرو
ترد۔ رد کردیگا
و۔ اور
اسمعوا۔ سنو
یہدی۔ ہدایت دیتا

مختصر تفسیر رکوع سوم پ سورۃ مائدہ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝

اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے جب کہ قرآن نازل ہو رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی اللہ انہیں معاف کر چکا ہے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔

شان نزول:۔ بعض منافقین دل لگی اور مذاق کے طور پر حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم سے غیر ضروری باتیں پوچھا کرتے تھے اور بے فائدہ سوال کرتے تھے کوئی کہتا کہ میرا باپ کون ہے کوئی کہتا کہ حضور میری اونٹنی کہاں ہے یہ طریقہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاطر عاطر پر گراں گذرا ایک دن سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم منبر اقدس پر تشریف لائے اور فرمایا کہ آج جو کچھ پوچھنا ہے پوچھ لو ہم ہر ایک کی ہر بات کا پورا پورا جواب دیں گے۔

ایک شخص عبداللہ کھڑا ہوا عرض کرنے لگا حضور میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے تو اپنے باپ سے ہے۔ دوسرے نے عرض کیا حضور میرا باپ کون ہے فرمایا شیبہ کا آزاد کردہ غلام سالم یعنے تو حرامی ہے ایک شخص نے کہا حضور میرا انجام کیا ہے۔ فرمایا جہنم۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہو

marfat.com

گئے اور عرض کی رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ۔ ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہیں اور دین اسلام سے خوش ہیں اور نبوت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر متبع ہم اللہ کے ساتھ تمام فتنوں سے پناہ مانگتے ہیں۔

حضرت عمر نے جب حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے تیور دیکھے تو عرض کی یا رسول اللہ ہم بارگاہ الٰہی میں توبہ کرتے ہیں یعنی سب سے پردے رہنے دیجئے۔ بخاری جلد اول باب الغضب فی التعلیم

مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں خطبہ میں فرمایا اے لوگو اللہ نے تم پر حج فرض کیا تو تم حج کیا کرو۔

ابن ہمام فرماتے ہیں کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا حج ہر سال فرض ہے؟ حضور علیہ السلام نے خاموشی اختیار فرمائی انہوں نے تین بار یہی سوال کیا حضور علیہ السلام نے خاموشی اختیار فرمائی۔ انہوں نے چوتھی بار عرض کیا تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر ہم ہاں کہہ دیتے تو حج ہر سال ہی فرض ہو جاتا اور تم میں اس کی استطاعت نہ ہوتی۔ پہلی قومیں کثرت سوال کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔ انبیاء علیہم السلام کے احکام کے خلاف عمل کرنے سے ان کی تباہی ہوئی جب ہم تم کو کسی کام کا حکم دیں تو جس قدر تم میں طاقت ہو کر لیا کرو اور جب ہم منع کریں تو اسے چھوڑ دو۔ (روح المعانی) اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ: اس کا مادہ سَئَلَ ہے اس کے معنی مانگنا ہے۔ یہ جمع ہے شیء کی جمع شیاء جمع شے کی ہے یعنی اے ایمان والو تم ہمارے محبوب سے ایسی چیزوں کے متعلق نہ پوچھا کرو کہ اگر وہ بتا دی جائیں تو تم کو غمگین کریں یا تم کو مشقت میں ڈال دیں۔

اِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ: آیات قرآنیہ کے نزول کا زمانہ ہے تم ایسے سوالات کرو کہ تم مصیبت یا مشقت میں گرفتار نہ ہو جاؤ۔ آخر میں فرمایا گیا۔

عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا: عفو بمعنی معافی۔ اس سے قصور جرم مٹ جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو معاف فرما دیا جن کی ممانعت نہیں ہے وہ مباح کر دیں۔

اسی بنا پر ارباب اصول نے اصل اشیاء میں اباحت مانی اور مسکوت عنہ کو مباح قرار دیا۔ مامور بہ کی تعمیل امر لازم قرار دی۔ یہی وجہ ہے کہ عہد رسالت سے آج تک ہزارہا اشیاء یوشیدنی اور ماکولات میں حتیٰ کہ سواریوں میں ہمارے سامنے ہیں ان سب کے متعلق ہمارے پاس ماخذ حکم آیہ کریمہ عفا اللہ عنہا موجود ہے جس کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ جائے، جائکیں، چمچے، شیشہ کے گلاس، انواع و اقسام کے پارچات

marfat.com

موٹر کار، سائیکل، ایروپلین اور کیا کیا ایجادات ہیں اسوقت تک سب مباح ہیں جبتک ہمیں شرعی حکم نہ ملے ریشم چونکہ مردوں پر حرام ہے اس لیے اس کے ملبوسات مردوں پر حرام لیکن ریشم جیسی چمکیلی خوشنما رنگین ہزارہا قسم کی چیزیں جو آرہی ہیں جبتک وہ ریشم ثابت نہ ہوں ہمارے لیے مباح ہیں۔ سرخی رنگ مردوں کے لیے منع فرمایا حتی کہ ایک صحابی کا سرخ قمیض دیکھ کر زنی اہل النار جنیوں کا لباس فرما کر اظہار ناراضگی کیا لہذا وہ مردوں پر ممنوع اور عورتوں کے لیے مباح ہوگیا۔ چاندی سونے کے برتن گلاس وغیرہ استعمال کرنا یوں ممنوع ہوا کہ حضور نے انکا استعمال منع فرمایا اسکے علاوہ چینی کٹلٹ قلمی دار چمچہ۔ پھولدار اشیاء رنگین پلیٹیں سب مباح ہوئیں اب آگے ارشاد ہے

قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ ۝

تم سے پہلے ایک قوم نے ایسے ہی سوال کرکے انکار کیا اور کافر ہوگئے

لہذا تم کثرت سوال سے انبیاء کرام کی مخالفت اپنے سر لے کر منکر حتی کہ کافر نہ ہو جانا کیونکہ اصول یہ ہے المطلق یجری علی اطلاقہ والمقید تجری علی تقییدہ حکم مطلق ہمیشہ اپنے اطلاق پر ہوتا ہے۔ اور مقید حکم اس تقیید کے ساتھ ہوتا ہے

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَّلَا سَائِبَةٍ وَّلَا وَصِيلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝

اللہ نے نہیں کیا کان چرا اور نہ بحیرا اور نہ وصیلہ اور نہ حامی لیکن کافروں نے تراشیدہ باندھی کی اللہ پر جھوٹی اور ان میں اکثر بے عقل ہیں۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيرَةٍ۔ عربی میں جَعَلَ بمعنی خَلَقَ کے معنی میں آتا ہے اور کبھی بنانے کے معنی میں جیسے جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ اللہ نے تاریکیاں اور روشنی پیدا کیں۔ یا جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ رب نے تم کو زمین کا خلیفہ بنایا۔

یعنی اللہ نے کوئی بحیرہ کوئی سائبہ وغیرہ حرام نہ فرمائیں

زمانہ جاہلیت میں مشرکین کا یہ دستور تھا کہ اپنے مویشیوں کے اوپر چند مفروضوں کے ساتھ ایک فرضی فریضہ گھڑ کر اسے اللہ تعالے کے نام کی منت قرار دے لیتے اس کا رد تو ما جَعَلَ اللّٰهُ میں فرما دیا گیا بحیرہ۔ سائبہ۔ وصیلہ۔ حام انواع و اقسام مقرر کیے چنانچہ

تجزیہ۔ بروزن فعیلہ۔ بحر کے معنی چیرنا ہے۔ دریا کو اسی لیے بحر کہتے ہیں کہ اس کا پانی زمین کو چیرتا ہے اور اپنا راستہ بناتا ہے۔ بحیرہ کا معنی چیرا ہوا۔ زمانہ جاہلیت میں جو اونٹنی پانچ بار بچے جن دیتی اور اس کا پانچواں

marfat.com

بچہ نر ہوتا تو اس کا کان چیر کر اسے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور اس کا نام بحیرہ رکھ دیتے اس کے متعلق یہ قانون گھڑا ہوا تھا کہ اس پر سواری کرنا حرام ہے۔ ذبح کرنا ممنوع اگر کسی کے باغ یا کھیت میں گھس جاتا تو اسے کھانے پینے سے نہ روکتے اس کا دودھ بتوں پر چڑھاتے تھے خود نہیں پیتے تھے بلکہ بت خانے کے وہ دودھ استعمال کرتے۔

وَلَا سَائِبَۃٍ۔ تاکید نفی کے لیے ہے۔ سائبہ سیب چھوڑنا۔ یعنی چھوڑا ہوا۔ آزاد کیا ہوا۔ اہل عرب کا دستور تھا کہ جب کوئی شخص سفر کو جاتا یا بیمار ہو جاتا تو یہ نذر مانتا کہ اگر میں سفر سے بخیریت واپس آجاؤں یا بیماری سے تندرست ہو جاؤں تو میری اونٹنی سائبہ ہوگی یعنی بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے جسے بنجار کہا جاتا ہے اسی کو ہندوستان میں بجھار یا بجار سانڈ کہتے ہیں اور یہ رسم آج تک مشرکین ہند میں بیلوں پر مروج ہے۔ اس کا حکم وہی ہے جو بحیرہ کا۔ اس سے نفع اٹھانا ہے بحیرہ کی طرح ممنوع تھا اور یہ آزاد پھرتی رہتی ہیں۔

وَلَا وَصِیلَۃٍ:۔ وصل کے معنی ملانا۔ زمانہ جاہلیت میں جب کسی بکری کے سات بچے ہو جاتے اور ساتواں بچہ نر ہوتا تو اسے ذبح کر کے صرف مرد ہی کھا سکتے تھے۔ عورتوں کے لیے وہ حرام ہوتا تھا اور اگر وہ ہوتا تو اسے بکریوں میں چھوڑ دیتے تھے اور اگر نر و مادہ کا جوڑا پیدا ہوتا تو کہتے تھے کہ یہ دونوں بہن اور بھائی مل گئے پھر ان کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور اسے ذبح نہ کرتے اس کا کھانا حرام سمجھتے تھے اسے وصلہ کہا جاتا تھا۔

وَلَا حَامٍ:۔ حام۔ حمی سے بنا جس کے معنی گرمی یا بچانا۔ زمانہ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جب ان کا نر اونٹ دس بار اونٹنی کو گابھن کر دیتا اور اس سے دس بچے ہو جاتے تو اس کو بتوں کے نام پر بے بہا چھوڑ دیتے اس پر سواری ممنوع ہو جاتی اس سے کوئی کام لینا ناجائز ہو جاتا اس کو چارہ پانی سے نہ روکتے وہ آزاد پھرتا رہتا تھا اس کا نام حام یا حامی ہوتا تھا۔ فسفی۔ مدارک

بحیرہ اور سائبہ اونٹنیوں کے نام ہیں اور وصیلہ بکری کا نام ہے اور حام اونٹ کا یہ تمام جانور بتوں کے نام پر چھوڑے جاتے تھے ان کا گوشت اور دودھ حرام سمجھا جاتا تھا۔ اس آیت میں ان کفار کے اس عمل کی اور اس عقیدے کی تردید کی گئی ہے۔

ایک حدیث بخاری و مسلم میں ہے اس میں بحیرہ کی تعریف یہ بھی ہے کہ بحیرہ اونٹنی کا دودھ صرف بتوں کے پجاوے کو ہوتا اور کوئی اس کا دودھ نہ دوہتا اور

سائبہ۔ وہ جو اپنے بتوں کے لیے چھوڑ دی جائے اس سے کوئی کام لینا حرام سمجھا جاتا۔

marfat.com

یہ رسمیں زمانہ جاہلیت سے ابتدائے اسلام تک چلی آرہی تھیں اس آیۃ کریمہ میں انہیں جھٹلایا اور فرمایا یہ اللہ تعالےٰ پر محض افتراء کا ذب ہے۔

اور لَا یَعْقِلُوْنَ اس لیے فرمایا کہ محض اپنے سرداروں کے کہنے سے ان چیزوں کو حرام سمجھ لینا بے عقلی اور جہالت ہی ہو سکتی ہے۔ آگے ارشاد ہے۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ ۝

اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ اس طرف جو اللہ نے نازل فرمایا اور رسول کی طرف کہتے ہیں ہمیں کافی ہے وہ جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اگرچہ ان کے باپ دادا کچھ نہ جانیں اور نہ ہدایت پر ہوں۔

تَعَالَوْا۔ برے عقیدے چھوڑ کر اسلامی عقائد کو قبول کرنا ہے

مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ: سے مراد اللہ تعالےٰ کے تمام احکام ہیں خواہ بذریعہ قرآن کریم ہوں یا بارشاد نبوی حضور علیہ السلام کے دامن سے وابستہ رہو۔

قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا: سے مراد یا تو نسبی باپ دادا ہیں۔ اے محبوب یہ اپنے کفر پر ایسے وصیتے ہیں کہ جب ان سے مسلمان یہ کہتے ہیں کہ کہاں جا رہے ہو ادھر آؤ تو کہتے ہیں کہ ہم کو باپ دادوں کے رسم و رواج کافی ہیں۔

یعنی باپ دادوں کا اتباع درست بھی ہو سکتا تھا اگر وہ علم رکھتے اور ہدایت یافتہ ہوتے

اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ ۔ اَوَلَوْ۔ ہمزہ استفہامیہ ہے آباء سے مراد وہی ان کے نسبی باپ دادا تھے۔ بے علمی سے مراد جہالت ہے۔ بے ہدایت سے مراد کفر و بے عقیدگی پیغمبر کی معرفت نہ ہونا۔ آگے ارشاد ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ اِلَی اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

اے ایمان والو تم اپنی جانوں پر قائم رہو تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے گا جو گمراہ ہوا جبکہ تم راہ پر ہو تم سب کی رجوع اللہ ہی کی طرف ہے تو تمہیں بتا۔ دے گا جو تم کرتے تھے۔

شان نزول:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں منافقوں نے مسلمانوں سے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ حضور علیہ السلام نے اہل کتاب سے تو جزیہ قبول فرمایا اور مشرکین سے جزیہ قبول نہ کیا حالانکہ مشرکین اور اہل کتاب سب ہی کافر ہیں یہ فرق کیسا مسلمانوں کو اس اعتراض سے دکھ پہنچا۔ اس پر

marfat.com

آیت کریمہ نازل ہوئی۔

مسلمان کفار کی محرومی پر افسوس کرتے تھے اور انہیں رنج ہوتا تھا کہ کفار عناد میں مبتلا ہو کر دولت اسلام سے محروم رہے اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی فرمادی کہ اس میں تمہارا کچھ ضرر نہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض ادا کرنے کے تم بری الذمہ ہو چکے تم اپنی نیکی کی جزا پاؤ گے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا۔ اس آیت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے وجوبات کی تاکید ہے کیونکہ اپنی جان پر قائم رہنے کے معنی یہ نہیں کہ ایک دوسرے کی خبر گیری کرے۔ نیکیوں کی رغبت دلائے اور بدیوں سے اس کو روکے (خازن)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِىْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝

اے ایمان والو! تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو موت آئے وصیت کرتے وقت تم میں کے دو معتبر شخص ہوں یا غیروں میں سے دو جب تم سفر کرو ملک میں تو تمہیں موت کا حادثہ پہنچے ان دونوں کو نماز کے بعد روکو وہ اللہ کی قسم کھائیں اگر تمہیں شک پڑے کہ ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہو اور اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگاروں میں ہیں۔

شان نزول: تمیم بن اوس داری اور عدی بن زید جو عیسائی تھے اور ملک شام تجارت کے لیے ہر سال جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ان کے ساتھ حضرت بدیل بن مریم جو حضرت عمرو بن عاص کے آزاد کردہ غلام تھے اور مہاجرین میں سے تھے ان دونوں کے ساتھ تجارت کی غرض سے ملک شام روانہ ہوئے جب یہ تینوں ملک شام پہنچے تو حضرت بدیل بن مریم سخت بیمار ہو گئے۔ جب حضرت بدیل نے اپنی زندگی سے مایوسی محسوس کی تو انہوں نے اپنے سامان کی ایک فہرست تحریر کی اور سامان کی نہ میں رکھ دی جس کی خبر ان دونوں نصرانیوں کو نہیں ہوئی۔ ان کو انتقال سے قبل وصیت کی کہ میرا یہ سامان میری وفات کے بعد مدینہ منورہ میں میرے اعزہ کو پہنچا دینا۔

وفات کے بعد ان دونوں نصرانیوں نے ان کے مال کی تلاشی لی تو اس سامان میں ایک چاندی کا پیالہ جس پر سونے کا پانی چڑھا ہوا تھا اور منقش تھا اس پیالہ کا وزن تین سو مثقال تھا ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے حضرت بدیل کا خیال تھا کہ اس پیالے کو شاہ لے بادشاہ کے پاس فروخت کریں گے

marfat.com

اس پیالے کو ان دونوں نصرانیوں نے چھپا لیا اور اسے ایک ہزار درہم میں مکہ جا کر فروخت کر دیا اور پانچ پانچ سو درہم آپس میں تقسیم کر لیے۔ باقی سامان بدیل کے گھر والوں کو پہنچا دیا۔ حضرت بدیل کے گھر والوں نے جب سامان کی پڑتال کی تو تمام سامان فہرست کے مطابق بالکل صحیح نکلا صرف وہ نقرئی پیالہ جس پر سونے کا پانی چڑھا تھا اور منقش تھا وہ سامان میں نہ تھا حضرت بدیل کے گھر والوں نے ان دونوں نصرانیوں سے دریافت کیا کہ کیا بدیل نے اپنا کچھ سامان وہاں فروخت بھی کر دیا تھا؟

ان دونوں نے جواباً کہا نہیں۔

انہوں نے مزید دریافت کیا کہ کیا بدیل نے دوران بیماری میں کچھ مال فروخت کر کے اپنا علاج معالجہ کرایا تھا؟

انہوں نے جواباً کہا نہیں۔

پھر انہوں نے دریافت کیا کہ تم نے بدیل سے کوئی چیز خریدی ہے؟

جواباً کہا نہیں

تو بدیل کے گھر والوں نے کہا کہ سامان کی فہرست میں ایک قیمتی نقرئی پیالہ کا بھی ذکر ہے تو وہ پیالہ کہاں گیا؟

ان دونوں نے اس سے لاعلمی ظاہر کی۔ حضرت بدیل کے گھر والوں نے یہ مقدمہ بارگاہ رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم میں پیش کر دیا ان دونوں نصرانیوں نے جھوٹی قسم کھالی اور مقدمہ سے بری ہو گئے۔

کچھ عرصہ کے بعد وہ پیالہ مکہ معظمہ میں ایک شخص کے پاس پایا گیا۔ حضرت بدیل کے وارثوں نے اس شخص سے دریافت کیا کہ یہ پیالہ تمہارے پاس کہاں سے آیا۔ اس شخص نے بتایا کہ ہم نے ایک ہزار درہم میں تمیم داری اور عدی نصرانیوں سے خریدا ہے اب یہ مقدمہ دوبارہ بارگاہ نبوت میں پیش ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بدیل کے وارثوں سے فرمایا کہ تم اس بات کی قسم کھاؤ کہ یہ پیالہ بدیل کا ہے اور یہ دونوں عیسائی جھوٹے ہیں۔

اعزہ بدیل نے قسم کھالی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فیصلہ حضرت بدیل کے وارثوں کے حق میں کر دیا۔ اس پر یہ آیات حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کی تائید میں نازل ہوئیں۔ روح المعانی خازن۔ ترمذی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ

marfat.com

اے ایمان والو تمہارے آپس میں دو آدمیوں کا گواہ ہونا مناسب ہے جبکہ تم میں سے کسی کو موت آنے لگے وصیت کے وقت۔ شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ مبتدا۔ اِثْنَانِ خبر یعنی وصیت کے وقت دو آدمی موجود ہوں جس چیز کی وصیت مردہ نے کی ہے اس پر دو آدمیوں کی شہادت ضروری ہے دو کی قید احتیاطی ہے اِذَا حَضَرَ۔ شہادت کا ظرف زمان ہے یعنی جب موت کا وقت قریب نظر آئے اور امید زندگی نہ رہے موت کے آثار و علامات ظاہر ہو جائیں۔ تو

ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ جو تم سے ہوں یعنی دو عادل مسلمان گواہ بنا کر وصیت کرے کیونکہ نیک مسلمان ہی امانتداری کا زیادہ ہے۔

اَوْ اٰخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ۔ یا غیر مسلموں میں سے کوئی دو آدمی ہوں۔

اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ۔ اگر تم کہیں سفر میں گئے ہو اور تم پر موت کے آثار نمودار ہو جائیں پھر تم نے ان کو گواہ بنایا ہوا ان کو اپنا مال دے دیا ہو اور بعض وارث ان پر خیانت کا شبہ کریں اور دونوں خیانت کے منکر ہوں۔

تَحْبِسُوْنَهُمَا۔ تم خیانت کا انکار کرنے والے دونوں وصیوں کو روکے رکھو

مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ۔ نماز کے بعد۔ نماز سے مراد نماز عصر ہے کیونکہ یہ وقت لوگوں کے زیادہ اجتماع کا ہے اور شب و روز کے ملائکہ کے ملنے کا بھی۔ اہل عرب بھی اس کا احترام کرتے تھے اور اسی وقت اپنے معاملات کے فیصلے بھی کرتے تھے۔ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا کہ اس سے نماز عصر یا نماز ظہر مراد ہے۔ کذا فی روح المعانی

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّا اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ۔ اگر تم کو شبہ ہو تو نماز کے بعد دونوں میں سے ہر ایک کو روک رکھو پھر وہ اللہ کی قسم کھائیں اور کہیں کہ اس قسم کے عوض کوئی دنیوی نفع لینا نہیں چاہتے اگرچہ کوئی قرابت دار ہی ہو اور اللہ کی بات کو ہم پوشیدہ نہیں رکھیں گے ورنہ اس حالت میں سخت گنہگار ہوں گے۔

اگر کسی وارث کو شبہ ہوا اور وہ دونوں وصیوں کو خائن قرار دے اور وہی خیانت کا انکار کریں تو حاکم وصیوں سے قسم لے اس آیت کے نزول کے بعد حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد تمیم اور عدی کو بلوا کر منبر کے پاس اس طرح قسم لی کہ قسم ہے اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہم نے اس چیز میں کوئی خیانت نہیں کی جو بدیل نے ہم کو دیا تھا دونوں نے قسم کھالی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو آزاد کر دیا۔ طویل مدت کے بعد وہ برتن مکہ معظمہ میں ملا جس کے پاس سے ملا اس نے بتایا کہ

marfat.com

اس لئے تمیم اور عدی سے یہ برتن قیمتاً خریدا ہے۔ بنی سہم نے ان دونوں نصرانیوں سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ برتن بدیل سے خریدا تھا۔ بنی سہم نے یہ مقدمہ دوبارہ بارگاہ رسالت پناہ میں پیش کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا۔ پھر اگر اطلاع ملے کہ وصی اپنی خیانت کی وجہ سے ایسا فعل کر چکا ہے جو موجب گناہ ہے یعنی جھوٹی قسمیں کھائی ہوں۔

فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ۔ تو ان دونوں وصیوں کی جگہ قسم کھانے کے لیے دو آدمی دوسرے کھڑے ہوں۔ جو میت کے وارثوں میں سے ہوں چنانچہ بدیل کے واقعہ میں جب ان کے دونوں ساتھی نصرانیوں کی خیانت ظاہر ہو گئی تو بدیل کے ورثاء میں سے دو شخص کھڑے ہوئے اور انہوں نے قسم کھائی کہ یہ جام ہمارے مورث کا ہے اور ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ احق اور سچ ہے چنانچہ ایسا ہی قرآن کریم میں حکم ہوا۔

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ پھر یہ دونوں رشتہ دار اللہ کی قسم کھائیں کہ بالیقین ہماری یہ قسم ان دونوں وصیوں کی قسم سے زیادہ سچ ہے اور ہم نے ذرا تجاوز نہیں کیا ہم اس حالت میں سخت ظالم ہوں گے۔

یعنی وصیوں کی خیانت ظاہر کرنے اور دعوی خرید کی تردید کرنے کے لیے وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہماری قسم زیادہ قابل قبول ہے اور ہم حق سے تجاوز نہیں کریں گے۔

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

یہ قریب تر ہے اس سے کہ گواہی جیسے چاہئے ادا کریں یا ڈریں کہ کچھ قسمیں رد کر دی جائیں ان کی قسموں کے بعد اور اللہ سے ڈرو اور حکم سنو اور اللہ ہدایت نہیں دیتا فاسقوں کو۔

حاصل معنی یہ ہے کہ اس معاملہ میں جو حکم دیا گیا کہ تمیم اور عدی کی قسموں کے بعد مال برآمد ہونے پر اولیاء میت کی قسمیں لی گئیں اس لیے کہ لوگ اس واقعہ سے سبق لیں اور شہادتوں میں راہ حق و صواب نہ چھوڑیں اور اس سے خائف رہیں کہ جھوٹی گواہی کا انجام شرمندگی اور رسوائی ہے۔

مسئلہ

مدعی پر قسم نہیں منکر پر قسم آتی ہے۔ چنانچہ اصول ہے البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر۔ گواہی مدعی پر ہے اور قسم انکار کرنے والے پر۔ لیکن نوعیت مقدمہ بدل گئی اس لیے کہ یہاں مدعا علیہما نے دعوی

marfat.com

کیا کہ انہوں نے میت سے خریدا تھا۔ اب ان کی حیثیت مدعی کی ہوگئی مگر ان کے پاس گواہ نہ تھے تو ان کے خلاف ورثاء میت مدعا علیہ ہوگئے بنابریں ان پر قسم لازم ہوگئی۔

با محاورہ ترجمہ رکوع چہارم پ۷ سورۃ مائدہ

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

جس دن جمع کرے گا اللہ رسولوں کو پھر فرمائے گا انہیں کیا جواب ملا عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں تو ہی بے شک سب غیبوں کا جاننے والا ہے۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

جس دن تو کہے اللہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے یاد کر میری وہ نعمت اپنے اوپر اور اپنی والدہ پر جب تائید میں نے تیری روح القدس سے تو لوگوں سے پالنے میں بات کرتا تھا اور پکی عمر ہو کر اور جب سکھائی میں نے کتاب اور حکمت توریت اور انجیل اور جب تو بناتا مٹی سے پرند کی صورت میرے حکم سے تو اس میں پھونک مارتا تو اڑنے لگتی وہ میرے حکم سے اور مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو تندرست کرتا میرے حکم سے اور جب تو مردوں کو زندہ اٹھاتا تھا میرے حکم سے اور جب روکا میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے جب تو آیا ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تو بولے وہ جو ان میں سے کافر تھے یہ نہیں مگر کھلا جادو۔

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۝

اور جب وحی کی میں نے حواریوں کے دل میں کہ ایمان لاؤ مجھ پر اور میرے رسولوں پر بولے ہم ایمان لائے اور گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں۔

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ

جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ بن مریم کیا طاقت

marfat.com

هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا
مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ
قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَ
نَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝
قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ
اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ
لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَ
ارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝
قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ
يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا
لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝

رکھتا ہے تمہارا رب کہ ہم پر نازل کرے ایک
خوان آسمان سے کہا اللہ سے ڈرو اگر ہو تم ایمان
والے۔

بولے ہم چاہتے ہیں کہ کھائیں ہم اس خوان سے
اور مطمئن ہوں ہمارے دل اور ہم جان لیں کہ
آپ نے ہمیں سچ فرمایا اور ہوں ہم اس پر گواہ۔
کہا عیسیٰ بن مریم نے اے میرے رب اے اللہ
نازل کر ہم پر خوان آسمان سے کہ ہو ہمارے لیے
عید کا سبب ہمارے اگلوں اور پچھلوں کو اور
نشانی تیری طرف سے اور ہمیں رزق دے اور
تو بہتر رازق ہے۔
فرمایا اللہ نے میں وہ خوان تم پر اتارتا ہوں تو جو
بعد اس کے کفر کرے گا تو بے شک میں اسے
عذاب دوں گا کہ نہ عذاب دیا ہو کسی کو جہان
بھر میں۔

حل لغات رکوع چہارم پ۷ سورۃ مائدہ

یوم جس دن	یجمع۔ جمع کریگا	اللہ۔ اللہ	الرسل۔ رسولوں کو
یقول۔ پھر کہیگا	ماذا۔ کیا	اجبتم۔ جواب دیے گئے تم	قالوا کہیں گے
لا۔ نہیں	علم۔ علم	لنا۔ ہم کو	انک۔ بیشک تو
انت تو ہی ہے	علام۔ جاننے والا	اقبوب۔ قبول کا	انت۔ جیب
قال کہیگا	اللہ۔ اللہ	یعیسی۔ اے عیسیٰ	بن بیٹے
مریم۔ مریم کے	اذکر۔ یاد کر	نعمتی۔ میری نعمت	علیک۔ اپنے اوپر
و۔ اور	علی۔ اوپر	والدتک۔ والدہ اپنی کے	انت۔ جیب

marfat.com

ایدتک۔ میں نے تیری تائید کی
تکلم۔ باتیں کرتا تھا تو
و۔ اور
علمتک۔ میں نے سکھائی تجھ کو
الحکمۃ۔ حکمت
و۔ اور
الانجیل۔ انجیل
من الطین۔ مٹی سے
تنفخ۔ پھر تو پھونکتا
باذنی۔ میرے حکم سے
و۔ اور
اذ۔ جب
تخرج۔ نکالتا تو
اذ۔ جب
عنک۔ تجھ سے
فیھا۔ اس سے
و۔ اور
الاکمہ۔ مادرزاد اندھے کو
و۔ اور
الابرص۔ پھلبہری والے کو
باذنی۔ میرے حکم سے
و۔ اور
اذ۔ جب
تخرج۔ نکالتا تو
الموتی۔ مُردوں کو
باذنی۔ میرے حکم سے
و۔ اور
کففت۔ روکا میں نے
اذ۔ جب
جئتھم۔ لایا تو انکے پاس
بالبینت۔ کھلے کھلے دلائل
فقال۔ تو کہا
کفروا۔ کافر تھے
منھم۔ ان میں سے
ان۔ یہ کہ
ھذا۔ یہ
الا۔ مگر
سحر۔ جادو
و۔ اور
اذ۔ جب
اوحیت۔ میں نے وحی کی
ان۔ یہ کہ
اٰمنوا۔ ایمان لاؤ
بی۔ مجھ پر
و۔ اور
برسولی۔ میرے رسول پر
قالوا۔ وہ بولے
اٰمنا۔ ہم
اشھد۔ گواہ رہ
بانا۔ ہم
قال۔ کہا
الحواریون۔ حواریوں نے
یعیسی۔ اے عیسی
ھل۔ کیا
ابن مریم۔ مریم کے
یستطیع۔ طاقت رکھتا ہے
ان۔ یہ کہ
ینزل۔ اتارے
علینا۔ ہم پر
من السماء۔ آسمان سے
قال۔ اس نے کہا
ان۔ اگر
اتقوا۔ ڈرو
کنتم۔ ہو تم
مومنین۔ مومن
و۔ اور
اذ۔ جب
اوحیت۔ میں نے وحی کی
الی۔ طرف
الحواریین۔ حواریوں کی
ان۔ یہ کہ
اٰمنوا۔ ایمان لاؤ
بی۔ مجھ پر
و۔ اور
برسولی۔ میرے رسول پر
قالوا۔ وہ بولے
اٰمنا۔ ہم
اشھد۔ گواہ رہ
بانا۔ ہم
مسلمون۔ مسلمان ہیں
اذ۔ جب
قال۔ کہا
الحواریون۔ حواریوں نے
یعیسی۔ اے عیسی
ابن۔ بیٹے
مریم۔ مریم کے
ھل۔ کیا
یستطیع۔ طاقت رکھتا ہے
ربک۔ تیرا رب
ینزل۔ اتارے
علینا۔ ہم پر
مائدۃ۔ خوان
من السماء۔ آسمان سے
قال۔ اس نے کہا
اتقوا۔ ڈرو
اللہ۔ اللہ سے
ان۔ اگر
کنتم۔ ہو تم
مومنین۔ مومن
قالوا۔ بولے
نرید۔ ہم چاہتے ہیں
ان۔ یہ کہ
ناکل۔ کھائیں
منھا۔ اس سے
و۔ اور
تطمئن۔ تسلی ہو
قلوبنا۔ ہمارے دل
و۔ اور
نعلم۔ ہم جانیں
ان۔ یہ کہ
قد۔ تحقیق
صدقتنا۔ تو نے سچ کہا ہم سے
و۔ اور
نکون۔ ہو جائیں
علیھا۔ اس پر
من الشھدین۔ گواہوں سے
قال۔ کہا
عیسی۔ عیسی
ابن۔ بیٹے
مریم۔ مریم کے
اللھم۔ اے اللہ
ربنا۔ ہمارے رب
انزل۔ اتار
علینا۔ ہم پر
مائدۃ۔ خوان
من السماء۔ آسمان سے
تکون۔ ہو جائے
لنا۔ ہمارے لئے
عیدا۔ عید
لاولنا۔ ہمارے اگلوں
و۔ اور
اٰخرنا۔ ہمارے پچھلوں کے لئے
و۔ اور
اٰیۃ۔ نشانی
منک۔ تجھ سے
و۔ اور
ارزقنا۔ ہمیں روزی دے
و۔ اور
انت۔ تو
خیر۔ بہتر
الرازقین۔ روزی دینے والوں سے
قال۔ کہا
اللہ۔ اللہ نے
انی۔ میں
منزلھا۔ اتارنے والا ہوں اس کو
علیکم۔ تم پر
فمن۔ پھر جو
یکفر۔ منکر ہو
بعد۔ بعد
منکم۔ تم میں سے
فانی۔ تو میں
اعذبہ۔ عذاب دوں گا اس کو
عذابا۔ عذاب
لا۔ نہیں
اعذبہ۔ عذاب دوں گا اس کو
احدا۔ کسی کو
من العٰلمین۔ جہان والوں سے
و۔ اور
اذ۔ جب
قال۔ کہا
اللہ۔ اللہ نے
یعیسی۔ اے عیسی
ابن۔ بیٹے
مریم۔ مریم کے
ءانت۔ کیا تو
قلت۔ تو نے کہا
للناس۔ لوگوں سے
اتخذونی۔ مجھ کو ٹھہرا لو
و۔ اور
امی۔ میری ماں کو
الھین۔ دو معبود
من دون۔ سوا
اللہ۔ اللہ کے
قال۔ کہا
سبحنک۔ تو پاک ہے
ما۔ نہیں
یکون۔ ہو
لی۔ میرے لئے
ان۔ یہ کہ
اقول۔ کہوں
ما۔ نہیں
لیس۔ نہیں
لی۔ میرے لئے
بحق۔ حق
ان۔ اگر
کنت۔ ہوتا
قلتہ۔ میں نے کہا
فقد۔ تو تحقیق
علمتہ۔ تو نے جانا اس کو
تعلم۔ تو جانتا ہے
ما۔ جو
فی۔ میں
نفسی۔ میرے جی
و۔ اور
لا۔ نہیں
اعلم۔ میں جانتا
ما۔ جو
فی۔ میں
نفسک۔ تیرے جی
انک۔ تو
انت۔ تو ہی
علام۔ جاننے والا
الغیوب۔ چھپی باتوں کا
ما۔ نہیں
قلت۔ میں نے کہا
لھم۔ ان کو
الا۔ مگر
ما۔ جو
امرتنی۔ تو نے حکم دیا مجھ کو
بہ۔ اس کا
ان۔ یہ کہ
اعبدوا۔ بندگی کرو
اللہ۔ اللہ کی
ربی۔ میرا رب
و۔ اور
ربکم۔ تمہارا رب
و۔ اور
کنت۔ میں تھا
علیھم۔ ان پر
شھیدا۔ گواہ
ما۔ جب تک
دمت۔ رہا
فیھم۔ ان میں
فلما۔ پھر جب
توفیتنی۔ تو نے اٹھا لیا مجھ کو
کنت۔ تھا
انت۔ تو
الرقیب۔ نگہبان
علیھم۔ ان پر
و۔ اور
انت۔ تو
علی۔ اوپر
کل۔ ہر
شیء۔ چیز
شھید۔ گواہ
ان۔ اگر
تعذبھم۔ تو عذاب دے ان کو
فانھم۔ تو وہ
عبادک۔ تیرے بندے ہیں
و۔ اور
ان۔ اگر
تغفر۔ تو بخشے
لھم۔ ان کو
فانک۔ تو
انت۔ تو ہی
العزیز۔ زبردست
الحکیم۔ حکمت والا
قال۔ کہا
اللہ۔ اللہ نے
ھذا۔ یہ
یوم۔ دن
ینفع۔ کام آئے گا
الصدقین۔ سچوں کو
صدقھم۔ ان کا سچ
لھم۔ ان کے لئے
جنت۔ باغ
تجری۔ بہتی ہیں
من تحتھا۔ نیچے جن کے
الانھر۔ نہریں
خلدین۔ ہمیشہ رہیں گے
فیھا۔ ان میں
ابدا۔ ہمیشہ
رضی۔ خوش ہوا
اللہ۔ اللہ
عنھم۔ ان سے
و۔ اور
رضوا۔ خوش ہوئے
عنہ۔ اس سے
ذلک۔ یہ
الفوز۔ مراد پانا
العظیم۔ بڑا
للہ۔ اللہ کے لئے
ملک۔ بادشاہی
السمٰوٰت۔ آسمانوں کی
و۔ اور
الارض۔ زمین
و۔ اور
ما۔ جو
فیھن۔ ان میں
و۔ اور
ھو۔ وہ
علی۔ اوپر
کل۔ ہر
شیء۔ چیز
قدیر۔ قدرت والا

marfat.com

نرید۔ ہم چاہتے ہیں
و۔ اور
نعلم۔ ہم جانیں
و۔ اور
ہیں سے
صدیق۔ سچ کہنے والا
کانا۔ تھیں
یاکل۔ کھائیں
منہا۔ اس سے
و۔ اور
تاکلوا۔ تم کھاؤ
منہا۔ اس سے
و۔ اور
تاکلون۔ تم کھاتے ہو
من۔ کچھ
طعام۔ کھانا
ان۔ یہ کہ
تطمئن۔ مطمئن ہوں
ان۔ یہ کہ
نکون۔ ہوں ہم
قال۔ کہا
اللھم۔ اے اللہ
مائدۃ۔ خوان
علینا۔ ہم پر
تنا۔ ہمارے لیے
اخرنا۔ ہمارے پچھلوں کی
و۔ اور
خیر۔ بہتر
انی۔ بیشک میں
ینکرہ۔ کفر کرے گا
بعد۔ بعد اسکے
منکم۔ تم میں سے
اعذبہ۔ عذاب کرونگا اسکو
عذابا۔ ایسا عذاب
لا۔ کہ نہ
اعذبہ۔ عذاب کرونگا
احدا۔ کسی کو بھی
من العالمین۔ جہان والوں سے۔
قلوبنا۔ ہمارے دل
قد۔ بیشک
علیہا۔ اس پر
علیھم۔ عیسیٰ
ربنا۔ ہمارے رب
من السماء۔ آسمان سے
لاولنا۔ ہمارے پہلوں
اٰیۃ۔ نشانی
و۔ اور
قال۔ فرمایا
علیکم۔ تم پر
منکم۔ تم میں سے
لا۔ کہ نہ
و۔ اور
صدقتنا۔ تو نے ہم سے سچ کہا
من الشاھدین۔ گواہوں
بن۔ بیٹے
انزل۔ آثار
تکون۔ کرو
و۔ اور
منک۔ تجھ سے
انت۔ تو ہے
اللہ۔ اللہ نے
قل۔ تو کہہ
خالی۔ تو میں نہیں
اعذبہ۔ عذاب کرونگا اسکو

مختصر تفسیر رکوع چہارم پ سورۃ مائدہ

یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ اِذْ اَیَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۝ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْهَا فَتَكُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِیْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِیْ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝

جس دن جمع کرے گا اللہ رسولوں کو تو فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا۔ عرض کریں گے ہمیں علم نہیں بے

marfat.com

شک تو ہی ہے سب غیبوں کا جاننے والا جب اللہ فرمائے گا اے عیسیٰ بیٹے مریم کے یاد کر میرا احسان اپنے اوپر اور اپنی والدہ پر جب میں نے روح القدس سے تیری مدد کی تو لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں اور بڑی عمر میں اور جب میں نے تجھے سکھائی کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور جب تو مٹی سے پرندکی سی صورت بناتا میرے حکم سے تو پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتی اور تو مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا اور جب تو مردوں کو میرے حکم سے قبروں میں سے زندہ نکالتا اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس نشان لے کر آیا تو ان میں کے کافر بولے کہ یہ تو نہیں مگر کھلا جادو۔

یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ الرُّسُلَ یعنی قیامت کے دن جب اللہ رسولوں کو جمع کریگا۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک کو جمع فرمایا جائے گا اور ان کی نافرمان امتوں کے بارے میں سوال ہوگا۔ ان انبیاء میں حضور علیہ السلام شامل نہ ہوں گے کیونکہ حضور علیہ السلام اور آپ کی امت ان کفار کے خلاف حضرات انبیاء کرام کے حق میں گواہی دیں گے اور حضور علیہ السلام اپنی امت کے گواہ ہوں گے۔ وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا۔

فیقول ماذا اجبتم۔ تو انہیں فرمائیگا کہ جب تم نے اپنی قوم کو دعوت ایمان دی تو انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا۔ اس میں منکرین پر توبیخ ہے اس پر انبیاء کرام عرض کریں گے۔

قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب۔ ہمیں علم نہیں تو ہی ہے غیبوں کا جاننے والا یہ جواب انبیاء کرام کا کمال ادب ظاہر کرتا ہے کہ وہ علم الٰہی کے مقابلہ اپنے علم کو اصلاً پیش نہیں کرتے بلکہ بارگاہ الٰہی میں اپنے علم کو اصلاً قابل ذکر بھی قرار نہ دیں گے اور اپنا تمام معاملہ اللہ تعالیٰ کے علم و عدل پر تفویض فرمادیں گے (روح المعانی و غیرہ)

اذقال اللّٰہُ۔ جب فرمائے اللہ۔ یہ بدل یوم یجمع اللہ کا ہے۔

یاعیسیٰ بن مریم اذکر نعمتی علیک وعلی والدتک۔ حیث طہرتہا واصطفیتہا علی نساء العٰلمین۔ اے عیسیٰ بن مریم یاد کر میرا وہ احسان جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کیا کہ میں نے انہیں پاک کیا اور جہان کی عورتوں پر انہیں فضیلت دی۔

نعمتی علیک۔ نعمت وہ اعلیٰ چیز ہے جو بغیر معاوضہ کے دی جائے۔ نعمت تین قسم کی ہے نعمت عامہ۔ نعمت خاصہ۔ نعمت شخصیہ۔ نعمت عامہ ہوا۔ دھوپ۔ زمین۔ آسمان وغیرہ۔ نعمت خاصہ عزت شہرت۔ دولت وغیرہ۔ نعمت شخصیہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت

marfat.com

عیسیٰ کو جو نعمتیں عطا کیں ان کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔

اللہ تعالےٰ اور اس کی نعمتوں کو دنیا میں یاد کرنا عبادت ہے جس کا ثواب ملیگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ نعمتیں یاد تو تھیں لیکن آپ کی قوم عیسائیوں کو شرمندہ و نادم کرنے کے لیے اُذکر فرمایا گیا۔ ذکر سے مراد یاد کرنا ہے۔

اذ ایدتک بروح القدس۔ ای قویتک تعنی جبرئیل علیہ السلام ایدہ بہ تثبت الحجۃ علیہم او بالکلام الذی یحیی بہ الدین واضافہ الی القدس لانہ سبب الطہر من ادناس الاثام او لیلہ جب میں نے مدد کی تیری پاک روح یعنی حضرت جبرئیل سے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہتے اور حوادث میں ان کی مدد کرتے اور کلام الٰہی سے دین زندہ کرتے اس میں اضافت روح القدس کی طرف یوں کی گئی تاکہ وہ سبب طہر ہو اور یہ ان کی نبوت کی دلیل بنے وارک۔

ایدہ یعنی قوت و طاقت۔ روح القدس حضرت جبرئیل کا لقب ہے۔ حضرت جبرئیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہتے تھے۔ ان کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھتے تھے۔ یہاں اس کا ذکر ہے کہ ہم نے بذریعہ جبرئیل تم کو قوت دی۔

اب دوسری خصوصی نعمت کا ذکر فرمایا گیا کہ

تکلم الناس فی المہد۔ تو لوگوں سے کلام کرتا پالنے میں ای تکلم طفلا ہذا ہو کلام بحالۃ تقل العادۃ۔ مدارک۔

مہد کے لغوی معنی گہوارے کے ہیں۔

وکہلا تبلیغا۔ اور پختہ عمر میں تبلیغ احکام فرمائے گا۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قبل نزول فرمائیں گے کیونکہ کہولت پختہ عمر کو کہتے ہیں۔ اور آپ پختہ عمر سے پہلے ہی اٹھا لیے گئے۔ نزول کے وقت آپ تینتیس سال کے جوان کی صورت میں جلوہ افروز ہوں گے اور کلام کریں گے جو آپ وہی کلام فرمائیں گے جو پالنے میں فرمایا تھا (انی عبد اللہ) الخ

تفسیر صاوی نے فرمایا کہ آپ تینتیس سال کی عمر مبارک میں آسمان پر اٹھائے گئے اور آسمان سے زمین پر تشریف لا کر چالیس سال قیام فرمائیں گے۔

روح المعانی میں ہے (ترجمہ) کیونکہ مقصد یہ ہے کہ تو بچپن اور کہولت میں کلام کرے گا جبکہ تو آسمان سے نازل ہوگا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان پر اٹھائے گئے اس وقت آپ کہولت کی عمر میں نہیں تھے اور اس کی کل کی تفسیر یہ ہے اور یہ وہ عمر ہوتی ہے جبکہ سر اور داڑھی کے بال کچھ سیاہ اور

marfat.com

کچھ سفید ہوں یا کہل وہ ہے جن کی عمر ۳۳ تینتیس سال سے لے کر پچاس سال تک ہو اور عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان پر اٹھائے گئے اس وقت آپ کی عمر تینتیس سال تھی بعض کہتے ہیں تینتیس سال تین ماہ اور تین دن تھی بعض چونتیس سال کہتے ہیں۔ بہرحال اس وقت تک آپ کے کچھ بال سفید نہیں ہوئے تھے اور اگر اس کی تفسیر یہ ہو کہ تیس سال سے اوپر تو یہ قول صحیح ہوگا۔

اس سے یہ مراد ہے کہ تم نے لوگوں سے طفولیت میں مہد ہی کے اندر کلام فرمایا وہی کلام کہولت میں بھی کرو گے یہاں تک کہ آپ آسمان سے نازل ہوں گے اس لیے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان کی طرف اٹھائے گئے تو سن کہولت میں نہ تھے۔ کیونکہ کہولت کی عمر چالیس سال کے بعد کی عمر کو کہا جاتا ہے۔

وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ۔ اور جب سکھایا تجھے خط اور حکمت یعنی کلام محکم اور تورات اور انجیل۔

اس میں چار نعمتوں کا ذکر ہے کتاب کا علم حکمت کی عطا۔ توریت کا علم۔ انجیل کا علم۔ علمتُ فرما کر بتایا گیا کہ لوگ کتاب و حکمت لوگوں سے سیکھتے ہیں مگر تم کو یہ علوم نہ تو کسی انسان نے سکھائے نہ فرشتوں نے بلکہ ہم نے تم کو کتاب و حکمت عطا کی یعنی یہ چاروں علم ہم نے کامل عطا فرمائے۔ حکمت سے مراد آسمانی کتابوں کے اسرار و رموز ہیں اور کتاب سے مراد توریت و انجیل کا علم ہے۔ اور جب سکھایا تجھے کتاب اور حکمت یعنی کلام محکم اور توریت اور انجیل۔

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ۔ خلق کا معنی پیدا کرنا بھی ہے اور گھڑنا بنانا بھی ہے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ۔ من الطین۔ طین۔ گارے خشک مٹی کو کہتے ہیں طیر سے مراد مطلق پرندہ ہے کیونکہ آپ ہر قسم کے پرندے بنانے پر قادر تھے۔ لیکن چونکہ آپ نے حضرت چمگادڑ ہی بنایا تھا کیونکہ چمگادڑ میں بہت سے عجائبات ہیں۔ باذنی اذن سے مراد صرف حکم ہی نہیں بلکہ اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیے ہوئے اختیارات ہیں۔ روح البیان۔

فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ۔ فَتَنْفُخُ تعقیب بلا تراخی کی ہے۔ نفخ سے مراد منہ سے پھونک مارنا ہے بہ الطیر سے مراد اس مٹی کے پرندہ کا حقیقتہً پرندہ بن جانا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی کے گارے سے جب چڑیا کی شکل بناتے تو وہ صرف گارا ہی ہوتا تھا مگر آپ کے دم کی یہ برکت تھی کہ اس میں گوشت ہڈی۔ ہر اعضا خون سب کچھ بن جاتا اور اس کی شکل کی تکمیل کے بعد روح پڑ جاتی تھی اور وہ جاندار ہو کر اڑ جاتا تھا۔

وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ۔ تُبْرِئُ۔ ابراء سے ہے جس کا مادہ برءٌ ہے۔ اس کے معنی دور ہو

marfat.com

جاتا۔ برامت اور بری۔ اور ابرار کے متعی تندرست کر دیتا۔ شفا دے دیتا اس مرض کا دور ہو جاتا ہے اکمہ۔ وہ اندھا جو ماں کے پیٹ سے اندھا پیدا ہوا ہو جس کی شفا طب میں ناممکن ہے۔ ابرص سفید داغ جس میں سوئی چبھونے سے خون نہ نکلے اس کا علاج بھی ناممکن ہے۔

یعنی میرے حکم سے تم پیدائشی اندھے کو اور خاص برص کے مریض کو شفا دیتے تھے۔

وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِیْ۔ اخراج سے مراد گلے ہوئے مُردوں کو ان کی قبر سے نکالنا اس سے عالم امر اور عالم اجسام سب پر تصرف و قدرت ظاہر ہوتی ہے۔

اور جب قوت دی تمہیں مٹی سے پرند کی سی مورت بنانے کی اپنے حکم سے اسے آسان کیا تو تم اس میں پھونک مارتے تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتا اور تم مادر زاد اندھے اور برصوں کو شفا دیتے تھے میرے حکم سے اور جب اٹھاتے مردے قبروں سے زندہ میرے حکم سے۔

روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سام بن نوح کو قبر سے زندہ کیا اور وہ آدمی۔ ایک عورت ایک لڑکی زندہ کی۔

وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَنْكَ۔ ای الیھود حین ھموا بقتلک اذ جئتھم بالبینٰت فقال الذین کفروا منھم ان ھذا الا سحر مبین۔ اور جب روکا میں نے تجھ سے بنی اسرائیل کو جبکہ وہ آمادہ ہوئے تمہارے قتل کے لیے جب تو آیا ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تو کافر ان میں سے بولے یہ تو کھلا جادو ہے۔ تسہیل

وَاِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ۔ بینات جمع ہے بینہ کی اس کے معنی روشن دلیل کے ہیں اس سے مراد وہ معجزات ہیں جو بنی اسرائیل میں آپ لے کر آئے۔ بنی اسرائیل بجائے ایمان لانے کے آپ کے قتل کے درپے ہو گئے۔

معجزہ کہتے ہیں اس روشن دلیل کو جو عقل کو عاجز کر دے جو عقل میں آ جائے وہ معجزہ نہیں مثلاً عصا موسیٰ۔ ید بیضا۔ چاند کا شق کرنا۔ کنکریوں کا کلمہ پڑھ کر شہادت دینا۔ مادر زاد اندھے کو شفا دینا۔ مبروص کو صحت یاب کرنا وغیرہ وغیرہ۔

فَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ۔ بنی اسرائیل میں کا ذکر ہو چکا ہے آپ کے معجزات کو جادو کہہ دیا کیونکہ وہ آپ کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے

بنی اسرائیل نبی یہود نے۔ کچھ عیسائیوں کی مدد سے آپ کو سولی دینا چاہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی سلامت زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ اور یہ لوگ اپنے ارادوں میں ناکام رہ گئے۔ کف کے معنی روک دینے کے ہیں

marfat.com

بنی اسرائیل سے یہود اور مرتد عیسائی مراد ہیں جو اس سازش میں شامل تھے۔ اس آیت کی مفصل تفسیر وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ میں گذر چکی ہے

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ ۔ اور جب دل میں ڈالا حواریوں کے یعنی میں نے ان کو انجیل میں تیری زبان پر حکم دیا اور رسولوں کی زبان پر حکم دیا۔ اور حکم کے معنی میں وحی کا لفظ کلام عرب میں بولا جاتا ہے جیسا کہ زجاج نے کہا۔

الحمد لله الذي استقلت باذنه السماء واطمأنت

اوحى لها القرار فاستقرت

تمام تعریفیں اس اللہ کو ہیں جس کے حکم سے آسمان کھڑے ہیں اور مضبوط ہیں۔ اللہ نے ان کو حکم دیا کہ ٹھہرے رہو تو وہ کھڑے رہے۔

یعنی ان کو حکم دیا کہ ٹھہرے رہو تو انہوں نے حکم مانا۔

بعض نے کہا وحی سے مراد ان کی طرف الہام کرنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی اور فرمایا ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی کی۔ سدی اور قتادہ سے یہی مروی ہے اس صورت میں وحی سے مراد اصطلاحی وحی نہیں کیونکہ وہ انبیاء علیہم السلام سے مخصوص ہے اور حواری انبیاء تو نہیں ہیں۔ روح المعانی

اس کی مفصل بحث رکوع ۲ پارہ ۶ سورۂ مائدہ میں گذر چکی۔ تفسیر نسفی میں بھی مختصراً یوں ہے (ترجمہ) اور جب میں نے حواریوں کی طرف وحی کی یعنی ان میں سے جو برگزیدہ اور خواص لوگ تھے ان کی طرف الہام کیا۔

اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۔ یہ کہ ایمان لاؤ مجھ پر اور میرے رسولوں پر تو بولے ایمان لائے ہم اور گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں۔

نسفی میں ہے۔ یعنی تو گواہ رہ کہ ہم مخلص ہیں اپنے اسلام میں۔

روح المعانی میں ہے۔ اپنے ایمان میں مخلص ہیں اور اللہ نے ہمیں جو حکم دیا ہم فرمانبردار ہیں یعنی ظاہر و باطن میں مطیع و مخلص ہیں

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۔ جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تیرا رب یہ کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے پکا پکایا خوان بھیج دے۔

استطاعت سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کی بات ماننا آپ کی دعا کو قبول کرنا غیب دستر خوان کی

marfat.com

ضرورت حواریوں کو تھی اسی لیے علیہا عرض کیا۔ دسترخوان کو مائدہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس پر کھانے کے برتن گھمائے جاتے ہیں۔ دسترخوان کو سفرہ بھی کہتے ہیں۔ لکڑی کی میز جو زمین سے اونچی ہو اسے خوان کہتے ہیں۔ خوان پر کھانا سلاطین کا کام ہے۔ سفرہ پر کھانا نجیبوں کا عمل ہے اور مائدہ پر کھانا عرب کا کام ہے یہاں مائدہ سے مراد غیبی دسترخوان ہے اسی لیے من السماء فرمایا۔

تفسیر نسفی میں ہے (ترجمہ) اے عیسیٰ کیا تیرا رب ایسا کرے گا یا اگر آپ اللہ سے سوال کریں تو کیا اللہ آپ کو دیگا۔ تو اِسْتَطَاعَ اور اَطَاعَ کا معنی ہے قبول کرنا۔ یعنی کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ اپنے رب سے سوال کر سکے۔ یعنی کیا آپ ایسا کریں گے۔ یہ کہ اتار دے ہم پر مائدہ آسمان سے جب دسترخوان پر کھانے چنے ہوئے ہوں تو اسے مائدہ کہا جاتا ہے اور مائدہ کا معنی ہے دینا تو انہوں نے کہا کہ معجزات کے ظہور کے بعد اور نشانات کے مطالبہ میں اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو کیونکہ ایمان کو تقویٰ لازم ہے یہاں تقوے سے مراد ڈرنا ہے نہ کہ بچنا اور مومنین سے مراد کامل الایمان ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا۔

قالوا نرید ان ناکل منہا وتطمئن قلوبنا ونزداد یقینا القول ابراھیم علیہ السلام ولکن لیطمئن قلبی۔ وتعلم ان قد صدقتنا ای نعلم صدقک عیانا کما علمناہ استدلالا ونکون علیہا من الشاھدین۔

بولے ہم چاہتے ہیں کہ اس سے حصول برکت کے لیے ہم کھائیں اور یقین قوی ہو جیسے طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ولکن لیطمئن قلبی فرمایا۔ ہم نے قدرت الٰہی دلیل سے جانا مشاہدہ سے بھی اسے پختہ کر لیں اور نکون علیہا من الشاھدین اور ہم اس پر گواہ ہو جائیں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تفسیر نسفی

آسمانی معجزہ دیکھ کر اللہ کی قدرت اور آپ کی نبوت پر حق الیقین حاصل کر لیں۔ شاہدین کے معنی ہیں مشاہدہ کرنے والے یعنی گواہ۔ آئندہ نسلوں کے لیے ہمارا یہ عمل حقانیت کا گواہ ہو جائے۔

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ۔

کہا عیسیٰ مریم کے بیٹے نے اے اللہ ہمارے رب ہم پر آسمان سے خوان اتار کہ ہمارے پہلوں اور پچھلوں کی عید ہو جائے اور تیری قدرت کا نشان ہو اور ہمیں رزق دے اور تو ہے بہترین رزق عطا کرنے والا۔ اس میں عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے۔

marfat.com

عیسیٰ بن مریم نے کہا اے اللہ اللّٰھُمَّ دراصل یا اللہ تھا۔ تی حذف کر دی گئی اور اس کے عوض آخر میں میم لے آئے اللّٰھُمَّ ہو گیا۔ اے رب ہمارے ندا ثانی ہے نازل کر ہم پر خوان آسمان سے کہ وہ ہمارے لیے عید ہو یعنی جس دن وہ خوان نازل ہو وہ دن ہماری عید کا دن ہو۔ کہا گیا ہے وہ دن اتوار کا تھا۔ اسی وجہ سے نصاریٰ اس دن کو یوم عید کہتے ہیں۔

اور عید اس سرور کو کہتے ہیں جو لوٹ لوٹ کر آئے اس لیے یوم عید کو عید کہتے ہیں تو معنی اس کے یہ ہوئے کہ جس دن وہ خوان اترے گا وہ دن ہمارے لیے سرور و فرحت کا دن ہوگا اور ہمارے زمانہ کے اہل دین کے لیے بھی وہ یوم عید ہوگا اور جو ہمارے بعد آئیں گے ان کے لیے بھی سرور و فرحت کا موجب رہے گا اور تصدیق نبوت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نشانی بھی ہوگی۔ تو ہم کو رزق دے اور تو سب سے بہتر رازق ہے۔

قال اللہ انی منزلہا علیکم۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں وہ خوان تم پر اتارتا ہوں۔ وَعَدَ اَنْزَلَ وَشَرَطَ۔ یعنی وعدہ نزول خوان فرما کر شرط کی اور ارشاد ہوا۔

فمن یکفر بعد منکم۔ بعد انزالہا منکم۔ تو جو تم میں کفر کریگا بعد انزال خوان کے تو

فانی اعذبہ عذابا۔ ای لعنت یبا۔ میں اسے وہ عذاب دوں گا کہ

لا اعذب بہ احدا من العالمین۔ سارے جہان میں ویسا عذاب کسی پر نہ کرونگا۔

انما نزلت فعن وھب نزلت مائدۃ منکوسۃ تطیر بہا الملئکۃ علیہا کل طعام الا الثوم وقیل کانوا یجدون علیہا ما شاءوا وقیل کانت تنزل حیث کانوا بکرۃ وعشیا۔

چنانچہ وہ خوان نازل ہوا حضرت وہب فرماتے ہیں وہ خوان نازل ہوا اسے ملائکہ نے کہ اٹھائے پھرتے تھے اس خوان پر تمام کھانے تھے سوا گوشت کے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس خوان میں لوگ جو چاہتے وہی کھانا پاتے (تفسیر نسفی)

علامہ آلوسی فرماتے ہیں (ترجمہ) اور بیشک وہ عذاب دیا گیا جس نے اس نعمت سے کفر کیا۔ انہیں بندر اور سور کی صورت میں مسخ کر دیا گیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اشد ناس عذاب میں قیامت کے دن وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اصحاب مائدہ اور منافقین اور لشکر فرعون سے۔

ابن جریر اور ابن منذر عمار بن یاسر سے راوی ہیں کہ مائدہ میں نازل ہوا آسمان سے روٹی گوشت اور حکم ہوا کہ خیانت نہ کریں اور کل کے لیے بچا کر نہ رکھیں تو انہوں نے خیانت کی اور کل کے لیے بچا

marfat.com

کر رکھنا شروع کیا تو وہ بندر اور سور کی شکل میں مسخ کیے گئے۔ عکرمہ کی روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ روٹیاں جاؤلوں کی تھیں۔

ایک روایت ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم نے خوان کا سوال کیا تو آپ نے دعا کی تو اللہ نے ایک دسترخوان سرخ رنگ کا دو ابروں میں نازل کیا ایک ابر نیچے ایک اوپر اور وہ خوان ہوا میں لوگ دیکھ رہے تھے اس کی طرف لپکتے۔ آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام رو پڑے اس خوف سے کہ شرط کے ذرا خلاف ہونے پر ان کی گرفت نہ ہو۔ آخر آپ نے دعا فرمائی۔ حتیٰ کہ وہ سفرہ ٹھہر گیا اور عیسیٰ علیہ السلام کے آگے آگیا۔ اور تمام حواری اس کے گرد تھے تو وہ اس خوان سے ایسی خوشبو پاتے تھے کہ ویسی خوشبو کبھی نہ پائی۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حواری سجدہ میں گر گئے۔ شکر نعمت ادا کرتے ہوئے الی آخر الحکایات۔

آخر روایت میں حضرت وہب بن منبہ سے ہے کہ یہ خوان اتنا وسیع تھا کہ اس پر چار ہزار آدمی بیٹھتے تھے۔ اور جب کھا چکتے تو وہ کھانا ویسا کا ویسا ہی بدستور ہو جاتا۔ فلبثوا بذلک ما شاء اللہ یعنی حالت جبتک اللہ نے چاہا رہی۔ انتہی ملخصاً مختصراً۔

نزول دسترخوان کا مفصل واقعہ

حضرت سلمان فارسی و عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور جمہور مفسرین کا قول ہے کہ جب حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہر طرح کا اطمینان دلایا کہ ہم یہ خوان محض تفریح کے لیے نہیں مانگتے بلکہ اس سے ہمارے دینی مقاصد ہیں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ٹاٹ کا لباس پہنا اور رو رو کر دعا کی چنانچہ بادلوں میں ڈھکا ہوا سرخ رنگ کا دسترخوان آیا جس کو سب لوگ دیکھ رہے تھے۔ آہستہ آہستہ ان کے درمیان رکھ دیا گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دسترخوان کو دیکھ کر بہت روئے اور دعا کی کہ اے اللہ مجھے شاکرین سے بنا اور اس کو حواریوں کے لیے رحمت بنا۔ اس دسترخوان سے ایسی خوشبو محسوس کی جو اس سے قبل کبھی نہ پائی تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے حواری سجدۂ شکر میں گر گئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وضو تازہ فرمایا۔ نوافل پڑھ کر دعا فرمائی اور پھر دسترخوان سے غلاف جو سرخ رنگ کا تھا ہٹایا اس میں سات مچھلیاں سات روٹیاں جن سے روغن ٹپک رہا تھا حواریوں میں سے شمعون نے

marfat.com

پوچھا کہ یہ کھانا جنت کا ہے یا زمین کا؟

فرمایا یہ قدرتی ہے سب سے پہلے بیمار اپاہج مبروص۔ جذام والے بلائے گئے آپ نے فرمایا بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ تمہارے لیے مبارک ہے۔

پہلے دن سات ہزار تین سو نے کھایا پھر خوان نظروں سے غائب ہو گیا۔ تمام بیمار تندرست ہو گئے۔ فقراء غنی ہو گئے۔ پھر وحی کے ذریعہ حکم ہوا کہ صرف فقراء کھائیں گے۔ کوئی غنی نہ کھائے گا اس حکم سے تین سو تیس آدمی تھے جو نافرمان ہو گئے اور کہنے لگے یہ محض جادو ہے۔ رات کو بالکل بغیریت سوئے صبح سور کی شکل میں تبدیل ہو چکے تھے تین دن بعد ہلاک ہو گئے۔ تفسیر خازن۔ روح المعانی۔

با محاورہ ترجمہ رکوع پنجم سورہ مائدہ پ۷

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

اور جب فرمائے گا اللہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تو نے کہا تھا لوگوں کو کہ بنا لو مجھے اور میری ماں کو دو خدا اللہ کے سوا عرض کرے گا پاکی ہے تجھے مجھے کوئی حق نہیں کہ کہوں میں وہ بات جو مجھے حق نہیں اگر میں نے ایسا کہا ہوتا تو تجھے اس کا علم ہوتا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے۔ اور میں نہیں جانتا جو تیری مشیت میں ہے بے شک تو ہی غیبوں کا جاننے والا ہے۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

نہیں کہا میں نے انہیں مگر وہی جو تو نے مجھے حکم دیا کہ اللہ کو پوجو جو میرا رب اور تمہارا رب ہے اور میں ان کا گواہ تھا جب تک میں ان میں رہا تو جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان کا نگران تھا اور تو ہر چیز پر موجود ہے۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ

اگر تو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر بخشے انہیں تو بے شک تو غالب حکمت

marfat.com

الحکیم ۝
قَالَ اللّٰهُ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ
صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ
الْعَظِیْمُ ۝
لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِیْهِنَّ
وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

والا ہے۔
فرمایا اللہ نے یہ وہ دن ہے جس میں نفع دے
گا سچوں کو ان کا سچ ان کے لیے باغ ہیں چلتی
ہیں ان کے نیچے نہریں ہمیشہ ان میں رہیں گے
وہ ہمیشہ اللہ راضی ان سے اور وہ اللہ سے راضی یہ
بڑی کامیابی ہے۔
اللہ ہی کے لیے ہے ملکیت آسمانوں اور زمین
کی اور جو اس میں ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے

حل لغات رکوع پنجم پ سورۃ مائدہ

واذ ۔ اور	اذ ۔ جب	قال ۔ کہیگا	اللہ ۔ اللہ
یٰعیسی ۔ اے عیسیٰ	ابن ۔ بیٹے	مریم ۔ مریم کے	ء ۔ کیا
انت ۔ تو نے	قلت ۔ کہا تھا	للناس ۔ لوگوں کو کہ	اتخذونی ۔ بنالو
لی ۔ مجھ کو	وا ۔ اور	امی ۔ میری ماں کو	الٰھین ۔ دو خدا
من دون ۔ سوا	اللہ ۔ اللہ کے	قال ۔ کہیگا	سبحٰنک ۔ پاک ہے تو
ما ۔ نہیں	یکون ہے	لی ۔ میرے لیے	ان ۔ یہ کہ
اقول ۔ کہوں میں	ما ۔ وہ جو	لیس ۔ نہیں ہے	لی ۔ میرے لیے
بحق ۔ حق	ان ۔ اگر	کنت ۔ میں نے	قلتہ ۔ کہا ہے اسکو
فقد ۔ تو تو یقیناً	علمتہ ۔ جانتا ہے	تعلم ۔ تو جانتا ہے	ما ۔ جو
فی ۔ بیچ	نفسی ۔ میرے نفس کے ہے	و ۔ اور	لا ۔ نہیں
اعلم ۔ جانتا ہوں	ما ۔ جو	فی ۔ بیچ	نفسک ۔ تیرے نفس کے ہے
انک ۔ بیشک تو	انت ۔ تو ہی ہے	علام ۔ جاننے والا	الغیوب ۔ غیبوں کا
ما ۔ نہیں	قلت ۔ کہا میں نے	لھم ۔ ان کو	الا ۔ مگر
ما ۔ جو	امرتنی ۔ حکم دیا تو نے مجھ کو	بہ ۔ اس کا	ان ۔ یہ کہ

marfat.com

اعبدوا۔عبادت کرو
ربکم۔تمہارا رب ہے
شہیدا۔نگران
توفیتنی۔تو نے مجھے اٹھالیا
علیہم۔ان پر
کل۔ہر
تغفر لہم۔تو انکو بخشدے
و۔اور
انک۔تیرا
انت۔تو ہی
العزیز۔غالب
الحکیم۔حکمت والا

ھذا۔یہ
یوم۔دن ہے
ینفع۔جو نفع دیگا
الصدقین۔سچوں کو
صدقھم۔ان کا سچ
تجری۔چلتی ہیں
خلدین۔ہمیشہ رہنے والے
فیھا۔اس میں
رضی۔راضی ہوا
رضوا۔وہ راضی ہوئے
العظیم۔بڑی

ربی۔میرا رب ہے
کنت۔میں تھا
فیھم۔ان میں
انت۔تو ہی
انت۔تو
شہید۔گواہ ہے
عباد۔بندے ہیں
تغفر۔بخش دے
العزیز۔غالب
ھذا۔یہ
صدقھم۔ان کا سچ
من تحتھا۔انکے نیچے
ابدا۔ہمیشہ تک
و۔اور
القول۔کامیابی
السموات۔آسمانوں کا
ما۔جو
علی۔اوپر

و۔اور
علیہم۔ان پر
فلما۔پھر جب
الرقیب۔نگہبان
علی۔اوپر
ان۔اگر
ثم۔تیرے
لہم۔ان کو
الحکیم۔حکمت والا
یوم۔دن ہے
لہم۔انکے لیے
الانھار۔نہریں
رضی۔راضی ہوا
رضوا۔وہ راضی ہوئے
العظیم۔بڑی
و۔اور
فیھن۔ان میں ہے
کل۔ہر

اعبدوا۔عبادت کرو
ربکم۔تمہارا رب ہے
و۔اور
شہیدا۔نگران
مادمت۔جبتک رہا میں
کنت۔تو تھا
علیہم۔ان پر
و۔اور
شیء۔شے کے
فانھم۔تو وہ
ان۔اگر
انت۔تو ہی ہے
اللہ۔اللہ
الصدقین۔سچوں کو
تجری۔چلتی ہیں
خلدین۔ہمیشہ رہنے والے فیھا۔اس میں
عنھم۔ان سے
ذلک۔یہ ہے
ملک۔ملک
و۔اور
ھو۔وہ
قدیر۔قادر ہے۔

مختصر تفسیر رکوع پنجم پ سورۃ مائدہ

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

marfat.com

اور جب فرمائے گا اللہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تو نے کہا تھا لوگوں سے کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا سوا اللہ کے سو عرض کرے گا پاکی ہے تجھے مجھے یہ حق نہیں پہنچتا کہ میں وہ بات کہوں جو مجھے کہنی روا نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہو تو یقیناً تو جانتا ہے تجھے علم ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیری مشیت میں ہے بے شک تو ہی سب غیبوں کا جاننے والا ہے۔

اِذْ ظرفیہ ہے اس سے پہلے اُذْکُرْ فعل پوشیدہ ہے۔ اذکر میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے یہاں اس سوال و جواب کا ذکر ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے رب تعالیٰ فرمائے گا اور آپ جواباً عرض کریں گے یہ سوال و جواب تمام محشر والوں خصوصاً عیسائیوں کے سامنے ہوگا ان کو شرمندہ کرنے کے لیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موجودگی میں کسی نے نہ تو آپ کو خدا کا بیٹا کہا اور نہ آپ کی والدہ کو خدا کہا یہ ساری بدعقیدگی آپ کے آسمان پر جانے کے بعد ہوئی۔ ابن مریم فرمانے میں عیسائیوں کی تردید ہوگئی اور یہود کی بھی تردید ہوگئی جو ان کے نسب پر معاذ اللہ طعن کرتے تھے اور یوسف نجار کا بیٹا مانتے تھے۔

ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ اللہ تعالیٰ کا یہ سوال استفہام انکاری کے طور پر ہے یعنی تم نے یہ نہ کہا تھا اس سے عیسائیوں کو شرمندہ کرنا مقصود ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ الناس میں الف لام عہد کا ہے جس سے حضرت عیسائی مراد ہیں یعنی اے مریم کے فرزند عیسیٰ علیہ السلام کیا ان عیسائی انسانوں سے تم نے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو آ مان لینا تو عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے۔

قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا یَكُوْنُ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جواب ہے جو آپ بارگاہ رب العزت میں عرض کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیبت الٰہی سے کانپ جائیں گے پانچ سو سال تک خاموش رہیں گے پھر یہ جواب عرض کریں گے روح المعانی

سُبْحٰنَكَ۔ تو پاک ہے ہر قسم کے شرک سے

مَا یَكُوْنُ لِیْ۔ میں نے یہ نہ کہا تھا تیرا علم میرا گواہ ہے تو علام الغیوب ہے۔

تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ۔ تَعْلَمُ۔ ہمیشہ سے ہمیشہ تک جانتا۔ نَفْسِ سے مراد علوم ہیں فی نفسی انسان کے علوم جو اسکی ذات یا اس کے دل میں ہوتے ہیں فی ظرفیہ ہے فی نفسک سے اشارہ وہ علوم ہیں جو تو نے ہم پر ظاہر نہیں فرمائے وہ میں نہیں جانتا ہوں وہ تو جانتا ہے۔ روح المعانی۔

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ الغیوب میں الف لام استغراقی ہے یہ مبالغہ کا صیغہ ہے اس کے معنی ہیں سارے غیبوں کا بہت ہی جاننے والا۔

marfat.com

علامہ نسفی فرماتے ہیں واذ قال اللہ یاعیسیٰ بن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللہ ۔ الجمہور علی ان ھذا السوال یکون یوم القیامۃ دلیلہ سیاق الایۃ وسیاقھا وقبل خاطبہ حین رفعہ الی السماء دلیلہ لفظاذ ۔

جمہور اسی طرف ہیں کہ یہ سوال روز قیامت ہوگا ۔ اس کی دلیل سیاق و سباق آیت ہے ایک قول یہ ہے کہ یہ مخاطبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تب ہوا جب کہ ان کو آسمان کی طرف اٹھایا ۔ اس کی دلیل لفظاذ ہے ۔

روح المعانی میں ہے یہ سوال روز قیامت کافروں کی توبیخ کے لیے ہوگا ۔ وقیل تعالہ سبحانہ لعیسیٰ علیہ السلام قبل انیا وکان ذالک بعد المغرب فصلی علیہ السلام للمغرب ثلاث رکعات شکرا للہ حین خاطبہ بذلک وکان الاولیٰ لنفی الالوھیۃ عن نفسہ والثانیۃ لنفیھا عن امہ والثالثۃ لاثباتھا للہ عزوجل فھو علیہ السلام اول من صلی المغرب ۔

ایک قول یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی بعد غروب یہ سوال کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں جبکہ یہ مخاطبہ ہوا چنانچہ

پہلی رکعت اپنی الوہیت کی نفی پر پڑھی ۔
دوسری رکعت اپنی والدہ کی نفی الوہیت پر ۔
تیسری رکعت اللہ تعالیٰ کے اثبات الوہیت و وحدانیت کے لیے ۔
چنانچہ سب سے پہلے جس نے مغرب پڑھی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے ۔
قال سبحانک ۔ ما کان یکون لک شریک ۔ غرض کی تیری ذات پاک ہے اس سے کہ تیرا شریک ہو ۔
مایکون لی ۔ ماینبغی لی ۔ مجھے یہ زیبا ہی نہیں کہ
ان اقول مالیس لی بحق ۔ ان اقول قولا لایحق لی ان اقول ۔ میں ایسی بات کہوں جس کا مجھے کسی طرح حق نہیں ہے ۔
ان کنت قلتہ فقد علمتہ ۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو تو جانتا ہے ۔
یعنی مجھے عذر پیش کرنے کی احتیاج ہی نہیں اس لیے کہ تو جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور اگر کہا ہے تو یقیناً تو جانتا ہے ۔ کیونکہ تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیری معلومات میں ۔ یعنی میرا ہر معلوم تجھے معلوم ہے اور تیرا کوئی معلوم مجھے معلوم نہیں ۔ بے شک تو غیبوں کا جاننے

marfat.com

والا ہے۔ تیرے غیوب تک کسی کا علم نہیں پہنچ سکتا۔

ما قلت لہم الا ما امرتنی بہ۔ میں نے نہیں کہا انہیں مگر وہی جو تو نے مجھے حکم کیا۔

ان اعبدوا اللہ ربی وربکم۔ یہ کہ پوجو اللہ کو جو میرا رب اور تمہارا رب ہے

وکنت علیہم شہیدا۔ اور میں ان کا نگران تھا۔

ما دمت فیہم۔ صدقہ کوئی فیہم۔ جبتک میرا وجود ان میں تھا (تفسیر نسفی)

فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم۔ تو جب اٹھا لیا تو نے مجھے تو تو ہی ان کا رقیب و حفیظ تھا

وانت علی کل شئ شہید۔ من قولی وفعلی وقولہم وفعلہم (نسفی) اور تو ہر شے کا نگران و محافظ ہے۔

اقول وباللہ التوفیق

لفظ توفی کی بحث مفصل یعیسی انی متوفیک ورافعک الی کے تحت ہم اول کر چکے ہیں۔ پارہ سوم۔ آل عمران۔ رکوع ۱۴۔ یہاں مختصراً اتنا واضح کر دینا ضروری ہے کہ توفیتنی کے لفظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر دلیل لانا صحیح نہیں۔ کیونکہ اول تو لفظ توفی موت کے لیے خاص نہیں بلکہ کسی شے کے پورے طور پر لینے کے معنی میں بھی آتا ہے خواہ وہ بغیر موت کے ہو جیسا کہ آیہ کریمہ اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا۔

دوسرے جب یہ سوال حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے روز قیامت ہوگا تو لفظ توفی موت کے معنی میں بھی فرض کر لیے جائیں تو بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت قبل نزول ثابت نہیں ہو سکتی۔ فافہم وتدبر۔

ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفرلہم فانک انت العزیز الحکیم۔ اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو بے شک تو تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

زجاج نے کہا عیسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوگا کہ قوم میں سے بعض لوگ کفر پر مصر رہے اور بعض مشرف باسلام و ایمان ہوئے اس لیے آپ نے بارگاہ عدل میں یوں عرض کیا کہ ان میں جو کفر پر قائم رہے ان پر تو تیرا عذاب عین حق و صواب ہے کیونکہ انہوں نے حجت تمام ہونے کے بعد کفر کیا۔ اور ان میں سے جو ایمان لائے انہیں اگر تو بخش دے تو تیرا فضل ہے اور تیرا ہر کام حکمت ہے اور عین صواب۔

قَالَ اللّٰہُ ہٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُہُمْ۔ للمستعرفی دنیاہم وناظرتہم اذ قال

marfat.com

اللہ ھذا عیسیٰ علیہ السلام یوم ینفع الصادقین صدقھم وھو یوم القیامۃ۔ یعنی اللہ تعالےٰ فرمائے گا یہ وہ دن ہے کہ سچوں کو ان کی سچائی نفع دے گی دنیا و آخرت میں اور یہ بشارت قیامت کے دن فرمائی جائے گی کہ

لھم جنت تجری من تحتھا الانھر خالدین فیھا ابدا رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ ذلک الفوز العظیم ۔ ان کے لیے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی ہمیشہ ان میں رہیں گے دوام اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ بڑی کامیابی ہے اس لیے باقی رہے گی برخلاف دنیاوی کامیابی کے کہ وہ غیر باقی ہے۔

ولہ ملک السموات والارض وما فیھن ۔ عظم نفسہ عما قالت النصاریٰ ان معہ الھا اخر وھو علی کل شئ قدیر من المنع والاعطاء والایجاد والافناء (تفسیر نسفی)

اللہ کے لیے ہے ملکیت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان میں ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اپنی ذات کی عظمت ظاہر فرما کر نصاریٰ کے رد کیا کہ ان کا جو خیال ہے کہ ذات واجب تعالےٰ شانہ کے ساتھ دو خدا اور ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ منع اور عطا۔ ایجاد اور افناء میں۔

تصریح مزید

آیہ کریمہ کے مفہوم سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ قدیر علی کل شئے ہے یعنی ہر ممکن الوجود پر اس کی قدرت حاوی ہے۔ مجمل

اس سے یہ مسئلہ بھی واضح ہو گیا کہ کذب بھی اگرچہ شے ہے اور مصوب بھی شے ہیں لیکن چونکہ ذات سبحانہ ہر قسم کے قبائح سے منزہ ہے اور ہر قبیح اس کے لیے محال ہے اسے بھی تحت قدرت ماننا اور علی کل شئے قدیر سے مستثنا جہالت ہے۔

نسال اللہ ان یوفقنا لمرضاتہ ویجعلنا من الفائزین

بجناب سید المرسلین صلی اللہ علی سیدنا ومولانا وملجانا وماوانا محمد والہ وصحبہ اجمعین

آمین یا رب العالمین

تمت سورۃ المائدۃ ویلیہ سورۃ الانعام ۔ سورہ مائدہ پوری ہوئی اور سورہ انعام شروع ہوئی۔

اضافات: عین الحسنات قادری ہاشمی
۲۳ مارچ ۱۹۷۸ء

فقیر قادری ابوالحسنات سید محمد احمد قادری عفی عنہ اہل لاہور
۱۹ دسمبر ۱۹۷۸ء

marfat.com

سورۃ الانعام مکیہ اور اسکی ۱۶۵ آیتیں اور بیس رکوع ہیں کوفیوں کے

نزدیک اس کی آیتیں ۱۶۵ ہیں اور بصریوں کے نزدیک ۱۶۴

سورۃ انعام مکی ہے اس میں بیس رکوع اک سو پینسٹھ آیات تین ہزار ایک سو کلمات اور پندرہ ہزار نو سو تینتیس حروف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

با محاورہ ترجمہ چھٹا رکوع سورۃ انعام کا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝

سب خوبیاں اللہ کو ہیں جس نے پیدا کیے آسمان اور زمین اور پیدا کیں اندھیریاں اور نور پھر وہ جو کافر ہیں اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝

وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہیں مٹی سے پھر حکم رکھا ایک میعاد کا اور ایک مقررہ وعدہ ہے اس کے ہاں پھر تم شک کرتے ہو۔

وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَیَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝

اور وہی اللہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں جانتا ہے تمہارا چھپا اور ظاہر اور وہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ۝

اور نہیں آتی ان کے پاس کوئی نشانی ان کے رب کی نشانیوں میں سے مگر اس سے منہ پھیرنے والے ہیں۔

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

تو بے شک جھٹلایا انہوں نے حق کو جب آیا ان کے پاس تو عنقریب آجائے گی انہیں خبریں کی جس پر ہنسی اڑاتے تھے۔

اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ

تو کیا نہ دیکھا انہوں نے کتنے ہلاک کیے ہم نے ان سے پہلے سنگتوں سے ہم نے نہیں جمائے ان کو

marfat.com

وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝

زمین میں جو دکھا شکس نہیں اور بھیجا ہم نے ان پر مینہ موسلادھار اور بنائیں ہم نے نہریں بہتی ان کے نیچے تو ہلاک کیا ہم نے ان کے گناہوں کے سبب اور اٹھائی ہم نے ان کے بعد ایک سنگت دوسری۔

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

اور اگر ہم اتارتے تجھ پر کاغذ میں لکھا ہوا تو ضرور چھوتے وہ اپنے ہاتھوں سے تو ضرور کافر کہتے کہ یہ نہیں مگر کھلا جادو۔

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝

اور بولے کیوں نہ اتارا گیا ان پر فرشتہ اور اگر اتارتے ہم فرشتہ تو تمام ہو گیا ہوتا کام پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝

اور اگر ہم کرتے نبی کو فرشتہ تو ضرور کرتے ہم اس کو مرد اور اس پر وہی شبہ رکھتے جس میں اب پڑے ہیں۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اور یقیناً ٹھٹھا کیا گیا رسولوں سے تجھ سے پہلے تو گھیر لیا انہی کو اس نے جس کو وہ تمسخر کرتے تھے۔

حل لغات سورۃ انعام پ۷ رکوع ۶

الحمد۔ سب خوبیاں	للہ۔ اللہ کو ہیں	الذی۔ جس نے	خلق۔ پیدا کیے
السموات۔ آسمان	و۔ اور	الارض۔ زمین	و۔ اور
جعل۔ بنائے	الظلمات۔ اندھیرے	و۔ اور	النور۔ نور
ثم۔ پھر	الذین۔ وہ جو	کفروا۔ منکر ہیں	بربہم اپنے رب کے ساتھ
یعدلون۔ برابر ٹھہراتے ہیں	ھو۔ وہ اللہ	الذی۔ وہ ہے جس نے	خلقکم۔ تم کو پیدا کیا
من طین۔ مٹی سے	ثم۔ پھر	قضی۔ مقرر کی	اجلا۔ ایک مدت
و۔ اور	اجل۔ ایک مدت	مسمی۔ مقرر ہے	عندہ۔ اس کے پاس

marfat.com

ثم - پھر
هو - وہی
و - اور
مسوا - پوشیدہ
کم - تمہارا
تکسبون - تم کماتے ہو
من - کوئی
الا - مگر
فقد - بیشک
جاء - آیا
انبئو - خبریں
یستهزءون - مذاق اڑاتے تھے
اهلکنا - ہلاک کیے ہم نے
ق - بیچ
لمکن - جگہ دی ہم نے
السماء - آسمان سے
جعلنا - بنائیں ہم نے
فاهلکنا - تو ہم نے ہلاک کیا
و - اور
قرنا - زمانے
تزلنا - اتارتے ہم
قرطاس - کاغذوں کے
اللذین - وہ جو
الا - نہ
هذا - یہ
و - اور
ان - نہیں
مبین - کھلا ہوا
انزل - اتارا گیا
علیه - اس پر

انتم - تم
الله - اللہ ہے
فی - بیچ
کم - تمہارا
و - اور
ما - نہیں
من - کوئی
ایة - نشانی
کانوا - تھے
کذبوا - جھٹلایا انہوں نے
هم - انکے پاس
ما - اسکی کہ
انظر - دیکھتا
من قبلهم - ان سے پہلے
الارض - زمین کے
لکم - تم کو
علیهم - ان پر
السماء - بہتریں
هم - ان کو
انشانا - پیدا کیے ہم نے
اخرین - اور
علیك - تجھ پر
فلمسوه - پھر چھوتے اسکو
کفروا - کافر ہیں
هذا - جادو ہے
لولا - کیوں نہیں

تمترون - شک کرتے ہو
فی - بیچ
الارض - زمین کے
و - اور
یعلم - جانتا ہے
ما - جو
تاتیهم - آتیں انکے پاس
من - کوئی
ایات - نشانیوں
عنها - اس سے
بالحق - حق کو
فسوف - تو جلدی
کانوا - تھے
یوما - دیکھا انہوں نے کہ
من - کہ
و - اور
مدرارا - موسلادھار بارش
تحتهم - ان کے نیچے
بذنوبهم - انکے گناہوں کے سبب
من بعد - بعد
و - اور
اخرین - اور
کتبا - کتاب
بایدیهم - اپنے ہاتھوں سے
ان - نہیں
مبین - کھلا ہوا
انزل - اتارا گیا
ق - بیچ

السموات - آسمانوں کے
یعلم - جانتا ہے
جهر - ظاہر
ما - جو
تاتیهم - آتیں انکے پاس
من - کوئی
ایة - نشانی
الا - مگر
کانوا - تھے
عنها - اس سے
معرضین - منہ پھیرنے والے
فقد - جبکہ
جاءهم - یا تیہم آئیں گی انکے پاس
به - اس کا
کانوا - تھے
یستهزءون - مذاق اڑاتے
منهم - ان میں سے
ما - نہیں
من - کہ
و - اور
مدرارا - موسلادھار بارش
قرنا - زمانے
ذنوبهم - انکے گناہوں کے سبب
من بعد - بعد
و - اور
ق - بیچ
بایدیهم - اپنے ہاتھوں سے
ان - نہیں
هذا - یہ
و - اور
علیه - اس پر

marfat.com

ملائکہ - فرشتے
ملکا - فرشتہ
لا - نہ
جعلنہ - بناتے ہم اسکو
و - اور
یلبسون - شبہ اب کریں گے یا و - اور
برسل - رسولوں کے ساتھ
سخروا منھم - ٹھٹھا کیا تھا
ب - سے

و - اور
لقضی - تو فیصلہ ہو جاتا
ینظرون - مہلت دیے جاتے
ملکا - فرشتہ
للبسنا - ضرور شبہ کرتے
من قبلک - تجھ سے پہلے
منھم - ان میں سے
یستھزءون - ٹھٹھا کرتے

لو - اگر
الامر - کام کا
و - اور
لجعلناہ - تو بناتے اسکو
علیھم - ان پر
نقد - بیشک
فماق - تو گھیر لیا
ما - اس سے جسکو

انزلنا - اتارتے ہم
ثم - پھر
لو - اگر
رجلا - مرد
ما - جو
استھزئ - ٹھٹھا کیا گیا
بالذین - انکو جنہوں نے
کانوا - تھے

مختصر تفسیر چھٹا رکوع پ۷ سورۃ انعام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۔ سب خوبیاں اللہ کو ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور پیدا کیں اندھیریاں اور نور پھر وہ لوگ جو کافر ہیں اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔

شان نزول: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ یہ پوری سورت مکہ معظمہ میں ایک ہی شب میں نازل ہوئی باستثناء چند آیات۔ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تسبیح کرتے آئے جن سے آسمانوں کے کنارے بھر گئے حضور پرنور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم سبحان ربی العظیم کہتے ہوئے سجدہ میں گئے حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ توریت میں سب سے پہلی آیت وہی ہے جو سورہ انعام کی پہلی آیت ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو صبح کے وقت اس سورت کی تین آیات لَكِنِ الظّٰلِمُوْنَ تک تلاوت کرے تو اللہ تعالے ستر ہزار فرشتہ اس کی حفاظت کے لیے مقرر فرما دیتا ہے۔ خازن۔ روح البیان

اس سورت مبارکہ میں دلائل توحید، عدل، نبوت، معاش، معاد اور ملحدین کی تردید بیان کی گئی ہے۔

قرآن کریم میں پانچ سورتوں کے اول الحمد للہ ہے۔ سورۃ فاتحہ۔ سورۃ کہف۔ سورہ سبا۔ سورہ فاطر۔ اور سورۃ انعام۔

بارگاہ الٰہی میں وہ حمد مقبول ہے جو حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے ہو اللہ

marfat.com

تعالےٰ کی کامل حمد یہی وہ ہے جو حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے کی۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ میں کمال اکبیہ کا ذکر ہے جس میں اشارۃً حمد الٰہی کا حکم دیا گیا ہے۔ سماوات سے مراد آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں جیسے چاند۔ سورج۔ ستارے وغیرہ۔ زمین کی تمام مخلوق جیسے دریا۔ پہاڑ۔ درخت دیگر مخلوق وغیرہ۔ آسمانی چیزیں غیب ہیں ان آنکھوں سے تو آسمان بھی نظر نہیں آتا۔ حتیٰ کہ آج سائنس دانوں نے آسمان کے وجود سے ہی انکار کر دیا لیکن مخبر صادق طبیب حاذق نور مجسم صلے اللہ علیہ وسلم نے مفصل بیان فرمایا۔ جن پر ایمان لانا لازمی ہے۔ زمین کی مخلوق کی جڑ بھی آسمانوں سے ہے جیسا کہ ارشاد ہے وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝

تمام خوبیاں اللہ کو ہیں۔ اس آیت مبارکہ میں شان استغناء کو برقرار رکھتے ہوئے حمد کی تعلیم دی گئی ہے یعنی اللہ تعالےٰ کے لیے حمد ہے اگرچہ تم اس کی حمد نہ کرو۔ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے۔ اور آسمانوں کو جمع کے لفظ سے بیان کیا کیونکہ وہ ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہیں اور جمہور کے نزدیک زمینیں بھی سات ہیں لیکن وہ ایک دوسرے کے اوپر نیچے نہیں ہیں بلکہ ایک دوسری کے ساتھ ملی ہوئی ہیں اور جَعَلَ جب اَحْدَثَ اور اَنْشَأَ کے معنی میں ہو تو ایک مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے اور اندھیرے اور نور بنایا۔ ظلمات کو جمع بیان کیا اور نور کو جنس کے ارادہ سے واحد رکھا۔ اور اس لیے بھی کہ مختلف اشیاء کی ظلمت مختلف ہوتی ہے جیسے رات کا اندھیرا۔ سمندر کے پانی کا اندھیرا اور اندھیری جگہ کا اندھیرا سب اندھیرے ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور نور کی ایک ہی قسم ہے وہ اندھیروں کی طرح مختلف نہیں ہے۔

اور ظلمات کو نور پر اس لیے مقدم کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے مخلوق کو اندھیرے میں پیدا کیا پھر ان پر نور کی شعاعیں ڈالیں جس کو وہ نور پہنچا اس نے ہدایت پائی اور جس کو وہ نور نہ پہنچا وہ گمراہی میں رہا۔

ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ۔ ثُمَّ فرما کفر کے بعد اور تعجب کے لیے ہے یعنی ان دلائل کے باوجود کفار شرک کرتے ہیں یہاں کَفَرُوْا بمعنی اَشْرَکُوْا ہے

يَعْدِلُوْنَ۔ عدول بمعنی علیحدگی و عدم ہے یعنی مشرکین اس کے دین کی طرف نہیں آتے باوجود ایسے دلائل قدرت کے اور اس قدر عجیب نشانیوں کے مشاہدے کرنے کے دوسروں کو اللہ کا مساوی رکھ کر نافرمانی کرتے ہیں مخلوق کو پوجتے ہیں باآنکہ اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ خالق آسمان و زمین صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے تفسیر نسفی

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ هُوَ هُوَ

marfat.com

اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ

وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر ایک میعاد قائم کی اور ایک مقررہ وعدہ اس کے پاس ہے پھر تم شک کرتے ہو اور وہی ہے اللہ آسمانوں اور زمین میں اسے معلوم ہے تمہارا چھپا اور ظاہر اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

منکرین قیامت کی تردید ہے۔ خَلَقَ کے معنی ابتدائی پیدائش۔ تُرَاب خشک مٹی کو کہتے ہیں طین تر مٹی یعنی گارے کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے تمہاری پیدائش کی ابتدا مٹی سے کی۔ اسی طرح مٹی سے نباتی خوراک پھر اس سے خون اس سے نطفہ اس سے اجسام۔ حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا تم ان کی اولاد میں سے ہو تو گویا تمہاری پیدائش کی ابتدا مٹی سے فرمائی گئی۔

خلاصہ تفسیر نسفی (ترجمہ)

وہی اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے یعنی تمہیں پیدا کیا تمہاری اصل سے اور وہ آدم ہیں اور تخلیق آدم علیہ السلام مٹی سے ہے پھر ایک میعاد کا حکم رکھا یعنی اس کی موت کا وقت معین کیا اور ایک مقررہ وعدہ اس کے پاس ہے یعنی قیامت کے دن کا۔ پہلا وعدہ پیدا ہونے سے مرنے تک کا اور مرنے کے بعد سے بعث من القبر کا اور وہ ایک برزخ ہے۔ یا یہ صورت ہے کہ اول مقررہ وعدہ سونے اور جاگنے کا اور دوسرا موت کا۔ پھر تم لوگ شک کرتے ہو یعنی شک میں پڑے ہوئے ہو دیکھی بھالی قدرت پر یا جھگڑتے ہو دیکھے ہوئے معاملات میں۔ اور استبعاداً فرمایا کہ تم شک میں پڑ رہے ہو بعد اس کے کہ تم پر ثابت ہو گیا کہ وہی ذات زندہ کرنے اور مارنے والی ہے اور وہی مرنے کے بعد قبروں سے اٹھائے گی۔

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ۔ اور وہی اللہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔

جسے اللہ کہتے ہیں وہ رب تعالےٰ آسمانوں اور زمین میں معبود ہے اس کی عبادت ہو رہی ہے وہی آسمانوں اور زمین کا خالق ہے۔

يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ۔ وہی جانتا ہے تمہارے چھپے اور ظاہر کو تمہارے تمام حال اس کو معلوم ہیں سر سے مراد چھپے اعمال ہیں جیسے نیت و اخلاص ہیں، جہر سے مراد کھلی عبادتیں ہیں یعنی ظاہری علانیہ وہ تمہارے سب حالات ہمیشہ جانتا ہے۔

يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ سے مراد دل اور بدنی اعمال کا شر اور خیر ہے جو تم کرتے ہو سب کا۔ جیسے بعض

marfat.com

عمل بظاہر تھوڑے نظر آتے ہیں لیکن انکی جزا بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جیسے حضرت طلحہ نے جنگ میں حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کر کے جنت حاصل کی۔ حضرت ربیعہ نے وضو کرا کر حضور علیہ السلام کی معیت جنت میں حاصل کی۔

فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِنْ قَبْلُ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۚ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ۝ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ۝ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۝ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۝ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۖ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۚ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۚ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۚ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۚ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ۚ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ۝ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۚ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۚ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۚ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ۚ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝ وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ۚ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ۝ وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۚ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۚ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ۚ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۚ وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۝ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۚ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۚ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۚ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۚ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۚ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝ وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۚ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۝ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۗ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۚ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۗ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۚ قَالُوْا بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۚ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ سَآءَ مَثَلًا ۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۫ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۚ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۗ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۚ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۚ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۚ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۚ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ ۖ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۗ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ۭ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۚ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝ وَ

احوال قیامت سے ہے تو عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس چیز کے ساتھ تمسخر کر رہے تھے یہ خبر عذاب نازل کرنے کی ہے دنیا میں یا روز قیامت یا غلبہ اسلام اور علو کلمۃ اللہ ہے۔

الم یروا کم اھلکنا من قبلھم من قرن مکنھم فی الارض مالم نمکن لکم وارسلنا السماء علیھم مدرارا وجعلنا الانھار تجری من تحتھم فاھلکنھم بذنوبھم وانشانا من بعدھم قرنا اٰخرین ۝ کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے کتنے ہلاک کر دیے ان سے پہلے شکست والے جن کو ایسا متمکن کیا تھا ہم نے زمین میں کہ تم کو وہ تمکن و قوت نہیں دی اور ان پر موسلا دھار پانی بھیجا اور ان کے نیچے نہریں رواں کیں تو ہلاک کر دیا ہم نے ان کے گناہوں کے سبب اور ان کے بعد دوسری مخلوق پیدا کی۔

یروا۔ رویت سے بنا اس کے معنی ہیں دیکھنا ہلاک شدہ قوموں کے مکانات کے کھنڈروں کا دیکھنا مراد ہے جو اہل مکہ سفر کے دوران دیکھا کرتے تھے

مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ قرن کے معنی ہیں ملنا۔ اقران اصطلاح میں کئی معنی میں آتا ہے۔ زمانہ جماعت ہم فوق لوگ۔ قرن سے قبل اصحاب پوشیدہ ہے۔ قرن بعض کے نزدیک ساٹھ سال بعض کے نزدیک اسی سال قوی یہ ہے کہ قرن سو سال کا ہوتا ہے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن بشر مازنی کو بشارت ایک قرن زندہ رہنے کی فرمائی اور وہ پورے ایک سو سال زندہ رہے (خازن) دوسری جگہ ارشاد فرمایا خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم یہاں قرن سے مراد جماعت ہے جو صحابہ اور تابعین کی جماعت تھی۔ روح البیان

کیا انہوں نے نہ دیکھا یعنی جھٹلانے والے قرآن کریم اور بعث و نشور اور عذاب آخرت کی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر دیں۔ وہ مدت حیات دنیا ہر زمانہ کے آدمیوں کی ہے یعنی اسی سال یا ستر سال۔ انہیں ہم نے تمکن کیا ان امتوں کو زمین میں ایسا کہ تمہیں تمکن فی الارض نہ دیا تمکن سے مراد ملکوں میں بسنا اور آرام سے رہنا۔ یہ تمکن ان کو ایسا ملا کہ مکہ والوں کو ویسا نہ ملا جیسا کہ عاد اور ثمود کو دیا گیا درازی عمر جسم کا پھیلاؤ جسمانی قوت اور وسعت تمول اور اموال دنیاویہ میں ہر ایک طرح کا تفوق مراد ہے۔

وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا۔ اور بھیجا آسمان سے ہم نے ان پر پانی موسلا دھار یہاں سماء سے مراد بارش ہے۔ مِدْرَارًا۔ درّ سے بنا۔ اس کے معنی ہیں کثرت سے بہنا۔ تیز بارش کو بھی مدرار کہتے ہیں

وَجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ اور بنائی ہم نے نہریں جو جاری تھیں ان کے نیچے پھر باغوں

marfat.com

کے درختوں کے نیچے اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ نہروں اور پھلوں میں پھول پھل رہے تھے تو انہیں ہم نے ہلاک کیا ان کے گناہوں کی وجہ سے اور انہیں اس عذاب سے بالکل بچانے کو ان کا مال مستغنی نہ کر سکا اور ان کے بعد اور امت قائم کی یعنی ان کی جگہ دوسری آبادی قائم کر دی گئی۔

ولو نزلنا علیک کتابا فی قرطاس فلمسوہ بایدیہم لقال الذین کفروا ان ھذا الا سحر مبین ۵ وقالوا لولا انزل علیہ ملک ولو انزلنا ملکا لقضی الامر ثم لا ینظرون ۵ ولو جعلنا ہ ملکا لجعلنہ رجلا وللبسنا علیہم ما یلبسون ۵

اور اگر ہم نازل کرتے تم پر کاغذ میں کچھ لکھا ہوا کر وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوتے جب بھی کہتے کافر کہ یہ نہیں مگر کھلا جادو۔ اور بولے کیوں نہ اتارا گیا ان پر کوئی فرشتہ اور اگر ہم فرشتہ اتارتے تو ان کا کام تمام ہو گیا ہوتا پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی۔ اور اگر ہم بناتے اسے (نبی کو) فرشتہ جب بھی اسے مرد ہی بناتے اور وہی شبہ ان پر ہوتا جس میں پڑے ہوئے ہیں۔

کتاب سے مراد قرآن کریم ہے۔

اور قرطاس یہ غیر عربی لفظ ہے۔ اس کے معنی ورق یا صحیفہ کے ہیں۔ اصل میں یہ کراسہ سے قرطاس بنا ہے۔

شان نزول:۔ روح المعانی میں اس کا شان نزول اس طرح ہے۔ کلبی سے مروی ہے کہ یہ آیت نضر بن حارث اور عبداللہ بن امیہ اور نوفل بن خویلد کے معاملہ میں نازل ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہم آپ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے جبتک آپ ہمارے پاس اللہ کی طرف سے کتاب نہ لائیں جس کے ساتھ چار فرشتے ہوں وہ گواہی دیں کہ یہ اللہ کی کتاب ہے اور آپ اس کے رسول ہیں۔

اس پر جواب دیا گیا کہ یہ سب حیلے بہانے ہیں اگر کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب اتار دی جاتی اور وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر ٹٹول کر دیکھ بھی لیتے اور وہ یہ بھی نہ کہہ سکتے کہ یہ نظر بندی ہے تو بھی یہ بدنصیب بے دین ایمان لانے والے نہ تھے بلکہ پھر بھی جادو بتاتے اور جس طرح سورج کو ٹکٹکی لگا کر دیکھنے اور شق القمر کے معجزہ کو جادو کہہ دیا اور سحر مستمر کے آواز سے لگانے اسی طرح اس معجزہ کو دیکھ کر بھی ایمان نہ لاتے اس لیے کہ جو انکار و عناد کرتے ہیں ان کے لیے آیات و معجزات سے انتفاع ناممکن ہے۔

تفسیر نسفی میں ہے (ترجمہ) اور اگر نازل کر دیتے آپ پر کتاب لکھی ہوئی کاغذ کے ورق پر اور کفار سے

marfat.com

اپنے ہاتھوں سے ٹٹول کر دیکھ بھی لیتے اور یہ کہنے کی گنجائش بھی انہیں نہ ہوتی کہ ہماری نظر باندھ دی گئی اور وہ اندھے ہونے کا بھی احتجاج نہ کر سکتے تب بھی یہ کافر کہتے کہ یہ نہیں مگر جادو ہے انہیں عناد قبول حق کی طرف مائل ہونے سے مانع ہوتا۔

اور کافروں نے کہا کیوں نہ نازل ہوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی ایسا فرشتہ جو ہم سے کہتا کہ یہ نبی ہیں تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اگر فرشتہ نازل ہوتا ہلاکت میں آجاتے اور طرفۃ العین کے لیے بھی مہلت نہ دی جاتی اس لیے کہ جب وہ ملک کو صورت ملکی میں دیکھتے تو مہابت سے ان کی روح پرواز کر جاتی اور اگر ہم فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے جیسا کہ یہ کفار کہتے ہیں لولا انزل علی محمد ملک کبھی کہتے ہیں کہ یہ تو بشر ہیں ہمارے جیسے اگر اللہ چاہتا تو ان کی بجائے ہم پر فرشتہ نازل کر دیتا۔ تو فرشتہ بھی انسانی صورت میں ہی نازل کیا جاتا۔

جیسے کہ حضرت جبریل امین عام طور پر بصورت دحیہ کلبی حضور کے حضور حاضر ہوتے تھے اس لیے کہ رویت ملائکہ ان کی صورت میں کرنے کی حالت میں یہ باقی نہیں رہ سکتے اپنی صورت میں نہیں ہو سکتی اور اگر ہو تو فرط انوار سے انسان ہلاک ہو جائے۔

وللبسنا علیہم مایلبسون۔ یعنی مخلوط حالت میں رہ گئے اور ان پر مشکل ہو گیا اس حقیقت کو سمجھنا جبکہ ہوتے وہ آپ جیسے اے محبوب تو وہ فرشتہ کو صورت انسان میں بھی دیکھتے اور جب ایک انسان کے شبیہ میں دیکھتے تو مخبوط الحواس ہو کر کہتے یہ تو انسان ہی ہے اسے فرشتہ نہیں کہہ سکتے آگے لبسنا کا محاورہ بیان فرمایا۔

لبست الامر علی وابست۔ اذا اشتبہ واشکلنا علیہم۔ معاملہ مجھ پر مشتبہ ہو گیا اور میں نے اسکو مشتبہ کر دیا۔ اور ہم نے ان پر مشکل کر دیا۔

پھر حضور کی تسلی کے لیے فرمایا کہ استہزاء کرنا ان مسخروں کی جبلت میں ہے اور اس کا بدلہ انہیں مناسب اللہ دے گا۔

ولقد استہزئ برسل من قبلک فحاق بالذین سخروا منہم ما کانوا بہ یستہزءون۔ یعنی اے محبوب تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ٹھٹھا کیا گیا تو انہی کو لے بیٹھی ان کی ہنسی جو ان سے کرتے تھے۔

استہزئ۔ استہزاء سے بنا جس کا مادہ ہ ز ء یا ہ ز و ہے اس کے معنی ہیں دل لگی اور مذاق۔ باب استفعال میں مبالغہ اور زیادتی کے معنی ہیں۔ رسل کی تنوین تعظیم کی ہے اس کی جمع تکثیر کی ہے جس کے معنی بہت

marfat.com

سے رسول۔ مِنْ قَبْلِکَ۔ آپ سے پہلے گذرے ان سے بھی ان کا یہی انداز رہا۔

شانِ نزول: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حرم کعبہ میں تشریف فرما تھے اور آپ کے ارد گرد حضرت بلال حبشی صہیب رومی۔ عمار بن یاسر وغیرہ تھے۔ ادھر سے ولید بن مغیرہ۔ ابوجہل۔ امیہ بن خلف گذرے انہوں نے ان حضرات کو دیکھ کر مذاق کیا اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنت کا بادشاہ کہتے ہیں۔ ذرا ان بادشاہوں کی شان و شوکت تو دیکھو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ روح البیان۔

اس آیت کریمہ میں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی و تسکین خاطر کی گئی کہ آپ ملول نہ ہوں کفار کا پہلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی رویہ رہا ہے اور ان کا وبال انہیں اٹھانا پڑے گا۔ حَاقَ بِالَّذِیْنَ کے یہی معنی ہیں جو ترجمہ میں بیان ہو چکے ہیں۔

ازہری نے کہا ابو اسحاق نے حَاقَ کا معنی اَحَاطَ کیا ہے یعنی گھیر لیا اور اس کا مادہ حُوْق بالضم بیان کیا ہے اور حُوْق وہ چیز ہے جو گھیر ڈالے قاموس میں بھی ایسا ہی ہے اور حَوْق بالفتح کا ایک معنی احاطہ بھی ہے اور یہ باب حَاقَ یَحِیْقُ حَیْقًا وَحَیْوَقًا وَحَیْقَۃً بفتح یا سے ہے قزاز نے اس کی تفسیر کی ہے کہ ان کے کام کا وبال انہی پر آ پڑا اور طبرسی نے اس میں اختلاف کیا ہے وہ اس کا ترجمہ نَزَلَ (اترا) کرتے ہیں اور یہ معنی بھی سابقہ معنی کے قریب ہے اور اس کا معنی ہے پورا احاطہ کرنا۔

باِمحاورہ ترجمہ ساتواں رکوع پارہ سورۃ انعام

قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُکَذِّبِیْنَ ۝

فرمائیں سیر کرو زمین میں پھر دیکھو کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا۔

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلْ لِّلّٰہِ کَتَبَ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا رَیْبَ فِیْہِ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَہُمْ فَہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

فرمائیں کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے فرمائیں اللہ کا اس نے لکھ دی اپنے کرم کے ذمہ رحمت ضرور جمع کرے گا تمہیں قیامت کے دن اس میں کچھ شک نہیں وہ جو اپنی جانوں کا نقصان کرتے ہیں تو وہ ایمان نہیں لاتے۔

وَلَہٗ مَا سَکَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّہَارِ وَہُوَ السَّمِیْعُ

اور اسی کا ہے جو کچھ بستا ہے رات اور دن میں اور

marfat.com

الْعَظِيْمِ ۝

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ۗ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۗ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۗ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۗ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۗ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ۗ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ۗ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

وہی ہے سب جانتا۔

فرما دیجئے کیا اللہ کے سوا بناؤں والی جس نے آسمان اور زمین بنائے اور وہ کھلاتا ہے اور کھانے سے پاک ہے فرما دیجئے کہ مجھے حکم ہے کہ سب سے پہلے گردن رکھوں اور ہرگز نہ ہوں مشرکوں سے

فرما دیجئے میں ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں اپنے رب کی تو عذاب ہو بڑے دن سے۔

جس سے پھیر دیا جاوے وہ عذاب اس دن بے شک رحم ہوا اس پر اور یہ کھلی کامیابی ہے۔

اگر پہنچائے تجھے اللہ کچھ کوئی برائی تو نہیں کوئی اسے دور کرنے والا مگر وہی اور اگر پہنچائے تجھے کوئی بھلائی تو وہ ہر شے پر قادر ہے۔

اور وہی غالب ہے بندوں پر اور وہی حکمت والا خبردار ہے۔

فرما دیجئے کونسی چیز بڑی ہے گواہی میں۔ فرما دیجئے اللہ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں اور وحی ہوئی میری طرف اس قرآن کی کہ میں ڈراؤں تمہیں اس سے اور جس کو پہنچے تو کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور خدا ہیں فرما دیجئے میں یہ گواہی نہیں دیتا فرما دیجئے وہ تو ایک ہے اکیلا ہے اور میں بیزار ہوں ان سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو۔

وہ جنہیں دی ہم نے کتاب وہ اس نبی کو جانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں وہ جو اپنی جانوں کو نقصان میں ڈالیں وہ مومن نہیں۔

marfat.com

حل لغات ساتواں رکوع پ۷ سورۃ انعام

قل۔کہدیں
نشر۔پھر
عاقبۃ۔انجام
لمن۔کس کا ہے
و۔اور
کتب۔لکھی اس نے
لیجمعنکم۔ضرور جمع کرے گا تم کو
القیامۃ۔قیامت کے
الذین۔وہ جنہوں نے
لا۔نہیں
ما۔جو
و۔اور
السمیع۔سننے والا
غیر۔سوا
فاطر۔جو پیدا کرنے والا
و۔اور
لا۔نہیں
امرت۔حکم دیا گیا ہوں
من۔جو
تکونن۔ہو تو
الی۔بیشک میں
ربی۔اپنے رب کی

سیدنا۔چلو پھرو
انظر۔دیکھ
الکذبین۔جھٹلانے والوں کا
ما۔جو
الارض۔زمین کے ہیں
علی۔اوپر
لا۔نہیں
خسروا۔خسارہ دیا
یومنون۔ایمان لائے
سکن۔ٹھہرا
النہار۔دن کے
العلیم۔جاننے والا ہے
اللہ۔اللہ کے
السموات۔آسمانوں
ھو۔وہ
یطعم۔کھلایا جاتا
ان۔یہ کہ
اسلم۔گردن رکھے
من المشرکین۔مشرکوں میں سے
اخاف۔ڈرتا ہوں
عذاب۔عذاب

فی۔میں
کیف۔کیسا
الملک۔بھٹلانے والوں کا
فی۔میں
قل۔کہدیں
نفسہ۔ذات اپنی کے
الی۔طرف
لیجمعنکم۔ضرور جمع کرے گا تم کو
ریب۔شک
الفسہم۔اپنی جانوں کو
و۔اور
فی۔میں
و۔اور
قل۔کہدیں
اغیر۔کیا
یطعم۔کھلاتا ہے
قل۔کہدیں
اکون۔ہوں میں
و۔اور
ان۔اگر
یوم۔دن

الارض۔زمین کے
کان۔ہوا
قل۔فرمائیے
السموات۔آسمانوں
للہ۔اللہ کے لیے
الرحمۃ۔رحمت
یوم۔دن
فیہ۔اس میں
لم یسکن۔رہتی ہے
اللیل۔رات کے
ھو۔وہ
و۔کیا
ولیا۔دوست
الارض۔زمین کا ہے
و۔اور
الی۔بیشک میں
اول۔پہلا
لا۔نہ
قل۔کہدیں
عصیت۔نافرمانی کروں میں
عظیم۔بڑے سے

marfat.com

من - جو شخص کہ
فقد - تو یقیناً
افوز - کامیابی
یہ سک - پہنچائے تجھے
کاشف - کوئی کھولنے والا
ہ - اسکو
الا - اگر
ہو - وہ
قہو - تو وہ
قدیر - قادر ہے
فوق - اوپر
ھو - وہ
ای کوئی
قل - کہہ
و - اور
بینکو - تمہارے درمیان
ھذا - یہ
بہ - ساتھ اسکے
اشکو کیا تم
اللہ - اللہ کے
لا - نہیں
ھو - وہ
انی - بیشک میں
تشرکون - جو تم شریک ٹھہراتے ہو
الکتب - کتاب
یعرفون - پہچانتے ہیں
خسروا انفسھم - اپنا نقصان کیا
یومنون - ایمان لائیں گے۔

یعروف - پھیر گیا
یصبہ - نہ پہنچا اس پر
المبین - ظاہر
اللہ - اللہ
لہ - اسکو
الا - اگر
علی - اوپر
و - اور
عباد - بندوں
الحکیم - حکمت والا
شئی - چیز
اللہ - اللہ
بینکو - تمہارے درمیان
ھذا - یہ
بہ - ساتھ اسکے
اشکو کیا تم
اللہ - اللہ کے
لا - نہیں
ھو - وہ
انی - بیشک میں
تشرکون - جو تم شریک ٹھہراتے ہو
یعرفونہ - پہچانتے ہیں اس کو
ابناء - اولاد
انفسھم - اپنی جانوں کو

عنہ - اس سے
و - اور
و - اور
یضر - کوئی تکلیف
الا - مگر
یمسسک - پہنچائے تجھے
کل - ہر
ھو - وہ
ک - اپنے کے
الخبیر - خبردار ہے
اکبر - بڑی ہے
شھید - گواہ ہے
و - اور
القرآن - قرآن
و - اور
لتشھدون - گواہی دیتے ہو
الھۃ - معبود ہے
اشھد - گواہی دیتا ہوں
الہ - معبود ہے
بری - بیزار ہوں
الذین - وہ لوگ
ھم - ان میں سے

یومئذ - اس دن عذاب
ذالک - یہ ہے
ان - اگر
تلا - تو نہیں
ھو - وہی
یخبر - کوئی بھلائی
شئی - شے کے
القاھر - غالب ہے
و - اور
قل - کہہ دیں
شھادۃ - گواہی میں
ایبی - میرے
اوحی - وحی کیا گیا
لانذرکم - تاکہ میں ڈراؤں
من - جسے
ان - کہ بیشک
اخری - اور بھی
قل - کہہ
واحد - ایک
مما - اس سے
اتیتم - کرتے ہو تم انکو
کما - جیسے
الذین - وہ جنہوں نے
لا - نہیں

marfat.com

مختصر تفسیر رکوع ہفتم پ۷ سورۃ انعام

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلْ لِّلّٰهِ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔

آپ فرما دیجئے سیر کرو زمین میں پھر دیکھو کیسا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا۔ فرما دیجئے کس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے فرما دیجئے اللہ کا ہے اس نے لکھ دی اپنے کرم کے ذمہ پر رحمت ضرور تمہیں جمع کرے گا روز قیامت نہیں کوئی شک اس میں وہ جنہوں نے نقصان میں ڈالا اپنی جانوں کو تو وہ ایمان نہیں لاتے۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ۔ فرما دیجئے سیر کرو زمین میں پھر دیکھو کیسا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا۔

سِیْرُوْا۔ بنا سیر سے جس کے معنی مطلقاً چلنے کے ہیں خواہ یہ سفر دن کا ہو یا رات کا۔ ارض سے مراد زمین ہے۔ خالق کائنات نے زمین پر سیر و سیاحت کا حکم دیا تاکہ عبرت حاصل ہو ان قوموں کے مسمار شدہ محلات و مقامات سے جنہوں نے اللہ کے احکام اور انبیاء کی نافرمانی کی دیکھو ان قوموں کا کتنا دردناک انجام ہوا۔ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ۔ فانظروا اور ثم انظروا میں فرق صرف یہ ہے کہ نظر مسبب سیر ہے اور فانظروا سے یہ معنی نکلتے ہیں کہ گویا حکم الٰہی سیر کے لیے صرف انجام مکذبین دیکھنے کے لیے ہے اور بلا نظر سیر کی ممانعت ہے اور وہ سیر سیر غافلین ہوگی اور سیروا فی الارض ثم انظروا فرمانے سے یہ مستفاد ہوتا ہے۔ سیر فی الارض کا جواز بغرض تجارت وغیرہ بھی ہے اور ہلاک شدہ لوگوں کا انجام دیکھنا اور ان سے عبرت حاصل کرنا واجب ہوا۔ اس طرز بیان سے واجب و مباح کے دونوں حکم حاصل ہوئے۔

علامہ آلوسی صاحب روح المعانی فرماتے ہیں (ترجمہ) یہ خطاب ہے سید المخاطبین صلے اللہ علیہ وسلم سے امم ماضیہ کے حالات پیش کر کے قوم کو ڈرانے اور نصیحت کرنے کے متعلق کہ ان کے برے افعال نے ان کو کیسے گھیر لیا اور اب جو یہ ویسے ہی اعمال کر رہے ہیں ان کو ان کے انجام سے ڈرنا چاہئے اور اس میں حضور کے لیے تسلی بھی ہے اور تکمیل بھی (روح المعانی)

marfat.com

آگے فرماتے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ سیرو اور فانظروا میں بہت فرق ہے اگرچہ دونوں امر واجب ہیں کیونکہ پہلا امر دوسرے کے مطلوب ہے جیسے تم کہو وضو کر پھر نماز پڑھو۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضور کو ان مکذبین اور تمسخر کرنے والوں کے لیے حکم ہے کہ انہیں فرما دیجئے کہ دنیا میں پھر کر انجام مستہزئین دیکھو انہوں نے کفر و تکذیب کا کیا ثمرہ پایا۔

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ فرما دیجئے کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

قُلْ میں دوامی قول مراد ہے لِمَنْ کا لام خلقت کا ہے یعنی اے محبوب آپ ان کفار سے دریافت فرمائیں کہ آسمانوں اور زمین کی تمام چیزیں کس کی مخلوق و مملوک ہیں ان کا خاص خالق و مالک کون ہے اس سوال سے کفار سے اقرار کرانا مقصود ہے۔ مَنِ استفہامیہ ہے۔

اول کہا گیا پھر اس کا جواب دیا فرما دیجئے اللہ کے لیے ہے۔ یہ تقریر ہے مسئول عنہ سے یعنی وہی اللہ ہے اس میں تمہارے اور ہمارے مابین کوئی اختلاف نہیں اور نہ تمہیں یہ قدرت ہے کہ کسی شے کی پیدائش کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی طرف مضاف کرو۔ اس نے اپنے کرم کے ذمہ سے اپنے ذمہ حق کرم لکھ دیا ہے۔

قُلْ لِّلّٰهِ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۔ فرماؤ اللہ کا اس نے اپنے کرم سے اپنی ذات پر رحم و کرم لکھ دیا ہے۔ کَتَبَ کے اصلی معنی واجب کے ہیں یعنی لازم کر لیا لیکن کسی وجوب کا اجراء ذات واجب تعالیٰ شانہ کی طرف ہو نہیں سکتا اس لیے کہ بندہ کے لیے کوئی شے اللہ تعالیٰ پر واجب نہیں تو اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا اور مؤکد وعدہ کیا کہ ان پر رحم کیا جائے گا اور اس کا وعدہ خلاف نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کہ وعدہ خلافی بھی کذب ہے اور کذب اس کے لیے محال ہے اور اس کی رحمت عام ہے دینی ہو یا دنیوی بلکہ اپنی معرفت اور توحید اور علم کی طرف ہدایت فرمانا بھی اس کی رحمت میں داخل ہے۔ اور عذاب کفار میں تعویق اور عقوبت میں تعجیل نہ فرمانا بھی خاص رحمت کا جز ہے تاکہ اس تاخیر و تعویق سے انہیں توبہ کا موقعہ مل جائے (تفسیر نسفی و جمل)

اے محبوب ان لوگوں سے یہ بھی فرما دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کریم پر رحمت لازم فرمائی بعض مفسرین نے فرمایا اس رحمت سے مراد امت مصطفوی پر خاص رحمت فرمانا ہے کہ ان پر دنیا میں عذاب نازل نہ ہو۔ روح المعانی

لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ بے شک ضرور جمع فرمائے گا تمہیں قیامت کے دن تو اس دن بدلہ دے گا تمہارے شرک اور کفر کا اس میں کچھ

marfat.com

شک نہیں یعنی قیامت کے دن اور تمہارے جمع کرنے میں کوئی شک و شبہ نہیں وہ جنہوں نے اپنی جان نقصان میں ڈالی۔ جن لوگوں نے کفر و شرک کر کے اپنی جانوں عذاب الٰہی کا مستحق کر لیا تو وہ ایمان نہیں لاتے وہ بے ایمان ہی ہیں۔

لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۔ لا ریب فیہ کی ضمیر یوم قیامت کی طرف ہے یعنی اس قیامت میں جمع فرمانے میں کوئی شک نہیں۔ یہ عبارت جملہ کی صفت ہے جو اس کی تاکید ہے روح المعانی

الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ۔ الذین سے مراد زمانہ نبوی کے کفار ہیں جو ایمان نہ لانے خسارہ اس نقصان کو کہتے ہیں جس میں اصل مال بھی نہ رہے۔ اَنْفُس جمع ہے نفس کی اس کے معنی ذات یا جان یعنی کفار نے اپنی جانوں کو بڑے ٹوٹے میں ڈال دیا۔

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۔ ان کا دنیا میں ایمان قبول نہ کرنا وہ خسارہ میں رہنا ہے۔

وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ۝

اور اسی کا ہے جو کچھ بستا ہے رات اور دن میں اور وہی سنتا جانتا ہے۔ فرما دیجئے کیا اللہ کے سوا میں بناؤں کسی اور کو والی وہ جس نے آسمان اور زمین پیدا کیے اور وہ کھلاتا ہے اور خود کھانے سے پاک ہے فرما دیجئے مجھے حکم ہوا ہے کہ ہو جاؤں میں سب سے پہلے گردن رکھنے والا اور ہرگز نہ ہو جاؤں مشرکوں سے فرما دیجئے مجھے خوف ہے اگر میں نافرمانی کروں اپنے رب کے عذاب بڑے دن کے جس سے پھیر دیا گیا (وہ عذاب) تو ضرور اس پر رحم کیا گیا اور یہ کھلی کامیابی ہے۔

لہٗ میں لام ملکیت ہے ما کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے تمام جاندار اور غیر جاندار چیزیں مراد ہیں سَكَنَ۔ سکونت سے دل کا چین یا ٹھہرنا۔ تفسیر جلالین

وہ تمام چیزیں جو رات دن میں رہتی ہیں یا اللہ کے وہ بندے جو محبوب ہیں راحت دل چین پاتے ہیں لیل و نہار رات اور دن سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

اور اسی کا ہے جو کچھ بستا ہے رات اور دن میں۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ جو رہتا ہے اور یہ عام ہے ساکن و متحرک کے لیے یعنی ذی روح اور غیر ذی روح سب کو عام کہ کے مشرکین کو متنبہ کیا گیا کہ تم بھی اس

marfat.com

کے خلاف نہیں کہ خالق کل اور مالک وہی ایک رب الارباب ہے اور وہی مدبر امور ہے اور وہی سنتا جانتا ہے یعنی مسموعات میں سے کوئی نہیں جسے وہ نہ جانتا ہو اور معلومات میں سے کوئی نہیں جسے وہ نہ جانتا ہو یعنی اس سے کوئی شے مخفی نہیں۔

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا ۔ اے محبوب فرما دیجئے کہ خدا کے سوا کیا میں کسی غیر کو اپنا والی مددگار اور معبود بناؤں۔ اس انکار میں غیر اللہ کو ولی مان لینے یعنی ولی مطلق مان لینے کا انکار فرمایا نہ کہ ولی کو محض ولی مان لینے سے۔ لغت میں ولی کے بے شمار معنی ہیں یہاں ولی سے مراد معبود ہے جس کی عبادت کی جائے۔ بیضاوی۔

علامہ آلوسی قل اغیر اللہ اتخذ ولیا میں فرماتے ہیں (ترجمہ) یہاں غیر اللہ کو ولی (معبود) بنانے کا انکار ہے نہ کہ مطلق ولی کا انکار یہ اسی طرح ہے جیسے فرمایا کیا اللہ کے سوا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں عبادت کروں اور یہاں ولی سے مراد معبود ہے کیونکہ یہ اس آدمی کا رد ہے جس نے آپ کو دعوت دی تھی بعض کہتے ہیں کہ یہ مکہ والوں کے متعلق نازل ہوئی انہوں نے حضور سے عرض کیا اے محمد تو نے اپنی قوم کا مذہب چھوڑ دیا اور ہم جانتے ہیں کہ آپ نے محض غربت کی وجہ سے یہ ڈھونگ رچایا ہے تم ہمارے مذہب میں واپس آجاؤ ہم آپ کو اتنی دولت اکٹھی کر دیں گے کہ آپ ہم سب میں سے زیادہ دولتمند ہو جائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

آگے فرماتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ ولی کا معنی مددگار ہے جیسا کہ یہ اس کا مشہور معنی ہے اور غیر اللہ کو مددگار بنانے سے انکار کرنے سے یہ تو خود بخود معلوم ہو جاتا ہے کہ مددگار نہ ہوگا وہ معبود کیسے بن جائے گا (روح المعانی)

اَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْنِّيْٓ اَعْبُدُ ۔ کیا اللہ کے سوا تم چاہتے ہو کہ میں کسی کو پوجوں۔

شانِ نزول: کفار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ نادار ہیں۔ مال و دولت جمع کرنے کے لیے آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے جس سے ہر گھر میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑک گئی ہے اس لیے آپ جس قدر دولت چاہیں ہم آپ کے قدموں میں لا کر ڈھیر لگا دیں گے۔ آپ اپنے دین کی تبلیغ سے باز آجائیں اور ہمارے بتوں کی ہمارے اسلاف کی طرح پوجا کریں تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

پھر فرمایا اے محبوب فرما دیجئے کہ خدا کے سوا کیا میں کسی غیر کو اپنا والی یعنی مددگار اور معبود بناؤں اور اس انکار میں غیر اللہ کو ولی مطلق مان لینے کا انکار فرمایا نہ کہ ولی کو محض ولی مان لینے سے۔

marfat.com

فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ ۔ وہی زمین اور آسمان بنانے والا ہے جس نے کتم عدم سے اختراع فرما کر منصۂ شہود پر لایا۔ فاطر۔ فطر سے ہے اس کے معنی ہیں چیرنا۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میں فاطر کے معنی نہیں سمجھ سکا یہاں تک کہ میرے پاس دو اعرابی خاصمہ لے کر آئے جو کنویں پر تھا۔ ایک بولا اَنَا فَطَرْتُهَا یعنی ابتداءً بنایا۔ میں نے اس کنویں کی ابتدا کی تو میں سمجھا کہ فاطر السماوات والارض اس لیے فرمایا کہ کائنات کی ابتداء اس خالق و مالک رب الارباب نے فرمائی۔

پھر ارشاد ہے وہی کھلاتا ہے اور خود محتاج غذا نہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ رزق عام دینے والا ہے نہ کہ خود بھی مرزوق ہو یعنی منافع دنیا و ما فیہا اسی کی طرف سے ہمیں پہنچتے ہیں اور اس کے لیے کسی سے انتفاع کرنا ناممکن ہے اور یہ عقیدہ بھی ناجائز ہے۔

پھر ارشاد ہوا مجھے حکم فرما دیجئے کہ مجھے حکم ہے کہ میں اول گردن رکھنے والا اور مطیع الٰہی بنوں اس لیے کہ نبی کا اسلام کے لیے سابق ہونا ضروری ہے جیسے دوسرے مقام پر ارشاد ہے وبذالک امرت وانا اول المسلمین ولاتکونن من المشرکین۔ یعنی مجھے کہا گیا ہے کہ میں مشرکوں میں نہ ہوں خلاصہ یہ کہ مجھے اسلام کا حکم ہے اور شرک سے منع کیا گیا ہے۔ فرما دیجئے میں ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں اپنے رب کی تو عذاب یوم عظیم میں جاؤں یعنی میں عذاب یوم عظیم سے خائف ہوں اور یوم عظیم سے مراد قیامت کا دن ہے اس دن اگر کسی سے عذاب پھیر دیا گیا تو یقیناً وہ بخشا جانے والا ہوا۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ کا کرم و رحم عظیم ہوا اور وہ نجات آخرت ہے اور یہ بہت ہی کھلی اور بڑی کامیابی ہے اور نجات روشن۔

پھر آگے فرماتے ہیں کہ ایک قول یہ ہے کہ ولی یعنی ناصر و مددگار ہے اور یہی مشہور ہے بالعکس سے سمجھا گیا کہ یہاں انکار غیر خدا کو ایسا ناصر مان لینے سے ہے کہ اسے معبود مان لیا جائے اور اگر معبودیت کے درجے سے نیچے دل مانے تو یہ جائز ہے تو گویا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ اور اگر پہنچائے تجھے اللہ کوئی برائی تو نہیں کوئی اسے دور کرنے والا مگر وہی اور اگر پہنچائے تجھے بھلائی تو وہی ہر شے پر قادر ہے اور وہ غالب ہے اپنے بندوں پر اور وہی حکمت والا خبردار ہے۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ۔ اس جملہ میں اللہ تعالیٰ کے غضب و کرم قدرت کاملہ کا ذکر ہے

marfat.com

یَمْسَسْ۔ مس سے بنا اس کے معنی ہیں چھو جانا۔ چھو دینا۔ ضُرّ سے مراد دنیاوی تکلیف ہے جیسے بیماری قحط سالی وغیرہ یعنی تکلیف اور راحت بیماری اور صحت ذلت و عزت سب اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اگر اللہ تعالیٰ کسی کو فقر بنا دے مرض میں مبتلا کر دے تو کسی کے بس میں نہیں کہ وہ مشیت کے بغیر نجات حاصل کر سکے۔

وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یہاں خیر سے مراد دنیاوی خیر ہے جیسے صحت غنا۔ سکون غیر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے مصیبت کو دفع کرنا بھی خیر ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی پر اپنا فضل و کرم فرمائے اور اپنے خاص انعامات سے سرفراز کرے تو کسی کی طاقت نہیں کہ اسے چھین لے وہی مالک حقیقی اور قادر مطلق ہے۔

مس جس سے یمسسک اللہ فرمایا گیا۔ بقول ابو حیان دو جسموں کے ملنے کو کہتے ہیں اور اس جگہ مراد پہنچنا اور مبتلا ہونا ہے اور ضر بالسقم سوء حال فی الجسم کے معنی دیتا ہے اور ضر بالفتح ضد نفع کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ روح المعانی۔

اگر بچائے تجھے اللہ کوئی برائی یعنے اگر مبتلا کر دے تجھے اللہ مثل مرض یا کسی مصیبت کے تو کوئی دور کرنے والا اس کا نہیں یعنی اس مرض یا مصیبت کو کوئی زائل کرنے والا نہیں تجھ سے مگر وہی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی قادر نہیں اس کی مصیبت کے کھولنے پر سوائے اس سبحانہ و تعالیٰ کے کوئی بت وغیرہ اسے دفع نہیں کر سکتے اور اگر پہنچے تجھے بھلائی یعنی صحت یا غنا و تمول سے تجھے پہنچے تو وہ ہر شے پر قادر ہے ان تمام امور پر بالذات وہی جل شانہ قادر ہے تو وہی اسے پہنچا سکتا ہے اور وہی حفاظت کر سکتا ہے اس کے سوا کوئی اس کے دفع و رفع پر قادر نہیں جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ یعنی اس مصیبت دلنے کا رد کرنے والا سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں اس میں شر اور خیر دونوں کا جواب ہے اس لیے کہ مطلق قدرت اللہ تعالیٰ ہی کو ہے خیر و شر پر۔ گویا واضح کیا گیا ہے کہ کاشف الضر اور حافظ النعم اور اول سے بہرہ رکھنے کی قدرت اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی

فرما دیجئے کونسی چیز بڑی شہادت ہے گواہی میں۔ فرما دیجئے اللہ ہی گواہ ہے مجھ میں اور تم میں اور میری طرف وحی ہوئی ہے اس قرآن کی کہ میں ڈراؤں تمہیں اس سے اور جن کو پہنچے یہ قرآن تو کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی خدا ہیں۔

marfat.com

شانِ نزول :۔ کفار مکہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا کہ آپ جو نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں اسے کیونکر تسلیم کیا جائے اگر اللہ تعالےٰ نے کسی کو نبی بنانا تھا تو اسے آپ کے بغیر کوئی دوسرا نہ مل سکا آپ اپنے دعویٰ کی صداقت پر گواہ پیش کریں۔ ہم نے تو یہود و نصاریٰ سے بھی دریافت کیا انہوں نے بھی آسمانی کتابوں میں آپ کی نبوت کا ذکر نہ ہونے کا ذکر کیا ہے ان کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ارشاد ہے۔

فرمادیجئے کون شے ہے بڑی گواہی ہیں اس کا جواب دیا گیا کہ فرمادیجئے اللہ ہی گواہ ہے بڑی گواہی میں تفسیر نسفی۔ صاحب تفسیر فرماتے ہیں۔

آیت کریمہ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اس امر کی دلیل ہے کہ اطلاق اسم شے اللہ تعالےٰ پر جائز ہے اور یہ اس لیے کہ شے نام ہے موجود کا اور معدوم پر شے کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور باللہ تعالےٰ موجود ہے تو وہ بھی شے ہوا اسی بنا پر ہم کہتے ہیں اللہ تعالےٰ شے ہے نہ کہ مثل اشیاء۔ پھر فرمایا اللہ گواہ ہے میرے اور تمہارے درمیان یعنی وہ ذات پاک تعالےٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔ اور میری طرف وحی کیا گیا یہ قرآن تاکہ ڈراؤں اس سے تمہیں اور وہ جنہیں یہ قرآن پہنچا قیامت تک ڈراتے رہیں۔ حدیث میں ہے من بلغ القرآن فکانما رای محمدا صلی اللہ علیہ وسلم جسے قرآن آگیا اس نے گویا حضور کا فیض صحبت حاصل کیا آگے ارشاد ہے کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ اور خدا بھی ہیں۔ استفہام انکاری ہے پھر جواب تاکید میں ہے کہ

قُلْ لَّآ اَشْهَدُ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ۔ فرمادیجئے میں تو گواہی نہیں دیتا جو تم گواہی دے رہے ہو پھر فرمایا کہ اے محبوب فرمادیجئے اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ تو وہی ایک خدا ہے اور میں اس سے بیزار ہوں جو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وہ جنہیں ہم نے کتاب دی یعنی یہود و نصاریٰ اور کتاب توریت و انجیل یَعْرِفُوْنَهٗ وہ ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو جانتے ہیں حضور کے حلیہ مبارک اور نعت وغیرہ کو جو ان کی توریت و انجیل میں ہے۔

كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ جیسے اپنے بیٹوں کے حلیہ کو پہچانتے ہیں ان کی صفات گنتے ہیں اس میں استشہاد ہے اہل مکہ سے اور حضور کی صحت نبوت پر دلیل ہے اور وہ جو اپنی جانوں کو نقصان میں ڈال چکے مشرکین اور سخت منکر اہل کتاب وہ کبھی ایمان سے مشرف نہ ہوں گے اور اپنے دیرینہ عناد و حسد میں رہیں گے۔

marfat.com

ہجرت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے بارے میں حضرت عبداللہ بن سلام سے پوچھا کہ تم حضور علیہ السلام کو کیسے پہچانتے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ حضور علیہ السلام کے اوصاف و کمالات اتنی وضاحت سے ہماری کتابوں میں تحریر تھے کہ ہم نے جب حضور علیہ السلام کو دیکھا تو یوں پہچان لیا جیسے ہم اپنے بچوں کو پہچان لیتے ہیں آخر میں فرمایا کہ بخدا میں تو اپنے بچے سے زیادہ حضور اکرم کو پہچانتا ہوں کیونکہ اپنے بچے کی ماں پر اتنا اعتماد نہیں جتنا اللہ کی بتائی ہوئی نشانیوں پر ہے۔ روح المعانی۔

باترجمہ رکوع ہشتم پ۷ سورۃ انعام

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اور کون ہے اس سے زیادہ ظالم جو جھوٹ باندھے اللہ پر یا جھٹلائے اس کی آیتیں بے شک نہیں فلاح پائیں گے ظالم۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝

اور جس دن اٹھائیں گے ہم سب کو پھر کہیں گے ان سے جنہوں نے شرک کیا کہاں ہیں تمہارے شریک جن کے ساتھ تھے تم دعوی کرتے۔

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝

پھر نہ رہیگی ان کی کچھ بناوٹ مگر یہ کہ کہیں اللہ کی قسم ہمارے رب ہم نہ تھے مشرک۔

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

دیکھو کیسا جھوٹ باندھتے ہیں اپنی جانوں پر اور بہک گئیں ان سے وہ باتیں جن پر افترا کرتے تھے

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

اور ان میں سے وہ بھی ہیں جو سنتے ہیں آپ کی اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کر دیے ہیں کہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بہرا پن ہے۔ اور اگر دیکھیں تمام نشانیاں تو بھی ان پر ایمان نہ لائیں حتی کہ جب تمہارے حضور تم سے جھگڑنے میں تو کہیں وہ جو کافر ہیں انہیں یہ مگر پرانی داستانیں۔

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ

اور وہ اس سے روکتے اور اس سے بھاگتے ہیں

marfat.com

يُهْلِكُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝

اور نہیں ہلاک کرتے مگر اپنی جانیں اور نہیں شعور کرتے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور اگر دیکھو تم جب وہ کھڑے کئے جائیں آگ پر تو کہیں گے کاش ہم واپس بھیجے جائیں اور نہ جھٹلائیں ہم آیتیں اپنے رب کی اور ہوں ہم مومن

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

بلکہ کھل گیا ان پر جو تھے چھپاتے پہلے اور اگر واپس بھیجے جائیں تو پھر وہی کریں جس سے منع کیے گئے اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝

اور کہتے ہیں نہیں یہ مگر دنیا کی زندگی اور نہیں ہم اٹھنے والے دوبارہ

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

اور اگر تم دیکھو جبکہ کھڑے کیے جائیں اپنے رب کے حضور کہے گا کیا نہیں یہ حق کہیں گے بے شک ہے ہمارے رب کی فرمائے گا تو اب چکھو عذاب بسبب اس کے کہ تھے تم کفر کرتے۔

حل لغات رکوع ہشتم پ۷ سورۃ انعام

و۔اور	من۔کون	اظلم۔زیادہ ظالم ہے	ممن۔اس سے جو
افتری۔باندھے	علی۔اوپر	اللہ۔اللہ کے	الکذب۔جھوٹ
او۔یا	کذب۔جھٹلائے	بایٰتہ۔اسکی آیتوں کو	انہ۔بیشک وہ
لا۔نہیں	یفلح۔خلاصی پاتے	الظلمون۔ظالم	و۔اور
یوم۔جس دن	نحشرھم۔اکٹھا کریگا	ھم۔ان	جمیعا۔سب کو
ثم۔پھر	نقول۔ہم کہیں گے	للذین۔ان سے جو	اشرکوا۔مشرک ہیں
این۔کہاں ہیں	شرکاء۔شریک	کنتم۔تھے تم	الذین۔جنکو
تزعمون۔گمان کرتے تھے	ثم۔پھر	لم۔نہیں	

marfat.com

نکن - ہوگا
قالوا - کہیں گے
کنا - تھے ہم
کذبوا - جھوٹ بولیں گے
ضل - بھول جائیگا
یفترون - جھوٹ بناتے
یستمع - کان رکھتے ہیں
علی - اوپر
یفقہوہ - سمجھیں
اذا - ہم ان کے کانوں کے
یروا - دیکھیں
یومنوا - ایمان لائیں
یجادلونک - تو جھگڑا کریں آپ سے
کفروا - کافر ہیں
اساطیر - کہانیاں ہیں
ینھون - روکتے ہیں
عنہ - اس سے
الا - مگر
یشعرون - سمجھتے
اذا - جب
فقالوا - تو کہینگے
لا - نہ
و - اور
ابدا - کھل گیا
یخفون - چھپاتے

الا - مگر
دینا - جو ہمارا رب ہے
انظر - دیکھو
انفسہم - اپنی جانوں کے
ما - جو
منہم - بعض ان سے
و - اور
اکنۃ - پردے
و - اور
و - اور
ابتہ - نشان
حتی - یہانتک کہ

قلنتم - ان کا جواب
واللہ - اللہ کی قسم
مشرکین - شرک کرنیوالے
علی - اوپر
عنہم - ان سے
و - اور
الیک - آپ کی طرف
قلوبہم - انکے دلوں کے
کا - اسکو
وقر - بوجھ ہے
کل - ہر طرح کے
جاءوک - ان پر
لک - تمہارے پاس
الذین - وہ جو
الا - مگر
ھم - وہ
ینئون - دور رہتے ہیں
یھلکون - ہلاک کرتے
ما - نہیں
تری - تو دیکھے
النار - آگ کے
و - اور
ربنا - اپنے رب کی
بل - بلکہ
کانوا - وہ تھے

ان - یہ کہ
ما - نہیں
کیف - کیسے
و - اور
کانوا - وہ تھے
من - وہ میں جو
جعلنا - بنائے ہم نے
ان - یہ کہ
فی - پر
ان - اگر
لا - تو نہ
اذا - جب
یجادلونک - تو جھگڑا کریں آپ سے
ان - نہیں
الاولین - پہلوں کی
عنہ - اس سے
و - اور
انفسہم - اپنی جانوں کو
و - اور
وقفوا - کھڑے کیے جائینگے
یلیتنا - اے کاش
نکذب - جھٹلائیں
نکون - ہوں ہم
ہم - ان پر
من - ذلل - پہلے

marfat.com

و۔اور	لو۔اگر	رجعوا۔لوٹائے جائیں	لعادوا۔تو وہی کریں
لما۔جس سے	نھوا۔روکے گئے ہیں	عنہ۔اس سے	و۔اور
انہم۔بیشک	لکٰذبون۔وہ جھوٹے ہیں	و۔اور	قالوا۔بولے
ان۔نہیں	ھی۔یہ	الا۔مگر	حیاتنا۔ہماری زندگی
الدنیا۔دنیا کی	و۔اور	ما۔نہیں	نحن۔ہم
بمبعوثین۔اٹھائے جائیں گے		و۔اور	لو۔اگر
نری۔تو دیکھے	اذ۔جب	وقفوا۔کھڑے کیے جائینگے	علی۔اوپر
ربہم۔اپنے رب کے	قال۔کہیگا	أ۔کیا	لیس۔نہیں
ھذا۔یہ	بالحق۔حق	قالوا۔کہینگے	بلی۔بیشک
و۔قسم ہے	ربنا۔ہمارے رب کی	قال۔فرمائے گا	فذوقوا۔تو چکھو
العذاب۔عذاب	بما۔اس کا	کنتم۔جو تم تھے	تکفرون۔کفر کرتے

مختصر تفسیر رکوع ہشتم پ۷ سورۃ الانعام

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر افترا باندھے جھوٹا یا جھٹلائے اس کی آیتیں بے شک ظالم فلاح نہ پائیں گے۔

اور کون ہے زیادہ ظالم۔ یہ استفہام انکاری ہے جو معنی انکار کو متضمن ہے یعنی کوئی ایسا نہیں جو اپنی جان پر سب سے زیادہ ظلم کرے اور ظلم کہتے ہیں وضع الشئ فی غیر محلہ۔ کسی چیز کو اس کی اپنی جگہ کے سوا کسی اور جگہ میں رکھنا) کو اور مخلوق کو معبود بنا لینا اسی بنا پر ظلم ہے جو کہ عبادت خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ کسی اور کو دے دینا۔

ایسے شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو گھڑے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور اس کی وہ صفت بیان کرے جو اس کی شان کے لائق نہ ہو یا جھٹلائے اس کی آیتیں یعنی قرآن کریم اور معجزات کو بے شک ایسے کافر و الا اور شان والا ظالم ہے اور ظالم کبھی فلاح یافتہ نہیں ہو سکتا۔ تو ان ظالموں نے دو باطل دعوے جمع کیے اللہ تعالیٰ پر تو بلا حجت اور دلیل کے یہ افترا کیا کہ معاذ اللہ ملائکہ خدا کی بیٹیاں ہیں اور اسے جھٹلایا جو دلائل و حجج سے ثابت ہو چکا یعنی قرآن کریم اور معجزات سید المرسلین کو جادو کہہ ڈالا چنانچہ آگے

marfat.com

وضاحت ہو رہی ہے۔

یہ سوال استفہام انکاری ہے۔ اظلم ظلم سے بنا جس کے معنی اندھیرا ہے۔ شرک و کفر کو بھی ظلم فرمایا گیا ہے۔ مراد ہر کافر ہے۔ افتراء فرق سے بنا۔ اصطلاح میں کسی پر جھوٹ گھڑنے کو افتراء کہتے ہیں۔ کذب سے مراد خدا کا شریک بنانا۔ آگے تو بیخاً ارشاد ہوا۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ۝

اور جس دن ہم سب کو اٹھائیں فرمائیں گے مشرکوں سے کہاں ہیں تمہارے وہ شریک جن کا گمان تم کیے ہوئے ہو۔ پھر مشرکوں کی کوئی بات نہ رہے گی مگر یہ کہیں گے قسم بخدا نہیں تھے ہم مشرک۔

یَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا۔ حشر حشر سے بنا اس کے معنی ہیں جمع کرنا جمیعاً فرما کر یہ بتلایا کہ تمام کفار کو جمع کیا جائے گا یعنی اے محبوب انہیں یاد دلاؤ کہ اے لوگو وہ دن یاد کرو جب ہم سارے کفار کو جمع کریں گے یہ دن کفار اور مومنین کو علیحدہ کرنے کا دن ہوگا اسی لیے اس کو یوم الفصل کہتے ہیں۔

ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا۔ یہ صرف بت پرست مشرکین ہیں۔

أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ۔ أَيْنَ۔ کہاں۔ استفہام یعنی پوچھ گچھ کے لیے آتا ہے۔ شُرَكَاؤُكُمْ سے مراد بت یا یہود پادری ہیں جنہیں ان کفار نے شریک رب مانا تھا۔ تَزْعُمُونَ۔ زَعْمٌ سے ہے۔ اس کے معنی گمان جو غلط ہو یہاں جھوٹا گمان غلط خیال مراد ہیں اس آیت سے واضح ہو گیا کہ ان کے خود ساختہ معبودان کے ساتھ ہوں گے مگر بے بس و مجبور ہوں گے تب یہ ارشاد ہوگا کہ آج تمہارے بتوں کی مدد کہاں ہے۔

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ۔ فتنہ کے لغوی معنی پرکھنا اور آزمائش کرنا ہے۔ حضرت قتادہ نے کہا کہ یہاں فتنہ سے مراد عذر یہاں ہے جب ان کو مالک و خالق کے دربار میں میدان محشر میں لایا جائے گا اور وہ غضب الٰہی کا مشاہدہ کریں گے تو ان کو کوئی جواب نہ بن پڑے گا اس وقت وہ جھوٹ کا سہارا لیں گے اور حلفاً کہہ دیں گے کہ اے ہمارے رب ہم نے تو شرک کیا ہی نہیں إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا۔ اور جس دن ہم سب کو اٹھائیں گے پھر فرمائیں گے انہیں جو شرک کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر خدا کو شریک کر رہے ہیں کہ وہ شریک جن کا تمہیں گمان باطل تھا کہاں ہیں تو پھر نہ رہے گا ان کا شرک جو کفر کا فتنہ تھا مگر یہ کہ ہنس پڑ گیا قسم بخدا جو ہمارا رب ہے ہم تو مشرکوں میں

marfat.com

سے دور تھے یعنی ایسے باطل گمان والوں کا انجام جنہوں نے اپنی زندگی میں اس شرک کو لازم کر لیا تھا۔ اور اس پر مقاتلہ کرنے تھے یہ ہوگا کہ صاف انکار کریں گے اور کہیں گے قسم خدا کی جو ہمارا رب ہے ہم تو شرک سے بری رہے تھے اسی بنا پر تو لم نکن مشرکین فرمایا اس لیے کہ وہ گمان ان کا کذب محض تھا تو بروز قیامت قسم کھا کھا کر ما کنا مشرکین کہیں گے چنانچہ حضور کو مخاطب فرما کر ارشاد ہے۔

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَفْتَرُوْنَ ۝ دیکھو کیسا جھوٹ باندھتے ہیں اپنی جانوں پر اور رائیگاں گئے ان کے افتراء۔

تفسیر نسفی میں ہے اور گم گئیں ان سے جو افترا پردازی کرتے تھے۔ مجاہد نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ خلائق کو جمع فرمائے گا اور مشرکین وسعت رحمت اور شفاعت مصطفیٰ و جاہت مومنین کے لیے دیکھیں گے تو آپس میں ایک دوسرے کو کہیں گے آؤ ہم بھی شرک چھپائیں شاید نجات پا جائیں اہل توحید کے ساتھ تو جب اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا کہاں ہیں تمہارے وہ شریک جن کے متعلق تمہیں زعم تھا۔ تو مشرکین کہیں گے خدا کی قسم جو ہمارا رب ہے ہم تو مشرکین میں سے نہ تھے تو اللہ تعالیٰ ان کے منہ پر مہر لگا دے گا اور ان کے جسم کے اعضاء ان کے مشرک ہونے کی گواہی دیں گے تو ان کی ساری دروغ بافی غائب ہو جائے گی جس سے وہ افترا پردازی کر رہے تھے الوہیت الٰہی اور شفاعت مصطفیٰ پر۔

تحقیق لفظ ضل

قرآن مجید میں لفظ ضل کئی ایک معنی میں استعمال ہوا ہے مندرجہ ذیل آیات پر غور فرمائیں۔ ضَلَّ سَعْيُهُمْ۔ یعنی ان کی کوشش ان کو نفع نہ دے گی۔ اور ضلال کا معنی سیدھا راستہ چھوڑ کر ٹیڑھا راستے پر چل پڑنا اور اس کی لفظ ہدایت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو ہدایت پائے گا تو وہ اپنی جان کے لیے ہدایت پائے گا اور جو گمراہ ہوا تو اس کی گمراہی اسی پر ہے" (روح المعانی)

اور ضلال کا لفظ راستہ چھوڑ کر ٹیڑھا ہونے پر بولا جاتا ہے خواہ یہ فعل عمداً ہو یا سہواً۔ تھوڑا ہو یا زیادہ اور سیدھا راستہ جو پسندیدہ ہے وہ بڑا مشکل ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیدھے راستے پر چلو اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو گے تو کچھ حد تک چلو۔

اور بعض حکماء نے کہا ہے کہ ایک حیثیت سے درست ہوتے ہیں تو کئی ایک حیثیتوں سے گمراہ ہوتے ہیں کیونکہ استقامت اور صواب پسندیدہ مقام کے قائم مقام ہے اور اس کے علاوہ جتنے پہلو

marfat.com

ہیں وہ سب گمراہی ہیں۔

اور چونکہ ضلال کا لفظ سیدھے راستے کو چھوڑنے پر بولا جاتا ہے خواہ عمداً ہو یا سہواً تھوڑا یا زیادہ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا گیا وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى۔ یعنی جو نبوت آپ کو عطا کی گئی ہے اس کی آپ کو راہنمائی نہیں تھی۔

اور اولاد یعقوب نے یعقوب علیہ السلام سے کہا اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ۔ بیشک بڑے ہی پرانے مغالطہ میں تم پڑے ہو۔

اور انہوں نے یعقوب علیہ السلام کے متعلق یہ بھی کہا اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ یہاں ضلال سے مراد یوسف علیہ السلام پر شفقت اور ان کی طرف شوق مراد ہے۔

اور اسی طرح امرأۃ العزیز کے متعلق عورتوں نے کہا اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ ہم تو اسے صاف غلطی پر دیکھتی ہیں۔

اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے متعلق فرمایا وَاَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ۔ یعنی اس وقت وہ قتل مجھ سے بے اختیاری طور پر سہواً ہو گیا تھا۔

اور اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی شہادت کے متعلق فرمایا اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا یہ کھول جانے ایک الجھنوں میں سے اور یہ نسیان کے معنی میں ہے۔

اور ایک اور حیثیت سے ضلال کی دو قسمیں ہیں۔ ایک گمراہی علوم نظریہ اور معرفت الٰہی اور توحید و رسالت کی معرفت میں گمراہی ہے اور یہ کفر ہے اور سخت ترین گمراہی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا۔ جو اللہ اور فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کا انکار کرے وہ بہت دور کی گمراہی میں چلا گیا۔

اور ایک ضلال (گمراہی) علوم عملیہ کی ہے جیسے احکام شرعیہ کی معرفت جو کہ عبادات ہیں۔

اور ضلال بعید کفر کی طرف اشارہ ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر فرمایا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا۔ بیشک وہ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا یہ دور کی گمراہی میں چلے گئے۔

اور فرمایا۔ اُولٰٓئِكَ فِی الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِیْدِ۔ ای فی عقوبۃ الضلال البعید۔ یہ لوگ عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں۔ یعنی گمراہی کے عذاب میں۔

اور فرمایا۔ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ۔ تم بہت بڑی گمراہی میں مبتلا ہو۔

marfat.com

اور فرمایا قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ۔ بیشک وہ گمراہ ہوئے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھے راستہ سے بہک گئے۔

اور فرمایا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ۔ کیا جب ہم زمین میں مل جائیں گے یہ موت سے کنایہ ہے

اور فرمایا وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ اور نہ گمراہوں کا رستہ۔ یہاں نصاریٰ مراد ہیں۔

اور فرمایا لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسٰى۔ میرا رب نہ بھولتا ہے نہ غافل ہوتا ہے۔

اور فرمایا۔ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ۔ کیا ان کا مکر باطل نہ کیا۔

اور فرمایا۔ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ۔ یقیناً قصد کیا ایک جماعت نے ان میں سے کہ آپ کو ڈگمگا دیں۔ اور نہیں گمراہ کرتے مگر اپنے جانوں کو یعنی ایسے افعال کا قصد کرتے ہیں جن سے آپ ڈگمگا جائیں۔ (مفردات راغب)

علامہ آلوسی اور راغب اصفہانی کی تحقیق کے مطابق ضَلّ کے مندرجہ ذیل معانی معلوم ہوئے۔ نفع نہ دینا۔ سیدھے رستے سے ہٹ جانا۔ شریعت کے خلاف کرنا۔ منزلِ مقصود تک نہ پہنچنا پہلے حالات سے بے خبر ہونا۔ بھول جانا۔ علم نظریہ سے ذہول۔ کفر میں مبتلا ہونا۔ موت و استحالہ بدن باطل اور بے کار اور لغو ہونا۔ حیرت میں پڑنا۔ غائب ہو جانا وغیرہ

تو ضل عنہم کے معنی صاحب تفسیر نے غاب عنہم (ان سے غائب ہو جائے گا) کیے ہیں جس سے واضح ہوا کہ مشرکین کے تمام زعم بارگاہ الٰہی میں غائب اور بے کار ہو جائیں گے آگے ارشاد ہے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جو سنتے ہیں یعنی کان لگاتے ہیں آپ کی طرف اے محبوب۔ مِنْهُمْ کی ضمیر کفار کی طرف ہے مَنْ سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ يَسْتَمِعُ۔ استماع سے بنا اس کے معنی کان لگانا ہے۔ اِلَيْكَ۔ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں یعنے سنتے ہیں روح المعانی

ان میں سے بعض وہ بھی ہیں جو سنتے ہیں جب قرآن کریم پڑھا جاتا ہے۔

شان نزول:۔ یہ ہے کہ ابوسفیان اور ولید اور نضر بن حرث اور ان کے ہم خیال لوگ کان لگا کر حضور کی تلاوت سننے کے لیے جمع ہوئے تو انہوں نے نضر بن حرث سے کہا کہ محمد کیا کہہ رہے ہیں تو نضر بولا خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ محمد کیا کہہ رہے ہیں مگر ہاں زبان حرکت میں ہے اور وہ پرانی داستان سنا رہے ہیں جو میں تمہیں قرون ماضیہ کی سنایا کرتا ہوں۔ تو ابوسفیان نے کہا کہ میں تو اس میں حقانیت دیکھتا ہوں تو ابوجہل فوراً بگڑ کر بولا ہرگز نہیں تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

marfat.com

وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً - اَنْ يَّفْقَهُوْهُ - اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کر دیے ہیں اَنْ یَّفْقَهُوْهُ تاکہ وہ نہ سمجھ سکیں اور سمجھنے سے کترا جائیں اس آیت میں ان کان لگانے والوں کی دل کی حالت بیان کی گئی ہے جَعَلَ کا معنی خلق ہے قُلُوْبِهِمْ میں کان لگانے والے کفار کا ذکر ہے اَکِنَّة جمع ہے کنان کی یعنی پردہ ہے جو کینہ اور کفر کا پردہ تھا - اَنْ یَّفْقَهُوْهُ فقہ سے ہے یعنی جاننا غیب کے علم کا۔

وَفِیْ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا - وقر کے معنی بوجھ - ثقل اور ان کے کانوں میں وقر یعنی ثقل سماعت ایسا ثقل ہے جو سننے سے روکے۔

وَاِنْ یَّرَوْا كُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا - اور اگر وہ دیکھیں تمام آیتیں تو ایمان نہیں لاتے - رویت سے مراد آنکھ کا دیکھنا ہے یعنی اے محبوب انہیں لاکھ معجزے دکھائیں یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں انہوں نے اپنے مستقبل کو ہی کھو دیا ہے جو حق قبول کرے۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْكَ یُجَادِلُوْنَكَ - یہاں تک کہ جب حاضر ہوں آپ کے پاس جھگڑتے ہوئے حتیٰ انتہائے غایت کے لیے آتا ہے روح المعانی) اِذَا شرعیہ ہے - یُجَادِلُوْنَ - جدال سے بنا اس کے معنی سخت جھگڑا ہے جو ہٹ دھرمی تک ہو۔

یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ - تو کہتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہ نہیں یہ قرآن مگر جھوٹے قصے پہلوں کے۔ اساطیر جمع ہے اسطورہ کی جس کے معنی لکھنا ہے - اصطلاح میں اسطورہ وہ جھوٹ ہے جو گھڑ کر لکھ لیا جائے - اوّلین - اگلی قومیں ہیں کفار قرآن کریم کے متعلق کہتے تھے کہ یہ کلام الٰہی نہیں بلکہ نعوذ باللہ اگلوں کے جھوٹے گھڑے ہوئے قصے ہیں۔

وَهُمْ یَنْهَوْنَ عَنْهُ وَیَنْـَٔوْنَ عَنْهُ - اور وہ روکتے ہیں اس سے اور دور بھاگتے ہیں اس سے۔

اِنْ یُّهْلِكُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ - اور نہیں ہلاک کرتے مگر اپنے نفسوں کو اور وہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اپنا نقصان کر رہے ہیں۔

یَنْهَوْنَ - نہی سے بنا اس کے معنی روکنا - منع کرنا یَنْـَٔوْنَ - نَئیٌ سے بنا اس کے معنی دور رہنا - یُهْلِكُوْنَ ہلاکت سے بنا اس کے معنی بربادی ہے - اَنْفُس - جمع نفس کی ہے اس کے معنی جان ہیں - یَشْعُرُوْنَ - شعور سے بنا ہے معنی ہیں ظاہری و باطنی حواس سے جاننا۔

وہ روکتے ہیں یعنی مشرکین منع کرتے ہیں لوگوں کو قرآن کریم سے یا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یا اپنے پیروؤں کو اس پر ایمان لانے سے اور خود اس سے بھاگتے ہیں اور دور رہتے ہیں تاکہ خود بھی گمراہ ہوں اور دوسروں کو گمراہ کریں اور اس رویہ سے وہ ہلاک نہیں کرتے مگر اپنی جانیں یعنی ان کا یہ رویہ ان کے سوا کسی کو نقصان نہیں پہنچا

marfat.com

سکتا اگرچہ ان کا یہ گمان ہو کہ اس سے حضور کو نقصان پہنچا دیں گے اور نہیں ان کی تجویز میں کہ جو اللہ کی حمایت و صیانت میں ہو اسے کیسے نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ۔ اے محبوب اگر آپ ان کفار کا وہ حال دیکھیں جب انہیں دوزخ کی آگ میں کھڑا کیا جائے گا۔

لَوْ شرطیہ ہے۔ ترمذی میں خطاب حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے۔ عَلَى النَّارِ میں عَلٰی بمعنی فی ہے (خازن) کفار کو جب جہنم کے کنارے کھڑا کیا جاوے گا اور اس کے دھکتے ہوئے انگاروں اور شعلوں پر جب ان کی نظر پڑے گی تو نہایت حیرت سے وہ یہ آرزو کریں گے۔

فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ تو کہیں گے اے کاش کسی طرح ہم لوٹائے جائیں تو پھر ہرگز نہ جھٹلائیں گے اپنے رب کی نشانیوں کو اور ہم ہو جائیں گے ایمان والوں سے

فَقَالُوْا۔ ف تعقیب بلا شبہ آئی۔ قَالُوْا سے زبانی قول مراد ہے یعنی وہ کفار آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے یا نیت میں جو بات آئی ہے وہ ندا اور پکارنے کے لیے ہوتا ہے یعنی اے قوم کاش ایسا ہوتا۔ رُدَّ سے مراد پھر دنیا کی طرف واپس کیا جانا اور اچھے اعمال و عقائد کا موقع مل جانا کیونکہ عمل کی جگہ دنیا ہے۔

وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا۔ آیات رب سے مراد یا تو قرآن کریم کی آیتیں ہیں یا معجزات رسول ہیں یعنی وہ آرزو کریں گے کہ کاش ہم دنیا میں لوٹا دیے جائیں اور وہاں جا کر اب آیات ربی کو نہ جھٹلائیں

تفسیر کبیر

تفسیر نسفی میں ہے اور اگر تم دیکھو جب وہ کھڑے کیے جائیں گے آگ پر یعنی اگر آپ دیکھیں تو یقیناً بڑا زبردست واقعہ دیکھیں گے۔ یہاں تک آپ ان کا معائنہ فرمائیں گے کہ یا تو وہ آگ کے اوپر صراط پر روکے گئے ہوں تو کہیں گے کاش ہم واپس پھر جائیں یعنی ہمیں دنیا میں بھیجا جائے یہ آرزو کریں گے اور کہیں گے پھر ایمان لائیں گے اور اپنے رب کی آیتوں کی تکذیب نہ کریں گے اور مسلمان ہو جائیں گے۔

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ۔ بلکہ ظاہر ہو گیا ان پر جسے چھپایا کرتے تھے پہلے۔

کفار کا رد کیا جا رہا ہے۔ بَل ایک چیز کی نفی اور دوسری چیز کے ثبوت کے لیے آتا ہے۔ ان کفار کا دنیا میں جانے کی تمنا کرنا ایمان کے قبول کرنے کے لیے نہیں بلکہ اس عذاب سے بچنے کے لیے ہے جس کو وہ دیکھ رہے تھے۔ ایمان وہی قابل قبول ہے جو خلوص نیت کے ساتھ رضائے الٰہی کے لیے ہو تفسیر کبیر

اور یہ دعوہ بے کار کر رہے ہوں گے بلکہ ان پر کھل گیا جو چھپاتے تھے لوگوں سے پہلی زندگی دنیا میں اپنے ذلیل و قبیح خیالات۔

marfat.com

ایک قول یہ ہے کہ یہ کیفیت منافقوں کی ہوگی اور اس وقت ان کا نفاق کھل گیا ہوگا۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ حال اہل کتاب کا ہوگا یعنی یہود و نصاریٰ کا جو حضور کی نعت و صفت توریت و انجیل میں بھی اسے چھپاتے تھے۔ آگے ارشاد ہے جس میں ان کی خبیث کا اظہار ہے

وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ - اور اگر واپس بھیجے جائیں تو یہ وہی کریں جس سے منع کیے گئے تھے اور بیشک وہ جھوٹے ہیں۔

ولو ردوا الی الدنیا بعد وقوفهم علی النار لعادوا لما نهوا عنه من الکفر واتهم لکذبون فیما وعدوا من انفسهم لا یوفون به۔ یعنی اگر وہ واپس بھیجے جائیں دنیا میں، جب اس کے کہ جہنم میں ڈال دیے جائیں تو یقیناً پھر وہی کریں جس سے منع کیے گئے یعنی کفر۔ اور وہ اپنے اس وعدے میں جو اپنی جانوں سے کریں گے کبھی وہ وعدہ پورا نہ کریں گے۔

اب ان کے اس عقیدے کا رد یا ظلم کا حال ظاہر کیا جاتا ہے جس کے ساتھ وہ انبیاء کی تعلیم کے مقابلہ میں ڈٹے ہوئے تھے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

اور کہا انہوں نے نہیں ہے وہ مگر ہماری زندگی دنیا کی اور نہیں ہیں ہم اٹھائے جانے والے قبروں سے اور اگر دیکھیں آپ جبکہ ٹھہرائے جائیں گے وہ اپنے رب کے حضور میں اور فرمائے گا کیا یہ قبروں سے اٹھنا حق نہیں کہیں گے بے شک حق ہے ہمارے رب کی قسم اللہ فرمائے گا تو اب چکھو عذاب اس وجہ سے کہ تم کفر کرتے تھے۔

کفار کا عقیدہ تھا کہ یہی دنیوی زندگی ہے اس کے بعد اور کوئی زندگی نہیں ان کی بدعقیدگی کا یہ عالم تھا کہ ان کا قیامت، جزا، سزا، جنت، دوزخ پر ایمان نہ تھا اس لیے وہ دنیا میں منہمک ہو کر اپنی گمراہیوں میں مصروف تھے۔ باوجود دلائل قاطعہ کے وہ حقیقت سے انکار کرتے رہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے محبوب وہ منظر کس قدر ہولناک ہوگا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جائیں گے اور جناب باری تعالیٰ ان سے ارشاد فرمائے گا کہ اب بتاؤ کہ میرے رسولوں نے جو خبریں تم کو دی تھیں وہ حق ہیں یا نہیں؟ اس وقت وہ کہیں گے کہ رسولوں کے ارشادات اور بشارتیں سچی تھیں لیکن اس وقت ان کا تسلیم کرنا کچھ مفید نہ ہوگا اور اس وقت ان کا کوئی عذر بھی قبول نہ ہوگا اور وہ جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔

marfat.com

تفسیر نسفی میں ہے۔ اور کہتے ہیں نہیں یہ مگر صرف دنیا کی زندگی۔ یعنی قیامت کے دن کا معائنہ کرنے سے پہلے ان کا یہ عقیدہ باطلہ فاسدہ کاسدہ تھا کہ ہمیں مرنے کے بعد اٹھنا نہیں۔ یعنی وہ عقیدہ بعث و نشر نہیں مانتے تھے۔

اور جب تم دیکھو جبکہ وہ اپنے رب کے حضور کھڑے کیے جائیں۔ یہ کھڑا ہونا ایسا ہے جیسے قصور وار کا اپنے سردار کے سامنے پیش ہونا کہ اسے سزا دی جائے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب بتاؤ کیا یہ بعثت حق نہیں۔ تو وہ مشرک جا حد عرض کریں گے کیوں نہیں ہمیں اپنے رب کی قسم گویا اقرار بھی کریں گے اللہ قسم کے ساتھ اس کو مؤکد بھی کریں گے تو جناب باری تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ اب تم عذاب چکھو اپنے کفر کے بدلے میں۔

تحقیق لفظ عذاب (از مفردات راغب)

هذا اعذب فرات - مارعذب طیب بارد - تو عذب یعنی طیب و بارد آیا

والعذاب هوالایجاع الشدید - سخت بھوک میں مبتلا ہونا۔

وقد عذب تعذیبا اکثر حبسہ فی العذاب - زیادہ بند رکھنے کے معنی

نظائر قرآن

لاعذبنہ عذابا شدیدا۔ وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون۔

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا - وما نحن بمعذبین -

ولہم عذاب واصب - ولہم عذاب الیم۔

وان عذابی ہو العذاب الالیم۔

عذب الرجل اذا ترک المأکل والمشرب۔ بھوکا رکھنے اور سونے نہ دینے کو عذاب کہتے ہیں یعنی اس نے کھانا اور سونا چھوڑ دیا۔

اصلہ من العذب فعذبتہ اذلت عذابہ حیاتہ علی بناء المرض کسی مرض کی وجہ سے ذائقہ حیات جاتا رہنا۔

اصل التعذیب اکثار الضرب باذیبۃ السوط والسمان - کوڑوں سے انسان کو سب و شتم کرنا۔

marfat.com

ضلالت مذہب اذاکان قبیح قدحی دکھا رکھوالک کدانت عیشہ جہات
انسان کا مکدر کردینا

بامحاورہ ترجمہ رکوع نہم پ۷ سورۃ انعام

ثُمَّ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ
حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً
قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا
فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى
ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝

بے شک نقصان میں رہے وہ جنہوں نے جھٹلایا
اپنے رب کا ملنا یہاں تک کہ جب آئے ان پر
قیامت اچانک کہیں گے اے وائے حسرت
ہمیں اس پر کہ ہم نے تقصیر کی ہے اس میں اور وہ
اٹھائے ہوں گے اپنے بوجھ اپنی پشتوں پر کتنا
برا ہے وہ بوجھ جو اٹھائیں گے۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَ
لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ ۝

اور نہیں زندگی دنیا کی مگر لعب اور لہو اور بیشک
پچھلا گھر بہتر ہے ان کے لیے جو ڈرتے ہیں لوگیا تم
کو عقل نہیں۔

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ
فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝

بے شک ہم جانتے ہیں کہ تمہیں رنجیدہ کرتی ہے
وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں تو وہ تمہیں نہیں جھٹلا
رہے لیکن یہ ظالم اللہ کی آیتیں جھٹلا کر منکر ہو
رہے ہیں۔

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا
عَلٰي مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ
وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ
جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

اور تحقیق تم سے پہلے رسول جھٹلائے گئے تو انہوں
نے صبر کیا جھٹلائے جانے پر اور ایذائیں پانے پر یہاں
تک کہ آئی ہماری مدد اور نہیں بدلنے والا کوئی اللہ
کی باتیں اور بے شک آئی آپ کے پاس خبر
رسولوں کی۔

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ
اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاۗءِ

اور اگر ان کا منہ پھیرنا آپ پر شاق گذرا ہے تو اگر تم کر
سکو کہ ڈھونڈ لو کوئی سرنگ زمین میں یا سیڑھی آسمان

marfat.com

فَسَاٰتِيْهِمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ
عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝
اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ۘ وَالْمَوْتٰى
يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝
وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ
قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
وَمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰۗىِٕرٍ
يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۭ مَا فَرَّطْنَا
فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ
يُحْشَرُوْنَ ۝
وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ
فِي الظُّلُمٰتِ ۭ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ۭ وَمَنْ
يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝
قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ
اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا
تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَاۗءَ وَتَنْسَوْنَ
مَا تُشْرِكُوْنَ ۝

میں تو ان کے لیے لاؤں نشانی اور اگر چاہتا اللہ
تو انہیں جمع کر دیتا ہدایت پر تو نہ ہو جا ملوں سے
ماننے تو وہی ہیں جو سنتے ہیں اور مردے دل اللہ اٹھائے
گا ان کو پھر اس کی طرف لوٹیں گے۔
اور بولے کیوں نہ اتری ان پر کوئی نشانی ان کے
رب سے فرما دیجئے بیشک اللہ قادر ہے اس پر
کہ نازل کرے نشانی لیکن اکثر ان کے جاہل ہیں۔
اور نہیں کوئی چلنے والا زمین میں اور نہ کوئی پرند کہ اپنے
پروں سے اڑتا ہے مگر تم جیسی امتیں ہیں ہم نے
اٹھا نہ رکھا کچھ کتاب میں پھر اپنے رب کی طرف
اٹھائے جائیں گے۔
اور وہ جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیتیں بہرے گونگے
ہیں اندھیریوں میں جسے چاہے اللہ گمراہ کرے اور
جسے چاہے کر دے اسے سیدھے راستے پر۔
فرما دیجئے بھلا بتلاؤ تو اگر آجائے تم پر عذاب اللہ
کا یا آجائے تم پر قیامت کیا غیر خدا کو پکارو گے
اگر سچے ہو۔
بلکہ اسی کو پکارو گے تو کھولے گا وہ جسے پکارو گے
اگر چاہے اور بھول جاؤ گے اسے جسے شریک
بناتے ہو۔

حل لغات رکوع نہم پ۷ سورۃ انعام

قد۔ بیشک	خسروا۔ خسارہ میں پڑے	الذین۔ وہ جو	کذبوا۔ جھٹلاتے ہیں
یفقہوا۔ سمجھیں	اللہ۔ اللہ سے	حتی۔ یہاں تک کہ	اخذ۔ جب

marfat.com

جاءتهم آئی انہیں
یفسی تنا۔ اے حسرت ہمیں
یفیا۔ اس میں
اوزارهم۔ اپنے بوجھ
الا۔ خبردار
و۔ اور
الا۔ مگر
و۔ اور
للذین۔ ان کے لیے جو
قد۔ بیشک
الذی۔ وہ بات جو
یکذبونک۔ جھٹلاتے آپ کو
الظلمین۔ ظالم
و۔ اور
من قبلك۔ آپ سے پہلے
کذبوا۔ جھٹلائے گئے
اتنهم۔ آئی ان کے پاس
لا۔ نہیں
و۔ اور
من۔ کچھ
ان۔ اگر
فان۔ تو اگر
نفقا۔ کوئی سرنگ
سلما۔ سیڑھی
تاتیهم۔ لاؤ ان کو
شاء۔ چاہتا

الساعة۔ قیامت
هل۔ اوپر
و۔ اور
هل۔ اوپر
سواء۔ برا ہے
ما۔ نہیں
لعب۔ کھیل
للدار۔ یقیناً گھر
یتقون۔ ڈرتے ہیں
تعلمو۔ ہم جانتے ہیں
یقولون۔ کہتے ہیں
بایت۔ آیات
نقد۔ بیشک
فصبروا۔ تو صبر کیا انہوں نے
و۔ اور
نصرنا۔ مدد
مبدل۔ کوئی بدلنے والا
نقد۔ بیشک
نبا۔ خبریں
کبر۔ گراں ہے
استطعت۔ تو طاقت رکھے
فی۔ میں
فی۔ میں
و۔ اور

بغتة۔ اچانک
ما۔ اس کے جو
هو۔ وہ
ظهورهم۔ پیٹھوں
ما۔ جو
الحیوة۔ زندگی
و۔ اور
الاخرة۔ آخرت کا
افلا۔ کیا نہیں
ان۔ کہ بیشک
فاتهم۔ تو بیشک وہ
و۔ اور
الله۔ اللہ کی
کذبت۔ جھٹلائے گئے
علی۔ اوپر
اوذوا۔ تکلیف دیے گئے
نا۔ ہماری
لکلمت۔ باتیں
جاء۔ آئی
المرسلین۔ پیغمبروں کی
علیك۔ آپ پر
ان۔ یہ کہ
الارض۔ زمین کے
السماء۔ آسمان کے
لو۔ اگر

قالوا۔ کہیں گے
فرطنا۔ کوتاہی کی ہم نے
یحملون۔ اٹھائے ہوں گے
هم۔ اپنی کے
یزرون۔ بوجھ اٹھائیں گے
الدنیا۔ دنیا کی
لهو۔ تماشہ
خیر۔ بہتر ہے
تعقلون۔ عقل کرتے
یحزنك۔ غمگین کرتی ہے تجھے
لا۔ نہیں
لکن۔ لیکن
یجحدون۔ انکار کرتے ہیں
رسل۔ کئی رسول
ما۔ اس کے جو
حتی۔ یہاں تک کہ
و۔ اور
الله۔ اللہ کی
لك۔ آپ کے پاس
و۔ اور
اعراضهم۔ ان کا منہ پھیرنا
تبتغی۔ ڈھونڈ لے
او۔ یا
فتاتیهم۔ تو لا دے انکو
شاء۔ چاہتا

marfat.com

اللہ - اللہ
فلا - تو نہ
انداد - اسکے سوا نہیں
وانتم - اور
لا - پھر
تعلمون - تم جانتے ہو

ولقد - اور البتہ
نصرکم - تمہاری مدد کی
اللہ - اللہ
ببدر - بدر میں
وانتم - اور
اذلۃ - کمزور

فاتقوا - پس ڈرو
اللہ - اللہ
لعلکم - تاکہ تم
تشکرون - شکر کرو

اذ - جب
تقول - کہتے تھے
للمؤمنین - مومنوں کو
الن - کیا نہیں
یکفیکم - کافی تمہارے لئے
ان - یہ
یمدکم - مدد کرے تمہاری
ربکم - تمہارا رب
بثلثۃ - تین
آلاف - ہزار
من - سے
الملئکۃ - فرشتے
منزلین - اترے ہوئے

بلی - کیوں نہیں
ان - اگر
تصبروا - تم صبر کرو
وتتقوا - اور تم ڈرو
ویاتوکم - اور آئیں تم پر
من - سے
فورھم - اسی دم
ھذا - یہ
یمددکم - مدد کرے تمہاری
ربکم - تمہارا رب
بخمسۃ - پانچ
آلاف - ہزار
من - سے
الملئکۃ - فرشتے
مسومین - نشان کئے ہوئے

وما - اور نہیں
جعلہ - اسکو کیا
اللہ - اللہ نے
الا - مگر
بشری - خوشخبری
لکم - تمہارے لئے
ولتطمئن - اور تاکہ تسلی پائیں
قلوبکم - تمہارے دل
بہ - اس سے
وما - اور نہیں
النصر - مدد
الا - مگر
من - سے
عند - پاس
اللہ - اللہ کے
العزیز - زبردست
الحکیم - حکمت والے

لیقطع - تاکہ کاٹ دے
طرفا - ایک طرف
من - سے
الذین - جو لوگ
کفروا - کافر ہوئے
او - یا
یکبتھم - ذلیل کرے ان کو
فینقلبوا - پھر جائیں
خائبین - ناامید ہو کر

لیس - نہیں
لک - تجھ کو
من - کچھ
الامر - اختیار
شئ - کچھ
او - یا
یتوب - توجہ کرے
علیھم - ان پر
او - یا
یعذبھم - عذاب کرے ان کو
فانھم - پس بیشک وہ
ظلمون - ظالم ہیں

ولہ - اور اسی کا ہے
ما - جو
فی - میں
السموت - آسمانوں
وما - اور جو
فی - میں
الارض - زمین
یغفر - بخشدے
لمن - جس کو
یشآء - چاہے
ویعذب - اور عذاب کرے
من - جس کو
یشآء - چاہے
واللہ - اور اللہ
غفور - بخشنے والا
رحیم - مہربان

یاایھا - اے
الذین - جو لوگ
امنوا - ایمان لائے
لا - نہ
تاکلوا - کھاؤ
الربوا - سود
اضعافا - دونا
مضعفۃ - دونا کیا ہوا
واتقوا - اور ڈرو
اللہ - اللہ سے
لعلکم - تاکہ تم
تفلحون - فلاح پاؤ

واتقوا - اور ڈرو
النار - آگ سے
التی - جو
اعدت - تیار کی گئی
للکفرین - کافروں کے لئے

واطیعوا - اور حکم مانو
اللہ - اللہ کا
والرسول - اور رسول کا
لعلکم - تاکہ تم
ترحمون - رحم کئے جاؤ

وسارعوا - اور دوڑو
الی - طرف
مغفرۃ - بخشش
من - سے
ربکم - تمہارا رب
وجنۃ - اور بہشت
عرضھا - جس کا عرض
السموت - آسمان
والارض - اور زمین
اعدت - تیار کی گئی
للمتقین - پرہیزگاروں کے

الذین - جو لوگ
ینفقون - خرچ کرتے ہیں
فی - میں
السراء - فراخی
والضراء - اور تنگی
والکظمین - اور پی جانے والے
الغیظ - غصہ
والعافین - اور معاف کرنے والے
عن - سے
الناس - لوگ
واللہ - اور اللہ
یحب - دوست رکھتا ہے
المحسنین - نیکی کرنے والوں کو

والذین - اور جو لوگ
اذا - جب
فعلوا - کریں
فاحشۃ - بے حیائی
او - یا
ظلموا - ظلم کریں
انفسھم - اپنی جانوں پر
ذکروا - یاد کریں
اللہ - اللہ کو
فاستغفروا - پس بخشش مانگیں
لذنوبھم - اپنے گناہوں کی
ومن - اور کون
یغفر - بخشے
الذنوب - گناہ
الا - مگر
اللہ - اللہ
ولم - اور نہ
یصروا - اڑیں
علی - پر
ما - جو
فعلوا - کیا
وھم - اور وہ
یعلمون - جانتے ہیں

اولئک - ان لوگوں کی
جزآؤھم - جزا ان کی
مغفرۃ - بخشش
من - سے
ربھم - ان کا رب
وجنت - اور بہشت
تجری - بہتی ہیں
من - سے
تحتھا - جن کے نیچے
الانھر - نہریں
خلدین - ہمیشہ رہنے والے
فیھا - ان میں
ونعم - اور اچھا ہے
اجر - بدلہ
العملین - عمل کرنے والوں کا

قد - البتہ
خلت - گزر چکے
من - سے
قبلکم - تم سے پہلے
سنن - طریقے
فسیروا - پس چلو
فی - میں
الارض - زمین
فانظروا - پھر دیکھو
کیف - کیسا
کان - ہوا
عقبۃ - انجام
المکذبین - جھٹلانے والوں کا

ھذا - یہ
بیان - بیان
للناس - لوگوں کے لئے
وھدی - اور ہدایت
وموعظۃ - اور نصیحت
للمتقین - پرہیزگاروں کے

ولا - اور نہ
تھنوا - سستی کرو
ولا - اور نہ
تحزنوا - غم کرو
وانتم - اور تم
الاعلون - غالب
ان - اگر
کنتم - ہو تم
مؤمنین - ایمان والے

ان - اگر
یمسسکم - تمہیں پہنچا ہے
قرح - زخم
فقد - تو البتہ
مس - پہنچا ہے
القوم - قوم کو
قرح - زخم
مثلہ - اسی جیسا
وتلک - اور یہ
الایام - دن
نداولھا - ہم پھیرتے رہتے ہیں ان کو
بین - درمیان
الناس - لوگوں کے
ولیعلم - اور تاکہ معلوم کرے
اللہ - اللہ
الذین - جو لوگ
امنوا - ایمان لائے
ویتخذ - اور بنا لے
منکم - تم میں سے
شھدآء - شہید
واللہ - اور اللہ
لا - نہیں
یحب - دوست رکھتا
الظلمین - ظالموں کو

ولیمحص - اور تاکہ صاف کرے
اللہ - اللہ
الذین - جو لوگ
امنوا - ایمان لائے
ویمحق - اور مٹا دے
الکفرین - کافروں کو

ام - کیا
حسبتم - تم نے سمجھا ہے
ان - یہ
تدخلوا - تم داخل ہو جاؤ گے
الجنۃ - بہشت میں
ولما - اور ابھی نہیں
یعلم - معلوم کیا
اللہ - اللہ نے
الذین - جو لوگ
جھدوا - جہاد کرنے والے
منکم - تم میں سے
ویعلم - اور معلوم کیا
الصبرین - صبر کرنے والوں کو

ولقد - اور البتہ
کنتم - تم تھے
تمنون - آرزو کرتے
الموت - موت کی
من - سے
قبل - پہلے
ان - یہ
تلقوہ - تم ملو اس سے
فقد - تو البتہ
رایتموہ - تم نے دیکھا اس کو
وانتم - اور تم
تنظرون - نظر کرتے تھے

وما - اور نہیں
محمد - محمد
الا - مگر
رسول - رسول
قد - البتہ
خلت - گزر چکے
من - سے
قبلہ - اس سے پہلے
الرسل - رسول
افائن - کیا پس اگر
مات - مر جائے
او - یا
قتل - مارا جائے
انقلبتم - تم پھر جاؤ گے
علی - پر
اعقابکم - اپنی ایڑیوں
ومن - اور جو کوئی
ینقلب - پھرے
علی - پر
عقبیہ - اپنی ایڑیوں
فلن - تو ہرگز نہیں
یضر - نقصان کرے گا
اللہ - اللہ کا
شیئا - کچھ
وسیجزی - اور جلد بدلہ دے گا
اللہ - اللہ
الشکرین - شکر کرنے والوں کو

وما - اور نہیں
کان - ہوا
لنفس - کسی جان کو
ان - یہ
تموت - مرے
الا - مگر
باذن - حکم سے
اللہ - اللہ کے
کتبا - لکھا ہوا
مؤجلا - وقت مقرر
ومن - اور جو کوئی
یرد - چاہے
ثواب - بدلہ
الدنیا - دنیا کا
نؤتہ - ہم دیں اس کو
منھا - اس میں سے
ومن - اور جو کوئی
یرد - چاہے
ثواب - بدلہ
الاخرۃ - آخرت کا
نؤتہ - ہم دیں اس کو
منھا - اس میں سے
وسنجزی - اور جلد بدلہ دیں گے
الشکرین - شکر کرنے والوں کو

وکاین - اور کتنے
من - سے
نبی - نبی
قتل - مارے گئے
معہ - اس کے ساتھ
ربیون - اللہ والے
کثیر - بہت
فما - پس نہ
وھنوا - سست ہوئے
لما - جو
اصابھم - پہنچا ان کو
فی - میں
سبیل - راہ
اللہ - اللہ کی
وما - اور نہ
ضعفوا - کمزور ہوئے
وما - اور نہ
استکانوا - عاجز ہوئے
واللہ - اور اللہ
یحب - دوست رکھتا ہے
الصبرین - صبر کرنے والوں کو

وما - اور نہ
کان - تھا
قولھم - ان کا قول
الا - مگر
ان - یہ
قالوا - کہا
ربنا - اے ہمارے رب
اغفر - بخش دے
لنا - ہم کو
ذنوبنا - ہمارے گناہ
وما - اور
اسرافنا - ہماری زیادتی
فی - میں
امرنا - ہمارے کام
وثبت - اور ثابت رکھ
اقدامنا - ہمارے قدم
وانصرنا - اور مدد کر ہماری
علی - پر
القوم - قوم
الکفرین - کافروں کی

فاتھم - پس دیا ان کو
اللہ - اللہ نے
ثواب - بدلہ
الدنیا - دنیا کا
وحسن - اور اچھا
ثواب - بدلہ
الاخرۃ - آخرت کا
واللہ - اور اللہ
یحب - دوست رکھتا ہے
المحسنین - نیکی کرنے والوں کو

یاایھا - اے
الذین - جو لوگ
امنوا - ایمان لائے
ان - اگر
تطیعوا - تم کہا مانو
الذین - جو لوگ
کفروا - کافر ہوئے
یردوکم - پھیر دیں تم کو
علی - پر
اعقابکم - تمہاری ایڑیوں
فتنقلبوا - پھر جاؤ تم
خسرین - نقصان والے ہو کر

بل - بلکہ
اللہ - اللہ
مولکم - تمہارا کارساز ہے
وھو - اور وہ
خیر - بہتر
الناصرین - مدد کرنے والوں سے

سنلقی - ہم جلد ڈالیں گے
فی - میں
قلوب - دل
الذین - جو لوگ
کفروا - کافر ہوئے
الرعب - رعب
بما - اس لئے کہ
اشرکوا - انہوں نے شریک کیا
باللہ - اللہ کے ساتھ
ما - جو
لم - نہیں
ینزل - اتارا
بہ - اس کی
سلطنا - کوئی سند
ومأوھم - اور ٹھکانا ان کا
النار - آگ ہے
وبئس - اور برا ہے
مثوی - ٹھکانا
الظلمین - ظالموں کا

ولقد - اور البتہ
صدقکم - سچا کر دکھایا تم کو
اللہ - اللہ نے
وعدہ - اپنا وعدہ
اذ - جب
تحسونھم - تم قتل کرتے تھے ان کو
باذنہ - اس کے حکم سے
حتی - یہاں تک
اذا - جب
فشلتم - تم نے سستی کی
وتنزعتم - اور تم نے جھگڑا کیا
فی - میں
الامر - کام
وعصیتم - اور تم نے نافرمانی کی
من - سے
بعد - بعد
ما - جو
اراکم - دکھایا تم کو
ما - جو
تحبون - تم چاہتے تھے
منکم - تم میں سے
من - کوئی
یرید - چاہتا تھا
الدنیا - دنیا
ومنکم - اور تم میں سے
من - کوئی
یرید - چاہتا تھا
الاخرۃ - آخرت
ثم - پھر
صرفکم - پھیر دیا تم کو
عنھم - ان سے
لیبتلیکم - تاکہ تمہارا امتحان کرے
ولقد - اور البتہ
عفا - معاف کر دیا
عنکم - تم کو
واللہ - اور اللہ
ذو - صاحب
فضل - فضل
علی - پر
المؤمنین - ایمان والوں کے

اذ - جب
تصعدون - تم چڑھتے تھے
ولا - اور نہ
تلون - پھرتے تھے
علی - طرف
احد - احد
والرسول - اور رسول
یدعوکم - بلاتا تھا تم کو
فی - میں
اخرکم - تمہارے پیچھے
فاثبکم - پس بدلہ دیا تم کو
غما - غم
بغم - غم کے ساتھ
لکیلا - تاکہ نہ
تحزنوا - تم غم کرو
علی - پر
ما - جو
فاتکم - تم سے جاتا رہا
ولا - اور نہ
ما - جو
اصابکم - پہنچا تم کو
واللہ - اور اللہ
خبیر - خبردار ہے
بما - اس سے
تعملون - تم کرتے ہو

ثم - پھر
انزل - اتارا
علیکم - تم پر
من - سے
بعد - بعد
الغم - غم
امنۃ - امن
نعاسا - اونگھ
یغشی - ڈھانپ لیتی تھی
طآئفۃ - ایک گروہ
منکم - تم میں سے
وطآئفۃ - اور ایک گروہ
قد - البتہ
اھمتھم - فکر میں ڈالا تھا ان کو
انفسھم - ان کی جانوں نے
یظنون - گمان کرتے تھے
باللہ - اللہ کے بارے میں
غیر - خلاف
الحق - حق
ظن - گمان
الجاھلیۃ - جاہلیت کے
یقولون - کہتے تھے
ھل - کیا
لنا - ہمارے لئے
من - کچھ
الامر - اختیار
من - کچھ
شئ - کچھ
قل - کہہ
ان - یہ
الامر - اختیار
کلہ - سب
للہ - اللہ کا
یخفون - چھپاتے ہیں
فی - میں
انفسھم - اپنے دل
ما - جو
لا - نہیں
یبدون - ظاہر کرتے
لک - تجھ پر
یقولون - کہتے ہیں
لو - اگر
کان - ہوتا
لنا - ہمارے لئے
من - کچھ
الامر - اختیار
ما - نہ
قتلنا - مارے جاتے ہم
ھھنا - یہاں
قل - کہہ
لو - اگر
کنتم - تم ہوتے
فی - میں
بیوتکم - اپنے گھروں
لبرز - البتہ نکل کھڑے ہوتے
الذین - جو لوگ
کتب - لکھا تھا
علیھم - ان پر
القتل - مارا جانا
الی - طرف
مضاجعھم - اپنی قتل گاہوں کی
ولیبتلی - اور تاکہ آزمائے
اللہ - اللہ
ما - جو
فی - میں
صدورکم - تمہارے سینے
ولیمحص - اور تاکہ صاف کرے
ما - جو
فی - میں
قلوبکم - تمہارے دل
واللہ - اور اللہ
علیم - جاننے والا ہے
بذات - حال
الصدور - سینوں کے

ان - جو
الذین - لوگ
تولوا - پھر گئے
منکم - تم میں سے
یوم - دن
التقی - مقابلہ ہوا
الجمعن - دونوں جماعتوں کا
انما - صرف
استزلھم - بہکا دیا ان کو
الشیطن - شیطان نے
ببعض - بعض
ما - جو
کسبوا - انہوں نے کیا
ولقد - اور البتہ
عفا - معاف کر دیا
اللہ - اللہ نے
عنھم - ان کو
ان - بیشک
اللہ - اللہ
غفور - بخشنے والا ہے
حلیم - حلم والا

یاایھا - اے
الذین - جو لوگ
امنوا - ایمان لائے
لا - نہ
تکونوا - تم ہو جاؤ
کالذین - جیسے وہ لوگ
کفروا - کافر ہوئے
وقالوا - اور کہا
لاخوانھم - اپنے بھائیوں کے لئے
اذا - جب
ضربوا - سفر کیا
فی - میں
الارض - زمین
او - یا
کانوا - ہوئے
غزی - لڑنے والے
لو - اگر
کانوا - ہوتے
عندنا - ہمارے پاس
ما - نہ
ماتوا - مرتے
وما - اور نہ
قتلوا - مارے جاتے
لیجعل - تاکہ کر دے
اللہ - اللہ
ذلک - یہ
حسرۃ - حسرت
فی - میں
قلوبھم - ان کے دل
واللہ - اور اللہ
یحی - جلاتا ہے
ویمیت - اور مارتا ہے
واللہ - اور اللہ
بما - اس سے
تعملون - تم کرتے ہو
بصیر - دیکھنے والا ہے

ولئن - اور اگر
قتلتم - تم مارے جاؤ
فی - میں
سبیل - راہ
اللہ - اللہ کی
او - یا
متم - تم مر جاؤ
لمغفرۃ - البتہ بخشش
من - سے
اللہ - اللہ
ورحمۃ - اور رحمت
خیر - بہتر ہے
مما - اس سے
یجمعون - جمع کرتے ہیں

ولئن - اور اگر
متم - تم مر جاؤ
او - یا
قتلتم - تم مارے جاؤ
لالی - البتہ طرف
اللہ - اللہ کی
تحشرون - تم جمع کئے جاؤ گے

فبما - پس اس سے
رحمۃ - مہربانی
من - سے
اللہ - اللہ کی
لنت - نرم دل ہوا
لھم - تو ان کے لئے
ولو - اور اگر
کنت - تو ہوتا
فظا - تند خو
غلیظ - سخت
القلب - دل
لانفضوا - البتہ بھاگ جاتے
من - سے
حولک - تیرے پاس
فاعف - پس معاف کر
عنھم - ان کو
واستغفر - اور بخشش مانگ
لھم - ان کے لئے
وشاورھم - اور مشورہ کر ان سے
فی - میں
الامر - کام
فاذا - پھر جب
عزمت - تو ٹھہرا لے
فتوکل - پس بھروسہ کر
علی - پر
اللہ - اللہ
ان - بیشک
اللہ - اللہ
یحب - دوست رکھتا ہے
المتوکلین - بھروسہ کرنے والوں کو

ان - اگر
ینصرکم - مدد کرے تمہاری
اللہ - اللہ
فلا - تو نہیں
غالب - کوئی غالب
لکم - تم پر
وان - اور اگر
یخذلکم - چھوڑ دے تم کو
فمن - تو کون
ذا - وہ
الذی - جو
ینصرکم - مدد کرے تمہاری
من - سے
بعدہ - بعد اس کے
وعلی - اور پر
اللہ - اللہ
فلیتوکل - پس چاہیے بھروسہ کریں
المؤمنون - ایمان والے

وما - اور نہیں
کان - ہوا
لنبی - نبی کو
ان - یہ
یغل - خیانت کرے
ومن - اور جو کوئی
یغلل - خیانت کرے
یات - آئے گا
بما - اس کو جو
غل - خیانت کی
یوم - دن
القیمۃ - قیامت کے
ثم - پھر
توفی - پورا پائے گا
کل - ہر
نفس - جان
ما - جو
کسبت - اس نے کمایا
وھم - اور وہ
لا - نہیں
یظلمون - ظلم کئے جائیں گے

افمن - کیا پس جو
اتبع - پیروی کی
رضوان - خوشی
اللہ - اللہ کی
کمن - جیسا
باء - لوٹا
بسخط - غصہ
من - سے
اللہ - اللہ
ومأوہ - اور ٹھکانا اس کا
جھنم - دوزخ ہے
وبئس - اور برا ہے
المصیر - ٹھکانا

ھم - وہ
درجت - درجے
عند - پاس
اللہ - اللہ کے
واللہ - اور اللہ
بصیر - دیکھنے والا ہے
بما - اس سے
یعملون - وہ کرتے ہیں

لقد - البتہ
من - احسان کیا
اللہ - اللہ نے
علی - پر
المؤمنین - ایمان والوں کے
اذ - جب
بعث - بھیجا
فیھم - ان میں
رسولا - رسول
من - سے
انفسھم - ان کی جانوں
یتلوا - پڑھتا ہے
علیھم - ان پر
اٰیتہ - اس کی آیتیں
ویزکیھم - اور پاک کرتا ہے ان کو
ویعلمھم - اور سکھاتا ہے ان کو
الکتب - کتاب
والحکمۃ - اور حکمت
وان - اور بیشک
کانوا - تھے
من - سے
قبل - پہلے
لفی - البتہ میں
ضلل - گمراہی
مبین - کھلی

اولما - کیا جب
اصابتکم - پہنچی تم کو
مصیبۃ - مصیبت
قد - البتہ
اصبتم - تم پہنچا چکے ہو
مثلیھا - اس سے دونا
قلتم - تم کہتے ہو
انی - کہاں سے
ھذا - یہ
قل - کہہ
ھو - وہ
من - سے
عند - پاس
انفسکم - تمہاری جانوں
ان - بیشک
اللہ - اللہ
علی - پر
کل - ہر
شئ - کچھ
قدیر - قدرت والا ہے

وما - اور جو
اصابکم - پہنچا تم کو
یوم - دن
التقی - مقابلہ ہوا
الجمعن - دونوں جماعتوں کا
فباذن - پس حکم سے
اللہ - اللہ کے
ولیعلم - اور تاکہ معلوم کرے
المؤمنین - ایمان والوں کو

وما - اور جو
اصابکم - پہنچا تم کو
یوم - دن
التقی - مقابلہ ہوا
الجمعن - دونوں جماعتوں کا
فباذن - پس حکم سے
اللہ - اللہ کے
ولیعلم - اور تاکہ معلوم کرے
المؤمنین - ایمان والوں کو

ولیعلم - اور تاکہ معلوم کرے
الذین - جو لوگ
نافقوا - منافق ہوئے
وقیل - اور کہا گیا
لھم - ان کو
تعالوا - آؤ
قاتلوا - لڑو
فی - میں
سبیل - راہ
اللہ - اللہ کی
او - یا
ادفعوا - دفع کرو
قالوا - کہا
لو - اگر
نعلم - ہم جانتے
قتالا - لڑنا
لاتبعنکم - البتہ تمہارا ساتھ دیتے
ھم - وہ
للکفر - کفر کے
یومئذ - دن
اقرب - نزدیک
منھم - ان سے
للایمن - ایمان کے
یقولون - کہتے ہیں
بافواھھم - اپنے منہ سے
ما - جو
لیس - نہیں
فی - میں
قلوبھم - ان کے دل
واللہ - اور اللہ
اعلم - خوب جانتا ہے
بما - اس سے
یکتمون - وہ چھپاتے ہیں

الذین - جو لوگ
قالوا - کہا
لاخوانھم - اپنے بھائیوں کے لئے
وقعدوا - اور بیٹھ رہے
لو - اگر
اطاعونا - ہمارا کہا مانتے
ما - نہ
قتلوا - مارے جاتے
قل - کہہ
فادرءوا - پس ہٹا دو
عن - سے
انفسکم - اپنی جانوں
الموت - موت کو
ان - اگر
کنتم - تم ہو
صدقین - سچے

ولا - اور نہ
تحسبن - گمان کر
الذین - جو لوگ
قتلوا - مارے گئے
فی - میں
سبیل - راہ
اللہ - اللہ کی
امواتا - مردہ
بل - بلکہ
احیآء - زندہ ہیں
عند - پاس
ربھم - اپنے رب کے
یرزقون - روزی دیئے جاتے ہیں

فرحین - خوش ہیں
بما - اس سے
اتھم - دیا ان کو
اللہ - اللہ نے
من - سے
فضلہ - اپنا فضل
ویستبشرون - اور خوشی کرتے ہیں
بالذین - ان لوگوں سے
لم - نہیں
یلحقوا - ملے
بھم - ان سے
من - جو
خلفھم - پیچھے ان کے
الا - یہ کہ
خوف - نہ ڈر
علیھم - ان پر
ولا - اور نہ
ھم - وہ
یحزنون - غمگین ہوں گے

یستبشرون - خوشی کرتے ہیں
بنعمۃ - نعمت سے
من - سے
اللہ - اللہ
وفضل - اور فضل
وان - اور یہ کہ
اللہ - اللہ
لا - نہیں
یضیع - ضائع کرتا
اجر - بدلہ
المؤمنین - ایمان والوں کا

الذین - جو لوگ
استجابوا - قبول کیا
للہ - اللہ کا
والرسول - اور رسول کا
من - سے
بعد - بعد
ما - جو
اصابھم - پہنچا ان کو
القرح - زخم
للذین - ان لوگوں کے لئے
احسنوا - نیکی کی
منھم - ان میں سے
واتقوا - اور پرہیزگاری کی
اجر - بدلہ
عظیم - بڑا ہے

الذین - جو لوگ
قال - کہا
لھم - ان کو
الناس - لوگوں نے
ان - یہ
الناس - لوگ
قد - البتہ
جمعوا - جمع کئے ہیں
لکم - تمہارے لئے
فاخشوھم - پس ڈرو ان سے
فزادھم - تو زیادہ کیا ان کو
ایمانا - ایمان
وقالوا - اور کہا
حسبنا - ہم کو کافی ہے
اللہ - اللہ
ونعم - اور اچھا ہے
الوکیل - کارساز

فانقلبوا - پس پھر آئے
بنعمۃ - نعمت سے
من - سے
اللہ - اللہ
وفضل - اور فضل
لم - نہ
یمسسھم - پہنچا ان کو
سوء - برائی
واتبعوا - اور پیروی کی
رضوان - خوشی
اللہ - اللہ کی
واللہ - اور اللہ
ذو - صاحب
فضل - فضل
عظیم - بڑا ہے

انما - صرف
ذلکم - یہ
الشیطن - شیطان
یخوف - ڈراتا ہے
اولیآءہ - اپنے دوستوں سے
فلا - پس نہ
تخافوھم - تم ڈرو ان سے
وخافون - اور ڈرو مجھ سے
ان - اگر
کنتم - تم ہو
مؤمنین - ایمان والے

ولا - اور نہ
یحزنک - غم کرے تجھ کو
الذین - جو لوگ
یسارعون - دوڑتے ہیں
فی - میں
الکفر - کفر
انھم - یہ کہ وہ
لن - ہرگز نہیں
یضروا - نقصان کریں گے
اللہ - اللہ کا
شیئا - کچھ
یرید - چاہتا ہے
اللہ - اللہ
الا - کہ
یجعل - کر دے
لھم - ان کے لئے
حظا - حصہ
فی - میں
الاخرۃ - آخرت
ولھم - اور ان کے لئے
عذاب - عذاب ہے
عظیم - بڑا

ان - جو
الذین - لوگ
اشتروا - خرید کیا
الکفر - کفر کو
بالایمن - ایمان کے بدلے
لن - ہرگز نہیں
یضروا - نقصان کریں گے
اللہ - اللہ کا
شیئا - کچھ
ولھم - اور ان کے لئے
عذاب - عذاب ہے
الیم - دکھ دینے والا

ولا - اور نہ
یحسبن - گمان کریں
الذین - جو لوگ
کفروا - کافر ہوئے
انما - صرف
نملی - ڈھیل دیتے ہیں
لھم - ان کو
خیر - بہتر ہے
لانفسھم - ان کی جانوں کے لئے
انما - صرف
نملی - ڈھیل دیتے ہیں
لھم - ان کو
لیزدادوا - تاکہ بڑھ جائیں
اثما - گناہ
ولھم - اور ان کے لئے
عذاب - عذاب ہے
مھین - ذلت کا

ما - نہیں
کان - ہوا
اللہ - اللہ
لیذر - کہ چھوڑ دے
المؤمنین - ایمان والوں کو
علی - پر
ما - جس
انتم - تم
علیہ - اس پر
حتی - یہاں تک
یمیز - جدا کرے
الخبیث - ناپاک
من - سے
الطیب - پاک
وما - اور نہیں
کان - ہوا
اللہ - اللہ
لیطلعکم - کہ خبر دے تم کو
علی - پر
الغیب - غیب کی
ولکن - اور لیکن
اللہ - اللہ
یجتبی - چن لیتا ہے
من - سے
رسلہ - اپنے رسول
من - جس کو
یشآء - چاہے
فامنوا - پس ایمان لاؤ
باللہ - اللہ پر
ورسلہ - اور اس کے رسول پر
وان - اور اگر
تؤمنوا - تم ایمان لاؤ
وتتقوا - اور پرہیزگاری کرو
فلکم - تو تمہارے لئے
اجر - بدلہ
عظیم - بڑا ہے

ولا - اور نہ
یحسبن - گمان کریں
الذین - جو لوگ
یبخلون - بخل کرتے ہیں
بما - اس میں
اتھم - دیا ان کو
اللہ - اللہ نے
من - سے
فضلہ - اپنا فضل
ھو - یہ
خیرا - بہتر ہے
لھم - ان کے لئے
بل - بلکہ
ھو - وہ
شر - برا ہے
لھم - ان کے لئے
سیطوقون - جلد طوق پہنائے جائیں گے
ما - جس
بخلوا - بخل کیا
بہ - اس میں
یوم - دن
القیمۃ - قیامت کے
وللہ - اور اللہ ہی کا ہے
میراث - میراث
السموت - آسمانوں
والارض - اور زمین
واللہ - اور اللہ
بما - اس سے
تعملون - تم کرتے ہو
خبیر - خبردار ہے

لقد - البتہ
سمع - سن لیا
اللہ - اللہ نے
قول - قول
الذین - جو لوگ
قالوا - کہا
ان - یہ
اللہ - اللہ
فقیر - محتاج ہے
ونحن - اور ہم
اغنیآء - غنی ہیں
سنکتب - ہم جلد لکھ رکھیں گے
ما - جو
قالوا - انہوں نے کہا
وقتلھم - اور ان کا مارنا
الانبیآء - نبیوں کو
بغیر - بغیر
حق - حق
ونقول - اور ہم کہیں گے
ذوقوا - چکھو
عذاب - عذاب
الحریق - جلانے والا

ذلک - یہ
بما - اس سے
قدمت - آگے بھیجا
ایدیکم - تمہارے ہاتھوں نے
وان - اور یہ کہ
اللہ - اللہ
لیس - نہیں
بظلم - ظلم کرنے والا
للعبید - بندوں کا

الذین - جو لوگ
قالوا - کہا
ان - یہ
اللہ - اللہ
عھد - عہد کیا
الینا - ہم سے
الا - یہ کہ
نؤمن - ایمان لائیں
لرسول - رسول پر
حتی - یہاں تک
یاتینا - لائے ہمارے پاس
بقربان - نذر
تاکلہ - کھائے
النار - آگ
قل - کہہ
قد - البتہ
جآءکم - آئے تمہارے پاس
رسل - رسول
من - سے
قبلی - مجھ سے پہلے
بالبینت - نشانیوں کے ساتھ
وبالذی - اور اس کے ساتھ
قلتم - تم نے کہا
فلم - پھر کیوں
قتلتموھم - تم نے مارا ان کو
ان - اگر
کنتم - تم ہو
صدقین - سچے

فان - پھر اگر
کذبوک - جھٹلائیں تجھ کو
فقد - تو البتہ
کذب - جھٹلائے گئے
رسل - رسول
من - سے
قبلک - تجھ سے پہلے
جآءو - وہ آئے
بالبینت - نشانیوں کے ساتھ
والزبر - اور صحیفے
والکتب - اور کتاب
المنیر - روشن

کل - ہر
نفس - جان
ذآئقۃ - چکھنے والی ہے
الموت - موت کو
وانما - اور صرف
توفون - پورا پاؤ گے
اجورکم - اپنے بدلے
یوم - دن
القیمۃ - قیامت کے
فمن - پس جو کوئی
زحزح - دور کیا گیا
عن - سے
النار - آگ
وادخل - اور داخل کیا گیا
الجنۃ - بہشت میں
فقد - تو البتہ
فاز - مراد کو پہنچا
وما - اور نہیں
الحیوۃ - زندگی
الدنیا - دنیا کی
الا - مگر
متع - اسباب
الغرور - دھوکے کا

لتبلون - البتہ تم آزمائے جاؤ گے
فی - میں
اموالکم - اپنے مال
وانفسکم - اور اپنی جانوں
ولتسمعن - اور البتہ تم سنو گے
من - سے
الذین - جو لوگ
اوتوا - دی گئی
الکتب - کتاب
من - سے
قبلکم - تم سے پہلے
ومن - اور جو
الذین - لوگ
اشرکوا - شریک ٹھہرائے
اذی - ایذا
کثیرا - بہت
وان - اور اگر
تصبروا - تم صبر کرو
وتتقوا - اور پرہیزگاری کرو
فان - پس
ذلک - یہ
من - سے
عزم - ہمت کے
الامور - کام

واذ - اور جب
اخذ - لیا
اللہ - اللہ نے
میثق - عہد
الذین - جو لوگ
اوتوا - دی گئی
الکتب - کتاب
لتبینہ - البتہ تم بیان کرو گے اس کو
للناس - لوگوں کے لئے
ولا - اور نہ
تکتمونہ - تم چھپاؤ گے اس کو
فنبذوہ - پس پھینک دیا اس کو
وراء - پیچھے
ظھورھم - اپنی پیٹھوں کے
واشتروا - اور خرید کیا
بہ - اس کے بدلے
ثمنا - مول
قلیلا - تھوڑا
فبئس - پس برا ہے
ما - جو
یشترون - وہ خریدتے ہیں

لا - نہ
تحسبن - گمان کر
الذین - جو لوگ
یفرحون - خوش ہوتے ہیں
بما - اس سے
اتوا - آئے
ویحبون - اور چاہتے ہیں
ان - یہ کہ
یحمدوا - تعریف کئے جائیں
بما - اس سے
لم - نہیں
یفعلوا - کیا
فلا - پس نہ
تحسبنھم - گمان کر ان کو
بمفازۃ - مراد پانے سے
من - سے
العذاب - عذاب
ولھم - اور ان کے لئے
عذاب - عذاب ہے
الیم - دکھ دینے والا

وللہ - اور اللہ ہی کا ہے
ملک - بادشاہی
السموت - آسمانوں
والارض - اور زمین
واللہ - اور اللہ
علی - پر
کل - ہر
شئ - کچھ
قدیر - قدرت والا ہے

ان - بیشک
فی - میں
خلق - پیدائش
السموت - آسمانوں
والارض - اور زمین
واختلف - اور آنا جانا
الیل - رات
والنھار - اور دن
لاٰیت - البتہ نشانیاں ہیں
لاولی - عقلمندوں کے لئے
الالباب - عقل

الذین - جو لوگ
یذکرون - یاد کرتے ہیں
اللہ - اللہ کو
قیما - کھڑے ہو کر
وقعودا - اور بیٹھے ہو کر
وعلی - اور پر
جنوبھم - اپنے پہلوؤں
ویتفکرون - اور غور کرتے ہیں
فی - میں
خلق - پیدائش
السموت - آسمانوں
والارض - اور زمین
ربنا - اے ہمارے رب
ما - نہیں
خلقت - تو نے پیدا کیا
ھذا - یہ
باطلا - بیکار
سبحنک - تو پاک ہے
فقنا - پس بچا ہم کو
عذاب - عذاب سے
النار - آگ

ربنا - اے ہمارے رب
انک - بیشک تو
من - جس کو
تدخل - داخل کرے
النار - آگ میں
فقد - تو البتہ
اخزیتہ - رسوا کیا اس کو
وما - اور نہیں
للظلمین - ظالموں کے لئے
من - کوئی
انصار - مددگار

ربنا - اے ہمارے رب
انا - ہم نے
سمعنا - سنا
منادیا - ایک پکارنے والا
ینادی - پکارتا تھا
للایمن - ایمان کے لئے
ان - یہ
امنوا - ایمان لاؤ
بربکم - اپنے رب پر
فامنا - پس ایمان لائے ہم
ربنا - اے ہمارے رب
فاغفر - پس بخش دے
لنا - ہم کو
ذنوبنا - ہمارے گناہ
وکفر - اور دور کر
عنا - ہم سے
سیاتنا - ہماری برائیاں
وتوفنا - اور اٹھا ہم کو
مع - ساتھ
الابرار - نیکوں کے

ربنا - اے ہمارے رب
واتنا - اور دے ہم کو
ما - جو
وعدتنا - تو نے وعدہ کیا ہم سے
علی - پر
رسلک - اپنے رسول
ولا - اور نہ
تخزنا - رسوا کر ہم کو
یوم - دن
القیمۃ - قیامت کے
انک - بیشک تو
لا - نہیں
تخلف - خلاف کرتا
المیعاد - وعدہ

فاستجاب - پس قبول کی
لھم - ان کی
ربھم - ان کے رب نے
انی - کہ میں
لا - نہیں
اضیع - ضائع کرتا
عمل - عمل
عامل - عمل کرنے والے کا
منکم - تم میں سے
من - سے
ذکر - مرد
او - یا
انثی - عورت
بعضکم - تم بعض
من - سے
بعض - بعض
فالذین - پس جو لوگ
ھاجروا - ہجرت کی
واخرجوا - اور نکالے گئے
من - سے
دیارھم - اپنے گھر
واوذوا - اور ستائے گئے
فی - میں
سبیلی - میری راہ
وقتلوا - اور مارے گئے
وقتلوا - اور مارے گئے
لاکفرن - البتہ دور کروں گا
عنھم - ان سے
سیاتھم - ان کی برائیاں
ولادخلنھم - اور البتہ داخل کروں گا ان کو
جنت - بہشت میں
تجری - بہتی ہیں
من - سے
تحتھا - جن کے نیچے
الانھر - نہریں
ثوابا - بدلہ
من - سے
عند - پاس
اللہ - اللہ کے
واللہ - اور اللہ
عندہ - اس کے پاس
حسن - اچھا
الثواب - بدلہ

لا - نہ
یغرنک - دھوکا دے تجھ کو
تقلب - چلنا پھرنا
الذین - جو لوگ
کفروا - کافر ہوئے
فی - میں
البلد - شہروں
متع - اسباب
قلیل - تھوڑا ہے
ثم - پھر
ماوھم - ٹھکانا ان کا

صدقین۔ سچے — بل۔ بلکہ
تدعون۔ پکارو گے تم — فیکشف۔ تو کھولے گا
ایہ۔ طرف اسکی — ان۔ اگر
تنسون۔ بھول جاؤ گے — ما۔ جو
ایا۔ خاص — لہ۔ اسی کو
ما۔ وہ کر — تدعون۔ پکارو گے
شاء۔ چاہے — و۔ اور
تشرکون۔ شریک ٹھہراتے ہو تم

مختصر تفسیر رکوع نہم پ۷ سورۃ الانعام

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاءِ اللّٰهِ حَتّٰى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

بے شک نقصان میں رہے وہ جنہوں نے جھٹلایا اپنے رب سے ملنے کو یہاں تک کہ جب ان پر آجائے قیامت اچانک تو کہیں ہائے افسوس ہمارا اس پر کہ اس کے ملنے میں ہم نے قصور کیا اور وہ اٹھائے ہوئے ہیں بوجھ اپنی پشت پر خبردار بہت برا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں اور نہیں زندگی دنیا کی مگر کھیل اور کود اور البتہ گھر پچھلا گھر بھلا ہے ان کے لیے جو ڈرتے ہیں تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

تعریف لفظ خسر از مفردات راغب

خسر اور خسران راس المال میں کمی آنے کو کہتے ہیں اور اسے انسان کی طرف بھی منسوب کیا جاتا ہے جبکہ اس کے کسی فعل میں آجائے یا تجارت میں نقصان آجائے۔ اور اس میں اصل پونجی بھی برباد ہو جائے کافر کفر کر کے اخروی زندگی بھی برباد کر لیتا ہے۔

خسر خلان وخسرت تجارتہ بھی بولتے ہیں۔ قرآن پاک میں ہے تلک اذا کرۃ خاسرۃ۔ پھر مقتضیات خارجہ مثل مال یا دین وغیرہ کے نقصان پر بھی اس کا استعمال ہوتا ہے اور مقتضیات نفسیہ پر بھی اسے استعمال کرتے ہیں مثل نقص صحت نقص سلامتی۔ نقص عقل نقص ایمان نقص ثواب چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔ خسران المبین۔ وقال الذین خسروا انفسہم واھلیہم یوم القیامۃ ذلک ھو الخسران المبین اور ومن یکفر بعد ذلک فاولئک ھم الخاسرون۔ الذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض

marfat.com

اولئک ھم الخاسرون - فطوعت لہ نفسہ قتل اخیہ فقتلہ فاصبح من الخسرین اور قرآن کریم میں جتنے خسران مذکور ہیں وہ متعلقات دنیویہ اور تجارات بشریہ سے متعلق نہیں ہیں بلکہ خسران اخروی کے لیے آتے ہیں۔

تفسیر تسفی میں ہے قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰہِ - بے شک نقصان میں رہے وہ جنہوں نے جھٹلایا اللہ سے ملنے کی خبر کو آخرت میں ایسا شخص جو یہ سمجھے کہ قیامت کا دن آنے کا ہی نہیں اور ساری عمر عیش و عشرت میں ہی گذار دے آخرت میں پہنچ کر اس لیے کہ وہ منکر بعثت ہیں اور منکر رویت الٰہی۔ یہاں تک یہ کذبوا کی غایت ہے ذکر خسران کی اس لیے کہ انکا خسران تو ایسا ہے کہ اس کی غایت نہیں۔

حَتّٰٓی اِذَا جَآءَتْھُمُ السَّاعَۃُ بَغْتَۃً - یہاں تک کہ جب آئے ان پر قیامت اچانک یہ ان کے خسارہ کی انتہا بتانے کے لیے ہے ساعت سے مراد قیامت ہے جب ان پر قیامت آئے گی یعنی آخر حد تاخیر عذاب کے ہے جس کے بعد عذاب ابدی ہے۔

بغتۃ مصدر ہے بغت بغتہ کے لغوی معنی کسی چیز کا اچانک آجانا جہاں سے آنے کا گمان نہ ہو۔ بغتہ یعنی فجاۃ یعنی اچانک بغتہ کہتے ہیں کسی چیز کا کسی پر وارد ہونا بغیر علم اور بغیر تعین وقت کے۔

قَالُوْا یٰحَسْرَتَنَا عَلٰی مَا فَرَّطْنَا فِیْھَا - بولے ہائے افسوس اس کوتاہی پر جو ہم سے ہوئی۔ یہ تعجب ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ ہائے حسرت اس ندامت و حسرت کو حسرت کہتے ہیں یعنی اور تو نہ کوئی مددگار ہے لے شرمندگی تو ہی آجا کہ اے حسرت یہ تیرا وقت ہے تیرے سوا ہمارا کوئی مددگار نہیں۔

عَلٰی مَا فَرَّطْنَا فِیْھَا وَھُمْ یَحْمِلُوْنَ - کوتاہی پر کوتاہی جو ہم سے ہوئی یعنے دنیا کی زندگی میں ایمان لانے میں۔

فَرَّطْنَا - تفریط سے ہے جس کا مادہ فرط ہے اس کے معنی ارادۃً آگے بڑھنا یعنی کوتاہی کرنا یعنی دنیا میں بڑی کوتاہی کی اخروی درجات حاصل کرنے میں کوتاہی کی۔

وَھُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَھُمْ عَلٰی ظُھُوْرِھِمْ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ - اور وہ اٹھائے ہوئے ہیں اپنے بوجھ اپنی پشتوں پر ارے کتنا برا بوجھ ہے جسے وہ اٹھائے ہوئے ہیں۔

گناہوں کا بوجھ اس کی پیٹھ پر لاد دیا جائے گا۔ حمل کے معنی اٹھانا لادنا ہے۔ اوزار جمع ہے وزر کی اس کے معنی ہیں بوجھ۔ دوسری جگہ ارشاد ہے لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی۔ کوئی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔ یہاں عَلٰی ظُھُوْرِھِمْ اس لیے کہا گیا کہ حمل اثقال پشت پر ہی ہوتا ہے اور کسب ہاتھوں سے یعنے کفار یاس وقت کہیں گے جب وہ اپنے گناہوں کے بوجھ اپنی پیٹھوں پر لادے ہوئے ہوں گے احساس

marfat.com

ندامت ان پر مسلط ہوگا اور اس کی ندامت سے یہ حالت ہوگی جیسے کوئی بھاری بوجھ ان پر لاد دیا گیا ہو اس سے وہ دبے چلے جائیں گے۔

ایک حدیث میں ہے کہ کافر جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کے سامنے ایک قبیح صورت آئے گی جس میں خبیث بدبو ہو اور کہے میں اعمال بد کا مجسمہ ہوں جس پر تو دنیا میں سوار رہا تھا اور آج وہ دن ہے کہ میں تجھ پر سواری کروں گا۔ خبردار وہ برا بوجھ اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ روح المعانی

ابن جریر اور ابن ابی حاتم شدت سے اس حدیث کو طویل صورت میں نقل کر رہے ہیں۔

اور دوسری حدیث عمرو بن قیس سے نقل کی ہے۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

اور نہیں ہے دنیا کی زندگی مگر کھیل اور تماشہ اور بے شک آخرت کا گھر بہتر ہے ان کے لیے جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے

اور دنیا کی زندگی نہیں مگر کھیل کود یہ جواب کفار کے اس خیال فاسدہ کا ہے جو انہوں نے کہا تھا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا۔ اور لعب محاورہ میں ترک ما ینفع بما لا ینفع کو کہتے ہیں اور لہو کہتے ہیں صرف العبد الی المھزل کو یعنی حقیقت کو چھوڑ کر مذاق کی طرف مائل ہونا)

اور لہو و لعب کی تعریف میں تفصیل سے اس جگہ نقل کی ہے جو ہماری نقل کردہ تعریف کی مؤید ہے

اور ایک حدیث قتادہ وغیرہ سے ہے کہ

اخنس بن شریق اور ابوجہل کی ملاقات ہوئی اخنس نے ابوجہل سے کہا اے ابوالحکم مجھے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تباؤ کردہ سچا ہے یا جھوٹا۔ میرے علاوہ یہاں دوسرا کوئی آدمی نہیں جو ہماری بات سن لے تو ابوجہل نے کہا اللہ کی قسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم سچا ہے اور اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا لیکن جب قصی کی اولاد کے پاس جھنڈا۔ اور حاجیوں کو پانی پلانے کا عہدہ۔ اور خلافت کعبہ اور دار الندوہ (اسمبلی ہال) کی سرداری پہلے ہی سے ہے اور اب نبوت بھی ہم انہیں کی مان لیں تو دوسرے قریش کے لیے کیا چیز باقی رہ گئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

دوسری حدیث میں ہے جسے واحدی نے مقاتل سے نقل کیا کہ حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف بن قصی بن کلاب مجالس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کیا کرتا لیکن جب اپنے گھر والوں میں ہوتا تو کہتا محمد جھوٹا نہیں ہے میں اسے سچا سمجھتا ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور ایک قول یہ ہے کہ ہاسنہ ... یا کہ متوالوں کی دنیا لعب اور لہو ہے۔

marfat.com

ایک قول یہ ہے کہ حیات دنیا کے لیے جو عمل ہوں وہ لہو ولعب ہیں اس لیے کہ ان کے عقب میں منفعت نہیں۔

اعمال آخرت میں منافع عظیمہ ہیں وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ اور بے شک دار آخرت بھلا ہے ان کے لیے جو ڈرتے ہیں۔ خیر للمتقین یتقون۔ اس آیت سے مستفاد ہوتا ہے کہ ماسوائے اعمال متقین سب لعب ولہو ہے۔ افلا تعقلون۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں۔ تعقلون تت سے قرأت حفص میں ہے

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ۔ اے محبوب ہم جانتے ہیں کہ رنجیدہ کرتی ہے آپ کو وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں تو وہ نہیں جھٹلاتے آپ کو بلکہ یہ ظالم دراصل اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔

حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی جاتی ہے کہ آپ کی تکذیب ہی ایک ایسی چیز ہے جو اللہ کی طرف راجع ہوتی ہے اس لیے کہ آپ اللہ تعالےٰ کے رسول مصدق ہیں معجزات سے تو وہ آپ کو جھٹلا نہیں سکتے لیکن وہ تکذیب اللہ کی کرتے ہیں۔

ابوجہل نے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا تھا ما نکذبک یا محمد وانک عندنا المصدق۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہم آپ کو تو نہیں جھٹلاتے اس لیے کہ آپ تو ہم میں مصدق ہیں ہم تو جھٹلاتے ہیں تو اسے جو آپ پر نازل ہوا۔ روح المعانی۔

ایک روایت ہے کہ ابوجہل کا ایک ساتھی اخنس بن قیس ایک دفعہ ابوجہل کو خلیہ میں لے گیا اور ابوجہل سے کہنے لگا کہ سچ بتا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا دعوے سچا ہے تو سچ کہہ دے میں کسی کو نہ بتاؤں گا تو ابوجہل نے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا دعوے بالکل سچ ہے ان کی زبان سے کبھی جھوٹ نہیں نکلا لیکن ہم ان کو اس لیے تسلیم نہیں کرتا کہ ان کے خاندان میں یعنی قصی بن کلاب میں پہلے ہی بہت سی عظمتیں موجود ہیں اگر نبوت بھی ان میں تسلیم کر لی جائے تو دوسرے قریشیوں کے پاس کیا رہے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ روح المعانی۔ خازن

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ۔ بے شک آپ سے پہلے بھی جھٹلائے گئے رسول۔

اس میں حضور کو تسلی دی گئی اور یہ دلیل ہے اس پر جو فرمایا فانہم لا یکذبونک۔ مگر یہ نفی تکذیب عین بلکہ ایسا فرمانا ہے جیسے کوئی کہے جبکہ بعض لوگ اس کی اہانت کریں کہ انہوں نے تیری توہین نہیں کی بلکہ انہوں نے میری توہین کی ہے تو انہوں نے صبر کیا۔ صبر عربی محاورہ میں حبس نفس علی المکروہ کو کہتے ہیں تو فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا۔ تو انہوں نے صبر کیا اس جھٹلانے اور ایذائیں پانے پر حتیٰ اتاھم

marfat.com

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔ یعنی اس حکم کو کوئی پلٹ نہیں سکتا۔ رسولوں کی نصرت اور ان کی تکذیب کرنے والوں کا ہلاک اس نے جس وقت مقدر فرمایا ضرور ہوگا۔

وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِ الْمُرْسَلِيْنَ۔ اور آپ کے پاس رسولوں کی خبریں آ ہی چکی ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے کیسی ایذائیں پہنچیں لہذا آپ اپنا قلب مبارک مطمئن رکھیں

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ۔ اور اگر گراں ہے آپ پر ان کا حق سے روگردانی کرنا۔

اِنْ۔ شرطیہ کَانَ پر لایا گیا ذکر کَبُرَ پر کیونکہ اِن ماضی کو مستقبل بنا دیتا ہے کَانَ کا اسم یعنی ضمیر شان محذوف ہے اور کَبُرَ اس کی خبر ہے اس کے معنی یہ ہوئے کہ اگر آپ کو انکا منہ پھیرنا شاق گذرا ہے۔

کیونکہ حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف حضور کی خدمت میں قریش کا ایک محضر نامہ لے کر آیا اور بولا حضور ہمیں کوئی خاص نشان اللہ کی طرف سے عنایت کر دیجئے جس طرح انبیائے سابقین پیش کرتے تھے تو ہم آپ کی تصدیق کر لیں گے۔ یہ مطالبہ ان کا محض عناد تھا اس لیے کہ معجزات باہرہ اور دلائل قاہرہ وہ دیکھ چکے تھے۔ نطق حجر۔ سلام شجر۔ شق القمر اور کیا کیا مگر وہ بے دینی پر قائم رہتے ہوئے وہ مطالبات کر رہے تھے جو دیکھ چکے تھے۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم ان کے اسلام لانے کی خواہش میں حریص تھے تو اللہ تعالے نے اپنی شان بے نیازی کا اظہار فرماتے ہوئے اپنے حبیب کو جواب دیا کہ ان کی اس شرط کا اسلام لغو ہے اور حقیقت یہ ہے کہ انہیں ہم نے اسلام کے لیے پیدا ہی نہیں کیا لہذا ان کے اسلام کی امید نہ فرمائیں

فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ۔ تو اگر آپ سے ہو سکے تو تلاش کر لو کوئی سرنگ زمین میں۔ فَ جزائیہ ہے بعد کا جملہ شرطیہ ہے۔ اسْتَطَعْتَ۔ طوع سے بنا۔ اس کے معنی طاقت قدرت۔ نَفَقٌ۔ زمین میں ترخانہ کو کہتے ہیں جس کے دو منہ ہوں ایک داخل ہونے کا دوسرا باہر نکلنے کا گوہ کے سوراخ کو بھی نافقاء کہتے ہیں۔

اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ۔ یا کوئی سیڑھی آسمان میں۔ سلم۔ سلامت سے بنا اس کے معنی چڑھنا ہے یعنی ایسی سیڑھی جو آسمان میں پہنچا دے۔

فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ۔ تو اس پر چڑھ جاؤ پھر لے آؤ انکے پاس معجزے تو بھی وہ ایمان نہ لائیں گے۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى۔ اور اگر چاہتا اللہ تعالے تو جمع کر دیتا ان کو ہدایت پر یہاں شاء یعنی ارادہ ہے۔

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ۔ تو آپ نہ ہو جائیں ان سے جو حقائق کا علم نہیں رکھتے۔ اس علماء

marfat.com

کا خیال ہے کہ اس آیت میں خطاب امت کے ہر فرد کو ہے جو اس آیت کی تلاوت کرے۔ بعض کے نزدیک اجتناب اور پرہیز کے لیے تاکیداً یہ اسلوب اختیار کیا گیا۔

اور اگر آپ کر سکتے ہیں تو کوئی سرنگ تلاش کر لیجئے یا آسمان کی طرف کوئی سیڑھی بنا لیجئے اس تمام جواب سے حضور کو ان کے اسلام کی امید سے منقطع کرنا تھا۔

چنانچہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیے بیانانہ جواب مل گیا تو انہیں تو بہانہ بنا کر معروف ہونا تھا اور وہ علی القصور منحرف ہو کر واپس ہو گئے تو قلب اقدس پر یہ گراں گذرا تو ارشاد ہوا۔

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ ۔ نفق کا معنی ہے سرنگ جس میں سے دوسری طرف نکلنے کی جگہ ہو۔ قاموس میں ہے کہ اصلی معنی اس کا گوہ کا بل ہے جو دونوں طرف منہ رکھتی ہے اور اس کے دونوں راستوں کو نافقان کہتے ہیں۔

سلم۔ یعنی سیڑھی۔ اس کا یہ نام بطور تفاؤل ہے کہ تم سلامتی سے اس پر چڑھ جاؤ۔ زجاج نے کہا سیڑھی کو اس لیے سلم کہتے ہیں کہ یہ سلامتی سے اوپر لے جاتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ نفقاً سے مراد زمین میں سرنگ ہے اور سلم سے مراد مرقاۃ و سیڑھی ہے صاحب نسفی آیات متلوہ پر فرماتے ہیں

اور اگر گراں گذرا آپ پر ان کا اعراض اسلام لانے سے تو اگر آپ کر سکتے ہیں تو کوئی سرنگ ڈھونڈ لیجئے جو زمین کے نیچے سے ہو یا سیڑھی آسمان کی طرف کہ اس کے ذریعہ آپ ان کی مطلوبہ نشانی لے دیجئے یعنی آپ کی خواہش اور حرص اسلام و ایمان میں یہ کام کیجئے ہم تو ان سے بے نیاز ہیں اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا مگر چونکہ اللہ جانتا ہے کہ انہوں نے کفر کیا ہے تو اللہ ہرگز انہیں ہدایت پر جمع نہ کرے گا تو آپ جاہلوں کے زمرے میں نہ جائیے۔

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ۔ صرف وہی قبول کریں گے جو سنتے ہیں وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۔ اور ان مردہ دلوں کو اٹھائے گا اللہ تعالیٰ پھر وہ اس کی طرف لوٹائے جائیں گے ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ بیان کی گئی کہ وہ حق کی آواز سن ہی نہیں سکتے کیونکہ ان کے دل مردہ تھے اس لیے ان کو گمراہ کیا گیا۔

تحقیق موتی و موت از مفردات راغب اصفہانی

موت کے اقسام انواع حیات پر موقوف ہیں۔

marfat.com

اول از الہ قوت نامیہ کو بھی موت کہتے ہیں خواہ وہ انسان پر ہو یا حیوانات پر ہو یا نباتات پر ہو مثلاً۔

یحیی الارض بعد موتہا۔ اجیبنا بہ بلدۃ میتا

دوسرے زوال قوت حسیہ پر موت کا اطلاق ہوتا ہے یالیتنی متقبل ھذا وکنت نسیا منسیا۔ اثذا صامت لسوف اخرج حیا۔

تیسرے زوال قوت عاقلہ یعنی جہالت کے غلبہ کو بھی موت کہتے ہیں۔ اومن کان میتا فاحییناہ انک لاتسمع الموتی۔

چوتھے ایسا خسران وبلال جو مکدر حیات ہو وما یاتیہ الموت من کل مکان وما ھو بمیت۔

پانچویں نیند پر بھی موت کا اطلاق ہوتا ہے چنانچہ کہا گیا۔ النوم موت خفیف والموت نوم ثقیل۔ اور اسی کو وفات کہا گیا ہے قال وھو الذی یتوفاکم باللیل۔ اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا۔ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء۔

چھٹے زوال قوت حیوانیہ کے معنی میں کل نفس ذائقۃ الموت۔ وابتغوا روح عن الجسد۔

ساتویں بمعنی تحلل انک میت وانہم میتون۔ ایاتہ الروح عن الجسد۔

ساتویں بمعنی سیل سائل۔ سقنا بہ بلدا میتا۔ بلدۃ میتا۔

آٹھویں از الہ روح بلا تزکیہ۔ میتۃ حرمت علیکم المیتۃ۔

نویں موت بمعنی جنون۔ موت علم وعقل

دسویں موت قلب۔

اور آپ ان کے لیے حرص ہدایت نہ کیجئے اس لیے کہ انہیں آپ کی یہ حرص نفع نہیں دے سکتی اس واسطے کہ ان کے پاس سمع قبول نہیں وہ مثل مُردوں کے ہیں۔ ہاں آپ کی دعوت وہ قبول کرینگے جو دل کے کانوں سے آپ کی آواز سنتے ہیں۔ کیونکہ ان کے دل مرے ہوئے نہیں اور یہ مرے ہوئے یعنی کفار ازلی یہ تو اٹھائے جائیں گے اور اللہ کی طرف لوٹیں گے اس وقت گوش قبول سے سنیں گے اور کہیں گے یٰلَیْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰہَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا۔ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا۔ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَکُنَّا قَوْمًا ضَالِّیْنَ۔ ابھی تو ان کے یہ دم خم ہیں کہ محض لایعنی مطالبات کرلے اور بیہودہ اعتراضات سے اپنے کو حق پر غالب رکھنے کے گمان باطل میں ہیں۔

marfat.com

وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّنْ رَّبِّهِ قُلْ إِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُّنَزِّلَ آيَةً وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور بولے کیوں نہیں اتاری گئی ان پر کوئی نشانی ان کے رب کی طرف سے آپ فرما دیجئے بے شک اللہ تعالےٰ قادر ہے اس بات پر کہ اتارے کوئی نشانی۔ لیکن اکثر ان میں سے کچھ بھی نہیں جانتے۔

اور کفار بولے کہ ان پر کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ان کے رب کی طرف سے جیسے انہوں نے جبل صفا کو سونے کی شکل میں طلب کیا اور ارض مکہ کی وسعت طلب کی اس میں نہریں جاری مانگیں گویا کفار مکہ کی سرکشی اس حد تک پہنچی کہ وہ کثیر معجزات و آیات کا مشاہدہ کرنے کے باوجود سب سے مکر گئے اور مزید معجزات کے طالب ہوئے حتیٰ کہ عذاب الٰہی طلب کرنے لگے اور کہہ بیٹھے اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء یا رب اگر یہ حق ہے تیرے پاس سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے (تفسیر ابو السعود از تفسیر نسفی)۔

فرما دیجئے کہ اللہ قادر ہے کہ نشانی اتار دے لیکن ان کے اکثر جاہل ہیں یعنی یہ نہیں سمجھتے کہ آیات الٰہیہ اور معجزات مطلوبہ کے نازل ہونے کے بعد اگر وہی منکر ہی تو پھر بلا عذاب نہیں ان پر آنا باقی رہ جاتا ہے یہ نہیں جانتے کہ جدید معجزہ کا نزول ان کے لیے وہ مصیبت و بلا ہوگا کہ انکار کرتے ہی ہلاک کر دیے جائیں گے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ ۔ اور نہیں کوئی جانور چلنے والا زمین پر اور نہ کوئی پرندہ جو اڑتا ہے اپنے دو پروں پر مگر وہ امتیں ہیں تمہاری مثل۔

یعنی تم اللہ تعالےٰ کی قدرت کا کیا اندازہ کر سکتے ہو اس کی قدرت کی یہ شان ہے کہ اس نے تمام جانوروں اور پرندوں کو مختلف انواع میں تقسیم کر رکھا ہے۔ ان کی غذا مزاج کے مطابق ہر قسم کے اعضا عطا فرمائے اور ان کو شعور عطا کیا۔

یعنی خلق۔ موت۔ بعثت و احتیاج میں سب اسی مدبر امور کی طرف محتاج ہیں۔ یعنی تمام جاندار خواہ وہ بہائم ہوں یا درندے پرندے ہوں یا چرندے سب تمہاری مثل امتیں ہیں۔ اگرچہ یہ مماثلت جمیع وجوہ سے نہیں بلکہ بعض سے ہے ان وجوہ میں بعض مفسرین نے کہا کہ یہ حیوانات تمہاری طرح اللہ تعالےٰ کو جانتے اور اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں۔

چنانچہ درختوں کی عبادت بحکم الٰہی قیام ہے۔ چارپایوں کی عبادت رکوع ہے۔ حشرات الارض سجدے میں ہیں۔ طائران خوش الحان با الجہر تسبیح و حمد میں۔ دریائی جانور یک سر مشغول تسبیح ہیں۔ پہاڑ چاند

marfat.com

سورج آسمان عبادت دائمی میں بہ تجیر ہو ہیں۔
بعض کا قول ہے کہ وہ مخلوق ہونے میں تمہاری مثل ہیں۔
بعض نے کہا کہ وہ انسان کی طرح باہمی محبت و الفت میں ایک دوسرے سے تفہیم و تفہم کرتے ہیں۔
بعض نے کہا روزی طلب کرنے۔ ہلاکت سے بچنے۔ زیادہ ہیں امتیاز رکھنے میں تمہاری مثل ہیں۔
بعض نے کہا پیدا ہونے۔ مرنے اور مرنے کے بعد حساب کے لیے اٹھنے میں تمہاری مثل ہیں۔
مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۔ نہیں نظر انداز کیا ہم نے کتاب میں کسی چیز کو پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔
یعنی ہم نے کوئی بات نہ چھوڑی جو لوح محفوظ میں نہ ہوئی یا قرآن کریم میں۔ اس سے مراد ہے کہ اس میں جملہ علوم ماکان ومایکون کا بیان ہے (جل) پھر اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں گے یعنی جملہ انام خواہ دواب چوپائے سے ہوں خواہ طیور و پرند سے سب کا حساب ہوگا۔ تمام مخلوق چرند و پرند اور جن و انس قیامت میں اپنے رب کے حضور جمع ہوں گے وہاں انصاف ہوگا حتیٰ کہ سینگ والا جانور بے سینگ والے کو اگر مارے گا تو بے سینگ والے کو سینگ والے کو جائے گا تاکہ وہ بدلہ لے سکے پھر وہ جانور بدلے کے بعد مٹی بنا دیے جائیں گے۔
ایک روایت میں ہے کہ امت یا حش الجماد من الفراش ثم یقول کونی ترابا۔ اس کے بعد وہ خاک کر دیے جائیں گے اور سب اپنے رب کے حضور اٹھائے جائیں گے اور وہ جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں ان کی تفصیل آگے آتی ہے حیث قال
وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ مَنْ يَّشَاءِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور وہ جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو تو وہ بہرے اور گونگے ہیں اندھیریوں میں سرگرداں ہیں جسے چاہے اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اور جسے چاہے اسے ہدایت کے سیدھے راستہ پر لگا دے۔
الذین سے مراد تمام کافر ہیں۔ کذبوا جھوٹا جاننا یا جھٹلانا۔ آیات سے مراد یا تو قرآن کریم کی آیتیں ہیں یا حضور علیہ السلام کے معجزات ہیں۔

marfat.com

صُمٌّ جمع ہے۔ اصمّ سے بنا۔ صمّ کے معنی بوجھ جس کے کان میں ثقل ہو جس سے وہ سن نہ سکے۔ بُکمٌ جمع ابکم۔ اس کے معنی ہیں گونگا جو بول نہ سکے۔ ظلمات جمع ہے ظلمۃ کی اس کے معنی تاریکی ہے۔

وہ جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیتیں بہرے اور گونگے ہیں اندھیروں میں نہیں سنتے وہ کلام جو انہیں ہوش میں لائے یعنی حق مانتا اور حق بولنا انہیں میسر نہیں۔ مضبوط الحواس ہیں۔ ظلمت جہل میں اور قبر میں اور کفر میں غافل ہیں۔ غور و تامل سے محروم ہیں۔ اللہ جسے چاہے گمراہ کرے یعنی جس کی گمراہی چاہے اسے گمراہ کر دے اور جسے چاہے سیدھے راستہ پر ڈال دے۔ اسلام کی توفیق عطا فرما دے یہ آیت کریمہ دلیل ہے اس امر کی کہ خالق افعال و ارادہ وہی اللہ تعالیٰ ہے اور نفی اصلح کی تخلیق وہی کرتا ہے۔ مگر فاعل خیر و شر بندہ ہے۔ تفسیر نسفی

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ آپ فرما دیجئے بھلا بتاؤ تو اگر آ جائے تم پر اللہ کا عذاب یا آ جائے تم پر قیامت کیا اس وقت اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے بتاؤ اگر تم سچے ہو۔

قل میں خطاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ اس مضمون کا تعلق توحید الٰہیہ سے ہے اور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے گواہ ہیں اس لیے فرمایا قل۔ اَرَءَيْتَكُمْ کے لغوی معنی ہیں کیا آپ نے سامنے میں دیکھے ہیں، بتاؤ خبر تو دو۔ اقرار کرانے کے لیے ہوتا ہے تفسیر روح المعانی

فرما دیجئے بھلا بتلاؤ تو اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے یا قیامت آ جائے یعنی اس کے معنی یہ ہیں کیا تم جانتے ہو کہ تمام امور جنہیں تم کہتے ہو اگر عذاب الٰہی آئے تو کسے پکارو گے کیا اللہ کے سوا غیر کو پکارو گے یعنی جنہیں تم نے مخصوص خدا بنایا ہے اور تم اپنی عادت کے مطابق انہیں کو پکارتے ہو جب تمہیں برائی پہنچے تو اللہ کے سوا انہیں کو پکارو گے اگر تم سچے ہو۔

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ۔ بلکہ خالص اسی کو پکارو گے تو دور کر دے گا وہ تکلیف جس کے لیے پکارا تھا تم نے اگر وہ چاہے گا تو بھلا دو گے تم جنہیں شریک بنا رکھا تھا۔

یعنی تم جن کو جب خدا مانتے ہو تو اپنی خلاصی کے لیے بھی انہیں کو پکارو نہیں دنیا میں معبود مانتے تھے ان سے ہی حاجت روائی چاہو بل ایاہ تدعون۔ بلکہ اس وقت اسی کو پکارو گے یعنی اپنے خداؤں کو چھوڑ کر اس وقت اللہ ہی کو پکارو گے تو وہ چاہے تو مصیبت دفع کر دے فیکشف ما تدعون الیہ ان شاء وتنسون ما تشرکون۔ اور بھول جاؤ گے انہیں جنہیں شریک ٹھہرا رہے ہو یعنی اس وقت

marfat.com

نہیں چھوڑ کر اللہ کو یاد کرو گے اور اپنے معبودوں کو یاد نہیں کرتے اس لیے اس وقت تم بدحواسی میں سب معبودوں کو بھول کر ایک ہی اللہ کو یاد کرو گے۔ اس لیے کہ وہی اس پر قادر ہے کہ تمہاری مصیبت دفع کرے۔

با محاورہ ترجمہ رکوع دہم پارہ سورۃ انعام

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝

اور بے شک بھیجے ہم نے آپ سے پہلی امتوں کی طرف رسول تو پکڑا ہم نے ان کو بھوک اور تکلیف میں تاکہ عاجزی کریں۔

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

پس کیوں نہ ایسا ہوا کہ جب ان کو قحط سالی نے پکڑا وہ عاجزی کر لیتے لیکن ان کے دل سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے عمل ان کو خوشنما کر کے دکھائے۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝

پھر جب وہ تمام نصیحتیں بھول گئے تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ جب وہ خوش ہوئے ہماری نعمتوں پر تو ناگہانی طور پر ہم نے ان کو پکڑ لیا تو پھر وہ ناامید ہو گئے۔

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

تو ہم نے جڑیں کاٹ دیں ظالم قوم کی اور سب تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو تمام جہانوں کا پرورش کرنے والا ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝

فرما دیجئے بتلاؤ تو اگر اللہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں لے جائے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو کون سا خدا ہے اللہ کے سوا جو تمہیں یہ دے سکے۔ دیکھو ہم کس طرح آیات بیان کرتے ہیں پھر وہ پھر جاتے ہیں۔

marfat.com

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

فرما دیجئے بھلا بتلاؤ تو سہی اگر تم پر اللہ کا عذاب ناگہاں یا ظاہری طور پر آجائے تو کیا ظالموں کے سوا اور بھی کوئی ہلاک ہوگا؟

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

اور نہیں بھیجتے ہم پیغمبروں کو مگر خوشخبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے پھر جو شخص ایمان لے آئے اور درست ہو جائے تو ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

اور وہ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو ان کو پہنچے گا عذاب ان کے گناہوں کے بدلے۔

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

فرما دیجئے کہ میں نہیں کہتا تمہیں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ ہی میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس وحی کا تابع ہوں جو میری طرف آتی ہے۔ فرما دیجئے کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تم سوچتے نہیں ہو؟

حل لغات رکوع دہم پارہ ۷ سورۃ انعام

و۔ اور	لقد۔ بیشک	ارسلنا۔ بھیجے ہم نے	الی۔ طرف
اخذنا۔ ہم نے پکڑا	من قبلک۔ تجھ سے پہلے	فاخذنٰھم۔ تو ہم نے پکڑا ان کو	
بالباساء۔ بھوک سے	و۔ اور	الضراء۔ تکلیفوں سے	لعلھم۔ تاکہ وہ
یتضرعون۔ عاجزی کریں	فلولا۔ پھر کیوں نہ ہوا	اذ۔ جب	جاء۔ آیا
ھم۔ ان کے پاس	باسنا۔ ہمارا عذاب	تضرعوا۔ عاجزی کی ہوتے	و۔ اور
لکن۔ لیکن	قست۔ سخت ہو گئے	قلوبھم۔ ان کے دل	و۔ اور
زین لھم۔ خوشنما بنا دئے	لھم۔ ان کے لیے	الشیطان۔ شیطان نے	ما۔ جو

marfat.com

کانوا۔ تھے
ماجو
فتحنا۔ کھول دیے ہم نے
شئ۔ چیز کے
بما۔ اس پر جو
فاذا۔ تو
دابر۔ جڑ
د۔ اور
العٰلمین سب جہانوں کا
ان۔ اگر
د۔ اور
ختم۔ مہر کر دے
الٰہ خدا ہے
بہ۔ یہ چیزیں
الایٰت۔ نشانیاں
قل۔ کہہ
انظروا کہ تمہارے پاس
لو۔ یا
الانذر
ما تغنی
مبشرین خوشخبری دینے والے
فمن۔ پھر جو
فلا۔ تو نہیں
لا۔ نہ
الذین وہ جنہوں نے

یعملون عمل کرتے
فلما۔ پھر جب
ذکروا۔ نصیحت کیے گئے تھے
علیہم۔ ان پر
ابواب۔ دروازے
اذا۔ جب
اخذنٰہم۔ پکڑا ہم نے انکو
مبلسون۔ ناامید ہو گئے
الذین جنہوں نے
للہ۔ اللہ کے لیے ہے جو
ا۔ کیا
اللہ۔ اللہ
کم۔ تمہاری
قلوبکم۔ تمہارے دلوں کے
اللہ۔ اللہ کے
کیف۔ کس طرح
ھم۔ وہ
رایتکم۔ دیکھا تم نے
اللہ۔ اللہ کا
ھل۔ نہیں
الظلمون ظالموں کی
المرسلین پیغمبروں کو
د۔ اور
د۔ اور
علیہم۔ ان پر
یحزنون۔ غمگین ہوں
بایٰتنا۔ ہماری آیتوں کو

نسوا۔ بھول گئے
بہ۔ ساتھ اسکے
کل۔ ہر
فرحوا۔ خوش ہوئے
بغتۃ۔ ناگہاں
فقطع۔ پھر کاٹی گئی
ظلموا۔ ظلم کیا
رب۔ رب ہے
رایتم۔ دیکھا تم نے
سمعکم۔ تمہارے کان
د۔ اور
من۔ کون
یاتیکم۔ دیدے تم کو
نصرف۔ بیان کرتے ہیں ہم
یصدفون۔ پھر جاتے ہیں
ان۔ اگر
بغتۃ۔ ناگہاں
ھلاک۔ ہلاک کی جائیگی
د۔ اور
الا۔ مگر
صٰدقین۔ سچے
اصلح۔ درست ہو جائے
د۔ اور
د۔ اور
یمسھم پہنچے گا انکو

اتوا۔ دیے گئے
ھم۔ وہ
القوم۔ قوم کی
الحمد۔ سب تعریف
قل۔ فرما دیجئے
اخذ۔ لے جائے
ابصٰرکم۔ تمہاری آنکھیں
علی۔ اوپر
غیر۔ سوا
انظر۔ دیکھو
ثم۔ پھر
ایکم
عذاب۔ عذاب
بغتۃ۔ ظاہر
القوم۔ قوم
نرسل۔ بھیجتے ہم
مبشرین۔ خوشخبری دینے والے
امن۔ ایمان لائے
خوف۔ خوف
ھم۔ وہ
کذبوا۔ جھٹلایا

marfat.com

العذاب - عذاب
قل - کہہ
عندی - میرے پاس
لا - نہ
لا - نہ
ملک - فرشتہ ہوں
ما - جو
ھل - کیا
افلا - کیا نہیں

ینبا - بتلا سکے جو
لا - نہیں
خزائن - خزانے ہیں
اعلم - میں جانتا ہوں
اقول - میں کہتا ہوں
ان - نہیں
یوحی - وحی کی جاتی ہے
یستوی - برابر ہوتے ہیں
تتفکرون - سوچتے تم

کانوا - تھے وہ
اقول - کہتا ہوں
اللہ - اللہ کے
الغیب - غیب
لکم - تم کو
اتبع - پیروی کرتا ہوں
الی - میری طرف
الاعمی - اندھا

یفترون - گھڑا کرتے
لکم - تم کو
و - اور
و - اور
انی - کہ میں
الا - مگر
قل - کہہ
و - اور البصیر - دیکھنے والا

مختصر تفسیر رکوع دہم پ۷ سورۃ انعام

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور بے شک بھیجے ہم نے اپنے رسول آپ سے پہلے امتوں کی طرف تو انہیں سختی اور تکلیف سے پکڑا تاکہ وہ تضرع وزاری کریں تو کیوں نہ ہوا جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو تضرع کرتے ہوتے لیکن ان کے دلوں میں قساوت آگئی اور اچھے دکھائے شیطان نے ان کی نگاہ میں ان کے کام تو جب بھلا دیا انہوں نے جو نصیحتیں انہیں کی گئی تھیں تو کھول دیے ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو انہیں ملا تو ہم نے پکڑ لیا انہیں ہیا تک تو اب وہ مایوس سے ہو کر رہ گئے۔ تو جڑ کاٹ دی گئی اس قوم کی جنہوں نے ظلم کیا تھا اور سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جو پروردگار ہے سارے جہان کا۔

فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ۔ اخذ سے مراد غضب وعذاب کی پکڑ ہے۔ تم کا مرجع امم کے نافرمان لوگ ہیں۔ بَاْسَآء بؤس سے بنا اس کے معنی سختی جیسے قحط۔ بھوک ضَرَّآء ضر سے بنا اس

marfat.com

کے معنی تکلیف پہنچانا ہیں۔

تو پکڑا ہم نے انہیں سختی اور تکلیف میں تاکہ سختی اور تکلیف میں اپنی ذلت کا اعتراف کر کے خشوع سے اپنے رب کے حضور اپنے گناہوں سے تائب ہوں جبکہ ان پر ابتلاء شدید نازل ہو تو کیوں نہ ہوا کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تضرع کرتے۔ تضرع کے معنی ہیں عجز و انکساری سے توبہ کر کے دفع عذاب کی دعا کرنا۔

فَلَوْلَا اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا۔ لولا ترغیب کے لیے ہے یعنی وہ لوگ ہمارے عذاب سے گڑگڑاتے ہوئے کیوں نہ گرے وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ۔ قَسَتْ بنا قسوۃ سے۔ اس کے معنی ہیں سختی تو پکڑا ہم نے سختی اور تکلیف سے یعنی قحط اور فاقہ کشی سے اور مرض اور نقصان جان و مال کے ساتھ تاکہ وہ تضرع و زاری کریں اور اپنی ذلت کا اعتراف کر کے خشوع سے اپنے رب کے حضور اپنے گناہوں سے تائب ہوں جبکہ ان پر ابتلاء شدید نازل ہو تو کیوں نہ ہوا کہ جب ہمارا عذاب آیا کہ تضرع کرتے یعنی انہوں نے ہمارے حضور گڑگڑا کر کیوں نہ توبہ کی مگر اپنے عناد میں اڑے رہے لیکن سخت ہو گئے ان کے دل جس سے وہ زجر و توبیخ کی ابتلاء سے تائب نہ ہوئے اور شیطان نے انہیں خوشگوار کر دکھایا انہیں ان کی نگاہ میں ان کا کام اور وہ جو کچھ کر رہے تھے اسے پسند کرنے لگے یعنی اپنے کفر و شرک اور فسق و فجور پر اڑ گئے۔

فَلَمَّا نَسُوْا۔ تو جب بھلا دیا انہوں نے۔ نَسُوْا نسیان سے ہے اس کے معنی ہیں بھول جانا یا چھوڑ دینا مَا ذُكِّرُوْا۔ وہ مختلف عذاب جو ان پر وقتاً فوقتاً آتے تھے۔ تو جب بھلا دیا انہوں نے جو نصیحتیں کی گئی تھیں انہیں اور تکلیف اور فاقہ کشی کے بعد سب کچھ بھلا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی ان کی رسی ڈھیلی کی گئی۔

فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ۔ ابواب جمع ہے باب کی اس کے معنی ہیں دروازہ ہر شخص کے لیے ہر نعمت کا الگ الگ دروازہ کھولا گیا۔ کل شیء۔ ہر قسم کی نعمتیں۔ اور ان پر کھول دیا گیا دروازہ صحت اور وسعت کا اور انواع نعمت سے کہ وہ خوب غافل ہو گئے اور ان نعمتوں پر فخر کرنے لگے۔

حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا حتی کہ جب وہ خوش ہونے لگے ان نعمتوں اور ان وسعتوں سے جو انہیں ملیں اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً۔ تو ہم نے پکڑا انہیں اچانک۔ بغتۃً فرما کر اشارہ کیا کہ انہیں گذشتہ عذاب بیدار کر سکے وہ مرے اچانک ہی غفلت کی حالت میں۔

فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ۔ ابلاس سے بنا۔ اس کے معنی حسرت مایوسی تو وہ مایوس ہو کر رہ گئے یعنی

marfat.com

ان کی تمام امنگیں ختم ہوگئیں اور حیرت میں پڑ گئے کہ یہ کیا ہوگیا۔ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اس ظالم قوم کی جڑ کاٹ دی گئی جنہوں نے ظلم کیا وہ ایسے ہلاک کر دیے گئے کہ ان میں سے ایک بھی نہ بچا ان کا بچہ بچہ کتی کہ جانور تک سب ہلاک کر دیے گئے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اور تمام خوبیاں اور تمام تعریفیں اللہ تعالےٰ کے لیے ہیں جو جہانوں کا پالنہار ہے۔ یہ اعلان وجوب حمد کا جب ظالموں کی ہلاکت ہو تو نیک لوگوں کے لیے رحمت ہے تو رحمت پر حمد الٰہی کرنا لازم و واجب ہے بنسلی۔

قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ۔

فرما دیجئے کیا تم دیکھتے ہو اگر لے لے اللہ تمہارے سے کان اور آنکھ یعنی تمہیں بہرا اندھا کر دے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے جس سے تمہاری عقل و تمیز سلب ہو جائے تو کون خدا ہے سوا اللہ کے جو یہ تمہیں دے دے یعنی جو کچھ تم سے چھینا اور تم پر مہر کی دیکھو ہم کس طرح پھیر پھیر کر آیتیں لاتے اور انہیں دہراتے ہیں پھر وہ ہیں کہ منہ پھیرے لیتے ہیں یعنی ہماری آیتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ صدود عربی محاورہ میں کسی شے سے منہ پھیر لینے کو کہتے ہیں۔

قل کہہ کے اپنی بات بھی منہ سے تو نے سنی — اتنی ہے گفتگو تری اللہ کو یاد ہے!

اللہ تعالےٰ کی قدرت کاملہ اور اس کے قبضہ عامہ کا ذکر ہے لہٰذا فرمایا گیا قُلْ اَرَاَيْتُمْ اس کے اصطلاحی معنی ہیں غور کرو۔ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ۔ سمع سے مراد قوت سماعت ابصار سے قوت بصارت کا سلب کر لینا۔ زائل کر دینا۔

خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ۔ ختم کے معنی ہیں مہر کر دینا جس سے ایمان دل میں نہ پہنچ سکے۔

مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ۔ اللہ کے سوا کوئی خالق تو ہے ہی نہیں۔ یا حاکم ہے۔ یہ طاقت کسی میں ہے جو سلب شدہ قوت بصارت و سماعت تمہیں دیدے۔

اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ۔ اُنظر۔ نظر آنکھوں سے دیکھنا۔ نصرف۔ تصریف سے بنا اس کے معنی گھمانا آیات قرآنیہ کا۔

ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ۔ یصدفون۔ صدف سے بنا اس کا معنی منہ پھیرنا ہے یعنی اے محبوب غور تو فرمایئے کہ ہم ان کے سمجھانے کے لیے آیات قرآنی کس طرح پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں ہر طرح سمجھاتے ہیں لیکن یہ بدنصیب کس طرح منہ پھیرتے ہیں۔

marfat.com

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ فرما دیجئے کیا تم دیکھتے ہو اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک آجائے کہ اس کی کوئی علامت تم پر ظاہر نہ ہو یا کھلم کھلا اس کی علامتیں معلوم بھی ہو جائیں یا بقول حسن رات اور دن میں تو کون ہلاک ہوگا وہی جو ظالموں سے ہیں یعنی اس سے وہی ہلاک ہوں گے جو مستحق عذاب و غضب الٰہی ہیں یا یہ معنی ہوں گے کہ اس سے ہلاک نہ ہوں گے مگر وہی جو اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں اور کفر میں سرگرم ہیں۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

اور ہم نے نہیں بھیجا رسولوں کو مگر خوشخبری سنانے والے اور عذاب جہنم کے ڈرانے کے لیے تو جو ایمان لائے اور اپنے آپ کو سنوار لیا تو کوئی خوف نہیں ہوگا انہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو تو پہنچے گا ان کو عذاب بوجہ اس کے کہ وہ حکم کی نافرمانی کیا کرتے تھے۔

انہیں عذاب ایسے ہی پہنچے گا جیسے زندہ کو تکالیف کا احساس ہوتا ہے ان کی حکم عدولی کے بدلے کے سبب ان کے فسق کے باعث اطاعت الٰہیہ سے نکل جانے کے باعث اور کفر میں رہنے کے باعث انبیاء کرام کی تشریف آوری کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ رحمت الٰہی کا مژدہ سنائیں اور بدکاروں کو عذاب شدید سے ڈرائیں تاکہ بدکاری سے باز آجائیں۔

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

فرما دیجئے میں نہیں کہتا تم سے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں کہ مخلوق میں تقسیم کروں یا رزق دے سکوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں آپ علم غیب رکھتا ہوں یعنی میں نہ یہ کہتا ہوں نہ وہ کہتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں یعنی میرا دعوی ایسا نہیں جو بعید از عقل ہو اور یہ کہ میں مالک خزائن الٰہی بالذات ہو گیا ہوں اور غیب کو خود ہی جان لیتا ہوں میرا دعوی تو وہی ہے جو اکثر البشر رسل سے بعطاء الٰہی کیا اور وہ ثبوت سے میں اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی آتی ہے یعنی میں جو خبر دیتا ہوں وہ وہی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ میری طرف وحی نازل فرماتا ہے۔ فرما دیجئے کیا برابر ہو سکتے ہیں اندھے اور آنکھ والے مثل گمراہ اور ہدایت یافتہ کے جو فرق ہے یا وہ جو پیروی کرے اس کی جو وحی ہو اسے اور جو نہ پیروی کرے اس کی باوجود دعوے راہ مستقیم کا کرے جو ثبوت ہے اور حال سے مجتنب ہو جو الوہیت ہے۔ تم کیوں نہیں غور کرتے تاکہ گمراہ نہ ہو اور اندھے نہ بنو (تفسیر قرطبی)

marfat.com

شانِ نزول :۔ کفار نے یہ طریقہ اختیار کر لیا تھا کہ حضور پر نور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم سے انواع و اقسام کے سوالات کرتے رہتے تھے کبھی کہتے کہ

آپ رسول ہیں تو ہمیں اتنی دولت دلا دیجئے کہ ہم کبھی محتاج نہ ہوں۔

آپ رسول ہیں تو ہمارے مستقبل سے ہمیں مطلع کر دیجئے کہ کیا کیا ہمیں پیش آنے والا ہے تاکہ ہم انتظام کر لیں اور آنے والے نقصان سے بچ جائیں۔

آپ رسول ہیں تو ہمارے لیے صفا کو سونے کا بنا دیجئے۔

اور ہمیں گذشتہ اور آئندہ کی خبریں سنا دیجئے۔

اور ہمیں اتنی دولت دلا دیجئے کہ ہم کبھی محتاج نہ ہوں

اور ہمیں قیامت کا وقت اور دن بتا دیجئے۔

آپ اگر رسول ہیں تو کھاتے پیتے کیوں ہیں۔

شادیاں کیوں کرتے ہیں۔

آپ بازاروں میں کیوں چلتے ہیں۔

اس قسم کے بے محل اور بے معنی سوالات کرتے تھے اور معیارِ رسالت و نبوت بنا کر ایسے مطالبات پر زور دیتے تھے تو ان کا جواب دیا گیا اور ارشاد ہوا انہیں فرما دیجئے کہ نبوت و رسالت کے لیے ان تمام امور کو تمہارے بے معنی کئی معیار قرار دیا گیا ہے۔ قاعدہ تو یہ ہے کہ جن امور کا مدعی ہو اس سے وہی باتیں کی جائیں جو اس کے دعوے سے تعلق رکھیں غیر متعلق باتوں کے متعلق سوال کرنا اور ان کو دعوے کے خلاف حجت بنانا خالص جہل ہے۔

انتباہ :۔ آیاتِ متلوہ سے یہ مستفاد ہرگز نہیں ہوتا کہ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر مطلع کیے جانے کی اس میں نفی کی اس آیت سے یہ سوال ایسا ہی بے معنی اور لایعنی ہے جیسا کہ کفار کا ان سوالات کو انکارِ نبوت کی دستاویز قرار دینا اور یہ امر بین من الامس اوظہر من الشمس ہے کہ اس آیت کریمہ میں علم عطائی کی ہرگز نفی نہیں اور اگر علم عطائی کی نفی مان لی جائے تو تعارض بین الآیات وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وغیرہ میں لازم آ جائے گا وہو باطل علامہ آلوسی روح المعانی میں آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں اور یہ جواب واضح تر ہے جو خفاجی نے کرمانی سے منقول ہے۔

حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تواضع اور بغرض اظہار عبودیت جس کی نظیر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے بھی ملتی ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا۔ لَا تُفَضِّلُونِي عَلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى مجھے یونس بن متی

marfat.com

باحاورہ ترجمہ رکوع یازدہم پ سورۃ انعام

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا
اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا
شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

اور ڈراؤ اس (قرآن) کے ساتھ ان کو جو ڈرتے ہیں
اس سے کہ اپنے رب کی طرف اکٹھے کیے جائیں
نہیں ہے ان کے لیے اس کے سوا کوئی دوست
اور نہ سفارشی تاکہ وہ ڈریں۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ
وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۭ مَا عَلَيْكَ
مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ
عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ
الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور نہ ہانک دو ان لوگوں کو جو اپنے رب کو صبح و
شام پکارتے ہیں اس کی رضامندی چاہتے ہوئے
نہیں ہے آپ پر ان کے حساب سے کوئی چیز
اور نہ آپ کے حساب سے ان پر کوئی چیز اگر تو ان
کو ہانکے گا تو ہو جائے گا ظالموں سے۔

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا
اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ۭ
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۝

اور اسی طرح ہم نے آزمایا ان کے بعض کو ساتھ
بعض کے تاکہ وہ کہیں کیا یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ
نے ہم میں سے احسان کیا کیا اللہ شکر گزاروں کو
نہیں جانتا؟

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا
فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰي نَفْسِهِ
الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْۗءًا
بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ
فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور جب آئیں آپ کے پاس وہ لوگ جو ایمان
رکھتے ہیں ہماری آیتوں پر تو آپ کہیں تم پر سلام
ہو لکھا ہے تمہارے رب نے اپنے کرم کے
ذمہ رحمت کو کہ جو شخص عمل کرے گا تم میں سے
نادانی سے برے پھر توبہ کرے اس کے بعد اور
درست ہو جائے تو بے شک وہ بخشنے والا ہے
رحم کرنے والا۔

marfat.com

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

اور اسی طرح کھول کر ہم آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

حل لغات رکوع یازدہم پ۷ سورۃ انعام

و۔ اور
یخافون۔ ڈرتے ہیں
ربہم۔ اپنے رب کی
ولی۔ کوئی دوست
لعلہم۔ تاکہ
نظرد۔ بانک
بالغداوۃ۔ صبح
یریدون۔ اسکی رضامندی
حساب۔ سے
ما۔ نہ
من۔ کوئی
شئ۔ چیز
فتکون۔ تو ہوگا تو
کذلک۔ اسی طرح
لیقولوا۔ تاکہ کہیں
اللہ۔ اللہ نے
بین۔ نہیں
الشٰکرین۔ شکر گذاروں کو
بایتنا۔ ہماری آیتوں پر
کتب۔ لکھی
الرحمۃ۔ رحمت

انذر۔ ڈرا
ان۔ یہ کہ
لیس۔ نہیں
و۔ اور
یتقون۔ وہ ڈریں
الذین۔ ان کو
و۔ اور
ما۔ نہیں
علیک۔ تجھ پر
شئ۔ چیز
من حسابک۔ تیرے حساب سے
شئ۔ چیز
من الظالمین۔ ظالموں میں سے
فتنا۔ آزمایا ہم نے
ا۔ کیا
علیہم۔ ان پر
اللہ۔ اللہ
و۔ اور
الذین۔ وہ جو
سلام۔ سلام ہو
علی۔ اوپر

به۔ اسکے ساتھ
یخافون۔ وہ ڈریں
الذین۔ ان کو جو
یحشروا۔ اکٹھے کیے جائیں
الی۔ طرف
لہم۔ ان کے لیے
من دونہ۔ اسکے سوا
ولا۔ نہ
شفیع۔ سفارشی
و۔ اور
لا۔ نہ
یدعون۔ جو پکارتے ہیں
ربہم۔ اپنے رب کو
العشی۔ شام
یریدون۔ چاہتے ہیں
علیک۔ تجھ پر
من حسابہم۔ ان کے
و۔ اور
علیہم۔ ان پر
ہم۔ ان کو
و۔ اور
بعضہم۔ بعض سے
منّ۔ احسان کیا
من بیننا۔ ہم میں سے
ا۔ کیا
باعلم۔ جاننے والا
بالشٰکرین۔ شکر
جاءک۔ آئیں
بایتنا۔ ہماری آیتوں پر
علیکم۔ تم پر
نفسہ۔ اپنی ذات کے

marfat.com

انہ۔ بیشک
سوء۔ برائی
من بعد ہ۔ اسکے بعد
غفور بخشنے والا
نفصل کھول کر بیان کرتے ہیں ہم
جائے

من۔ جو آدمی
بجہالۃ۔ نادانی سے
و۔ اور
رحیم۔ رحم کرنے والا ہے
الایت۔ آیتیں
سبیل۔ راستہ

عل۔ کہ
ثم۔ پھر
اصلح۔ درست ہو جائے
و۔ اور
و۔ اور
المجرمین مجرموں کا۔

منکم۔ تم میں سے
تاب۔ توبہ کرے
فانہ۔ تو بیشک وہ
کذلک۔ اسی طرح
لتستبین۔ تاکہ ظاہر ہو

مختصر تفسیر رکوع یازدہم پ سورۃ الانعام

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۔ اور اس قرآن سے انہیں ڈراؤ وحی کے ذریعہ جو خوف کریں اور جانیں کہ اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں گے۔

وہ مسلمان ہیں اور وہ اقراری ہیں بعث بعد الموت کے اور جو افراط و تفریط اعمال میں کرتے ہیں انہیں جو وحی سے حکم آتا ہے اس سے ڈرایا جاتا ہے اور اہل کتاب کو بھی اس لیے کہ وہ مقررات وغیرہ میں تفریط کرتے ہیں۔ تفسیر نیشاپوری۔

حضور علیہ السلام بشیر و نذیر ہیں اور قرآن پاک ہدایت، بشارت و نذارت ہے۔

لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ کہ ان کے لیے اللہ کے سوا نہ کوئی حمایتی نہ کوئی سفارشی ہو۔ یعنی خائف ہیں حشر سے کہ اس دن سوا اللہ تعالے کے کوئی ناصر و مددگار نہیں تاکہ وہ پرہیزگار ہو جائیں یعنی زمرۂ اہل تقوی میں داخل ہو جائیں۔

زمانۂ جاہلیت میں شفاعت کا تصور بہت غلط تھا وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ اللہ کی مرضی نہ بھی ہو تو بھی یہ بت ان کی سفارش کرا لیں گے۔ یہود و نصاریٰ کا خیال تھا کہ نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ۔ ہم تو اللہ کے بیٹے اور لاڈلے ہیں لہٰذا ہمارے اعمال کیسے ہی کیوں نہ ہوں ہم بخش دیے جائیں گے اس کا رد فرما گیا۔ البتہ انبیاء، اولیاء، علماء شفاعت باذن الٰہی فرمائیں گے۔ شَفَاعَةُ الرَّسُوْلِ لَهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَهُوَ شَفِيْعٌ حَقِيْقَةً۔ مظہری

جب حضور کو حکم ہوا غیر متقین کے انذار کا تاکہ وہ متقی بن جائیں۔ تو اسی کے ساتھ حکم ہوا کہ تقوے والے غرباء خواہ وہ لباس میں میلے کچیلے ہوں ان لوگوں مشرکوں کی خاطر علیحدہ نہ کرنا۔

marfat.com

اس کا شان نزول علامہ آلوسی روح المعانی میں نقل فرماتے ہیں۔

ایک جماعت قریش کی حضور کے پاس سے گذری اس وقت حضور کے دربار میں حضرت صہیب رومی عمار بن یاسر اور بلال حبشی اور خباب بن الارت رضی اللہ عنہم اجمعین اور مثل ان کی اور ضعفاء مسلمین حاضر تھے تو یہ متکبر لوگ بولے اے محمد آپ ان لوگوں کے ساتھ خوش ہیں۔ کیا یہی ہیں جن پر اللہ نے احسان فرمایا ہے ہمارے مقابلہ میں۔ کیا ہم لوگ ان کے ساتھ ہو جائیں۔ آپ انہیں ہٹا دیجئے تاکہ ہم لوگ آپ کی پیروی کریں تو اللہ تعالے کی طرف سے قرآن کریم میں یہ حکم آیا۔

اور ابن جریر اور ابو الشیخ اور بیہقی نے دلائل وغیرہ میں حضرت خباب بن الارت سے روایت کی ہے۔

حضرت خباب بن الارت فرماتے ہیں کہ اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری حضور کی خدمت میں آئے تو انہوں نے حضور کو اس شان سے جلوہ افروز پایا کہ بلال صہیب اور عمار اور خباب اور اکثر ضعفاء مومنین گرداگرد حاضر تھے تو جب ان مغروروں نے حضور کے گرد انہیں دیکھا۔ تو تحقیر کے ساتھ دیکھا اور علیحدہ کھڑے ہو کر بولے حضور کیا آپ یہ پسند فرماتے ہیں کہ ہم بھی ان کے ساتھ آپ کے پاس بیٹھیں آپ جانتے ہیں کہ عرب ہمیں بنظر احترام دیکھتے ہیں اور وفود عرب جب آپ کے پاس آئے تو ہمیں شرم آئے گی اگر انہوں نے ہمیں ان میں بیٹھا دیکھا بھلا جب ہم آپ کی خدمت میں آئیں تو آپ انہیں اٹھا کر علیحدہ کر دیں۔ جب ہم فارغ ہو جائیں تو آپ جیسے چاہیں ان میں تشریف رکھیں۔ تو حضور نے اقرار فرما لیا۔

تو انہوں نے عرض کی حضور ہمیں ایک کاغذ پر لکھ دیجئے کہ ہمارے حاضر ہونے پر آپ انہیں علیحدہ کر دیں گے حضور نے کاغذ منگوایا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو طلب کیا تاکہ وہ لکھ دیں اور ہم لوگ ایک طرف حاضر تھے کہ حضرت جبریل یہ آیت کریمہ لے کر حاضر ہوئے ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی الایۃ۔

راوی حدیث فرماتے ہیں کہ حضور نے ہمیں بلایا ہم حاضر ہوئے تو حضور فرما رہے تھے سلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ فکنا نقعد معہ فاذا اراد ان یقوم قام وترکنا تم پر سلام ہو تمہارے رب نے اپنی ذات پر رحمت کو فرض کر دیا۔ تو ہم لوگ حضور کے ساتھ بیٹھتے جب آپ جانا چاہتے تو چلے جاتے اور ہمیں چھوڑ جاتے۔

marfat.com

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ - اور دور کرو انہیں جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام۔

اس میں اللہ تعالےٰ نے ان کی تعریف فرمائی جو طے ہوئے ہیں اپنے رب کی عبادت سے یعنی اللہ کی عبادت میں مواظبت رکھتے ہیں اور صبح و شام کے ذکر سے مداومت مقصود ہے یا اسکے یہ معنی ہیں کہ صبح اور شام سے نماز فجر اور عصر مراد ہے یا پنجوقتہ نماز مراد ہو اور عبادت میں ان کے اخلاص کو ظاہر کیا اور فرمایا اس کی رضا چاہتے ہیں اس میں لفظ وجہ سے ذات پاک مراد لی ہے یہ تمام تعریف جو اس آیت کریمہ میں کی گئی وہ ان فقراء اسلام کے لیے جن کے نام بلال حبشی اور صہیب اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم ہیں اور ان کے ہم مثل دوسرے مخلص اور خاص جان نثار مراد ہیں۔

واقعہ یوں ہے کہ جب رؤسا مشرکین نے حضور سے عرض کیا کہ اگر آپ ان گرے ہوئے لوگوں کو دور کر دیں تو ہم آپ کی صحبت میں حاضر ہو سکتے ہیں تو حضور نے فرمایا میں ایمان والوں کو اپنے سے دور کرنے کو تیار نہیں تو ان منکروں نے کہا پھر ایک دن ہمارے لیے اور ایک دن ان کے لیے مقرر کر دیں اس پر حضور نے آمادگی کا اظہار فرمایا اس پر انہوں نے لکھ کر فیصلہ چاہا تو حضور نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بلایا تاکہ وہ لکھ کر دے دیں۔ یہ فقراء مومنین اٹھ کر ایک گوشہ میں بیٹھ گئے کہ اتنے میں یہ آیت کریمہ نازل ہو گئی۔

حضور نے فوراً کاغذ پھینک دیا ان فقراء مومنین کی طرف تشریف لا کر ان سے معانقہ کیا۔ اللہ اکبر ان میلے پوش عشق محمدی میں مدہوش جانبازوں کا کیا مرتبہ ہے۔

یہ بیماری آج بھی ہمارے امراء و رؤسا خطاب یافتہ متمولین میں موجود ہے یہ بھی کسی ایمان والے کو دیکھ کر ناک بھوں چڑھاتے انہیں ذلیل تصور کرتے ہیں۔ ملا کا خطاب ایسے ہی لوگوں کے لیے ان کی بارگاہ سے ملا ہے جو دین اسلام و فرامین سید اکرم علیہ السلام پر جان دینے کو حاضر ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ ایسے اخلاق والوں سے نفرت کرتا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ۔ تم پر کچھ بار نہیں ان کے حساب سے اور تمہارا حساب انہیں نہیں۔

یہ ان کے طعن کا جواب ہے جو مشرکین نے ان کے دین اور اخلاص پر کیا تھا تو فرمایا ان کا حساب

marfat.com

ان پر ہے ان کا بار تم پر نہیں اور تمہارا بار ان پر نہیں۔ ان حسابہم الا علی ربی سب کا حساب اللہ تعالےٰ کے سپرد ہے تو انہیں اگر دور کر دو گے تو یہ کام انصاف سے بعید ہے

فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کے یہاں معنی یہی ہیں کہ پھر آپ انصاف کرنے والے نہ ہونگے اس جواب نہی سے ان کے علیحدہ کرنے کی۔

تصریح لغت ظالمین

اکثر علماء کے قول کے مطابق ظلم کا معنی یہ ہے کہ کسی چیز اسکی مخصوص جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ رکھ دینا خواہ اس میں کمی ہو یا زیادتی۔

بعض حکماء نے کہا ظلم کی تین قسمیں ہیں۔

پہلا ظلم بندے اور اللہ تعالےٰ کے درمیان ہے اور اس میں سب سے بڑا ظلم کفر اور شرک اور نفاق ہے۔ ان الشرک لظلم عظیم۔ الا لعنۃ اللہ علی الظالمین۔ والظالمین اعد لھم عذابا الیما۔ بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ اور ظالموں کے دردناک عذاب تیار ہے۔ ان مذکورہ تینوں آیات میں ظلم سے مراد کفر اور اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور نفاق مراد ہے۔

دوسرا ظلم وہ جو بندوں کے درمیان ہے اور اس آیت میں یہی ظلم مراد ہے وجزاء سیئۃ سیئۃ الی قولہ انہ لا یحب الظالمین۔ اور برائی کا بدلہ برائی ہے یہاں تک کہ فرمایا بے شک وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اور تیسرا ظلم وہ ہے جو بندہ اپنی جان پر کرتا ہے اور ان آیات میں یہی ظلم مراد ہے فمنھم ظالم لنفسہ۔ ظلمت نفسی۔ وظنوا انھم قد ظلموا انفسھم۔ ان میں سے بعض اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اگر وہ جبکہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تمہارے پاس آجاتے۔

مفردات راغب میں ہے کہ آیت فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ میں یہی مراد ہے کہ کسی چیز کو اسکی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ رکھنا۔ آگے ارشاد ہے

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ۔ اور یوں ہی ہم نے فتنہ بنا دیا ایک دوسرے کے لیے کہ مالدار کافر مسلمانوں کو دیکھ

marfat.com

کر کہیں کیا یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہم میں سے کیا اللہ خوب نہیں جانتا شکر گذاروں کو۔
فَتَنَّا۔ فتنہ سے بنا اس کے معنی ہیں آزمائش۔ کھرا کھوٹا جدا کرنا جیسے سونے کو آگ میں تپاتے ہیں
مخلص منافق میں فرق ہو جاتا ہے۔

یعنی اس قسم کے امتحان میں ہم نے دولت مندوں کو فقراء کے ساتھ مبتلا کیا۔ اِبْتَلَوْنَا کہ کہیں دولتمند کہ کیا یہی ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہم میں سے یعنی احسان کیا اللہ نے ان پر ایمان عطا فرما کر اور ہم لوگ ان سے مقدم تھے اس لیے کہ یہ فقیر ہیں اور ہم غنی۔ کیا اللہ نہیں جانتا حق ماننے والوں کو یعنی انہیں اللہ ہی جانتا ہے جو شکر نعمت کرنے والے ہیں۔

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

اور جب آپ کے حضور وہ حاضر ہوتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے تو انہیں آپ فرمایا کریں تم پر سلام ہے یعنی ان کے اکرام و احترام کے لیے اور دل خوش کرنے کے لیے فرمائیں تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے یعنی اللہ نے وعدہ رحمت فرمایا ہے کہ تم میں جو نادانی سے کوئی گناہ کرے پھر توبہ کر لے اور سنور جائے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اسی طرح ہم مفصل آیتوں کو بیان فرماتے ہیں تاکہ حق ظاہر ہو اور اس پر عمل کیا جائے اور اس لیے کہ مجرموں کا راستہ ظاہر ہو جائے اور اس سے ایمان والے مجتنب رہیں۔

شان نزول: یہ آیتیں حضرت ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی۔ بلال۔ مصعب بن عمیر۔ حمزہ۔ عثمان بن مظعون رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اصحاب صفہ کے متعلق نازل ہوئیں جو مساکین تھے انہوں نے حضور مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا۔ تفسیر کبیر

بامحاورہ ترجمہ رکوع دوازدہم پارہ سورہ انعام

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ

فرما دیجئے مجھے منع کیا گیا ہے کہ پوجوں انہیں جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا فرما دیجئے میں پیروی نہیں کرتا تمہاری خواہشوں کی اگر ایسا کروں تو

marfat.com

الْمُهْتَدِيْنَ ۝

قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ۝

میں بہک جاؤں اور راہ پر نہ ہوں۔

فرما دیجئے میں روشن دلیل پر ہوں اپنے رب کی طرف سے اور تم نے جھٹلاتے ہو میرے پاس نہیں جس کی جلدی کر رہے ہو کوئی حکم نہیں مگر اللہ کا وہ حق فرماتا ہے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝

فرما دیجئے اگر میرے پاس وہ ہوتا جس کی تم جلدی کرتے ہو تو مجھ میں تم میں کام ختم ہو چکا ہوتا اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝

اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی نہیں جانتا انہیں کوئی مگر وہی اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور جو پتہ گرتا ہے وہ اسے جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک مگر روشن کتاب میں ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

اور وہ ذات وہ ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتی ہے اور جانتی ہے جو کچھ دن میں کماؤ پھر تمہیں اٹھاتی اس میں تاکہ مقررہ میعاد پوری ہو پھر اسی کی طرف تمہیں لوٹنا ہے پھر وہ بتا دے گی جو تم نے کیا۔

حل لغات رکوع دوازدہم پ ۷ سورۃ الانعام

قل۔ کہہ دیجئے	ان۔ بے شک ہیں	نہایت رہ گیا ہوں	ان۔ یہ کہ
اعبد۔ پوجوں میں	الذین۔ ان کو	تستعجلون۔ جن کو تم پکارتے ہو	

marfat.com

من دون ہوا — من دون ہوا
اتبع - پیروی کرتا ہیں — اتبع - پیروی کرتا ہیں
ضلت - میں گمراہ ہوا — ضلت - میں گمراہ ہوا
انا - میں — انا - میں
اذا - اس وقت — اذا - اس وقت
من المھتدین - ہدایت پانے والوں سے — من المھتدین - ہدایت پانے والوں سے
قل - کہدیں — قل - کہدیں
ان - بیشک میں — ان - بیشک میں
علی - اوپر — علی - اوپر
من ربی - اپنے رب سے — من ربی - اپنے رب سے
بینۃ - دلیل کے ہوں — بینۃ - دلیل کے ہوں
و - اور — و - اور
کذبتم - جھٹلایا تم نے — کذبتم - جھٹلایا تم نے
بہ - اسکو — بہ - اسکو
عندی - میرے پاس — عندی - میرے پاس
ما - جسکی — ما - جسکی
تستعجلون - تم جلدی کرتے ہو — تستعجلون - تم جلدی کرتے ہو
ان - نہیں ہے — ان - نہیں ہے
الحکم - حکم — الحکم - حکم
الا - مگر — الا - مگر
یقص - بیان کرتا ہے — یقص - بیان کرتا ہے
للہ - اللہ کا — للہ - اللہ کا
الحق - حق — الحق - حق
و - اور — و - اور
ھو - وہ ہے — ھو - وہ ہے
خیر - بہتر — خیر - بہتر
الفاصلین - فیصلہ کرنے والوں کا — الفاصلین - فیصلہ کرنے والوں کا
قل - کہدیں — قل - کہدیں
لو - اگر — لو - اگر
ان - بیشک — ان - بیشک
عندی - میرے پاس ہوتا — عندی - میرے پاس ہوتا
ما - وہ کہ — ما - وہ کہ
تستعجلون جلدی کرتے ہو تم — تستعجلون جلدی کرتے ہو تم
بہ - اس کی — بہ - اس کی
لقضی - تو فیصلہ ہو جاتا — لقضی - تو فیصلہ ہو جاتا
الامر - کام کا — بینی - میرے — و - اور
بینکم - تمہارے درمیان — و - اور — اعلم - خوب جانتا ہے
بالظالمین - ظالموں کو — و - اور — بہ - اسی کے ہیں
مفاتح - کنجیاں — الغیب - غیب کی — یعلمھا - جانتا انکو
الا - مگر — ھو - وہی — یعلم - جانتا ہے
ما - جو — ف - بیچ — و - اور
البر - تری کے ہے — و - اور — تسقط - گرتا
من - کوئی — ورقۃ - پتہ — یعلمھا - جانتا ہے اسکو
و - اور — لا - نہ — ف - بیچ
ظلمات - اندھیریوں — الارض - زمین کے — لا - نہ
رطب - کوئی تر — و - اور — یابس - خشک
الا - مگر — ف - بیچ — مبین - روشن کے ہے
و - اور — ھو - وہ اللہ — یتوفکم - تمہیں موت کرتا ہے
و - اور — لا - نہ — کتاب - کتاب
یعلم - جانتا ہے — الارض - زمین کے — الذی - وہ ہے جو
و - اور — و - اور — حبۃ - کوئی دانہ
یبعثکم - تمہیں اٹھاتا ہے — لا - نہ — و - اور
لیقضی - تاکہ پورا کیا جائے — یابس - خشک — لا - نہ
اجل - وقت — مبین - روشن کے ہے — کتاب - کتاب
مسمی - مقرر کا — یتوفکم - تمہیں موت کرتا ہے — ف - بیچ
ثم - پھر — باللیل - رات کو — یعلمھا - جانتا ہے اسکو
الیہ - اسی کی طرف — و - اور — تسقط - گرتا
مرجعکم - تمہارا لوٹنا — یعلم - جانتا ہے — ورقۃ - پتہ
ینبئکم - تمہیں جتا دیتا ہے — ما - جو — الا - مگر
بما - اس کو جو — جرحتم - تم نے کمایا — یعلمھا - جانتا ہے اسکو
کنتم - تم — بالنھار - دن کو — و - اور
تعملون - کرتے ہو — یبعثکم - تمہیں اٹھاتا ہے — لا - نہ
و - اور — فیہ - اس میں — حبۃ - کوئی دانہ
ھو - وہ ہے — لیقضی - تاکہ پورا کیا جائے — ظلمات - اندھیریوں
القاھر - غالب — اجل - وقت — الارض - زمین کے
فوق - اوپر — مسمی - مقرر کا — و - اور
عبادہ - اپنے بندوں — ثم - پھر — رطب - کوئی تر
و - اور — الیہ - اسی کی طرف — یابس - خشک
یرسل - بھیجتا ہے — مرجعکم - تمہارا لوٹنا — الا - مگر
علیکم - تم پر — ثم - پھر — کتاب - کتاب
حفظۃ - نگہبان — ینبئکم - تمہیں جتا دیتا ہے — مبین - روشن کے ہے
حتی - یہاں تک کہ — بما - اس کو جو — الذی - وہ ہے جو
اذا - جب — کنتم - تم — یتوفکم - تمہیں موت کرتا ہے
جاء - آتا ہے — تعملون - کرتے ہو — باللیل - رات کو
احدکم - تم میں سے کسی کو — و - اور — و - اور
الموت - موت — ھو - وہ ہے — جرحتم - تم نے کمایا
توفتہ - اسکی روح قبض کرتے ہیں — القاھر - غالب — بالنھار - دن کو
رسلنا - ہمارے بھیجے ہوئے — فوق - اوپر — یبعثکم - تمہیں اٹھاتا ہے
و - اور — عبادہ - اپنے بندوں — فیہ - اس میں
ھم - وہ — و - اور — لیقضی - تاکہ پورا کیا جائے
لا - نہیں — یرسل - بھیجتا ہے — اجل - وقت
یفرطون - کوتاہی کرتے — علیکم - تم پر — مسمی - مقرر کا
ثم - پھر — حفظۃ - نگہبان — ثم - پھر
ردوا - لوٹائے جاتے ہیں — حتی - یہاں تک کہ — الیہ - اسی کی طرف
الی - طرف — اذا - جب — مرجعکم - تمہارا لوٹنا
اللہ - اللہ — جاء - آتا ہے — ثم - پھر
مولھم - انکا مالک — احدکم - تم میں سے کسی کو — ینبئکم - تمہیں جتا دیتا ہے
الحق - حق — الموت - موت — بما - اس کو جو
الا - سنو — توفتہ - اسکی روح قبض کرتے ہیں — کنتم - تم
لہ - اسی کے ہیں — رسلنا - ہمارے بھیجے ہوئے — تعملون - کرتے ہو
الحکم - حکم — و - اور — و - اور
و - اور — ھم - وہ — ھو - وہ ہے
ھو - وہ ہے — لا - نہیں — القاھر - غالب
اسرع - سب سے جلد — یفرطون - کوتاہی کرتے — فوق - اوپر
الحاسبین - حساب لینے والوں کا — ثم - پھر — عبادہ - اپنے بندوں
قل - کہدیں — ردوا - لوٹائے جاتے ہیں — و - اور
من - کون — الی - طرف — یرسل - بھیجتا ہے
ینجیکم - تمہیں نجات دیتا ہے — اللہ - اللہ — علیکم - تم پر
ظلمات - اندھیریوں — مولھم - انکا مالک — حفظۃ - نگہبان
البر - تری کے — الحق - حق — حتی - یہاں تک کہ
و - اور — الا - سنو — اذا - جب
البحر - دریا کے — لہ - اسی کے ہیں — جاء - آتا ہے
تدعونہ - تم پکارتے ہو اسکو — الحکم - حکم — احدکم - تم میں سے کسی کو
تضرعا - عاجزی سے — و - اور — الموت - موت
و - اور — ھو - وہ ہے — توفتہ - اسکی روح قبض کرتے ہیں
خفیۃ - چپکے سے — اسرع - سب سے جلد — رسلنا - ہمارے بھیجے ہوئے
لئن - اگر — الحاسبین - حساب لینے والوں کا — و - اور
انجانا - تو نے ہمیں نجات دی — قل - کہدیں — ھم - وہ
من ھذہ - اس سے — من - کون — لا - نہیں
لنکونن - ہم ضرور ہونگے — ینجیکم - تمہیں نجات دیتا ہے — یفرطون - کوتاہی کرتے
من الشکرین - شکر کرنے والوں سے — ظلمات - اندھیریوں — ثم - پھر
قل - کہدیں — البر - تری کے — ردوا - لوٹائے جاتے ہیں
اللہ - اللہ — و - اور — الی - طرف
ینجیکم - تمہیں نجات دیتا ہے — البحر - دریا کے — اللہ - اللہ
منھا - اس سے — تدعونہ - تم پکارتے ہو اسکو — مولھم - انکا مالک
و - اور — تضرعا - عاجزی سے — الحق - حق
من کل - ہر — و - اور — الا - سنو
کرب - تکلیف — خفیۃ - چپکے سے — لہ - اسی کے ہیں
ثم - پھر — لئن - اگر — الحکم - حکم
انتم - تم — انجانا - تو نے ہمیں نجات دی — و - اور
تشرکون - شریک کرتے ہو — من ھذہ - اس سے — ھو - وہ ہے
قل - کہدیں — لنکونن - ہم ضرور ہونگے — اسرع - سب سے جلد
ھو - وہ ہے — من الشکرین - شکر کرنے والوں سے — الحاسبین - حساب لینے والوں کا
القادر - قدرت والا — قل - کہدیں — قل - کہدیں
علی - پر — اللہ - اللہ — من - کون
ان - اس بات — ینجیکم - تمہیں نجات دیتا ہے — ینجیکم - تمہیں نجات دیتا ہے
یبعث - بھیجے — منھا - اس سے — ظلمات - اندھیریوں
علیکم - تم پر — و - اور — البر - تری کے
عذابا - عذاب — من کل - ہر — و - اور
من فوقکم - تمہارے اوپر سے — کرب - تکلیف — البحر - دریا کے
او - یا — ثم - پھر — تدعونہ - تم پکارتے ہو اسکو
من تحت - نیچے سے — انتم - تم — تضرعا - عاجزی سے
ارجلکم - تمہارے پاؤں — تشرکون - شریک کرتے ہو — و - اور
او - یا — قل - کہدیں — خفیۃ - چپکے سے
یلبسکم - تمہیں گروہ گروہ کرے — ھو - وہ ہے — لئن - اگر
شیعا - گروہ گروہ — القادر - قدرت والا — انجانا - تو نے ہمیں نجات دی
و - اور — علی - پر — من ھذہ - اس سے
یذیق - چکھائے — ان - اس بات — لنکونن - ہم ضرور ہونگے
بعضکم - تم میں سے بعض کو — یبعث - بھیجے — من الشکرین - شکر کرنے والوں سے
بأس - لڑائی — علیکم - تم پر — قل - کہدیں
بعض - بعض کی — عذابا - عذاب — اللہ - اللہ
انظر - دیکھ — من فوقکم - تمہارے اوپر سے — ینجیکم - تمہیں نجات دیتا ہے
کیف - کس طرح — او - یا — منھا - اس سے
نصرف - ہم بیان کرتے ہیں — من تحت - نیچے سے — و - اور
الآیات - نشانیاں — ارجلکم - تمہارے پاؤں — من کل - ہر
لعلھم - تاکہ وہ — او - یا — کرب - تکلیف
یفقھون - سمجھیں — یلبسکم - تمہیں گروہ گروہ کرے — ثم - پھر
و - اور — شیعا - گروہ گروہ — انتم - تم
کذب - جھٹلایا — و - اور — تشرکون - شریک کرتے ہو
بہ - اسکو — یذیق - چکھائے — قل - کہدیں
قومک - تمہاری قوم — بعضکم - تم میں سے بعض کو — ھو - وہ ہے
و - حالانکہ — بأس - لڑائی — القادر - قدرت والا
ھو - وہ — بعض - بعض کی — علی - پر
الحق - حق — انظر - دیکھ — ان - اس بات
قل - کہدیں — کیف - کس طرح — یبعث - بھیجے
لست - نہیں ہوں — نصرف - ہم بیان کرتے ہیں — علیکم - تم پر
علیکم - تم پر — الآیات - نشانیاں — عذابا - عذاب
بوکیل - ذمہ دار — لعلھم - تاکہ وہ — من فوقکم - تمہارے اوپر سے
لکل - ہر — یفقھون - سمجھیں — او - یا
نبا - خبر کا — و - اور — من تحت - نیچے سے
مستقر - وقت مقرر — کذب - جھٹلایا — ارجلکم - تمہارے پاؤں
و - اور — بہ - اسکو — او - یا
سوف - عنقریب — قومک - تمہاری قوم — یلبسکم - تمہیں گروہ گروہ کرے
تعلمون - تم جان لو گے — و - حالانکہ — شیعا - گروہ گروہ
و - اور — ھو - وہ — و - اور
اذا - جب — الحق - حق — یذیق - چکھائے
رایت - تو دیکھے — قل - کہدیں — بعضکم - تم میں سے بعض کو
الذین - وہ لوگ — لست - نہیں ہوں — بأس - لڑائی
یخوضون - مشغول ہوتے ہیں — علیکم - تم پر — بعض - بعض کی
فی - میں — بوکیل - ذمہ دار — انظر - دیکھ
آیاتنا - ہماری آیتوں — لکل - ہر — کیف - کس طرح
فاعرض - تو الگ ہو جا — نبا - خبر کا — نصرف - ہم بیان کرتے ہیں
عنھم - انکے پاس سے — مستقر - وقت مقرر — الآیات - نشانیاں
حتی - یہاں تک کہ — و - اور — لعلھم - تاکہ وہ
یخوضوا - وہ مشغول ہوں — سوف - عنقریب — یفقھون - سمجھیں
فی - میں — تعلمون - تم جان لو گے — و - اور
حدیث - بات — و - اور — کذب - جھٹلایا
غیرہ - اسکے سوا — اذا - جب — بہ - اسکو
و - اور — رایت - تو دیکھے — قومک - تمہاری قوم
اما - اگر — الذین - وہ لوگ — و - حالانکہ
ینسینک - تجھے بھلا دے — یخوضون - مشغول ہوتے ہیں — ھو - وہ
الشیطن - شیطان — فی - میں — الحق - حق
فلا - تو نہ — آیاتنا - ہماری آیتوں — قل - کہدیں
تقعد - بیٹھ — فاعرض - تو الگ ہو جا — لست - نہیں ہوں
بعد - بعد — عنھم - انکے پاس سے — علیکم - تم پر
الذکری - یاد آنے — حتی - یہاں تک کہ — بوکیل - ذمہ دار
مع - ساتھ — یخوضوا - وہ مشغول ہوں — لکل - ہر
القوم - لوگ — فی - میں — نبا - خبر کا
الظلمین - ظالموں کے — حدیث - بات — مستقر - وقت مقرر
و - اور — غیرہ - اسکے سوا — و - اور
ما - نہیں — و - اور — سوف - عنقریب
علی - ذمہ — اما - اگر — تعلمون - تم جان لو گے
الذین - وہ لوگ — ینسینک - تجھے بھلا دے — و - اور
یتقون - پرہیزگار ہیں — الشیطن - شیطان — اذا - جب
من - کچھ — فلا - تو نہ — رایت - تو دیکھے
حسابھم - انکے حساب — تقعد - بیٹھ — الذین - وہ لوگ
من - کچھ — بعد - بعد — یخوضون - مشغول ہوتے ہیں
شیء - کام — الذکری - یاد آنے — فی - میں
و - اور — مع - ساتھ — آیاتنا - ہماری آیتوں
لکن - لیکن — القوم - لوگ — فاعرض - تو الگ ہو جا
ذکری - نصیحت — الظلمین - ظالموں کے — عنھم - انکے پاس سے
لعلھم - تاکہ وہ — و - اور — حتی - یہاں تک کہ
یتقون - پرہیزگار بنیں — ما - نہیں — یخوضوا - وہ مشغول ہوں
و - اور — علی - ذمہ — فی - میں
ذر - چھوڑ دے — الذین - وہ لوگ — حدیث - بات
الذین - وہ لوگ — یتقون - پرہیزگار ہیں — غیرہ - اسکے سوا
اتخذوا - بنا لیا — من - کچھ — و - اور
دینھم - اپنا دین — حسابھم - انکے حساب — اما - اگر
لعبا - کھیل — من - کچھ — ینسینک - تجھے بھلا دے
و - اور — شیء - کام — الشیطن - شیطان
لھوا - تماشا — و - اور — فلا - تو نہ
و - اور — لکن - لیکن — تقعد - بیٹھ
غرتھم - انکو دھوکہ میں ڈالا — ذکری - نصیحت — بعد - بعد
الحیوۃ - زندگی — لعلھم - تاکہ وہ — الذکری - یاد آنے
الدنیا - دنیا کی — یتقون - پرہیزگار بنیں — مع - ساتھ
و - اور — و - اور — القوم - لوگ
ذکر - نصیحت — ذر - چھوڑ دے — الظلمین - ظالموں کے
بہ - اس سے — الذین - وہ لوگ — و - اور
ان - کہ — اتخذوا - بنا لیا — ما - نہیں
تبسل - پکڑا جائے — دینھم - اپنا دین — علی - ذمہ
نفس - کوئی شخص — لعبا - کھیل — الذین - وہ لوگ
بما - اس کے بدلے جو — و - اور — یتقون - پرہیزگار ہیں
کسبت - اس نے کمایا — لھوا - تماشا — من - کچھ
لیس - نہیں — و - اور — حسابھم - انکے حساب
لھا - اسکے لئے — غرتھم - انکو دھوکہ میں ڈالا — من - کچھ
من - کوئی — الحیوۃ - زندگی — شیء - کام
دون - سوا — الدنیا - دنیا کی — و - اور
اللہ - اللہ کے — و - اور — لکن - لیکن
ولی - حمایتی — ذکر - نصیحت — ذکری - نصیحت
و - اور — بہ - اس سے — لعلھم - تاکہ وہ
لا - نہ — ان - کہ — یتقون - پرہیزگار بنیں
شفیع - سفارشی — تبسل - پکڑا جائے — و - اور
و - اور — نفس - کوئی شخص — ذر - چھوڑ دے
ان - اگر — بما - اس کے بدلے جو — الذین - وہ لوگ
تعدل - بدلہ دے — کسبت - اس نے کمایا — اتخذوا - بنا لیا
کل - ہر — لیس - نہیں — دینھم - اپنا دین
عدل - بدلہ — لھا - اسکے لئے — لعبا - کھیل
لا - نہ — من - کوئی — و - اور
یؤخذ - لیا جائے — دون - سوا — لھوا - تماشا
منھا - اس سے — اللہ - اللہ کے — و - اور
اولئک - یہ لوگ — ولی - حمایتی — غرتھم - انکو دھوکہ میں ڈالا
الذین - وہ لوگ — و - اور — الحیوۃ - زندگی
ابسلوا - پکڑے گئے — لا - نہ — الدنیا - دنیا کی
بما - اس کے بدلے جو — شفیع - سفارشی — و - اور
کسبوا - انہوں نے کمایا — و - اور — ذکر - نصیحت
لھم - انکے لئے — ان - اگر — بہ - اس سے
شراب - پینا — تعدل - بدلہ دے — ان - کہ
من - کھولتا ہوا — کل - ہر — تبسل - پکڑا جائے
حمیم - پانی — عدل - بدلہ — نفس - کوئی شخص
و - اور — لا - نہ — بما - اس کے بدلے جو
عذاب - عذاب — یؤخذ - لیا جائے — کسبت - اس نے کمایا
الیم - دردناک — منھا - اس سے — لیس - نہیں
بما - اس کے بدلے جو — اولئک - یہ لوگ — لھا - اسکے لئے
کانوا - وہ تھے — الذین - وہ لوگ — من - کوئی
یکفرون - کفر کرتے — ابسلوا - پکڑے گئے — دون - سوا
قل - کہدیں — بما - اس کے بدلے جو — اللہ - اللہ کے
ندعوا - ہم پکاریں — کسبوا - انہوں نے کمایا — ولی - حمایتی
من - کو — لھم - انکے لئے — و - اور
دون - سوا — شراب - پینا — لا - نہ
اللہ - اللہ — من - کھولتا ہوا — شفیع - سفارشی
ما - جو — حمیم - پانی — و - اور
لا - نہیں — و - اور — ان - اگر
ینفعنا - ہمیں نفع دیتا ہے — عذاب - عذاب — تعدل - بدلہ دے
و - اور — الیم - دردناک — کل - ہر
لا - نہ — بما - اس کے بدلے جو — عدل - بدلہ
یضرنا - ہمیں نقصان دیتا ہے — کانوا - وہ تھے — لا - نہ
و - اور — یکفرون - کفر کرتے — یؤخذ - لیا جائے
نرد - ہم پھیرے جائیں — قل - کہدیں — منھا - اس سے
علی - پر — ندعوا - ہم پکاریں — اولئک - یہ لوگ
اعقابنا - اپنی ایڑیوں — من - کو — الذین - وہ لوگ
بعد - بعد — دون - سوا — ابسلوا - پکڑے گئے
اذ - جب — اللہ - اللہ — بما - اس کے بدلے جو
ھدانا - ہمیں ہدایت دی — ما - جو — کسبوا - انہوں نے کمایا
اللہ - اللہ — لا - نہیں — لھم - انکے لئے
کالذی - اس شخص کی طرح — ینفعنا - ہمیں نفع دیتا ہے — شراب - پینا
استھوتہ - بہکا دیا ہے اسکو — و - اور — من - کھولتا ہوا
الشیطن - شیطان — لا - نہ — حمیم - پانی
فی - میں — یضرنا - ہمیں نقصان دیتا ہے — و - اور
الارض - زمین — و - اور — عذاب - عذاب
حیران - حیران — نرد - ہم پھیرے جائیں — الیم - دردناک
له - اسکے — علی - پر — بما - اس کے بدلے جو
اصحب - ساتھی ہیں — اعقابنا - اپنی ایڑیوں — کانوا - وہ تھے
یدعونہ - بلاتے ہیں اسکو — بعد - بعد — یکفرون - کفر کرتے
الی - طرف — اذ - جب
الھدی - ہدایت کی — ھدانا - ہمیں ہدایت دی
ائتنا - ہمارے پاس آ جائے — اللہ - اللہ
قل - کہدیں — کالذی - اس شخص کی طرح
ان - بیشک — استھوتہ - بہکا دیا ہے اسکو
ھدی - ہدایت — الشیطن - شیطان
اللہ - اللہ — فی - میں
ھو - وہ ہے — الارض - زمین
الھدی - ہدایت — حیران - حیران
و - اور — له - اسکے
امرنا - ہمیں حکم دیا گیا — اصحب - ساتھی ہیں
لنسلم - کہ ہم گردن رکھ دیں — یدعونہ - بلاتے ہیں اسکو
لرب - رب کے — الی - طرف
العلمین - سارے جہان کے — الھدی - ہدایت کی
و - اور — ائتنا - ہمارے پاس آ جائے
اقیموا - قائم کرو — قل - کہدیں
الصلوۃ - نماز — ان - بیشک
و - اور — ھدی - ہدایت
اتقوہ - اس سے ڈرو — اللہ - اللہ
و - اور — ھو - وہ ہے
ھو - وہ ہے — الھدی - ہدایت
الذی - جس — و - اور
الیہ - اسی کی طرف — امرنا - ہمیں حکم دیا گیا
تحشرون - تم جمع کئے جاؤ گے — لنسلم - کہ ہم گردن رکھ دیں
و - اور — لرب - رب کے
ھو - وہ ہے — العلمین - سارے جہان کے
الذی - جس — و - اور
خلق - پیدا کیا — اقیموا - قائم کرو
السموت - آسمان — الصلوۃ - نماز
و - اور — و - اور
الارض - زمین کو — اتقوہ - اس سے ڈرو
بالحق - ٹھیک — و - اور
و - اور — ھو - وہ ہے
یوم - جس دن — الذی - جس
یقول - وہ کہے گا — الیہ - اسی کی طرف
کن - ہو جا — تحشرون - تم جمع کئے جاؤ گے
فیکون - تو ہو جاتا ہے — و - اور
قولہ - اسکا کہنا — ھو - وہ ہے
الحق - حق — الذی - جس
و - اور — خلق - پیدا کیا
لہ - اسی کی — السموت - آسمان
الملک - بادشاہی — و - اور
یوم - جس دن — الارض - زمین کو
ینفخ - پھونکا جائے گا — بالحق - ٹھیک
فی - میں — و - اور
الصور - صور — یوم - جس دن
عالم - جاننے والا — یقول - وہ کہے گا
الغیب - غیب کا — کن - ہو جا
و - اور — فیکون - تو ہو جاتا ہے
الشھادۃ - ظاہر کا — قولہ - اسکا کہنا
و - اور — الحق - حق
ھو - وہ — و - اور
الحکیم - حکمت والا — لہ - اسی کی
الخبیر - خبر رکھنے والا — الملک - بادشاہی
و - اور — یوم - جس دن
اذ - جب — ینفخ - پھونکا جائے گا
قال - کہا — فی - میں
ابرھیم - ابراہیم نے — الصور - صور
لابیہ - اپنے باپ — عالم - جاننے والا
ازر - آزر — الغیب - غیب کا
اتتخذ - تو بناتا ہے — و - اور
اصناما - بتوں — الشھادۃ - ظاہر کا
الھۃ - معبود — و - اور
انی - بیشک میں — ھو - وہ
اراک - تجھے دیکھتا ہوں — الحکیم - حکمت والا
و - اور — الخبیر - خبر رکھنے والا
قومک - تیری قوم — و - اور
فی - میں — اذ - جب
ضلل - گمراہی — قال - کہا
مبین - کھلی — ابرھیم - ابراہیم نے
و - اور — لابیہ - اپنے باپ
کذلک - اسی طرح — ازر - آزر
نری - ہم دکھاتے ہیں — اتتخذ - تو بناتا ہے
ابرھیم - ابراہیم کو — اصناما - بتوں
ملکوت - بادشاہی — الھۃ - معبود
السموت - آسمان — انی - بیشک میں
و - اور — اراک - تجھے دیکھتا ہوں
الارض - زمین کی — و - اور
و - اور — قومک - تیری قوم
لیکون - تاکہ وہ ہو جائے — فی - میں
من - کا — ضلل - گمراہی
الموقنین - یقین کرنے والوں کا — مبین - کھلی
فلما - پھر جب — و - اور
جن - چھا گئی — کذلک - اسی طرح
علیہ - اس پر — نری - ہم دکھاتے ہیں
اللیل - رات — ابرھیم - ابراہیم کو
رای - اس نے دیکھا — ملکوت - بادشاہی
کوکبا - ایک تارا — السموت - آسمان
قال - کہا — و - اور
ھذا - یہ — الارض - زمین کی
ربی - میرا رب — و - اور
فلما - پھر جب — لیکون - تاکہ وہ ہو جائے
افل - وہ ڈوب گیا — من - کا
قال - کہا — الموقنین - یقین کرنے والوں کا
لا - نہیں — فلما - پھر جب
احب - پسند — جن - چھا گئی
الافلین - ڈوبنے والوں کو — علیہ - اس پر
فلما - پھر جب — اللیل - رات
رای - اس نے دیکھا — رای - اس نے دیکھا
القمر - چاند کو — کوکبا - ایک تارا
بازغا - چمکتا ہوا — قال - کہا
قال - کہا — ھذا - یہ
ھذا - یہ — ربی - میرا رب
ربی - میرا رب — فلما - پھر جب
فلما - پھر جب — افل - وہ ڈوب گیا
افل - وہ ڈوب گیا — قال - کہا
قال - کہا — لا - نہیں
لئن - اگر — احب - پسند
لم - نہ — الافلین - ڈوبنے والوں کو
یھدنی - ہدایت دیتا مجھے — فلما - پھر جب
ربی - میرا رب — رای - اس نے دیکھا
لاکونن - میں ضرور ہونگا — الشمس - سورج کو
من - کا — بازغۃ - چمکتا ہوا
القوم - لوگ — قال - کہا
الضالین - گمراہ — ھذا - یہ
فلما - پھر جب — ربی - میرا رب
رای - اس نے دیکھا — ھذا - یہ
الشمس - سورج کو — اکبر - بڑا
بازغۃ - چمکتا ہوا — فلما - پھر جب
قال - کہا — افلت - وہ ڈوب گیا
ھذا - یہ — قال - کہا
ربی - میرا رب — یقوم - اے میری قوم
ھذا - یہ — انی - بیشک میں
اکبر - بڑا — بری - بیزار ہوں
فلما - پھر جب — مما - اس سے
افلت - وہ ڈوب گیا — تشرکون - تم شریک کرتے ہو
قال - کہا — انی - بیشک میں
یقوم - اے میری قوم — وجھت - میں نے متوجہ کیا
انی - بیشک میں — وجھی - اپنا منہ
بری - بیزار ہوں — للذی - اس کی طرف جس
مما - اس سے — فطر - پیدا کیا
تشرکون - تم شریک کرتے ہو — السموت - آسمان
انی - بیشک میں — و - اور
وجھت - میں نے متوجہ کیا — الارض - زمین کو
وجھی - اپنا منہ — حنیفا - یکسو ہو کر
للذی - اس کی طرف جس — و - اور
فطر - پیدا کیا — ما - نہیں
السموت - آسمان — انا - میں
و - اور — من - کا
الارض - زمین کو — المشرکین - شریک کرنے والوں کا
حنیفا - یکسو ہو کر — و - اور
و - اور — حاجہ - اس سے جھگڑا کیا
ما - نہیں — قومہ - اسکی قوم نے
انا - میں — قال - کہا
من - کا — اتحاجونی - تم جھگڑتے ہو مجھ سے
المشرکین - شریک کرنے والوں کا — فی - میں
و - اور — اللہ - اللہ
حاجہ - اس سے جھگڑا کیا — و - اور
قومہ - اسکی قوم نے — قد - بیشک
قال - کہا — ھدین - ہدایت دی مجھے
اتحاجونی - تم جھگڑتے ہو مجھ سے — و - اور
فی - میں — لا - نہیں
اللہ - اللہ — اخاف - ڈرتا
و - اور — ما - جو
قد - بیشک — تشرکون - تم شریک کرتے ہو
ھدین - ہدایت دی مجھے — بہ - اس سے
و - اور — الا - مگر
لا - نہیں — ان - کہ
اخاف - ڈرتا — یشاء - چاہے
ما - جو — ربی - میرا رب
تشرکون - تم شریک کرتے ہو — شیئا - کچھ
بہ - اس سے — وسع - احاطہ کئے ہوئے ہے
الا - مگر — ربی - میرا رب
ان - کہ — کل - ہر
یشاء - چاہے — شیء - چیز
ربی - میرا رب — علما - علم
شیئا - کچھ — افلا - پھر کیا نہیں
وسع - احاطہ کئے ہوئے ہے — تتذکرون - تم سوچتے
ربی - میرا رب — و - اور
کل - ہر — کیف - کس طرح
شیء - چیز — اخاف - ڈروں
علما - علم — ما - جو
افلا - پھر کیا نہیں — اشرکتم - تم نے شریک کیا
تتذکرون - تم سوچتے — و - حالانکہ
و - اور — لا - نہیں
کیف - کس طرح — تخافون - تم ڈرتے
اخاف - ڈروں — انکم - کہ تم
ما - جو — اشرکتم - تم نے شریک کیا
اشرکتم - تم نے شریک کیا — باللہ - اللہ کے
و - حالانکہ — ما - جو
لا - نہیں — لم - نہ
تخافون - تم ڈرتے — ینزل - اتارا
انکم - کہ تم — بہ - اس کے
اشرکتم - تم نے شریک کیا — علیکم - تم پر
باللہ - اللہ کے — سلطنا - کوئی سند
ما - جو — فای - پھر کونسا
لم - نہ — الفریقین - دو فریقوں کا
ینزل - اتارا — احق - حق دار
بہ - اس کے — بالامن - امن کا
علیکم - تم پر — ان - اگر
سلطنا - کوئی سند — کنتم - تم ہو
فای - پھر کونسا — تعلمون - تم جانتے
الفریقین - دو فریقوں کا — الذین - وہ لوگ
احق - حق دار — امنوا - ایمان لائے
بالامن - امن کا — و - اور
ان - اگر — لم - نہ
کنتم - تم ہو — یلبسوا - ملائیں
تعلمون - تم جانتے — ایمانھم - اپنے ایمان
الذین - وہ لوگ — بظلم - ظلم کے ساتھ
امنوا - ایمان لائے — اولئک - یہ لوگ
و - اور — لھم - انکے لئے
لم - نہ — الامن - امن
یلبسوا - ملائیں — و - اور
ایمانھم - اپنے ایمان — ھم - وہ
بظلم - ظلم کے ساتھ — مھتدون - ہدایت پانے والے
اولئک - یہ لوگ — و - اور
لھم - انکے لئے — تلک - یہ
الامن - امن — حجتنا - ہماری دلیل
و - اور — اتینھا - ہم نے دی اسکو
ھم - وہ — ابرھیم - ابراہیم کو
مھتدون - ہدایت پانے والے — علی - پر
و - اور — قومہ - اسکی قوم
تلک - یہ — نرفع - ہم بلند کرتے ہیں
حجتنا - ہماری دلیل — درجت - درجے
اتینھا - ہم نے دی اسکو — من - جسکے
ابرھیم - ابراہیم کو — نشاء - چاہتے ہیں
علی - پر — ان - بیشک
قومہ - اسکی قوم — ربک - تیرا رب
نرفع - ہم بلند کرتے ہیں — حکیم - حکمت والا
درجت - درجے — علیم - علم والا
من - جسکے — و - اور
نشاء - چاہتے ہیں — وھبنا - ہم نے دیا
ان - بیشک — لہ - اسکو
ربک - تیرا رب — اسحق - اسحاق
حکیم - حکمت والا — و - اور
علیم - علم والا — یعقوب - یعقوب
و - اور — کلا - ہر ایک کو
وھبنا - ہم نے دیا — ھدینا - ہدایت دی ہم نے
لہ - اسکو — و - اور
اسحق - اسحاق — نوحا - نوح کو
و - اور — ھدینا - ہدایت دی ہم نے
یعقوب - یعقوب — من - پہلے
کلا - ہر ایک کو — قبل - پہلے
ھدینا - ہدایت دی ہم نے — و - اور
و - اور — من - کچھ
نوحا - نوح کو — ذریتہ - اسکی اولاد
ھدینا - ہدایت دی ہم نے — داود - داؤد
من - پہلے — و - اور
قبل - پہلے — سلیمن - سلیمان
و - اور — و - اور
من - کچھ — ایوب - ایوب
ذریتہ - اسکی اولاد — و - اور
داود - داؤد — یوسف - یوسف
و - اور — و - اور
سلیمن - سلیمان — موسی - موسیٰ
و - اور — و - اور
ایوب - ایوب — ھرون - ہارون
و - اور — و - اور
یوسف - یوسف — کذلک - اسی طرح
و - اور — نجزی - ہم بدلہ دیتے ہیں
موسی - موسیٰ — المحسنین - نیکی کرنے والوں کو
و - اور — و - اور
ھرون - ہارون — زکریا - زکریا
و - اور — و - اور
کذلک - اسی طرح — یحیی - یحیی
نجزی - ہم بدلہ دیتے ہیں — و - اور
المحسنین - نیکی کرنے والوں کو — عیسی - عیسیٰ
و - اور — و - اور
زکریا - زکریا — الیاس - الیاس
و - اور — کل - ہر ایک
یحیی - یحیی — من - کا
و - اور — الصلحین - نیکوں کا
عیسی - عیسیٰ — و - اور
و - اور — اسمعیل - اسمٰعیل
الیاس - الیاس — و - اور
کل - ہر ایک — الیسع - الیسع
من - کا — و - اور
الصلحین - نیکوں کا — یونس - یونس
و - اور — و - اور
اسمعیل - اسمٰعیل — لوط - لوط
و - اور — و - اور
الیسع - الیسع — کلا - ہر ایک کو
و - اور — فضلنا - ہم نے فضیلت دی
یونس - یونس — علی - پر
و - اور — العلمین - سارے جہان کے
لوط - لوط — و - اور
و - اور — من - کچھ
کلا - ہر ایک کو — ابائھم - انکے باپ
فضلنا - ہم نے فضیلت دی — و - اور
علی - پر — ذریتھم - انکی اولاد
العلمین - سارے جہان کے — و - اور
و - اور — اخوانھم - انکے بھائی
من - کچھ — و - اور
ابائھم - انکے باپ — اجتبینھم - ہم نے انکو چن لیا
و - اور — و - اور
ذریتھم - انکی اولاد — ھدینھم - ہدایت دی ہم نے انکو
و - اور — الی - طرف
اخوانھم - انکے بھائی — صراط - راستہ
و - اور — مستقیم - سیدھا
اجتبینھم - ہم نے انکو چن لیا — ذلک - یہ
و - اور — ھدی - ہدایت
ھدینھم - ہدایت دی ہم نے انکو — اللہ - اللہ
الی - طرف — یھدی - ہدایت دیتا ہے
صراط - راستہ — بہ - اس سے
مستقیم - سیدھا — من - جسکو
ذلک - یہ — یشاء - چاہتا ہے
ھدی - ہدایت — من - اپنے
اللہ - اللہ — عبادہ - بندوں میں سے
یھدی - ہدایت دیتا ہے — و - اور
بہ - اس سے — لو - اگر
من - جسکو — اشرکوا - وہ شریک کرتے
یشاء - چاہتا ہے — لحبط - اکارت جاتا
من - اپنے — عنھم - انکا
عبادہ - بندوں میں سے — ما - جو
و - اور — کانوا - وہ تھے
لو - اگر — یعملون - کرتے
اشرکوا - وہ شریک کرتے — اولئک - یہ لوگ
لحبط - اکارت جاتا — الذین - وہ لوگ
عنھم - انکا — اتینھم - ہم نے دی انکو
ما - جو — الکتب - کتاب
کانوا - وہ تھے — و - اور
یعملون - کرتے — الحکم - حکم
اولئک - یہ لوگ — و - اور
الذین - وہ لوگ — النبوۃ - نبوت
اتینھم - ہم نے دی انکو — فان - پھر اگر
الکتب - کتاب — یکفر - کفر کریں
و - اور — بھا - اسکا
الحکم - حکم — ھؤلاء - یہ لوگ
و - اور — فقد - تو بیشک
النبوۃ - نبوت — وکلنا - ہم نے سونپ دیا
فان - پھر اگر — بھا - اسکو
یکفر - کفر کریں — قوما - ایک قوم
بھا - اسکا — لیسوا - نہیں ہیں
ھؤلاء - یہ لوگ — بھا - اسکے

جاالیل۔ رات میں	و۔ اور	یعلم۔ جانتا ہے	ما۔ جو
جرحتم۔ کماتے ہو تم	بالنہار۔ دن میں	ثم۔ پھر	یبعثکم۔ اٹھاتا ہے تم کو
فیہ۔ اس میں	لیقضی۔ تاکہ پوری کی جائے	اجل۔ مدت	مسمی۔ مقرر
ثم۔ پھر	الیہ۔ اسکی طرف ہے	مرجعکم۔ تمہارا لوٹنا	ثم۔ پھر
ینبئکم۔ خبر دیگا تم کو	بما۔ جو	کنتم۔ تھے تم	تعملون۔ عمل کرتے

مختصر تفسیر رکوع دوازدہم پارہ سورۃ الانعام

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ - فرما دیجئے مجھے منع کیا گیا ہے یہ کہ پوجوں انہیں جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا - فرما دیجئے میں تمہاری خواہشوں کی پیروی نہیں کروں گا - اگر ایسا ہو تو میں بہک جاؤں اور پھر میں راہ پر نہیں -

یعنی یہ پوجا عقل و نقل کے خلاف ہے مجھے ارشاد ہے کہ میں کہہ دوں کہ میں تمہاری خواہشوں کی پیروی نہیں کروں گا پوجنے میں تمہارے طریقہ پر نہیں چلوں گا - یہ طریقہ اتباع نفس و خواہش سے ہے دلیل کی روشنی میں اگر ایسا کروں تو میں بہک جاؤں - یعنی اگر میں بھی تمہاری خواہشات کے مطابق کروں تو مجھ میں اور گمراہ میں کیا فرق اور ایسی صورت میں میں بھی راہ پر نہیں پوجنے میں بھی بھٹکے ہوئے جیسا ہو جاؤں -

اَعْبُدُ - عبادۃ سے بنا عبادت کے معنی ہیں اپنی عبدیت کا اظہار کرنا - عبادت صرف خالق و مالک ہی کی ہوتی ہے -

تعریف لفظ تدعوا

دعا - دُعاء - دعوی - ناداہ - رغب الیہ - استغاثہ

کسی کو بلانے کے لیے دَعَاہُ فُلَانٌ کہتے ہیں - دَعْوَت کھانے پر بلا دینے کو بھی کہتے ہیں دُعَاءٌ کسی سے امداد خیر طلب کرنے کو کہتے ہیں -

دَاعَاہُ - حاجت مانگنے کو تَدْعُوا کسی کو پکارنے کے لیے اِدْعَاء حق طلب کرنے میں - اَلدُّعَاء مصدر ہے

marfat.com

الدُّعَاءُ بِمَعْنٰی عِلْمٍ (المفید)

دُعَا۔ اَلدُّعَاءُ کَالنِّدَاءِ کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَاءً وَّنِدَاءً تمام پکارتا دعوت اُبْقُ زَیْدًا۔ اَیْ سَمِّیْتُ کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَاءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا۔ حَتّٰی عَلٰی تَعْظِیْمِہٖ بِمَعْنٰی سَوَالٍ وَدَعَوْتُہٗ اِذَا سَاَلْتَہٗ۔ قُلْ اَرَاَیْتَکُمْ اِنْ اَتٰکُمْ عَذَابُ اللّٰہِ اَوْ اَتَتْکُمُ السَّاعَۃُ اَغَیْرَ اللّٰہِ تَدْعُوْنَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ بِمَعْنٰی اِسْتِغَاثَۃٍ فَاَنْوَا اُدْعُ لَنَا رَبَّکَ اَیْ سَلْہُ۔

خوف و شدت میں وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّطَمَعًا۔

یعنی حسرت لَا تَدْعُوا الْیَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَادْعُوْا ثُبُوْرًا کَثِیْرًا ھُوَ اَنْ یَّقُوْلَ یَا لَھْفَاہُ وَیَا حَسْرَتَاہُ۔ وہا حسرت کے معنی میں بھی آتا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں فرمایا آج تم ایک موت نہ مانگو بلکہ کئی دفعہ موت مانگو گے۔ یہ ایسا ہے جیسا کوئی کہے ہائے افسوس ہائے حسرت۔

مقصد کی ترغیب کے لیے قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ۔ وَاللّٰہُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ (مفردات راغب) اے میرے اللہ مجھے قید خانہ زیادہ پیارا ہے اس سے جس کی طرف مجھے یہ دعوت دیتی ہیں۔ اور اللہ سلامتی کے گھر کی دعوت دیتا ہے یعنی ترغیب دیتا ہے۔

دعا بمعنی عبادت تَدْعُوْنَ۔ اَیْ تَعْبُدُوْنَ اَیْ تَسُمُّوْنَہُمْ اٰلِھَۃً مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ سَوَاءٌ کَانُوْا ذَوِیْ عُقُوْلٍ اَمْ لَا (روح المعانی از الوسی) تدعون یعنی تم عبادت کرتے ہو یعنی اللہ کے سوا تم ان کو خدا بناتے ہو خواہ عقل والے ہوں یا نہ ہوں۔

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَکَذَّبْتُمْ بِہٖ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِہٖ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ یَقُصُّ الْحَقَّ وَھُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ۝ تم فرما دیجئے میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور تم اسے جھٹلاتے ہو میرے پاس نہیں جس کی تم جلدی کرتے ہو حکم نہیں ہے مگر اللہ کا وہ حق فرماتا ہے اور وہ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔

یعنی مجھے اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل ہے میں جانتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں روشن دلیل قرآن کریم اور معجزات اور براہین توحید سب کو شامل ہے اور تم اسے جھٹلاتے ہو میرے پاس نہیں جس کی تم جلدی کر رہے ہو وہ عذاب جو استہزاءً حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے ہوا مطر علینا حجارۃ من السماء ہم پر آسمان سے پتھر برسا دیجئے اس کا جواب دیا گیا کہ یہ سوال حضور سے بے جا ہے فرما دیجئے حکم نہیں مگر اللہ کا۔ وہ تاخیر و تعجیل عذاب میں مختار ہے وہی فرماتا ہے اور

marfat.com

وہی حق اور حکمت کا وہی مالک ہے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ اور وہی حکم دینے والا ہے۔

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ

تم فرماؤ اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز جس کی تم جلدی کر رہے ہو تو مجھ میں تم میں کام ختم ہو چکا ہوتا اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو

فرما دیجئے اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز جسکی تم جلدی کر رہے ہو یعنی اگر تم پر عذاب لانا میرے قبضہ میں ہوتا تو مجھ میں تم میں کام ختم ہو چکا ہوتا یعنی میں تو تمہیں فوراً ہلاک کر دیتا ایک ساعت کی مہلت نہ دیتا۔ لیکن اللہ تعالےٰ اپنی حکمت بالغہ سے تم پر عقوبت میں جلدی نہیں فرماتا اور اللہ تعالےٰ جانتا ہے ظالموں کو۔

بشان نزول: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب کفار کو دعوت اسلام دی اور اسلام قبول نہ کرنے پر عذاب الٰہی سے ڈرایا تو ان کے بعض سرداروں نے بطور مذاق کہا کہ وہ عذاب جلدی لائیے ہم کو اس کا انتظار ہے وہ کہا کرتے تھے کہ ہم پر پتھروں کی بارش کرا دیجئے۔ عذاب لے آئیے اس کے جواب میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ

اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی انہیں وہی جانتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور جو پتہ گرتا ہے وہ اسے جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر ایک روشن کتاب میں لکھا ہوا ہے۔

خلاصہ مفہوم آیت۔ یعنی اللہ تعالےٰ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں تو جسے وہ چاہے وہی غیب پر مطلع ہو سکتا ہے بغیر اللہ تعالےٰ کے بتائے کوئی غیب نہیں جان سکتا۔ کتاب مبین سے مراد لوح محفوظ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ماکان وما یکون کے علوم اس میں مکتوب فرمائے اور اس قسم کے مفہوم کی وضاحت عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول یعنی غیب کا جاننے والا ہے نہیں مطلع فرماتا اپنے غیب پر کسی کو مگر اسے جس سے اللہ راضی ہو جائے اپنے رسولوں سے۔ وغیرہ آیات میں جو مضامین ہیں ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ذاتی غیب کا علم سوا اللہ تعالےٰ کے کسی کو حاصل نہیں۔ مگر جسے اللہ تعالےٰ عطا فرمائے۔

marfat.com

بلکہ جس کو چاہتا ہے جتنا چاہتا ہے عطا فرماتا ہے جو کچھ اس نے سید الانبیاء حبیب کبریا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عنایت فرمایا اس کا اندازہ لگانا کسی کے بس کی بات نہیں وہ اس آیت کریمہ کے مفہوم کے منافی نہیں۔ چنانچہ صاحب تفسیر نسفی بھی یہی فرماتے ہیں۔

اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی نہیں جانتا انہیں مگر وہی۔ مفاتح جمع ہے مفتاح کی۔

اور وہ عذاب و رزق کے خزانوں اور جو بندوں سے غائب ہیں گو اسبابِ عذاب عمر کی مدتیں۔ احوال حیات اور بعد الممات سب کو غیب کہا اس کے لیے بطریق استعارہ کنجی فرمایا اس لیے کہ کنجی پہنچا دیتی ہے اس تک جو خزانے میں محفوظ ہے اور جو کنجی اور اس کی کیفیت افتتاح کو جان لے وہ پہنچ جاتا ہے اس خزانہ تک۔

اس میں ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس مفتاح غیب ہیں اور تمہارے پاس مفتاح غیب جو غیب پر ایمان لے آیا اس پر اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں سے پردہ ڈال دیتا ہے۔

اور وہ جانتا ہے جو کچھ بر میں ہے سبزہ سے اور زمین کے چلنے والوں سے اور دریا میں حیوان و جواہرات سے اور نہیں گرتا کوئی پتہ مگر وہ جانتا ہے اس میں مانافیہ ہے اور من استغراقی۔ یعنی وہ ان پتوں کی گنتی ان کا احوال گرنے سے قبل اور اس کے بعد سب جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور کوئی تر نہیں نہ خشک مگر روشن کتاب میں ہے۔ کتاب سے مراد علم اللہ یا لوح محفوظ ہے اس کے بعد کافروں کو مخاطب فرما کر ارشاد ہوا۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے (اور تم پر نیند مسلط ہوتی ہے) اور جانتا ہے جو کچھ دن میں کماؤ پھر تمہیں دن میں اٹھاتا ہے کہ مقررہ میعاد پوری ہو (اور عمر اپنی انتہا کو پہنچے) پھر اسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے پھر وہ بتا دیگا جو کچھ تم کرتے تھے۔

اس آیت کریمہ میں

بعث بعد الممات یعنی مرنے کے بعد زندہ ہونے کی دلیل ہے کہ جس طرح روزمرہ سونے کے بعد ایک قسم کی موت تم پر وارد کی جاتی ہے جس سے تمہارے حواس معطل ہوتے ہیں اس کے بعد چلنا پھرنا پکڑنا بیداری کے تمام حرکات ختم ہو جاتے ہیں۔ پھر تمہیں بیدار کرنے کے بعد وہی تمام قوتیں تمہارے قوی کو عطا ہو جاتی ہیں۔

marfat.com

یہ دلیل ہے اس امر کی کہ بعد مردن تمہیں زندہ فرما کر زندگانی کے تمام تصرفات۔ بعد موت اسی طرح عطا فرمانے پر قادر ہے۔

چنانچہ فسقلی میں بھی اسی طرح ہے۔ (ترجمہ)

اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے یعنی تمہاری جانیں تمام تصرفات سے نیند میں سلب فرما لیتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ دن میں کماؤ یعنی گناہوں وغیرہ سے جو کچھ کرتے ہو پھر تمہیں دن میں اٹھاتا ہے یعنی سلا کر جگاتا ہے دن میں تاکہ مقررہ مدت پوری ہو یعنے تمہاری دنیا کی زندگی کے دن پورے ہوں پھر اسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے یعنی پھر تمہارا رجوع بعد موت کے بعثت میں ہے پھر وہ بتا دے گا جو کچھ تم کرتے تھے اپنی زندگی کے لیل و نہار میں۔

بعض ارباب کلام اس کی یوں تصریح فرماتے ہیں کہ جسم انسان میں ہر حس کے لیے علیحدہ علیحدہ روح ہے جو نیند کے وقت قبض کر لی جاتی ہے پھر جب نیند چلی جاتی ہے تو وہ تمام ارواح لوٹا دیے جاتے ہیں۔

مگر وہ روح جس سے انسان زندہ ہے وہ قبض نہیں کی جاتی مگر جب کہ اس کی زندگی کی مدت پوری ہو جائے۔

اور وہ ارواح معنوی ان سے مراد وہی روح ہے جو حواس کے ساتھ وابستہ رہتی ہے جس سے سمع۔ بصر۔ ذوق۔ مشی۔ شم۔ یعنی سننا۔ دیکھنا۔ پکڑنا۔ چلنا۔ سونگھنا۔ دیکھنا وابستہ ہے۔

اور ثم یبعثکم فیہ سے مراد یہ ہے کہ تمہیں سلا کر جگا دیا جاتا ہے۔ اور ارواح و حواس لوٹا دی جاتی ہیں۔

اس سے یہ دلیل حاصل ہوئی کہ منکرین بعثت سمجھ سکیں کہ جب نیند میں ارواح حواس قبض کی جاتی ہے اور جاگنے میں وہ لوٹ آتی ہے۔

تو اسی طرح وہ روح جس سے حیات انسانی وابستہ ہے وہ بھی بعد موت واپس کیے زندگی ہو سکتی ہے قیاسہا تقضی الی کثیرھا۔

با محاورہ ترجمہ رکوع سیزدہم پارہ ہفتم سورۃ انعام

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ — اور وہ غالب ہے اپنے بندوں پر اور بھیجتا ہے

marfat.com

حَفَظَةً ۚ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ
رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝

تم پر اپنے نگہبان حتیٰ کہ جب آتی ہے کسی کو تم میں سے موت تو قبض کرتے ہیں ہمارے فرشتے اور وہ تقصیر نہیں کرتے۔

ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ
وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝

پھر پھیرے جاتے ہیں اللہ کی طرف جو سچا مولا ہے خبردار اسی کا حکم ہے اور وہ سب سے زیادہ جلدی حساب کرنے والا ہے۔

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا
مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝

فرما دیجئے وہ کون ہے جو تمہیں نجات دے جنگل کی اندھیریوں اور دریائی آفتوں سے جسے تم پکارتے ہو تضرع کر کے تخفیہ کر وہ ہمیں نجات دے اس بلا سے تو ہم ضرور شکر گذار ہوں۔

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ
ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝

فرما دیجئے اللہ ہی تمہیں نجات دیتا ہے اس سے اور ہر سختی سے پھر تم اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ
عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ
اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ
بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَفْقَهُوْنَ ۝

فرما دیجئے وہی قادر ہے اس پر کہ بھیجے تم پر عذاب اوپر سے یا تمہارے پاؤں تلے سے یا پھر ملا دے تمہیں مختلف گروہ سے اور چکھائے بعض کو تکلیف بعض کی دیکھو کیسے ہم طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھ سکیں۔

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۭ قُلْ
لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝

اور جھٹلایا اسے تمہاری قوم نے اور وہی حق ہے فرما دیجئے میں تم پر وکیل نہیں۔

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۡ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب جان لوگے۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ
غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ
فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

اور جب آپ دیکھیں انہیں جو الجھ رہے ہیں ہماری آیتوں میں تو ان سے اعراض کیجئے حتیٰ کہ وہ لگ جائیں کسی غیر بات میں اور اگر بھلا دے شیطان تم کو تو نہ بیٹھو یاد آنے پر ظالم قوم کے ساتھ

marfat.com

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ
شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝
وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّ
غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ
نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَيْسَ لَهَا مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ
كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ
اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ
حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا
يَكْفُرُوْنَ ۝

اور ان پر لازم نہیں جو متقی ہیں ان کے حساب
سے کچھ لیکن نصیحت دینا تاکہ وہ تقوی کریں۔
اور چھوڑ انہیں جو بناتے ہیں اپنا دین ہنسی کھیل اور
فریب دیتی ہے انہیں حیات دنیا اور نصیحت
دو انہیں قرآن سے تاکہ ان کی جان اپنے کیے پر
پکڑی نہ جائے نہیں ان کا اللہ کے سوا کوئی حمایتی
و سفارشی اور اگر اپنے عوض سارے بدلے
تو دے لیے جائیں اس سے یہ ہیں وہ جو پکڑے گئے
اپنے کیے پر انہیں پینے کو کھولتا پانی اور دردناک
عذاب ہے بدلہ ان کے کفر کا۔

حل لغات رکوع سیزدہم پ۷ سورۃ انعام

وَ۔اور	ھو۔وہ	القاھر۔غالب ہے	فوق۔اوپر
عباد۔بندوں	کا۔اپنے کے	و۔اور	یرسل بھیجتا ہے
علیکم۔تم پر	حفظۃ۔نگہبان	حتی۔یہاں تک کہ	اذا جب
جاء۔آتی ہے	احد۔ایک	کم۔تمہارے کو	الموت۔موت
توفتہ۔وفات کرتے ہیں اسکو	رسلنا۔ہمارے بھیجے ہوئے	و۔اور	ھم۔وہ
لا۔نہیں	یفرطون۔کوتاہی کرتے	ثم۔پھر	ردوا۔لوٹائے جائینگے
الی۔طرف	اللہ۔اللہ کی	مولٰھم۔جو انکا مولا ہے	الحق۔سچا
الا۔خبردار	لہ۔اسی کا ہے	الحکم۔حکم	و۔اور
ھو۔وہ	اسرع۔جلدی	الحاسبین۔حساب لینے والا ہے۔	
قل۔کہہ دیں	من۔کون	ینجیکم۔نجات دیتا ہے تم کو	
من ظلمت۔اندھیریوں سے		البر۔خشکی	
البحر۔سمندر کی سے	تدعونہ۔پکارتے ہو تم اس کو	و۔اور	
		تضرعا۔عاجزی سے	

marfat.com

و۔ اور
نجیکم ۔ نجات دی تم کو
من آل فرعون ۔ فرعون کے لوگوں سے
یسومونکم ۔ تمہیں دکھ دیتے تھے
سوء ۔ برا
العذاب ۔ عذاب
یذبحون ۔ ذبح کرتے تھے
ابناء ۔ بیٹے
یستحیون ۔ زندہ رکھتے تھے
نساء ۔ عورتیں
فی ۔ میں
ذلکم ۔ تمہارے لیے
بلاء ۔ آزمائش
من ربکم ۔ تمہارے رب کی طرف سے
عظیم ۔ بڑی
و۔ اور
واعدنا ۔ ہم نے وعدہ کیا
موسیٰ ۔ موسیٰ سے
اربعین ۔ چالیس
لیلۃ ۔ رات
ثم ۔ پھر
اتخذتم ۔ تم نے بنا لیا
العجل ۔ بچھڑا
من بعدہ ۔ اس کے بعد
و۔ اور
انتم ۔ تم
ظالمون ۔ ظلم کرنے والے
ثم ۔ پھر
عفونا ۔ ہم نے معاف کیا
عنکم ۔ تم سے
من بعد ذلک ۔ اس کے بعد
لعلکم ۔ تاکہ تم
تشکرون ۔ شکر کرتے رہو
و۔ اور
اذ ۔ جب
اتینا ۔ ہم نے دی
موسیٰ ۔ موسیٰ کو
الکتاب ۔ کتاب
الفرقان ۔ فرق کرنے والی
لعلکم ۔ تاکہ تم
تھتدون ۔ ہدایت پاؤ
و۔ اور
اذ ۔ جب
قال ۔ کہا
موسیٰ ۔ موسیٰ نے
لقومہ ۔ اپنی قوم سے
یا قوم ۔ اے میری قوم
انکم ۔ تم
ظلمتم ۔ تم نے ظلم کیا
انفسکم ۔ اپنی جانوں پر
باتخاذکم ۔ بچھڑا بنا کر
العجل ۔ بچھڑا
فتوبوا ۔ توبہ کرو
الی ۔ طرف
بارئکم ۔ اپنے خالق
فاقتلوا ۔ قتل کرو
انفسکم ۔ اپنے آپ کو
ذلکم ۔ یہ
خیر ۔ بہتر
لکم ۔ تمہارے لیے
عند ۔ پاس
بارئکم ۔ تمہارا خالق
فتاب ۔ پس قبول کی
علیکم ۔ تم پر
انہ ۔ بیشک وہ
ھو ۔ وہ
التواب ۔ توبہ قبول کرنے والا
الرحیم ۔ رحم کرنے والا
و۔ اور
اذ ۔ جب
قلتم ۔ تم نے کہا
یموسیٰ ۔ اے موسیٰ
لن ۔ ہرگز
نؤمن ۔ ایمان لائیں گے
لک ۔ تجھ پر
حتی ۔ یہاں تک کہ
نری ۔ دیکھ لیں
اللہ ۔ اللہ کو
جھرۃ ۔ ظاہر
فاخذتکم ۔ تم کو پکڑ لیا
الصعقۃ ۔ بجلی
و۔ اور
انتم ۔ تم
تنظرون ۔ دیکھ رہے تھے
ثم ۔ پھر
بعثنکم ۔ ہم نے تمہیں اٹھایا
من بعد موتکم ۔ تمہاری موت کے بعد
لعلکم ۔ تاکہ تم
تشکرون ۔ شکر کرتے رہو
و۔ اور
ظللنا ۔ ہم نے سایہ کیا
علیکم ۔ تم پر
الغمام ۔ بادل
و۔ اور
انزلنا ۔ ہم نے اتارا
علیکم ۔ تم پر
المن ۔ من
والسلوی ۔ اور سلویٰ
کلوا ۔ کھاؤ
من ۔ سے
طیبت ۔ پاکیزہ
ما ۔ جو
رزقنکم ۔ ہم نے تمہیں دیا
و۔ اور
ما ۔ نہیں
ظلمونا ۔ انہوں نے ہمارا کچھ بگاڑا
و۔ اور
لکن ۔ لیکن
کانوا ۔ تھے
انفسھم ۔ اپنی جانوں پر
یظلمون ۔ ظلم کرتے
و۔ اور
اذ ۔ جب
قلنا ۔ ہم نے کہا
ادخلوا ۔ داخل ہو
ھذہ ۔ اس
القریۃ ۔ بستی میں
فکلوا ۔ پس کھاؤ
منھا ۔ اس سے
حیث ۔ جہاں سے
شئتم ۔ تم چاہو
رغدا ۔ بافراغت
و۔ اور
ادخلوا ۔ داخل ہو
الباب ۔ دروازہ
سجدا ۔ سجدہ کرتے ہوئے
و۔ اور
قولوا ۔ کہو
حطۃ ۔ بخش دے
نغفر ۔ ہم بخشیں گے
لکم ۔ تمہیں
خطیئتکم ۔ تمہارے گناہ
سنزید ۔ ہم زیادہ دیں گے
المحسنین ۔ نیکی کرنے والوں کو
فبدل ۔ پس بدل دیا
الذین ۔ ان لوگوں نے جو
ظلموا ۔ ظلم کیا
قولا ۔ بات
غیر ۔ دوسری
الذی ۔ جو
قیل ۔ کہا گیا
لھم ۔ ان سے
فانزلنا ۔ پس ہم نے اتارا
علی ۔ پر
الذین ۔ ان لوگوں پر جو
ظلموا ۔ ظلم کیا
رجزا ۔ عذاب
من السماء ۔ آسمان سے
بما ۔ بسبب اس کے
کانوا ۔ تھے
یفسقون ۔ نافرمانی کرتے
و۔ اور
اذ ۔ جب
استسقی ۔ پانی مانگا
موسیٰ ۔ موسیٰ نے
لقومہ ۔ اپنی قوم کے لیے
فقلنا ۔ پس ہم نے کہا
اضرب ۔ مار
بعصاک ۔ اپنی لاٹھی سے
الحجر ۔ پتھر
فانفجرت ۔ پس پھوٹ نکلے
منہ ۔ اس سے
اثنتا ۔ بارہ
عشرۃ ۔ دس
عینا ۔ چشمے
قد ۔ تحقیق
علم ۔ جان لیا
کل ۔ ہر
اناس ۔ گروہ
مشربھم ۔ اپنا گھاٹ
کلوا ۔ کھاؤ
واشربوا ۔ اور پیو
من ۔ سے
رزق ۔ روزی
اللہ ۔ اللہ کی
و۔ اور
لا ۔ نہ
تعثوا ۔ پھرو
فی ۔ میں
الارض ۔ زمین
مفسدین ۔ فساد کرتے ہوئے
و۔ اور
اذ ۔ جب
قلتم ۔ تم نے کہا
یموسیٰ ۔ اے موسیٰ
لن ۔ ہرگز
نصبر ۔ صبر کریں گے
علی ۔ پر
طعام ۔ کھانا
واحد ۔ ایک
فادع ۔ تو دعا کر
لنا ۔ ہمارے لیے
ربک ۔ اپنا رب
یخرج ۔ نکالے
لنا ۔ ہمارے لیے
مما ۔ اس سے جو
تنبت ۔ اگاتی ہے
الارض ۔ زمین
من ۔ سے
بقلھا ۔ ترکاری
وقثائھا ۔ اور ککڑی
وفومھا ۔ اور گیہوں
وعدسھا ۔ اور مسور
وبصلھا ۔ اور پیاز
قال ۔ کہا
اتستبدلون ۔ کیا تم بدلتے ہو
الذی ۔ جو
ھو ۔ وہ
ادنی ۔ ادنیٰ
بالذی ۔ اس کے بدلے جو
ھو ۔ وہ
خیر ۔ بہتر
اھبطوا ۔ اترو
مصرا ۔ شہر
فان ۔ پس
لکم ۔ تمہارے لیے
ما ۔ جو
سالتم ۔ تم نے مانگا
وضربت ۔ اور ڈالی گئی
علیھم ۔ ان پر
الذلۃ ۔ ذلت
والمسکنۃ ۔ اور محتاجی
وباءو ۔ اور وہ لوٹے
بغضب ۔ غضب
من اللہ ۔ اللہ کی طرف سے
ذلک ۔ یہ
بانھم ۔ اس لیے کہ وہ
کانوا ۔ تھے
یکفرون ۔ انکار کرتے
بایت ۔ آیتوں کا
اللہ ۔ اللہ کی
ویقتلون ۔ اور قتل کرتے
النبیین ۔ نبیوں کو
بغیر ۔ بغیر
الحق ۔ حق کے
ذلک ۔ یہ
بما ۔ بسبب اس کے
عصوا ۔ نافرمانی کی
وکانوا ۔ اور تھے
یعتدون ۔ حد سے بڑھتے

marfat.com

شیٔ - چیز
لعلھم - تاکہ
الذین - ان کو جنہوں نے
و - اور
الحیوۃ - زندگی
بہ - اس کے ساتھ
یعدلوا - بدلے اسکے جو
من دون - سوا
لا - نہ
تعدل - عوض دے
یؤخذ - لیا جائے
ابسلوا - پکڑے گئے
شراب - پینا ہے
الیم - دردناک

و - اور
یتقون - پرہیزگار ہوں
اتخذوا - پکڑ لیا
لھوا - تماشہ
الدنیا - دنیا کی نے
ان - یہ کہ
کسبت - کمایا
اللہ - اللہ کے
شفیع - سفارشی
کل - پورا
منھا - اس سے
یعدل - بدلہ
من حمیم - گرم پانی کا
و - اور
یعدل - بدلے اسکے

لکن - لیکن
و - اور
ذکری - نصیحت ہے
ذر - چھوڑ دو
لعبا - کھیل
غرتھم - دھوکہ دیا ان کو
ذکر - نصیحت کر
نفس - کوئی آدمی
لھا - اس کے لیے
و - اور
ان - اگر
لا - نہ
الذین - جو
لھم - ان کے لیے
عذاب - عذاب
یکفرون - کفر کرتے

مختصر تفسیر رکوع سیزدہم پارہ سورۃ انعام

وَھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْکُمْ حَفَظَۃً حَتّٰٓی اِذَا جَآءَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْہُ رُسُلُنَا وَھُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ ۝ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ مَوْلٰھُمُ الْحَقِّ اَلَا لَہُ الْحُکْمُ وَھُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ ۝

اور وہ غالب ہے اپنے بندوں پر اور تم پر بھیجتا ہے اپنے نگہبان حتی کہ جب تم میں کسی کو موت آتی ہے تو قبض کرتے ہیں ہمارے فرشتے اور وہ قصور نہیں کرتے پھر پھیرے جاتے ہیں اللہ کی طرف جو ان کا سچا والی ہے۔ خبردار ہو اسی کا حکم ہے اور وہ سب سے جلد حساب کرنے والا ہے۔

قاہر۔ قہر سے بنا اس کے معنی ہیں غلبہ۔ قبضہ ساری مخلوق اس کے قبضہ میں ہے کسی کو اس کے مقابلہ کی جرأت نہیں یہ اللہ تعالےٰ کی صفت کمال ہے۔ غلبہ مطلق برتری کو کہتے ہیں وہ غلبہ جو دائمی ہو۔ فوق کے معنی بلندی کے ہیں۔ عباد سے مراد بندے ہیں۔ انسان۔ جن۔ فرشتہ یا دیگر کوئی مخلوق اس نہار کے

marfat.com

غلبہ وقدرت سے باہر نہیں۔ وَیُرْسِلُ عَلَیْکُمْ حَفَظَۃً۔ یہ رسل مضارع فرمایا بھیجتا رہتا ہے عَلَیْکُمْ حَفَظَۃً جمع ہے حافظہ کی اس کے معنی ہیں نگہبانی حفاظت سے۔ مراد حفاظت جان ہے یا حفاظت اعمال ان سے مراد کاتبین اعمال ہیں۔

خلاصۂ تفسیر

وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ وہ بنی آدم کی نیکی اور بدی لکھتے ہیں ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں ایک دائیں ایک بائیں نیکیوں کا کاتب داہنی طرف کا فرشتہ ہے اور بدیاں لکھنے والا بائیں طرف کا فرشتہ ہے۔ اس کے ذکر کی یہ حکمت ہے کہ انسان یہ معلوم کر کے ہوشیار رہے اور گناہوں کے ارتکاب سے اجتناب کرے اور خیال کرے کہ ہر ایک عمل لکھا جاتا ہے اور بروز قیامت اس کا نامۂ اعمال مخلوق کے سامنے پڑھا جائے گا تو سمجھ لینا چاہئے کہ گناہ کس قدر رسوائی کا سبب ہوں گے۔

حَتّٰٓی اِذَا جَآءَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْہُ رُسُلُنَا وَھُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ۔ یہاں تک کہ جب تم میں کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں اور وہ قصور نہیں کرتے۔ حتیٰ انتہا کے لیے ہے۔ موت سے مراد علامات موت یا وقت موت ہے یعنی نگرانی کرنے والے فرشتہ تم پر بھیجے جاتے ہیں۔ موت آنے پر کاتبین کی کتابت ختم ہو جاتی ہے۔

رحمت کے فرشتوں کا جان نکالنے یا روح کو لینے کے لیے حاضر ہونا۔ جب تم میں کسی کو موت آتی ہے تو ہمارا فرشتہ اس کی روح قبض کرتا ہے۔ اس فرشتے سے مراد یا تو تنہا ملک الموت ہے اور اور صیغہ جمع کا استعمال جمع تعظیمی ہے یا ملک الموت معاون کی جماعت کے فرشتے مراد ہیں جو حضرت ملک الموت کے اعوان کہے جا سکتے ہیں۔

تو جب کسی کو موت آتی ہے تو حکم ملک الموت وہ قبض ارواح کرتے ہیں اور جب روح قریب حلق آتی ہے تو خود ملک الموت قبض کرتے ہیں (خازن) اور یہ تعمیل حکم میں اتنے چست ہے کہ قطعی کوتاہی نہیں کرتے چنانچہ وَھُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ فرمایا پھر وہ روح اللہ تعالیٰ کی طرف پھیری جاتی ہے۔ جو سب کا سچا مولا ہے اور اسی کا حکم حکم ہے اور سب سے زیادہ جلدی حساب کرنے والا ہے اور یہ اس لیے کہ اسے کسی معاملہ میں سوچنے جانچنے کی احتیاج ہی نہیں ہے اور اس روز اس کے سوا کسی کا بھی حکم نہیں۔ تفسیر فتحی میں ہے

(ترجمہ) اور وہ غالب ہے اپنے بندوں پر اور تم پر بھیجتا ہے اپنے نگہبان یعنی ملائکہ حافظین

marfat.com

اعمال اور وہ کرام کاتبین ہیں تاکہ بندہ خوف رکھے ارتکاب معصیت سے اور یہ کہ جب اس کا اعمال نامہ علی رؤس الاشہاد پڑھا جائے گا حتی کہ جب تم میں کسی کی موت آئے تو قبض کرتے ہیں ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے یعنی وہ فرشتے روح قبض کر لیتے ہیں یعنی ملک الموت اور انکے اعوان اور وہ قصور نہیں کرتے یعنی تعمیل حکم میں ان کی طرف سے تواتی اور سستی نہیں۔

ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ ۝ پھر پھیرے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف جو ان کا سچا مولیٰ والی ہے یعنی اللہ کے حکم کی طرف پھیرے جاتے ہیں اس دن اس کے سوا کسی کا حکم نہیں اور وہ سب سے زیادہ جلدی حساب کرنے والا ہے اس لیے کہ اسے حساب میں کوئی دقت نہیں ہے وہ تمام مخلوق کا حساب جانتا ہے یہاں تک کہ بکری کا دودھ دوہنے تک میں حساب ختم کر دیگا۔

ثم۔ اس لیے فرمایا گیا کہ حشر میں لوگ خود نہ جائیں گے بلکہ فرشتے لے کر جائیں گے اس لیے رُدّوا فرمایا گیا۔ بارگاہ رب العزت میں بعض کو عذاب کے فرشتے پیش کرینگے بعض کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پیش فرمائیں گے۔ مولیٰ۔ مالک۔ والی۔ وارث۔ اللہ تعالیٰ تمام کائنات کا مالک ہے۔ حق کے معنی واجب الوجود۔ موجود حقیقی۔ ہمیشہ رہنے والا ہے (روح المعانی) اَسْرَعُ۔ سُرعت سے ہے بہت جلد۔ حاسبین جمع ہے یعنی اللہ تعالیٰ سارے حساب لینے والوں سے بہت جلد حساب لینے والا ہے یعنی قیامت کے دن بڑے چھوٹے عمل کا حساب ہوگا۔ مدارک۔ بیضاوی

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ فرما دیجئے وہ کون ہے جو تمہیں نجات دیتا ہے جنگل کی اندھیریوں اور دریائی آفتوں سے جسے تم پکارتے ہو تضرع وزاری سے اور چپکے چپکے کہ اگر وہ ہمیں نجات دے اس سے تو ہم ضرور شکر گذار ہوں۔

فرمائیے کون ہے جو تمہیں نجات دیتا ہے ظلمات بر و بحر سے یعنی خوف اور ہول سے جو ظلمات بر اور عمیق اور دریائی موجوں سے پیدا ہوتے ہیں جسے پکارتے ہو تضرع وزاری سے اور خفیہ طور پر آہستہ کہتے ہو اگر وہ ہمیں نجات دے تو ہم ضرور اس کا شکر کریں۔

اس آیت میں کفار کو تنبیہ کی گئی کہ جس کی خشکی اور تری میں سفر کے اندر جب وہ مبتلائے آفات ہو کر پریشان ہوتے ہیں اور ایسے شدائد پیش آتے ہیں جس سے دل کانپ جاتے ہیں اور دلوں کو وہ خطرات مضطرب اور بے چین کر دیتے ہیں اس وقت بت پرست بتوں کو بھول کر اللہ تعالیٰ سے تضرع

marfat.com

وزاری دعا کرتا ہے اور کہتا ہے اگر اس مصیبت سے ہمیں اللہ نے نجات دیدی تو ہم اللہ تعالے کے شکر گذار ہوں گے۔

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيكُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ تم فرماؤ اللہ ہی تمہیں نجات دیتا ہے اس سے اور ہر بے چینی سے پھر تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو۔ اور بجائے شکر گذاری کے ایسی ناشکری کرتے ہو اور باوجود جان لینے کے کہ بت بیکار ہیں پھر انہیں اللہ کا شریک ٹھہرانا کتنی بڑی نادانی اور گمراہی ہے۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ۔ تم فرماؤ کہ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں تلے سے یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کرکے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھا دے یعنی قوم لوط اور اصحاب فیل کا سا عذاب تمہارے اوپر سے کنکر برسا کر لائے یا فرعون کا سا غرق یا قارون کا سا خسف تمہارے پاؤں تلے سے ہو یا امساک باراں وغیرہ قسم کے عذاب بھیجے یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کرکے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے قتل بعض سے بعض کو۔ عربی محاورہ میں باس تلوار کے عذاب کو ہی کہا جاتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ میری امت پر عذاب اوپر اور نیچے کا نہ ہو تو اللہ تعالے نے قبول فرمایا پھر دعا فرمائی کہ تلوار کا عذاب بھی نہ ہو تو اس دعا سے حضور کو منع کر دیا گیا اور جبریل نے عرض کیا کہ حضور کی امت کی فنا تلوار سے ہے۔

اس میں مفسرین کا اختلاف ہے کہ اس سے کون لوگ مراد ہیں۔

ایک جماعت اس طرف ہے کہ اس سے امت محمدی مراد ہے اور یہ آیت انہیں کے حق میں نازل ہوئی۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جس میں ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم ہے تو حضور نے عرض کیا یا الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں پھر جب پاؤں تلے کے عذاب کا ذکر آیا تو نے حضور نے پناہ مانگی۔ پھر جب او یلبسکم شیعا نازل ہوا جسکے معنی ہیں ہمنے بھڑا دے مختلف گروہ کرکے ایک کو دوسرے سے لڑا کر لڑائی کی سختی چکھا دے تو حضور نے فرمایا یہ آسان ہے۔

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ اس آیت کے پہلے دو عذاب کفار مشرکین کے لیے ہیں آخری

marfat.com

عذاب یعنی آپس میں نااتفاقی اور جنگ وجدال مسلمانوں کے لیے ہے۔ سیدنا ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ آسمانی اور زمینی عذاب قیامت کے قریب ہوگا۔ خازن

مسلم شریف میں ہے کہ ایک روز حضور نے مسجد بنی معاویہ میں دو گانہ ادا فرمایا اس کے بعد طویل دعا کی پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے اپنے رب سے تین سوال کیے تھے ان میں سے دو تو منظور ہو گئے اور ایک سوال کو روک دیا جو منظور ہوئے وہ یہ ہیں۔

اول قحط عام سے میری امت ہلاک نہ ہو۔

دوسرے یہ کہ غرق سے اسے عذاب نہ فرمائیے۔

تیسرا سوال یہ تھا کہ ان میں باہم جنگ نہ ہو یہ قبول نہ ہوا۔

اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝ دیکھو ہم کیونکر طرح طرح سے آیتیں پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ انہیں سمجھ آجائے۔

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝ اور جھٹلاتے ہیں اس کو تیری قوم والے یعنی قریش قرآن کریم اور عذاب کے نزول کو فرما دیجئے میں تم پر نگہبان نہیں اس لیے کہ میں ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں نہ میرا کام ہدایت کرنا (راستہ دکھانا) ہے اور قلوب کی ذمہ داری مجھ پر نہیں۔

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ ہر خبر کا ایک وقت مقرر ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو خبریں دی ہیں ان کے لیے وقت مقرر ہے اور ان کا وقوع ٹھیک اسی وقت ہوگا تو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا یہ تہدیداً فرمایا گیا آگے ارشاد ہے۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ اور جب دیکھے تو انہیں جو ہماری آیتوں میں الجھتے ہیں یعنی قرآن کریم کو استہزاً پڑھتے اور اس میں طعن کرتے ہیں یعنی قریش کے لوگ ایسا کرتے تھے فاعرض عنہم تو ان سے منہ پھیر لے اور ان کے پاس نہ بیٹھ اور ان سے اٹھ کر علیحدہ ہو جا یعنی انکی ہم نشینی ترک کر کے ان سے تجنب اختیار کرنا چاہیئے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بے دینوں کی جس مجلس میں دین کا احترام نہ کیا جائے مسلمان کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں اس سے واضح ہوا کہ بے دینوں اور منکروں کے جلسہ میں جہاں وہ اسلام اور قرآن کے خلاف گستاخیاں کریں وہاں جانا اس جلسہ میں شرکت کرنا جائز نہیں اور اگر وہاں بغرض تبلیغ انکے اعتراضات کا جواب دینے کو جایا جائے تو اسے مجالست نہیں کہتے احقاق حق کے لیے کسی مخالف مجلس میں جانا

marfat.com

ممنوع نہیں اس کی تصریح آگے آتی ہے۔

حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ۔ جبتک وہ اور باتوں میں پڑیں یعنی قرآن پر اعتراض نہ کریں بلکہ دوسری باتوں میں اگر مشغول ہوں تو ان کے پاس بیٹھنا ممنوع نہیں۔

وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ان کے پاس نہ بیٹھ جو ظالم ہیں۔

فَعَلَی الَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِہِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّلٰکِنْ ذِکْرٰی لَعَلَّہُمْ یَتَّقُوْنَ ۝ اور نہیں ان پر جو پرہیزگار ہیں ان کے حساب سے کچھ۔ یعنی ان کا گناہ جو قرآن کریم میں الجھیں نہیں اس کی تکذیب اور استہزا کرتے ہیں ان پر کچھ نہیں۔ یعنی ارباب تقویٰ پر مستہزئین کے گناہ کا بار نہیں ولیکن ذکری۔ یعنے نصیحت دینا شاید کہ وہ بھی پرہیزگار ہو جائیں اور جا کرتے ہوئے استہزا سے اجتناب کریں یعنی قرآن کریم پر طعن و استہزا کرنے والوں کے گناہ انہیں پر ہیں اس سے ہی اس کا حساب ہوگا۔ پرہیزگاروں سے نہیں ہوگا۔

اس آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ جب فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی کا حکم آیا تو انہیں خطرہ ہوا کہ جب ہم ان کے پاس ترک کر دیں گے تو منع کرنا بھی چھوٹ جائے گا تو کہیں اس کا عذاب تو ہمیں نہ ہوگا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس سے یہ مستفاد ہوا کہ پند و نصیحت اور اظہار حق کے لیے ایسی مجلسوں میں بیٹھنا جائز ہے اس لیے کہ اس قسم کی نصیحتوں سے شاید انہیں خوف آئے اور وہ پرہیزگار ہو جائیں۔

وَذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَہُمْ لَعِبًا وَّلَہْوًا۔ اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جنہوں نے بنا لیا اپنا دین کھیل کود کو۔

یعنی وہ لوگ جو دین کو تکلیف سمجھیں اور چھوڑ دیں دین اسلام کو اور تمسخر اور استہزا کریں۔ ذَرْہُمْ کے معنی اَعْرِضْ عَنْہُمْ ہیں یعنی ان سے منہ پھیر لو اور ان کی تکذیب و مذاق کی پروا نہ کرو دین سے مراد ان کا مذہب اور گھڑے ہوئے مسائل جیسے بحیرہ سائبہ جانوروں کو حرام جاننا کھیل کود سے مراد بت پرستی ننگ دھڑنگ کھیل تماشے۔

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ ساری قوموں نے اپنے بڑے دنوں میں کھیل کود لہو و لعب کو اختیار کیا۔ صرف اسلام ہی وہ دین حق ہے جس کی عید بھی نماز اور قربانی خیرات صدقات سے منائی جاتی ہے۔ لہو کہتے ہیں ایسے فعل کو جس میں خواہش نفسانی اور طرب کے لیے انسان مشغول ہو

marfat.com

وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا۔ اور انہیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا۔

غَرَّ کے معنی دھوکہ فریب۔ یعنی ان کو دنیاوی زندگی نے دھوکہ دیا کہ وہ سمجھے کہ بس دنیا ہی میں جینا ہے۔ وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ۔ اور قرآن سے نصیحت دو کہ کہیں کوئی جان اپنے کیے پر پکڑی نہ جائے جو اس نے کمایا۔ یعنی قرآن کریم سنا کر وعظ و پند کرو کہ کہیں پکڑی نہ جائے کوئی جان اپنے کیے پر اس خوف سے کہ وہ ہلاکت میں نہ پڑ جائیں اور کہیں رہن نہ ہو جائیں برائیوں اور گناہوں کے لیے۔ تذکیر سے بنا اس کے معنی نصیحت کرنا۔ ڈرانا۔ یہ سب سے قرآن کریم مراد ہے۔ تُبْسَلَ تَبْسِیْلٌ سے بنا۔ اس کے معنی ہیں روکنا۔ پکڑ لینا۔ اسی لیے پہلوان کو بھی باسل کہتے ہیں۔ نفس سے مراد کافر لوگ بِمَا كَسَبَتْ سے کفر شرک مراد ہیں جن کی وجہ سے وہ دوزخ میں قید کر دیا جائے گا۔

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ۔ نہیں ہے اس کے واسطے اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ شفاعت کرنے والا۔ ان کا اللہ کے سوا کوئی ولی جو اپنی قوت سے ان کی مدد کرے اور نہ شفیع جو دفع کر سکے اس سے عذاب۔ جب لفظ دُوْنَ الوہیت یا عبادت کے ساتھ آوے تو یعنی سوا ہوتا ہے کیونکہ اللہ کے سوا نہ کوئی الٰہ ہے نہ کوئی معبود۔

وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا۔ اور اگر وہ معاوضہ میں دے ہر بدلہ تو قبول نہ کیا جائے گا اس سے بدلہ۔

فدیہ یعنی معاوضہ تمام ادا کرے تو اس سے نہ لیا جائے گا۔ تَعْدِلْ عدل سے بنا اس کے معنی فدیہ کفارہ اور بدل ہے۔ فدیہ دہندہ کو دیتا ہے اس لیے کہ وہاں فدیوں سے کام نہیں چلے گا کیونکہ یوم حشر یوم جزا ہے یوم عمل نہیں۔ فدیہ ایک عمل ہے۔ یہاں عدل سے مراد فدیہ ہے یعنی مفسرین نے کہا کہ یہاں عدل سے مراد شرک کفر اور گناہوں کے کفارات ہیں جو منظور نہیں ہوں گے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ۔ یہی لوگ ہیں جو ہلاک کیے گئے ہیں بوجہ اپنے کرتوتوں کے ان کے لیے پینے کو کھولتا پانی ہے اور دردناک عذاب ہے بوجہ اس کفر کے جو وہ کیا کرتے تھے۔

وہ جو اپنے کیے پر پکڑے گئے انہیں کھولتا پانی اور دردناک عذاب ہے ان کے کفر کے بدلے انہیں کھولتا پانی پینے کو ملے گا۔ اِبْسَال کے معنی پکڑے گئے۔ حَمِيْم کھولتا گرم پانی۔ بدعقیدگیاں جو حق کے خلاف ہیں۔

marfat.com

بامحاورہ ترجمہ رکوع چاردہم پ۷ سورۃ انعام

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا
وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا
بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى
اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ
حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ
اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى
اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

فرما دیجئے کیا پکاریں ہم اللہ کے سوا ان کو جو نفع
دیں ہمیں اور نہ نقصان پہنچائیں اور پھر جائیں
ہم اپنی ایڑیوں پر بعد اس کے کہ ہدایت دی
ہمیں اللہ نے جیسے وہ آدمی کہ پریشان کر دیا
ہو اسے شیطانوں نے زمین میں حیران کر کے
اس کے ساتھی ہیں جو اسے بلاتے ہیں راستہ کی
طرف کہ ہمارے پاس آجا۔ فرما دیجئے ہدایت
اللہ کی وہی ہدایت ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے
کہ ہم جہانوں کے پالنے والے کے پوری طرح
فرمانبردار رہیں۔

وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۭ وَهُوَ
الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝
وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِالْحَقِّ ۭ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

اور یہ کہ قائم کرو نماز کو اور اس سے ڈرتے رہو
اور وہی ہے جس کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔
اور وہ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو
حق کے ساتھ پیدا کیا اور جس دن کہے گا ہو جا تو
ہو جائے گی۔

قَوْلُهُ الْحَقُّ ۭ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ
فِي الصُّوْرِ ۭ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۭ
وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

اس کی بات سچی ہے اور اسی کی بادشاہی ہے
جس دن صور پھونکا جائے گا وہ جاننے والا ہے
غیب اور حاضر کا اور وہ حکمت والا ہے خبردار۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ
اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّىْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝
وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ

اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ آذر کو کیا تو
بناتا ہے بتوں کو معبود بے شک میں دیکھتا ہوں
تجھ کو اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں۔
اور اسی طرح دکھاتے تھے ہم ابراہیم کو زمین اور

marfat.com

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝

آسمانوں کی بادشاہی اور تاکہ ہو وہ یقین کرنے والوں سے۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّا اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝

پھر جب اس کو رات نے ڈھانپ لیا اس نے دیکھا ستارہ چمکتا ہوا۔ اس نے کہا یہ میرا رب ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو کہا میں غروب ہونے جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّا اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝

پھر جب اس نے چاند کو دیکھا چمکتا ہوا تو کہا یہ میرا رب ہے پھر جب وہ غروب ہو گیا تو کہا اگر مجھے میرے رب نے راہ نہ دکھایا تو میں ہو جاؤں گمراہ قوم سے۔

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝

پھر جب اس نے چمکتا ہوا سورج دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہا اے میری قوم میں بیزار ہوں ان سے جنکو تم شریک بناتے ہو۔

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

بے شک میں نے پھیر لیا اپنے منہ کو اس ذات کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ایک رخ ہو کر اور میں شرک کرنے والوں سے نہیں ہوں۔

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۚ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْئًا ۚ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ

اور اس سے اس کی قوم نے جھگڑا کیا اس نے کہا کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو حالانکہ اس نے مجھے راہ دکھائی اور نہیں ڈرتا میں ان سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو اس کے ساتھ مگر یہ کہ کچھ میرا رب ہی چاہے سما لیا ہے میرے اللہ نے ہر چیز کو اپنے علم میں کیا تم نصیحت نہیں حاصل کرتے۔

marfat.com

وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ
أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ
بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ
أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

اور کس طرح ڈروں میں ان سے جنہیں تم نے
شریک بنایا اور نہیں ڈرتے تم کہ تم نے شریک
بنایا اللہ کے ساتھ ان کو جن کی تم پر اللہ نے
کوئی دلیل نہ اتاری۔ تو دونوں فریق میں سے
امن کا کون زیادہ حقدار ہے اگر تم جانتے ہو۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ
بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ
مُهْتَدُونَ ۝

وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں
شرک کی آمیزش نہ کی انہی کے لیے امن ہے
اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔

حل لغات رکوع چاردہم پ۷ سورۃ انعام

قل۔کہو	ا۔کیا	تدعوا۔پکاریں ہم	من دون۔سوا
اللہ۔اللہ کے	ما۔اسکو جو	لا۔نہ	ینفعنا نفع دے ہم کو
و۔اور	لا۔نہ	یضرنا تکلیف دے	نا۔ہم کو
و۔اور	نرد۔ہم پھیرے جائیں	علی۔اوپر	اعقابنا۔اپنی ایڑیوں کے
بعد۔بعد	اذ۔اس کے کہ	ھدانا۔ہدایت دی	نا۔ہم کو
اللہ۔اللہ نے	کالذی۔جیسے وہ آدمی کہ	استھوتہ۔پریشان کر دیا ہو اس کو	
الشیاطین۔شیطان نے	فی۔میں	الارض۔زمین کے	حیران۔چکر کے
لہ۔اس کے	اصحب۔ساتھی ہیں جو	یدعونہ۔بلاتے ہیں اسکو	الی۔طرف
الھدی۔ہدایت کی	ائتنا۔آجا ہمارے پاس	قل۔کہو	ان۔بیشک
ھدی۔ہدایت	اللہ۔اللہ کی	ھو۔وہی ہے	الھدی۔ہدایت
و۔اور	امرنا۔حکم دیا گیا	نا۔ہم کو	لنسلم۔کہ فرمانبردار ہوں
	العلمین۔جہانوں کے	و۔اور	ان۔یہ کہ
	الصلوۃ۔نماز	و۔اور	اتقوہ۔ڈرو اس سے
	ھو۔وہ	الذی۔وہ اللہ ہے کہ	الیہ۔اسکی طرف

marfat.com

تحشرون۔ اکٹھے کیے جاؤ گے تم
الذی۔ اللہ وہ ہے جس نے
الارض۔ زمین
یقول۔ کہے گا
الحق۔ سچی ہے
یوم۔ جس دن
عالم۔ جاننے والا ہے
و۔ اور
و۔ اور
لابیہ۔ اپنے باپ
اصناما۔ بتوں کو
لک۔ تجھ کو
فی۔ میں گمراہی
نری۔ دکھاتے تھے ہم
و۔ اور
من الموقنین۔ یقین کرنے والوں سے
علیہ۔ اسکو
قال۔ اس نے کہا
افل۔ غروب ہو گیا
الا قلین۔ غروب ہونیوالوں کو
فلما۔ پھر جب
بازغا۔ چمکتا ہوا
فلما۔ پھر جب
لم۔ نہ
لاکونن۔ تو ہو جاؤں گا میں
فلما۔ پھر جب
و۔ اور
بالصوات۔ آسمان
و۔ اور
بالحق۔ حق کے ساتھ
کن۔ ہو جا
و۔ اور
یکون۔ تو ہو جائیگا
ف۔ اسی کی
فی۔ میں
و۔ اور
الغیب۔ غیب
علم۔ علم
اذ۔ جب
اذر۔ آزر سے
الھۃ۔ معبود
و۔ اور
مبین۔ ظاہر کے
ابراھیم۔ ابراہیم کو
الارض۔ زمین کی
الیل۔ رات نے
ھذا۔ یہ ہے
قال۔ تو کہا
رای۔ اس نے دیکھا
قال۔ کہا
افل۔ غروب ہو گیا
یھدنی۔ ہدایت دی
رای۔ دیکھا
قال۔ کہا
ھذا۔ یہ ہے
قال۔ کہا
ف۔ مجھ کو
من القوم۔ قوم
الشمس۔ سورج کو
رای۔ دیکھا
ھذا۔ یہ ہے
قال۔ کہا
ف۔ مجھ کو
ملکوت۔ بادشاہی
و۔ اور
فلما۔ پھر جب
رای۔ اس نے دیکھا
ربی۔ میرا رب
لا۔ نہیں
رای۔ دیکھا
ھذا۔ یہ ہے
ربی۔ میرا رب
ھذا۔ یہ ہے
اکبر۔ بڑا ہے
فلما۔ پھر جب
افلت۔ غروب ہو گیا
قال۔ کہا
یقوم۔ اے میری قوم
انی۔ بیشک میں
بری۔ بیزار ہوں
مما۔ اس سے
تشرکون۔ تم شریک کرتے ہو
انی۔ بیشک میں
وجھت۔ میں نے متوجہ کیا
وجھی۔ اپنا منہ
للذی۔ اس کی طرف جس نے
فطر۔ پیدا کیا
السموت۔ آسمانوں
والارض۔ اور زمین کو
حنیفا۔ یکسو ہو کر
و۔ اور
ما۔ نہیں
انا۔ میں
من المشرکین۔ شریک کرنے والوں سے
حاجہ۔ اس سے جھگڑا کیا
قومہ۔ اس کی قوم نے
قال۔ اس نے کہا
اتحاجونی۔ کیا تم جھگڑتے ہو مجھ سے
فی۔ بارے میں
اللہ۔ اللہ کے
و۔ اور
قد۔ تحقیق
ھدین۔ اس نے ہدایت دی مجھ کو
و۔ اور
لا۔ نہیں
اخاف۔ میں ڈرتا
ما۔ جس کو
تشرکون۔ تم شریک کرتے ہو
الا۔ مگر
ان۔ یہ کہ
یشاء۔ چاہے
ربی۔ میرا رب
شیئا۔ کچھ
وسع۔ احاطہ کیا ہوا ہے
ربی۔ میرے رب نے
کل۔ ہر
شیء۔ چیز کا
علما۔ علم
افلا۔ پس کیا نہیں
تتذکرون۔ تم نصیحت پکڑتے
و۔ اور
کیف۔ کیونکر
اخاف۔ میں ڈروں
ما۔ جس کو
اشرکتم۔ تم نے شریک کیا
و۔ اور
لا۔ نہیں
تخافون۔ تم ڈرتے
انکم۔ یہ کہ تم
اشرکتم۔ تم نے شریک کیا
باللہ۔ اللہ کے ساتھ
ما۔ جس کو
لم۔ نہیں
ینزل۔ اتارا
بہ۔ اس کے
علیکم۔ تم پر
سلطنا۔ کوئی سند
فای۔ پس کونسا
الفریقین۔ دو گروہوں سے
احق۔ زیادہ حقدار ہے
بالامن۔ امن کا
ان۔ اگر
کنتم۔ تم ہو
تعلمون۔ علم رکھتے
الذین۔ جو لوگ
امنوا۔ ایمان لائے
و۔ اور
لم۔ نہیں
یلبسوا۔ ملایا
ایمانھم۔ اپنے ایمان کو
بظلم۔ ظلم کے ساتھ
اولئک۔ یہ لوگ
لھم۔ ان کے لیے
الامن۔ امن ہے
و۔ اور
ھم۔ وہ
مھتدون۔ ہدایت پانے والے ہیں
و۔ اور
تلک۔ یہ
حجتنا۔ ہماری دلیل ہے
اتینھا۔ ہم نے دی اس کو
ابراھیم۔ ابراہیم کو
علی۔ اوپر
قومہ۔ اس کی قوم کے
نرفع۔ ہم بلند کرتے ہیں
درجت۔ درجے
من نشاء۔ جس کو چاہتے ہیں
ان۔ بیشک
ربک۔ تیرا رب
حکیم۔ حکمت والا ہے
علیم۔ علم والا ہے
و۔ اور
وھبنا۔ ہم نے عطا کیا
لہ۔ اس کو
اسحق۔ اسحاق
و۔ اور
یعقوب۔ یعقوب
کلا۔ ہر ایک کو
ھدینا۔ ہم نے ہدایت دی
و۔ اور
نوحا۔ نوح کو
ھدینا۔ ہم نے ہدایت دی
من قبل۔ پہلے
و۔ اور
من ذریتہ۔ اس کی اولاد سے
داود۔ داؤد
و۔ اور
سلیمن۔ سلیمان
و۔ اور
ایوب۔ ایوب
و۔ اور
یوسف۔ یوسف
و۔ اور
موسی۔ موسیٰ
و۔ اور
ھرون۔ ہارون
و۔ اور
کذلک۔ اسی طرح
نجزی۔ ہم بدلہ دیتے ہیں
المحسنین۔ نیکی کرنے والوں کو
و۔ اور
زکریا۔ زکریا
و۔ اور
یحیی۔ یحییٰ
و۔ اور
عیسی۔ عیسیٰ
و۔ اور
الیاس۔ الیاس
کل۔ سب
من الصلحین۔ نیکوکاروں سے
و۔ اور
اسمعیل۔ اسمٰعیل
و۔ اور
الیسع۔ الیسع
و۔ اور
یونس۔ یونس
و۔ اور
لوط۔ لوط
کلا۔ ہر ایک کو
فضلنا۔ ہم نے فضیلت دی
علی۔ اوپر
العلمین۔ جہان والوں کے
و۔ اور
من ابائھم۔ ان کے باپ دادوں سے
و۔ اور
ذریتھم۔ ان کی اولاد سے
و۔ اور
اخوانھم۔ ان کے بھائیوں سے
و۔ اور
اجتبینھم۔ ہم نے چن لیا ان کو
و۔ اور
ھدینھم۔ ہم نے ہدایت دی ان کو
الی۔ طرف
صراط۔ راستہ
مستقیم۔ سیدھا
ذلک۔ یہ
ھدی۔ ہدایت ہے
اللہ۔ اللہ کی
یھدی۔ وہ ہدایت دیتا ہے
بہ۔ اس کے ساتھ
من یشاء۔ جس کو چاہتا ہے
من عبادہ۔ اپنے بندوں سے
و۔ اور
لو۔ اگر
اشرکوا۔ وہ شریک کرتے
لحبط۔ تو اکارت ہو جاتا
عنھم۔ ان سے
ما۔ جو
کانوا۔ وہ تھے
یعملون۔ عمل کرتے
اولئک۔ یہ لوگ
الذین۔ جن کو
اتینھم۔ ہم نے دی ان کو
الکتب۔ کتاب
و۔ اور
الحکم۔ حکم
و۔ اور
النبوۃ۔ نبوت
فان۔ پھر اگر
یکفر۔ انکار کریں
بھا۔ ان کا
ھؤلاء۔ یہ لوگ
فقد۔ تو تحقیق
وکلنا۔ ہم نے سونپ دیا
بھا۔ ان کو
قوما۔ ایک قوم کو
لیسوا۔ نہیں
بکفرین۔ انکار کرنے والے
اولئک۔ یہ لوگ
الذین۔ جن کو
ھدی۔ ہدایت دی
اللہ۔ اللہ نے
فبھدھم۔ پس ان کی ہدایت کی پیروی کر
اقتدہ۔ تو
قل۔ کہہ دے
لا۔ نہیں
اسئلکم۔ میں مانگتا تم سے
علیہ۔ اس پر
اجرا۔ کوئی اجر
ان۔ نہیں
ھو۔ وہ
الا۔ مگر
ذکری۔ نصیحت
للعلمین۔ جہان والوں کے لیے
و۔ اور
ما۔ نہیں
قدروا۔ انہوں نے قدر کی
اللہ۔ اللہ کی
حق۔ حق
قدرہ۔ اس کی قدر
اذ۔ جب
قالوا۔ انہوں نے کہا
ما۔ نہیں
انزل۔ اتارا
اللہ۔ اللہ نے
علی۔ اوپر
بشر۔ کسی بشر
من شیء۔ کچھ بھی
قل۔ کہہ دے
من۔ کس نے
انزل۔ اتارا
الکتب۔ کتاب
الذی۔ جو
جاء۔ لایا
بہ۔ اس کو
موسی۔ موسیٰ
نورا۔ نور
و۔ اور
ھدی۔ ہدایت
للناس۔ لوگوں کے لیے
تجعلونہ۔ تم کرتے ہو اس کو
قراطیس۔ کاغذ
تبدونھا۔ تم ظاہر کرتے ہو ان کو
و۔ اور
تخفون۔ تم چھپاتے ہو
کثیرا۔ بہت سا
و۔ اور
علمتم۔ تم سکھائے گئے
ما۔ جو
لم۔ نہیں
تعلموا۔ تم جانتے تھے
انتم۔ تم
و۔ اور
لا۔ نہ
ابآؤکم۔ تمہارے باپ دادے
قل۔ کہہ دے
اللہ۔ اللہ
ثم۔ پھر
ذرھم۔ تو چھوڑ دے ان کو
فی۔ میں
خوضھم۔ ان کی بیہودہ بحث
یلعبون۔ کھیلتے ہیں
و۔ اور
ھذا۔ یہ
کتب۔ کتاب ہے
انزلنہ۔ ہم نے اتارا اس کو
مبرک۔ برکت والی
مصدق۔ تصدیق کرنے والی
الذی۔ جو
بین یدیہ۔ اس کے سامنے ہے
و۔ اور
لتنذر۔ تاکہ تو ڈرائے
ام القری۔ مکہ والوں کو
و۔ اور
من حولھا۔ اس کے گرد و پیش کے لوگوں کو
و۔ اور
الذین۔ جو لوگ
یؤمنون۔ یقین رکھتے ہیں
بالاخرۃ۔ آخرت پر
یؤمنون۔ وہ یقین رکھتے ہیں
بہ۔ اس پر
و۔ اور
ھم۔ وہ
علی۔ اوپر
صلوتھم۔ اپنی نماز کے
یحافظون۔ پابندی کرتے ہیں
و۔ اور
من اظلم۔ کون زیادہ ظالم ہے
ممن۔ اس سے جس نے
افتری۔ باندھ لیا
علی۔ اوپر
اللہ۔ اللہ کے
کذبا۔ جھوٹ
او۔ یا
قال۔ کہا
اوحی۔ وحی آئی
الی۔ طرف
و۔ اور
لم۔ نہیں
یوح۔ وحی آئی
الیہ۔ اس کی طرف
شیء۔ کچھ بھی
و۔ اور
من قال۔ اس سے جس نے کہا
سانزل۔ میں اتارتا ہوں
مثل۔ جیسا
ما۔ جو
انزل۔ اتارا
اللہ۔ اللہ نے
و۔ اور
لو۔ اگر
تری۔ تو دیکھے
اذ۔ جب
الظلمون۔ ظالم
فی۔ میں
غمرت۔ سختیاں
الموت۔ موت کی
و۔ اور
الملئکۃ۔ فرشتے
باسطوا۔ ہاتھ بڑھا رہے ہیں
ایدیھم۔ اپنے ہاتھ
اخرجوا۔ نکالو
انفسکم۔ اپنی جانیں
الیوم۔ آج
تجزون۔ تم بدلہ دیے جاؤ گے
عذاب۔ عذاب
الھون۔ ذلت کا
بما۔ اس کی وجہ سے
کنتم۔ تم تھے
تقولون۔ کہتے
علی۔ اوپر
اللہ۔ اللہ کے
غیر۔ سوا
الحق۔ سچ
و۔ اور
کنتم۔ تم تھے
عن۔ سے
ایتہ۔ اس کی آیتوں
تستکبرون۔ تکبر کرتے
و۔ اور
لقد۔ تحقیق
جئتمونا۔ تم آئے ہمارے پاس
فرادی۔ اکیلے اکیلے
کما۔ جیسا
خلقنکم۔ ہم نے پیدا کیا تم کو
اول۔ پہلی
مرۃ۔ بار
و۔ اور
ترکتم۔ تم چھوڑ آئے
ما۔ جو
خولنکم۔ ہم نے دیا تم کو
وراء۔ پیچھے
ظھورکم۔ اپنی پیٹھ
و۔ اور
ما۔ نہیں
نری۔ ہم دیکھتے
معکم۔ تمہارے ساتھ
شفعاءکم۔ تمہارے سفارشی
الذین۔ جن کو
زعمتم۔ تم نے گمان کیا
انھم۔ کہ وہ
فیکم۔ تمہارے بارے میں
شرکؤا۔ شریک ہیں
لقد۔ تحقیق
تقطع۔ ٹوٹ گیا
بینکم۔ تمہارے درمیان سے
و۔ اور
ضل۔ گم ہو گیا
عنکم۔ تم سے
ما۔ جو
کنتم۔ تم تھے
تزعمون۔ گمان کرتے
ان۔ بیشک
اللہ۔ اللہ
فالق۔ پھاڑنے والا ہے
الحب۔ دانہ
و۔ اور
النوی۔ گٹھلی کو
یخرج۔ وہ نکالتا ہے
الحی۔ جاندار کو
من المیت۔ مردہ سے
و۔ اور
مخرج۔ نکالنے والا ہے
المیت۔ مردہ کو
من الحی۔ جاندار سے
ذلکم۔ یہ ہے
اللہ۔ اللہ
فانی۔ پس کہاں
تؤفکون۔ تم الٹے جاتے ہو
فالق۔ پھاڑنے والا ہے
الاصباح۔ صبح کو
و۔ اور
جعل۔ بنایا
الیل۔ رات کو
سکنا۔ آرام کی چیز
و۔ اور
الشمس۔ سورج
و۔ اور
القمر۔ چاند کو
حسبانا۔ حساب سے
ذلک۔ یہ
تقدیر۔ اندازہ ہے
العزیز۔ زبردست
العلیم۔ علم والے کا
و۔ اور
ھو۔ وہ
الذی۔ جس نے
جعل۔ بنائے
لکم۔ تمہارے لیے
النجوم۔ ستارے
لتھتدوا۔ تاکہ تم راہ پاؤ
بھا۔ ان سے
فی۔ میں
ظلمت۔ اندھیروں
البر۔ خشکی کے
و۔ اور
البحر۔ دریا کے
قد۔ تحقیق
فصلنا۔ ہم نے کھول دیں
الایت۔ نشانیاں
لقوم۔ لوگوں کے لیے
یعلمون۔ علم رکھتے ہیں
و۔ اور
ھو۔ وہ
الذی۔ جس نے
انشاکم۔ پیدا کیا تم کو
من نفس۔ ایک جان سے
واحدۃ۔ ایک
فمستقر۔ پس ایک جگہ ہے
و۔ اور
مستودع۔ ایک جگہ سپرد ہونے کی
قد۔ تحقیق
فصلنا۔ ہم نے کھول دیں
الایت۔ نشانیاں
لقوم۔ لوگوں کے لیے
یفقھون۔ سمجھ رکھتے ہیں
و۔ اور
ھو۔ وہ
الذی۔ جس نے
انزل۔ اتارا
من السمآء۔ آسمان سے
ماء۔ پانی
فاخرجنا۔ پس ہم نکالی
بہ۔ اس سے
نبات۔ ہر قسم کی نباتات
کل۔ ہر
شیء۔ چیز
فاخرجنا۔ پس ہم نکالی
منہ۔ اس سے
خضرا۔ سبزہ
نخرج۔ ہم نکالتے ہیں
منہ۔ اس سے
حبا۔ دانہ
متراکبا۔ تہ بہ تہ
و۔ اور
من النخل۔ کھجور سے
من طلعھا۔ اس کے گابھے سے
قنوان۔ خوشے
دانیۃ۔ جھکے ہوئے
و۔ اور
جنت۔ باغ
من اعناب۔ انگور کے
و۔ اور
الزیتون۔ زیتون
و۔ اور
الرمان۔ انار
مشتبھا۔ ملتے جلتے
و۔ اور
غیر۔ نہیں
متشبہ۔ ملتے جلتے
انظروا۔ تم دیکھو
الی۔ طرف
ثمرہ۔ اس کے پھل
اذا۔ جب
اثمر۔ وہ پھلتا ہے
و۔ اور
ینعہ۔ اس کا پکنا
ان۔ بیشک
فی۔ میں
ذلکم۔ یہ
لایت۔ نشانیاں ہیں
لقوم۔ لوگوں کے لیے
یؤمنون۔ یقین رکھتے ہیں
و۔ اور
جعلوا۔ انہوں نے بنا لیا
للہ۔ اللہ کے لیے
شرکآء۔ شریک
الجن۔ جنوں کو
و۔ اور
خلقھم۔ اس نے پیدا کیا ان کو
و۔ اور
خرقوا۔ انہوں نے گھڑ لیے
لہ۔ اس کے لیے
بنین۔ بیٹے
و۔ اور
بنت۔ بیٹیاں
بغیر۔ بغیر
علم۔ علم کے
سبحنہ۔ پاک ہے وہ
و۔ اور
تعلی۔ برتر ہے
عما۔ اس سے جو
یصفون۔ وہ بیان کرتے ہیں
بدیع۔ نئی پیدائش
السموت۔ آسمانوں
والارض۔ اور زمین کی
انی۔ کہاں سے
یکون۔ ہو
لہ۔ اس کے لیے
ولد۔ بیٹا
و۔ اور
لم۔ نہیں
تکن۔ ہے
لہ۔ اس کی
صحبۃ۔ بیوی
و۔ اور
خلق۔ پیدا کیا
کل۔ ہر
شیء۔ چیز کو
و۔ اور
ھو۔ وہ
بکل۔ ہر
شیء۔ چیز کا
علیم۔ علم رکھنے والا ہے
ذلکم۔ یہ ہے
اللہ۔ اللہ
ربکم۔ تمہارا رب
لا۔ نہیں
الہ۔ معبود
الا۔ مگر
ھو۔ وہ
خلق۔ پیدا کرنے والا ہے
کل۔ ہر
شیء۔ چیز کا
فاعبدوہ۔ پس تم بندگی کرو اس کی
و۔ اور
ھو۔ وہ
علی۔ اوپر
کل۔ ہر
شیء۔ چیز کے
وکیل۔ کارساز ہے
لا۔ نہیں
تدرکہ۔ پا سکتیں اس کو
الابصار۔ نگاہیں
و۔ اور
ھو۔ وہ
یدرک۔ پا لیتا ہے
الابصار۔ نگاہوں کو
و۔ اور
ھو۔ وہ
اللطیف۔ باریک بین ہے
الخبیر۔ خبر رکھنے والا ہے
قد۔ تحقیق
جآءکم۔ آئیں تمہارے پاس
بصآئر۔ بصیرت کی باتیں
من ربکم۔ تمہارے رب کی طرف سے
فمن۔ پس جس نے
ابصر۔ دیکھ لیا
فلنفسہ۔ تو اپنے لیے
و۔ اور
من عمی۔ جس نے اندھا بنا
فعلیھا۔ تو اس پر
و۔ اور
ما۔ نہیں
انا۔ میں
علیکم۔ تم پر
بحفیظ۔ نگہبان
و۔ اور
کذلک۔ اسی طرح
نصرف۔ ہم پھیر کر بیان کرتے ہیں
الایت۔ نشانیاں
و۔ اور
لیقولوا۔ تاکہ وہ کہیں
درست۔ تو پڑھ لیا
و۔ اور
لنبینہ۔ تاکہ ہم بیان کریں اس کو
لقوم۔ لوگوں کے لیے
یعلمون۔ علم رکھتے ہیں
اتبع۔ تو پیروی کر
ما۔ جو
اوحی۔ وحی آئی
الیک۔ تیری طرف
من ربک۔ تیرے رب کی طرف سے
لا۔ نہیں
الہ۔ معبود
الا۔ مگر
ھو۔ وہ
و۔ اور
اعرض۔ منہ پھیر لے
عن المشرکین۔ شریک کرنے والوں سے
و۔ اور
لو۔ اگر
شآء۔ چاہتا
اللہ۔ اللہ
ما۔ نہ
اشرکوا۔ وہ شریک کرتے
و۔ اور
ما۔ نہیں
جعلنک۔ ہم نے بنایا تجھ کو
علیھم۔ ان پر
حفیظا۔ نگہبان
و۔ اور
ما۔ نہیں
انت۔ تو
علیھم۔ ان پر
بوکیل۔ کارساز
و۔ اور
لا۔ نہ
تسبوا۔ تم برا کہو
الذین۔ جن کو
یدعون۔ وہ پکارتے ہیں
من دون۔ سوا
اللہ۔ اللہ کے
فیسبوا۔ پس وہ برا کہیں گے
اللہ۔ اللہ کو
عدوا۔ زیادتی کر کے
بغیر۔ بغیر
علم۔ علم کے
کذلک۔ اسی طرح
زینا۔ ہم نے بھلا دکھایا
لکل۔ ہر
امۃ۔ گروہ کو
عملھم۔ ان کا عمل
ثم۔ پھر
الی۔ طرف
ربھم۔ ان کے رب کی
مرجعھم۔ ان کا لوٹنا ہے
فینبئھم۔ پس وہ جتا دے گا ان کو
بما۔ اس کو جو
کانوا۔ وہ تھے
یعملون۔ عمل کرتے
و۔ اور
اقسموا۔ انہوں نے قسمیں کھائیں
باللہ۔ اللہ کی
جھد۔ پوری
ایمنھم۔ اپنی قسموں کی
لئن۔ اگر
جآءتھم۔ آئی ان کے پاس
لیؤمنن۔ تو وہ ضرور یقین کریں گے
بھا۔ اس پر
قل۔ کہہ دے
انما۔ صرف
الایت۔ نشانیاں
عند۔ پاس
اللہ۔ اللہ کے
و۔ اور
ما۔ کیا
یشعرکم۔ تم کو خبر ہے
انھا۔ کہ وہ
اذا۔ جب
جآءت۔ آئیں
لا۔ نہیں
یؤمنون۔ یقین کریں گے
و۔ اور
نقلب۔ ہم پھیر دیں گے
افئدتھم۔ ان کے دل
و۔ اور
ابصرھم۔ ان کی نگاہیں
کما۔ جیسا
لم۔ نہیں
یؤمنوا۔ وہ یقین کرتے
بہ۔ اس پر
اول۔ پہلی
مرۃ۔ بار
و۔ اور
نذرھم۔ ہم چھوڑ دیں گے ان کو
فی۔ میں
طغیانھم۔ ان کی سرکشی
یعمھون۔ بھٹکتے پھریں گے
و۔ اور
لو۔ اگر
انا۔ ہم
نزلنا۔ اتارتے
الیھم۔ ان کی طرف
الملئکۃ۔ فرشتے
و۔ اور
کلمھم۔ ان سے کلام کرتے
الموتی۔ مردے
و۔ اور
حشرنا۔ ہم اکٹھا کرتے
علیھم۔ ان پر
کل۔ ہر
شیء۔ چیز
قبلا۔ سامنے
ما۔ نہ
کانوا۔ وہ تھے
لیؤمنوا۔ کہ وہ یقین کرتے
الا۔ مگر
ان۔ یہ کہ
یشاء۔ چاہے
اللہ۔ اللہ
و۔ اور
لکن۔ لیکن
اکثرھم۔ ان کے اکثر
یجھلون۔ جہالت کرتے ہیں
و۔ اور
کذلک۔ اسی طرح
جعلنا۔ ہم نے بنائے
لکل۔ ہر
نبی۔ نبی کے
عدوا۔ دشمن
شیطین۔ شیطان
الانس۔ انسانوں
و۔ اور
الجن۔ جنوں
یوحی۔ وہ وحی کرتا ہے
بعضھم۔ ان کا بعض
الی۔ طرف
بعض۔ بعض کی
زخرف۔ ملمع کی ہوئی
القول۔ بات
غرورا۔ دھوکہ دینے کو
و۔ اور
لو۔ اگر
شآء۔ چاہتا
ربک۔ تیرا رب
ما۔ نہ
فعلوہ۔ وہ کرتے اس کو
فذرھم۔ پس تو چھوڑ دے ان کو
و۔ اور
ما۔ جو
یفترون۔ وہ بہتان باندھتے ہیں
و۔ اور
لتصغی۔ تاکہ جھکیں
الیہ۔ اس کی طرف
افئدۃ۔ دل
الذین۔ جو لوگ
لا۔ نہیں
یؤمنون۔ یقین رکھتے
بالاخرۃ۔ آخرت پر
و۔ اور
لیرضوہ۔ تاکہ وہ پسند کریں اس کو
و۔ اور
لیقترفوا۔ تاکہ وہ کمائی کریں
ما۔ جو
ھم۔ وہ
مقترفون۔ کمائی کرنے والے ہیں
افغیر۔ کیا سوا
اللہ۔ اللہ کے
ابتغی۔ میں ڈھونڈوں
حکما۔ فیصلہ کرنے والا
و۔ اور
ھو۔ وہ
الذی۔ جس نے
انزل۔ اتارا
الیکم۔ تمہاری طرف
الکتب۔ کتاب
مفصلا۔ تفصیل سے
و۔ اور
الذین۔ جن کو
اتینھم۔ ہم نے دی ان کو
الکتب۔ کتاب
یعلمون۔ وہ علم رکھتے ہیں
انہ۔ کہ یہ
منزل۔ اتارا ہوا ہے
من ربک۔ تیرے رب کی طرف سے
بالحق۔ حق کے ساتھ
فلا۔ پس نہ
تکونن۔ تو ہو
من الممترین۔ شک کرنے والوں سے
و۔ اور
تمت۔ پوری ہو گئی
کلمت۔ بات
ربک۔ تیرے رب کی
صدقا۔ سچائی میں
و۔ اور
عدلا۔ انصاف میں
لا۔ نہیں
مبدل۔ بدلنے والا
لکلمتہ۔ اس کی باتوں کو
و۔ اور
ھو۔ وہ
السمیع۔ سننے والا ہے
العلیم۔ علم والا ہے
و۔ اور
ان۔ اگر
تطع۔ تو کہا مانے
اکثر۔ اکثر
من فی۔ جو لوگ
الارض۔ زمین میں ہیں
یضلوک۔ وہ گمراہ کر دیں تجھ کو
عن۔ سے
سبیل۔ راستہ
اللہ۔ اللہ کے
ان۔ نہیں
یتبعون۔ وہ پیروی کرتے
الا۔ مگر
الظن۔ گمان کی
و۔ اور
ان۔ نہیں
ھم۔ وہ
الا۔ مگر
یخرصون۔ اٹکل پچو باتیں کرتے ہیں
ان۔ بیشک
ربک۔ تیرا رب
ھو۔ وہ
اعلم۔ زیادہ جانتا ہے
من یضل۔ جو گمراہ ہوا
عن۔ سے
سبیلہ۔ اس کا راستہ
و۔ اور
ھو۔ وہ
اعلم۔ زیادہ جانتا ہے
بالمھتدین۔ ہدایت پانے والوں کو
فکلوا۔ پس تم کھاؤ
مما۔ اس سے جو
ذکر۔ نام لیا گیا
اسم۔ نام
اللہ۔ اللہ کا
علیہ۔ اس پر
ان۔ اگر
کنتم۔ تم ہو
بایتہ۔ اس کی آیتوں پر
مؤمنین۔ یقین رکھنے والے
و۔ اور
ما۔ کیا
لکم۔ تمہارے لیے
الا۔ کہ
تاکلوا۔ تم کھاؤ
مما۔ اس سے جو
ذکر۔ نام لیا گیا
اسم۔ نام
اللہ۔ اللہ کا
علیہ۔ اس پر
و۔ اور
قد۔ تحقیق
فصل۔ کھول دیا
لکم۔ تمہارے لیے
ما۔ جو
حرم۔ حرام کیا
علیکم۔ تم پر
الا۔ مگر
اضطررتم۔ تم مجبور ہو جاؤ
الیہ۔ اس کی طرف
و۔ اور
ان۔ بیشک
کثیرا۔ بہت سے
لیضلون۔ وہ گمراہ کرتے ہیں
باھوآئھم۔ اپنی خواہشوں سے
بغیر۔ بغیر
علم۔ علم کے
ان۔ بیشک
ربک۔ تیرا رب
ھو۔ وہ
اعلم۔ زیادہ جانتا ہے
بالمعتدین۔ حد سے بڑھنے والوں کو
و۔ اور
ذروا۔ تم چھوڑ دو
ظھر۔ ظاہر
الاثم۔ گناہ
و۔ اور
باطنہ۔ اس کا پوشیدہ
ان۔ بیشک
الذین۔ جو لوگ
یکسبون۔ کماتے ہیں
الاثم۔ گناہ
سیجزون۔ بدلہ دیے جائیں گے
بما۔ اس کی وجہ سے
کانوا۔ وہ تھے
یقترفون۔ کمائی کرتے
و۔ اور
لا۔ نہ
تاکلوا۔ تم کھاؤ
مما۔ اس سے جو
لم۔ نہیں
یذکر۔ لیا گیا نام
اسم۔ نام
اللہ۔ اللہ کا
علیہ۔ اس پر
و۔ اور
انہ۔ کہ یہ
لفسق۔ نافرمانی ہے
و۔ اور
ان۔ بیشک
الشیطین۔ شیطان
لیوحون۔ وہ وحی کرتے ہیں
الی۔ طرف
اولیآئھم۔ اپنے دوستوں کی
لیجدلوکم۔ تاکہ وہ جھگڑا کریں تم سے
و۔ اور
ان۔ اگر
اطعتموھم۔ تم نے کہا مانا ان کا
انکم۔ کہ تم
لمشرکون۔ شریک کرنے والے ہو
او۔ کیا
من۔ جو
کان۔ تھا
میتا۔ مردہ
فاحییناہ۔ پس ہم نے زندہ کیا اس کو
و۔ اور
جعلنا۔ ہم نے بنایا
لہ۔ اس کے لیے
نورا۔ نور
یمشی۔ وہ چلتا ہے
بہ۔ اس کے ساتھ
فی۔ میں
الناس۔ لوگوں
کمن۔ اس جیسا ہے جو
مثلہ۔ اس کی مثال
فی۔ میں
الظلمت۔ اندھیروں
لیس۔ نہیں
بخارج۔ نکلنے والا
منھا۔ اس سے
کذلک۔ اسی طرح
زین۔ بھلا دکھایا گیا
للکفرین۔ انکار کرنے والوں کو
ما۔ جو
کانوا۔ وہ تھے
یعملون۔ عمل کرتے
و۔ اور
کذلک۔ اسی طرح
جعلنا۔ ہم نے بنائے
فی۔ میں
کل۔ ہر
قریۃ۔ بستی
اکبر۔ بڑے
مجرمیھا۔ اس کے مجرم
لیمکروا۔ تاکہ وہ داؤ کریں
فیھا۔ اس میں
و۔ اور
ما۔ نہیں
یمکرون۔ وہ داؤ کرتے
الا۔ مگر
بانفسھم۔ اپنی جانوں کے ساتھ
و۔ اور
ما۔ نہیں
یشعرون۔ وہ شعور رکھتے
و۔ اور
اذا۔ جب
جآءتھم۔ آئی ان کے پاس
ایۃ۔ کوئی نشانی
قالوا۔ وہ کہتے ہیں
لن۔ ہرگز نہیں
نؤمن۔ ہم یقین کریں گے
حتی۔ یہاں تک
نؤتی۔ ہمیں دیا جائے
مثل۔ جیسا
ما۔ جو
اوتی۔ دیا گیا
رسل۔ رسولوں کو
اللہ۔ اللہ کے
اللہ۔ اللہ
اعلم۔ زیادہ جانتا ہے
حیث۔ جہاں
یجعل۔ وہ رکھے
رسلتہ۔ اپنی رسالت
سیصیب۔ عنقریب پہنچے گی
الذین۔ جن لوگوں کو
اجرموا۔ انہوں نے جرم کیے
صغار۔ ذلت
عند۔ پاس
اللہ۔ اللہ کے
و۔ اور
عذاب۔ عذاب
شدید۔ سخت
بما۔ اس کی وجہ سے
کانوا۔ وہ تھے
یمکرون۔ داؤ کرتے
فمن۔ پس جس کو
یرد۔ چاہے
اللہ۔ اللہ
ان۔ کہ
یھدیہ۔ ہدایت دے اس کو
یشرح۔ کھول دیتا ہے
صدرہ۔ اس کا سینہ
للاسلم۔ اسلام کے لیے
و۔ اور
من یرد۔ جس کو چاہے
ان۔ کہ
یضلہ۔ گمراہ کرے اس کو
یجعل۔ وہ بنا دیتا ہے
صدرہ۔ اس کا سینہ
ضیقا۔ تنگ
حرجا۔ بہت
کانما۔ گویا
یصعد۔ وہ چڑھتا ہے
فی۔ میں
السمآء۔ آسمان
کذلک۔ اسی طرح
یجعل۔ وہ ڈالتا ہے
الرجس۔ عذاب
علی۔ اوپر
الذین۔ جو لوگ
لا۔ نہیں
یؤمنون۔ یقین رکھتے
و۔ اور
ھذا۔ یہ
صرط۔ راستہ
ربک۔ تیرے رب کا
مستقیما۔ سیدھا
قد۔ تحقیق
فصلنا۔ ہم نے کھول دیں
الایت۔ نشانیاں
لقوم۔ لوگوں کے لیے
یذکرون۔ نصیحت پکڑتے ہیں
لھم۔ ان کے لیے
دار۔ گھر ہے
السلم۔ سلامتی کا
عند۔ پاس
ربھم۔ ان کے رب کے
و۔ اور
ھو۔ وہ
ولیھم۔ ان کا دوست ہے
بما۔ اس کی وجہ سے
کانوا۔ وہ تھے
یعملون۔ عمل کرتے
و۔ اور
یوم۔ جس دن
یحشرھم۔ وہ اکٹھا کرے گا ان کو
جمیعا۔ سب
یمعشر۔ اے گروہ
الجن۔ جنوں کے
قد۔ تحقیق
استکثرتم۔ تم نے بنا لیا
من الانس۔ انسانوں سے
و۔ اور
قال۔ کہیں گے
اولیؤھم۔ ان کے دوست
من الانس۔ انسانوں سے
ربنا۔ اے ہمارے رب
استمتع۔ فائدہ اٹھایا
بعضنا۔ ہم میں سے بعض نے
ببعض۔ بعض سے
و۔ اور
بلغنا۔ ہم پہنچے
اجلنا۔ اپنی میعاد کو
الذی۔ جو
اجلت۔ تو نے مقرر کی
لنا۔ ہمارے لیے
قال۔ فرمائے گا
النار۔ آگ
مثوکم۔ تمہارا ٹھکانا ہے
خلدین۔ ہمیشہ رہنے والے
فیھا۔ اس میں
الا۔ مگر
ما۔ جو
شآء۔ چاہے
اللہ۔ اللہ
ان۔ بیشک
ربک۔ تیرا رب
حکیم۔ حکمت والا ہے
علیم۔ علم والا ہے
و۔ اور
کذلک۔ اسی طرح
نولی۔ ہم ساتھی بنا دیتے ہیں
بعض۔ بعض
الظلمین۔ ظالموں کے
بعضا۔ بعض کو
بما۔ اس کی وجہ سے
کانوا۔ وہ تھے
یکسبون۔ کماتے
یمعشر۔ اے گروہ
الجن۔ جنوں کے
و۔ اور
الانس۔ انسانوں کے
الم۔ کیا
یاتکم۔ نہیں آئے تمہارے پاس
رسل۔ رسول
منکم۔ تم میں سے
یقصون۔ وہ بیان کرتے تھے
علیکم۔ تم پر
ایتی۔ میری آیتیں
و۔ اور
ینذرونکم۔ وہ ڈراتے تھے تم کو
لقآء۔ ملنے
یومکم۔ تمہارے دن کا
ھذا۔ یہ
قالوا۔ وہ کہیں گے
شھدنا۔ ہم گواہی دیتے ہیں
علی۔ اوپر
انفسنا۔ اپنی جانوں کے
و۔ اور
غرتھم۔ انہیں دھوکہ دیا
الحیوۃ۔ زندگی
الدنیا۔ دنیا کی
و۔ اور
شھدوا۔ وہ گواہی دیں گے
علی۔ اوپر
انفسھم۔ اپنی جانوں کے
انھم۔ کہ وہ
کانوا۔ تھے
کفرین۔ انکار کرنے والے
ذلک۔ یہ
ان۔ اس لیے کہ
لم۔ نہیں
یکن۔ ہے
ربک۔ تیرا رب
مھلک۔ ہلاک کرنے والا
القری۔ بستیوں کو
بظلم۔ ظلم کے ساتھ
و۔ اور
اھلھا۔ ان کے رہنے والے
غفلون۔ بے خبر ہوں
و۔ اور
لکل۔ ہر ایک کے لیے
درجت۔ درجے ہیں
مما۔ اس سے جو
عملوا۔ انہوں نے عمل کیے
و۔ اور
ما۔ نہیں
ربک۔ تیرا رب
بغفل۔ بے خبر
عما۔ اس سے جو
یعملون۔ وہ عمل کرتے ہیں
و۔ ا

قال - کہا
اکبر - بہت بڑا ہے
یقوم - اے میری قوم
تشرکون - جو شریک بناتے ہو تم
وجھی - اپنے چہرے کا
السموات - آسمان
و - اور
ما - نہیں ہوں
و - اور
انا - میں
من المشرکین - مشرکوں سے
و - اور
ا - کیا
اللہ - اللہ کے
و - اور
تشرکون - شریک ٹھہراتے ہو تم
ان - یہ کہ
یشاء - چاہے
ربی - میرا رب
ا - کیا
و - اور
تتذکرون - نصیحت حاصل کرتے ہو تم
و - اور
تشرکتم - شریک کیا
ینزل - اتاری
فای - تو کون سا
ان - اگر
امنوا - ایمان لائے
ابنا ئھم - اپنے ایمان کو
الامن - امن ہے
ھم - وہ
مھتدون - ہدایت والے ہیں۔

ھذا - یہ
فلما - پھر جب
افلت - غروب ہو گیا
قال - تو کہا
ھذا - یہ
ربی - میرا رب ہے
افلت - غروب ہو گیا
بری ء - بیزار ہوں
انی - بیشک میں نے
للذی - اس اللہ کی طرف جس نے
الارض - زمین
انا - میں
قومہ - اس کی قوم نے
فی - مجھ سے
قد - بیشک
اخاف - ڈرتا ہیں
بہ - اس کے
و - اور
لا - نہیں
تشرکون - شریک ٹھہراتے ہو تم
ان - یہ کہ
یشاء - چاہے
کل - ہر
شیء - چیز کو
علما - علم میں
ما - اس سے
لا - نہیں
باللہ - اللہ کے ساتھ
بہ - اسکے ساتھ
الفریقین - دونوں فریقوں سے
و - اور
بظلم - شرک سے
و - اور

ربی - میرا رب ہے
وسع - گھیر لیا ہے
علما - علم میں
تتذکرون - نصیحت حاصل کرتے تم
ما - اس سے
لا - نہیں
اشرکتم - شریک کیا
ما - جو
الا - مگر
ربی - میرا رب
شیء - چیز کو
تتذکرون - نصیحت حاصل کرتے تم
اخاف - ڈروں میں
و - اور
اشرکتم - شریک بناتے تم نے
تخافون - ڈرتے تم
انکم - کہ تم نے
لم - نہیں
سلطانا - کوئی دلیل
بالامن - امن کا
الذین - وہ جو
یلبسوا - ملایا انہوں نے
ایمانھم - اپنے ایمان کے ساتھ
لھم - ان کے لیے
الامن - امن ہے
ھم - وہ
مھتدون - ہدایت والے ہیں۔

ھذا - یہ
ربی - میرا رب ہے
اکبر - بہت بڑا ہے
فلما - پھر جب
افلت - غروب ہو گیا
قال - تو کہا
یقوم - اے میری قوم
انی - بیشک میں
بری ء - بیزار ہوں
انی - بیشک میں نے
وجھت - رخ کیا
وجھی - اپنے چہرے کا
للذی - اس اللہ کی طرف جس نے
السموات - آسمان
و - اور
الارض - زمین
حنیفا - ایک رخ ہو کر
و - اور
ما - نہیں ہوں
انا - میں
من المشرکین - مشرکوں سے

marfat.com

مختصر تفسیر رکوع چاردہم پ۷ سورۃ انعام

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

فرما دیجئے کیا ہم اللہ کے سوا ایسے پوجیں جو نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور پاؤں کے بل رد کر دیے جائیں ہم بعد اس کے کہ ہدایت کی ہمیں اللہ نے مثل اس کے جسے بھلا دے شیطان راہ زمین میں۔ حیران ہے اس کے رفیق اسے راہ پر بلا رہے ہیں کہ ادھر آ۔ فرما دیجئے اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور ہمیں حکم ہوا ہے کہ ہم اس کے لیے گردن رکھیں جو رب ہے سارے جہان کا اور یہ کہ نماز قائم رکھیں اور اسی سے ڈریں اسی کی طرف تمہیں اٹھنا ہے۔

شانِ نزول: عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق قبل از اسلام اپنے والد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو بت پرستی کی طرف بلاتے تھے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس کے معنی یہ ہوئے کہ حضرت صدیق کو یہ جواب بتایا گیا کہ ہمارے لیے اسکی عبادت زیبا نہیں جو ہمیں نفع نہ دے سکے اگر ہم اسے پوجیں اور نقصان نہ پہنچا سکے جبکہ اسے ترک کر دیں معاذ اللہ۔

قُلْ اَنَدْعُوْا۔ فرما دیجئے کیا میں اس کی پوجا کروں۔ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ بیٹے عبدالرحمن کو فرمائیں جو آپ کو عبادت اصنام کی دعوت دے رہا ہے کہ کیا میں اس کی پرستش کروں اللہ کے سوا جو نہ نفع پہنچا سکے یعنی جس میں نہ نفع پہنچانے کی طاقت ہے اگر ہم اسے پوجیں اور نہ نقصان دینے کی استعداد اگر ہم اسے چھوڑ دیں اور صرف تمہارے کہنے سے پلٹ جائیں اپنی ایڑیوں پر یعنی شرک میں پھر پڑ جائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں ہدایت اسلام فرمائی اور ہمیں عبادت اصنام سے بچا لیا۔ اس کی طرح جسے شیطان نے زمین میں راہ بھلا دی۔ مثل اس کے جسے شیطان نے جنگل میں بھلا دیا ہو اور وہ سرکش جن کی قسم سے ہے راہ بھلا دی ہو زمین میں حیران پھر رہا ہو۔ نہیں سمجھ سکتا کہ کیا کرے اس کے لیے دعوت دے رہے ہیں اس کے رفیق ہدایت کی طرف طریق مستقیم کہتے ہیں وہ کہہ رہے ہیں آ ادھر اور شیاطین کی دھوکہ بازی سے بچ۔ اس کی تصریح یہ ہے

marfat.com

کہ شیطان انسان کو اس کے محور صداقت سے گرا تا ہے اور ضلالت اس پر مستولی ہو کر اسے طریق اسلام سے گرا کر خطوات شیطان کا پیرو کر دیتا ہے اور عامۂ مومنین اسے بلاتے ہیں تاکہ وہ ان کی طرف ملتفت ہو۔ فرما دیجئے کہ ہدایت اللہ ہی کی ہدایت ہے اور وہ ایک ہے اور ما سوا اس کے گمراہی ہے اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کے لیے گردن رکھ دیں جو سارے عالموں کا رب ہے اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرتے رہو اور وہی ہے جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے۔

خلاصہ مفہوم یہ ہے کہ

اس آیت کریمہ میں حق و باطل کی دعوت دینے والوں کی ایک تمثیل بیان فرمائی گئی کہ جس طرح ایک مسافر اپنے رفیقوں کے ساتھ تھا کہ جنگل میں غول بیابانی یعنی بھوتوں اور شیطانوں نے اسے راستہ سے بہکا دیا اور اسے بچا دیا کہ منزل مقصود کی یہی راہ ہے اس کے رفیق اسے منزل مقصود کی راہ راست کی طرف بلانے لگے وہ حیران و ششدر ہو کر رہ گیا کہ کدھر جائے۔

انجام یہ ہوا کہ اگر وہ غلط راہ پر چل دیا تو ہلاک ہوگا اور رفیقوں کا کہا مانتے تو سلامت رہے گا منزل مقصود مل جائے گی۔

یہی حال اس شخص کا ہے جو

طریقہ اسلام سے بہکا اور گمراہی کی طرف چل دیا مسلمان اسے راہ راست پر بلاتے رہے اگر یہ انکی آواز پر لبیک کہے تو راہ پا جائے ورنہ ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى کا یہی مفہوم ہے کہ جو طریق اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو واضح کیا وہی ہدایت ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ باطل و گمراہی ہے۔ یہی مفہوم علامہ آلوسی نے روح المعانی میں بیان فرمایا۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَیَوْمَ یَقُوْلُ كُنْ فَیَكُوْنُ ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ؕ۔ اور وہ وہی ہے جس نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ اور جس روز وہ کہے گا کہ ہو جا تو بس ہو جائے گا اسی کا فرمان ہے حق اور اسی کی حکومت اور ملک ہوگا جس دن پھونکا جائے گا صور وہ جاننے والا ہے چھپی چیز کا اور ظاہر چیز کا اور وہی ہے حکمت والا اور سب کچھ جاننے والا۔

ہُوَ سے اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے۔ الَّذِیْ سے اس کی شان مراد ہے۔ خَلَقَ کا معنی پیدا کرنا نیست سے ہست کر دینا بالحق۔ بمعنی بالحق۔ یعنی اللہ تعالیٰ وہ قدرت والا ہے جس نے آسمان و زمین

marfat.com

حکمتوں سے بھرپور پیدا فرمائے۔ یَوْم یعنی وقت ہے کیونکہ قیامت میں دن ہوگا نہ رات۔ کُن سے مراد ارادہ ہے۔ یکون۔ تمام فنا شدہ اشیاء کا دوبارہ آنا جیسا کہ صور کے نفخہ پر ہوگا۔

اور وہی ہے جس نے آسمان و زمین بنائے اپنی حکمت سے اور فنا شدہ چیزوں کو حکم کرے گا ہو جاؤ تو وہ ہو جائیں گی اور اسی کی بات حق ہے اور اسی کے لیے تمام ملک ہے جبکہ صور پھونکا جائے گا اور ہر چھپے اور ظاہر کا جاننے والا وہی حکمت والا خبردار ہے۔ اعادہ۔ احیاء اور حساب اور جزا میں۔ خلاصہ مفہوم آیات یہ ہے کہ

اس کی قدرت کاملہ اور اس کا علم محیط ہے اور اسکی حکمت و صنعت ظاہر ہے اس کے حضور تمام کو بھی کوئی دعوی سلطنت کرنے والا نہ ہوگا۔ تمام جابر ظالم اور دنیا کی سلطنت پر فرعونیت کا غرور کرنے والے دیکھیں گے کہ دنیا میں جو دعاوی سلطنت تھا وہ باطل تھا۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ یاد فرمائیے وہ واقعہ جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر کو کہا۔ یہ نام آپ کے باپ کا ہے یا لقب ہے اس لیے کہ نسب کی جماعت اس کے خلاف ہے ان کی تحقیق میں ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام تارخ ہے۔

تحقیق اسم آزر

تفسیر کبیر میں ہے تارخ بعض نے تح سے لکھا ہے اور بعض نے خ سے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تاریخ کبیر میں لکھتے ہیں ابراہیم بن آزر توریت میں ہے اس بنا پر یہ ماننا پڑے گا کہ حضرت ابراہیم کے والد کے دو نام ہیں آزر اور تارخ جیسے یعقوب اور اسرائیل۔ دو نام ایک آدمی کے ہو سکتے ہیں۔

اور ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آزر نام ہو اور تارخ لقب ہو اس لیے کہ قرآن کریم نے آزر ہی نام بتایا ہے۔ اگرچہ فن نسب کے ماہر اور مورخین تارخ ہی بتا رہے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ دوسرے درجہ میں ملتے ہیں۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ احبار یہود و انصاری سے سن کر فن نسب کے جاننے والوں نے یہ لکھا ہو۔ مگر قرآن کریم آزر ہی فرماتا ہے۔ لہذا اسرائیلیات کی روایات ہمارے تحقیق معتبر نہیں ہیں۔

marfat.com

ایک قول ہے تارح۔ تا۔ را۔ حا کے ساتھ علامہ طیبی نے اسے نقل کیا اور وہ قاموس کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ اس میں یہ بھی ہے کہ آزر ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے اور تارح آپ کے والد کا نام ہے۔

اور یہ وہ قول ہے جسے شیخ مفسر نے اپنے ان رسالوں میں بیان کیا جس میں انہوں نے ایمان آباء الکرام کا ثبوت دیا ہے۔ اب علامہ آلوسی کی تحقیق روح المعانی سے ملاحظہ ہو۔

آزر بروزن آدم نام عجمی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا اور یہ ایک قریہ کے رہنے والے سواد کوفہ میں۔

زجاج کہتے ہیں کہ فن نسب کے ماہر اس میں بالکل اختلاف نہیں اس امر میں کہ ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارح تھا۔ تا۔ الف۔ را مفتوح اور جاء آخر میں اور خ کے ساتھ بھی مروی ہے۔

ابن منذر بسند صحیح ابن جریج سے راوی ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تیرح یا تارح تھا۔ اور ابن ابی حاتم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام یازر تھا اور ان کی والدہ کا نام مشلی۔ اور آزر کوئی نام نہیں۔

اور مجاہد اور سعید بن مسیب وغیرہ اس طرف ہیں اور بہت سے اختلافی اقوال ہیں۔ چنانچہ پانچ قول وہ لکھتے ہیں۔

اول یہ کہ آزر لقب ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا

دوسرا قول یہ ہے کہ آزر ابراہیم علیہ السلام کے دادا کا نام ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ آزر ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے اور چچا دادا کو مجازاً باپ کہتے ہیں

چوتھا یہ کہ آزر نام بت کا ہے۔ یہ ابن عباس اور سدی اور مجاہد سے مروی ہے رضی اللہ عنہم

پانچواں قول یہ ہے کہ آزر لفظ وصف ہے اس کے معنی خطا کار کے ہیں۔

سلیمان تیمی سے منقول ہے کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ آزر کے معنی اعوج یعنے کبڑے کے ہیں۔

بعض کے نزدیک شیخ ہرم یعنی بہت بڈھے کے معنی میں ہیں۔ خوارزمی ایسے ایسے بہت سے اقوال کے بعد فرماتے ہیں۔

محمد بن کعب قرظی سے نقل فرماتے ہیں انہ یقال للخال والد وللعم والد کہ ماموں بھی باپ ہے اور چچا بھی باپ ہے۔

اور اکثر بات تعقیب کی اس طرف ہے کہ آزر آپ کے چچا کا نام ہے اور باپ کا اطلاق چچا پر

marfat.com

ہوتا ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ میں کہ باقر کو وہ تھے جبکہ یعقوب علیہ السلام پر موت آئی اور جب انہوں نے اپنی اولاد سے پوچھا کہ کسے پوجو گے میرے بعد بولے ہم پوجیں گے تیرے رب کو اور تیرے باپ کے رب کو ابراہیم اسمٰعیل اسحٰق کے رب کو اس میں اطلاق اب وجد وعم پر بھی ہے۔

پھر محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں کہ محاورہ میں ماموں کو بھی باپ کہتے ہیں اور چچا بھی باپ کے بجائے ہوتا ہے۔

پھر فرماتے ہیں وفی الخبر دعوا علی ابی العباس (حدیث میں ہے ابوالعباس پر رد کیا) اور اس کی بعض نے اس دعوی کی تائید کی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد ہرگز کافر نہ تھے اور جو کافر تھا وہ آپ کا چچا تھا۔ اس روایت کو ابن المنذر نے اپنی تفسیر میں سند صحیح سے اخراج کیا۔

اور سلیمان بن عمرو سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں جب مشرکین (عراق نے) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنا چاہا تو انہوں نے لکڑیاں جمع کرنی شروع کیں۔ یہاں تک کہ ایک بڑھیا بھی لکڑیاں جمع کرنے کے لیے آمادہ ہوئی۔ تو جب آپ کو یقین ہو گیا کہ یہ لوگ آگ میں ضرور ڈالیں گے تو آپ نے حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھا۔ جب آپ کو آگ میں ڈال دیا گیا تو اللہ تعالے کی طرف سے حکم آیا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ تو وہ آگ سرد ہو گئی۔ تو آپ کا چچا کہنے لگا کہ یہ میری وجہ سے ایسا ہوا تو اللہ تعالے نے ایک شرارہ اس آگ سے بھیجا جو اس کے پیر پر پڑا اور اسے جلا دیا۔

محمد بن کعب اور قتادہ اور مجاہد اور حسن وغیرہم سے ایک روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کے لیے برابر استغفار کرتے رہے حتی کہ وہ مر گیا۔ جب مر گیا تو ظاہر ہوا وہ مسلمان نہ تھا تو پھر استغفار نہ کی اور اس کے مرنے کے بعد ہجرت فرمائی۔

آگ کا واقعہ ملک شام میں ہوا۔ پھر آپ مصر میں آ گئے۔ انتہی ملخصا

اس تمام بیان کی روشنی میں خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ آزر اور تارخ اور تارح یہ سب آپ کے چچا کے نام تھے اور باپ ہونے کی ایک روایت محمد بن کعب کی ہے تو اکثریت کے فیصلہ کو قابل ترجیح ماننا لازم ہے۔

اب ہم اصل مضمون تفسیر عرض کرتے ہیں۔ اول ترجمہ مضمون گذشتہ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ لِاَبِیْہِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِھَۃً سے نقل ہو چکا ہے وہ عرض ہے۔

اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِھَۃً ۔ یہ استفہام توبیخی ہے۔ اتخذ۔ استفہام انکار کے معنی میں بنانا۔ اصنام

marfat.com

جمع صنم جاندار مجسمہ کو کہتے ہیں۔ یعنی آپ نے فرمایا کیا بتوں کو خدا ٹھہراتے ہو۔ حالانکہ وہ الوہیت کے مستحق نہیں۔

اِنِّیْ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی ہوئی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں۔

وَكَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ ۔ نُرِی میں رویت آنکھ سے دیکھنا مراد ہے۔ اور ایسے ہی ہم دکھاتے ہیں جیسے شرک کی قباحت بصارت و بصیرت سے دکھائی ابراہیم کو

مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ ملکوت مصدر ہے اس کے معنی پوری ملکیت اور پورا قبضہ ہے ظاہری چیزوں کا اور باطنی چیزوں کی ملکیت۔ زمین و آسمان کی ملکیتیں۔

یعنی بطور لطائف مخلوق سماوی و ارضی کا معائنہ کرایا۔ مجاہد کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمان منکشف فرمائے تو جو کچھ ان میں تھا سب ملاحظہ کیا حتیٰ کہ آپ کی نظر عرش الٰہی پر پہنچی پھر ساتوں طبقات ارضی کھول دیے حتیٰ کہ جو کچھ اس میں ہے سب ملاحظہ فرمایا۔

وَلِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ۔ یعنی آنکھوں دیکھا یقین تاکہ عین الیقین حاصل ہو جائے۔ اور یہ انکشاف اس حکمت کی وجہ سے تھا کہ جس موجود پر یقیناً ایمان و ایقان تھا اس پر عیاناً اطمینان قلب حاصل ہو جائے۔ اب اول ولادت و نشو و نما ابراہیم علیہ السلام سمجھ لیجئے تاکہ آئندہ آیات اچھی طرح سمجھ میں آسکیں۔

واقعہ ولادت سیدنا ابراہیم علیہ السلام

علامہ بغوی اور دیگر ارباب سیر تحریر فرماتے ہیں کہ نمرود بن کنعان ایک جابر ظالم بادشاہ گذرا ہے یہ وہ بادشاہ ہے جس نے سب سے پہلے تاج سر پر رکھا اور اس نے خدائی کا دعوے کر کے لوگوں سے اپنی پرستش کرائی۔ یہ دربار میں منجم اور کاہنوں کو کثرت سے رکھا کرتا تھا اور اس کے زمانہ میں فن نجوم پوری ترقی پر تھا۔ اس نے ایک رات خواب دیکھا کہ ایک ستارہ طلوع ہوا جس کی روشنی سے آفتاب و ماہتاب بے نور نظر آتے ہیں۔ یہ دیکھ کر اسے بیحد خوف طاری ہوا اس نے نجومیوں کو جمع کر کے ان سے اس خواب کی تعبیر مانگی۔

کاہنوں نے حساب کر کے اسے بتایا کہ اس سال تیری قلمرو میں ایک لڑکا پیدا ہونے والا ہے

marfat.com

جو تیری سلطنت کے [illegible] ان کا موجب ہوگا: تیرے دین پر چلنے والے ہلاک ہو جائیں گے۔

یہ تعبیر سنکر [illegible] نت پریشان ہوا۔ اور

اس نے حکم دیا کہ اس سال جو لڑکا پیدا ہو اسے فوراً قتل کر دیا جائے اور مرد عورت علیحدہ رہیں اس حکم کی تعمیل کرانے کے لیے ایک محکمہ قائم کر دیا۔

مگر تقدیرات کا ٹالنا انسانی مقدرت میں نہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ جن کا نام شمکی تھا حاملہ ہوئیں۔ منجموں نے نمرود کو اس کی بھی خبر دے دی کہ وہ بچہ عمل میں آگیا ہے بہت کچھ چھان بین کی مگر پتہ نہ چلا۔ ایک وجہ یہ بھی تھی کہ والدہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کس نوعمر تھیں۔ آپ کا حمل پہچانا ہی نہ جاتا تھا جب زمانہ ولادت قریب آیا تو آپ اس تہ خانہ میں چلی گئیں جو آپ کے والد نے شہر سے باہر کھدوا کر بنایا تھا۔

وہاں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کی والدہ آپ کو وہیں چھوڑ کر دروازہ پتھروں سے بند کر آتیں۔ اور روزانہ دودھ پلانے تشریف لے جاتیں۔ آپ جب وہاں پہنچتیں تو دیکھتیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سر انگشت چوس رہے ہیں اور ان سے دودھ نکل رہا ہے۔ روح البیان میں اس واقعہ میں یہ اور بتایا کہ آپ کی پانچوں انگلیوں میں اللہ تعالیٰ نے شہد، پانی، دودھ، گھی وغیرہ کے فوائد عطا فرما دیے تھے۔

آپ کی نشوونما اتنی تیز تھی کہ ایک ماہ میں آپ عام بچوں کے ایک سال بڑھنے کے برابر آپ کی نمو ہوتی تھی۔

اس میں اختلاف ہے کہ آپ اس تہ خانہ میں سات برس رہے یا تیرہ برس یا انیس برس بہر حال انبیاء کرام کے متعلق تو یہ عقیدہ مسلمہ ہے کہ وہ ابتدائے ولادت سے تمام عمر میں عارف الٰہی ہوتے ہیں اور ہر قسم کی معصیت تک سے معصوم و محفوظ رہتے ہیں پھر شرک کا تو ذکر ہی بیکار ہے۔

جس شہر میں آپ کی ولادت ہوئی اس کا نام ازر تھا۔ بیسویں صدی کے آغاز میں آثار قدیمہ کے ماہرین نے کھدائی کر کے اسکو برآمد کر لیا۔ لیونارڈ وولے نے اپنی کتاب جو لندن میں ۱۹۲۲ء میں شائع ہوئی تھی اس میں لکھا ہے کہ ۲۰۰۰ قبل مسیح جو حضرت ابراہیم کے ظہور کا زمانہ تسلیم کرتے ہیں کہ شہر ازر کی آبادی ڈھائی لاکھ تھی۔ بڑا صنعتی اور تجارتی مرکز تھا ملک کی اکثر آبادی کا پیشہ صنعت و تجارت تھا۔ ازر کے کتبات میں تقریباً پانچ ہزار خداؤں کے نام ملتے ہیں ہر شہر کا ایک خاص محافظ خدا ہوتا تھا جو ابو البلد یا ہادی کہا جاتا تھا۔ ازر کا رب البلد چاند دیوتا تھا۔ دوسرا بڑا شہر

marfat.com

مرتبہ تھا اس کا اب البلد شماش سورج دیوتا تھا ان کے ماتحت چھوٹے چھوٹے ستارے سیاروں کو خدا مانتے تھے۔ ازکا شاہی خاندان حضرت ابراہیم کے زمانہ میں ازغو تھا جس کا عربی نام نمرود تھا۔

ایک روز آپ نے اپنی والدہ سے دریافت کیا کہ ہمارا رب کون ہے؟ ماں نے جواب دیا میں ہوں ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا آپ کا رب کون ہے کہا تمہارے والد۔

آپ نے کہا میرے والد کا رب کون ہے اس پر انہوں نے کہا خاموش رہو۔ زیادہ سوال نہ کیا کرو۔ آپ خاموش ہو گئے۔

پھر مثلی آپ کی والدہ اپنے شوہر کے پاس آئیں اور کہا جس لڑکے کی نسبت یہ مشہور ہے کہ وہ زمین والوں کا دین بدل دے گا۔ میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ وہ یہی تمہارا فرزند ہے اور پھر جو گفتگو ہوئی تھی سب اس کو سنائی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہوش سنبھالتے ہی توحید کی حمایت اور عقائد کفریہ کا ابطال شروع فرما دیا تھا۔

ایک روز اس تہ خانہ کے روشندان سے رات میں آپ نے زہرہ یا مشتری ستارہ کو دیکھا تو اقامت حجت شروع کر دی۔

اس زمانہ کے لوگ بت اور کواکب پرستی کرتے تھے۔

آپ نے ایک نہایت نفیس اور دل نشین پیرایہ میں انہیں نظر و استدلال کی طرف راہنمائی فرمائی جس سے وہ

اس نتیجہ پر پہنچے کہ عالم تمام حادث ہے وہ آپ نہیں ہو سکتے بلکہ وہ موجد و مدبر کا ہر مرحلہ میں محتاج ہے جس کی قدرت و اختیار سے اس میں تغیر ہوتے رہتے ہیں۔

چنانچہ آپ کی تبلیغ کی ابتدا اس طرح شروع ہوئی۔ حیث قال تعالیٰ۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ۔ پس جب تاریک ہو گئی اوپر ان کے رات تو دیکھا تارا فرمایا کیا یہ ہے رب میرا۔

جب رات اندھیری آ گئی اس پر تو ستارہ دیکھا وہ زہرہ تھا یا مشتری اور ابراہیم علیہ السلام کے باپ یعنی چچا اور اس کی قوم بت پوجتے تھے اور سورج اور چاند ستاروں کی پرستش کرتے تھے تو آپ نے چاہا کہ انہیں ان کی غلطی پر متنبہ فرما دیں اور انہیں نہایت لطیف پیرایہ سے عقلی دلائل سے سمجھا دیں کہ یہ سب حادث ہیں دیکھو طلوع ہو کر غروب ہو رہے ہیں ان کا طلوع و غروب اور ایک

marfat.com

جگہ سے نکل کر دوسری جگہ غائب ہو جاتا بتا رہا ہے کہ یہ معبود نہیں ہو سکتے۔ آپ نے فرمایا یہ سب ہیں لیکن تمہارے زعم باطل میں کیا یہی رب ہیں گویا آپ نے انہیں ڈانٹا فرمایا۔ مگر عربی محاورات میں حرف استفہام نعت صوت میں ہی مکتفی ہو جاتا ہے جیسا کہ اردو میں بولتے ہیں کیا تم جا رہے ہو کی بجائے جا رہے ہو لیطرز خاص استفہاماً بول دیتے ہیں۔

فَلَمَّا اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ۔ پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا میں پسند نہیں کرتا ڈوب جانے والوں کو۔

تو جب وہ ڈوب گیا اور غائب ہو گیا تو آپ نے فرمایا ڈوبنے والا مجھے خدائی کے لیے پسند نہیں یعنی وہ خدا مجھے پسند نہیں جو متغیر ہوں ایک حال سے دوسرے حال میں بدل جائیں رب تو وہی ہے جو الآن کما کان ہے یہ تبدل و تغیر صفت اجسام ہے۔

فَلَمَّا رَاَی الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّا اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ۔ تو جب چاند دیکھا چمکتا ہوا فرمایا اسے میرا رب بتاتے ہو جب ڈوب گیا تو فرمایا اگر میرا رب ہدایت نہ کرتا تو میں بھی انہیں گمراہوں میں ہوتا۔

اس بیان میں اپنی قوم کو تنبیہاً فرمایا کہ جو چاند سورج ستاروں کو خدا ٹھہراتے وہ گمراہ ہے اور یہاں چاند کے بزوغ کو ظاہر نہیں فرمایا بلکہ اس کا افول ظاہر فرمایا اگرچہ بزوغ اور افول دونوں میں انتقال کی کیفیت ہے ایک حال سے دوسرے حال میں بدلنے سے اور ظاہر ہے کہ ایسی کیفیت الوہیت کے خلاف ہے۔

فَلَمَّا رَاَی الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۔ تو جب سورج چمکتا دیکھا فرمایا اسے میرا رب کہتے ہو شمس مؤنث غیر حقیقی ہے اس کے لیے مذکر و مؤنث کے دونوں صیغے استعمال کیے جا سکتے ہیں یہاں ہذا مذکر لایا گیا۔ اس میں تعلیم ادب ہے کہ لفظ رب کی رعایت کے لیے لفظ تانیث نہ لایا گیا۔ اور اسی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی صفت میں لفظ علام آیا ہے نہ کہ علامۃ جیسے علام الغیوب۔

هٰذَآ اَكْبَرُ ۔ یہ تو ان سب سے بڑا ہے۔

فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۔ تو جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا اے قوم میں بیزار ہوں ان چیزوں سے جنہیں تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو۔

یعنی ان اجرام کو اللہ کا شریک بناتے ہو اس تقریر میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

marfat.com

ثابت کر دیا کہ ستاروں میں چھوٹے بڑے تک کوئی بھی رب ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور ان کا آلہ ہونا باطل ہے اور قوم جس شرک میں مبتلا تھی آپ نے اس سے بیزاری کا اظہار فرمایا اور اس کے بعد دین حق کا بیان فرمایا جو آگے آتا ہے۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۔ میں نے اپنا متہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے۔ اور اس کے لیے جس کا وجود ان مخلوقات کا منشی اور صانع ہے حنیفاً سب سے اور تمام ادیان سے منحرف ہو کر ایک اسی کا بندہ ہوں۔

وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۔ اور میں مشرکوں کے ساتھ نہیں۔

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۔ اور جھگڑنے لگی ان کی قوم آپ سے کہا کیا جھگڑتے ہو مجھ سے اللہ کے بارے میں حالانکہ اس نے ہدایت دیدی ہے مجھے اور میں نہیں ڈرتا ان سے جنہیں تم شریک بناتے ہو اس کا مگر یہ کہ چاہے میرا ہی پروردگار کوئی تکلیف پہنچانا گھیرے ہوئے ہے میرا رب ہر چیز کو اپنے علم سے تو کیا تم نصیحت قبول نہ کرو گے۔

اور ان کی قوم ان سے جھگڑنے لگی توحید الٰہی اور نفی شرک میں آپ نے فرمایا کیا جھگڑتے ہو مجھ سے اللہ کے بارے میں اس کی توحید پر وہ مجھے راہ بتا چکا توحید کی اور جب مشرکین نے آپ کو ڈرایا کہ ہمارے معبود آپ کو کسی مصیبت میں ڈال دیں گے تو فرمایا مجھے ان کا ڈر نہیں جنہیں تم بناتے ہو کیونکہ وہ بے جان ہیں ان میں ضرر پہنچانے کی طاقت ہے نہ نفع کی مگر ہاں یہ کہ چاہے میرا رب جو کچھ کیونکہ وہ سب کچھ کرنے پر قادر ہے اور میرے رب کا علم ہر شے کو محیط ہے یعنی بندے کو کوئی ضرر و نفع نہیں پہنچتا مگر اس کے علم سے تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے اور قادر مطلق اور عاجز میں تمیز نہیں کرتے۔

فَكَیْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ اور کیسے ڈروں میں ان سے جنہیں تم نے شریک ٹھہرا رکھا ہے حالانکہ تم نہیں ڈرتے اس سے کہ تم نے شریک بنایا اللہ کے ساتھ اسے کہ نہیں اتاری اللہ نے اس کے متعلق تم پر کوئی دلیل تو تم ہی بتاؤ دونوں فریقوں سے کون زیادہ حقدار ہے امن اور سلامتی کا اگر تم جانتے ہو۔

(تفسیر نسفی ترجمہ) اور میں کیوں کر ڈروں تمہارے شریکوں سے یعنی تمہارے بتوں سے اور تم نہ

marfat.com

الخوف ہیں اس لیے کہ بے جان جماد اور عاجز محض ہیں اور تم نہیں ڈرتے کہ تم نے شریک ٹھہرایا اللہ کا جس کی تم پر اس نے کوئی سند نہ اتاری یعنی انہیں شریک بنانے کی تو دونوں گروہوں میں لائق موحد مشرک میں کون زیادہ حقدار امن ہے عذاب سے اگر جانتے ہو کہ ہم میں سے کون تزکیۂ نفس سے اپنی نجات حاصل کریگا۔ پھر استیناف جواب وسوال کیا۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ

وہ جو ایمان لائے اور نہ ملایا انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم یعنے شرک سے انہیں کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔

یعنی وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی انہیں کے لیے امن ہے اور وہی راہ پر ہیں جیسے صدیق یا کہ رضی اللہ عنہ شرک سے محترز رہے۔

شان نزول: ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بہت پریشان ہوئے اور بارگاہ رسالت پناہ میں عرض کرنے لگے ہم میں کون ایسا ہے جس نے اپنے آپ پر ظلم نہ کیا تو حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہاں ظلم سے مراد گناہ نہیں بلکہ شرک ہے۔ قرطبی

یہاں تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کلام ختم ہوا۔

یا محاورہ ترجمہ پندرھواں رکوع پ۷ سورۃ انعام

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝

یہ ہماری دلیل ہے کہ ہم نے دی ابراہیم کو اس کی قوم پر بلند کریں درجے جس کے چاہیں بے شک تمہارا رب حکمت اور علم والا ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور ہم نے عطا کیے ابراہیم کو اسحٰق اور یعقوب سب کو ہم نے راہ دکھائی اور نوح کو ہدایت کی ہم نے پہلے اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔

marfat.com

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو سب صالحین سے ہیں۔

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۭ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو اور ہر ایک کو فضیلت دی ہم نے زمانہ پر۔

وَمِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

اور کچھ ان کے باپ دادا اور ان کی اولاد اور بھائیوں میں سے اور ہم نے انہیں چن لیا اور راہ دکھائی سیدھی۔

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

یہ اللہ کی ہدایت ہے ہدایت دے اس سے جسے چاہے اپنے بندوں سے اور اگر وہ شرک کرتے تو ضرور اکارت جاتا ان سے جو کرتے ہیں۔

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَاۗءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝

یہ ہیں وہ جنہیں ہم نے کتاب دی اور حکم اور نبوت عطا کی تو اگر منکر ہوں اس سے وہ لوگ تو لے شک لگا رکھی ہے ایسی قوم اس کے لیے جو نہیں اس سے انکار کرنے والی۔

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۡ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ

یہ ہیں وہ جن کو ہدایت کی اللہ نے تو ان کی ہدایت کی راہ چلو۔ فرما دو نہیں مانگتا تم سے اس پر اجرت وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کو۔

حل لغات رکوع ۱۰ پ ۷ سورۃ انعام

و۔اور	تلک۔یہ	حجتنا۔ہماری دلیل تھی	اٰتینا۔دی ہم نے
ھا۔وہ	ابراھیم۔ابراہیم کو	علی۔اوپر	قومہ۔اسکی قوم کے
نرفع۔بلند کرتے ہیں ہم	درجٰت۔درجے	من جس کے	نشاء۔چاہیں
ان بے شک	ربک۔تیرا رب	حکیم حکمت والا	علیم جاننے والا ہے۔

marfat.com

و - اور
وھبنا - عطا کیا ہم نے
لہ - اس کو
اسحٰق - اسحاق
و - اور
یعقوب - یعقوب
کلا - سب کو
ھدینا - ہدایت دی ہم نے
و - اور
نوحا - نوح کو
ھدینا - ہدایت دی ہم نے
من قبل - پہلے سے
و - اور
من ذریتہ - اولاد سے
داؤد - داؤد
و - اور
سلیمان - سلیمان
و - اور
ایوب - ایوب
و - اور
یوسف - یوسف
و - اور
موسیٰ - موسیٰ
و - اور
ھرون - ہارون
و - اور
کذلک - اسی طرح
نجزی - بدلہ دیتے ہیں ہم
المحسنین - نیکوں کو
و - اور
زکریا - زکریا
و - اور
یحییٰ - یحییٰ
و - اور
عیسیٰ - عیسیٰ
و - اور
الیاس - الیاس
کل - سب ہی
من الصلحین - نیکوں سے ہیں
و - اور
اسمٰعیل - اسمٰعیل
الیسع - الیسع
و - اور
یونس - یونس
و - اور
لوطا - لوط کو
کلا - ہر ایک کو
فضلنا - فضیلت دی ہم نے
علی - اوپر
العلمین - جہان والوں کے
و - اور
من ابائھم - ان کے
باپ دادا
و - اور
و - اور
اخوانھم - بھائیوں میں سے
اجتبینھم - چن لیا ہم نے
الیھم - انہیں
و - اور
ھدیٰ - ہدایت دی ہم نے
ھم - ان کو
الی صراط - راہ
مستقیم - سیدھی کی
ذلک - یہ
ھدی - ہدایت ہے
یھدی - ہدایت کرے
بہ - اس سے
اللہ - اللہ کی
من عبادہ - اپنے بندوں سے
یشاء - چاہے
لو - اگر
اشرکوا - وہ شرک کریں
لحبط - تو اکارت ہوں
ما - جو کچھ
کانوا - تھے
یعملون - وہ کرتے
عنھم - ان سے
اولئک - یہ
اتینھم - جنہیں دی ہم نے
الذین - وہ ہیں
و - اور
الکتب - کتاب
الحکم - حکم
بھا - اس سے
النبوۃ - نبوت
ان - تو اگر
یکفر - کفر کریں
ھؤلاء - یہ لوگ

marfat.com

فقد - تو بیشک
لیسوا - کہ نہیں وہ
الذین - وہ جنکو
والوں کی
استلکم - مانگتا ہوں تم سے
ھو - وہ
وکلنا - مقرر کی ہم نے
بھا - اس سے
ھدی - ہدایت کی
اقتدہ - پیروی کرو
علیہ - اس پر
الا - مگر
بھا - اس کے لئے
بکفرین - انکار کرنیوالی
اللہ - اللہ نے
قل - کہہ
اجرا - کوئی مزدوری
ذکر - نصیحت
قوما - ایک قوم
اولئک - یہ ہیں
فبھدا ھم - تو ہدایت
لا - نہیں
ان - نہیں
للعالمین - جہان کے لیے

مختصر تفسیر رکوع ۱۵ پ ۷ سورۃ انعام

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۭ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَمِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

اور یہ ہماری دلیل ہے کہ ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر عطا کی۔ حجت۔ قوی دلیل کو کہتے ہیں یہاں حجت سے وہ ساری دلیلیں مراد ہیں۔ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ۔ ہم نے ابراہیم کو توحید کا علم دار بنایا ان کے ہیبت کو علم اور فہم اور دلائل کی روشنی میں منور کر کے اس کی شان کو بلند کر دیا۔ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۔ بلند کرتے ہیں ہم درجے جس کے چاہیں بے شک تمہارا رب حکیم و علیم ہے۔

اور ہم نے انہیں اسحاق دیا اور یعقوب ان سب کو ہم نے راہ دکھائی اور نوح کو ان سے پہلے راہ دکھائی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکوکاروں کو۔ اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو یہ سب ہمارے نیک بندے ہیں اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی۔ اور ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض

marfat.com

کو اور ہم نے انہیں چن لیا اور راہ دکھائی سیدھی۔

خلاصۂ مفہوم آیات

حضرت سیدنا ابراہیم خلیب الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے درجہ کی بلندی کو تو فرمایا گیا۔ کہ آپ کو علم عقل فہم وفضیلت سے نوازا اور نبوت ورسالت کے ساتھ تقرب خاص عطا فرمایا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ میں اسکی سند ہے کہ انبیاء کرام ملائکہ سے افضل ہیں کیونکہ عالمین اللہ کے سوا تمام موجودات کو شامل ہے۔ فرشتے بھی اس میں داخل ہیں تو جب انہیں تمام جہان والوں پر فضیلت دی گئی تو ملائکہ پر بھی فضیلت ثابت ہوئی۔

یہاں رب العزت جل مجدہ وعز اسمہ نے اٹھارہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمایا اور اس تذکرہ میں باعتبار زمانہ ترتیب دی گئی نہ باعتبار فضیلت۔ اور واو عاطفہ بھی ترتیب کی مقتضی نہیں لیکن جس شان سے انبیاء کرام کے اسماء عظام لائے گئے ہیں اس میں عجیب وغریب لطیفہ ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کی ہر ایک جماعت کو ایک خاص کرامت وفضیلت سے ممتاز فرمایا ہے چنانچہ پہلے جن چار نبیوں کا ذکر ہے وہ اصول انبیاء ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام یہ چار وہ ہیں جن سے اکثر انبیاء کرام پیدا ہوئے اور سب کے نسب انہیں کی طرف جاتے اور ملتے ہیں۔

نبوت کے بعد مراتب عزیزہ میں سے ملک واختیار اور سلطنت واقتدار ہے تو پھر ان کا تذکرہ کیا جنہیں ملک واقتدار ملا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام۔

اس کے بعد بلاء ومصائب پر توفیق صبر یہ بھی ایک خاص درجہ رفیع ہے چنانچہ حضرت ایوب علیہ السلام اس کے ساتھ ممتاز فرمایا۔

پھر سلطنت وملک، موت اور مصائب واآلام پر صبر یہ بھی بڑا بلند درجہ ہے چنانچہ ان کا ذکر فرمایا جنہیں دونوں درجات پر فائز کیا یعنی حضرت یوسف علیہ السلام۔

آپ نے مدتوں مصائب سجن یعنی قید وبند سہے اور صبر کیا پھر نبوت کے ساتھ ملک مصر بھی ان کو عطا ہوا۔

پھر کثرت معجزات وقوت براہین سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو مشرف فرمایا۔

marfat.com

پھر زہد اور ترک دنیا بھی بلند مقام ہے اس سے حضرت زکریا و یحییٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام اور حضرت عیسیٰ و الیاس کو اس کے ساتھ مخصوص فرمایا۔

ان حضرات کے بعد ان انبیاء کا ذکر فرمایا جن کے شرائع متبعین باقی رہے نہ انکی شریعت جیسے حضرت اسمٰعیل۔ حضرت یسع۔ یونس۔ لوط علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اس شان سے تذکرہ انبیاء فرمانے میں ہر ایک کی خصوصیات علیحدہ علیحدہ ذکر آجاتی ہیں۔ اس مضمون کی تائید میں محل کی یہ عبارت ہم نقل کرتے ہیں جس سے حضور کی افضلیت تمام انبیاء پر نکالی ہے۔

(ترجمہ) ان آیات سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام سے افضل ہیں کیونکہ وہ تمام فضائل و کمالات جو انبیاء میں متفرق طور پر تھے ان کی اقتداء کا حکم دے کر وہ کمالات آپ کی ذات میں جمع کر دیے گئے ہیں۔ ان میں سے

حضرت نوح علیہ السلام قوم کی ایذا برداشت کرنے میں یگانہ ہیں۔

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام مخالفت میں بے مثل ہیں۔

اور حضرت اسحاق و یعقوب مصائب برداشت کرنے میں۔

اور حضرت داؤد و سلیمان نعمت پر شکریہ ادا کرنے میں۔

اور حضرت ایوب مصیبت پر صبر کرنے میں۔

اور حضرت یوسف صبر و شکر کرنے میں

اور حضرت موسیٰ شریعت ظاہرہ کے مالک ہونے میں۔

اور حضرات زکریا و یحییٰ و عیسیٰ و الیاس دنیا سے بے رغبت ہونے میں۔

اور حضرت اسمٰعیل وعدے کا سچا ہونے میں

اور حضرت یونس تضرع و عاجزی میں بے مثل ہیں علیہم الصلوات والتسلیمات

اور ان کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انبیاء مذکورین کے اخلاق اپنے اندر پیدا کرنے کی تلقین فرمائی اور اس طرح آپ نے وہ سب کمالات حاصل کیے جو ان انبیاء کرام میں متفرق طور پر موجود تھے۔ ؎

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

پھر آگے فرمایا وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ ہم نے انہیں چن لیا اور سیدھی راہ کی طرف ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝

marfat.com

یہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت ہے راہنمائی کرتا ہے اس کے ساتھ جس کی چاہتا ہے اپنے بندوں سے اور اگر شرک کرتے تو ضرور ضائع ہو جاتا ان سے وہ عمل جو وہ کیا کرتے تھے۔

یہ جن کا تذکرہ ہو چکا ہدایت ہے دین الٰہی کی کہ اپنے بندوں میں جسے چاہے دے اور اگر وہ شرک کرتے باوجود اتنی فضیلت حاصل کر لینے کے تو ضرور انکا کیا اکارت جاتا یعنی ان کے عمل باطل ہو جاتے یہ ہیں جن کو ہم نے کتاب اور حکم یعنی حکمت اور فہم کتاب عطا فرمایا اور نبوت بھی دی جو اعلیٰ مراتب بشریت سے ہے تو اگر یہ لوگ کفر کریں اس سے یعنی کتاب حکمت اور نبوت سے یا آیات قرآن سے یعنی اہل مکہ تو ہم نے اس کے لیے ایک ایسی قوم لگا رکھی ہے یعنی اصحاب رسول یا ہر وہ جو ایمان لا چکا ہو جو کفر بالقرآن والانبیاء نہیں کر سکتی

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی تھی تو انہیں کے طریقہ کی پیروی کرو۔

یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی یعنی انبیاء مذکورین تو تم انہی کی راہ چلو تو اللہ کی طرف سے انہیں کی ہدایت اقتداء کے لیے منتخب کی گئی۔

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ۔ فرما دیجئے میں قرآن پر کوئی تم سے اجرت نہیں مانگتا یعنی وحی تبلیغ رسالت کرنے دعوت توحید دینے میں۔

علامہ نسفی فرماتے ہیں اس میں یہ دلیل ہے کہ تعلیم قرآن و حدیث پر اجرت جائز نہیں اور یہ صحیح ہے لیکن اگر تعلیم قرآن و حدیث بلا اجرت ہو لیکن اوقات تعلیم۔ مقام تعلیم کی پابندی پر اجرت لینا اس کے عدم جواز پر کوئی دلیل نہیں اور اس کی ممانعت بھی کہیں نہیں اور ظاہر ہے کہ عدم ثبوت عدم جواز کو مستلزم نہیں چنانچہ علامہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں۔

یعنی میں کہ زیادہ اجرت نہیں مانگتا جیسے مجھ سے پہلے انبیاء اپنی امت سے اجرت تبلیغ نہیں مانگتے تھے۔ لیکن احسان کے بدلے احساناً اجرت لینا دینا یہ تو مکارم اخلاق اور محاسن افعال سے ہے اس بنا پر اس آیت کریمہ سے فقہاء نے استدلال کیا کہ تعلیم و تبلیغ پر اخذ اجرت جائز ہے اس پر فقہاء نے مفصل مسائل لکھے ہیں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ۔ وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کو ہے۔ اس پر علامہ صاوی فرماتے ہیں (ترجمہ)

اس آیت کریمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت عامہ قیامت تک کے لیے ثابت

marfat.com

ہوتی ہے اور اس سے علماء نے یہ دلیل بھی لی ہے کہ آنحضرت تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں
خلاصہ بیان علامہ صاوی یہ ہے کہ اس آیت کریمہ میں اس امر کی وضاحت ہے کہ حضور کی رسالت
عام رسالت ہے اور قیامت تک کے لیے ہے۔ اور علماء نے اس آیت کریمہ کو حجت
مانا اس امر پر کہ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل
ہیں جتنے فضائل و خصائص فرداً فرداً اور نبیوں میں تھے ان سب کے جامع ہمارے حضور ہیں صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

بامحاورہ ترجمہ رکوع شانزدہم پارہ سوم سورۃ انعام

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ
مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَاۗءَ
بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ
قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ
وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَاۗؤُكُمْ ۭ
قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ
يَلْعَبُوْنَ ۝

اور (یہود نے) اللہ کی قدر نہ جانی جیسے کہ چاہئے
تھی جب بولے نہ اتارا اللہ نے بشر پر کچھ۔
فرما دیجئے کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ
لائے تھے روشن اور ہدایت لوگوں کے لیے
جس کے کہ لیے تم نے بہت سے کاغذ کیے
ظاہر کرتے ہو اور بہت سے چھپاتے ہو اور
تمہیں سکھایا گیا وہ جو تمہیں معلوم نہ تھا اور نہ
تمہارے باپ دادا کو۔ کہو اللہ پھر چھوڑو انہیں
ان کی بحثوں میں غافل۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ
مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ
اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ
وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝

اور یہ کتاب ہے کہ نازل کی ہم نے اسے برکت
والی تصدیق کرتی ان کی جو تمہارے آگے تھیں
اور اس لیے کہ ڈر سناؤ مکہ والوں اور اس کے چاروں
طرف اور جو ایمان لاتے آخرت پر وہ اس پر بھی
ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی حفاظت
کرتے ہیں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو افترا باندھے

marfat.com

كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ ۝

اللہ پر جھوٹا۔ یا کہے مجھے وحی ہوئی اور ہرگز نہیں وحی ہوئی اسے کچھ اور جو کہے عنقریب میں اتارتا ہوں جیسا کہ اتارا اللہ نے اور اگر تم دیکھو کہ اب ظالم سختی میں ہیں موت کی ہیں اور فرشتے پھیلائے ہوئے ہیں ہاتھ کہ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں بدلہ ملے گا عذاب خواری سے بدلہ اس کا کہتے تھے تم بولتے اللہ پر ناحق اور تم تھے اس کی آیتوں سے تکبر کرتے۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُمْ مَا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۝

اور بے شک آئے تم ہمارے پاس اکیلے جیسا ہم نے پیدا کیا تھا تمہیں پہلی بار اور چھوڑ آئے جو مال ہم نے دیا تھا پس پشت اور نہیں دیکھتے ہم تمہارے ساتھ تمہارے سفارشی جن کا تمہیں گمان تھا کہ وہ تمہارے شریک ہیں بے شک قطع ہو گئی تمہاری امید اور غلط ہوئے تم سے تمہارے گمان۔

حل لغات رکوع شانزدہم پ سورۃ انعام

و۔اور	ھادہ	قدروا۔قدر کی انہوں نے	الله۔اللہ کی
حق۔حق	قدر۔قدر	لا۔اس کے کا	اذ۔جبکہ
قالوا۔کہا انہوں نے	ما۔نہیں	انزل۔اتاری	الله۔اللہ نے
علی۔اوپر	بشر۔کسی بندے کے	من۔کوئی	شئی۔چیز
قل۔کہو	من۔کس نے	انزل۔اتاری تھی	الکتاب۔کتاب
الذی۔وہ جو	جاء۔لائے	به۔اسکو	موسیٰ۔موسیٰ
نور۔روشنی	و۔اور	هدی۔ہدایت تھی	للناس۔لوگوں کے لیے

marfat.com

تجعلونہ۔ جسے بنا لیا تم نے
تبدونہا۔ ظاہر کرتے ہو اسے
کثیرا۔ زیادہ
لم۔ تم
لا۔ تم
اٰباؤ۔ باپ دادا
اللہ۔ اللہ نے
قل۔ تو کہہ
ھدیٰ۔ ہدایت
للناس۔ لوگوں کے
تجعلونہ قراطیس۔ بہت سے کاغذات
وتخفون۔ چھپاتے ہو تم
علمتم۔ سکھائے گئے تم
ما۔ جو
انتم۔ تم
ولا۔ اور
آباؤکم۔ تمہارے
قل۔ تو کہہ
اللہ۔ اللہ
ذرھم۔ چھوڑ دو
یلعبون۔ کھیلتے رہیں
انزل۔ اتارا ہم نے
الذی۔ اس کی
تجعلونہ۔ تم کر توڑ لیتے
حولہا۔ اسکے ارد گرد ہیں
یومنون۔ ایمان لاتے ہیں بالاخرۃ۔ آخرت پر
ھم۔ وہ
یحافظون۔ حفاظت کرتے ہیں
ومن۔ اس سے جو
اظلم۔ زیادہ ظالم ہے
کذبا۔ جھوٹ
الی۔ میری طرف
الیہ۔ اسکی طرف
قال۔ کہے
ما۔ اسکی جو
ولو۔ اگر
فی۔ میں
الملٰئکۃ۔ فرشتے
انفسکم۔ اپنی جانوں کو
عذاب۔ عذاب
الھون۔ ذلت کا
قراطیس۔ بہت سے کاغذات
وتخفون۔ چھپاتے ہو تم
ما۔ جو
وانتم۔ تم
وآباؤکم۔ تمہارے
قل۔ تو کہہ
ذرھم۔ چھوڑ دو
یلعبون۔ کھیلتے رہیں
وھذا۔ اور یہ
کتٰب۔ کتاب ہے
انزلنٰہ۔ اتارا ہم نے
مبٰرک۔ برکت والی
مصدق۔ تصدیق کرتی
الذی۔ اس کی
بین یدیہ۔ جو اس سے
ام القریٰ۔ مکہ والوں کو
ومن۔ اور جو
حولہا۔ اسکے ارد گرد ہیں
یومنون۔ ایمان لاتے ہیں
بہ۔ اس پر
علیٰ۔ اوپر
صلوتہم۔ اپنی نمازوں کے
وھم۔ اور وہ
من۔ کون
اظلم۔ زیادہ ظالم ہے
علی۔ اوپر
اللہ۔ اللہ کے
قال۔ کہے
اوحی۔ وحی کی گئی
لہ۔ اس
یوح۔ وحی کی گئی
ومن۔ اور جو
مثل۔ مثل
اللہ۔ اللہ نے
انزل۔ اتارا
ولو۔ اور
ترٰی۔ تو دیکھے
اذ۔ جب
الظٰلمون۔ ظالم ہوں
غمرٰت۔ سختیوں
الموت۔ موت کے
باسطوا۔ پھیلائے ہوں
ایدیہم۔ اپنے ہاتھ
اخرجوا۔ نکالو
الیوم۔ آج
تجزون۔ بدلہ دیے جاؤ گے تم
الھون۔ ذلت کا

marfat.com

بما۔ بسبب اسکے جو
اللہ۔ اللہ کے
کنتم۔ تم تھے
عن آیاتہ۔ اسکی آیتوں سے
و۔ اور
فرادی۔ اکیلے
اول۔ پہلی
ما۔ جو
ظھور۔ پیٹھ
نری۔ دیکھتے ہم
الذین۔ وہ جو
شرکاء۔ شریک ہیں
و۔ اور
کنتم۔ تم تھے
غیر الحق۔ سوائے حق بات کے
نقد۔ بیشک
کما۔ جیسے
مرۃ۔ مرتبہ
خولنکم۔ دولت دی ہم نے تم کو
کم۔ اپنی کے
معکم۔ تمہارے ساتھ
زعمتم۔ خیال کیا تم نے کہ
نقد۔ بیشک
ضل۔ بھول گیا
تزعمون۔ خیال کرتے۔
تفترون۔ کہتے
علی۔ اوپر
و۔ اور
تستکبرون۔ تکبر کرتے
نا۔ ہمارے پاس
خلقتکم۔ پیدا کیا ہم نے تم کو
و۔ اور
شفعاء۔ سفارشی
انہم۔ وہ
تقطع۔ کٹ گئے
عنکم۔ تم سے
ترکتم۔ چھوڑا تم نے
وراء۔ پیچھے
ما۔ نہیں
کم۔ تمہارے
عنکم۔ تمہارے
بینکم۔ تمہارے تعلقات
ما۔ جو

مختصر تفسیر رکوع شانزدہم پ۷ سورۃ انعام

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۝

اور (یہود نے) اللہ کی قدر نہ جانی جب بولے اللہ نے کچھ نہیں اتارا بشر پر۔ فرما دیجئے کس نے اتارا وہ کتاب جو موسیٰ لایا تھا روشنی اور ہدایت لوگوں کے لیے جس کے تم نے بنا لیے کاغذات کہ ظاہر کرتے ہو اور بہت کچھ چھپاتے ہو اور تمہیں سکھایا وہ جو تم نہ جانتے تھے نہ تمہارے باپ دادا کہو اللہ تم پھر انہیں چھوڑ دو اپنی بحثوں میں کھیلتا ہوا۔

شان نزول:۔ ہجرت سے قبل کفار قریش نے یہود کی جماعت کو جن میں مالک بن صیف بھی تھا حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ کرنے کے لیے بلایا۔ مالک بن صیف یہود کا بڑا عالم تھا۔

marfat.com

کفار قریش کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کے سامنے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی معاذ اللہ بے علمی اور بے بسی لوگوں پر ظاہر ہو اور لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بدظن ہو جائیں۔ جب مالک بن صیف مناظرہ کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے حاضر ہوا تو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ اے مالک بن صیف کیا تو توریت جانتا ہے؟

وہ بولا اس وقت یہود سے عرب میں مجھ سے بڑا عالم توراۃ کا کوئی نہیں ہے۔

فرمایا تجھے اس رب کی قسم ہے جس نے موسیٰ علیہ السلام پر توراۃ نازل کی کیا توراۃ میں یہ آیت ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْحَبْرَ السَّمِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ موٹے پادری کو ناپسند کرتا ہے۔

وہ بولا کہ ہاں

فرمایا تو بہت بڑا ہوا موٹا عالم ہے۔ جبکہ توریت تو سرور دو عالم کی آمد کی ہے کہ تو اپنی قوم سے رشوتیں لے کر اور انکو راضی کر کے موٹا ہوا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قَدْ سَمِنْتَ مِنْ مَالِكَ الَّذِیْ تَطْعَمُكَ الْیَهُوْدُ۔ تو ان کا عالم ہے اور موٹا بھی ہے اور یقیناً اس مال سے موٹا ہوا ہے جو یہودی تجھے کھلاتے ہیں۔

یہ سن کر جتنے یہودی آئے ہوئے تھے سب ہنس پڑے۔

حضور نے فرمایا تو مجھ سے مناظرہ بعد میں کرنا پہلے توریت کے حکم سے اپنا ایمان ثابت کر

اس پر مالک گھبرا گیا حضرت عمر کی طرف منہ کر کے کہنے لگا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ اللہ نے کسی بشر پر کچھ نازل نہیں کیا وہ جھوٹا نکلا۔

اس کی اس بکواس پر خود یہود اسے لعنت ملامت کرنے لگے اور بولے کہ تو نے تو توریت کے نزول کا ہی انکار کر دیا۔

وہ بولا کہ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غصہ دلا دیا جس سے اس وقت میں اس قدر غضب سے بھر گیا کہ یہ بات کہہ گیا۔

یہود نے مالک بن صیف کو علیحدہ کر دیا اور اس کی جگہ کعب بن اشرف کو مقرر کیا اس موقعہ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں مالک بن صیف کی تردید کی۔ روح المعانی میں علامہ آلوسی صاحب تفسیر نسفی بھی اس آیت کریمہ پر ایسا ہی لکھتے ہیں۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ۔ اور یہود نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی کہ چاہیئے تھی۔ جب یہ بولے اللہ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا۔ یعنی عرفان الٰہی حق عرفان کے درجہ تک یہود کو نہ ہوا نکبت میں جو اس کی طرف سے بندوں پر ہے جبکہ انہوں نے

marfat.com

انکار کیا بشت رسول سے اور وحی سے حالانکہ یہ اللہ کی سب سے بڑی رحمت ہے اس کے بعد وہی واقعہ بیان کیا جو ہم روح المعانی کے حوالہ سے ذکر کر چکے ہیں پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہود کو یہ جواب دلایا گیا۔

قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِیْرًا وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ۝

فرمائیے کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے روشنی اور ہدایت جسے کر دیے تم نے الگ الگ کاغذ کچھ ظاہر کرتے ہو اور بہت چھپاتے ہو اس سے وہ جو نعمت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہے یعنی اس نور بیت کے ٹکڑے ٹکڑے تاکہ اس سے جو چاہو ظاہر کر دو اور جو چاہو چھپاؤ اور تمہیں وہ کچھ سکھایا گیا اے کتابیو کتاب سے جو نہ تم جانتے تھے نہ تمہارے باپ دادے احکام دینیہ سے اور امور دنیاویہ سے کہئے اللہ، جواب ہے مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ کا کہ وہ انکار کی طاقت نہیں رکھتے۔ پھر انہیں چھوڑ دو اپنی بحثوں میں کھیلتا یعنی باطل پرستی کی دلدل میں دھنسا رہنے دو اللہ خود ان کو کیفر کردار تک پہنچائے گا اب آگے ارشاد ہے۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝

اور یہ کتاب ہے جو اتاری ہم نے اپنے نبی پر صلے اللہ علیہ وسلم برکت والی جس میں بہت منافع اور انوار ہیں تصدیق کرتی ہے ان کتابوں کی جو تم سے پہلے تھیں اور اس لیے کہ تم ڈر سناؤ کو نا فرمایا کہ وہ کتابیں برکتوں کے لیے اور تصدیق ما تقدم من الکتب کے لیے اور ڈرانے کے لیے مکہ والوں کو، مکہ معظمہ کو ام القریٰ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ناف زمین ہے اور تمام بستیوں کا قبلہ ہے اور تمام آبادیوں سے اس کی شان بلند ہے اور جو اس کے گرد ہیں مشرق اور مغرب اور وہ جو ایمان لائے آخرت پر یعنے آخرت پر ایمان لائے اور تصدیق کرتے اور اس سے خوف کرتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں اس پر یعنے اس کتاب قرآن کریم پر تو واضح ہوا کہ اصل دین خوف آخرت ہے جو خوف آخرت رکھے گا وہ اس خوف میں لازمی طور پر ایمان لائے گا اور وہ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں حفاظت صلوٰۃ کی خصوصیت اس لیے کی گئی کہ یہی نشانی ایمان کی اور ستون دین کا ہے جو اس کی حفاظت کرے گا وہ اس کے تمام متعلقات حرام و حلال جائز و ناجائز کی لازمی طور پر خود

marfat.com

حفاظت کریگا۔ (تفسیر نسفی)

اب وہ آیہ کریمہ شروع ہے جس میں

اللہ تعالےٰ کی طرف سے ظالم ترین مرتدین مشرکین کی علامتیں اور ان کی جامع مانع کیفیتیں واضح کی گئیں۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ شَیْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ ۔ اور کون زیادہ ظالم ہے اس سے جو بہتان باندھے اللہ پر جھوٹا یا یہ کہے کہ وحی کی گئی ہے میری طرف حالانکہ نہیں وحی کی گئی اس کی طرف کچھ بھی اور کون زیادہ ظالم ہے اس سے جو کہے کہ میں نازل کرونگا ایسا ہی کلام جیسے نازل کیا اللہ نے۔

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر افترا باندھے جھوٹ وہ مالک بن صیف ہے۔ یا کہے مجھے وحی ہوتی اور اسے کچھ وحی نہ ہوتی اور وہ مسیلمہ کذاب ہے اور جو کہے میں بھی اتارتا ہوں مثل اس کے جیسا اللہ نے اتارا۔ یعنی میں بھی ویسا ہی کلام کروں گا اور اس خیال میں اسے یقین ہوا یہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کا حال ہے یہ کاتب وحی تھا حضور نے اس کے ایک کلام پر تائید فرمادی تھی۔

واقعہ یہ ہے کہ جب آیہ کریمہ ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین ثم جعلنہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ الایۃ خلقا اخر تک جب لکھ لیا تو ابی سرح کی زبان سے فتبارک اللہ احسن الخالقین نکل گیا حضور نے فرمایا یہی لکھ لے اسکے بعد دل میں بھی یہی لفظ آئے۔

تو ابی سرح کے دل میں وسوسہ پیدا ہوا کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم سچے نبی ہیں تو مجھ پر بھی وہی وحی ہوتی جو حضور پر ہوتی اور اگر (معاذ اللہ جھوٹے ہیں) تو میں نے بھی وہی کہا جو حضور نے کہا تھا۔ یہ وسوسہ ایسا مرکوز ہوا کہ آخر مرتد ہو کر مکہ والوں میں جا ملا اور بعد میں اپنی غلطی سے تائب ہو کر قبل فتح مکہ اسلام سے مشرف ہو گیا۔

یا اس سے مراد نضر بن حرث ہے جو کہا کرتا تھا والطاحنات طحنا فالعاجنات عجنا فالخابزات خبزا۔ گویا کہ وہ آیات قرآنیہ پر تمسخر و استہزاء کرتا تھا۔

چنانچہ آیت کے پہلے حصہ کا شان نزول مفسرین نے علیحدہ لکھا اور دوسرے کا علیحدہ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

marfat.com

ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شئی۔ یہ آیت مسیلمہ کذاب کے بارے میں نازل ہوئی جس نے یمامہ علاقہ یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اور قبیلہ بنی حنیفہ کے چند لوگ اسکے دام تزویر میں آگئے تھے۔ یہ کذاب زمانۂ خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں حضرت وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا۔

اس غزوہ کی خبر قرآن پاک نے اس طرح دی ستدعون الی قوم اولی باس شدید اسی غزوہ میں قبیلہ بنی حنیفہ کی ایک خاتون خولہ بنت جعفر گرفتار ہو کر آئیں جو حضرت مولا نے کاتناسف علی الرتضی کے عقد میں آئیں اور محمد بن حنفیہ ان کے بطن سے پیدا ہوئے۔

ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ۔ یہ آیت کریمہ عبداللہ بن ابی سرح کاتب وحی کے حق میں نازل ہوئی جب آیت ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین ثم جعلنہ نطفۃ فی قرار مکین۔ ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما ثم انشانا ہ خلقا اخر فتبارک اللہ احسن الخالقین (پ۱۸۔ ع۱) ابن ابی السرح نے اسے لکھا اور آخر تک پہنچتے پہنچتے تخلیق انسانی کی تفصیل پر مطلع ہو کر بے اختیار اس نے کہا فتبارک اللہ احسن الخالقین حضور نے اس کے لکھنے کا بھی حکم دیا جب وہ لکھ چکا تو وحی میں بھی یہی لفظ آئے اس پر اس کے دل میں شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ محمد بھی وحی آئی اور مرتد ہو گیا۔

حالانکہ اسے سمجھنا تھا کہ نور وحی اور حسن کلام سے آیہ کریمہ کا آخری کلمہ زبان سے جاری ہو جانا بلاوحی بھی ممکن تھا۔ اس میں استعداد کو کوئی دخل نہیں۔ نذر کلام کلیتہ خود بخود آمد مضمون کو بتا دیا جیسے کوئی شاعر کبھی نفیس مضمون سنا رہا ہو تو وہ مضمون خود قافیہ بتا دیتا ہے اور سننے والے شاعر کے کہنے سے پہلے ہی قافیہ پڑھ دیتے ہیں۔ حالانکہ قافیہ پڑھ دینے والے اکثر وہ ہوتے ہیں جو شاعری کی استعداد نہیں رکھتے جیسے

رخ دن ہے یا مہر سما یہ بھی نہیں ہو بھی نہیں　　شب زلف ہے یا مشک ختا یہ بھی نہیں ہو بھی نہیں

سننے کے بعد ریب مطلع جب شروع ہوگا تو خود بخود یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں" سننے والوں کے منہ سے نکل جائے گا۔ مثلاً

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا مگر　　بے پردہ جب وہ رخ ہوا۔ سکر سننے والے بیساختہ

کہہ دیں گے "یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں"۔

marfat.com

یہ قوت کلام کا اثر ہوتا ہے اس میں استعداد و قابلیت کو دخل نہیں

پھر یہاں تو نور وحی اور فیض صحبت نبی سے سینہ میں روشنی آ رہی تھی پھر اگر وحی کا آخری کلمہ فتبارک اللہ احسن الخالقین نکل گیا۔ تو

اس سے یہ گمان کر لینا کہ مجھ پر بھی وحی آئی جہالت خالص اور گمراہی کے سوا اور کیا تھا۔ مرتد ہو جانے کے بعد وہ ایک جملہ بھی ایسا بنانے پر قادر نہ ہوا جو بلاغت قرآنی سے مل سکتا آخر کار زمانہ اقدس ہی میں قبل فتح مکہ پھر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ آگے ارشاد ہے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور اگر تم دیکھو یعنی تم دیکھو گے ان کے ساتھ بروست معاملہ جب ظالم موت کی سختیوں میں ہوں گے یعنی سکرات موت اور اس کی شدتیں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے کہہ رہے ہوں گے نکالو اپنی جانیں یعنی فرشتے ہاتھ بڑھائے ہوئے کہیں گے لاؤ انہیں روحوں کو اور نکالو ہماری طرف اپنے جسموں سے آج تمہیں بدلہ ملے گا ذلت کے عذاب سے یعنی موت کے وقت عذاب کی بشارت ہوگی شدت نزع کے وقت عذاب ہوں سے علاوہ وہ ذلت شدید ہے جس سے عذاب میں اضافہ ہو۔ بدلہ اس کا کہ اللہ پر جھوٹ اور ناحق باتیں بناتے تھے کہ اس کا شریک ہے اور اس کی بیوی اور اولاد ہے اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے اور ایمان نہ لاتے۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ اور بے شک تم ہمارے پاس اکیلے آؤ گے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار یعنی اس حیات میں جس میں پیدا ہوئے تھے اور مال و متاع جو جمع کیا ہوگا سب پس پشت چھوڑ آؤ گے اور اس میں سے ایک پھوٹی مقدار بھی نہ لا سکو گے اور نہیں دیکھتے ہم تمہارے ساتھ تمہارے سفارشی جن پر تمہارا گمان تھا کہ وہ شریک ہیں۔ بے شک تمہاری ڈور کٹ گئی اور باطل نکلے وہ جو تمہارے گمان میں تھے کہ وہ تمہارے سفارشی ہیں۔

چونکہ اس رکوع میں جنتی اور دوزخی کا تذکرہ آیا ہے

بنابریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختصر حالات جنت و دوزخ سے آج تک کے مدعیان

marfat.com

نبوت کے بیان کر دیے جائیں تاکہ اس قسم کے فتنوں سے محفوظ رہ کر تمہارے ہم عصروں کو بھی متنبہ کر دیں تاکہ وہ بھی ہوشیار رہیں اور اس موت سے بچیں۔

وھانا اشرع فی المقصود بعون المعبود

یہ امر واضح رہنا چاہئے کہ ملت حنیف کی سب سے بڑی مصیبت وجود مدعیان نبوت ہے چنانچہ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اپنے بعد آنے والے مفاسد و فتن کی اطلاع دی چنانچہ چودہ سو سال پہلے فرمایا۔

عن ثوبان رضی اللہ عنہ انما اخاف علی امتی الائمۃ المضلین وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لانبی بعدی (مسلم شریف)

ترجمہ: مجھے اپنی امت کے گمراہ کرنے والوں کی طرف سے خوف ہے اور میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے ہر ایک کا دعوی ہوگا کہ وہ اللہ کا نبی ہے اور میں نبیوں کا خاتم ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

اس حدیث میں غالبًا عدد قلت کے ساتھ تیس فرمایا کم سے کم اتنے ضرور نکلیں گے اور اس قسم کی کافی حدیثیں ہیں مختصر ایک حدیث یہاں نقل کی گئی۔

ایسے مدعیوں کے متعلق اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے

دعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفرہا بالاجماع (شرح فقہ اکبر)

ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوی کرنا بالاجماع کفر ہے اور نبوت کا مدعی مرتد ہے۔

اس فتنہ کی ابتدا شیوع کہانت سے معلوم ہوتی ہے۔

چنانچہ پہلا فتنہ عہد رسالت میں ابن صیاد دخی سے شروع ہوا۔

اس کے متعلق اتنا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مدعی نبوت تھا مگر اس کے دست ضلال پرست پر کسی نے بیعت نہ کی۔

یہ منافقانہ طور پر مسلمان بھی ہوا مگر نبوت مصطفے علیہ التحیۃ والثناء کو محدود فی الاربعین مانتا تھا۔

فاروق اعظم نے اس کے قتل کا ارادہ بھی کیا مگر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ

marfat.com

دجال ہے جس کا حال تمہیں بتایا گیا تو تم اسے قتل نہ کر سکو گے اس لیے کہ اس کی موت دست مسیح موعود میں ہے اور اگر یہ وہ نہیں تو اس کے قتل کا فائدہ نہیں جیسا کہ بخاری و مسلم میں مفصل بیان ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے مکالمہ بھی فرمایا اور قسمیہ دیا کہ اس پر صدق و کذب مختلط ہے اور یہ خود بھی دجال ہونے کی بابت متفکر تھا۔ یہ مقام حرّہ میں جبکہ لشکر یزید اہل مدینہ پر غالب آیا اور وہیں مفقود ہو گیا۔

۱۰۔ دجال اکبر جس کے ظہور کا انتظار ہے

وہ حضرت تمیم داری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کسی جزیرہ میں قید ہے اسکی مفصل حدیث مسلم شریف اور ابوداؤد میں ہے۔

۱۱۔ اسود عنسی

یہ شخص مدعی نبوت تھا اسود عنسی کا نام عبلہ بن کعب ہے لقب ذوالخمار ہے یمن کا رہنے والا تھا۔ مقام صنعاء میں رہائش پذیر تھا۔ اس نے کچھ کلام کلام آسمانی کے نام سے مرتب کر کے اپنے دام افتادہ افراد کو پیش کیا۔ ابن اثیر اور ابن خلدون میں ہے اس کے کلام میں دلائل سات میشاوالوادسامت ودسا یجون جعادفرادی علی قلاقص بیض وصفر۔ ابن اثیر اور یاقوت کی میں بھی اس کے حالات ملتے ہیں۔ مخبر صادق طبیب حاذق حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے دو دن قبل اس کے قتل کی خبر دے دی تھی اسے فیروز دیلمی نے قتل کر دیا تھا اس کا فتنہ تین چار ماہ سے زیادہ نہ رہا۔

۱۲۔ سوید طلیحہ اسدی

یہ طلیحہ بن خویلد اسدی قبیلہ بنی اسد کی طرف منسوب ہے۔ نواح خیبر میں آباد تھا۔ عہد رسالت مآبی ہی یہ مرتد ہوا۔ مقام سمیرا میں اقامت گزین ہوا اور یہاں سے اپنی نبوت کا جال

marfat.com

پھیلایا۔ چند دنوں میں ہزار ہا اس کے حلقۂ تزویر میں پھنس گئے۔

اس نے اپنی شریعت میں نماز کے اندر صرف قیام لازم کیا۔ رکوع و سجدہ حذف کر دیے۔

اس نے اپنی نبوت کی دعوت بارگاہ رسالت میں اپنے چچا زاد بھائی حبال یا حبال کے ہاتھ بھیجی اور مدینہ منورہ آکر اس نے وہ من و عن پہنچا دیا۔

حضور نے اس پر بد دعا دی۔ اس کے مطابق بحالت اختلال قتل ہو کر دنیا سے نامراد گیا۔

پھر اس سے جہاد ہوا۔ شجاعان اسلام نے مقابلہ کیا اور بد حواس ہو کر راہ ہزیمت اختیار کی اس لشکر کے سردار حضرت ضرار تھے۔ یہ فاتحانہ سہرا سر پر لگا کے مدینہ منورہ آ رہے تھے کہ حضور کی وفات قیامت آیات کی خبر سننے میں آئی۔

مختصر یہ کہ طلیحہ بنی اسد اور عقلفان کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہو گیا اور عہد فاروقی میں ملک شام سے حج کو آیا اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی اس کی وجوہ میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے وَالْحَمَامِ وَالْيَمَامِ وَالصُّرَدِ وَالصَّوَامِ قَدْ غَمَّ غَيْرُكُمْ بِالْحَوَامِ لَيَبْلُغَنَّ مُلْكُنَا الْعِرَاقَ وَالشَّامَ۔ قسم ہے اہلی پرندوں اور جنگلی پرندوں اور ٹڈی کی جو خشک زمین میں رہتی ہے کہ زمانہ ماضی میں سالہا سال سے یہ قرار پا چکا ہے کہ ہمارا ملک عراق اور شام تک وسعت پذیر ہو گا۔

۴: مسیلمہ کذاب

اس نے اپنی نبوت قبیلہ بنو حنیفہ میں شروع کی۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور ایک عریضہ لکھنے کی جرأت کر ڈالی وہ خط یہ تھا۔ مِنْ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ قَدْ اُشْرِكْتُ فِي الْاَمْرِ وَاِنَّ نِصْفَ الْاَمْرِ وَلِيْ وَنِصْفَ الْاَمْرِ لِقُرَيْشٍ وَلٰكِنَّ قُرَيْشًا قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ۔ مسیلمہ کی طرف سے حضور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام یہ عریضہ ہے معلوم ہو کہ میں امر نبوت میں آپ کا شریک ہوں۔ اہل عرب کی سرزمین آدھی میری ہے اور آدھی قریش کی لیکن قوم قریش زیادتی کرتی ہے۔

اس کا جواب حضور نے بدیں الفاظ دیا من محمد رسول اللہ الی مسیلمۃ الکذاب السلام علی من اتبع الھدی اما بعد فان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ و

marfat.com

العاقبۃ للمتقین ۔ اللہ کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مسیلمہ کذاب کے نام سلام اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے معلوم ہو کہ زمین اللہ کی ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا مالک بنائے اور انجام کار متقیوں کا ہے۔

مسیلمہ کے عقائد آج کے متنبی قادیانی کے عقائد سے بہت ملتے جلتے ہیں۔ تصریح کے لیے الرحیق دیکھیں۔

اس کا کلام وحی بھی عجیب بندشوں کا حامل ہے اَلْفِیْلُ وَمَا اَدْرٰکَ مَا الْفِیْلُ لَہٗ خُرْطُوْمٌ وَّذَنَبٌ طَوِیْلٌ۔

یَا ضِفْدَعُ بِنْتَ ضِفْدَعَیْنِ نَقِّیْ مَا تُنَقِّیْنَ اَعْلَاکِ فِی الْمَاءِ وَاَسْفَلُکِ فِی الطِّیْنِ۔

اس نے بڑے بڑے معرکے کئے حتیٰ کہ حضرت وحشی کے ہاتھ سے نیزہ کھا کر واصل جہنم ہوا مگر اس کی حیات میں سجاح جیسے فتنہ پرور ابھی باقی تھے۔ اس کے فریب سے فرصت پا کر بجرم ارتداد تمام بالعقوں کے قتل کا فرمان امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دیا اور اس طرح یہ فتنہ جنگ یمامہ پر ختم ہو گیا۔

سجاح بنت حارث تمیمیہ

اس نے دعوے نبوت کر کے یمامہ پر چڑھائی کی طیاری کی طول طویل داستان کا اختصار یہ ہے کہ مسیلمہ نے بجائے جنگ کرنے کے بنگل میں ایک خیمہ سجایا، معطر کرایا۔ سجاح کو پیام دیا کہ آپ اور میں علیحدہ علیحدہ نبوت کریں اس کے بعد پھر جو مرضی ہو وہ کریں غرضیکہ تنہا خیمہ میں سجاح جب آگئی تو اسے اپنی تازہ وحی سنائی اور کہا مجھ پر ابھی یہ وحی اتری ہے۔ الم تر کیف فعل ربک بالجبلی اخرج منہا نسمۃ تسعی۔ بین صفاق وحشی۔ کیا تو نے اپنے رب کو نہ دیکھا وہ حاملہ عورتوں کے ساتھ کیا کرتا ہے ان سے چلتے پھرتے جاندار نکالتا ہے جھلیوں اور آنتوں سے پھر جب دیکھا کہ سجاح اس وحی کو برداشت کر گئی تو بولا مجھ پر یہ وحی بھی آئی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ لِلنِّسَاءِ اَفْرَاجًا۔ وَجَعَلَ لِلرِّجَالِ لَھُنَّ اَزْوَاجًا۔ فَنُوْلِجُ فِیْھِنَّ اِیْلَاجًا ثُمَّ نُخْرِجُ اِذَا نَشَاءُ اِخْرَاجًا۔ فَیُنْتِجْنَ لَنَا سِفَالًا وَاِنْتَاجًا۔ یہ گندی وحی بھی جب دیکھا کہ سجاح برداشت کر گئی تو بدمستی میں یہ اشعار بکنے لگا۔

marfat.com

اَلَا قُوْمِیْ اِلَی الْمُجْدَعْ فَقَدْ حُیِّقْ لَکِ الْمَضْبَعْ
وَاِنْ شِئْتِ فَرَهْشَانِیْ وَاِنْ شِئْتِ عَلَی اَرْبَعْ
وَاِنْ شِئْتِ بِتَسْلِیْمٍ وَاِنْ شِئْتِ بِہِ اَجْمَعْ

غرضکہ پھر بستر عیش و نشاط گرم ہو گیا اور تین دن تک باہر نہ نکلے اور کیا کیا ہوا پھر حضرت خالد بن ولید کے لشکر سے گھبرا کر بھاگی آخر میں یہ مسلمان ہو گئی اور یمامہ میں مری حضرت عکرمہ بن جذب رضی اللہ عنہ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

پھر مختار بن عبید ثقفی نے بھی دعوی نبوت کیا اور اہل بیت نبوت کے ساتھ آخر پوری دشمنی کی۔

پھر حارث کذاب دمشقی۔ اول اول نہایت عابد مرتاض رہا مگر بغیر اتباع مرشد خود رو ہی رہا۔ جب اسے خلیفہ عبدالملک کے پیش کیا تو منجملہ عجائب و غرائب کمالات کے یہ کمال وہاں بھی ظاہر ہوا کہ اس سے خلیفہ نے پوچھا کیا تو نبی ہے؟

کہا ہاں میں خدا کا نبی ہوں۔ عبدالملک نے دمشق کے ایک قوی توجوان کو یہ حکم دیا کہ اس کے نیزہ مارا اس نے نیزہ مارا مگر حارث پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ درباری لوگ کچھ عقیدہ کی طرف جھکنے لگے عبدالملک نے کہا تم نے نیزہ بسم اللہ پڑھ کر نہ مارا اب بسم اللہ پڑھ ہو اور مارو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا وہ زخمی ہوا اور مر گیا یہ واقعہ ۷۵ھ کا ہے۔

پھر مغیرہ عجلی۔ اس نے اول دعوی امامت کیا گیا پھر دعوی نبوت ہو کر اجادو کی اور غیب دانی ظاہر کرتا ہوا ۱۱۹ھ میں بحکم خالد بن عبداللہ قسری جو خلیفہ عبدالملک کی طرف سے عراق کا امیر مقرر تھا اسے گرفتار کیا۔ اس کے ساتھ چند اس کے خاص حواری پکڑے گئے اور سب کا قتل سر کنڈوں پر ڈلوا کر اسے جلا دیا۔

اسی طرح بیان بن سمعان تمیمی اسی کے زمانہ میں پیدا ہوا اور ہنود کی طرح اس نے تناسخ اور حلول کے عقیدوں کو رواج دیا اور حاکم کوفہ نے اسے بھی جلوا دیا۔

ابو منصور عجلی اس کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ قیامت تک نبی آتے رہیں گے غالباً مرزائیوں نے اس سے یہ عقیدہ لیا ہے یہ بھی کوفہ میں سولی دیا گیا۔

صالح بن طریف برغواطی بربری تھا۔ آل اس کے ایک قلعہ میں پیدا ہوا۔ شاعری سیکھی اور ایک وحشی قوم میں اپنے جادو کے کرتوت دکھا کر نبی بنا اپنے اوپر قرآن اترنے کا دعوے کیا آخر سنہ ۱۴۰ھ میں

marfat.com

سال تک اپنا دعوے نبوت رائج کر کے پھر عزلت نشین ہو گیا اور اس کے بیٹے اور پوتے وصیت کے موافق باپ کی نبوت کو رواج دیتے رہے تو فیکہ ۳۶۹ھ میں یہ ساری سلطنت غارت ہوئی۔

پھر یہ فریب روزافزوں نیشاپوری نکلا اور آخر قتل ہوا۔

پھر اسحاق اخرس مغربی اصفہان پہنچ کر کامل دس سال تک گونگا رہا اول تمام علوم میں مہارت حاصل کی۔ شعبدہ بازی وغیرہ میں کمال حاصل کیا۔ اصفہان کے ایک عربی مدرسہ کے پاس ٹھہرا گونگا مشہور ہو چکا تھا کہ کامل دس سال کے بعد پچھلی شب چیخنا شروع کر دیا۔ آواز سن کر چاروں طرف سے مدرسہ کے طلباء و مدرسین جمع ہو گئے تو پھر نماز شروع کر دی اور قرآن کریم تجوید سے ایسا پڑھا کہ سننے والے حیران رہ گئے۔

شدہ شدہ تمام شہر میں شہرہ ہو گیا۔ قاضی شہر سے ملاقات ہوئی انہوں نے حالات معلوم کرنے چاہے اسحاق نے کہا تمام حالات تو کہنے کی حالت نہیں ہے مختصر عرض کرتا ہوں۔

کہ آج رات دو فرشتے حوض کوثر سے پانی لے کر میرے پاس آئے مجھے غسل دیا اور کہنے لگے السلام علیک یا نبی اللہ میں نے جواب میں تامل کیا اور گھبرایا کہ ایک فرشتہ کہنے لگا یا نبی اللہ افتح فاک بسم اللہ الاذلی میں نے منہ کھول دیا فرشتہ نے ایک سفید سی چیز میرے منہ میں ڈالی جو شہد سے زیادہ شیریں مشک سے زیادہ معطر تھی۔

اس کا میرے حلق سے اترنا تھا کہ میں گویا ہو گیا میرے منہ سے بیکلمہ جاری ہو گیا۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ

فرشتوں نے کہا آپ بھی نبی ہیں میں نے چیخ کر کہا یہ کیونکر ممکن ہے حضور خاتم النبیین ہیں تو فرشتوں نے کہا۔ جیسے حضرت ہارون علیہ السلام غیر شرعی اور تابع نبی تھے اسی طرح آپ بھی ظلی بروزی نبی بنائے گئے ہیں۔

غرضکہ یہ فتنہ ابو جعفر منصور عباسی کے زمانہ میں پیدا ہوا اس کا عمل دخل بصرہ اور عمان تک ہو گیا اور آخر مارا گیا۔

اس کے بعد استاد سیس خراسانی کا فتنہ ظاہر ہوا۔ اسلامی سیاست کی باگ ڈور اس زمانہ میں خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی کے ہاتھ میں تھی۔ ہرات سے سجستان۔ خراسان میں استاد سیس نے اپنی استادی ظاہر کی اور نبوت کا دعوی کر دیا۔

marfat.com

نبوت کا دعوٰے سے اتنا بار آور ہوا کہ چند سال میں اس کے پیرو تین لاکھ تک ہو گئے اور اپنی جمعیت کے بل بوتے پر ملک گیری کا خبط پیدا ہوا۔ مختصر یہ کہ خراسان کا کثیر علاقہ اس کے قبضہ میں آگیا خلیفہ معتضد کی فوجیں اس کی جمعیت سے پیہم ہزیمت پاکر پسپا ہو چکی تھیں مختصر یہ کہ ایک زبردست جنگ کے بعد سپیس لینے بیٹوں سمیت گرفتار ہوا۔

۱۴۔ پھر ابو علی اسحاق اصفہانی
۱۵۔ حکیم مقطع خراسانی
۱۶۔ عبداللہ مجبون اہوازی
۱۷۔ پھر بابک بن عبداللہ جزمی
۱۸۔ احمد بن کنتال بلخی
۱۹۔ یحییٰ بن فارس سابلی
۲۰۔ علی بن محمد خارجی
۲۱۔ اور حمدان بن اشعث قرمطی
۲۲۔ ابو سعید حسن بن بہرام جنابی قرمط
۲۳۔ زکرویہ بن طاہر قرمطی
۲۴۔ یحییٰ بن زکرویہ قرمطی
۲۵۔ حسین بن زکرویہ صاحب الشامہ
۲۶۔ عبیداللہ مہدی
۲۷۔ علی بن فضل یمنی
۲۸۔ ابو طاہر قرمطی
۲۹۔ حاکم بن حسن اللہ محکمی
۳۰۔ محمد بن علی شلغانی
۳۱۔ عبدالعزیز باسیدی
۳۲۔ ابو الطیب احمد بن حسین
۳۳۔ ابو علی منصور
۳۴۔ اصفر بن ابو الحسین ثقفی
۳۵۔ ابو عبداللہ بن شام ضبی۔
۳۶۔ حسن بن صباح حمیری

یہ شخص (حسن بن صباح الحمیری) ہوتے اور غرور کے احکام بلا واسطہ پانے کا مالک ہونے کے علاوہ ایسے خوفناک فرقہ کا بانی تھا جس کی خوفناک خفیہ سازشوں اور جان ستانیوں کا تصور بدن پر لرزہ طاری کر دیتا ہے لہٰذا اس کا مختصر حال لکھنا ضروری معلوم ہوا۔

یہ خبیث شہر طوس علاقہ خراسان میں پیدا ہوا۔

۴۷۳ھ میں نیشاپور آیا یہاں اس کے استاد بھائی نظام الملک تھے ان سے ملا وزیر اعظم سلطان الپ ارسلان سلجوقی کے تھے۔ انہوں نے دربار سلطان الپ ارسلان سلجوقی تک پہنچایا اور اسے معتمدین خاص کا عہدہ دلایا چند روز میں اس نے رسوخ حاصل کر کے اپنے محسن نظام الملک کی جڑیں کھود دینے کی سعی بے حاصل کی۔ مختصر یہ کہ حسن بن صباح بہت سی چالوں کے بعد دربار شاہی سے نکال دیا گیا۔

marfat.com

پھر یہ اصفہان آیا اور یہاں اس قلعہ الموت میں جو شہر قزوین اور دریائے خزر کے مابین واقع ہے میں آکر مذہب اسمٰعیل کی تبلیغ شروع کی اور اپنے ریاکارانہ زہد اور اتقاء کا سکہ جما کر ہزارہا لوگ اپنے تابع کر لیے جب حاکم علاقہ کو اس کا علم ہوا تو رات کے وقت قلعہ سے ایک دستہ نکلا اور حسن بن صباح کو حراست میں لے کر قلعہ کے اندر بند کر دیا۔

لیکن حسن بن صباح قلعہ میں داخل ہوتے ہی ایسی چال چلا

کہ حاکم قلعہ جسے مہدی علوی کہتے تھے قلعہ الموت سے بالکل بے دخل ہو گیا وہ چال یہ چلی کہ یہ سرزمین جعفری نام ایک امیر کے زیر حکومت تھی جس نے ایک علوی کو اپنی نیابت پر سرفراز کر رکھا تھا ابن صباح نے مہدی علوی سے کہا کہ دوسرے شخص کی مملوکہ زمین پر عبادت جائز نہیں اور یہ مقام گوشہ عافیت میں ہے اس وجہ سے مجھے بہت مرغوب ہے۔

اس لیے درخواست ہے کہ عبادت کے لیے اس قلعہ کی اتنی زمین میرے نام بیع کر دو جس پر بیل کا ایک چرسہ محیط ہو سکے میں اس کے عوض تین ہزار دینار سرخ آپ کی نذر کر دوں گا۔

وہ شخص طمع نفسانی سے ابن صباح کے دام تزویر میں آ گیا اور ابن صباح کو اتنی زمین دینے کا اقرار کر لیا حتیٰ کہ بیعنامہ کی تکمیل کر دی۔

ابن صباح نے بیل کی ایک کھال منگا کر اس کا نہایت باریک تسمہ کاٹا اور اس کو ایک حلقہ کی شکل دی جس سے سارا قلعہ احاطہ میں آ گیا۔ قلعہ دار یہ پیمائش دیکھ کر بولا تم نے مجھ سے نماز کے لیے جگہ مانگی تھی۔ اور اس کے لیے ایک چرسہ بیل کی کھال کا کہا تھا۔

ابن صباح نے کہا چرسہ کھال سے میری مراد یہی تھی کہ جتنی جگہ چرسہ محیط ہو سکے وہ سب اس بیع میں داخل ہے اور آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اتنی رقم گرد و نواح کی زمین کی ادا کرنے والا کوئی بڑا ہی بیوقوف ہو سکتا ہے۔

اس میں جھگڑا بڑھا لیکن ابن صباح کے مرید قلعہ کے بہت سے سپاہی بھی ہو چکے تھے سب تائید کو کھڑے ہو گئے اور قلعہ دار سے کہنے لگے کہ اتنی بزرگ ہستی کبھی جھوٹ نہیں بول سکتی یہ سودا بہرحال تمام قلعہ کا ہوا ہو گا۔

آخر شش یہ قلعہ ابن صباح کے قبضہ میں آ گیا۔

اس قلعہ پر قبضہ کر لینے کے بعد اس نے اپنا خطاب شیخ الجبل کر لیا۔

اور اپنے معتقدوں کے ذریعہ اپنا پراپیگنڈہ شروع کر دیا اور ایک ایسی جماعت بنا لی جو اس کے

marfat.com

اشارہ پر جاں سپاری کے لیے ہر لمحہ آمادہ رہتے۔

قلعہ الموت کے اردگرد نظر فریب مرغزاروں کے علاوہ

دیدہ زیب سیرگاہیں بنائیں۔ وہاں محل رنگ کوشکیں تعمیر کرائیں عالیشان محل نہایت موزونیت سے تعمیر کرائے ان کے بیچ میں ایک باغ لگایا جس کا نام جنت رکھا اس میں وہ تمام سامان مہیا کیے جو ایک انسان کے لیے موجب دلآویزی اور باعث تفریح ہوں اشیاء بدلیہ ہر قسم کے میوہ دار درخت گلشت کے لیے اعلیٰ پھلواری۔ چینی کے تعیس ظروف۔ بلوری۔ طلائی۔ نقرئی سامان فرش فروش۔ پھر انسانی تعیش کے لیے مزامیر۔ چنگ و رباب۔ دوہرہ۔ شربت کی نہریں۔ شراب و شہد نلوں کے ذریعہ ان نہروں میں پہنچایا جاتا۔

پھر وہاں کمسن ماہوش پری تمثال نازنینیں رکھیں۔ غرضکہ دل لبھانے اور جنت کے تمام فسانے مہیا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

اس کے اپنے مذہب کے مبلغ مقرر کیے جو دور دراز ممالک میں تبلیغ کرتے۔

دوسرا گروہ ان رفقاء کا بنایا جو حسن بن صباح کے ساتھ رہتا۔

تیسرا گروہ فدائیوں کا تیار کیا۔

ان کو سفید پوشاک۔ سرخ دستار اور پٹکہ۔ ہاتھ میں تیر یا چھری

بھنگ اس وقت تک ایک نامعلوم چیز تھی۔

حسن بن صباح نے اسے معلوم کیا اور جسے اپنی فدائی جماعت میں داخل کرتا اسے بھنگ گھوٹ کر پلاتا پھر اسی مدہوشی میں اسے جنت پہنچاتا۔ جب اسے ہوش آتا تو وہ اپنے کو حوروں کی گود میں پاتا۔ چند دن اسے وہاں رنگ رلیاں منانے کو چھوڑتا۔ پھر بھنگ گھوٹ کر پلوا دیا جاتا اور اسی مدہوشی میں اسے واپس منگوا لیتا۔

جب اسے ہوش آتا تو اسے عیش آباد کی یاد ستاتی۔ انہیں بلی کا گوشت کھلایا جاتا تھا کہ یہ بلی کی طرح غضب و غصہ کے وقت آپے سے باہر ہو کر حملہ کریں۔ غرضیکہ اہل بیت اطہار اور اسلام کے فدائیوں کی سخت مخالفت کی۔ مساجد کو جلایا اور سخت فتنہ برپا کیے ۹ سال کی عمر میں مر گیا۔ پینتیس سال الموت کے قلعہ پر نہایت کامیاب حکومت کی۔ اس کے جانشین اس کی موت کے بعد سات سال کے قریب ہوئے۔

ایک سو چھتیس سال یعنے ۶۱۸ھ تک ان کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ سات جانشینوں

marfat.com

کے نام یہ ہیں

۱۔ کیا بزرگ امیر
۲۔ محمد بن کیا بزرگ امیر
۳۔ حسن بن محمد معروف بہ حسن ثانی
۴۔ محمد ثانی بن حسن
۵۔ جلال
۶۔ علاؤ الدین محمد ثالث
۷۔ رکن الدین خورشاہ

اس کے بعد رشید الدین ابو المظفر نئی بننے کو اٹھا۔ پھر
محمد بن عبداللہ بن تومرت حسنی اٹھا۔
یہ مہدویت کا مدعی تھا۔ فتوحات کرتے کرتے آخر اس نے اپنی موت کی خبر دی اور حسب پیشگوئی مر گیا۔
اس کا جانشین عبدالمومن ہوا۔
ابن ذکریا طامی نبوت سے بھی آگے بڑھا اور خدائی کا دعویٰ کر کے مر گیا۔
حسین بن حمدان خصیبی نے بھی دعوی نبوت کیا۔

ابو القاسم احمد بن قسی
محمود واعظ گیلانی
احمد بن عبداللہ ملثم
عبدالعزیز طرابلسی
احمد بن ہلال حسانی
حاجی محمد فرہی
علی بن شمیم
عبدالحق بن سبعین مرسی
عبداللہ بن راعی شالی
ادلیس رومی
سید محمد جونپوری
جلال الدین اکبر بادشاہ

جلال الدین اکبر کے مختصر حالات

یہ ۱۵۴۲ء میں سندھ کے ریگستان امرکوٹ میں پیدا ہوا اس کا باپ سلطان نصیر الدین ہمایوں بادشاہ شیر شاہ کے ہاتھوں آوارہ دشت غربت تھا۔ ہمایوں تو ایران چلا گیا اور اپنے بیٹے اکبر کو ایک سال کی عمر میں اپنے بھائی عسکری مرزا حاکم قندہار کے سپرد کر گیا۔
اکبر بارہ سال تک قندہار میں چچا کے پاس رہا۔ ۱۵۵۵ء میں جب ہمایوں فتح و ظفر کے جھنڈے

marfat.com

اڑاتا ہوا ہندوستان آیا تو اس وقت اکبر بارہ سال چار ماہ کا تھا۔ پھر ۹۶۳ھ میں ہمایوں نے دہلی میں کوٹھے سے گر کر داعی اجل کو لبیک کہا تو اکبر تخت نشین ہوا۔

اس وقت اکبر کی عمر تیرہ سال نو ماہ کی تھی۔

ایام طفلی میں اکبر کی تعلیم کا کوئی انتظام ہی نہ ہو سکا تھا اور وہ اسی جہالت میں تخت پر متمکن ہوا۔

اکبر تقریباً اکاون سال تک سریر حکومت پر متمکن رہا۔

تواریخ سے پتہ چلتا ہے کہ اکبر کا ابتدائی دور انیس سال تک تو اتباع اسلام پر تھا۔

اور اس کے بعد کا دوسرا دور بائیس سال گمراہی کے دور میں گذرا حتیٰ کہ دور گمراہی میں نبوت و مہدویت تک دعاوی کیئے علماء اسلام پر سخت تشدد ہوئے والعیاذ باللہ

سید محمد نور بخش جونپوری۔ یہ اول اولیائے مغلوب الحال میں سے تھے۔ ایک روز بحالت استغراق آواز سنی

اَنْتَ مَهْدِیُّ

تو مہدی ہے۔ پس اس پر سے یقین ہوا۔ اور دعوئے مہدیت کر ڈالا۔ اسی حال میں مر گئے۔

بایزید روشن جالندھری۔ یہ بھی نبوت کا مدعی تھا

احمد بن عبداللہ سلجماوی	احمد بن علی محیرتی
محمد مہدی آزمکی	سیاتائی سیہوی
محمد بن عبداللہ کرد	میر محمد حسین مشہدی
مرزا علی محمد باب شیرازی	زرین تاج قرۃ العین

یہ ایک عورت عجوبہ روزگار پیدا ہوئی اس کا کچھ حال نذر ناظرین کرتا ہوں

اس کے باپ حاجی ملا صالح قزوینی مشہور شیعی عالم تھے۔ انہوں نے اس کا نام زرین تاج رکھا۔ گھر ہی میں حدیث، تفسیر، فقہ پڑھی۔ اس کے علاوہ الٰہیات و فلسفہ میں بھی اعلیٰ دستگاہ حاصل کی۔ جوان ہوئی۔ شادی اس کے حقیقی چچا مجتہد ملا محمد تقی کے بیٹے ملا محمد کے ساتھ ہوئی یہ بھی جوان صالح اور علوم و فنون میں متبحر عالم تھے۔

زرین تاج نے علی محمد باب کے حالات اپنے خاوند سے خفیہ سنے اور اس نے علی محمد باب کو خفیہ طور پر ایک خط لکھا۔ باب نے اس کا جواب دیا۔ نہ معلوم اس میں کیا جادو کی پڑیا تھی کہ

marfat.com

تادیبہ فریفتہ ہوگئی اور علی محمد باب پر ایمان لے آئی۔ زریں تاج نے اپنی بابت اپنے تعلقات مخفی رکھے اور علی محمد سے خط و کتابت بھی پوشیدہ ہوتی رہی۔ جب باب نے اندازہ کر لیا کہ یہ بحث و مناظرہ میں طاق و مشاق ہے اور اس سے کام چلے گا۔ زریں تاج کو لکھ دیا کہ اب تم ملت بابیہ کی تبلیغ کرو اور اس کے ساتھ زریں تاج کو خطاب قرۃ العین دے دیا۔

یہ اپنی ہمسٹ کی پختہ تھی۔ بابیت میں اتنی سخت نکلی کہ اس نے بابیت کے مقابلہ میں عیال مال و منال سب کو لات ماردی۔

قرۃ العین کے تبلیغی فرائض کی ادائیگی اول گھر سے شروع ہوئی۔ مختصر یہ کہ خاوند کو چھوڑا بخسر پر کفر کا فتوی جڑا۔ طلاق ہوئی اور یہ یہاں سے نکل کر کربلا پہنچ گئی۔ وہاں مجلس درس قائم کی۔ بڑا اجتماع ہوتا رہا۔ پردہ کی پابند تھی۔ پھر کربلا سے بغداد پہنچی۔ وہاں سے نکلی تو کرمان اور ہمدان جاتے ہوئے بہت سے لوگوں کو بابی بنا لیا۔ اس کے بعد میں علی محمد باب نے اسے طاہرہ کا خطاب دیا۔

غرضیکہ تبلیغ بابیت میں زریں تاج۔ قرۃ العین طاہرہ نے مصیبتیں بھی اٹھائیں۔ راستہ میں ڈاکوؤں سے ٹکر ہوئی کپڑے اتار دیے گئے۔

پھر اس عورت نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا مظہر بننے کا دعوے کیا۔ پھر علی محمد باب کی منقبت میں اس نے نہ معلوم کیا کیا لکھا۔ اس کے دو قصیدے جو ملے ان کا ملخص یہ ہے۔

نَفَحَاتُ قُصْرِكَ أَوْقَدَتْ جُرُعَاتِ شَوْقِكَ فِي الْحَشَا
زَفَرَاتُ بِرْسِينَهْ كَمْ آتَشِي كَهْ نَزَدْ زِمَانَهْ گِيَا نَشَا
جَنَّ بَاتُ شَوْقِكَ أَلْجَمَتْ بِسَلَاسِلِ الْقَهْرِ وَالْبَلَا
بِهِ عَاشِقَانِ شِكَسْتَهْ دِل كَهْ دِهَنْدِ جَانِ خُود بِرِ طَلَا
لَمَعَاتُ وَجْهِكَ أَشْرَقَتْ وَشُعَاعُ طَلْعَتِكَ اعْتَلَا
زِچِهْ رَوَانِسْتَ بُوبَكَرِ زَنِ بِزَنَ كَهْ مَنِ مَنِي
چِهْ شُودْ كَهْ آتَشِ جِرَكَمْ بِزَنِ بِقَلَّهْ كُلُورِ دِلِ
فَتَفَكَّكَتْ وَدَكَكْتَنِي جَبَلًا مُتَزَلْزِلًا
اگر آں صنم زرہِ ستم بپئے کشتن من بے گناہ
لَقَدِ اسْتَقَامَ بِيَقِينِهِ فَلَقَدْ رَضِيتُ بِمَا قَضَى

marfat.com

چوں شنید نالۂ مرگ من بشنید ساز من پئے برگ من
فَمَشٰی اِلَیَّ مُهَرْوِلًا وَّ مَشٰی عَلَیَّ مُجَلْجِلًا

بُحْرُ الْوُجُوْدِ تَمَوَّجَتْ لَعْلُ الشُّهُوْدِ تَوَلَّجَتْ
صَعْبُ الْخُمُوْدِ تَلَجْلَجَتْ بِلِقَائِهٖ مُتَهَلِّلًا

سحراں نگار ستمگرم - قدمے نہادہ بہ بسترم
وَاِذَا رَاَیْتَ جَمَالَهٗ طَلَعَ الصَّبَاحُ کَاَنَّمَا

بگزار منزلِ ما و من - بہ گزیں بہ ملک فنا وطن
فَاِذَا فَعَلْتَ بِمِثْلِ ذَا فَلَقَدْ بَلَغْتَ بِمَا تَشَاءُ

ہمہ اہل مسجد و صومعہ پئے وردِ صبح و دعائے شب
مِنْ وِّرْدِ حَطَّةُ طَلْعَتٍ کُوْمِنَ الْغَدَاةِ اِلَی الْعَشَا

قصیدۂ دیگر

گر بتو افتاد دمے نظر چو بچہرہ رہ برد — شرح دہم غم ترا نکتہ بنکتہ مو بمو
از پئے دیدن رخت جاں بہ لب آوردہ ام — خانہ بخانہ در بدر کوچہ بکوچہ کو بکو
دور دہان تنگ تو عارض عنبریں خطت — غنچہ بغنچہ گل بگل لالہ بلالہ بو بہ بو
میرود از فراق تو خون دل از دو دیدہ ام — دجلہ بدجلہ یم بہ یم چشمہ بچشمہ جو بہ جو
مہر ترا دل حزیں باختہ بر قماش جان — رشتہ برشتہ تخ بہ تخ تار بہ تار پو بہ پو

در دل خویش طاہرہ گشت نہفت جز ترا
صفحہ بہ صفحہ لا بہ لا - پردہ بہ پردہ - تو بہ تو

قرۃ العین کی عبرت ناک موت

بعض کا بیان ہے اس کا گلا گھونٹ کر ہلاک کیا گیا۔
ایک قول یہ ہے کہ اس کی زلفیں کاٹ کر سر کے بیچ کے بال ایک خچر کی دم سے باندھے اور
دار القضا تک اس طرح لائی گئی پھر اسے زندہ جلایا گیا۔
غرضکہ مختلف روایات ہیں واللہ اعلم بالصواب۔

marfat.com

اس کے بعد شیخ بھیک اور شیخ محمد خراسانی مسیحیان کاذب پیدا ہوئے۔ پھر مومن خاں ایچی یہ بھی بابی فرقہ کا مبلغ بنا۔ مرزا یحییٰ نوری معروف بہ صبح ازل یہ بھی بابی فرقہ کا مسند نشین ہوا۔ پھر بہاء اللہ نوری مازندران میں بابی تھا اس نے خدا کا اوتار ہونے کا دعوے کیا اور چند بابیوں کے بعد۔

محمد احمد مہدی سوڈانی کو بھی اسی فتنہ پرور جماعت میں بتایا جاتا ہے۔ بہرحال اس سے بھی فتنہ مہدویت دو دول پر رہا۔ انگریزوں نے اسے مہدی قرار دے کر اس کی لاش نکال کر جلائی اس کا مقبرہ توپوں سے اڑایا اور کیا کیا ہوا۔

ان سب کے بعد قادیاں ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ میں

مرزا غلام احمد پیدا ہوا

اس کا ایک دعویٰ نہ تھا اس نے تقریباً نواسی دعوٰی کیے جو مندرجہ ذیل تھے۔

میں محدث ہوں	میں امام زمان ہوں	میں مجدد ہوں	میں مثیل مسیح ہوں
میں مریم ہوں	میں مسیح موعود ہوں	میں ملہم ہوں	میں حامل وحی ہوں
میں مہدی ہوں	میں حارث موعود ہوں	میں رجل فارسی ہوں	میں سلمان ہوں
میں ہود جس کا ذکر قرآن میں ہوا	میں خاتم الانبیاء ہوں	میں خاتم الاولیاء ہوں	میں خاتم الخلفاء ہوں
میں عیسےٰ سے بہتر ہوں	میں حسین سے افضل ہوں	میں مسیح ابن مریم سے بہتر ہوں	میں یسوع کا ایلچی ہوں
میں رسول ہوں	میں مظہر خدا ہوں	حتیٰ کہ خدا ہوں	مانند خدا ہوں
خالق ہوں	نطفہ خدا ہوں	خدا کا بیٹا ہوں	خدا کا باپ ہوں
خدا مجھ سے ظاہر ہوا	اور میں خدا سے ظاہر ہوا	تشریعی نبی ہوں	آدم ہوں
شیث ہوں	نوح ہوں	ابراہیم ہوں	اسحاق ہوں
اسمٰعیل ہوں	یعقوب ہوں	یوسف ہوں	موسیٰ ہوں
داؤد ہوں	عیسیٰ ہوں	حضرت سرور عالم کا مظہر اتم ہوں	منجی ہوں
علی مرتضیٰ ہوں	احمد ہوں	موتی ہوں	حجر اسود ہوں
تمام انبیاء سے افضل ہوں	ذوالقرنین ہوں	احمد مختار ہوں	باعتبار اسماء احمد ہوں

marfat.com

میکائیل ہوں　　بیت اللہ ہوں　　رد گوپال ہوں　　کلنکی اوتار ہوں

شیر ہوں　　شمس ہوں　　قمر ہوں　　محی ہوں

عیسیٰ ہوں　　صاحب اختیارات کن فیکون ہوں　　کاسر الصلیب ہوں　　ابن کا شہزادہ ہوں

جری اللہ ہوں　　برہمن اوتار ہوں　　مرسل ہوں　　اشجع الناس ہوں

صیحون: مرکب ہوں　　داعی الی اللہ ہوں　　سراج منیر ہوں　　متوکل ہوں

آسمان و زمین میرے ساتھ ہیں　　وجیہ باری ہوں　　زوائد للمجد ہوں　　محی الدین ہوں

مقسم شریعت ہوں　　منصور ہوں　　مراد العصر ہوں　　خدا کا محمود ہوں

نور اللہ ہوں　　رحمۃ للعالمین ہوں　　نذیر ہوں　　مختفب کائنات ہوں

وہ ہوں جس کا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا　　میں وہ ہوں جس سے خدا نے بیعت کی۔

بقول شخصے

ہوں تو مہدی بھی ہو عیسیٰ بھی سلمان بھی ہو　　تم بھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

مرزا غلام احمد حکیم غلام مرتضیٰ کا بیٹا خاندان مغلیہ سے تھا یہ ۱۸۳۹ء سوا انتالیس یا چالیس میں قادیان میں پیدا ہوا۔

اس کے تعلیمی مبلغ کا یہ حال تھا کہ چھ سات سال کی عمر میں قرآن ناظرہ کیا۔

اس کے بعد کچھ فارسی پڑھی تیرہ چودہ سال کی عمر میں اس کی شادی اس کے حقیقی ماموں کی بیٹی حرمت بی بی سے ہوئی جن سے مرزا سلطان احمد پیدا ہوئے۔

یہی وہ حرمت بی بی ہے جو مطلقہ رکھی گئی اور خان بہادر مرزا سلطان احمد کی والدہ کے نام سے مشہور ہیں۔

مرزا صاحب کی بساط تعلیم نہایت مختصر تھی۔

پھر سیالکوٹ میں لالہ بھیم سین کی سفارش سے ضلع کچہری میں دس پندرہ روپیہ ماہوار کے ملازم ہو گئے۔

لالہ بھیم سین اور مرزا صاحب نے مل کر مختاری کے امتحان کی تیاری کی۔ لالہ بھیم سین تو امتحان میں کامیاب ہو گئے اور مرزا صاحب رہ گئے اور فیل شدہ لوگوں میں ان کا نام آیا۔

پھر انہیں اس امر کی فکر ہوئی کہ خاندان کا زوال جو ہو چکا ہے وہ واپس عروج پائے۔

جب کوئی بھی راہ عروج و ترقی کی نہ ملی تو پیری مریدی کی طرف توجہ کی۔ مگر اس میں بھی کوئی

marfat.com

کامیابی نظر نہ آئی۔

آخر مولوی محمد حسین بٹالوی ان کے بچپن کے رفیق دہلی سے حدیث پڑھ کر آئے تھے ان سے ملے اور رد آریہ میں ایک کتاب لکھنے کا خیال ظاہر کیا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے اس خیال کی تائید کی۔ قصہ مختصر آپ دونوں کے ساتھ اس کے دنگل شروع ہو گئے۔ عامۃ الناس لاہور میں اس کی حمایت و اعانت کرتے رہے۔

آخر یہ قادیان چلے آئے اور یہاں سے آریوں کو بذریعہ اشتہارات چھیڑتے رہے اور جب مناظرہ کا چیلنج آریہ دیتے تو بلطائف الحیل ٹالتا رہا۔ یہ تمام حالات و کوائف مرزا جی کے مجموعہ اشتہارات موسومہ بہ تبلیغ رسالت کی جلد اول میں مفصل ملیں گے۔

پھر مرزا صاحب نے الہام بازی میں قدم رکھا اور اپنے ملہم و مستجاب الدعوات ہونے کا پراپیگنڈا شروع کیا۔

اس کے بعد براہین احمدیہ کی تبلیغ شروع کر دی۔

اس کا اعلان ہوتے ہی دھڑا دھڑ روپیہ آنا شروع ہوا۔ اول اس کی قیمت پانچ روپیہ رکھی گئی۔ پھر نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز کی سوجھی اور دس روپیہ قیمت کر دی گئی۔ اور پھر اعلان عام کر دیا گیا

کہ ۵۶۲ صفحات تو شائع ہو چکے ہیں۔ باقی کا اللہ تعالےٰ متولی و مہتمم ہو گیا ہے یہ کتاب چار ہزار آٹھ سو صفحات کی ہو گی۔

پھر اسے تو سر دست ملتوی کر دیا۔

اور اس کی بجائے "سرمہ چشم آریہ" اور رسالہ "سراج منیر" وغیرہ چھاپنی شروع کر دیں اور اعلان کر دیا کہ تین سو جزو کے رسالے پورے نہیں کیے جا سکتے۔

پھر دعوی مجددیت شروع ہوا۔ اس سلسلہ میں حکیم نور دین آملے اور اشتہار بازی میں ترقی ہو گئی۔ پھر ہوشیار پور میں چلہ کشی ہوئی اور اس میں ایک لڑکا پیدا ہونے کی ان کو بشارت ملی۔

مرزا جی کو چونکہ یقین واثق تھا۔ اسی وجہ سے انہوں نے اعلان عام کر دیا۔ ان ایام میں نصرت بیگم حاملہ بھی تھیں۔

marfat.com

لیکن تاریخ ولادت جس دن پوری ہوئی تو لڑکے کی بجائے لڑکی آئی۔
تمام قادیان میں اس ولادت سے ناکامی کی آوازیں آنے لگیں۔ آخرش دوسرے حمل میں لڑکا پیدا ہو گیا۔ پھر کیا تھا۔
مرزا صاحب نے ڈھنڈورا پیٹا کہ جس کی ولادت کی میں پیشگوئی کر رہا تھا وہ آج ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہو گیا۔ یہ بچہ ایسا ہو گا۔ ویسا ہو گا اور کیا گیا ہو گیا اس کا نام عنموائیل عرف بشیر حسب الہام رکھا گیا۔
لیکن یہ مولود تقریباً سوا سال ہی کو ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو طعمہ اجل ہو گیا۔
اس پر عام طور پر جو مذاق اڑے وہ اڑے کہ اسی حالت میں مرزا صاحب نے مسیح بننے کی سخن سازی شروع کر دی۔
پھر لاہور۔ لدھیانہ۔ دہلی میں مناظرے ہوئے۔
ان کا انجام جو ہونا تھا وہ ہوا۔
کہ محمدی بیگم سے نکاح آسمانی کا اعلان ہوا۔ اس کا قصہ بھی طویل ہے مختصر یہ کہ مرزا صاحب اس نکاح میں ناکام رہے۔ اگرچہ اس نکاح پر مرزا صاحب کو الحق من ربك فلا تكونن من الممترين کی وحی بھی ہو چکی تھی۔
غرضکہ پھر آتھم سے مناظرہ کی ٹھہری۔
مولوی محمد حسین بٹالوی نے جا کر جنڈیالہ والوں کو کہا کہ مرزا صاحب میں اتنی قابلیت نہیں مگر جنڈیالہ والے نہ مانے اور مرزا جی ہی کو انہوں نے مناظر تجویز کیا۔ آخر نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کو شرمندگی اٹھانی پڑی۔
آخر مرزا صاحب نے پندرہ مہینے میں آتھم کی ہلاکت کی پیشگوئی کی وہ بھی غلط ہوئی۔
پھر پنڈت لیکھرام کا قتل ہوا اس سے بھی مرزا جی نے اپنی کسی پیشگوئی کا نتیجہ لکھ مارا۔
پھر حضرت شیخ المشائخ فاضل اجل عالم بے بدل صوفی صافی پیر طریقت حامی شریعت حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب کو دعوت مباہلت دے ماری اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت نے تحفہ الہدیہ تالیف فرمائی تھی جس میں حیات مسیح پر وہ دلائل قاہرہ لکھے کہ اس کے مطالعہ کے بعد حیات مسیح پر کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ آخرش مرزا صاحب کے وعدہ پر حضرت پیر صاحب لاہور تشریف لائے اور شاہی مسجد میں برملا مناظرہ جا رہے تھے۔

marfat.com

کراچی میں جلی قلم کے چھپے ہوئے پوسٹر دیواروں پر چسپاں دیکھے گئے تھے کہ جن کا عنوان اس طرح تھا

پیر مہر علی کا فرار

لوگ حیران تھے کہ پیر صاحب کو ہم بچشم خود میدان مناظرہ میں تشریف لیجانا دیکھ رہے ہیں۔ ان کے متعلق یہ کیا دروغ بافی ہو رہی ہے۔ غرضکہ ۱۲ اگست کو پیر صاحب واپس تشریف لے آئے۔

پھر مزاجی کی طرف سے انواع و اقسام کی اشتہار بازی ہوتی رہی۔

مختصر یہ کہ ان کی عربی دانی کی حقیقت منکشف عوام ہوئی۔ شاعری کی شان یہ تھی ایک شعر ملاحظہ کریں۔

کرم خاکی ہوں تیرے پیار سے آدم زاد ہوں — ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

مضمون طویل ہو گیا اور یہ رام کہانی ابھی پوری نہ ہوئی۔ بہرحال اس کے فتنے آج پاکستان بن جانے کے بعد بھی ان لوگوں کو ہزار ہا کی تعداد میں اسیر دام حکومت کر دیا جو حق نوش اور حق نیوش تھے۔

اس سلسلہ میں میں بھی ایک سال کی نظر بندی کا شکار ہوا اور دیگر علمائے کرام اور مسلمان مصائب و آلام سے دوچار ہوئے اللھم افقر میتی وبین قومی بالحق وانت خیر الفاتحین۔

بامحاورہ ترجمہ رکوع ہفدہم پ سورہ انعام

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

بے شک اللہ دانے اور گٹھلی کو چیرنے والا ہے نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالنے والا ہے مردہ کو زندہ سے یہ ہے اللہ تم کہاں الٹے جا رہے ہو۔

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّ

صبح نکالنے والا اور اس نے رات کو چین بنایا

marfat.com

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

اور سورج اور چاند کو حساب سے مقرر کیا ہوا ہے زبردست جاننے والے کا۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

اور وہی ہے جس نے بنائے تمہارے لیے تارے کہ راہ پاؤ ان سے خشکی اور تری کی اندھیریوں میں ہم نے مفصل نشانیاں بیان کیں اس قوم کو جو علم رکھتی ہے

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝

اور وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہیں ایک جان سے پھر کہیں تمہیں ٹھہرنا ہے اور امانت رہنا بے شک ہم نے مفصل بیان کیں آیتیں سمجھ والوں کے لیے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

اور وہی ہے جس نے اتارا آسمان سے پانی تو نکالے ہم نے اس میں سے لگنے والی ہر شے تو ہم نے نکالی اس سے سبزی جس میں سے نکالتے ہیں ہم دانے ایک دوسرے پر چڑھے اور کھجور کی ڈالیوں سے گچھے پاس پاس اور باغ انگور کے اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے اور کسی بات میں الگ دیکھو اس کا پھل جبکہ پھلے اور اس کا پکنا بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کو

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

اور بناتے ہیں شریک اللہ کا جنوں کو حالانکہ اس نے انہیں بنایا اور گھڑتے ہیں اس کے لیے بیٹیاں اور بیٹے جہالت سے پاکی ہے اسے اور برتری اس کو جو اس کی صفت کرتے ہیں۔

marfat.com

حل لغات رکوع ہفدہم پ۷ سورۃ انعام

ان - بیشک
واو - اور
من المیت - مردہ سے
من الحی - زندہ سے
تؤفکون - اوندھے جا رہے ہو
واو - اور
جعل - بنایا
واو - اور
الشمس - سورج
حسبانا - حساب
العلیم - علم والے کا
جعل - بنائے
بہا - ان سے
واو - اور
کرتے ہیں ہم
واو - اور
کم - ہم کو
ٹھہرنا ہے
فصلنا - مفصل بیان کیں ہم نے
یفقہون - سمجھتے ہیں
واو - اور
من السماء - آسمان سے
فاخرجنا - تو نکالے ہم نے
کل - ہر
منہ - اس سے

الله - اللہ
النوی - گٹھلی کو
واو - اور
ذلک - یہ ہے
واو - اور
لکم - تمہارے لیے
فی - پر
البحر - دریا کے
الایت - آیتیں
ھو - وہ
من نفس - جان
واو - اور
الایت - آیتیں
ھو - وہ
واحدۃ - ایک سے
مستودع - امانت
الایت - آیتیں
ھو - وہ
انزل - اتارا
بہ - اس سے
شئ - چیز کے
خضرا - سبزہ
تخرج - نکالتے ہیں ہم

فالق - چیرنے والا ہے
یخرج - نکالتا ہے
المیت - مردہ کو
الحی - زندہ کو
ذلکم - یہ ہے تمہارا
الله - اللہ
فالق - چیرنے والا ہے
الاصباح - صبح کا
الیل - رات کو
واو - اور
تقدیر - اندازہ
ھو - وہ
النجوم - ستارے
ظلمت - اندھیریوں
قد - بیشک
لقوم - ان کے لیے جو
الذی - وہ جس نے
واحدۃ - ایک سے
مستودع - امانت
الایت - آیتیں
ھو - وہ
انزل - اتارا
من السماء - آسمان سے
بہ - اس سے
فاخرجنا - تو نکالتے ہیں ہم
منہ - اس سے

الحب - دانے
المیت - مردہ کو
فانی - پھرے کہاں
سکنا - سکون
القمر - چاند کو
العزیز - غالب
الذی - وہ ہے کہ
لتھتدوا - تاکہ راہ پاؤ
البر - خشکی
فصلنا - مفصل بیان
یعلمون - جانتے ہیں
انشا - پیدا کیا
فمستقر - تو کسی کا
قد - بیشک
لقوم - ان کے لیے جو
الذی - وہ ہے جس نے
ماء - پانی
نبات - سبزے

marfat.com

حبا۔دانے	متراکبا۔ایکدوسرے پر چڑھے ہوئے	و۔اور	
من النخل۔کھجور سے	من طلعها۔اس کے خوشوں سے	قنوان۔گچھے ہیں	
دانیة۔قریب قریب	و۔اور	جنت۔باغ	من اعناب۔انگور
و۔اور	الزیتون زیتون کے	و۔اور	الرمان۔انار
مشتبها۔ملتے جلتے	و۔اور	غیر۔نہ	متشابہ۔ملتے
انظروا۔دیکھو	الی ثمرہ۔پھل	ثمر۔پھل	ہ۔اس کے کے
اذا اثمر۔جب پھل لائے	و۔اور	ذ۔کم۔اس کے	بنعہ۔اسکے پکنے کو
ان۔بیشک	فی۔میں	و۔اور	لایت۔نشانیاں ہیں
لقوم۔انکے لیے جو	یؤمنون۔ایمان لاتے ہیں	و۔اور	جعلوا۔بنالئے انہوں نے
شرکاء۔اللہ کے شریک	الجن۔جنوں کو	و۔حالانکہ	خلقهم۔اس نے ان
کو پیدا کیا	و۔اور	خرقوا۔بنالئے	لہ۔اس کے لیے
بنین۔بیٹے	و۔اور	بنات۔بیٹیاں	بغیر۔بغیر
علم۔علم کے	سبحانہ۔پاک ہے وہ	و۔اور	تعالیٰ۔بلند ہے
عما۔اس سے	یصفون۔جو بیان کرتے ہیں۔		

مختصر تفسیر رکوع ہفدہم پ۷ سورۃ انعام

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ بے شک اللہ ہے چیرنے والا دانے اور گٹھلی کا نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے یہ ہے اللہ تو کہاں بہکے جا رہے ہو۔ نکالنے والا صبح کو اور کیا رات کو سکون و آرام کے لیے اور سورج اور چاند کو حساب کے لیے یہ اندازہ ہے مقرر کیا ہوا سب سے زیادہ زبردست سب کچھ جاننے والے کا۔

اللہ تعالیٰ اپنی کمال قدرت اور علم و حکمت کے دلائل بیان فرماتا ہے اس لیے کہ مقصد اعظم ایک مسلمان کا درحقیقت اللہ تعالیٰ کے افعال اور صفات کا عرفان حاصل کرنا ہے اور

marfat.com

اس امر کا جاننا کہ حقیقتاً ہر شے کا خالق وہی ہے اور جس میں ایسی صفات کمالیہ ہوں وہی مستحق عبادت ہے نہ کہ وہ بت جو بے جان اور جماد محض ہیں جنہیں مشرک پوجتے ہیں چنانچہ سب میں بڑا کمال صفت وخلق یہ ہے کہ دانہ اور گٹھلی کو چیر کر ان سے سبزہ اور درخت پیدا کرنا اور ایسی سنگلاخ زمینوں میں ان کے نرم ریشوں کو رواں کرنا جہاں آہنی میخ بھی کام نہ کر سکے یہ اس کی قدرت کے عجائبات ہیں پھر جاندار سبزہ کو بے جان دانے اور گٹھلی سے اور انسان وحیوان کو محض ایک قطرۂ منی سے اور پرند کو انڈے سے پیدا کرنا یہ اس کی قدرت کاملہ کا ایک نقشہ ہے۔ یہ ہے خلاصہ آیات بالا کا اب قدرے تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

تفسیر نسفی میں ہے (ترجمہ) بے شک اللہ چیرنے والا ہے دانہ اور گٹھلی کا سبزہ اور درخت سے یعنی اللہ نے پیدا فرمایا دانہ بالوں سے اور گٹھلی کھجور سے۔ فلق کے معنی شق کرنے کے ہیں یعنی چیرنا ہے۔ مجاہد سے اس کی تفسیر یوں ہے کہ چیرنے سے گٹھلی اور گندم مراد ہے جب دانہ گٹھلی تر زمین میں بودی جاتی ہے تو کچھ دن کے بعد اللہ کے حکم سے وہ دو طرفہ چیرتی ہے اوپر کی طرف چراؤ سے پودے درخت بنتے ہیں جو زمین کو پھاڑ کر تر شاخیں پتے پھول پھل کی شکل میں نکلتے ہیں جن کے رنگ۔ مزے تاثیریں مختلف ہوتی ہیں اور نیچے والے حصہ درخت کی جڑیں زمین کے نیچے چلتی ہیں۔ جڑ زمین سے کھاد پانی چوس کر شاخوں کو پہنچاتی ہیں اور شاخیں ہوا۔ دھوپ۔ چاندنی سے اثرات حاصل کر کے جڑ کو پہنچاتی ہیں یہ اس کی قدرت کاملہ کا مظاہرہ ہے۔

یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ۔ اللہ تعالیٰ بے جان خشک دانہ سے اور گٹھلی سے تر جاندار درخت پودے نکالتا ہے اسی طرح جاندار جانور کو بے جان نطفے سے پیدا فرماتا ہے جاندار پرندوں کو بے جان انڈوں سے نکالتا ہے۔ جاندار مومن کو بے جان کافر سے پیدا فرماتا ہے کہ مانباپ کافر بیٹا مومن۔ ایمان زندگی ہے۔ کفر موت ہے۔ دانہ گٹھلی بے جان چیزیں ہیں اور پودے۔ درخت سبزہ جاندار ہیں۔

وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ۔ اللہ تعالیٰ جاندار بولے اور درخت سے بے جان دانہ گٹھلی پیدا فرماتا جاندار جانور سے بے جان نطفہ پیدا فرماتا ہے بے جان مردہ کافر سے جاندار مومن پیدا کرتا ہے۔ زندہ پرورش کا محتاج ہے۔ اس لیے اس پر ہر وقت رحمت کے نزول کی ضرورت ہے۔

یہ جملہ دلیل الٰہی ہے ان پر جو مشاہدہ تخلیق کرنے کے بعد بھی بعثت بعد الموت کے منکر ہیں ان کو بتایا گیا کہ وہ قادر علی الاطلاق ہے جو اس طرح تخلیق فرماتا ہے اور کتم عدم سے منصۂ شہود پر لاتا ہے

marfat.com

وہی اس امر پر قادر ہے کہ تمہیں مرنے کے بعد پھر اٹھائے یہ ہی تمہارا خدا ہے جو بھی اور معبود ہے اور وہی اس کا حقدار ہے کہ اسے رب مانا جائے نہ کہ بت جو بے حس۔ بے جان اور جماد محض ہیں۔

فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ۔ تو کہاں پھرے ہے ہو اور اپنے حقیقی رب سے منحرف ہو رہے ہو اور اس کی محبت کے سوا غیر کی طرف پلٹنا بعد وضاحت دلائل خلاف عقل و دانش ہے۔ کوئی بھی عقلمند ایسا نہیں کرتا۔

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۔ وہ صبح پھاڑنے والا ہے اندھیری رات میں سے نمود صبح ظاہر کرتا ہے اور روشنی پیدا کرتا ہے۔ اصباح اور صبح کے ایک ہی معنی ہیں یعنی نورانی صبح کا پیدا کرنے والا عرب کا مشہور شاعر امرء القیس کہتا ہے ؎

اَلَا اَیُّھَا اللَّیْلُ الطَّوِیْلُ اَلَا انْجَلِیْ ۔ بِصُبْحٍ وَمَا الْاِصْبَاحُ مِنْکَ بِاَمْثَلِ

خبردار اے لمبی رات کیا تو صبح نہیں ظاہر کرے گی اور صبح کی روشنی بھی میرے لیے تیری سیاہی سے بہتر نہیں ہے۔

فالق کے معنی چیرنے والا یعنی اللہ تعالےٰ صبح صادق کے ذریعہ صبح کاذب کی سیاہی کو چیرتا ہے۔

وَجَعَلَ الَّیْلَ سَکَنًا ۔ اللہ تعالےٰ نے رات کو سکون چین کے لیے پیدا فرمایا تاکہ اس میں دن بھر کی تکان سے سکون حاصل کرو۔

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۔ اللہ تعالےٰ نے سورج چاند کو دنیا کے حساب کے لیے پیدا فرمایا یعنی ان سے حساب اوقات ان کے دور اور سیر کے ذریعہ معلوم کرتے ہو چاند سے تری مہینے بنتے ہیں اس سے زکوٰۃ۔ روزے اور حج وابستہ ہیں۔ سورج سے شمسی مہینے بنتے ہیں۔ سورج چاند کی رفتار سے ان کے طلوع و غروب کا حساب رکھا گیا۔ ان میں سے کوئی مقررہ حد سے آگے نہیں بڑھ سکتا ان کی حرکت مقرر فرما دی گئی جس سے دن مہینے اور سال بنتے ہیں موسم کا تعین ہوتا ہے گرمی سردی بہار خزاں کا تعین ہوتا ہے۔

ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۔ یہ تعیین ہے غالب اور علم والے کی اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان کا ان کے محور سے زائد نہ چلنا اور اپنے اپنے محور پر مسخر رکھنا۔ یہ شان قہاری کا مظاہرہ ہے۔ چاند سورج کی تدبیر و تدویر سے اس کی شان قدرت واضح ہے۔

ھُوَ الَّذِیْ ۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت و قدرت کے اظہار کے لیے ہے وہی ہے جس نے

جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوْمَ جعل بمعنی خلق ہے بنائے یا پیدا کیے تمہارے لیے ستارے تاکہ ان سے

marfat.com

سفر میں رہبری حاصل کرو۔ النجوم۔ نجم کی جمع ہے۔ لغت میں نجم وہ ہے جو فلک اور روشن ہو۔

لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۔ تاکہ رہبری حاصل کرو خشکی کی اندھیریوں اور دریا میں دونوں کی طرف یعنی خشکی اور دریا کے ساتھ ستاروں کی وضاحت اس لیے کی کہ دونوں میں ستاروں سے مدد لی جاتی ہے۔ سیارات یعنی حرکت کرنے والے ستارے کل سات ہیں۔ ثوابت تارے بے شمار ہیں یہ تارے اس لیے پیدا فرمائے کہ مسافر جب جنگلوں اور سمندروں میں سفر کرے اور رات کی اندھیریاں آجاویں تو ان تاروں سے وقت اور سمت معلوم کر سکیں۔ قطب نما اور گھڑیاں ستاروں ہی کے حساب سے بنائے گئے ہیں۔

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۔ بے شک تفصیل سے بیان کر دیں ہم نے آیتیں ان کے لیے جو جانتے ہیں۔ اب پوری آیت ملاحظہ فرمائیں۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۔ اور وہی ہے جس نے بنایا تمہارے لیے ستاروں کو تاکہ سیدھی راہ معلوم کر سکو ان سے خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں بے شک ہم نے کھول کر بیان کر دیے ہیں دلائل علم والوں کے لیے۔

وَهُوَ الَّذِيْ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝ اور وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے پھر تمہارے لیے ایک ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ایک امانت کی جگہ بے شک ہم نے تفصیل سے بیان کر دیں آیتیں ان لوگوں کے لیے جو حقیقت کو سمجھتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ۔ اور وہی ہے کہ تمہیں پیدا کیا ایک جان سے۔ یعنی اللہ تعالیٰ وہ قدرت والا ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ایک جان سے اَنْشَاَ۔ اِنْشَآءٌ سے بنا اس کا مادہ نشوۃ ہے اس کا معنی پیدائش ہے۔

نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ۔ حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام سے سب کی نسل چلی ہے حضرت حوا کی پیدائش بھی حضرت آدم کی پسلی سے ہوئی۔ اس موقعہ پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ایک شعر ہے وہ بھی ناظرین کے لیے افادہ پیش ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

الناس من جهة التمثال اكفاء ابوهم آدم والام حواء

لوگ پیدائش کے اعتبار سے ہم کفو ہیں۔ ان کے باپ آدم اور ماں حوا ہیں۔

یہ شعر انشاکم من نفس واحدۃ کی روشنی میں ہی غالباً حضرت شیر خدا امیر المومنین کرم اللہ وجہہ

marfat.com

نے فرمایا ہے۔

تو تمہارا ٹھہرنا ہے رحم مادر میں اور امانت کی صورت میں رہنا ہے اصلاب آباء میں یا اس کے یہ معنی ہیں کہ زمین کی زندگی کی حد تک زمین پر رہنا ہے اور بطور امانت زمین کے اندر مقبور ہو کر رہنا۔

یا یہ معنی ہیں کہ تم میں بہت سے پیدا ہو کر زمین میں ہیں اور بہت سے بطور امانت ماؤں کے رحموں میں ہیں۔

مستقر کا معنی قرار پکڑنے کی جگہ مستودع کہتے ہیں اس جگہ کو جہاں کوئی چیز بطور امانت رکھی جاتی ہے۔ بعض نے کہا کہ مستقر سے مراد ماں کا شکم ہے اور مستودع سے باپ کی پیٹھ مراد ہے۔ بعض نے کہا کہ مستقر سے مراد زمین ہے اور مستودع سے مراد قبر ہے۔

بے شک تفصیل کر دی ہم نے اپنی آیتوں میں اس قوم کے لیے جو سمجھ رکھتی ہے۔ یہاں پہلی آیت میں یعلمون فرمایا اور اس آیت میں یفقہون یہ دلیل ہے اس امر کی کہ پہلے دلیل سے بتا کر واقف کیا۔ پھر سمجھ اور عقل والوں کو پیدائش انسان دکھا کر سمجھایا اس لیے کہ انشاء انسان ایک نفس واحد سے فرما کر ان کی کیفیت صوری۔ اعتقادی۔ اعمال مختلفہ کرنا یہ بھی اس کی قادر قیوم کی قدرت مطلقہ پر دلیل ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ اُنْظُرُوْٓا اِلٰی ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَیَنْعِهٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝

وَهُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً۔ وہی ذات ہے جس نے آسمان سے اتارا پانی یعنی بادلوں سے بارش۔ اَنْزَلَ سے بارش مراد ہے جو کھیتوں باغوں کو زندگی دیتی ہے سَمَاء لغت میں ہر اونچی چیز کو کہتے ہیں جیسے سَمَاءُ الْبَیْت۔ مکان کے چھت کو کہتے ہیں۔ بادل بلندی پر ہوتے ہیں اس کی طرف اشارہ ہے سَمَاءٌ سے بارش کا پانی مراد ہے۔

اَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ۔ تاکہ نکالیں تمہارے لیے اس پانی سے سبزیاں ہر قسم کی یعنی ان کی نشوونما کا سبب پانی کو بنایا اور ایک جو سبب ہے اور نباتات کے انواع اصناف مختلفہ ہیں یہ بھی شان قدرت ہے۔ نَبَاتٌ مصدر ہے اس کے معنی اگنا ہے یعنی اگنے والی چیز۔

marfat.com

جب اگنے والی چیز سر نکالتی ہے جسے کونپل کہتے ہیں نخل سے مراد ہر اگنے والی چیز۔ انہیں کو نباتات کہتے ہیں۔

فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا۔ تو نکالا ہم نے ان سبزیوں سے سخت سبز رنگ اور ہلکے سبز رنگ خضر سے مراد ہری ڈالیاں ہر سے پتے ہیں۔ اخضر اصل سبز رنگ کو کہتے ہیں جو بذات خود سبز ہو۔

نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا۔ جو شاخیں نکلتی ہیں ان سے دانہ بنتا ہے جو نکالتے ہیں ہم اس سے سبزی سے دانہ ایک پر ایک چڑھا ہوا وہ بالوں میں دانہ کا نقشہ ہے جو دانہ پر دانہ چڑھا ہوا ہوتا ہے یعنی بارش کے ذریعہ پہلے ہر نبات کی کونپلیں زمین سے نکالتی ہیں پھر وہ کونپلیں سبز لکڑیاں سبز شاخیں پتے بن جاتی ہیں پھر انہیں پتوں میں سے اوپر تلے چھپے ہوئے دانے نکلتے ہیں اب آگے باغ کی شان قدرت بیان کی جاتی ہے۔

وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ۔ اور کھجور سے اس کی شاخوں میں گچھے کھجور کے درخت کو نخل کہا جاتا ہے۔ کیونکہ تمام میووں میں کھجور افضل ہے کہ اس میں لذت بھی ہے غذائیت بھی حضرت مریم نے حضرت عیسیٰ کی ولادت کے وقت کھجوریں ہی کھائی تھیں۔

خزاں کا اثر کھجور کے درخت پر نہیں ہوتا یہ درخت جھاکش ہوتا ہے یہ درخت پانی کھاد کا محتاج نہیں اس کی عمر بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ کٹ جانے کے باوجود پھر تازہ ہو جاتا ہے۔ دیار حبیب صلے اللہ علیہ وسلم میں بڑی برکات سے ہیں کی کثرت ہے خود سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اس کے درخت زمین میں لگائے اور ان میں چودہ سو برس گذر جانے کے باوجود آج تک پھل لگتا رہا۔

اب نجدی حکومت نے کٹوا دیے ہیں۔ لیکن ہر سال اس میں سے شاخیں نکلتی رہتی ہیں۔ اس مبارک درخت میں جب پھل لگنے کا وقت آتا ہے تو سرے پر گچھا نکلتا ہے اسے طلع کہتے ہیں پھر اس گچھے میں پھل لگتے ہیں۔ اسے قنو کہتے ہیں۔ قنوان۔ قنوں کا جمع ہے جیسے صنوان صنو کی جمع ہے دانیۃ۔ دنو سے بنا اس کے معنی قریب ہیں یعنی اس بارش کی برکت سے کھجور کے درخت میں گابھے اور گابھوں میں لمبے لمبے گچھے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے شاخیں پھلوں کے وزن سے زمین کے قریب تک آجاتی ہیں۔ مدینہ منورہ میں لمبے کھجور کے درخت دیکھنے میں جن کے گچھے زمین پر پڑے ہیں انکی کیفیت بیان فرمائی ہے۔

وَجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ۔ اور باغ انگور کے۔

marfat.com

جَنّٰت۔ جمع ہے جنّت کی۔ اس کا معنی گھنا باغ ہے۔ انگور کے ایک یا دو درخت فائدہ مند نہیں ہوتے اس لیے باغ کا ذکر فرمایا کھجور کا ایک ہی درخت مفید ہوتا ہے مگر انگور کے باغ جس میں کثرت سے بیل ہوتی ہے جو فائدہ مند ہوتی ہے۔ اَعْنَاب۔ عِنَب کی جمع ہے یعنی ہم بارش کے ذریعہ انگوروں کے باغ لگاتے ہیں۔

وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ۔ اور ایسے ہی زیتون اور انار جس طرح کھجور کی نشوونما کی گئی ایسے ہی زیتون اور انار کی بھی کی گئی۔ زیتون کے درخت اور پھل دونوں کو زیتون ہی کہتے ہیں اس کے تیل کو زیت کہتے ہیں۔ اس کے درخت شام وغیرہ کے علاقہ میں بہت زیادہ ہوتے ہیں

مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ۔ زیتون اور انار کے درخت اور ان کے پتے تو ہم شکل ہوتے ہیں مگر پھل مختلف ہیں۔

زیتون کا درخت بالکل انار کی طرح ہوتا ہے یعنی برابر کے پھل انگور اور کھجور کے ہوتے ہیں۔ لیکن انار کا پھل بڑا ہوتا ہے۔ انار کا پھل جب شروع میں نکلتا ہے تو بہت کمزور اور ننھے منے ہوتے ہیں لیکن جب پک جاتا ہے اور ان کا نفع مکمل ہو جاتا ہے تو ان کی منافعت ان میں جمع ہو جاتی ہے اور پھل بڑا بھی ہو جاتا ہے اور لذیذ بھی۔ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ۔ انگور اور انار کھجور دیکھنے میں متشابہ ہوتے ہیں مگر ان کے مزے مختلف ہیں۔

اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ۔ تو ان پھلوں میں غور کرو کہ کیسے چھوٹے اور مختلف مزے کے ہوتے ہیں جن سے نفع حاصل نہ کیا جا سکے وَيَنْعِهٖ۔ ینع مصدر ہے۔ اس کے معنی پھل پک جانے کے ہیں ان میں غور کرو اور اللہ تعالیٰ کی شان قدرت پر ایمان لاؤ کہ ایک ہی پھل ایک ہی وقت میں کچھ ہے اور دوسرے وقت میں کچھ۔ پھر ان پھلوں کا پکنا دیکھو موٹے، خوشبودار اور خوشنما ہو جاتے ہیں۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۔ بے شک اس میں ایمان والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔ آگے ارشاد ہے اور اپنے دلائل قدرت بیان فرما کر تو بیخ فرمایا جا رہا ہے۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ اور بنایا انہوں نے اللہ کا شریک جنوں کو حالانکہ اللہ نے پیدا کیا ہے انہیں اور گھڑ لیے ہیں انہوں نے اس کے لیے بیٹے اور بیٹیاں محض جہالت سے پاک ہے وہ اور برتر ہے اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

اور گھڑ لائے اللہ کے لیے شریک جن۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ انہوں نے جنوں کی اطاعت کی جو

marfat.com

ان کے دلوں کی گھڑنت ہے شرک کے لیے تو انہوں نے اللہ کے شریک بنا لیے حالانکہ انہیں اللہ نے پیدا کیا یعنے جن جب پیدا کی ہوئی مخلوق ہے تو مخلوق خالق کی شریک کیونکر ہو سکتی ہے اور گھڑ لیا اللہ کے لیے یعنی من گھڑت خدا بنا لیا۔ خرق عربی محاورہ میں کپڑا پھاڑنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہاں علیحدہ بنانے کے معنی میں لیا گیا کہ انہوں نے اولاد خدا کے لیے گھڑ لی۔

جیسے کتابی عیسائی حضرت مسیح کو اور یہودی حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں یہ انکا خیال جہالت ہے وہ خطاء یہ نہیں کہتے اور نہ صحیح دلائل سے بولتے ہیں بلکہ جہالت کی بنا پر گھڑ لیا ہے پلگی ہے اس کے وجہ متیر کو جو صفت وہ مشرک اللہ کی بیان کرتے ہیں۔ اللہ کا شریک یا خدا بناتے ہیں۔

با محاورہ ترجمہ رکوع ہشتم پ۷ سورۃ انعام

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

وہ پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا کیسے ہو سکتی ہے اس کی اولاد جبکہ نہیں ہے اس کی بیوی اور اس نے پیدا کیا ہر چیز کو اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝

یہ ہے اللہ تمہارا پالنے والا نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے وہ پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کو تو اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝

نہیں پا سکتیں اسے آنکھیں اور وہ پالیتا ہے آنکھوں کو اور وہ ہے باریک بین خبردار۔

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝

بے شک آچکیں تمہارے پاس رب کی طرف سے نشانیاں تو جو آنکھیں کھولے تو اس کا فائدہ اسی کو ہے اور جو اندھا بنا رہے تو بھی

marfat.com

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ
وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

نقصان اسی کا ہے اور میں نہیں ہوں تم پر نگران
اور اسی طرح ہم پھیر پھیر کر آیتیں بیان کرتے ہیں
اور اس لیے کہ وہ کہیں کہ تو نے پڑھا ہے اور
تاکہ بیان کریں ہم اس قوم کے لیے جو جانتے ہیں۔

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

پیروی کر اس وحی کی جو آئی ہے تیرے رب کی طرف
سے تیرے نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی اور منہ پھیر
لیجئے مشرکوں سے۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۭ وَمَا جَعَلْنٰكَ
عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝
وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ
كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ اِلٰى
رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝

اور اگر چاہتا اللہ تو وہ شرک کرتے اور نہیں بنایا
ہم نے تم کو ان پر نگہبان۔ اور نہیں تو ان کا کارساز
اور نہ گالی دو ان کو جن کو یہ پکارتے ہیں سوائے
اللہ کے۔ پھر وہ گالی دیں گے اللہ کو اپنی جہالت
سے اسی طرح خوشنما بنا کر دکھائے ہم نے ہر
قوم کو ان کے عمل پھر ان کے رب کی طرف
ان کا لوٹنا ہے تو وہ بتائے گا ان کو جو وہ عمل
کرتے تھے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ
جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا
الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ
اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

اور انہوں نے اللہ کی مضبوط قسمیں اٹھائیں
کہ اگر آئے گی ان کے پاس کوئی نشانی ان کے
رب کی طرف سے تو اس پر ضرور ایمان لائیں گے
آپ فرما دیجئے کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں
اور تمہیں کیا معلوم ہے کہ جب وہ آجائے گی تو
نہیں ایمان لائیں گے۔

وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ
كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ
نَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝

اور پھیر دیتے ہیں ہم ان کے دلوں کو اور ان کی آنکھوں
کو جیسے کہ نہیں ایمان لائے اس پر پہلی مرتبہ اور
ہم چھوڑ دیتے ہیں ان کو ان کی سرکشی میں پریشان
پھرتے ہیں۔

marfat.com

حل لغات رکوع ہشتم پ ۷ سورۃ الانعام

بدیع - پیدا کرنے والا ہے
السموات - آسمانوں
و - اور
الارض - زمین کو
انی - کیسے
یکون - ہو سکتی ہے
لہ - اسکی
ولد - اولاد
لم - نہیں ہے
تکن - ہے
لہ - اسکی
صاحبۃ - بیوی
خلق - پیدا کیا اس نے
کل - ہر
شئ - چیز کو
و - اور
ھو - وہ
بکل - ہر
شئ - چیز کو
علیم - جاننے والا ہے
ذلکم - یہ ہے
اللہ - اللہ
ربکم - تمہارا رب
لا - نہیں
الہ - کوئی معبود
الا ھو - اس کے سوا
الا - مگر
ھو - وہ
خالق - پیدا کرنے والا ہے
کل - ہر
شئ - چیز کو
فاعبدوہ - سو اسی کی عبادت کرو
و - اور
ھو - وہ
علی - اوپر
کل - ہر
شئ - چیز کے
وکیل - کارساز ہے
لا - نہیں
تدرکہ - پا سکتیں اسے
الابصار - آنکھیں
و - اور
ھو - وہ
یدرک - پا لیتا ہے
الابصار - آنکھوں کو
و - اور
ھو - وہ
اللطیف - باریک بین
الخبیر - خبردار ہے
قد - بیشک
جاء - آئیں
کم - تمہارے پاس
بصائر - نشانیاں
من ربکم - تمہارے رب کی طرف سے
فمن - تو جو
ابصر - دیکھ لیے
فلنفسہ - تو اس کے اپنے لیے ہے
و - اور
من - جو
عمی - اندھا بنے
فعلیہا - تو اسی کا نقصان ہے
و - اور
ما - نہیں
انا - میں
علیکم - تم پر
بحفیظ - نگران
کذلک - اسی طرح
نصرف - پھیرتے ہیں ہم
الآیت - آیتیں
و - اور
لیقولوا - تاکہ کہیں
ودرست - تو نے پڑھا ہے
ولنبینہ - تاکہ ہم بیان کریں اس کو
لقوم - اس قوم کے لیے
یعلمون - جو جانتے ہیں
اتبع - پیروی کر
ما - اسکی جو
اوحی - وحی ہوئی

marfat.com

البلاغ - تیری طرف
الہ - کوئی معبود
اعرض - منہ پھیر
لو - اگر
اشرکوا - شرک کرتے
لک - آپ کو
ما - نہیں
و - اور
یدعون - جنکو وہ پکارتے ہیں
فیسبوا - تو وہ گالی دینگے
اللہ - اللہ کو
علم - علم کے
امۃ - امت کو
ربہم - انکے رب کی
بما - اس کی جو
اقسموا - قسمیں اٹھائیں انہوں نے
ایمانہم - قسمیں
آیۃ - کوئی نشانی
قل - فرمادیجے
انما - انکے سوا نہیں کہ
اللہ - اللہ کے ہیں
کم - تم کو
لا - تو نہیں
افئدتہم - ان کے دل
کما - جیسے کہ
اول - پہلی
ھم - ان کو

من ربک - تیرے رب سے
الا - مگر
عن المشرکین - مشرکوں سے
شاء - چاہتا
اللہ - اللہ
ما - نہیں
حفیظا - نگران
علیہم - ان پر
انت - تو
لہ - نہ
من دون - سوا
عدوا - دشمنی سے
فیسبوا - تو وہ گالی دینگے
کذلک - اسی طرح
عملہم - انکے اعمال کی
مرجعہم - انکا لوٹنا ہے
کانوا - تھے وہ
باللہ - اللہ کی
جہد - سخت
جاءتہم - آئے ان کے پاس
لیؤمنن - تو ضرور ایمان لائیں گے
الایت - نشانیاں
ما - کس نے بتایا تم کو
اذا - جب
و - اور
یؤمنون - ایمان لائینگے
و - اور
لن - نہیں
مرۃ - مرتبہ
ف - پھر

لا - نہیں
ھو - وہی
ما - کوئی
جعلنا - بنایا ہم نے
و - اور
وکیل - کارساز
الذین - ان کو
اللہ - اللہ کے
بقیر - بقیر
نکل - پھر
الی - طرف
فنبئہم - تو وہ خبر دے گا ان کو
یعملون - عمل کرتے
و - اور
جہد - مضبوط
جاء - آئے ان کے پاس
بہا - اس پہ
عند - پاس
یشعرکم - بتایا تم کو
جاءت - آئے گی
نقلب - پھیرتے ہیں ہم
ھم - ان کی
بہ - اس پہ
نذرھم - چھوڑتے ہیں ہم
یعمھون - پریشان

marfat.com

مختصر تفسیر رکوع ہشتم پ ۷ سورۃ انعام

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰی یَکُوْنُ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَکُنْ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ ؕ وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ ۚ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ ۚ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْہُ ۚ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ ۝ لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ ۫ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ ۚ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۝

عجیب طرح سے پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا کیسے ہو اس کے لیے بچہ حالانکہ نہیں ہے اس کی بیوی اور پیدا کی اس نے ہر چیز اور وہ سب کچھ جانتا ہے یہ ہے اللہ تمہارا رب۔ کوئی معبود نہیں اس کے سوا بنانے والا ہر چیز کا تو اسی کو پوجو اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے نہیں احاطہ کر سکتیں اس کا آنکھیں اور وہ محیط ہے تمام آنکھوں پر اور وہی لطیف اور خبردار ہے۔

بدیع۔ بدع سے بنا اس کے معنی ہیں بے مثال ہونا۔ امام راغب فرماتے ہیں اصطلاح میں بغیر مادہ بغیر زمان بغیر مکان کسی چیز کو بنانا بدع ہے۔

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ ای مبدعھما وموجدھما بغیر آلۃ ولا مادۃ ولا زمان ولا مکان (روح المعانی)

موجد ہے آسمانوں اور زمین کا یعنے معدوم کا وجود میں لانے والا اور آسمان و زمین کو بغیر کسی آلہ اور مادہ کے ظاہر فرمانے والا جس کے لیے نہ زمان تھا نہ مکان۔ آگے فرماتے ہیں۔

والمراد من بدیع السموات والارض انہ سبحانہ عدیم النظیر فیما ھو معنی ذلک کما قال بعض المحققین ان ابداعہ لما لا نظیر لہ لانہما اعظم المخلوقات الظاھرۃ۔

البدیع سے مراد آسمانوں اور زمین میں سے یہ ہے کہ وہ ذات سبحانہ اس تخلیق سے واضح ہے کہ عدیم النظیر ہے اور اس کے معنی بعض محققین نے یوں کیے کہ آسمان و زمین کا ابداع ایسی شان کا ہے کہ اس کی نظیر نہیں اس لیے کہ یہ دونوں اعظم مخلوقات ظاہرہ سے ہیں (روح المعانی)

اَنّٰی یَکُوْنُ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَکُنْ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ ۔ اس کے لیے کیسے بچہ ہو۔

اللہ تعالے کے لیے اولاد کا ہونا محال ہے اس کی دلیل اسی آیت مبارکہ میں ہے

وَلَمْ تَکُنْ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ ۔ حالانکہ اس کی بیوی نہیں۔ صاحبہ کے لغوی معنی ساتھی کے ہیں۔ لیکن اصطلاح میں بیوی کو کہتے ہیں۔ حضرت عائشہ سے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا انکن لانتن

marfat.com

صواحب یوسف تم تو یوسف کی بھائیوں کی طرح ہو۔ اور بچہ بیوی سے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ بیوی سے پاک ہے اس کی بیوی نہیں۔ اس لیے کہ ولادت صفات اجسام سے تعلق رکھتی ہے اور وہ ذات مخترع الاجسام ہے اور جو خالق اجسام ہو وہ خود جسم نہیں رکھتا تو پھر اس کے لیے اولاد کیسے ہو سکتی ہے یہ ناممکن ہے۔

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔ وہ تو ہر شے کا خالق ہے اور تمام اشیاء کا جاننے والا ہے یعنی کائنات کی کوئی شے نہیں مگر وہ اس کا خالق و عالم ہے اور جو ذات ایسی ہو اسے تو ہر شے سے غنی ہونا ضروری ہے اولاد وہی مانگتا ہے جو محتاج ہو۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ۔ یہ ہے تمہارا رب۔ اس میں اس موصوف کی اشارہ ہے جس کی صفات اوپر بیان ہو چکی ہیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ۔ کوئی پوجنے کے لائق نہیں مگر وہی جو خالق کل اشیاء ہے یہاں لفظ سے مراد سچا معبود ہے وہی ہر چیز کا پیدا فرمانے والا ہے اس کے سوا کوئی رب نہیں ہے۔

فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ۔ تو اسی کو پوجو اور وہ ہر شے کا نگہبان ہے۔

یعنی جس میں یہ صفات جمع ہوں وہی حقدار عبادت ہے لہٰذا اسی کی پرستش کرو اور مخلوق کے کسی فرد اور جز کو اس کے سوا نہ پوجو جو ان تمام صفات کے وہی مالک اشیاء ہے رزق ہو یا موت یا عمر ہو وہی اعمال کا نگہبان ہے۔ آگے ارشاد ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ۔ آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ سب آنکھوں پر محیط ہے اور وہی لطیف و خبیر ہے۔

تشریح ادراک

لاتدرکہ۔ ادراک سے بنا۔ ادراک کا مادہ ہے درک جس کے معنی پانا ہے یا گیرنا یا حیاۃ تک پہنچ جانے کو بھی ادراک کہتے ہیں۔ دوسری جگہ ارشاد ہے قال اصحاب موسیٰ انا لمدرکون ارشاد ہے لولا ان تدارک نعمۃ من ربہ۔ بل ادّٰرک علمہم فی الاخرۃ۔ ان آیات میں مادہ درک ہے۔ ان کے معنی۔ پانا گیرنا۔ پکڑنا ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ اسے کوئی آنکھ یا کسی آنکھ کی روشنی احاطہ نہیں کر سکتی۔ گھیر نہیں سکتی اس لیے کہ احاطہ محدود چیز کا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ حد سے پاک ہے۔

marfat.com

ادراک کے معنی ہیں مرئی کے جوانب وحدود پر واقف ہونا۔ اسی کو احاطہ کہتے ہیں۔ اور اس کی یہی تفسیر حضرت سعید بن مسیب اور سید المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور جمہور مفسرین ادراک کی تفسیر میں احاطہ فرماتے ہیں اور احاطہ اس چیز کا ہو سکتا ہے جس کے حدود وجہات ہوں اور واجب تعالےٰ شانہ کے لیے حدود و جہت محال ہے تو اس کا ادراک اور احاطہ بھی محال اور ناممکن ہوا یہی مذہب اہلسنت ہے۔

البتہ خوارج اور معتزلہ وغیرہ فرق ضالہ ادراک اور رویت میں فرق نہیں کرتے۔ بنابریں وہ اس گمراہی میں مبتلا ہو گئے کہ انہوں نے دیدار الٰہی کو محال عقلی قرار دے دیا۔ باوجودیکہ نفی رویت نفی علم کو مستلزم ہے ورنہ جیسا کہ باری تعالےٰ بلا کیفیت وجہت جانا جا سکتا ہے ایسے ہی دیکھا بھی جا سکتا ہے۔

کیونکہ اگر دوسری موجودات بغیر کیفیت وجہت کے دیکھی نہیں جا سکتیں۔ تو جانی بھی نہیں جا سکتیں۔

خلاصہ کلام

یہ ہے کہ رویت و دیدار کے یہ معنی نہیں کہ بصر کسی شے کو جیسی کہ وہ ہو ویسا جانے تو جو شے جہت والی ہوگی اس کی رویت و دید جہت میں ہوگی اور جس کے لیے جہت نہ ہوگی اس کی دید بھی بے جہت ہوگی۔

چنانچہ دیدار الٰہی آخرت میں ہوگا۔ اور مسلمہ عقیدہ اہل سنت ہے کہ اللہ کا دیدار مومنین کے لیے قرآن و حدیث و اجماع صحابہ و سلف امت سے ثابت ہے۔ اس کے لیے دلائل کثیرہ موجود ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ۔

اس سے ثابت ہے کہ مومنین کو روز قیامت ان کے رب کا دیدار میسر ہوگا اس کے علاوہ اور بہت سی آیات اور صحاح کی اکثر روایات سے ثابت ہے۔ اگر دیدار الٰہی ناممکن ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام محال امر کی دعا نہ فرماتے۔ اور

رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ۔ نہ کہتے۔

پھر اس کے جواب میں اِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ نہ فرمایا جاتا۔ یہ مختصر دلائل بھی ثابت کرتے ہیں کہ آخرت میں مومنین کو دیدار الٰہی شرعاً ثابت ہے اور اس کا منکر یا معتزلی

marfat.com

ہے یا خارجی یا خالص گمراہ ہے (مقتبس از روح)

اور معالم میں ہے (ترجمہ) لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ، اس آیت کے ظاہر سے معتزلہ نے اللہ تعالے کی رویت کے انکار کی دلیل لی ہے۔

اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ قیامت کے دن مومن اللہ کو ظاہر طور پر دیکھیں گے انکو دیدار عطا ہوگا جیسا کہ قرآن کریم اور حدیث شریف میں آیا ہے اللہ تعالے نے فرمایا وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (کئی چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے وہ اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے)

اور اللہ تعالے نے فرمایا كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ (ہرگز نہیں بے شک اس دن وہ اپنے رب سے پردہ میں رکھے جائیں گے)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا اگر مومنوں کو بروز قیامت اللہ تعالے کا دیدار نصیب نہ ہو تو کفار کو حجاب کی عار کیسے دلائی جارہی ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ (کہ نیک لوگوں کے لیے اچھا معاوضہ ہے اور اس سے زیادہ بھی ہے) تو زیادہ کی تفسیر میں آپ نے فرمایا اس سے مراد اللہ تعالے کی زیارت ہے۔

اور جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عنقریب قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھو گے بالکل ظاہر طور پر۔

اور یہ جو اللہ تعالے نے فرمایا لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ تو ادراک اور چیز ہے اور رویت اور چیز ہے کیونکہ ادراک کسی چیز کی حقیقت معلوم کرنے اور اس کے احاطہ کرنے کو کہتے ہیں اور رویت کا معنی صرف دیکھنا ہے۔

اور کبھی رویت ہوتی ہے اور ادراک نہیں ہوتا اللہ تعالے نے موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں فرمایا فلما تراء الجمعان قال اصحاب موسیٰ انا لمدرکون قال کلا (پھر جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا ہم تو پالیے گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہرگز نہیں) تو دیکھو یہاں رویت ہے لیکن ادراک نہیں ہے۔

اور اللہ تعالے نے فرمایا لَا تَخَافُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى (تو پکڑے جانے سے نہیں ڈرے گا) تو یہاں ادراک کی نفی کے ساتھ رویت کا اثبات موجود ہے تو اللہ تعالے کے لیے بھی جائز ہے کہ رویت

marfat.com

ہو اور ادراک اور احاطہ نہ ہو جیسا کہ دنیا میں خدا تعالےٰ کا عرفان تو ہے لیکن اس کا احاطہ نہیں ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا

ولا یحیطون بہ علما (اور علم سے اس کا احاطہ نہیں کر سکتے تو یہاں احاطہ کی نفی بھی ہے اور علم کا اثبات بھی ہے۔

اور سعید بن مسیب نے کہا آنکھوں سے اس کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔

عطا نے کہا مخلوق کی آنکھیں اللہ تعالےٰ کے احاطہ سے عاجز ہیں۔

ابن عباس اور مقاتل نے کہا آنکھیں دنیا میں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں لیکن آخرت میں اس کو دیکھیں گی۔

اور وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ۔ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ پر کوئی چیز مخفی نہیں اور نہ کوئی چیز اس سے غائب ہو سکتی ہے (معالم)

وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ۔ اور وہ ہے باریک بین خبردار یعنی امور کے دقائق اور مشکلات سے واقف ہے اور اشیاء کے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے (تفسیر نسفی)

قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ

بے شک آئیں تمہارے پاس دلیلیں تمہارے رب کی طرف سے تو جس نے دیکھا تو اس نے اپنی جان کے لیے دیکھا اور جو اندھا رہا تو اسی پر ہے اور میں تم پر نگہبان نہیں ہوں۔

یعنی دلائل اللہ تعالےٰ کی طرف سے آچکے تو جو غور کرے گا اس کا فائدہ اسی کو ہوگا اور جو اندھا بن کر گمراہی میں پڑا رہے تو اس کی گمراہی کا وبال اسی پر ہوگا اور میں تمہارے اعمال کا نگران نہیں ہوں میرا فریضہ صرف یہ ہے کہ تم کو آگاہ کر دوں (جلالین)

قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ۔ بصیرت دل کا نور ہے جیسے کہ بصارت آنکھوں کا نور ہے جس سے ظاہری چیزیں نظر آتی ہیں یعنی تمہارے پاس وحی اور معجزات آئے جو کہ دلوں کو روشنی پہنچانے والے ہیں تو جو حق کو دیکھے گا اور اس پر ایمان لائے گا تو اپنی جان کے لیے دیکھے گا اور اسی کو اس کا فائدہ ہوگا اور جو اندھا بن کر گمراہی میں پڑا رہے گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور میں تمہارے کاموں کا نگران نہیں ہوں کہ تمہارے اعمال کا محاسبہ کروں اور اس پر اس کو جزا یا سزا دوں میری حیثیت صرف یہ ہے کہ میں ڈرانے والا ہوں اور اللہ تعالےٰ تمہاری نگرانی کرنے والا ہے (تفسیر نسفی)

marfat.com

ترجمہ از جلالین ۔ بے شک آئیں تمہارے پاس آنکھیں کھولنے والی دلیلیں تمہارے رب کی طرف سے تو جس نے دیکھا اور ایمان لایا تو اپنے بھلے کو دیکھا اس لیے کہ دیکھ کر ایمان لانے کا ثواب دیکھنے والے ہی کو ملے گا اور جو اندھا رہا ان دلائل سے وہ گمراہ ہوا تو اس پر ہی وبال ضلالت ہے اور میں تمہارا چوکیدار نہیں کہ تمہارے اعمال پر نظر رکھوں ۔ میں تو اللہ کی طرف سے صرف ڈرانے والا ہوں ۔ انتہی ۔

ترجمہ از تفسیر نسفی ہے بے شک آئیں تمہارے پاس دلیلیں تمہارے رب کی طرف سے بصیرت سے دل کا نور مراد ہے جس سے دل کی آنکھیں دیکھتی ہیں جیسے آنکھوں کا نور کہ اس سے احکام دینی اور بینات کا معاینہ ہوتا ہے جو دل سے ہو وہ مثل بصائر ہے تو جو دیکھے حق اور ایمان لائے تو اپنی جان کے لیے اس کا نفع ہے اور جو اندھا ہو جائے ان سے وہ گمراہ ہو جاتا ہے تو اس پر اس اندھے پن کا نقصان ہے اور میں تمہارا محافظ اور ایسا چوکیدار نہیں کہ تمہارے عمل پر نگرانی کروں اور اس کا بدلہ دوں میں تو ڈرانے والا ہوں اور اللہ تعالے ہی کی ذات ہے جو تم پر نگران ہے ۔

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ۔ اور ہم اسی طرح سے آئتیں طرح طرح سے بیان کرتے ہیں توجہ کی دلیلوں کو ۔

یعنی جیسے ہم آپ پر آئتیں تلاوت فرماتے ہیں پلٹ پلٹ کر احکام سناتے ہیں یعنی اگر ہم ایک ہی بار توحید کے دلائل بیان کرتے تو کوئی ایمان لاتا کوئی نہ لاتا کوئی سمجھتا کوئی نہ سمجھتا ہم ان دلائل کو مختلف انداز میں بیان کرتے ہیں تاکہ کافر سمجھ لیں ۔

وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۔ تاکہ بول اٹھیں یہ لوگ کہ آپ نے پڑھ سنایا ہے اور تاکہ ہم اس کو واضح کر دیں اس قوم کے لیے جو علم رکھتی ہے ۔

یعنی کافر سمجھ لیں اور بول اٹھیں کہ آپ کو پڑھے ہوئے ہیں یا اہل کتاب کی تورات و انجیل بھی آپ جانتے ہیں اور ان پر واضح کر دیں قرآن کریم اور اس کے معنی جس سے حق اور باطل ہدیٰ طرح واضح ہو جائے ۔

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ آپ پیروی کریں اس کی جو وحی کی جاتی ہے آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے نہیں کوئی معبود سوائے اس کے اور منہ پھیر لو مشرکین کی طرف سے ۔

marfat.com

یعنی ان لوگوں کی طرف سے منہ پھیر لیں جو کافر و مشرک ہیں عیسائی یا یہودی ان کی پیروی نہ کریں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے اعراض فرمائیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم قتال و جہاد آجائے۔

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اَشْرَكُوْا وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے اور تمہیں بنایا ہم نے آپ کو ان پر نگہبان اور نہیں ہیں آپ ان کے ذمہ دار۔ یعنی اگر اللہ چاہتا ان کا مومن ہونا اس سے جو شرک کر رہے ہیں۔ اس میں اس امر کو واضح کیا گیا کہ وہ خلاف مشیت الٰہی شرک نہیں کر سکتے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں ان کا مومن ہونا ہوتا تو انہیں توفیق ایمان ہی مل جاتی۔

مگر چونکہ ان کی جبلت میں مشیت الٰہی نے شرک ہی رکھا ہے تو وہ بہر صورت شرک ہی کریں گے بلا مشیت الٰہیہ نہ مشرک ہو سکتا ہے نہ مومن مومن۔ یہ زمانہ قدرت مومن و مشرک کے لیے اپنی حکمت بالغہ کے تحت ہے جسے چاہا جنت کے لیے بنا دیا اور جسے چاہا جہنم کا کندا کر دیا مصنوع صانع کی قدرت صنعت پر اعتراض کا حق نہیں اور کوئی اپنے اختیار سے کسی راہ پر نہیں اب رہا یہ سوال کہ جو جیسا بنانا منظور ہوا بنا دیا گیا۔ تو تبلیغ و اصلاح کی کیا حاجت رہی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ علم اللہ میں جو جیسا ہے ایسا ہی رہے گا مگر ہمیں علم اللہ پر عبور نہیں بنا بریں ہمارا کام تبلیغ و اصلاح ہے جو اس تبلیغ سے اصلاح پذیر ہو گیا ہمیں منکشف ہو گیا کہ اس کی اصلاح علم اللہ میں اسی طرح موقوت تھی اور اگر ہدایت کے بعد بھی مثل ابوجہل۔ ابولہب حتیٰ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح گمراہ رہا تو بعد میں نتیجہ سے ہم نے معلوم کر لیا کہ یہ گمراہی کے لیے ہے علم اللہ میں پیدا ہوا تھا۔ چنانچہ اب آگے ارشاد الٰہی ہے۔

فَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا۔ ہم نے تمہیں ان کا نگہبان عمل و عقائد میں نہیں بھیجا نہ آپ ان کے عمل و جزا کے بدلہ دینے والے ہیں۔

وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ۔ اور نہ آپ ان کے گماشتے اور چوکیدار ہیں کہ ان کے پیچھے لگے رہیں۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ۔ اور تم برا نہ کہو انہیں جن کی یہ پرستش کرتے ہیں اللہ کے سوا کہ وہ بھی برا بھلا کہنے لگیں گے اللہ کو زیادتی کرتے ہوئے جہالت سے۔

اس کے بعد ایک بات سے منع کیا گیا وہ یہ تھی کہ کفار کے بتوں کی مسلمان برائی کیا کرتے تھے

marfat.com

تاکہ کفار نصیحت پکڑیں اور بت پرستی کے عیب سے باخبر ہو جائیں لیکن انہوں نے بجائے ہدایت قبول کرنے کے شان الٰہی میں بے ادبی کے ساتھ زبان کھولنی شروع کر دی اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ بتوں کی مذمت ان کی حقیقت کا انکشاف طاعت و ثواب ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کی بدزبانی کو روکنے کے لیے مسلمانوں کو منع فرمایا اور ارشاد ہوا اور انہیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں کہ وہ اللہ کی شان کی بے ادبی کریں گے جہالت اور زیادتی سے۔

كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ - یوں ہی آراستہ کر دیا ہم نے ہر امت کے لیے ان کا عمل پھر اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر آنا ہے انہوں نے پھر وہ انہیں بتائے گا وہ جو کرتے تھے۔

یعنی یونہی ہم نے ہر جماعت کی نگاہ میں ان کے عمل بھلے کر دیے ہیں پھر انہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے اور وہ انہیں بتا دیگا جو کچھ وہ کرتے تھے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنی حلف میں پوری محنت سے کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئی تو ضرور اس پر ایمان لائیں گے۔

آیت سے مراد ان کی مطلوبہ نشانی تھی جیسے صفا کا سونا بن جانا۔ مردے زندہ ہو جانا وغیرہ وغیرہ کفار اپنے بتوں کی۔ اولاد کی۔ جان و مال کی قسمیں بھی کھاتے تھے مگر چونکہ وہ اپنی اس قسم سے مسلمانوں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اطمینان دلانا چاہتے تھے اسی لیے وہ اللہ کی قسمیں کھاتے تھے جہد ایمان بمعنی پوری کوشش کی قسمیں یہ کہ انہوں نے کعبہ معظمہ میں بعد نماز عصر قسمیں اٹھائیں۔

آپ فرما دیجئے کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور تمہیں اے مسلمانوں کیا خبر کہ وہ جب آئیں تو ایمان نہ لائیں گے۔ تمہیں ان کی خبر نہیں ہم جانتے ہیں۔

یہ اس امر کا جواب ہے جو مسلمانوں کی خواہش تھی کہ ان پر ایسی نشانی آجائے جس سے یہ حسب وعدہ ایمان لے آئیں تو فرما دیا گیا کہ تم نہیں جانتے کہ یہ ایمان لانے کے لیے بنائے نہیں گئے۔ پھر یہ ایمان کس طرح لا سکتے ہیں۔

وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ ہم نے ان کے دل پھیر دیے ہیں اور آنکھیں جیسے پہلے ایمان نہ لائے تھے یہی اسی طرح ایمان سے محروم ہیں ہم انہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں۔ تحیر میں رہیں اور ایمان قبول

marfat.com

ذکر سکیں۔

بحمداللہ پارہ ہفتم ختم ہوا

۴ر جنوری ۱۹۵۴ء یوم دوشنبہ سنٹرل جیل

لاہور۔ بعد ظہر

ابوالحسنات سید **محمد احمد** قادری اسیر تحریک ختم نبوت و امیر

انجمن حزب الاحناف

پاکستان

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ قَوْمِیْ بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ

و

اضافات امین الحسنات سید محمد خلیل احمد قادری اشرفی

خطیب جامعہ مسجد وزیر خاں و امیر جامعہ حسنات العلوم۔ لاہور

marfat.com

شروع پارہ ہشتم

با محاورہ ترجمہ رکوع نوزدہم سورۃ انعام

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۝

اور اگر ہماری ہم ان کی طرف فرشتے اور کلام کریں ان سے مردے اور اکٹھا لائیں ہم ان پر ہر چیز کو کچھ بھی وہ نہیں ایمان لانے والے مگر یہ کہ چاہے اللہ لیکن اکثر ان میں سے جاہل ہیں۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝

اور اسی طرح بنائے ہم نے ہر ایک نبی کے لیے دشمن شیطان انسانوں میں سے اور جنوں میں سے وحی کرتے ہیں بعض ان کے طرف بعض کی ملمع کی باتیں دھوکہ دینے کے لیے اور اگر تیرا رب چاہتا تو ایسا نہ کرتے سو تو چھوڑ دے ان کو اور جو وہ بناتے ہیں۔

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝

اور تاکہ جھک جائیں اس کی طرف دل ان لوگوں کے جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے تاکہ اسے پسند کریں اور جھوٹ بنائیں جو وہ بنانے والے ہیں۔

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝

کیا سوائے اللہ کے میں کوئی اور حاکم بناؤں حالانکہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف کتاب اتاری کھول کھول کر اور وہ جنہیں ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ وہ تیرے رب کی طرف سے نازل کی گئی سچائی اور انصاف کے ساتھ اس کی باتوں

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ

marfat.com

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝
وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ
وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ
سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝

کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ ہے سنتا جانتا۔
اور اگر آپ زمین کے اکثر لوگوں کا کہا مانیں گے
تو آپ کو اللہ کی راہ سے بہکا دیں گے وہ تو صرف
ظن کے پیرو ہیں اور صرف ایک تخمینہ لگا رہے ہیں
تیرا رب خوب جانتا ہے ان لوگوں کو جو اس کی
راہ سے بھٹک چکے ہیں اور خوب جانتا ہے وہ
ہدایت والوں کو۔

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ
كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝
وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ
عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ۭ وَاِنَّ
كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ۝

سو کھاؤ اس چیز سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے
اگر تم اسکی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو۔
اور کیا ہے تمہیں کہ نہیں کھاتے تم ان چیزوں کو
جن پر اللہ کا نام لیا گیا ہے حالانکہ اس نے تم پر
حرام چیزوں کو کھول کر بیان کر دیا ہے مگر جب کہ
تم مجبور ہو جاؤ ان کے لیے اور یقیناً اکثر آدمی
اپنی خواہشوں میں جہالت سے گمراہ ہو جاتے
ہیں بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے حد سے
گذرنے والوں کو۔

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۭ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا
كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ۝
وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ۭ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ
لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ
وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۝

اور چھوڑو ظاہری اور باطنی گناہ بے شک
جو لوگ گناہ کماتے ہیں عنقریب بدلہ دیے جائیں
گے اپنے جھوٹے بہتانوں کا۔
اور نہ کھاؤ تم ان چیزوں کو جن پر نام نہ لیا جائے
اللہ کا اور وہ یقیناً گناہ ہے اور بے شک
شیطان البتہ وحی کرتے ہیں اپنے دوستوں کی
طرف تاکہ وہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم نے ان کا
کہا مانا تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

marfat.com

حل لغات رکوع نوزدہم پ۸ سورۃ انعام

و۔اور
الیھم۔انکی طرف
المونٰی۔مردے
کل۔ہر
کانوا۔تھے
یشاء۔چاہے
اکثر۔اکثر
کذلک۔اسی طرح
عدوا۔دشمن
الجن۔جنوں سے
بعض۔بعض کی
و۔اور
مازنہ
ھم۔ان کو
و۔اور
الذین۔ان کے جو
و۔اور
لیقترفوا۔تاکہ بنالیں
ا۔کیا
حکما۔حاکم
انزل۔جس نے اتارا
و۔اور

لو۔اگر
الملئکۃ۔فرشتے
و۔اور
شئ۔چیز
لیومنوا۔کہ ایمان لاتے
اللہ۔اللہ
ھم۔ان کے
جعلنا۔بنایا ہم نے
شیاطین۔شیطان
یوحی۔وحی کرتا ہے
زخرف۔ملمع کی
لو۔اگر
فعلوہ۔کرتے
و۔اور
لتصغی۔تاکہ جھکیں
لا۔نہیں
یرضوہ۔تاکہ پسند کریں اسکو
ما۔جو
فقیدہ۔سوائے
و۔اور
الیکم۔تمہاری طرف
الذین۔وہ جو

انثا۔ہم
و۔اور
حشرنا۔اکٹھی کرلاتے ہم
قبلا۔پہلی
الا۔مگر
و۔اور
یجھلون۔جاہل ہیں
لکل۔ہر
الانس۔انسانوں سے
بعضھم۔بعض انکا
القول۔بات
شاء۔چاہتا
ہ۔اسکو
ما۔جو
الیہ۔اس کی طرف
یؤمنوا۔ایمان لاتے
ہ۔اس کو
ھم۔وہ
اللہ۔اللہ کے
ھو۔وہ
الکتب۔کتاب
اتینھم۔دی ہم نے انکو

نزلنا۔اتارتے
کلم۔بولتے ان سے
علیھم۔ان پر
ما۔نہیں
ان۔یہ کہ
لکن۔لیکن
و۔اور
بعض۔بعض کے لیے
و۔اور
الی۔طرف
غرورا۔دھوکہ دینے کو
زخرف۔ہیرا پھیر
قول۔بات
یفترون۔جھوٹ بناتے ہیں
افئدۃ۔دل
بالاخرۃ۔آخرت پر
و۔اور
مفترون۔بنانے والے ہیں
ابتغی۔میں تلاش کروں
الذی۔وہ جس
مفصلا۔کھلی ہوئی
الکتاب۔کتاب

marfat.com

يَعْلَمُوْنَ - جانتے ہیں کہ
بِالْحَقِّ - حق کے ساتھ
كَرِيْمُوْا - کرنے والوں سے
رَبِّكَ - تیرے رب کے
لَا - نہیں
هُوَ - وہ ہے
اِنَّ - اگر
بَغٰى - بڑھ
بَعْضُهُمْ - ان کا بعض
عَلٰى بَعْضٍ - بعض پر
اِلَّا - مگر
هُمْ - وہ
بَيَاتًا - تیرات
يَضِلُّ - گمراہ ہوا
اَعْلَمُ - خوب جانتا ہے
بِمَا - اس سے جو
عَلَيْهِ - اس پر
سَوَّتْ - ایمان رکھتے
اَنْ - یہ کہ نہیں
قَدْ - بیشک
حَرَّمَ - حرام کیا
اضْطُرِرْتُمْ - مجبور ہو جاؤ تم
اِنَّ - بیشک
كَثِيْرًا - بہت لوگ
بِغَيْرِ - بغیر
هُوَ - وہ
بِكُمْ - تیرا رب

اَنْدَادًا - وہ
فَلَا - تو نہ
وَ - اور
هِدَايَةً - سچائی
هِبَّتِيْ - کوئی بدلنے والا
السَّمِيْعُ - سننے والا
تَتَّبِعْ - تو پیروی کریگا
اَهْوَآءَهُمْ - ان کی خواہشوں کی
اللّٰهِ - خدا سے
الظّٰلِمِيْنَ - ظلم کی
اِلَّا - مگر
هُوَ - وہ
تَاْكُلُوْا - کھاتے تم
لَ
اللّٰهِ - اللہ کا
فَصَّلَ - مفصل بیان کیا
عَلَيْكُمْ - تم پر
اضْطُرِرْتُمْ - مجبور ہو جاؤ تم
اِنَّ - بیشک
كَثِيْرًا - بہت لوگ
بِغَيْرِ - بغیر
هُوَ - وہ

مُنْزَلٌ - اتارا گیا ہے
مُصَدِّقًا - وقت - ہوتو
تَمَّتْ - پورے ہو گئے
وَ - اور
بِكَلِمَتِهٖ - اسکے کلمات کو
الْعَلِيْمُ - جاننے والا
اَكْثَرُ - اکثر
يُضِلُّوْ - گمراہ کریگے
اِنَّ - نہیں
وَ - اور
يَخْرُصُوْنَ - اندازہ کرتے ہیں
اَعْلَمُ - خوب جانتا ہے
عَنْ سَبِيْلِهٖ - اسکی راہ سے وَ - اور
بِالْمُهْتَدِيْنَ - ہدایت والوں کو
ذُكِرَ - ذکر کیا گیا
اِنْ - اگر
وَ - اور
تَاْكُلُوْا - کھاتے تم
لَ
اللّٰهِ - اللہ کا
فَصَّلَ - مفصل بیان کیا
عَلَيْكُمْ - تم پر
اِلَّا - مگر
اِلَيْهِ - اسکی طرف
لَيُضِلُّوْنَ - گمراہ کرتے ہیں
بِاَهْوَآئِهِمْ - اپنی خواہشوں
اِنَّ - بیشک
بِالْمُعْتَدِيْنَ - حد سے بڑھنے والوں

مِنْ رَّبِّكَ - تیرے رب سے
مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ - شک
كَلِمَتُ - کلمے
عَدْلًا - انصاف میں
وَ - اور
كَلِمَتِهٖ - اسکے کلمات کو
الْعَلِيْمُ - جاننے والا
اَكْثَرَ - اکثر
يَخْرُصُوْنَ - اندازہ کرتے ہیں
اِنَّ - بیشک
اَعْلَمُ - خوب جانتا ہے
مَنْ - ان کی جو
لَكَ - تجھ کو
يَتَّبِعُوْنَ - پیروی کرتے
اِنَّ - نہیں
اِنَّ - بیشک
مَنْ - اسکو جو
هُوَ - وہ
فَكُلُوْا - تو کھاؤ
اللّٰهِ - اللہ کا
اٰيٰتِهٖ - اسکی آیتوں پر
لَكُمْ - تم کو کہ
ذُكِرَ - ذکر کیا گیا
وَ - اور
مَا - کیا ہے
لَكُمْ - تمہارے لیے
اِلَّا - مگر
اِلَيْهِ - اسکی طرف
لَيُضِلُّوْنَ - گمراہ ہوتے ہیں
بِاَهْوَآئِهِمْ - اپنی خواہشوں
اِنَّ - بیشک
وَ - اور
مَا - جب
وَ - اور
بِاَهْوَآئِهِمْ - اپنی خواہشوں
اِنَّ - بیشک
بِالْمُعْتَدِيْنَ - حد سے

marfat.com

تکلنے والوں کو	و۔اور	ھذا۔چھوڑدو	ظاھر۔ظاہری
الاثم۔گناہ	و۔اور	باطنہ۔باطنی	ان۔بیشک
الذین۔وہ جو	یکسبون۔کماتے ہیں	الاثم۔گناہ	سیجزون۔جلدی بدلہ
دیے جائینگے	بما۔جو	کانوا۔تھے وہ	یقترفون۔جھوٹ بنایا
کرتے	و۔اور	لا۔نہ	تاکلوا۔کھاؤ
مما۔اس سے کہ	لم۔نہ	یذکر۔ذکر کیا جائے	اسم۔نام
اللہ۔اللہ کا	علیہ۔اس پر	و۔اور	انہ۔بیشک وہ
فسق۔گناہ ہے	و۔اور	ان۔بیشک	الشیاطین۔شیطان
لیوحون۔وحی کرتے ہیں	الی۔طرف	اولیاء۔دوستوں	جھگڑنے کی
لیجادلو۔تاکہ جھگڑیں	کم۔تمہارے	و۔اور	ان۔اگر
اطعتمو۔پیروی کرو تم	ھم۔ان کی	انکم۔تو تم بھی	مشرکون۔مشرک ہوگے

مختصر تفسیر رکوع نوزدہم پ ۸ سورۃ انعام

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۝ اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اتارتے اور ان سے مردے باتیں کرتے اور ہم ہر چیز ان کے سامنے اٹھا لاتے جب بھی وہ ایمان لانے والے نہیں مگر یہ کہ جسے خدا چاہتا لیکن ان میں بہت سے جاہل ہیں۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى۔ اور اگر ہم ان کے پاس فرشتوں کو اتارتے اور ان سے مردے باتیں کرنے لگتے۔

مُردوں کے کلام کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ آپ کی نبوت کی تصدیق کردیں۔

وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا۔ قبلا مصدر سامنے آنا یا قبیل کی جمع ہے اس کے معنی جماعت ہے یعنی جو کچھ ان کو جنت کی بشارت اور دوزخ سے خوف ہے اس سب کا کفیل یا ذمہ دار۔

مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا۔ جب بھی وہ ایمان لانے والے نہیں کیونکہ ان کے کافر ہونے کا ازل سے فیصلہ ہو چکا ہے۔

marfat.com

اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ۔ مگر یہ کہ جسے اللہ ہی چاہے۔ یعنی اگر ان کے لیے یعنی اگر ان کے لیے ایمان سے
مومن ہونے کا فیصلہ ہو چکا ہے تو وہ مومن ہو جائیں گے۔

وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ یَجْھَلُوْنَ۔ لیکن ان میں زیادہ لوگ نہیں جانتے۔ ہم کی ضمیر مسلمانوں کی طرف راجع ہے
یعنی اکثر مسلمان ناواقف ہیں۔ اسی نادانی کی وجہ سے وہ آرزو کرتے ہیں کہ معلوبہ معجزات کا ظہور ہو جائے
تاکہ یہ لوگ ایمان لے آئیں مگر یہ لوگ ایمان لانے والے نہ تھے اگر ان کے مطالبات پورے بھی کر
دیے جائیں اور اگر ان پر نشانیاں بھی ظاہر کر دی جائیں تو بھی یہ کبھی ایمان نہ لائیں گے۔

شانِ نزول:۔ سرداران قریش ولید بن مغیرہ مخزومی۔ عاص بن وائل سہمی۔ اسود بن عبد یغوث
زہری وغیرہ بہت سے کفار نے کر بارگاہ رسالت آب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض
کرنے لگے کہ ہماری قوم میں قصی بن کلاب۔ جدعان بن عمر جن کو مرے ہوئے طویل عرصہ گذر چکا ہے
آپ ان کو زندہ کر دیں تاکہ ہم ان سے دریافت کریں کہ آپ جو کچھ فرماتے ہیں وہ حق ہے یا نہیں اور ہمیں
فرشتے دکھا دیجئے تاکہ وہ بھی آپ کی رسالت کی شہادت دیں یا اللہ تعالیٰ فرشتے ہمارے سامنے
لائیں اس کے جواب میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ۔ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کا دشمن
جن و بشر میں سے شیطانوں کو بنا دیا۔

جس طرح کفار قریش کو ہم نے آپ کا دشمن بنایا ہے کہ وہ آپ کی مخالفت کرتے ہیں اور آپ کو
دکھ دیتے ہیں آپ سے پہلے انبیاء کے دشمن ان کے ابتلاء و امتحان کے لیے بنائے جو سبب
تھا ان کی ثابت قدمی کے مظاہرے کا اور اس سے وہ اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔

علامہ صاوی فرماتے ہیں لکل نبی ای وان لم یکن رسولا ولذا اورد ان الکفار قتلوا فی
یوم واحد سبعین نبیا۔ ہر نبی کے دشمن کے متعلق روایت ہے کہ سابقہ کفار نے ایک ایک
دن میں ستر ستر نبی شہید کیے۔

شَیٰطِیْنَ سے مراد سرکش جن اور انس ہیں حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا انسانوں میں سے بھی
کچھ شیطان ہوتے ہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا
کیا شیاطین جن و انس کے شر سے تو نے اللہ کی پناہ مانگی ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کیا انسانوں میں بھی شیاطین ہوتے ہیں فرمایا ہاں وہ شیاطین جن سے زیادہ شریر ہوتے ہیں۔

marfat.com

يُوحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا۔ ان میں سے بعض دوسرے بعض کو بری باتوں کا وسوسہ ڈالتے رہتے تھے تاکہ ان کو دھوکہ میں ڈال رکھیں یعنی شیاطین جن شیاطین انس کے دلوں میں وسوسہ ڈالتے تھے۔

زخرف القول۔ فریب کی باتیں غرورًا۔ دھوکہ فریب۔ حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں شیاطین انس شیاطین جن سے زیادہ سخت ہوتے ہیں جب میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اعوذ باللہ کہتا ہوں تو جن شیاطین تو میرے پاس سے چلے جاتے ہیں اور شیاطین انس آکر مجھے علی الاعلان گناہ کی طرف کھینچتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا بدترین عذاب شیاطین جن سے شیاطین انس کا ہے جو بناوٹ کی بات یعنی وسوسے اور فریب کی باتیں دل میں ڈال کر گناہ کی طرف مائل کرتا ہے۔

یوحی بعضہم کے ماتحت جمل میں ہے والوحی عبارۃ عن الایحاء والقول الزیغ ای ان یلقی الیہ وسوس شیاطین الجن الی شیاطین الانس۔ وحی سے مراد ایجاء ہے اور قول سریع یعنی دل میں کسی بات کا ڈالنا یا وسوسہ پیدا کرنا یا شیطان جنی شیطان انسی کی طرف اس طرح خفیہ بات پیدا کردے کہ اسے انسان کرنے پر آمادہ ہو جائے۔

تفسیر ابوالسعود میں ہے یوحی عبارۃ عن الایحاء والقول السریع ای یلقی الیہ وسوس۔ وغیرہ عبارت ہے اشارہ اور قول سریع سے یعنی دل میں ڈالنا یا وسوسہ پیدا کرنا

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ۔ اور اگر تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔

یعنی شیاطین انبیاء کے دشمن نہ ہوں یا دھوکہ نہ دیں۔ یعنی وہ القاء سریع جو شیطان شیطان کی طرف کرتے ہیں تو شیاطین کو اس توسوس سے روک دیتا لیکن اللہ نے ان کے ثواب بڑھانے کو ان وساوس کا ذریعہ بنا لیا ہے کہ ان وساوس کو دفع کرنے میں انہیں ثواب جزیل ملتا ہے۔

فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ۔ تو چھوڑو انہیں ان کی افترا پردازی میں۔

یعنی آپ پر اور اللہ تعالیٰ پر جو بہتان تراشی یہ کرتے ہیں اس کی طرف آپ التفات نہ کریں اللہ ان کو ذلیل کرے گا اور آپ کی مدد کریگا۔

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ۔ اور اس لیے کہ جھکیں ان کی طرف دل ان کے جنہیں آخرت پر ایمان نہیں اور اس لیے کہ مائل ہوں بناوٹ کی باتوں کی طرف کافروں کے دل اور اسے پسند کریں اپنی جانوں کے لیے تاکہ گناہ کمائیں جو انہیں کمانا ہے گناہوں سے (تفسیر نسفی)

marfat.com

شانِ نزول: کفار نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ آپ ہمارے اور اپنے درمیان کوئی حاکم تسلیم کر لیں (جلالین)

مشرکین قریش نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ آپ ہمارے اور اپنے درمیان کسی کو حاکم مقرر کر لیں چاہیں تو کسی یہودی عالم کو حاکم مقرر کر لیں چاہیں تو کسی عیسائی یا دری کو ثالث مان لیں تاکہ آپ کے متعلق جو کچھ ان کی کتابوں میں لکھا ہے اس سے وہ ہم کو مطلع کریں کہ آپ حق پر ہیں یا ہم اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اس کا جواب دیا گیا جیسا کہ ارشاد ہے۔

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا۔ آپ کہہ دیجئے تو کیا اللہ کے سوا کسی اور کا فیصلہ چاہوں حالانکہ اللہ ہی نے تو تمہارے پاس ایک کامل کتاب بھیجی ہے جو تفصیل کے ساتھ ہے۔

یعنی اے محبوب فرما دیجئے کہ کیا اللہ کے سوا میں کسی اور کو حاکم بناؤں کہ وہ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے اور حق کو باطل سے علیحدہ کر دے اور وہ وہی ذات ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب اتاری جو معجزہ ہے جس کے مقابلہ سے تم عاجز ہو گئے تھے جس نے واضح کر دیا حق اور باطل کو اور شہادت دیتے ہو نے کی اور تم افترا پردازی کرتے رہے مگر وہ ایسا حق ہے کہ

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ قرآن کریم بلاشبہ آپ کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ بھیجا گیا ہے اور اہل کتاب بھی جانتے ہیں کہ وہ حق ہے اس تصدیق سے جو ان کے پاس ہے یعنی توریت اور انجیل جنہیں ہم نے کتاب دی حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی وہ جانتے ہیں کہ وہ قرآن کریم تیرے رب کی طرف سے سچ اترا۔

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ تو اے سننے والے تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو کہ یہ اللہ کی کتاب ہے اس کا انکار کرنا یا اس کی اکثریت کفر پر ہے۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا۔ اور پوری ہے تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں۔ یعنی جو کلام فرمایا تیرے رب نے وہ پورا ہوا یعنی سچا ہوا وعدہ وعید میں اور عدل میں امر و نہی کے۔

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور وہ سننے والا ہے اس اقرار کا جو اقرار کرے اور جاننے والا ہے اس کے اصرار کفر کا جو اصرار کرے۔ یا یہ معنی ہے کہ وہ سمیع ہے ہر اس بات کا جو وہ کہیں اور علیم ہے اس کا جو کچھ ان

marfat.com

کے دل میں ہو۔

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ اگر آپ اکثر اہل زمین کی پیروی کرینگے تو وہ آپ کو اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں گے۔ یعنی دین سے گمراہ کر دیں گے۔

اکثر اہل زمین سے مراد کفار ہیں کیونکہ کافروں کی تعداد زیادہ ہے راہ خدا سے مراد اللہ تعالےٰ تک پہنچانے والا راستہ یعنی دین اسلام ہے۔

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۔ وہ کچھ نہیں مگر پیروی گمان کے۔ وہ اس غلط گمان میں ہیں کہ ان کے باپ دادا حق پر تھے اور انہیں کی تقلید میں یہ گمراہ ہیں۔

اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۔ اور وہ کچھ نہیں مگر بالکل بے اصل باتیں کرتے ہیں جو کچھ کہتے ہیں محض گمان سے کہتے ہیں کہ اللہ نے ان پر یہ حرام کیا اور یہ حلال کیا۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۔ بیشک تیرا رب ہی خوب جانتا ہے جو اس کے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں اور وہی جانتا ہے ہدایت والوں کو۔ یعنی وہی جانتا ہے کافروں اور مومنوں کو دونوں فریقوں کو جانتا ہے۔

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۔ تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو۔

شان نزول ہے گمراہ کن کافروں کے اتباع سے گذشتہ کلام میں ممانعت کی گئی ہے۔ ایمان اللہ کے احکام اور آیات کو ماننے کا فر حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دیتے تھے مردار کو حلال اور ذبیحہ کو حرام قرار دیتے تھے۔ مشرکین مکہ مسلمانوں سے کہتے تھے کہ تم سمجھتے ہو کہ تم اللہ کے بھیجے ہوئے ہو جسے اللہ مارے وہ تو زیادہ حقدار ہے اس کا کہ کھایا جائے بمقابلہ اس کے جسے تم ذبح کرتے ہو اس کے بارے میں ایمان والوں کو مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ اگر تم مسلمان ہو اور ایمان میں مضبوط ہو تو وہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام ذبح کے وقت لیا گیا ہو سو لئے اس کے کہ غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا ہو یا بتوں کے لئے تھان پر ذبح ہو یا اپنی موت مر جائے اس سے پرہیز کیا جائے۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۔ اور تمہیں کیا ہوا کہ نہیں کھاتے اس سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ ۔ حالانکہ وہ تم سے مفصل بیان کر چکا ہے جو کچھ تم پر حرام ہوا اس سے مراد حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ پارہ ۲ میں ہے حرام کیے

marfat.com

گئے ہیں تم پر مردار۔ خون۔ سور کا گوشت اور جس پر ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا جائے اور گلا گھونٹنے سے چوٹ سے مرا ہو۔ اوپر سے گر کر مرا ہو۔ سینگ لگنے سے مرا ہوا اور جسے کھایا ہو کسی درندے نے سوائے اس کے جسے تم ذبح کر لو اور حرام ہے جو ذبح کیا گیا ہو تھانوں پر اور یہ بھی حرام ہے کہ تم تقسیم کرو جوئے کے تیروں سے یہ سب نافرمانی کے کام ہیں۔

اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ۔ مگر جب تمہیں اضطرار (مجبوری) ہو ایسی حالت میں جو حرام کیا گیا ہے وہ بقدر دفع مضرت حلال ہے بشرطیکہ شدت مجاعت میں سخت بھوک و پیاس ہو۔ مابمعنی وقت ہے یعنی اللہ نے ان چیزوں کی تفصیل بیان کر دی ہے جن کو ہر وقت کھانا حرام کر دیا سوائے مجبوری کے وقت کے۔ جس چیز کو حرام نہیں کیا گیا اس کو نہ کھانے کی عالمت کی تاکید ہے کہ نکر حرام چیز تو مجبوری کے وقت حلال ہو جاتی ہے لیکن حلال چیز کو کسی وقت بھی حرام نہیں کیا جا سکتا۔

وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۔ اور بے شک بہت سے لوگ گمراہ کرتے ہیں اپنی خواہشوں سے بے علمی کے باعث۔ کہ وہ حرام کو حلال کر ڈالتے اپنی نفسانی خواہشات کی وجہ سے ایسی خواہشات میں جو شریعت کے خلاف ہیں۔

اِنَّ رَبَّكَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ۔ بے شک تیرا رب جانتا ہے حد سے بڑھنے والوں کو یعنی تجاوز کرنے والے ہیں حق سے باطل کی طرف۔ انتہی ترجمہ

جو جانور اللہ کے نام سے ذبح کیا گیا ہو۔ ذبح کے وقت کسی غیر کا نام بھی نہ لیا گیا ہو ایسے ذبیحہ کو حرام صرف اس بنا پر کہہ دینا کہ وہ کسی بزرگ کے لیے ایصال ثواب کیا گیا ہے صحیح نہیں۔

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۔ اور چھوڑ دو ظاہری گناہ اور باطنی گناہ

یعنی علانیہ اور خفیہ یعنی زنا خواہ زنا کے اڈوں پر ہو یا یار لانے کے ذریعے خفیہ۔ اور شرک خواہ علانیہ ہو جیسے خدا کے سوا کسی اور خدا کی پرستش اور خفی جیسے خدا کے سوا کسی سے استعانت کرنا سے مستعین حقیقی ذاتی سمجھ کر (تفسیر نسفی)

اور چھوڑ دو یعنی ترک کر دو ظاہر گناہ اور باطن گناہ یعنی علانیہ اور خفیہ اور گناہ سے مراد ایک قول ہے کہ نشہ ہے اور ایک قول ہے کہ ہر گناہ ہے اور ایک قول ہے زنا حوانیت یعنی زنا کے اڈوں پر ہو اعلانیا بطور آشنائی کسی سے ناجائز تعلق رکھنا (جلالین) حوانیت جمع ہے حانوت کی یہ دوکان یا اڈہ کا معنی دیتا ہے (منجد)

اور چھوڑ دو ظاہر و باطن گناہ یعنی تمام گناہ اس لیے کہ یہ دو صورتوں سے خالی نہیں ہوتا علانیہ

marfat.com

یا خفیہ۔ مجاہد کہتے ہیں کہ ظاہر گناہ تو وہ ہیں جو انسان جوارح سے کرے کسی قسم کا گناہ ہو اور باطن وہ گناہ ہے جو دل میں لیے رکھے جیسے مصر علی الذنوب (یعنی گناہ پر اصرار کرنے والا) اس گناہ کا ارادہ رکھتا ہے۔

کلبی کہتے ہیں ظاہر گناہ زنا ہے اور باطن خدن ہے یعنی فساد فی الارض

اور اکثر مفسرین اس پر متفق ہیں ظاہر گناہ وہ ہے جس کا اعلان اور تشہیر بھی ہو جیسے اصحاب الرایات کرتے تھے۔ یہ عرب کے زمانہ جاہلیت کی ایک رسم تھی کہ لڑکی بالغ ہو جاتی تو اس گھر پر ایک جھنڈا سپید لگا دیا جاتا تھا جو ایک قسم کی صلائے عام تھی برادری والوں کے زنا کے لیے اور اس طرح زانی فخریہ کہا کرتا تھا کہ میں نے آج فلاں سے زنا کیا۔

اور باطن یہ ہے کہ خفیہ طریقہ سے گناہ کیا جائے۔ جاہلیت کے اہل عرب زنا کو پسند کرتے تھے۔ تو ان میں جو شریعت تھے وہ خفیہ طور پر زنا کیا کرتے تھے اور غیر شریعت اس کی برداشت کرتے تھے۔ وہ علانیہ اس فعل شنیع کے مرتکب ہوتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے دونوں طریقے مسلماً ول پر حرام فرما دیے۔

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں۔ ظاہر الاثم سے مراد محارم کے ساتھ نکاح کرنا ہے اور باطن سے مراد زنا (معالم)

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَیُجْزَوْنَ بِمَا کَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ ۝ بے شک وہ لوگ جو کماتے ہیں عنقریب اپنی کمائی کی سزا پائیں گے بروز قیامت جس طرح دنیا میں وہ کرتے تھے (تفسیر نسفی)

وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ۔ اور نہ کھاؤ اس سے جس پر اللہ کا نام (ذبح کے) وقت لیا گیا یعنی بسم اللہ اللہ اکبر جس ذبیحہ پر نہ پڑھا گیا وہ مردار ہے۔

وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ وَاِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰٓی اَوْلِیٰٓـئِهِمْ لِیُجَادِلُوْکُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّکُمْ لَمُشْرِکُوْنَ ۝ اور بیشک وہ شریعت کے حکم کے خلاف ہے اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتا ہے یعنی وسوسے پیدا کرتا ہے مشرکین کے دلوں میں تاکہ وہ تم سے جھگڑیں اور کہیں کہ تم اللہ کے مارے ہوئے کو تو نہیں کھاتے اور اپنے ذبح کیے ہوئے کو کھا لیتے ہو اور اگر تم ان کا کہا مانو اور مردار جو حرام ہے اسے حلال کر لو تو اس وقت تم مشرک ہو۔

اس لیے کہ جو خدا کے حکم کے خلاف کی اتباع کرے اور اپنے دین کی پیروی نہ کرے تو وہ بھی مشرک ہے اور تدین کا حق یہ ہے کہ وہ جانور نہ کھایا جائے جس پر عند الذبح خدا کا نام نہ لیا گیا ہو۔

marfat.com

اس لیے کہ اس کی ممانعت شدت سے کی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے حرمت علیکم المیتۃ الخ اور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے فسق خلافت قانون اسلام کہا گیا اور ما اہل لغیر اللہ بہ وہ چیز اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر پکار دی گئی ہو بھی اسی فسق میں داخل ہے۔ اہلال لغیر اللہ کہتے ہیں عند الذبح بت پرستوں کی طرح بسم اللات۔ بسم المنات۔ بسم سبل بسم اللہ اللہ اکبر کی بجائے کہنا اور ذبح کرنا۔

آگے مزید توضیح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حکم میں یہ حکم مقدر ہے کہ جس پر اللہ کا نام بوقت ذبح نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھایا جائے۔ چونکہ ان فسق مجمل تھا اس اجمال کی تفصیل میں اہل لغیر اللہ بہ فرمایا گیا جس سے یہ حکم واضح ہو گیا کہ جس ذبیحہ پر بسم اللہ اللہ اکبر نہ کہا گیا ہو اس کا کھانا حرام ہے اور جس پر عند الذبح بسم اللہ اللہ اکبر کہہ دیا گیا وہ حلال ہے۔ (تفسیر نسفی)

مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی بھی اپنی تفسیر فتح العزیز میں یہی فرما رہے ہیں "دگر ہمیں مسئلہ آنست کہ جان دادن بچہ جان آفریں روا نباشد"۔

یہاں مسئلہ ذبح کے ماتحت قدرے تفصیل فقہی بھی عرض کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے غور سے سنیں۔

(۱) حلت اللہ کے نام پر ذبح ہونے سے متعلق ہے بنابریں جو اپنی موت مرا یا بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا وہ حرام ہے یہ مشرکین کے اس اعتراض کا جواب ہے جو انہوں نے مسلمانوں پر کیا تھا کہ تم اپنا مارا ہوا تو کھاتے ہو اور اللہ کا مارا ہوا حرام کہتے ہو۔

(۲) شریعت مطہرہ میں حرام چیزوں کا مفصل ذکر ہوتا ہے اور اس کے علاوہ ثبوت حرمت کے لیے حکم حرمت ضروری ہے اور اگر کسی چیز پر حکم حرمت نہ ملے تو وہ چیز شریعت میں مباح کہلاتی ہے۔

(۳) ہر حرام عند الاضطرار بقدر ضرورت رد ہے۔

(۴) بوقت ذبح نہ تحقیقاً نہ تقدیراً خواہ اس طرح کہ وہ جانور اپنی موت مر گیا ہو یا اس طرح کہ اس کو بغیر تسمیہ کے یا غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یہ سب حرام ہیں۔ لیکن جہاں مسلمان ذبح کرنے والا بوقت ذبح بسم اللہ اللہ اکبر کہنا بھول گیا تو وہ ذبح کیا ہوا جائز ہے اور وہاں ذکر تقدیری ہے۔

(۵) قانون اسلام میں عقل اور قیاس ہر کس و ناکس کو کوئی دخل نہیں جسے اللہ حرام کرے وہ حرام

marfat.com

اور جو حلال کرے وہ حلال ہے۔

(۶) شرک یہی نہیں ہے کہ غیر خدا کو پوجے بلکہ حکم الٰہی چھوڑ کر غیر خدا کا حکم ماننا اللہ کے سوا کسی غیر کو حاکم حقیقی جاننا بھی شرک ہے۔

(۷) ذبح میں جو حکم شرعی ہے اس کا اتباع لازم ہے اپنے قیاس ذاتی سے حلال و حرام ٹھہرانا کفر ہے۔

با محاورہ ترجمہ رکوع بستم سورۃ انعام پشد کوع دوم

أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

اور کیا وہ جو تھا مردہ تو ہم نے اسے زندہ کیا اور اس کے لیے ایک نور کر دیا جس سے چلتا ہے لوگوں میں وہ اس جیسا ہو جائے گا جو ہے اندھیریوں میں نہیں وہ اس سے نکلنے والا ایسے ہی بھلے کر دکھائے کافروں کو وہ کام جو وہ کرتے ہیں۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا ۚ وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝

اور ایسے ہی کیے ہم نے ہر بستی میں سرغنے مجرموں کے تاکہ چال کریں اس میں اور نہیں چال کرتے وہ مگر اپنی جانوں پر اور وہ نہیں شعور رکھتے

وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ ۘ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۗ سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ ۝

اور جب آئے ان کے پاس کوئی نشانی تو کہتے ہیں ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ ہمیں دیا ہی جیسا کہ اللہ کے رسولوں کو اللہ جانتا ہے جہاں کرے اپنی رسالت عنقریب پہنچے گی ان کو جو مجرم ہیں ذلت اللہ کے یہاں سے اور عذاب شدید بدلہ ان کے مکر کا۔

فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۖ وَمَنْ

اور جسے چاہے اللہ یہ کہ راہ دکھائے انہیں تو کھول دیتا ہے سینہ اس کا اسلام کے لیے اور

marfat.com

يُرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

جسے چاہے یہ کہ گمراہ کرے اس کو کر دیتا ہے سینہ اس کا تنگ خوب رکا ہوا گویا کہ چڑھ رہا ہے کسی کی زبردستی سے آسمان میں ایسے ہی کرتا ہے اللہ گندگی ان پر جو ایمان نہ لائے۔

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ

اور یہ راہ ہے تمہارے رب کی سیدھی بے شک مفصل بیان کر دیں ہم نے آیتیں اس قوم کو جو نصیحت مانے۔

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

ان کے لیے دار السلام ہے ان کے رب کے پاس اور وہ ان کا مولیٰ ہے بدلہ ہے ان کے عمل کا۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓـُٔهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝

اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا اور فرمائے گا اے جنوں کے گروہ تم نے بہت گھیر لیے آدمی اور کہیں گے ان کے دوست آدمیوں سے اے ہمارے رب ہم نے فائدہ اٹھایا بعض سے بعض نے اور پہنچے ہم اپنی اس میعاد کو جو تو نے ہمارے لیے مقرر کی۔ فرمائے گا اب آگ تمہارا ٹھکانا ہے ہمیشہ اس میں رہو مگر جسے اللہ چاہے بے شک تمہارا رب حکمت والا علم والا ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

اور یونہی مسلط کرتے ہیں ہم بعض ظالموں کو بعض پر بدلہ ان کے کیے کا۔

حل لغات رکوع بستم سورۃ انعام رکوع دوم پ۸

اور کیا	من۔ جو	کان۔ تھا	میتا۔ مردہ

marfat.com

فاحیینا۔ تو زندہ کیا ہم نے اسکو
لہ۔ اس کے لیے
فی۔ میں
فی۔ میں
بخاریج۔ نکلنے والا
للکافرین۔ کافروں کے لیے ہے
و۔ اور
کل۔ ہر
لیمکروا۔ تاکہ مکر کریں
یمکرون۔ مکر کرتے
ما۔ نہیں
جاء تہم۔ آتی ہے انکو
نؤمن۔ ایمان لائینگے ہم
ما۔ اس کے جو
اللہ۔ اللہ
رسلنا۔ اپنے بھیجے ہوئے
صغار۔ ذلت
عذاب۔ عذاب
یمکرون۔ مکر کرتے
ان۔ یہ کہ
صدرہ۔ سینہ
من۔ جسے
یجعل۔ کر دیتا ہے
حرجا۔ تنگ
السماء۔ آسمان کے

و۔ اور
جعلنا۔ بنایا ہم نے
بہ۔ اسکے ساتھ
عشی۔ چلتے ہے
کمن۔ کیا اس
الناس۔ لوگوں کے
الظلمت۔ اندھیروں کے ہے
منہا۔ اس سے
کذلک۔ اسی طرح
کانوا۔ تھے
جعلنا۔ بنائے ہمنے
اکابر۔ بڑے لوگ
و۔ اور
یا نفسہم۔ اپنی جانوں سے
و۔ اور
قالوا۔ کہتے ہیں
نوتی۔ دیے جائیں ہم
رسل۔ رسول
حیث۔ جہاں
الذین۔ ان کو جو
اللہ۔ اللہ کے
ما۔ جو اس کا
یرد۔ چاہے

کذلک۔ اسی طرح
قریۃ۔ بستی کے
فیہا۔ اس میں
الا۔ مگر
یشعرون۔ سمجھتے
ایۃ۔ کوئی نشانی
حتی۔ یہانتک کہ
اوتی۔ دیے گئے
اعلم۔ خوب جانتا ہے
سیصیب۔ جلدی پہنچے گی
عند۔ پاس
شدید۔ سخت
صغار۔ ذلت
کذلک۔ اسی طرح
یجعل۔ کرتا ہے
یرد۔ چاہے
یہدیہ۔ ہدایت دے اس کو
للاسلام۔ اسلام کے لیے
ان۔ یہ کہ
یضلہ۔ گمراہ کرے اسکو
ضیقا۔ تنگ
ف۔ ہے
اللہ۔ اللہ

جعلنا۔ بنایا ہم نے
بہ۔ اسکے ساتھ
مثلہ۔ جیسا ہے جو
لیس۔ نہیں
زین۔ خوشنما بنائے گئے
یعملون۔ عمل کرتے
ف۔ ہے
مجرمیہا۔ مجرم
ما۔ نہیں
و۔ اور
اذا۔ جب
لن۔ ہرگز نہ
مثل۔ مثل
اللہ۔ اللہ کے
یضل۔ رکھے
اجرموا۔ مجرم ہیں
و۔ اور
کانوا۔ تھے
اللہ۔ اللہ
یفتح۔ کھول دیتا ہے

marfat.com

الرجس۔گندگی
یؤمنون۔ایمان لاتے
ربك۔تیرے رب کا
الایت۔آیتیں
لهم۔ان کے لیے
دارالسلم۔گھر ہے
وهو۔وہ
یعملون۔عمل کرتے
یحشرهم۔اکٹھا کریگا
یمعشر۔جماعت
استکثرتم۔بہت سے لیے تم نے
قال۔کہیں گے
استمتع۔فائدہ لیا
بلغنا۔پہنچے ہم
اجلنا۔اپنی مدت کو
قال۔کہیگا
خلدین۔ہمیشہ رہنے والے
شاء۔چاہا
حکیم۔حکمت والا
نولی۔دوست بناتے ہیں ہم
بعضا۔بعض کا
یکسبون۔کماتے

علی۔اوپر
و۔اور
مستقیما۔سیدھا
لقوم۔ان لوگوں کے لیے
دارالسلم۔سلامتی کا
و۔اور
یتولی۔دوست ہے
بعضهم۔بعض سے
الذی۔جو
النار۔آگ ہے
فیها۔اس میں
الله۔اللہ نے
علیم۔جاننے والا ہے
بما۔بدلہ اس کا جو

الذین۔ان کے جو
هذا۔یہ ہے
قد۔بے شک
یذکرون۔جو نصیحت حاصل کرتے ہیں
عند۔پاس
ولیهم۔دوست ہے انکا
و۔اور
جمیعا۔سب کو
قد۔بیشک
و۔اور
یمعشر۔جماعت
من الانس۔انسانوں سے
ربنا۔اے ہمارے رب
و۔اور
من الانس۔انسانوں سے
بعضنا۔ہم کا بعض نے
ببعض۔بعض سے
اجلت۔مقرر کی تو نے
مثوی۔ٹھکانا
الا۔مگر
ان۔بیشک
و۔اور
بعض۔بعض
کانوا۔تھے

مختصر تفسیر رکوع ہشتم سورۃ انعام رکوع دوم پ۸

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وہ بھلا مردہ

marfat.com

تو ہم نے اسے زندہ کیا اور کیا ہم نے اس کے لیے ایک نور کر دیا ہے اس سے لوگوں میں وہ اس جیسا ہو جائے گا جو اندھیریوں میں ہے نہیں نکلنے والا ان سے یوں ہی بھلے کر دیے کافروں کی نظر میں ان کے عمل۔

اس آیت کریمہ میں میت سے مراد کافر ہیں اور احیاء سے مومن کیونکہ کفر قلوب کے لیے موت ہے اور ایمان حیات۔ نور سے ایمان مراد ہے جس کی بدولت آدمی کفر کی تاریکیوں سے نجات پاتا ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ نور سے قرآن کریم مراد ہے۔

آگے کفر و جہل اور تیرہ باطنی کی مثال دی ہے جس سے مومن اور کافر کا حال واضح کیا گیا کہ ہدایت پانے والا مومن اس مردہ کی طرح ہے جس نے زندگی پا کر نور حاصل کر لیا اور منزل مقصود کی راہ پر لگ گیا اور کافر کی مثال اس کی طرح ہے جو انواع و اقسام کی اندھیریوں میں پھنسا اور نکلنے کی کوئی راہ نہیں ملتی ہمیشہ حیرت میں مبتلا ہے۔

شان نزول:۔ اس کا یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک روز ابوجہل نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی نجس چیز پھینکی تھی۔ اس دن حضرت حمزہ شکار کو گئے ہوئے تھے جس وقت وہ ہاتھ میں کمان لیے ہوئے شکار سے واپس آئے تو انہیں اس واقعہ کی خبر ملی۔ اگرچہ ابھی آپ مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے مگر اس خبر سے انہیں طیش آگیا اور سیدھے ابوجہل پر چڑھ گئے اور کمان سے مارنا شروع کیا۔

ابوجہل نے عاجزانہ طرز میں کہا اے ابویعلی (یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی کنیت تھی) کیا آپ کو معلوم نہیں کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کیسا دین لائے اور انہوں نے ہمارے معبودوں کو کس طرح برا کہنا شروع کر دیا ہے۔ گویا ہمارے باپ دادا کی مخالفت بھی کرتے ہیں اور ہمیں بے وقوف اور بے عقل بھی کہتے ہیں۔

حضرت حمزہ نے فرمایا تمہارے برابر بد عقل کون ہے کہ ایک وحدہ لاشریک کو چھوڑ کر پتھروں کی پوجا کرتے ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اسی وقت حضرت حمزہ اسلام لے آئے اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی۔ گویا یہ بتایا کہ حضرت حمزہ اس سے پہلے مردہ دل تھے۔ روح ایمان سے محروم تھے اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں نور باطن عطا فرما کر راہ ہدایت دکھا دی اور ابوجہل ان مُردہ دلوں میں سے ہے جو کفر کی ظلمتوں میں متحیر اور اندھا بنا رہا ہے اور اسے راہ ہدایت نہیں ملتی اور وہ ان

marfat.com

ظلمتوں سے نکل ہی نہیں سکتا۔ (انتہی ترجمہ تفسیر تسفی)

پہلی اردو عبارت تفسیر تسفی کی لیس بخارج منہا تک تو بالکل واضح ہے اور اب کذلک سے ترجمہ ملاحظہ ہو۔

وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ - اور یوں ہی بھلے کر دیے گئے کافروں کی نظر میں ان کے عمل - اور ایسے ہی جیسے مومنوں کی نظر میں ان کا ایمان بھلا ہے۔ کافروں کی نظر میں ان کے اعمال بھلے دکھا دیے ہم نے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۔ اور ایسے ہی بنایا ہم نے ہر بستی میں بڑے لوگوں کو وہاں کے مجرم تاکہ فریب کریں ان میں اور نہیں فریب کرتے وہ مگر اپنی جانوں کے ساتھ اور نہیں شعور رکھتے۔

اور ہر بستی میں ان کے سنادید یعنی سرغنوں کو مجرم بنا دیا تاکہ وہ اپنا مکر کرتے رہیں اور معصیت شعاری میں مبتلا رہیں اور وہ مکاری نہیں کرتے مگر اپنی جانوں سے اس لیے کہ ان کا مکر ان پر ہی پڑتا ہے مگر وہ شعور نہیں رکھتے کہ ان کا مکر انہیں پر ہے۔

او من كان ميتا بالكفر فاحييناه بالهدى وجعلنا له نورا يمشي به في الناس كمن مثله في الظلمات ليس بخارج منها وهو الكافر (لكن ذلك كما زين للمومنين الايمان زين للكافرين ما كانوا يعملون من الكفر والمعاصي وكذلك كما جعلنا فساق مكة اكابرها جعلنا في كل قرية اكابر مجرميها ليمكروا فيها بالصد عن الايمان وما يمكرون الا بانفسهم لان وبال عليهم وما يشعرون بذلك (جلالين)

ترجمہ اور کیا وہ جو تھا مردہ کفر کے زہر سے تو ہم نے اسے زندہ کیا ہدایت کے تریاق سے اور کیا ہم نے اس کے لیے ایک نور کہ چلے لوگوں میں اور دیکھے اس نور میں حق باطل کے مقابلہ میں اور وہ ایمان سے مثل اس کے جو اندھیریوں میں ہے اور ان سے نکل نہیں سکتا وہ کافر ہے ایسے ہی جیسے بھلا نظر آیا ایمان مومنوں کو اور بھلا دکھایا کافروں کو جو وہ کر رہے تھے کفر اور گناہ اور ایسے ہی جیسے کیا ہم نے فساق مکہ کو ان کا سرغنہ کیا ہم نے ہر بستی میں سرغنے مجرموں کے تاکہ وہ مکر گانٹھیں اور لوگوں کو ایمان سے روکیں اور ان کا مکر نہیں چلے گا مگر ان کی جانوں پر یعنی ان کی معصیت شعاری کا وبال انہیں پر ہے اور وہ شعور نہیں رکھتے اس کا۔

marfat.com

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝

اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی نشانی حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدق پر تو کہتے ہیں ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے اس آیت پر جب تک ہمیں بھی ویسا ہی نہ ملے جیسا کہ اللہ کے رسولوں کو یعنی رسالت بھی ملے اور ہماری طرف وحی بھی آئے اس لیے کہ ہم مال بھی زیادہ رکھتے ہیں اور عمر میں بھی ان سے بڑے ہیں تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت کا منصب رکھے۔ یہ آیت دلالت کرتی ہے اس پر کہ اللہ جانتا ہے اس موضع کو جس میں صلاحیت رسالت ہو تو وہاں منصب رسالت رکھ دیتا ہے۔

یعنی نسب یا مال یا عمر کی وجہ سے نبوت کا استحقاق نہیں ہوتا بلکہ یہ اللہ کا فضل ہے اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کون نبوت کا اہل ہے اور یہ مشرکین اس کے اہل نہیں ہیں عنقریب پہنچے گی ان کو جو مجرم ہیں بقول ان کے ذلت اللہ کی طرف سے اور سخت عذاب بدلہ ان کے مکر کا یعنی ان کی عہد شکاری کے سبب (ترجمہ جلالین)

اس آیہ کریمہ کا شان نزول تفسیر کبیر میں ہے

قال الولید بن مغیرۃ واللہ لو کانت النبوۃ حقا لکنت انا احق بہا منک اکثر منک مالا وولدا وسنا فنزلت الایۃ وقال الضحاک اراد کل واحد منہم ان یخص بالوحی والرسالۃ کما اخبر اللہ عنہم فی قولہ تعالےٰ بل یرید کل امرء منہم ان یؤتی صحفا منشرۃ (تفسیر کبیر)

(ترجمہ) ولید بن مغیرہ نے کہا خدا کی قسم اگر نبوت حق ہوتی تو میں نبی ہوتا اس لیے کہ میں اس کا زیادہ حقدار ہوں مال کے اعتبار سے بھی اور اولاد کے اعتبار سے بھی اور عمر کے لحاظ سے بھی زیادہ ہوں تو یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔

اور ضحاک کہتے ہیں مشرکین مکہ میں سے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ وحی اور رسالت کے لیے وہ مختص ہوتا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا بل یرید کل امرء منہم ان یؤتی صحفا منشرۃ۔ بلکہ ان میں کا ہر شخص چاہتا ہے کہ ان کو دے دیے جائیں کھلے صحیفے۔

کما لیں میں ہے روی ابن المنذر عن قتادۃ فی قولہ بل یرید کل امرء منہم ان

marfat.com

یوتی صحفا منشرۃ قال قد قال قائلون من الناس للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سرک ان نبایعک فانتابکتاب خاصۃ یامرنا باتباعک۔ ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالےٰ کے اس قول کے متعلق روایت کیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک آدمی یہ چاہتا ہے کہ کھلا ہوا صحیفہ دیا جائے" قتادہ کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے سردار حاضر ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ کو یہ چیز پسند ہو کہ ہم آپ کی بیعت کریں تو ہمیں خصوصی مکتوب لاکر دیں جس میں ہمیں آپ کی اتباع کا حکم ہو۔ کما لین۔ آگے ارشاد ہے

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ۔ تو جسے اللہ راہ دکھانا چاہے تو کھول دیتا ہے سینہ اس کا اسلام کے لیے۔

اس طرح کہ اس میں نور ڈال دیتا ہے اور کشادہ کر دیتا ہے اس کے لیے اور اسے قبول کر لیتا ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا۔ صاحب تفسیر ابو السعود فرماتے ہیں کہ فیفسح لہ کے یہ معنی ہیں کہ اس کے لیے کشادہ کر دیا جاتا ہے اور یہ کنایہ ہے اس امر کی طرف کہ اس کا نفس اس قابل کر دیا جاتا ہے کہ وہ قبول حق کے قابل ہو اور اس میں حلول نور کے لیے صفائی اور جن باتوں سے منع کیا گیا ہے اس سے اجتناب کی استعداد پیدا ہو جائے اور اسی طرف حضور سید یوم النشور نے اشارہ فرمایا جبکہ حضور سے سوال ہوا تو فرمایا وہ ایک نور ہے جو مومن کے دل میں ڈال دیا جاتا ہے تو اس سے انشراح ہو جاتا ہے اور وسعت قبول پیدا ہو جاتی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا حضور اس کی کوئی علامت ہے جس سے پہچانا جائے فرمایا ہاں رجحان دار خلود کی طرف اور اعراض و تنفر دار غرور سے اور موت کے لیے مستعد رہنا اس کے آنے سے پہلے (ابو السعود)

فَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا۔ اور جسے گمراہ کرنا چاہے سینہ اس کا قبول حق سے نہایت تنگ کر دیتا ہے۔

كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ۔ تو گویا اسے ایسی دشواری محسوس ہوتی ہے جیسے اس کو آسمان پر چڑھنا پڑتا ہو اس کے اندر ایمان داخل ہو نہیں سکتا۔ حق کو قبول کرنا سخت دشوار ہوتا ہے۔ تفسیر جمل میں ہے جبکہ اسے مکلف بالایمان کیا جائے تو اسے سخت ناگوار ہوتا ہے۔

كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ اسی طرح ڈال دیتا ہے اللہ تعالےٰ ان پر ناپاکی جو ایمان نہیں لاتے۔ یونہی کرتا ہے اللہ ان پر رجس یعنی عذاب یا شیطان اس پر مسلط کر دیتا ہے جو ایمان نہ لانے والا ہو۔

marfat.com

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا۔ اور یہ ہے راستہ آپ کے رب کا بالکل سیدھا جس پر آپ کا محبوب آپ ہیں راہ سیدھی ہے ایسی سیدھی کہ اس میں کجی نہیں یعنی اسلام آپ کے رب تک پہنچانے والا راستہ ہے۔

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝ بے شک ہم نے مفصل بیان کر دیں اپنی آیتیں نصیحت ماننے والوں کو۔ یعنی جن میں نصیحت قبول کرنے کی قابلیت ہے وہ اس سے نفع حاصل کرتا ہے دوسرا نہیں۔

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ان کے لیے سلامتی کا گھر ہے ان کے رب کے ہاں اور وہی ان کا دوست ہے بسبب ان نیک اعمال کے جو وہ کیا کرتے تھے دارالسلام جنت ہے۔ جہاں ان کا استقبال باہم ملاپ یا سلام سے ہوگا۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ اللہ کے پاس موجود۔ ولی سے مراد محبت کرنے والا ہے ان کے اعمال کی وجہ سے اللہ ان سے محبت رکھتا ہے یہ ان کے کامول کا پھل ہے۔

يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا اور جس دن جمع کرے گا اللہ تعالےٰ ان سب کو اور فرمائیگا۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۔اے جنوں کے گروہ بہت گمراہ کیا تم نے انسانوں کو۔ يَحْشُرُ حشر سے بنا اس کے معنی جمع ہونا ہے۔

هُمْ سے مراد تمام کفار ہیں خواہ جنات سے ہوں یا انسانوں سے۔ جَمِيْعًا۔ کفار جن وانس کا حشر ایک ساتھ ہوگا یہ سب ایک جگہ اکٹھے کیے جائیں گے۔

مَعْشَر حشر سے بنا۔ اصطلاح میں ایک شخص کے تمام قرابت والوں کو عشیرہ کہتے ہیں جن کے لفظی معنی چھپنا ہے جن ایسی مخلوق ہے جو عام نظروں سے غائب رہتی ہے مختلف شکلوں میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ ان میں بعض مومن ہیں اور بعض کافر ہیں جنات میں مومن وغیرہ عالم دل سب ہوتے ہیں۔ یہاں کافر جنات مراد ہیں انہی سے خطاب ہے کیونکہ کافر جنات مختلف ہوتے ہیں بعض کا کام نمازیں وسوسے ڈالنا ہوتا ہے۔ بعض انسانوں کے ساتھ رہتے ہیں اسی لیے یا معشر فرمایا کہ اے جنات کے گروہ اِسْتَكْثَرْتُمْ۔ استکثار سے بنا اس کے معنی بہت پر قبضہ کرنا یعنی اے کافروں و شیطانوں تم نے بہت سے انسانوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا کہ انہیں بہکا کر کافر بنا دیا۔

وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۔اور کہیں گے ان کے دوست انسانوں میں سے۔

رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اے ہمارے رب فائدہ اٹھایا ہم نے ایک دوسرے سے۔

marfat.com

وَبَلَغْنَا جَلَّنَا الَّذِیْ اَجَّلْتَ لَنَا۔ اور پہنچ گئے ہم اپنی اس میعاد کو جو تو نے ہمارے لیے مقرر کر دی تھی۔

جن و انس اعتراف جرم کرتے ہوئے کہیں گے کہ ہم ایک دوسرے سے خوب لطف اندوز ہوئے اور ساری عمر نافرمانی میں برباد کر کے اب تیرے حضور میں حاضر ہوئے ہیں جنوں نے انسانوں سے یہ لطف حاصل کیا کہ وہ ان کو بہکاتے رہتے اور انسان بہک کر بربادی کا راستہ اختیار کرتے رہے۔ اور خلاف شریعت چیزیں ان کی نظر میں دلکش بن گئیں اور

جن میں اس کی وضاحت تین طور پر کی ہے، اول یہ جو تفسیر خازن نے بیان کی۔

استمتع الانس بالجن والجن بالانس۔ فاما استمتاع الانس بالجن۔ فقال الکلبی کان الرجل فی الجاھلیۃ اذا سافر فنزل بارض قفر خاف علی نفسہ الجن فقال اعوذ بسید ھذا الوادی من شر سفھاء قومہ۔ فیبیت فی جوارھم۔ آدمی کا نفع حاصل کرنا جن سے اور جن کا آدمی سے

تو استمتاع انس بالجن کے متعلق کلبی فرماتے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ جب مسافر رات میں جنگل کے کسی میدان میں ٹھہرتے تو وہ جن سے خوفزدہ ہو کر کہتا اعوذ بسید ھذا الوادی من شر سفھاء قومہ۔ میں اس جنگل کے سردار سے پناہ مانگتا ہوں اسکی قوم کے بیوقوفوں کی برائی سے تو وہ اس کی پناہ میں سو جاتا۔

اور جن کا انسان سے استمتاع یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم نے روکیں انسانوں کو یہاں تک کہ وہ ہم سے پناہ لیں۔ تو اس سے ان کا شرف بڑھتا ہے اور وہ اپنی جنس میں عظمت حاصل کر لیتا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ استمتاع انس جن سے یہ ہے کہ ان کے دل میں جادو اور کہانت وغیرہ سے آسانیاں حاصل کرنے کی رغبت پیدا کر دی جاتی ہے تو اس سے گمراہی اور ارتکاب معصیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ استمتاع انسان جن سے یہ ہے کہ وہ شہوات وغیرہ اس میں حاصل کریں اور استمتاع جن انس سے یہ ہے کہ اس کی پیروی میں وہ گمراہی کی طرف چلے اور اس کے حکم کی تعمیل کرے (عینی) کے ارشاد ہے۔

وَبَلَغْنَا اَجَلَنَا الَّذِیْ اَجَّلْتَ لَنَا۔ اور ہم پہنچ گئے اپنی اس میعاد کو جو تو نے ہمارے لیے مقرر

marfat.com

کی اور وہ قیامت ہے اور اس دن اسے حسرت و ندامت ہوگی۔

قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۔ تو اللہ تعالےٰ نہاں ملائکہ سے فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانہ ہے کہ ہمیشہ رہو اس میں مگر جسے چاہے اللہ۔

جس وقت چاہے نکال لے اس سے اور بجائے کھولتا پانی پینے سے جیسا کہ فرمایا خوالی مرجعکم پھر تمہارا لوٹنا میری طرف ہے نہ کہ آگ کی طرف۔

ابن عباس فرماتے ہیں جسے اللہ تعالےٰ جان لے کہ وہ جہنم سے نکلنے کے قابل ہے اور الا ماشاء اللہ میں ما بمعنی مَنْ ہے یعنی جس شخص کو اللہ چاہے آخر میں فرمایا۔

اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

بے شک تیرا رب حکیم ہے اپنی صنعت کمال میں اور علیم ہے اپنی مخلوق میں ہر معاملہ میں اور ایسے ہی جیسے نافرمان انسان اور جن ایک دوسرے سے متمتع ہوئے ظالموں میں ایک دوسرے کو مسلط کرتے ہیں بدلان کی کرنی کا جو کرتے ہیں معاصی و نافرمانی سے۔

یا محاورہ ترجمہ رکوع بیست و یکم سورۃ انعام رکوع سوم پارہ

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝

اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا نہ آتے تھے تمہارے پاس تم میں سے رسول جو پڑھتے تھے تم پر میری آیتیں اور ڈراتے تھے تمہیں اس دن کے دیکھنے سے کہیں گے ہم نے گواہی دی اپنی جانوں پر اور فریب دیا انہیں حیات دنیا نے اور گواہی دی انہوں نے خود اپنی جانوں پر کہ وہ کافر تھے۔

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝

یہ اس لیے کہ نہیں تیرا رب تباہ کرنے والا بستیوں کو ظلم سے اور ان کے اہل بے خبر ہوں۔

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور ہر ایک کے لیے درجے ہیں ان کے کاموں سے اور نہیں تیرا رب بے خبر ان کے اعمال سے۔

marfat.com

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۚ إِنْ يَّشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ أَنْشَأَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۝
إِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ أَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝
قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ إِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۚ إِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۚ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝
وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۚ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ ۚ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝
وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ أَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ إِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَأَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ

اور (اے محبوب) تمہارا رب غنی ہے رحمت والا ہے اگر وہ چاہے تو لے جائے تمہیں اور جسے چاہے تمہاری جگہ لے آئے تمہارے بعد جیسے تمہیں اوروں کی اولاد سے پیدا کیا۔
بے شک جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہیں سکتے۔
فرما دیجئے اے میری قوم کام کیے جاؤ اپنی جگہ میں میں اپنا کام کرتا ہوں تو اب جانا چاہتے ہو کس کے لیے ہوتا ہے آخرت کا گھر بے شک نہیں فلاح پاتے ظالم۔
اور کرتے ہیں اللہ کے لیے جو کھیتی پیدا کیے ان میں ایک حصہ اس کا ٹھہرایا تو بولے یہ اللہ کا ہے ان کے خیال میں اور یہ ہمارے شریکوں کا تو جو ان کے شریکوں کا ہے وہ تو خدا کو نہیں پہنچتا اور جو خدا کا ہے تو وہ ان کے شریکوں کو پہنچتا ہے کتنا برا حکم لگاتے ہیں۔
اور ایسے ہی بھلا کر دکھایا مشرکوں کو ان کے شریکوں نے ان کی اولاد کا قتل تاکہ انہیں ہلاک کریں اور ان کا دین ان پر مشتبہ کر دیں اور اگر اللہ چاہتا تو ایسا نہ کرتے تو تم انہیں چھوڑو اور ان کے افترا کو۔
اور کہتے ہیں یہ مویشی اور کھیتی روکی ہوئی ہے اسے نہیں کھا سکتا مگر وہ جسے ہم چاہیں اپنے زعم باطل میں اور کچھ مویشی ہیں جن پر سواری حرام کر دی گئی اور کچھ مویشی ہیں جن کے ذبح پر اللہ کا

marfat.com

عَلَيْهَا ابْتِرَاءً عَلَيْهِ ط سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

تمام نہیں لیتے جھوٹ افترا ہے اللہ پر عنقریب بدلا دے گا انہیں ان کے افترا کا۔

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ط سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ط اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝

اور کہتے ہیں جو ان مویشیوں کے پیٹ میں ہے وہ صرف ہمارے ذکور کا ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر ہو مرا ہوا تو وہ سب اس میں شریک ہیں قریب ہے کہ اللہ انہیں ان کی باتوں کا بدلا دیگا بے شک وہ حکمت والا علم والا ہے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ط قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝

بے شک نقصان میں ہوئے وہ جو قتل کرتے ہیں اپنی اولاد کو حماقت سے جہالت میں اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو رزق دیا انہیں اللہ نے جھوٹ باندھتے ہیں اللہ پر بے شک بہک گئے وہ اور نہیں وہ راہ پانے والے۔

حل لغات رکوع بست و یکم سورۃ انعام رکوع سوم پ۸

یا۔ اے	معشر۔ جماعت	الجن۔ جنوں	و۔ اور
الانس۔ انسانوں کی	الم۔ کیا	لم۔ نہ	یاتکم۔ آئے تمہارے پاس
رسل۔ رسول	منکم۔ تم میں سے جو	یقصون۔ بیان کرتے	علیکم۔ تم پر
اٰیتی۔ میری آیتیں	و۔ اور	ینذرونکم۔ ڈراتے تم کو	قالوا۔ کہیں گے
لقاء۔ ملاقات	یومکم۔ دن تمہارے	ھذا۔ اس سے	و۔ اور
شھدنا۔ گواہی دی ہمنے علی۔ اوپر		انفسنا۔ اپنی جانوں کے	الدنیا۔ دنیا نے
غرتھم۔ دھوکا دیا ان کو		الحیوۃ۔ زندگی	انفسھم۔ اپنی جانوں کے
و۔ اور	شھدوا۔ گواہی دینگے	علی۔ اوپر	ذلک۔ یہ
انھم۔ کہ وہ	کانوا۔ تھے	کافرین۔ کافر	

marfat.com

ذلك۔ اس لیے کہ
مهلك۔ ہلاک کرنے والا
اهلها۔ اس کے بسنے والے
بظلم۔ ظلم سے
وہ۔ اور
غافلون۔ بے خبر ہوں
لكل۔ ہر ایک کے لیے
وہ۔ اور
عما۔ اس سے جو
الخلق۔ پیدا کرے
یشأ۔ چاہے
یستخلف۔ لے آئے
یشاء۔ چاہے
من ذریة۔ اولاد
ما۔ جو
وہ۔ اور
یعجزین۔ عاجز کرنے والے
اعملوا۔ کام کرو
عامل۔ عمل کرنیوالا ہوں
تکون۔ ہوتا ہے
انه۔ بیشک
وہ۔ اور
ذرأ۔ پیدا کیا
الانعام۔ مویشی
نصیبا۔ حصے
یزعمهم۔ انکے خیال میں
قل۔ کہدیں
علی۔ اوپر
فسوف۔ تو جلدی
له۔ اس کے لیے
لا۔ نہیں
جعلوا۔ بنائے انہوں نے
من۔ بعض
فقالوا۔ تو بولے
وہ۔ اور
فما۔ پھر جو
یصل۔ پہنچتا
ما۔ جو

ربك۔ رب تیرا
وہ۔ اور
لكل۔ ہر ایک کے لیے
وہ۔ اور
عما۔ اس سے جو
الخلق۔ پیدا کرے
یشأ۔ چاہے
یستخلف۔ لے آئے
یشاء۔ چاہے
من ذریة۔ اولاد
ما۔ جو
وہ۔ اور
قل۔ کہدیں
علی۔ اوپر
فسوف۔ تو جلدی
له۔ اس کے لیے
لا۔ نہیں
جعلوا۔ بنائے انہوں نے
من۔ بعض
نصیبا۔ حصے
بزعمهم۔ انکے خیال میں
شرکاؤنا۔ ہمارے شریکوں کا ہے
شرکاؤهم۔ انکے شریکوں کا
فلا۔ تو نہ
وہ۔ اور
فهو۔ تو وہ

لم۔ نہیں
یکن۔ ہے
بظلم۔ ظلم سے
وہ۔ اور
عملوا۔ عمل کیا انہوں نے
بغافل۔ بے خبر
ربك۔ تیرا رب
ان۔ اگر
وہ۔ اور
ما۔ جسے
کم۔ تم کو
ان۔ بیشک
لآت۔ ضرور آنیوالا ہے
بمعجزین۔ عاجز کرنے والے
اعملوا۔ کام کرو
عامل۔ عمل کرنیوالا ہوں
فسوف۔ تو جلدی
له۔ اس کے لیے
لا۔ نہیں
جعلوا۔ بنائے انہوں نے
من۔ بعض
نصیبا۔ حصے
هذا۔ یہ
هذا۔ یہ
كان۔ ہوتا
الى۔ طرف
كان۔ ہوتا

ربك۔ رب تیرا
وہ۔ اور
لكل۔ ہر ایک کے لیے
وہ۔ اور
عما۔ اس سے جو
الخلق۔ پیدا کرے
یشأ۔ چاہے
یستخلف۔ لے آئے
یشاء۔ چاہے
من ذریة۔ اولاد
ما۔ جو
وہ۔ اور
قل۔ کہدیں
علی۔ اوپر
فسوف۔ تو جلدی
له۔ اس کے لیے
لا۔ نہیں
جعلوا۔ بنائے انہوں نے
من۔ بعض
نصیبا۔ حصے
بزعمهم۔ انکے خیال میں
شرکاؤنا۔ ہمارے شریکوں کا ہے
شرکاؤهم۔ انکے شریکوں کا
فلا۔ تو نہ
وہ۔ اور
فهو۔ تو وہ

ت۔ اس لیے کہ
مهلك۔ ہلاک کرنے والا
اهلها۔ اس کے بسنے والے
بظلم۔ ظلم سے
وہ۔ اور
غافلون۔ بے خبر ہوں
ربك۔ تیرا رب
وہ۔ اور
الرحمة۔ رحمت
من بعد۔ بعد
كم۔ تمہارے
انشأ۔ پیدا کیا
أخرين۔ دوسری سے
لآت۔ ضرور آنیوالا ہے
انتم۔ تم
قوم۔ میری قوم
انی۔ بیشک میں
على۔ اوپر
عاقبة۔ آخرت کا
لا۔ نہیں
یفلح۔ خلاصی پاتے
له۔ اس کے لیے
الخبث۔ بھیتی
وہ۔ اور
ذرأ۔ پیدا کیا
الانعام۔ مویشی
نصیبا۔ حصے
هذا۔ یہ
هذا۔ یہ
كان۔ ہوتا
الى۔ طرف
كان۔ ہوتا

marfat.com

یصل پہنچتا
ما۔جو
ذین خوشنما بنایا
قتل۔قتل کرنا
ھم۔انکے لئے
لیبسوا۔تاکہ مشتبہ کریں
لو۔اگر
شاء۔چاہتا
ھ۔ایسا
ما۔جو
ھذا۔یہ
حجر۔اچھوتی ہے
من۔جسے
انعام۔کچھ جانور ہیں کہ
و۔اور
انعام۔کچھ جانور ہیں کہ
لا۔نہیں
اسم۔نام
علیہ۔اس پر
کانوا۔تھے وہ
ما۔جو
الانعام۔جانوروں کے بے
و۔اور
اذواجنا۔ہماری عورتوں کے و۔اور
فیہ۔تو وہ
سیجزیھم۔جلد ہی بدلہ دے گا ان کو
حکیم۔حکمت والا
الذین۔ان لوگوں نے کہ قتلوا۔قتل کیا

الی۔طرف
یحکمون۔فیصلہ کرتے ہیں
لکثیر۔بہت
اولاد۔اولاد
ھم۔اپنی کو
ھم۔ان کو
دینھم۔ان کا دین
اللہ۔اللہ
ما۔تو نہ
ھم۔ان کو
و۔اور
یفترون۔جھوٹ بناتے ہیں
انعام۔جانور
و۔اور
یطعمھا۔کھائے گا انکو
بزعمھم۔انکے خیال میں
ظھور۔سواری
لا۔نہیں
علیھا۔اس پر
سیجزیھم۔جلد ہی بدلہ دے گا ان کو
یفترون۔جھوٹ بناتے و۔اور
بطونھم۔پیٹ
خالصۃ۔خاص ہے
محرم۔حرام ہے
ان۔اگر
فیہ۔اس میں
وصفھم۔انکی باتوں کا
قد۔بے شک
اولادھم۔اپنی اولاد کو

شرکاؤھم۔انکے شریکوں کے ساء۔برا ہے
و۔اور
کذلک۔اسی طرح
من المشرکین۔مشرکوں کے لیے
شرکاء۔شریکوں
و۔اور
و۔اور
و۔اور
ما۔تو نہ
ھم۔ان کو
و۔اور
و۔اور
و۔اور
بزعمھم۔انکے خیال میں
ظھور۔سواری
لا۔نہیں
علیھا۔اس پر
سیجزیھم۔جلد ہی بدلہ دے گا ان کو
یفترون۔جھوٹ بناتے و۔اور
بطونھم۔پیٹ
خالصۃ۔خاص ہے
محرم۔حرام ہے
ان۔اگر
فیہ۔اس میں
وصفھم۔انکی باتوں کا
قد۔بے شک
اولادھم۔اپنی اولاد کو

marfat.com

سفہا بیوقوفوں سے — بغیر۔ بغیر
حرموا حرام کیا انہوں نے — ما۔ جو
افتراء جھوٹ بنا کر — علی۔ اوپر
ضلوا۔ گمراہ ہوئے — و۔ اور
مھتدین۔ ہدایت پانے والے۔

علیم علم کر — و۔ اور
یذقم۔ ذلت دیا ان کو — اللہ۔ اللہ نے
اللہ۔ اللہ کے — قد۔ بیشک
ما۔ نہ — کانوا۔ ہوئے

مختصر تفسیر رکوع بست و یکم سورۃ انعام و رکوع سوم پ۸

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ وَیُنْذِرُوْنَکُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا ؕ قَالُوْا شَھِدْنَا عَلٰٓی اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْھُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَشَھِدُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ اَنَّھُمْ کَانُوْا کٰفِرِیْنَ ۝ اے گروہ جنوں اور انسانوں کے کیا نہیں آئے تمہارے پاس رسول تم ہی میں سے سناتے تھے تمہیں ہماری آیتیں اور ڈراتے تھے تمہیں تمہاری اس دن کی ملاقات سے کہیں گے ہم گواہی دیتے ہیں اپنے خلاف کہ وہ کفر کرتے رہے تھے۔

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ اے گروہ جن اور انسانوں کے کیا نہیں آئے تمہارے پاس رسول تم میں سے۔

ضحاک سے مروی ہے کہ جن کی طرف جو رسول بھیجا وہ ان میں سے تھا جیسے انس کی طرف انہیں میں سے بھیجا اس لیے کہ مجانست جنسی وجہ انس ہوتی ہے اور یہ معنی آیہ کریمہ کے ظاہر معنے کی بنا پر ہیں۔ لیکن ضحاک کے علاوہ دوسرے تمام اس طرف گئے کہ رسول خصوصیت سے انسان ہی میں سے تھے اور آیۂ کریمہ میں انما حصر کے لیے فرما کر رسل منکم جو فرمایا وہ اس بنا پر کہ خطاب میں متعدد سے مخاطبین کو بنایا تو دونوں متعادی ایک ہی ہوئے۔ اگرچہ جن من حیث الجن جن ہیں اور انس من حیث الانس انس ہیں لیکن خطاب میں دونوں کو ایک ہی فرمایا جیسے قرآن کریم میں ہے یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان۔ حالانکہ موتی سمندر سے نکلتا ہے اور مرجان نمک سے مگر منہا دونوں کے لیے فرمایا۔

یا اس کے یہ معنی ہوں گے کہ جو رسول ہوئے وہ سب اللہ کے نبی ہیں (تفسیر نعیمی) چنانچہ علامہ آلوسی بھی فرماتے ہیں۔

marfat.com

المم یاتکم فی الدنیا رسل من عند اللہ عزوجل کما نستم منکم ای من جملتکم لکن لا علی ان یاتی کل رسول کل واحدۃ من الامم ولا علی ان اولئک الرسل علیہم السلام من جنس الفریقین معاذ اللہ علی ان یاتی کل امۃ رسول خاص بہا وعلی ان تکون من الانس خاصۃ اذ المشہور انہ لیس من الجن رسل وانبیاء (روح المعانی)

الم یاتکم یعنے کیا نہ آئے تمہارے پاس دنیا میں رسول اللہ عزوجل کے پاس سے جو تھے تم میں سے یعنی تم ہی میں سے تھے نہ یہ کہ ہر رسول ہر ایک جماعت کے لیے علیحدہ آیا الدناس کے یہ معنی ہیں کہ یہ رسول فریقین کی جنس سے علیحدہ علیحدہ تھے بلکہ یہ مطلب ہے کہ ہر امت کے لیے رسول آیا اور ایسے آیا کہ وہ جنس انس سے خاص تھا اس لیے کہ یہ مشہور قول سے ثابت ہے کہ قوم جن میں نبی اور رسول نہیں ہوئے (روح المعانی)

اور فراء کا قول ہے کہ اس سے مراد وہ ہے عموماً رسل الرسل ہر جماعت سے اسکی جنس سے ہوتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ جنوں نے قرآن کریم سن کر اپنی قوم میں جا کے پہنچایا حیث قال واذ صرفنا الیک نفرا من الجن یستمعون القرآن فلما حضروہ قالوا انصتوا فلما قضی ولوا الی قومہم منذرین یعنے جبکہ ہم نے پھیرے کتنے جن کان لگا کر قرآن سننے پر جب وہاں حاضر ہوئے تو آپس میں بولے خاموش رہو پھر جب پڑھنا ہو چکا اپنی قوم کی طرف ڈر سنانے پارہ ۲۶ ع ۴ (روح المعانی) آگے فرماتے ہیں۔

وادعی بعض قیام الاجماع علی انہ لم یرسل الی الجن رسول منہم وانما ارسل الیہم من الانس یعنی اس امر پر اجماع ہے کہ جنوں میں انہیں سے ہرگز کوئی رسول نہیں مبعوث ہوا البتہ ان کی طرف انس سے رسول مبعوث ہوا۔ دوسرا قول کلبی سے یہ بھی ہے۔

قال کان الرسل یرسلون الی الانس حتی بعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی الانس والجن پہلے انسانوں کی طرف ہی رسول ہوتے رہے ہیں حتی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت انس وجن کے لیے ہوئی (روح المعانی)

یقصون علیکم ایتی یقرؤن کتابی ویبذرونکم لقاء یومکم ہذا یعنی یوم القیمۃ قالوا شہدنا علی انفسنا لوجوب الحجۃ علینا وتبلیغ الرسل الینا وغرتہم الحیوۃ الدنیا وشہدوا علی انفسہم انہم کانوا کافرین بالرسل ذلک اشارۃ الی ما تقدم من بعثۃ الرسل الیہم ان لم یکن ربک مہلک القری بظلم وا ہلہا غافلون تعلیل

marfat.com

ای الامر ما قصصنا علیک لانتفاء کون ربک مهلك القری بظلم علی
ان ان مصدریۃ ۔

والمعنی لان الشان والحدیث ان لم یکن ربک مهلك القری بظلم بسبب ظلم اقترفوا علیہ او ظالما علی انہ لو اهلك وهم غافلون لم ینبهوا برسول و کتاب فکان ظالما وهو متعال عنہ

تم پر پڑھتے ہیں میری آیتیں اور تمہیں ڈراتے ہیں یہ دن ملنے سے یعنی قیامت کے دن سے کہیں گے گواہی دی ہم نے اپنی جانوں پر تاکہ ہم پر حجت الٰہی اور تبلیغ رسول قائم ہو اور انہیں فریب دیا دنیا کی زندگی نے اور گواہی دیں گے اپنی جانوں پر کہ وہ کافر و منکر تھے رسولوں سے ۔

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ یَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۔ یہ اشارہ ہے بعثت رسل کی طرف اس لیے ہے کہ نہیں تیرا رب ہلاک کرنے والا بستیوں کو ظلم سے کہ اس کے رہنے والے بے خبر ہوں ۔

ذٰلِكَ سے بعثت انبیاء کی طرف اشارہ ہے اس سے حکم کی علت بیان کی گئی ہے کہ اللہ کی شان عدل کے خلاف ہے یہ ہے کہ وہ بستیوں کو ان کی بے خبری کے عالم میں ہلاک کر دے وہ اس ہم کے اقدام سے بلند و بالا و پاک ہے تفسیر نسفی ۔

بلکہ قانون الٰہی یہ ہے کہ اول رسول بھیجے جاتے ہیں وہ انہیں ہدایت فرماتے ہیں ۔ معجزات دکھا کر حجتیں قائم کرتے ہیں اس پر بھی وہ سرکشی کریں تو ہلاک کیے جاتے ہیں یعنی ہم شہادت دیتے ہیں کہ تیرے رسولوں نے ہم کو تیرا پیغام پہنچا دیا تھا اور ہم نے ان کو ماننے سے انکار کر دیا تھا ۔

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۔ ہر ایک کے لیے درجے ہیں اس کے اعمال کے سبب
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ۔ اور آپ کا رب ان کے اعمال سے لاعلم نہیں ۔

ولکل مکلفین درجات منازل مما عملوا من جزاء اعمالہم وبہ استدل ابو یوسف ومحمد رحمہما اللہ تعالٰی علی ان للجنۃ الثواب بالطاعۃ لان ذکر عقیب ذکر الثقلین وما ربك بغافل عما یعملون ۔ وربك الغنی عن عبادہ وعن عبادتہم ذو الرحمۃ علیہم بالتکلیف لیعرضہم للمنافع الدائمۃ ان یشأ یذہبکم ایہا الظلمۃ ویستخلف من بعدکم ما یشاء من الخلق المطیع کما انشاکم من ذریۃ قوم

marfat.com

'اخرین من اولاد قوم' اخرین لم یکونوا علی مثل صفتکم وهم اهل سفینۃ نوح علیہ السلام (تفسیر قشیری) ترجمہ

اور ہر ایک مکلف احکام کے لیے درجے ہیں یعنی منزلیں ان کے عملوں کے مطابق جزاء عمل میں اس سے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نے استدلال کیا کہ جنوں کو بھی ثواب عاصت ملے گا اس لیے کہ ثقلین سے خطاب فرمانے کے بعد یہ فیصلہ فرمایا گیا اور مطلع کیا کہ تیرا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے اور اے محبوب تمہارا رب بے پروا ہے رحمت والا ہے اپنے بندوں کے ساتھ اور ان کی عبادتوں سے اور ان کے منافع دائمہ کے لیے۔

آگے منادی محذوف کا مفہوم نکلتا ہے گویا فرمایا اے لوگو اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے تمہارے مظالم کی وجہ سے یعنی ہلاک کر دے اور جسے چاہے تمہاری جگہ لائے مطیع لوگوں کو تمہارے ہلاک کے بعد جیسے تمہیں اوروں کی نسل سے پیدا کیا جس میں تمہاری خصلتیں نہ ہوں جیسے سفینہ نوح علیہ السلام والے۔

قَدْ بَلَّغْتُ الْحَقَّ - اور آپ کا رب بے نیاز ہے۔

ذُو الرَّحْمَةِ - وہ اپنی مخلوق پر رحمت کرنے والا ہے

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ - اے اہل مکہ اگر وہ چاہے تو تمہارے گناہوں کی پاداش میں تم کو فنا کر دے

وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ - اور تمہارے بعد تمہاری جگہ جس کو چاہے پیدا کر دے

كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ جس طرح تم کو دوسری قوم کی نسل سے اس لئے پیدا کر دیا ہے۔

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ - بے شک جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے (اِنَّمَا کا مَا بمعنی الذی ہے) یعنی وہ جس کا تم سے وعدہ کیا ہے بعث اور حساب اور ثواب و عذاب سے وہ ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہیں سکتے۔

یہ رد ہے ان کے اس قول کا کہ مَنْ مَاتَ فَقَدْ فَاتَ، جو مر گیا وہ فوت ہو گیا - یہ غلط ہے بلکہ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ضرور آئے گی خواہ قیامت ہو یا مرنے کے بعد اٹھنا یا حساب یا ثواب و عذاب۔

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ

marfat.com

اعملوا۔ فرما دیجئے اے میری قوم تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ یعنی جتنی تم میں طاقت اور جس قدر امکان میں ہے کئے جاؤ اور میں اپنا کام کرتا ہوں یعنی تم اپنے کفر پر اور عداوت اسلام پر اپنی حد قوت تک قائم رہو اور میں اسلام پر قائم ہوں یہ بطریق توبیخ و تہدید وعید فرمایا گیا اور آخر میں سنا دیا کہ عنقریب جان لوگے کہ کس کا گھر آخرت کا گھر ہے یعنی ہم میں کس کے لیے انجام کار اچھا ہوا اور کسے آخرت کا اچھا گھر ملا یہ طریقہ انذار نہایت لطیف ہے آگے فرمایا۔

اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ۔ بے شک ظالم کامیاب نہیں ہوتے۔ یہاں ظالم سے مراد کافر و مشرک ہے۔

آگے اس رسم جاہلیت کا تذکرہ ہے جس کی مذمت کر کے تنبیہ فرمائی گئی اس لیے کہ کفار و مشرکین عرب میں یہ دستور تھا کہ وہ اپنی کھیتیوں باغوں کے پھلوں اور چوپایوں کے بچوں اور تمام مالوں میں سے ایک حصہ اللہ کا مقرر کرتے اور ایک حصہ بتوں کا تو جو حصہ اللہ کے لیے مقرر کرتے وہ تو مہمانوں اور مسکینوں اور غریبوں پر خرچ کر دیتے اور جو حصہ بتوں کے لیے مقرر کرتے وہ خاص ان پر اور ان کے خدام پر صرف کرتے۔

اور جو حصہ اللہ کے لیے مقرر کرتے اس میں سے اگر کچھ بتوں والے حصہ میں مل جاتا تو اسے اسی طرح چھوڑ دیتے۔ اور کہتے تھے کہ خدا محتاج نہیں اس کو اس کی حاجت نہیں۔

لیکن اگر بتوں کے حصہ سے کچھ اس حصہ میں مل جاتا جو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے تھا تو اسے نکال کر بتوں ہی حصہ میں شامل کرتے اس آیت کریمہ میں ان کی جہالت اور بے عقلی کا ذکر فرما کر انہیں تنبیہ کی گئی چنانچہ ارشاد ہے۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِیْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا یَصِلُ اِلَى اللّٰهِ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ یَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۝

اور اللہ نے جو کھیتی اور مویشی پیدا کیے ان میں سے ایک حصہ نکالا تو بولے یہ اللہ کا ہے ان کے زعم باطل میں اور یہ ہمارے شریکوں کا ہے ان کے گمان میں یعنی وہ یہ گمان کرتے تھے کہ یہ اللہ کا حصہ ہے حالانکہ اس قسم کے تقاسم کا اللہ تعالیٰ نے کوئی حکم نہیں دیا تو جو وہ جو ان کے شریکوں کا ہے وہ تو خدا کو نہیں پہنچتا یعنی وہ خدا کو نہیں ملتا جو مساکین و مہمان میں خرچ کرتے ہیں اور جو خدا کا حصہ ہے وہ ان شریکوں کو پہنچتا ہے۔

روایت ہے کہ مشرکین کھیتی و غیرہ سے اور چارپایوں کی پیداوار سے اللہ کے لیے حصہ رکھتے

marfat.com

اور جو حصہ بتوں کے نام کا نکالتے اگر وہ زیادہ ہو جاتا تو بتوں کے نام پر ہی رکھ دیتے اور کہتے بیشک اللہ غنی ہے اور یہ بتوں کی محبت میں ایسا کرتے اسکی آگے مذمت کی گئی۔

سَاءَ مَا يَحْكُمُوْنَ - برے ہے جو ان کا فیصلہ ہے

یعنی اللہ کے مقابلہ میں جو بتوں کے ساتھ ان کا معاملہ ہے جس کا نہ شرع میں کوئی قانون ہے نہ کوئی فیصلہ یہ بہت برا رواج ہے اور انتہا درجہ کے جہل میں گرفتار ہیں کہ خالق و رازق کی عزت و جلال کی انہیں ذرا بھی تمیز نہیں اور انکا فساد عقل اس حد تک پہنچ گیا کہ انہوں نے بے جان بتوں پتھر کی تصویروں کو کارساز علیم کے مساوی سمجھ لیا اور جو حصہ انہوں نے اللہ کے لیے مقرر کیا وہی حصہ بتوں کے لیے مقرر کر دیا اس کے بعد ان کے جہل و ضلال کی ایک اور کیفیت بیان کی جاتی ہے۔

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ - اور اسی طرح بہت مشرکوں کے خیال میں ان کے معبودوں نے اپنی اولاد کے قتل کرنے کو مستحسن بنا رکھا ہے تاکہ وہ ان کو برباد کریں اور ان کے مذہبی طریقہ کو مشتبہ کر دیں - اور اگر اللہ چاہتا تو ایسا نہ کرتے اور نہ افترا کرتے

قتل سے مراد لڑکیوں کو زندہ دفن کر دینا اور دیوتاؤں کے نام بھینٹ چڑھانا۔ شرکاء سے مراد بتوں کے مجاور جو قتل اولاد کی ترغیب دیتے تھے اور لوگ منت مان لیتے تھے کہ اگر میرے یہاں اتنے لڑکے پیدا ہو گئے تو میں ایک کو بھینٹ چڑھا دوں گا

كَذٰلِكَ - مفعول محذوف کی صفت ہے یعنی جس طرح کھیتی اور چوپاؤں کی تقسیم کو ان کے معبودوں نے مستحسن بنایا تھا۔

روح المعانی میں ہے اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کو خوشنما بنا کر دکھایا یعنی جیسے کہ خوشنما بنا کر دکھایا ان کو مال کے حصے کرنا اور بیٹیوں کو زندہ دفن کر دینا۔ یہ لوگ چھوٹی بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے اور اس قتل کی نسبت میں دو فریق تھے ایک فریق کا کہنا تھا کہ چونکہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں معاذ اللہ لہٰذا بیٹیوں کو خدا کے ساتھ ملا دو وہ ان کا زیادہ حقدار ہے اور دوسرا فریق خرچ کے ڈر سے ان کو مار ڈالتا تھا بعض کہتے ہیں کہ خرچ کے ڈر سے بھی اور عار کی وجہ سے بھی حسن اور ایک جماعت کا یہی خیال ہے۔

لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے کی رسم اس طرح پڑی کہ قیس نامی ایک آدمی تھا اس کے جب بھی کوئی بیٹی پیدا ہوتی تھی اسے زندہ دفن کر دیتا آہستہ آہستہ یہ رسم عرب لوگوں میں عام ہو گئی۔

marfat.com

اور ایسے ہی بہت سے مشرکوں کی نظر میں بھلا کر دکھایا یعنی جیسے ان کی نظروں میں تجزیہ مال وغیرہ اولاد کا قتل ان کے شریکوں نے بھلا کر دکھایا۔ یہاں شریکوں سے مراد وہ شیاطین ہیں جن کی اطاعت میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور معصیت کر رہے ہیں تاکہ انہیں ہلاک کریں اغوا کر کے اور انکا دین ان پر مشتبہ کر دیں کیونکہ یہ لوگ پہلے دین اسمٰعیل پر تھے حتیٰ کہ انہیں شرک کی طرف پھیلا دیا۔

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ ۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ایسا نہ کرتے۔ اس آیت میں یہ استدلال ہے کہ تمام کائنات مشیت الٰہی پر موقوف ہے۔

فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۔ تو تم انہیں چھوڑ دو ان کی افترا پردازیوں میں۔ اس لیے کہ افترا کا ضرر انہیں پہنچے نہ کہ تم پر اور نہ ہم پر۔

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۔ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ مویشی اور کھیتی اور چوپائے اللہ کے نام اور بتوں کے نام پر رکھتے ہیں وہ ممنوع ہیں حجر میں یعنی ممنوع کی ہوئی بتوں کے لیے۔ حجر کے معنی حرام کے ہیں یا ممنوع الانتفاع کے معنی ہیں۔ مثلاً وہ جو گابھن ہونے سے مرا ہو پھر اس میں زیادہ اور ایک اور جمع سب برابر ہیں۔ مشرکین کا یہ رویہ تھا کہ جب دیکھتے کھیتی میں یا مویشی میں چیزیں تو وہ اپنے معبودوں کے لیے مخصوص کر دیتے اور کہتے اس مویشی اور کھیتی سے

لَا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ ۔ نہ کھائے مگر وہی جسے ہم چاہیں اپنے جھوٹے گمان میں یعنی عورتیں نہ کھائیں صرف مرد اور بتوں کے مجاور یا ان بتوں کے خدام کے لیے جو مرد ہوتے تھے وقف کر دیتے تھے۔

وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا ۔ اور مخصوص چوپائے جن پر سواری اور بار برداری حرام کر دی گئی تھی جن پر چڑھنا حرام ٹھہراتے۔ ان کے نام بحیرہ، سائبہ، حامی رکھتے اس کی تفصیل پارہ ۷ رکوع ۱۴ میں بیان ہو چکی۔

وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا ۔ اور کچھ مویشی ایسے رکھتے کہ ان کے ذبح پر اللہ کا نام نہ لیتے بلکہ ان پر بوقت ذبح بتوں کا نام لیتے۔

اِفْتِرَآءً عَلَيْهِ ۔ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۔ یہ جھوٹ باندھنا ہے یعنی ان جانوروں کی قسمیں مقرر کر لینے ایک حجر جس کا کھانا حرام ہے ایک قسم وہ جس پر سواری ممنوع ہے ایک وہ جس پر عند الذبح خدا کا نام نہ لیتے اور ان اقسام کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے۔ جو شخص افترا سے غفلت نہیں برتے گا ان کے افتراؤں پر یہ وعید شدید فرمائی گئی۔ تنگ کرنا۔ سزا دینا۔

marfat.com

وَقَالُوْا مَا فِیْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ یَّكُنْ مَّیْتَةً فَهُمْ فِیْهِ شُرَكَآءُ ۔ اور وہ کہتے ہیں کہ جو بچے ان چوپایوں کی پشت یا پیٹ میں ہیں وہ اگر زندہ نکلیں تو وہ صرف ہمارے مردوں کے لیے ہیں اور عورتوں کے لیے حرام ہیں اور اگر مردہ نکلیں تو سب مرد اور عورتیں اس میں شریک ہیں سب کے لیے حلال ہیں یعنی بحیرہ اور ساسبہ کے پیٹ کے اندر کے بچے اگر زندہ برآمد ہوں تو صرف مردوں کے لیے حلال ہیں عورتیں اس سے نہیں کھا سکتیں اور اگر مرا ہوا تو وہ عورت مرد کے لیے مشترک ہے یعنی کہتے تھے اگر مرا ہوا ہو ان کے پیٹوں سے تو عورتیں اس میں شریک ہیں اس لیے کہ میت کے لفظ کا اطلاق زیادہ تر دونوں پر آتا ہے۔

سَیَجْزِیْهِمْ وَصْفَهُمْ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ عنقریب اللہ ان کی ان فرضی باتوں کا بدلہ دیگا جو اپنی من مانی حرام حلال بنائی ہیں بے شک وہ حکمت والا ہے بدلہ دینے میں علم والا ہے ان کے اندرونی عقائد کو خوب جانتا ہے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَیْرِ عِلْمٍ ۔ بے شک نقصان میں رہے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو جہالت کی وجہ سے بغیر جانے قتل کر دیا مشرکین اور اہل مکہ میں یہ جہالت تھی کہ وہ اپنی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے محض تنگدستی اور خوف شماتت سے اعتبار جہالت سے حالانکہ حقیقتاً ان کا اور ان کی اولاد کا رازق اللہ تعالیٰ ہے نہ کہ وہ کفار۔

وَحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ اِفْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۔ اور حرام ٹھہرا لیتے ہیں وہ جو اللہ نے انہیں روزی دی بحیرہ ساسبہ سے اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں یعنی افترا بندی کرتے ہوئے۔ افترا مفعول لہ ہے یا مفعول مطلق۔

قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ بے شک وہ گمراہ ہوئے اور راہ پانے والے نہیں حق و صواب کی طرف۔ تفسیر نسفی

شان نزول: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں قبیلہ ربیعہ اور مضر کا یہ دستور تھا کہ اگر کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تو وہ اپنی لڑکی سے کہتا کہ اگر تو اسے زندہ دفن نہ کرے تو تو مجھ پر حرام ہے یہ عورت گھاس سے فارغ ہو کر جنگل جاتی اور اپنے ماموں کی مدد سے اس بچی کو دفن کر دیتی تاکہ کوئی داماد نہ بن سکے۔

قتادہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں مشرکین مکہ اپنی لڑکیوں کو سنگدلی اور بے رحمی سے زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔

marfat.com

ربیعہ اور مضر وغیرہ قبائل میں اس کا خاص رواج تھا اور بعض لڑکوں کو بھی ذبح کر ڈالتے فاقہ اور مفلسی کے خوف سے اس قدر بے رحم تھے کہ کنول کو پرورش کرتے اور اولاد کو ذبح کرتے یہ آگے رکھتے اس کی مذمت میں یہ آیات نازل ہوئیں معالم

یا محاورہ ترجمہ رکوع چہارم پ۸ سورۃ انعام

وَهُوَ الَّذِيْ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۙ

اور وہی ہے جس نے پیدا کیے باغ کچھ جن کے چھاتے ہوئے اور بغیر چھاتے ہوئے اور کھجور اور کھیتی جس میں مختلف کھانے اور زیتون اور انار ملتے جلتے اور غیر ملتے جلتے کھاؤ اس پھل سے جب پھل دے اور اس کا حق دو کٹنے کے دن اور بے جا خرچ نہ کرو بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ

اور مویشی میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے کچھ بچھے ہوئے کھاؤ جو اللہ نے تمہیں روزی دی اور پیچھے لگو شیطان کے قدموں کے بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۙ

آٹھ نر و ماده ایک جوڑا بھیڑ کا ایک جوڑا بکری کا فرما دیں انہیں کیا اس نے دونوں حرام کیے یا ماده یا وہ جو دونوں ماده پیٹ میں لیے ہوئے ہیں بتاؤ مجھے کسی علم سے اگر تم سچے ہو۔

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ

اور اونٹ سے جوڑا اور گائے سے جوڑا فرما دیں انہیں کیا اس نے دونوں نر حرام کیے ہیں یا دونوں مادین یا وہ جو دونوں مادین پیٹ میں لیے ہوئے ہیں کیا تم گواہ تھے جب اللہ نے تمہیں

marfat.com

بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ
عِلْمٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ۝

یہ حکم دیا تو اس سے زیادہ ظالم کون جو اللہ پر
جھوٹ افترا کرے تاکہ لوگوں کو جہالت
سے گمراہ کرے بے خبر اللہ نہیں راہ
دکھاتا ظالموں کو

حل لغات رکوع چہارم پ۸ سورۃ الانعام

و۔اور	ھو۔وہ	الذی۔وہ جس نے	انشأ۔پیدا کیے
جنّٰت۔باغ	معروشات۔چھتے ہوئے	و۔اور	غیر۔بغیر
معروشات۔چھت کے	و۔اور	النخل۔کھجور	و۔اور
الزرع۔کھیتی	مختلفا۔مختلف ہیں	اکلہ۔اس کے مزے	و۔اور
الزیتون۔زیتون	و۔اور	الرمان۔انار	متشابہا۔ملتے جلتے
و۔اور	غیر۔نہ	متشابہ۔ملتے	کلوا۔کھاؤ
من۔ان کے	ثمرہ۔پھل	اذا۔جب	اثمر۔پھل دیں
و۔اور	اٰتوا۔دو	حقہ۔اس کا حق	یوم۔دن
حصادہ۔کٹائی	و۔اسکی کے	و۔اور	لا۔نہ
تسرفوا۔بیجا خرچ کرو	انہ۔بیشک وہ	لا۔نہیں	یحب۔پسند کرتا
المسرفین۔بے جا خرچ کرنے والوں کو		و۔اور	من۔بعض
الانعام۔مویشی	حمولۃ۔بار برداری کو	و۔اور	فرشا۔سواری کو
کلوا۔کھاؤ	مما۔اس سے جو	تتبعوا۔پیروی کرو	
احل۔اللہ نے	و۔اور	لکم۔تمہارا	
خطوات۔قدموں	الشیطن۔شیطان کی	ازواج۔جوڑے	
عدو۔دشمن ہے	مبین۔کھلا	من الضان۔بھیڑوں سے	
اثنین۔دو	قل۔کہو	الذکرین۔مذکر	
ثمنیۃ۔آٹھ			
و۔اور			
الانثیین۔مؤنث			

marfat.com

حوم حرام کیے
اشتملت شامل ہیں
نبئونی بتاؤ
کنتم ہو تم
اثنین دو
قل کہہ
ام یا
علیہ اس پر
کنتم تم
اظلم زیادہ ظالم ہے
اللہ اللہ کے
بغیر بغیر
لا نہیں

الانثیین دونوں مادہ
ارحام رحم
بعلم علم سے
و اور
من البقر گائے سے
الذکرین دونوں نر
اما یا جس پر
الانثیین دونوں مادہ کے ام کیا
اذ جب
بہذا اس کا
افتری باندھے
لیضل تاکہ گمراہ کرے
ان بیشک
القوم قوم

اما یا جو
الانثیین دونوں مادہ کے
ان یا کیا
من الابل اونٹوں سے
اثنین دو
حرم حرام کیے اس نے
اشتملت شامل
الانثیین دونوں مادہ کے ام کیا
وصکم حکم دیا تھا تم کو
فمن تو کون
علی اوپر
الناس لوگوں کو
اللہ اللہ
الظالمین ظالم کو

ام یا
علیہ اس پر
فی بھر کو
صدقین سچے
و اور
جآء کیا
للانثیین دونوں مادہ
ارحام رحم
شہداء گواہ تھے
اللہ اللہ نے
ممن اس سے جو
کذبا جھوٹ
علم علم کے
یہدی ہدایت کرتا
لا نہیں

مختصر تفسیر رکوع چہارم پ۸ سورۃ انعام

وَهُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا
اُكُلُهٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ
یَوْمَ حَصَادِهٖ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا كُلُوْا
مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ
مِنَ الضَّاْنِ اثْنَیْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَیْنِ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَیْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَیَیْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ
عَلَیْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ نَبِّـُٔوْنِیْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَیْنِ وَمِنَ
الْبَقَرِ اثْنَیْنِ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَیْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَیَیْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ
اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

marfat.com

لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

وہی وہ ذات ہے جس نے پیدا کیے باغ چھائے ہوئے اور کچھ بغیر چھائے ہوئے اور کھجور اور کھیتی جس میں انواع کے کھانے اور زیتون اور انار ملتے جلتے اور بغیر ملتے جیسے کھاؤ اس کے پھل سے جب پھل لائے اور اس کا حق دو جب وہ کٹیں اور فضول خرچ نہ کرو بے شک فضول خرچ اللہ کو پسند نہیں۔

اور مویشی میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے اور کچھ زمین پر بچھے ہوئے کھاؤ اس میں سے جو روزی دی اللہ نے تمہیں اور نہ پیروی کرو شیطان کے قدموں کی بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ آٹھ جوڑے ہیں ایک جوڑا بھیڑ کا۔ ایک بکری کا آپ فرمائیں اس میں دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں کی مادہ پیٹ میں لیے ہوئے ہیں۔

بتاؤ مجھے اپنے علم سے اگر سچے ہو اور ایک جوڑا اونٹ کا ایک گائے کا آپ فرمائیں کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لیے ہوئے ہیں۔

کیا تم گواہ اور موجود تھے جب اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر افترا اور جھوٹ باندھے تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے اپنی جہالت سے بے شک اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔

اول خلاصہ تفسیر ملاحظہ ہو۔

اور وہ وہ ذات ہے جس نے پیدا کیے باغ زمین پر چھائے ہوئے یعنی ٹٹیوں پر قائم کیے ہوئے جیسے انگور کی بیل وغیرہ اور کچھ بغیر ٹٹیوں کے زمین پر پھیلے ہوئے جیسے کدو خربوزہ وغیرہ کی بیلیں اور کھجور اور کھیتی جس میں مختلف الالوان پھل کھانے کے رنگوں میں بھی مختلف، مقدار اور ذائقہ میں بھی مختلف اور خوشبو میں بھی مختلف اور بعض متشابہ الالوان۔

اس میں حکم ہے کہ اس کا پھل کھاؤ جب پھل آجائے اور اس کا حق دو جس دن کاٹے اس کے معنی یہ ہیں کہ کھیتی اور باغ کے پھلوں کا کھانا اس وقت سے مباح ہے جب سے وہ پھل لگنا شروع ہو جائے اور زکوٰۃ اس وقت لازم ہوتی ہے جب پک پکا کر کاٹ لی جائے اور پھل توڑنے کے بعد جمع کر لیے جائیں اس کے متعلق مسائل فقہیہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱:۔ کھڑی گھاس اور خود رو گھاس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

۲:۔ زمین کی مذکورہ اشیاء کے علاوہ جو پیداوار ہے وہ دو قسم کی ہے ایک بارانی اور دوسری چاہی

marfat.com

۳:- بارانی پیداوار پر عشر واجب ہے یعنی جو کھیتی بارش سے سیراب ہو اس کا دسواں حصہ۔
۴:- چاہی پیداوار سے نصف عشر واجب ہے یعنی جو نہر یا کنویں سے آب پاشی ہو اس کا بیسواں حصہ۔

وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۔ اور اسراف نہ کرو اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ اسراف کی تعریف شریعت میں مندرجہ ذیل ہے۔

۵:- اسراف یہ بھی ہے کہ مال تمام کا تمام خرچ کر ڈالے اور عیال کے لیے کچھ نہ رکھے خود فقیر بن جائے تو بقول سدی یہ اسراف ہے۔

۶:- بقول سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ یہ بھی اسراف ہے کہ صدقہ و خیرات سے بالکل ہاتھ کو روک لے اور کچھ خرچ نہ کرے۔

۷:- بقول سفیان رضی اللہ عنہ اللہ کی اطاعت کے سوا اور کام میں جو مال خرچ کیا جائے وہ قلیل بھی ہو تو اسراف ہے۔

۸:- بقول زہری اس کے معنی یہ ہیں کہ جو خرچ بھی معصیت میں کیا جائے کم ہو یا زیادہ تو وہ اسراف ہے۔

۹:- بقول مجاہد حق اللہ میں کوتاہی اسراف ہے اور اگر جبل ابو قبیس جتنا سونا ہو جائے اور تمام راہ خدا میں خرچ کر دیا جائے تو اسراف نہیں اور اگر ایک درہم معصیت میں خرچ کیا جائے تو وہ اسراف ہے۔

تلخیص از روح المعانی

آج ۱۳ جنوری ۵۴ء شنبہ یوم چار شنبہ ہے۔

آج حالیہ فسادات کی انکواری میں جو انکوائری کورٹ لاہور ہو رہی ہے امت مرزائیہ کے امیر المرزا ثانی خلیفہ محمود بشیر بیان دینے آ رہے ہیں۔

آج اس انکواری میں پچاس پاس منظور ہوئے ہیں اور مجلس عمل کے ۲ ارکان میری معیت میں۔ ابوالحسنات صاحبزادہ فیض الحسن۔ حاشر نجم الدین انصاری۔ شیخ حسام الدین۔ لال حسین اختر۔ شمسی مظفر علی کی شرکت انکواری کے ختم تک منظور ہوئی ہے۔

گذشتہ شب ایک عجیب خواب دیکھا جو ناظرین کی دلچسپی کے لیے عرض ہے۔

۱۲ جنوری کی رات جس کی صبح مرزا محمود بشیر بیان دے رہے ہیں شب کے ۱۲ بجے دیکھتا ہوں کہ چند

marfat.com

مرزائی مجھ سے مباہلہ چاہ رہے ہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ جناب میں تو مسلمان ہوں اور مباہلہ جو حدیث میں ہے وہ عیسائیوں سے ہونا قرار پایا تھا۔ اس میں ایک طرف نبی الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء تھے اور دوسری طرف عیسائی تو حضور نے انہیں فرمایا تھا سچے رکوع نہ!

فمن حاجك فيه من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكذبين۔

پھر اے محبوب جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرماؤ کہ آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر

اس کے متعلق مفسرین نے لکھا ہے کہ

جب سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو یہ آیت سنائی اور مباہلہ کی دعوت دی تو کہنے لگے کہ ہم مشورہ کر لیں کل آپ کو جواب دینگے چنانچہ انہوں نے اپنے بڑے عالم عاقب کو یہ حال سنایا اور کہا اے عبدالمسیح آپ کی اس میں کیا رائے ہے۔

عاقب عبدالمسیح نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبی مرسل ہیں۔

اور یقیناً نبی ہیں اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو سب ہلاک ہو جاؤ گے لہذا اگر نصرانیت پر قائم رہنا ہے تو گھر لوٹ چلو اور خاموش ہو جاؤ۔

اس مشورہ کے بعد وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضور کی گود میں امام حسین علیہ السلام ہیں اور دست اقدس تھامے ہوئے حضرت امام حسن علیہ السلام ہیں پیچھے فاطمہ زہرا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور کے پیچھے ہیں۔

اور حضور ان سے فرما رہے ہیں کہ جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا نجران کے بڑے بڑے نصرانی عالم نے جب ان حضرات کو دیکھا تو بولا اے عیسائیو میں ایسی صورتیں دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ سے پہاڑ ہٹانے کی دعا کریں تو اللہ اسے جگہ سے ہٹا دے۔ ان سے مباہلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی عیسائی نہ رہے گا یہ سنکر نصاریٰ نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا جزیہ دینا منظور ہے۔

اور مباہلہ کے لیے ہم تیار نہیں۔

marfat.com

حضور نے فرمایا مجھے اس کی قسم جس کے ید قدرت میں میری جان ہے اگر یہ مباہلہ کرتے تو بخرانیوں پر عذاب آ ہی چکا تھا۔ یہ بندروں اور سوروں کی شکل میں مسخ ہو جاتے اور نجران کا تمام جنگل بھڑک اٹھتا اور وہاں کے رہنے والے پرند تک نیست و نابود ہو جاتے اور ایک سال کے عرصہ میں سب ہلاک ہو جاتے (ترجمہ تفسیر نسفی)

یہ تو وہ مباہلہ تھا جو حضور نے عیسائیوں سے کرنے کا ارادہ فرمایا تھا۔

اور خواب میں جو مجھ سے مباہلہ کو کہتے تھے۔ میں نے ان سے کہا تم نبی نہیں ہیں نصرانی نہیں پھر مباہلہ کیسا؟

اس مباہلہ میں حضور نے قسم فرمایا کہ اگر مباہلہ کرتے تو ہلاک ہو جاتے۔

اب تم اگر مباہلہ میں یہی کہو تو دونوں صورتوں میں تم جھوٹے ہو گے۔

اگر میں ہلاک نہ ہوا تو تم جھوٹے اور اگر تم ہلاک ہو گئے تو بھی تم جھوٹے پھر اس مباہلہ کا تم کو کیا فائدہ۔

اس کے بعد کا قصہ یاد نہیں بہر حال خواب مزید ار تھا اس وجہ میں عرض کیا گیا۔

تحقیق لفظ مباہلہ ابتہل مباالفتح والضم اللعنۃ و بہلہ اللہ لعنہ والبعد کا من رحمتہ فاصل الابتہال ھذا ثم یستعمل فی کل دعاء مجتہد فیہ وان لم یکن لعنا۔

اب اصل تفسیر پیش ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ اَنْشَاَ خلق جَنّٰتٍ من الکروم مَّعْرُوْشٰتٍ مسموکات مرفوعات وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ متروکات علی وجہ الارض لم ترفع یقال عرشت الکرم اذا جعلت لہ دعائم وسمکا وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا فی اللون والطعم والحجم والرائحۃ اُكُلُهٗ وھو ثمرہ الذی یوکل وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا فی اللون وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ فی الطعم كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ من ثمر کل واحد فانہ اذا اثمر اٰت یعلم ان اول وقت الاباحۃ وقت اطلاع الثمر للثمر ولا یتوھم امتداد الاباحۃ الا اذا ادرك وَاٰتُوْا حَقَّهٗ عشرہ وھو عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ فی تعمیم العشر یَوْمَ حَصَادِهٖ وَلَا تُسْرِفُوْا باعطاء الکل وتضییع العیال اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ المتجاوزین (تفسیر نسفی) ترجمہ

اور وہی وہ ہے جس نے پیدا کیے باغ انگور سے چھائے ہوئے بلند اور بغیر چھائے زمین پر پھیلے ہوئے عربی محاورہ میں بولتے ہیں عرشت الکرم میں نے انگور کی بیل ٹٹیوں پر چڑھا دی اور

marfat.com

کھجور اور کھیتی مختلف رنگوں اور ذائقوں اور حجم میں کم زیادہ اور خوشبوؤں میں مختلف کھانے کے پھل اور وہ پھل جو کھائے جاتے ہیں اور زیتون اور انار کہ رنگ میں ملتے جلتے اور مختلف بھی۔ کلوا من ثمرہ اذا اثمر کھاؤ اس کے پھل اذا ظرف حاصل کرو جب وہ پھلیں اسی سے یہ جانا گیا کہ پھل کا کچا ہونے تک استعمال مباح ہے یہ وہم دفع کیا گیا کہ اس کے کھانے کی اجازت کچے پن میں نہیں۔ یہ جب چاہو کھا سکتے ہو اور اس کا حق دو جس دن کٹے یعنی پک کر تیار ہو جائے اور درختوں سے اتار لیا جائے اور ڈھیر لگا دیے جائیں اس وقت اس سے دسواں حصہ اللہ کے نام کا دو۔ اسی آیت سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے پھلوں اور کھیتوں میں عشر کا استدلال فرمایا۔

اور ولا تسرفوا کا مفہوم یہ ہے کہ بے جا خرچ نہ کرو یعنی سب خرچ کر کے عیال کا حق ضائع نہ کر دے بے شک اللہ بے جا خرچنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اس کی تفصیل ہم اول بیان کر چکے ہیں اور اسراف کی تعریف بتا چکے ہیں۔

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ای وانشا من الانعام ما یحمل الاثقال وما ینفرش للذبح۔ والحمولۃ الکبار التی تصلح للحمل والفرش الصغار کالفصلان والعجاجیل والغنم لانہا دانیۃ من الارض مثل الفرش المفروش علیہا۔ کُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ای ما احل لکم منہا ولا تحرموہا کما فی الجاہلیۃ۔ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ طرقہ فی التحلیل و التحریم کفعل اہل الجاہلیۃ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ فاتہموہ علی دینکم۔

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ زوجین اثنین یرید الذکر والانثی والواحد اذا کان وحدہ فہو فرد واذا کان معہ غیرہ من جنسہ سمی کل واحد منہما زوجا وہما زوجان۔

بدلیل قولہ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ویدل علیہ قولہ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ثم فسرہا بقولہ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ والضان والمعز جمع ضائن ومعز۔

قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ للانکار۔

اور مویشیوں میں بوجھ اٹھانے والے اور کچھ زمین پر چلنے والے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے

marfat.com

مویشیوں میں دو قسم کے چار پائے فرمائے ایک وہ جو بوجھ اٹھانے والے ہیں اور کچھ وہ جو زمین پر ڈال کر ذبح کیے جاتے ہیں۔

یا اس کے معنی یہ ہیں کہ بڑے جانور جو بوجھ اٹھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور فرش سے وہ چھوٹے جانور سفلی ان کے جو کاٹے جاتے ہیں۔

فصلان منجد میں ہے۔ فصلا فصل الشیٔ قطعہ اور عجاجیل عجل کی جمع ہے یعنی گائے بھینس اور غنم بکری وغیرہ ان کو عربی محاورہ میں فرش بھی کہتے ہیں چنانچہ منجد میں ہے فراش۔ الشاۃ للذبح القاھا علی الارض لیذبحھا۔ اس لیے کہ یہ جانور زمین پر چلتے ہیں اور مثل فرش کے بچھے ہوئے ہیں۔ آگے ارشاد ہے۔

کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمہیں روزی دی۔ یعنی وہ جانور کھاؤ جو اللہ نے حلال کیے اور انہیں اس طرح حرام نہ کرو جیسے اہل جاہلیت سائبہ۔ وصیلہ، حام وغیرہ نام رکھ کر حرام کر لیتے تھے اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو یعنی اس کے طریقہ کو اختیار کر کے اہل جاہلیت کی طرح حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہ بناؤ بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے وہ تمہیں تمہارے دین میں وسعت یعنی آزادی کر دیگا۔

آٹھ نر اور مادہ ہیں ایک بھیڑ کا جوڑا اور ایک بکری کا جوڑا۔ عربی میں ضائن بھیڑ کو کہتے ہیں اور معز بکری کو اور زوج دو زیادہ سے مراد ہے اور ایک جبکہ وہ تنہا ہو تو فرد کہتے ہیں اور اگر بکری بکرا دو ہوں تو زوجان کہتے ہیں اس پر دلیل آیت کریمہ خلق الزوجین الذکر والانثی اور دوسری دلیل آیت کریمہ ثمنیۃ ازواج بھی ہے پھر تفسیر بھی آیہ کریمہ من الضاٰن اثنین ومن المعز اثنین ومن الابل اثنین ومن البقر اثنین۔

ضان۔ ضائن کی جمع ہے۔ اون والی بھیڑ کو ضان کہتے ہیں۔ معز بالوں والی بکری یا بکرا۔ اول الذکرین سے مینڈھا یا بکرا مراد ہے۔ اما اشتملت علیہ ارحام الانثیین سے بھیڑ بکری کے پیٹ کے بچے خواہ نر ہوں یا مادہ اسی طرح الابل اور البقر دونوں کا اطلاق نر مادہ پر ہے۔

خلاصہ مفہوم یہ ہے کہ چوپائے دو قسم کے ہیں کچھ بڑے جو بوجھ اٹھانے کے کام آتے ہیں کچھ چھوٹے جیسے بکری وغیرہ کے جو اس قابل نہیں کہ بوجھ اٹھا سکیں ان میں سے جو اللہ تعالیٰ نے حلال کیے وہ کھائے جاتے ہیں اور اہل جاہلیت کی طرح اللہ کی حلال کی ہوئی حرام نہیں ٹھہرائی جائیں۔ پھر اسے مزید واضح کرنے کو مثال میں بھیڑ بکری کا ذکر فرمایا کہ ان کے نر اور مادہ اللہ تعالیٰ نے حلال

marfat.com

کیے اور ان کی اولاد میں بھی حلال کیں تم نے کبھی نر حرام ٹھہرایا۔ کبھی مادہ کبھی ان کے بچے یہ سب تمہاری اختراع و افترا ہے اور خواہش نفسانیہ کی اتباع۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی حلال چیز کسی کے حرام کرنے سے حرام نہیں ہو جاتی اور حرام چیز کسی کے حلال بنانے سے حلال نہیں ہو سکتی۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل جاہلیت کو توبیخ کی گئی جو اپنی رائے سے حلال کو حرام اور حرام کو حلال ٹھہرا لیتے ہیں جب ہادی رحمت نے احکام بیان فرمائے تو مشرکین کفار کا سردار و خطیب مالک بن عوف حبشی حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالی میں حاضر آیا اور کہنے لگا حضور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ ان چیزوں کو حرام کرتے ہیں جو ہمارے باپ دادا حلال بتا گئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم لوگوں نے چند قسمیں چوپایوں کی حرام کر رکھی ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے آٹھ زیادہ

اپنے بندوں کے لیے حلال فرما دیے ہیں۔ تم بتاؤ تم نے انہیں کھانے سے حرام کیا ان میں حرمت نر کی طرف سے آئی یا مادہ کی طرف سے۔ مالک بن عوف یہ جواب سن کر متحیر ہی رہ گیا۔

حضور نے فرمایا بول اور جلدی بتا۔

اس نے کہا آپ فرمائیں میں سنوں گا اور کچھ جواب نہ دے سکا۔

اور ظاہر ہے کہ وہ جواب دیتا بھی کیا اگر کہتا نر کی طرف سے حرمت آئی تو لازم آتا کہ تمام نر حرام ہوں اور اگر کہتا کہ مادہ کی طرف سے یہ حرمت آئی تو لازم آتا کہ تمام مادہ حرام ہوں اور اگر کہتا کہ جو پیٹ میں ہے وہ حرام ہے تو پھر سب ہی حرام ہو جاتے۔

غرضکہ یہ الزامات ان کی انکار نبوت کی وجہ میں ان پر پڑے اور اگر مشرکین کی تبلیغ تسلیم کر لیتے تو ہر حکم بلا واسطہ نبی ہونے کی بنا پر ہوتا۔ تو اس میں آئندہ آنے والی آیات کا جواب بھی واضح ہو گیا۔ تکرار فضول ہے۔ آپ فرمائیں کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا دونوں سے دونوں پیٹ میں لیے ہیں یہ استفہام انکاری ہے۔

نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ أَمْ كُنتُمْ

marfat.com

شہداء امر منقطعہ ای بل کنتم شہداء اذ وصاکم اللہ بہذا یعنی ام شاہدتم ربکم حین امرکم بہذا التحریم و لما کانوا لا یومنون برسول اللہ وہم یقولون اللہ حرم ہذا الذی تحرمونہ بہم فی قولہم ام کنتم شہداء علی معنی اعرفتم التوصیۃ بہ مشاہدین لانکم لا تؤمنون بالرسل فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا فنسبت الیہ تحریم ما لم یحرم لیضل الناس بغیر علم ان اللہ لا یہدی القوم الظلمین ای الذین فی علمہ انہم یختمون علی الکفر ووقع الفاصل بین بعض المعدود وبعضہ اعتراضا غیر اجنبی من للعدد ودو ذلک ان اللہ تعالی من علی عبادہ بانتشار الانعام لمنافعہم بما باحتہا لہم فالاعتراض بالاحتجاج علی من حرمہا یکون تاکیدا للتحلیل۔ والاعتراضات فی الکلام لا تسیاق الا للتوکید۔ (تفسیر نسفی)

خلاصۂ مفہوم

بتاؤ مجھے اپنے کسی علم سے کہ جو تم نے حرام ٹھہرا دیا ہے وہ اللہ تعالے کی طرف سے حرام ہے اگر تم سچے ہو۔ اس امر میں کہ اللہ تعالے نے ہی حرام کیا اور اونٹ سے دو اور گائے سے دو فرمائیں کیا ان کے نر حرام ہیں یا مادہ یا ان دونوں سے یا جو پیٹوں میں ان کے بچے ہیں ان میں سے مادہ حرام ہیں کیا تم موجود تھے جب کہ حکم دیا اللہ نے ایسا یعنے کیا تم اس وقت کے گواہ ہو جبکہ اللہ نے تمہیں اس کے حرام ہونے کا حکم دیا۔ اور جب کہ تم اللہ کے رسول پر ایمان ہی نہ لائے تو تمہارا یہ کہنا کہ یہ اللہ تعالے نے حرام کیا بلکہ یہ سب کچھ تم اس لیے کہہ رہے ہو کہ اللہ کے رسول پر ایمان نہیں لائے۔ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو اللہ پر جھوٹ اور افترا باندھے تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے اپنی جہالت سے بے شک نہیں راہ دکھاتا اللہ ظالموں کو اور جو اپنے خیال میں کفر پر جمع ہوئے وہ جاہل مشرک ہیں جو حلال کو اپنی خواہش نفس سے حرام ٹھہرا کر اللہ پر کذب و افترا باندھتے ہیں۔ آگے کی آیتوں میں تنبیہ ہے کہ تمہاری من مانی حرمت و حلت سے کوئی چیز نہیں بلکہ حکم الٰہی سے حرام و حلال قطعی ہے حیث قال۔

marfat.com

بامحاورہ ترجمہ رکوع پنجم پ ۸ سورۃ انعام

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

فرما دیجئے میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی حرام کسی کھانے والے پر کوئی کھانا مگر یہ کہ مردار ہو یا لہو گوں کا خون بہتا یا گوشت خنزیر کا وہ بے شک نجس ہے یا وہ حلال شرع جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا جائے تو جو مضطر ہو جائے نہ یہ کہ آپ خواہش کرے اور نہ یہ کہ ضرورت سے بڑھے تو بیشک تیرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔

وَعَلَی الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ شُحُوْمَهُمَا اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَایَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِبَغْیِهِمْ ۚ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝

اور وہ جو یہودی ہوئے ان پر حرام کیا ہم نے ہر ناخن دار جانور اور گائے اور بکری کی چربی ان پر حرام کی مگر جو ان کی پشت میں لگی ہو یا آنت یا ہڈی سے لگی ہو یہ ہم نے بدلہ دیا ان کو ان کی سرکشی کا۔ اور ہم بے شک سچے ہیں

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا یُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ۝

تو اگر جھٹلائیں تمہیں تو فرما دیجئے تمہارا رب رحمت وسیع کا مالک ہے اور نہیں ٹلا جاسکتا اس کا عذاب قوم مجرم سے۔

سَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ ۚ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰی ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۚ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ

قریب ہے کہ کہیں گے وہ جو شرک ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کچھ حرام ٹھہراتے ہیں۔ ایسا ہی جھٹلایا ان سے پہلوں نے حتی کہ چکھا انہوں نے ہمارا عذاب فرما دیجئے کیا تمہارے پاس

marfat.com

فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ
وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۝
قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ
لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ
قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ
اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا
فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝

کوئی علم ہے تو نکالو اسے ہمارے لیے تم تو نرے
گمان پر چلے ہو اور نہیں تم مگر تخمینے کرتے ہو۔
فرما دیجئے تو اللہ کے لیے حجت پوری ہے تو
اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت فرماتا۔
فرما دیجئے لاؤ اپنے وہ گواہ جو گواہی دیں کہ
اللہ نے حرام کیا یہ تو اگر وہ گواہی دیں تو تو نہ
سننے والے) ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور نہ
پیروی کرنا ان کی خواہشوں کی جو جھٹلاتے ہیں
ہماری آیتیں اور وہ جو ایمان نہ لائے آخرت
پر اور وہ اپنے رب کے ساتھ برابر والا ٹھہراتے
ہیں۔

حل لغات رکوع پنجم پ ۸ سورۃ انعام

قل - فرمائیے
ھابس کے جو
علی - اوپر
ان - یہ کہ
دما - خون
خنزیر - سؤر کا
فسق - گناہ کی بات
بہ - ساتھ اس کے
باغ - چاہنے والا
فان - تو بے شک
و - اور

لا - نہیں
ادھی - ذبح کی گئی
طاعم - کھانے والے کے
یکون - ہو
مسفوحا - بہتا ہوا
فانہ - یقیناوہ
اھل - جو پکارا جائے
فمن - تو جو
و - اور
ربک - تیرا رب
علی - اوپر

اجد - پاتا ہوں
الی - میری طرف
یطعمہ - کہ کھائے اسکو
میتۃ - مردار
او - یا
رجس - پلید ہے
لغیر - واسطے غیر
اضطر - مجبور ہو
لا - نہ
عاد - حد سے بڑھنے والا
غفور - بخشنے والا
الذین - ان کے جو

ف - پھر
محرما - کوئی حرام
الا - مگر
او - یا
لحم - گوشت
او - یا
اللہ - اللہ کے
غیر - نہ ہو
عاد - حد سے بڑھنے والا
رحیم - مہربان ہے
ھادوا - یہودی ہوئے

marfat.com

حرمنا۔حرام کیا ہم نے
من البقر۔گائے سے
علیہم۔ان پر
حملت۔لگی ہو
الحوایا۔انتڑیوں سے
بعظم۔ہڈی سے
ببغیہم۔انکی سرکشی کی
شکسچے ہیں
قل۔تو کہدیں
واسعۃ فراخی والا
باسہ۔اس کا عذاب
الذین۔وہ جو
اللہ۔اللہ تو
و۔اور
لا۔نہ
حرمنا۔حرام کرتے ہم
کذلک۔اسی طرح
پہلے تھے
قل۔کہہ
من۔کوئی
لنا۔ہمارے پاس
الظن۔ظن کی
الا۔مگر
الحجۃ۔حجت
لھدا۔تو ہدایت دیتا
ھلم۔لے آؤ
ذی ظفر۔ناخن دار
و۔اور
الغنم۔بکری سے
الا۔مگر
الحوایا۔انتڑیوں سے
او۔یا
اختلط۔ملی ہو
عظم۔ہڈی
جزیناھم۔بدلہ دیا ہم نے
انا۔یقیناً ہم
کذبو۔جھٹلایا
فقد۔صاحب
لا۔نہیں
المجرمین۔مجرم سے
ان۔اگر
اشرکنا۔شرک کرتے ہم
اباؤنا۔ہمارے باپ دادا
من۔کوئی
الذین۔ان لوگوں نے جو
ذاقوا۔انہوں نے چکھا
بأسنا۔عذاب ہمارا
عندکم۔تمہارے پاس
فتخرجوہ۔تو لاؤ
لنا۔ہمارے لیے
ان۔نہیں
الا۔مگر
تخرصون۔اندازہ کرتے ہو
البالغۃ۔پوری
کم۔تم
شہداءکم۔گواہ
ھلم۔لے آؤ
و۔اور
شیء۔چیز
من قبلہ۔ان سے
کم۔تمہارے ہے
ہ۔اسکو
الا۔مگر
انتم۔تم
فللہ۔تو اللہ کے لیے ہے
شاء۔چاہتا
قل۔کہہ
اجمعین۔سب کو
کم۔اپنے
الذین۔جو

marfat.com

بشھدون - گواہی دیں کہ	ان - بے شک	اللہ - اللہ نے	حرم حرام کیا
ھذا - اسکو	فان - پھر اگر	شھد وا - وہ گواہی دیں	فلا - تو نہ
تشھد - گواہی دے تو	معھم - ان کے ساتھ	و - اور	لا - نہ
تتبع - پیروی کر	اھواء - خواہشات	الذین - ان لوگوں کی کہ	کذبوا - انہوں نے جھٹلایا
بایتنا - ہماری آیتوں کو	و - اور	الذین - وہ جو	لا - نہیں
یومنون - ایمان لاتے	بالاخرۃ - آخرت پر	و - اور	ھم - وہ
بربھم - اپنے رب سے	یعدلون - برابری کرتے ہیں		

مختصر تفسیر رکوع پنجم پ ۸ سورۃ انعام

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۔ فرما دیجئے میں نہیں پاتا اس کتاب میں جو میری طرف وحی ہوئی کوئی چیز حرام کسی کھانے والے پر کوئی کھاتا مگر یہ کہ مردار ہو یا خون رگوں کا بہتا ہوا یا گوشت سور کا کہ وہ ناپاک ہے یا وہ جو بلا شرعی حکم کے ذبح کیا ہوا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام لیا گیا۔

فرما دیجئے میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کہ کسی کھانے والے پر کھانا حرام ہو۔ یہ کتاب ہے عدم وجود محرمات کا اور اس میں اعلان ہے کہ طریق تحریم و تحلیل بلا تفویض الٰہی لغو ہے۔ اور اتباع شہوات و نفسانیت اسلام میں یہ اصول ہے۔ کہ

"اصل اشیاء میں اباحت ہے"

تو معنی آیت کریمہ کے یہ ہوئے کہ میں قرآن کریم کے ذریعہ کسی کھانے کی چیز کو حرام نہیں پاتا کہ کھانے والے پر اسے حرام کر دوں۔ کھانے والا مرد ہو یا عورت سب پر ہر حلال حلال ہے یہ رد ہے مشرکین مکہ کے اس زعم باطل کا جو انہوں نے کہا تھا کہ ایسا بکرا بکری ہم پر حلال ہے مگر ہماری عورتوں پر حرام ہے۔

او لیطعمہ سے مراد تمام انواع تناول ہیں خواہ اکل سے ہوں یا شرب سے سب ہی حلال ہیں۔

marfat.com

اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَۃً۔ مگر یہ کہ وہ کھانا یا کوئی شے حرام ہو۔

مَیْتَۃً:۔ مردار یعنی اس کا ذبح شرعی طریقہ پر نہ ہوا ہو اس میں منخنقہ بھی داخل ہے یعنی گلا گھونٹا ہوا۔ یا بلندی سے گر کر مرا ہو غرضیکہ موقوذہ متردیہ نطیحہ اور درندہ کا پھاڑا ہوا جانور سب اس میں شامل ہیں۔

اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا۔ یا دم مسفوح یعنی بہتا ہوا خون جو رگوں سے نکلتا ہے اس سے قدرتی جما ہوا خون جیسے جگر اور تلی کا خون حلال ہے لیکن جو خون بہتا ہوا ہو مگر ٹھنڈا ہو کر جم جائے وہ حرام ہے وہ دم مسفوح میں داخل ہے چنانچہ حدیث میں ہے ہمارے لیے دو مرے ہوئے جانور حلال کیے گئے مچھلی اور ٹیڑھی جسے پنجابی میں مکڑی اور اردو میں ٹڈی کہتے ہیں اور دو خون حلال کیے گئے جگر جسے کلیجی کہتے ہیں اور طحال جسے تلی کہتے ہیں اور بعد ذبح رگوں میں جو خون رہ گیا وہ بھی مباح ہے اسی طرف اکثر فقہاء گئے ہیں اور حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ اگر یہ قید نہ ہوتی تو مسلمان رگوں کے خون کو مثل یہود کے استعمال کرنے لگتے۔

اور لحم الخنزیر کی تفصیل یہ ہے۔

میتہ۔ دم مسفوح۔ لحم خنزیر بیان فرما کر ارشاد ہوا فانہ رجس یعنی یہ نجس اور خالص گندگی ہے سو کی حرمت میں لحم فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ گوشت سے ہی باقی چیزیں پیدا ہوتی ہیں تو جب اصل ہی نجس ہے تو اس کی فروع یعنی چربی۔ جگر۔ تلی۔ امعاء وغیرہ حتیٰ کہ جلد بھی نجس ہے۔ چنانچہ کھالوں کے متعلق یہ چیز ہے۔

کل اھاب اذا دبغ فقد طھر الا جلد الادمی والخنزیر۔ تمام کھالیں ذبیحہ کی ہوں یا مرے ہوئے جانور کی حلال جانور کی ہوں یا حرام کی رنگنے کے بعد پاک ہو جاتی ہیں مگر آدمی اور سور کی کھال۔

فقہاء نے تصریح کی ہے کہ آدمی کی جلد تو احتراماً منع ہے اور سور کی کھال نجس العین ہونے کی بنا پر پاک ہونے سے مستثنیٰ کی گئی۔

دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ گوشت چونکہ جانور کے جسم میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا جز ہے تو اس کا ذکر فرما دیا جس سے عام طور پر نفع حاصل کیا جاتا ہے اور وہ حرام ہوا تو باقی بطریق اولیٰ حرام ہو گئے۔ آگے ارشاد ہے۔

اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ۔ اہلال کے معنی ذبح کے وقت پکارنا۔ غیر اللہ سے مراد ماسوی اللہ ہے

marfat.com

یا وہ خلاف شریعت ذبح کیا ہوا اس کا عطف لحم خنزیر پر کیا اور وہ کیا ہے جس کا اہلال لغیر اللہ سے ہو اور اہلال اصل میں رفع صوت کو کہتے ہیں اور یہاں مراد وہ ذبح ہے جو بتوں کا یا کسی نبی ولی کا نام لے کر ذبح کیا جائے۔ یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کی بجائے بسم اللات۔ بسم منات۔ بسم عزی۔ بسم نائلہ۔ بسم غوث۔ بسم داتا۔ بسم غریب نواز کہہ کر چھری چلائی جائے یہ فسق اور رجس ہے۔

اس کے معنی یہ نہیں کہ بغرض اہدال ثواب کسی بزرگ کے نام پر جانور پالا جائے یا خریدا جائے وہ بھی رجس و فسق ہے اور اگر ایسا ہوتا تو کوئی ذبیحہ بھی جائز نہ ہوتا۔ اس لیے کہ بلا حصول ملکیت تو کوئی ذبیحہ کھانا جائز نہیں ہو سکتا جبتک کسی کی ملکیت نہ ہو وہ جانور مغصوب ہوگا اور غصب کیا ہوا جانور اگر ذبح کیا جائے تو اس کا کھانا جائز نہیں۔

بہرحال قربانی کا جانور بھی کسی نہ کسی کی ملکیت ہوتا ہے قصائی کا جانور بھی اس کے نام پر بیچ کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سورہ بقرہ کی تفسیر میں اسوقت کی بدعات کا تذکرہ کرکے آخر میں لکھا۔

"و ضرور دریں مسئلہ آنست کہ جان دادن بجز جان آفریں روا نباشد"۔

اس کے بعد الضرورات تبیح المحذورات کی اصل بیان فرمائی۔

فَمَنِ اضْطُرَّ ای اصابتہ الضرورۃ الداعیۃ الی تناول شیٔ من ذلک غَیْرَ بَاغٍ ای طالب ما لیس لہ طلبہ بان یاخذ ذلک من مضطر اخر مثلہ والی ھذا ذھب کثیر من المفسرین۔

وقال الحسن ای غیر متناول للذۃ۔

وقال مجاھد غیر باغ علی الامام۔

وَلَا عَادٍ ای متجاوز قدر الضرورۃ فَاِنَّ رَبَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ مبالغ فی المغفرۃ والرحمۃ لا یواخذہ بذلک وھذا اجزاء الشرط لکن باعتبار لازم معناہ و ھو عدم المواخذۃ۔

وبعضھم قال بتقدیر جزاء یکون ھذا تعلیلا لہ ولا حاجۃ الیہ۔ الاولی لبیان استرلو یوجد القید بالمعنی السابق لتحققت الحرمۃ المجوث عنھا بل للتقدیر من حرام اخر وھو اخذہ حق مضطر اخر فاکلہ فان حرمتہ لیست باعتبار کونہ لحم المیتۃ بل باعتبار کونہ مخفا للمضطر

marfat.com

الاخر روح المعانی)

واما الحال الثانیۃ فلتحقیق زوال الحرمۃ المبحوث عنہا قطعا فان التجاوز عن القدر الذی یسد بہ الرمق حرام من حیث انہ لحم المیتۃ (روح المعانی) ترجمہ

اضطر۔ اضطرار سے بنا اس کا معنی مجبوری ہے اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کو ان حرام چیزوں کے کھانے پر مجبور ہونا پڑے جیسے جنگل میں بھوکا بھوک نے اس قدر مجبور کر دیا کہ جان خطرہ میں پڑ جائے یا کسی دشمن کے نرغے میں ہو۔

غیر باغ۔ باغ بغی سے بنا ہے اس کے معنی چاہنا تلاش کرنا لذت کے لیے حرام چیز کا کھانا یا استعمال کرنا۔

تو جو ناچار ہو جائے یعنی اسے ایسی ضرورت محسوس ہو کہ اسے مردار کے کھانے پر مجبور کر دے اور حکم شرعی سے بغاوت مقصود نہ ہو یعنی ایسا طالب ہو کہ اس حرام اور مردار کے حاصل کرنے میں دوسرے مضطر بھی کھانے پر مجبور ہو اس میں اکثر مفسرین کے دو قول ہیں۔ حسن فرماتے ہیں وہ مضطر ایسا نہ ہو کہ حصول لذت کے لیے اس مردار کی طرف مائل ہو۔

مجاہد کہتے ہیں کہ اجازت امام پر وہ کھائے اور مخالف امام شرع اکل کا مرتکب نہ ہو۔

ولا عاد۔ سے یہی مراد ہے کہ بقدر ضرورت استعمال کرے اس سے متجاوز نہ ہو تو تیرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ یعنی اللہ تعالے کی مغفرت و رحمت سے امید ہے کہ وہ ایسے مردار خور کو نہ پکڑے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یہ جزا شرط مذکور ہے یعنی بہ اعتبار معنی لازم یہ مستفاد ہوتا ہے کہ ایسے مضطر کے لیے علام ہوا خذہ ہے۔

اور بعض نے یہ فرمایا بہ تقدیر جزا یہ جواز ہے ورنہ اس کی حاجت نہیں آگے فرماتے ہوئے دو صورتیں بیان کیں۔

اول یہ کہ اگر وہ اضطرار اس معنی میں نہ ہو جو بیان ہوئے تو حرمت یقینی ہے۔ بلکہ تحذیرًا ایک اور حرام بھی اس پر عائد ہوگا کہ دوسرے مضطر کا حق سلب کیا۔ تو جس نے مردار

marfat.com

کسی مضطر سے لے کر کھایا تو یہ حرمت حقیقی تو من حیث المیتۃ اس پر پہلے ہی تھی۔ دوسری حرمت یہ اور ہوئی کہ دوسرے مضطر سے لے کر کھایا۔

دوسری شکل یہ ہے کہ زوال حرمت اس سے اس مقدار میں ہے جس سے ان کی رمق جان بچ سکے اس پر تجاوز قطعی حرام ہے اس لیے کہ وہ لحم المیتہ ہے۔

تفسیر نسفی میں ہے۔

فرما دیجئے میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی یعنی اس وقت سے مراد ہے یا وحی قرآن مراد ہے اس لیے کہ وحی میں جو حلال ہے اس کے سوا حرام ہے یا مولیشیوں میں سے اس لیے کہ آیہ کریمہ بحیرہ، سائبہ، وصیلہ کی حرمت کے رد میں ہے اور موقوذہ، متردیہ، نطیحہ یہ بھی میتہ سے ہی ہے اور اس آیت کریمہ میں اس امر کی تنبیہ ہے کہ حرمت صرف اور صرف وحی الٰہی اور شریعت رسالت پناہی کی معتبر ہے نہ کہ ہوائے نفس سے جسے چاہا حلال یا حرام بنا لیا اور کوئی کھانے کی چیز حرام (یعنی جانوروں میں سے کھانا حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے پر مگر یہ کہ وہ میتہ ہو یا بہتا خون اس سے کلیجی اور تلی کی حلت ملتی ہے اس لیے کہ وہ سیال خون نہیں ہے یا گوشت سور کا کہ وہ نجس ہے یا بغیر حکم شرع کے جس پر اہلال لغیر اللہ ہو یعنی ذبح کے وقت غیر خدا کا نام پکارا جائے تو جو مضطر ہو یعنی کسی ضرورت مجبور کرے حرام جانوروں کے کھانے پر غیر باغی ہوتے ہوئے اور نہ عاد یعنی متجاوز مقدار ضرورت سے کھانے والا تو بیشک تیرا رب بخشنے والا مہربان ہے یعنی ایسے آدمی پر مواخذہ نہ فرمائے گا۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ۔ اور ان پر جو یہودی ہوئے ہم نے تمام ناخن والے جانور حرام کر دیے پرند ملا میں ناخن والا جانور وہ ہے جس کا پنجہ ہوتا ہے اور ہر وہ جانور جو انگلی رکھتا ہو۔ خواہ چوپایہ ہو یا پرند اور اس میں اونٹ اور نعام یعنی شتر مرغ بھی داخل ہیں (بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں شتر مرغ اور بطخ اور اونٹ خاص طور پر مراد ہیں)

وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَا اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَا اَوِ الْحَوَايَا اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ۔ گائے اور بکری کے اجزاء میں ان کی چربی یعنی انگلی والے جانوروں کا گوشت اور چربی اور سرشے لیکن گائے اور بکری حرام نہیں کیں مگر چربیاں گردہ چربی جو پشت پر ریڑھ کی ہڈی سے لگی ہو یا آنتوں سے لگی ہو جو یا جمع ہے حاویہ یا حاویہ کی یا امعا یعنی آنتوں کے معنی میں مستعمل ہے اور جو ہڈی سے ملی ہو جیسے سخ یعنی گودا ہڈی کا۔

marfat.com

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ - یہ حکم یہودیوں کی سرکشی اور بغاوت عن المذہب کی سزا تھی اور ہم یقیناً سچے ہیں۔

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ - تو اگر آپ کو جھٹلائیں اور وحی کے حکم کو نہ مانیں تو فرما دیجئے کہ تمہارا رب وسیع رحمت ہے۔

اسی وجہ میں عذاب میں عجلت نہیں فرماتا اور اس کا عذاب کوئی رحمت الٰہی کے سوا ٹو نہیں سکتا تو اس کی وسعت کو دیکھ کر غرہ نہ کرنا چاہئے۔ عذاب میں مہلت دینے کی یہ حکمت ہے کہ انہیں سوچنے کا موقعہ ملے شاید ایمان لے آئیں۔

اب اخبار غیبیہ میں سے ایک عجیبی خبر یہاں بیان فرمائی جا رہی ہے یعنی جو وہ کہنا چاہتے تھے اسے اپنے حبیب کو پہلے ہی بتا دیا حیث ذال۔

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ - كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا - عنقریب یہ کہیں گے یہ مشرک اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے نہ ہمارے باپ دادا نہ ہم کچھ حرام ٹھہراتے ایسا ہی ان کے اگلوں نے جھٹلایا تھا حتی کہ ہمارا عذاب چکھا۔

یعنی ان کا یہ کہنا کہ جو کچھ ہم نے کیا اللہ کی مشیت سے کیا اس بیان کو وہ اس امر کی دلیل ٹھہراتے ہیں کہ ہمارا حرام حلال ٹھہرانا جب اس کی مرضی اور مشیت سے تھا۔ تو اس سے وہ راضی تھا یہ عذر لنگ ان کے کچھ کام نہ آیا اس لیے کہ کسی امر کا مشیت میں ہونا اس کی مرضی اور مامور ہونے کو مستلزم نہیں۔ مرضی وہی ہے جو انبیاء کے واسطہ سے بتائی گئی اور اس کا حکم دیا گیا تفسیر نسفی میں ہے۔

ان کی دلیل بھی ویسی ہے جیسی عنقریب یہ کہیں گے جو مشرک ہیں۔ یہ خبر ہے من جانب اللہ اس قول کی جو مشرک کہنے والے تھے کہ اگر اللہ چاہتا ہے کہ ہم لوگ شرک نہ کریں تو ہم شرک نہ کرتے نہ ہمارے باپ دادا کرتے اور نہ ہم کچھ حرام ٹھہراتے لیکن جب اللہ نے چاہا تو ہم نے شرک کیا یہ ہمارا عذر ہے اس کے معنی وہ یہ لیتے تھے کہ ان کا شرک اور ان کے آباؤ اجداد کا شرک اللہ تحریم ماحل اللہ مشیت الٰہی سے تھی اور اگر اللہ کی مشیت نہ ہوتی تو ہرگز کچھ نہ ہوتا ایسا ہی ان سے پہلے لوگوں نے جھٹلایا تھا۔ یعنی ان کا آپ کو جھٹلانا ایسے ہی طریقہ پر ہے جیسے کہ ان سے پہلے لوگوں نے رسولوں کو جھٹلایا تھا۔

marfat.com

ان کی دلیل بھی ویسی ہے جیسی ان سے پہلوں کی تھی۔ تو انہیں اس عذر لنگ نے نفع نہ دیا اس لیے کہ وہ جو کچھ کہہ چکے اور یہ کہ ہم ہرگز اپنے عقیدہ کے ماتحت نہیں کہہ رہے بلکہ استہزاء کہہ رہے ہیں اور مشیت الٰہی کو حجت بنا کر اپنے کو معذور ٹھہرا رہے ہیں اور یہ جواب اور عذر مردود ہے۔ اس میں مشیت الٰہی کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ مشیت یعنی مرضی مانے ہوئے ہیں جیسا کہ حسن نے فرمایا کہ ان کا منشا یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے معاذ اللہ ہمارے اور ہمارے آباؤ اجداد کے شرک و کفر سے راضی اور خوش تھا اور شرک ان کی مراد خاص تھا اس لیے کہ مشیت علیحدہ چیز ہے اور رضاء الٰہی علیحدہ۔

دیکھو قرآن کریم میں ہے فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ اگر اللہ چاہتا تو تم سب ہدایت پر ہی کر دیے جاتے گویا خبر دی گئی کہ اگر اللہ ان سے ہدایت چاہتا تو سب ایمان لے آتے مگر جب اللہ نے نہ چاہا اور سب کا ایمان مشیت الٰہی میں نہ تھا۔ بلکہ بعض ایمان والے بنائے اور بعض کو کفر پر بنایا (اور ظاہر ہے کہ صانع مطلق کا اچھا برا بنانا اس کے اظہار کمال صنعت کے لیے تھا نہ کہ اظہار رضا کے لیے) تو لازم آیا کہ مشیت اظہار صنعت کے لیے ہے اور اس سے دفع تناقض بھی واضح ہو گیا کہ یہ مشرکین کا یہ الزام محض عذر لنگ ہے اور رضا علیحدہ اور مشیت علیحدہ۔

آگے ارشاد ہے۔

قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ

فرما دیجئے کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے جس سے تمہاری حجت صحیح ہو سکے تو اسے نکالو ہمارے لیے یعنی ظاہر کرو اسے تم تو نہیں مگر پیروی کرتے ہو نرے گمان کی اور تم نہیں مگر اٹکل سے بات بنا رہے ہو اور سچے حکم کو جھٹلاتے ہو۔

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ۔ فرما دیجئے اللہ ہی کی حجت پوری ہے تم پر لازم ہے کہ اس کے احکام و نصائح کی پیروی کرو اور تمہارے عذر اللہ کی مشیت پر کوئی حجت نہیں تو اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت فرماتا یعنی اگر اللہ تمہارے لیے ہدایت چاہتا تو تم ہدایت پر سب کے سب آ جاتے۔

اس سے معتزلہ کا وہ اصول باطل ہوتا ہے جو ان کے یہاں ہے کہ اللہ تعالیٰ مجبور ہے کہ بندوں کے لیے بہتر ہی کرے۔

marfat.com

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ - فرما دیجئے لاؤ اپنے گواہ جو گواہی دیں کہ بے شک اللہ نے یہ (جانور سائبہ۔ وصیلہ وغیرہ) حرام کیے ہیں جیسا کہ ان کا گمان ہے تو اگر وہ گواہی دیں تو (اے سننے والے) تو ان کے ساتھ گواہی نہ دے اور اگر وہ گواہی دیں تو (اے تعلیم نہ کرو۔ اس لیے کہ اگر تم نے ان کی گواہی کو تسلیم کر لیا تو تم بھی گویا ان جیسے گواہوں سے ہو کر ایک ہو جاؤ گے۔

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۔ اور (اے سننے والے) ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چل جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ وہ متبع ہوئے مشرکین کے اور جو آخرت پر ایمان نہ لائے اور اپنے رب کے ساتھ برابر والا ٹھیراتے یعنی بتوں کو اللہ تعالیٰ کے برابر کرتے اس کے مشرک ہونے میں کلام نہیں۔

بامحاورہ ترجمہ رکوع ششم پ ۸ سورۃ الانعام

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝	فرما دیجئے آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو حرام کیا تمہارے رب نے تم پر کہ نہ شریک کرو اس کے ساتھ کچھ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک اور نہ قتل کرو اپنی اولاد کو مفلسی کے باعث ہم روزی دیتے ہیں تمہیں اور انہیں اور نہ قریب جاؤ بے حیائیوں کے جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی ہوئی ہیں اور نہ قتل کرو اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی مگر حق کے حق سے یہ تمہیں حکم فرماتا ہے تاکہ تمہیں عقل ہو۔
وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ	اور نہ قریب جاؤ یتیم کے مال کے مگر ایسی طرح سے کہ اس کے حق میں بہتر ہو حتیٰ کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے اور پورا ماپو اور پورا تولو انصاف

marfat.com

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

کے ساتھ۔ نہیں تکلیف دیتے ہم کسی جان کو مگر اس کی قدرت تک اور جب بات کہو تو انصاف سے کہو اگرچہ تمہارے رشتہ دار کا معاملہ ہو اور اللہ کا عہد پورا کرو یہ تمہیں حکم دیتا ہے اللہ تاکہ تم نصیحت مانو۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس کی پیروی کرو اور نہ پیروی کرو ادھر ادھر کے راہوں کی کہ تمہیں متفرق کر دے اللہ کے راستہ سے یہ تمہیں حکم ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝

پھر ہم نے دی موسیٰ کو کتاب پورا احسان کرنے کو نیکوں پر اور تفصیل ہر چیز کی اور ہدایت اور رحمت تاکہ وہ اپنے رب سے ملنے کا ایمان لائیں۔

حل لغات رکوع ششم پ۸ سورۃ انعام

قل۔ کہو	تعالوا۔ آؤ	اتل۔ پڑھوں میں	ما۔ جو
حرم۔ حرام کیا	ربکم۔ تمہارے رب نے	علیکم۔ تم پر	الا۔ یہ کہ نہ
تشرکوا۔ شریک بناؤ	بہ۔ اس کے ساتھ	شیئا۔ کسی کو	و۔ اور
بالوالدین۔ ماں باپ کے ساتھ	احسانا۔ احسان کرنا	و۔ اور	
لا۔ نہ	تقتلوا۔ قتل کرو	اولاد۔ اولاد	کم۔ اپنی کو
من۔ سے	املاق۔ خرچ سے	نحن۔ ہم	نرزقکم۔ رزق دیتے
نحن۔ ہم	و۔ اور	ایاہم۔ ان کو	ھم بھی
لکم۔ تم کو	لا۔ نہ	تقربوا۔ قریب جاؤ	الفواحش۔ بےحیائیوں کے
و۔ اور	ظہر۔ ظاہر ہو	منہا۔ اس سے	و۔ اور
ما۔ جو			

marfat.com

ما۔جو
تقتلوا۔قتل کرو
ابنآء۔اُن لڑکے
وصکم۔نصیحت کرتا ہے
بہ۔اسکی
و۔اور
الیتیم۔یتیم کے
احسن۔بہتر ہو
حتی۔یہاں تک کہ
و۔اور
المیزان۔تول
نفسا۔کسی کو
اذا۔جب
لو۔اگرچہ
قربی۔قرابت
اوفوا۔پورا کرو
لعلکم۔تاکہ تم
صراطی۔میرا راستہ
و۔اور
تتفرق۔متفرق کردینگے
ذلکم۔یہ
تتقون۔ڈرو
الکتب۔کتاب
احسن۔جو نیک ہے
شئ۔چیز کی
رحمۃ۔رحمت
یؤمنون۔مانیں۔

بطن۔باطن ہو
النفس۔جان
الا۔مگر
بہ۔اسکی
لا۔نہ
الا۔مگر
حتی۔یہاں تک کہ
و۔اور
المیزان۔تول
نفسا۔کسی کو
اذا۔جب
لو۔اگرچہ
و۔اور
ذلکم۔یہ
تذکرون۔نصیحت پکڑو
مستقیما۔سیدھا ہے
لا۔نہ
بکم۔تم کو
وصکم۔نصیحت کرتا ہے
ثم۔پھر
تماما۔پورا کرنے کو
و۔اور
و۔اور
لعلکم۔تاکہ تم

و۔اور
التی۔ایسی کو کہ
بالحق۔حق کے ساتھ
لعلکم۔تاکہ تم
تقربوا۔قریب جاؤ
بالتی۔ایسی طرح کہ
یبلغ۔پہنچے
اوفوا۔پورا کرو
بالقسط۔انصاف سے
الا۔مگر
فلقم۔کہو
کان۔ہو
بعھد۔عہد
وصکم۔نصیحت کرتا ہے
ان۔یہ تک
فاتبعو۔پیروی کرو
تتبعوا۔پیروی کرو
عن سبیلہ۔اس کی راہ سے
بہ۔تم کو اسکی
آتینا۔دی ہم نے
علی۔اوپر
تفصیلا۔تفصیل
ھدی۔ہدایت
یلقآء۔ملنا

لا۔نہ
حرم۔حرام کیا
ذلکم۔یہ
تعقلون۔سمجھو
مال۔مال
ھی۔وہ
اشدہ۔جوانی
الکیل۔ماپ
لا۔نہیں
وسعھا۔اسکی طاقت تک
فاعدلوا۔انصاف کرو
ذا۔صاحب
اللہ۔اللہ کا
بہ۔اسکی
ھذا۔یہ
ہ۔اسکی
السبل۔اور راہوں کی
لعلکم۔تاکہ تم
ربکم۔اپنے رب کی
الذی۔اس کے
کل۔ہر
و۔اور
ربکم۔اپنے رب کی

marfat.com

مختصر تفسیر رکوع ششم پ ۸ سورۃ انعام

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

فرما دیجئے آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو حرام کیا تمہارے رب نے تم پر یہ کہ اس کا کوئی بھی شریک نہ بناؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور قتل نہ کرو اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے ہم روزی دیتے ہیں تمہیں اور انہیں اور نہ قریب جاؤ بے حیائیوں کے جو علانیہ ہوں اس سے اور جو چھپی ہوں۔ اور نہ مارو اس جان کو جس کی حرمت اللہ نے رکھی مگر حق شرعی سے یہ حکم ہے تمہیں تاکہ تمہیں عقل ہو۔

آیات بالا میں پانچ احکام نافذ فرمائے گئے۔

اول اللہ تعالیٰ کی ذات واحد کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا اس لیے کہ وہ احد اور فرد ہے لم یلد ولم یولد ہے۔

دوسرے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اس لیے کہ انکے حقوق اتنے ہیں کہ اولاد اپنی پوری عمر میں بھی پورے نہیں کر سکتی۔ انہوں نے پرورش کیا۔ شفقت کے ساتھ یا لاجہ باتی کے ساتھ سلوک کیا۔ ہر خطرے سے حفاظت کی ایسے محسن کے ساتھ حسن سلوک نہ کرنا حرام ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ احسان سے ان کے ساتھ بھلائی کرنا ہے ان کے سامنے ایسے رہے جیسے غلام اپنے آقا کے سامنے رہتا ہے۔

تیسرے اولاد کے قتل کی ممانعت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں اولاد کو زندہ درگور کر دینے کا رواج تھا۔ اس کی حرمت بیان فرمائی ان میں خوف ناداری سے اولاد کو قتل کر دینے کا رواج تھا۔

نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ۔ اس قسم کی وحشیانہ حرکت سے منع کر کے اطمینان دلایا کہ روزی دینے والے تمہیں اور انہیں ہم ہیں۔

marfat.com

اِمْلَاق۔ کے معنی فقیری۔ دیوالیہ ہونا ہے اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا خَشْیَۃَ اِمْلَاقٍ آئندہ فقیر ہونے کا خطرہ۔

چوتھے بے حیائی کے افعال سے منع فرمایا اور ایسے افعال قبیحہ دو طرح ہوتے ہیں علانیہ اور خفیہ تو اس میں انسان اگر علانیہ فحش کاری سے بچ کر خفیہ معصیت کا مرتکب ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ ظاہری معصیت بھی للّٰہیت کی غرض سے ترک نہیں کی جاتی۔ بلکہ لوگوں میں رسوائی سے بچنے کے لیے وہ علانیہ بے حیائی سے بچ کر خفیہ معصیت کا مرتکب ہوتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی رضا و ثواب کا صرف وہ مستحق ہے جو محض خوف الٰہی سے ترک معصیت کرے اسی بنا پر فرمایا۔

فَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔ ظاہری بے حیائی بھی چھوڑ دو اور باطنی بے حیائی بھی ترک کرو۔

فَاحِشَہ۔ کا مادہ فحش ہے اس کے معنی حد سے بڑھ کر جرم کرنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فحش سے زنا مراد ہے مگر زنا کو فواحش فرمایا گیا۔ زنا کے اسباب میں بے باکی بھی ہے اس کی ممانعت فرما دی گئی۔ لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ۔ اور ایسی جان کو قتل نہ کرو جس کو اللہ نے حرام کیا مگر حق کے ساتھ۔

اور پانچویں کسی جان کا بلا حکم شرعی قتل کرنے کی ممانعت فرمائی اور الا بالحق سے استثناء اس لیے فرمایا کہ قصاص وغیرہ میں قضاء قاضی سے جو قتل ہو وہ قتل ممنوع نہیں۔ خلاصہ یہ کہ قتل بحکم قاضی یا قصاص یا شادی شدہ کا رجم سزائے زنا میں۔

بخاری و مسلم میں ہے کہ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہو اس کا خون حلال نہیں مگر ان تین کسیوں سے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کر بیٹھے تو رجم ہوگا۔ کسی کو ناحق قتل کر دی لاتو قصاص میں قتل ہوگا یا دین چھوڑ کر مرتد ہو گیا تو قتل ہوگا۔

چھٹا حکم فرمایا وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ۔ یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے کہ اس کے حق میں بہتر ہو یعنے اس یتیم کو اس سے کچھ فائدہ ہو۔

marfat.com

یتیم یتم کے معنی اکیلا ہونا وہ یتیم بچہ جس کا والد فوت ہو چکا ہو یتیم کا وہ مال جو اسے میراث سے ملا ہو یا اسکی ملکیت ہو یا کمایا ہوا ہو۔
اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے تو اس کا مال اس کے سپرد کر دو۔ اب تفسیر تسفی سے آیہ کریمہ کا خلاصہ ملاحظہ کیجئے۔

قل تعالوا اتل ما حرم ربکم الذی حرمہ ربکم علیکم ان لا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا واحسنوا بالوالدین احسانا ولا تقتلوا اولادکم من املاق من اجل فقر ومن خشیۃ فقر نرزقکم وایاھم لان سرق العبید علی مولاھم ولا تقربوا الفواحش ما ظھر منھا وما بینک وبین الخلق وما بطن ما بینک وبین اللہ ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق فالقصاص والقتل علی الردۃ والرجم ذلکم وصکم بہ ای المذکور مفصلا امرکم ربکم بحفظہ لعلکم تعقلون۔ تعقلوا عظمھا عند اللہ ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن الا بالخصلۃ التی ھی احسن حتی یبلغ اشدہ مبلغ حلم وفادفعوا الیہ واحدا بعد واحد (تفسیر تسفی)

یہاں تک تفسیر کا ترجمہ وہی ہے جو اول بیان ہو چکا اس سے آگے جو تفسیر ہے اس کا ترجمہ صحیح ذیل ہے۔

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ۔ اور پورا کرو ناپ اور تول انصاف کے ساتھ یعنی عدل کے ساتھ پورا ناپو اور صحیح تول پورا کرو۔ اَوْفُوْا۔ ایفاء سے ہے اس کے معنی پورا دینا ہے کیل ایک پیمانہ ہے جسے پاکستان میں گوپہ اور عرب میں صاع کہتے ہیں۔ میزان ترازو کو کہتے ہیں۔ قسط کا معنی انصاف ہے یعنی ناپ تول سے لین دین کرنے والوں کو حکم ہے کہ انصاف پر قائم رہیں۔

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ ہم تکلیف نہیں دیتے کسی جان کو مگر مقدور کے موافق۔ یعنی جس تکلیف کی برداشت سے عاجز نہ ہو اتنی ہی تکلیف دیتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی رحمت ہو اس جوانمردی کرنے والے شخص پر جو خرید فروخت کے وقت جوانمردی کرتا ہے رواہ البخاری۔

marfat.com

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى۔ اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو یعنی سچ بولو اگرچہ تمہارے رشتہ دار کے معاملہ میں ہو یعنی کہنے والی بات اس کے قرابت دار پر ہو یا غیر پر۔

قُرْبٰی۔ مصدر ہے اس کے معنی قرابت دار ہے یعنی تم جس کے بارے میں فیصلہ کر رہے ہو وہ تمہارا قرابت دار رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تین قسم کے قاضی ہوں گے۔ جس نے حق پہچانا اور حق کے مطابق فیصلہ کیا وہ جنت میں جائے گا۔ لیکن جس نے حق و انصاف کو پہچان لیا مگر فیصلہ میں ظلم کیا وہ دوزخ میں جائے گا اور جس نے جہالت کے باوجود فیصلہ کیا وہ بھی دوزخ میں جائے گا۔ رواہ ابوداؤد

وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ اور عہد اللہ کا پورا کرو۔ یہ چیزیں وصیت فرمائیں تم کو اس کی تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اللہ کا معاہدہ یوم میثاق والا جس کی تفسیر پارہ ۹ میں بیان ہو چکی ہے یا نذر یا قسم یا وہ عہد جو کسی بندے نے کسی بندے سے اللہ تعالےٰ کو ضامن بنا کر کیا ہو پورا کرو یا پورا کرو یہ جو حکم دیے گئے ہیں اس کی تاکید فرمائی گئی ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو یعنی جو حکم دیا گیا ہے اس سے نصیحت پکڑو ان سب باتوں کا اللہ تعالےٰ تم کو تاکیدی حکم فرماتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ۔ اور تحقیق یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو یعنی اس کی پیروی کرو۔

وَاَنَّ هٰذَا اسے پہلے فعل محذوف ہے اصل میں وَاتْلُ عَلَيْهِمْ اَنَّ هٰذَا تھا کہ میں تم کو سناتا ہوں کہ یہ میرا راستہ ہے مُسْتَقِيْمًا صِرَاطِيْ سے حال ہے کہ میرا سیدھا راستہ یعنی توحید و نبوت انبیاء کا لایا ہوا دین۔

وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی یہ تمہیں حکم فرمایا کہ تمہیں پرہیزگاری تاکہ تم پرہیزگار بنو۔ اپنی اپنی من مانی مختلف راہوں پر نہ چلو یعنی مختلف راستے دین میں مثل یہود یا نصاریٰ سے یا مجوسی یا تمام گمراہ طریقے کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں یعنی صراط مستقیم سے ہٹا کر دین اسلام سے منحرف کر کے گمراہ طریقے پر ڈال دے گا۔

حدیث میں ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سیدھا خط کھینچا اور فرمایا یہ ہدایت کا

marfat.com

راستہ ہے اور یہی اللہ تک پہنچنے کی راہ ہے اس کی پیروی کرو۔ پھر اس کے ہر دو سمت چھوٹے چھوٹے خط کھینچے۔ اس طرح ≪≪≪ اور فرمایا یہ راستے ہیں ہر راستہ پر شیطان کھڑا ہوا بلا رہا ہے۔ لہٰذا اس سے بچو پھر یہ آیہ کریمہ وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ تلاوت فرمائی تو اس حساب سے بارہ راستہ بن گئے جو ہر راستہ پر قائم ہو گئے۔ یعنی ہر خط سے جا کر بارہ شاخوں میں بٹ سکتا ہے اسی بنا پر بارہ چھکے بہتر فرقہ اور فرقے بن گئے۔

اس لیے کہ ہر فرقہ بارہ فرقوں میں منقسم ہو جائے گا۔ حضرت کعب احبار فرماتے ہیں یہ آیت توریت کی اول آیت سے ہے۔

ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ - یہ تمہیں حکم فرمایا تاکہ تم پرہیزگار بنو۔ اور پرہیزگاری کی امید پر کہ انہیں تقویٰ آئے۔

اس کے بعد علامہ نسفی فرماتے ہیں کہ

اس رکوع میں اول چھ احکام فرما کر تعقلون فرمایا۔ پھر تذکرون فرمایا۔ پھر تتقون ارشاد ہوا اس لیے کہ جب عقل صحیح ہو گی تو راہ راست کی فکر ہو گی اور نصیحت قبول کرنے کی استعداد پیدا ہو گی اور جب نصیحت اور تذکر سے متمتع ہو گا تو تقویٰ و طہارت کی طرف مبذول ہو سکے گا تو پھر محرمات سے اجتناب کی استعداد پیدا ہو گی۔ اس کے بعد ارشاد ہے۔

ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ تَمَامًا عَلَی الَّذِیْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِیْلًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً لَّعَلَّھُمْ بِلِقَآءِ رَبِّھِمْ یُؤْمِنُوْنَ ۝ پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی یعنی ہم انہیں یہ خبر دیتے ہیں عَلَی الَّذِیْٓ اَحْسَنَ جن پر احسان فرمایا اور وہ نیک اور صالح ہیں اور ہر چیز کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت تاکہ اپنے رب سے ملنے پر ایمان لائیں تفصیل ان چیزوں کی جس کی احتیاج بندوں کو ہوتی ہے اپنے دین میں اور ہدایت حاصل کرنے کے بعد تصدیق بعد الموت اور حساب حشر اور رویت الٰہی پر ایمان لاتے ہیں۔

یا محاورہ ترجمہ رکوع ہفتم پ ۸ سورۃ انعام

وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ فَاتَّبِعُوْہُ اور یہ کتاب ہے اتارا ہم نے برکت والی ہے

marfat.com

وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

تو پیروی کرو اس کی اور پرہیزگار بنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝

یہ نہ کہنا کہ ہم سے پہلے دو گروہوں پر کتاب نازل ہوچکی ہے اور یقیناً ہم اس کی تعلیم سے بے خبر تھے۔

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْۗءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝

یا یہ کہنے لگو کہ اگر ہم پر نازل ہوتی کتاب تو ہم ہوتے ان سے زیادہ ہدایت پر تو یقیناً آئی تمہارے پاس روشن دلیل تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت تو ان سے زیادہ ظالم کون ہے جو جھٹلائیں اللہ کی آیتیں اور منہ پھیرے اس سے عنقریب سزا دیں گے ہم ایسے لوگوں کو پھیرے ہماری آیتوں سے برے عذاب کی بدلہ اس کے کہ تھے وہ منہ پھیرتے۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۭ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝

کیا انتظار میں ہیں مگر یہ کہ آئیں ان کے پاس فرشتے یا آئے ان کے پاس تمہارے رب کا فرمان یا آئے کوئی نشان تمہارے رب کا جس دن آئے گی کوئی نشانی تمہارے رب کی نفع نہ دے گا کسی جان کو اس کا ایمان لانا جو نہ تھی ایمان لائے پہلے یا نہ کمائی اپنے ایمان میں کوئی بھلائی فرما دیجئے انتظار کرو ہم بھی انتظار میں ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

بے شک وہ جنہوں نے تفرقہ کر ڈالا اپنے دین میں اور ہوگئے کئی گروہ نہیں (اے محبوب) تمہیں ان سے کوئی علاقہ سوا اس کے کہ ان کا معاملہ اللہ ہی کے سپرد ہے پھر وہ انہیں بتادیگا جو کچھ وہ کرتے تھے۔

marfat.com

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

جو لائے ایک نیکی تو اسے دس گنی نیکیاں ہیں اور جو لائے ایک گناہ تو اسے بدلہ نہیں مگر ایک کی برابر اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ

فرما دیجئے بے شک مجھے میرے رب نے ہدایت کی سیدھی راہ کی۔

دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

وہ دین جو قائم ہے ملت ابراہیم پر ہر باطل سے جدا اور نہ تھے وہ مشرک۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

فرما دیجئے بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو رب ہے سارے جہان کا۔

لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

نہیں کوئی شریک اس کا اور اسی سے مجھے حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

فرما دیجئے کیا اللہ کے سوا اور رب چاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور نہیں کماتی کوئی جان مگر اسی پر ہے اور نہیں کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا پھر طرف تمہارے رب کی لوٹنا ہے تو وہ جتا دیگا جس میں اختلاف کرتے تھے۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۚ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور وہی ہے جس نے کیا تمہارے لیے خلیفہ زمین میں اور بلند کیا بعض تمہارے کو اوپر بعض کے درجوں میں تاکہ تمہیں آزمائے بیچ اس کے جو تمہیں دیا ہے بے شک تمہارا رب جلدی فرمانے والا ہے عذاب میں۔ اور بے شک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے

marfat.com

حل لغات رکوع ہفتم پ۸ سورۃ انعام

و۔اور
مبرک۔برکت والی
اتقوا۔ڈرو
تفقوا۔تم کہو
علی۔اوپر
پہلے
عن دراستھم۔انکے پڑھنے سے
او۔یا
انزل۔اتاری جاتی
اھدی۔زیادہ ہدایت والے
جاء۔آئی
ربکم کی طرف سے
رحمۃ۔رحمت
کذب۔جھٹلائے
صدف۔رک جائے
الذین۔ان کو جو
سوء۔برے
یصدفون۔رکتے
ان۔یہ کہ
یاتی۔آئے
بعض۔بعض
ینفع۔نفع دیگا

ھذا۔یہ
فاتبعوہ۔تو پیروی کرو
لعلکم۔تاکہ تم
اتقوا۔ڈرو
الا۔سوا
طائفتین۔دو جماعتوں کے
و۔اور
ان۔بیشک
لغافلین۔بیخبر
لو۔اگر
الکتاب۔کتاب
علینا۔ہم پر
عندکم۔تمہارے پاس
و۔اور
فمن۔تو کون
اٰیات۔آیات
منھا۔اس سے
یصدفون۔رکتے ہیں
العذاب۔عذاب کا
ھل۔نہیں
یاتیھم۔آئیں انکے پاس
ربک۔تیرا رب
اٰیات۔نشانیاں
نفسا۔کسی آدمی کو

کتاب۔کتاب ہے
ھ۔اس کی
تو حموں۔رحم کیے جاؤ
انزل۔اتاری گئی

و۔اور
ان۔بیشک
لغافلین۔بیخبر
لو۔اگر
الکتاب۔کتاب
منھم۔ان سے
بینۃ۔دلیل
ھدی۔ہدایت
اظلم۔زیادہ ظالم ہے
اللہ۔اللہ کی
و۔اور
سیجزی۔جلدی بدلہ دینگے ہم
عن اٰیاتنا۔ہماری آیتوں سے
بما۔بدلے اسکے کہ
ینظرون۔انتظار کرتے ہو
الا۔مگر
الملئکۃ۔فرشتے
او۔یا
یاتی۔آئے
لا۔نہ

انزلنہ۔ہم نے اسکو اتارا
و۔اور
ان۔یہ کہ
الکتب۔کتاب
من قبلنا۔ہم سے
کنا۔ہم تھے
لغافلین۔بیخبر
انا۔بیشک
لکنا۔تو ہونگے ہم
فقد۔تو بیشک
صدف۔رک جائے
سوء۔برے
یصدفون۔رکتے
او۔یا
یاتی۔آئیں
لا۔نہ

marfat.com

کان - تھا
کسبت - کمائے
قل - کہدیں
کرنے والے
دینھم - اپنا دین
لست - نہیں تو
انما - جزا یں نیست کہ
اللہ - اللہ کی ہے
کانوا - تھے وہ
بالحسنۃ - نیکی
و - اور
خلا - تو د
و - اور
قل - کہو
انی - بیشک مجھے
ربی - میرے رب نے
دینا - دین
حنیفا - ایک رخ کی
من المشرکین - مشرکوں سے
صلوتی - میری نماز
محیای - میری زندگی
رب - رب
لہ - اس کا
گیا ہوں -
المسلمین - فرمانبردار ہوں
غیر - سوا

امنت - ایمان لایا
فی - بیچ
انتظروا - انتظار کرو
ان - بیشک
و - اور
منھم - ان سے
امر - معاملہ
ثم - پھر
یفعلون - کرتے
لہ - تو اسکے لیے ہے
من جو
یجزی - بدلہ دیا جائیگا
ھم - وہ
انی - بیشک مجھے
الی - طرف
قیما - قائم
و - اور

من قبل - پہلے
ایمانہا - اپنے ایمان کے
انا - بیشک ہم بھی ہیں
الذین - وہ جو
کانوا - ہو گئے
فی - بیچ
ھو - ان کا
ینبئھم - خبر دیگا ان کو
من جو
عشر - دس
جاء - لائے گا
الا - مگر
لا - نہ
ھدا - ہدایت کی
صراط - راستے
ملۃ - ملت
حنیفا
قل - کہدیں
نسکی - میری قربانی
مماتی - میری موت
للعلمین - العالمین کے لئے
لا - نہیں
بذلک - اسی کا
انا - میں
قل - کہدیں
ابغی - میں تلاش کروں

او - یا
خیرا - بھلائی
منتظرون - انتظار
فرقوا - ٹکڑے ٹکڑے کر بیٹھے
شیعا - ٹکڑے ٹکڑے کرنے
شی - کسی چیز کے
الی - طرف
بما - اسکی کہ
جاء - لائے گا
امثالہا - مثل اسکی
بالسیئۃ - برائی
مثلہا - برابر اسکے
یظلمون - ظلم کیے جائینگے
فی - مجھ کو
مستقیم - سیدھے کی
ابراھیم - ابراہیم
کان - تھا
ان - بیشک
و - اور
نسکی - میری قربانی
مماتی - میری موت
للہ - اللہ
شریک - کوئی شریک
امرت - میں حکم دیا
اول - پہلا
ا - کیا
مسلم - فرمانبردار

marfat.com

و۔ اور
شیٔ۔ چیز کا
کل۔ ہر
وہ اور
الحاملۃ۔ اٹھانے والا
الی۔ طرف
فینبئکم۔ پھر خبر دے گا تم کو
فیہ۔ اس میں
الذی۔ وہ ہے جس نے
و۔ اور
یعض۔ بعض کے
فی۔ بیچ
ربک۔ تیرا رب
انہ۔ بیشک وہ
ھو۔ وہ
وہ اور
نفس جان
لا۔ نہیں
وزر۔ بوجھ
ربکم۔ رب تمہارے کا ہے
بما۔ کہ جو
تختلفون۔ اختلاف کرتے و۔ اور
جعلکم۔ بنایا تم کو
رفع۔ بلند کیا
درجت۔ درجوں میں
ما۔ اسکے جو
سریع جلدی
لغفور۔ بخشنے والا
رحیم۔ مہربان ہے
کل۔ ہر
تکسب۔ کماتی
علیہا۔ اسی پر ہے
وازرۃ۔ کوئی بھی بوجھ
ثم۔ پھر
مرجعکم۔ لوٹنا تمہارا
کنتم۔ تھے تم
ھو۔ وہ
الارض۔ زمین کے
فوق۔ اوپر
کم۔ تم کو
ان۔ بیشک
العقاب۔ سزا دینے والا ہے اور
رحیم۔ مہربان ہے

مختصر تفسیر رکوع ہفتم پ۸ سورہ انعام

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝

اور یہ کتاب یعنی قرآن کریم نازل کیا ہم نے اسے برکت والی تو اس کی پیروی کرو اور بچتے رہو یہ کتاب کثیر الخیر ہے واتقوا فخالفتہ یعنی پرہیز کرو اس کی مخالفت سے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ ان تقولوا کراہت ان تقولوا کہیں یہ نہ کہو کہ جزا میں نیست کہ کتاب تو ہم سے پہلے اتری تھی دو گروہوں پر یعنی اہل تورات و اہل انجیل پر یہ دلیل ہے اس کی کہ مجوس اہل کتاب نہیں وان کنا عن دراستہم عن تلاوۃ کتبہم لغافلین لا علم لنا بشیٔ من ذلک۔

والاصل وانہ کنا عن دراستہم غافلین والمراد اثبات الحجۃ علیہم بانزال

marfat.com

القرآن علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلا یقولوا یوم القیمۃ ان التوراۃ والانجیل انزلا علی طائفتین من قبلنا وکنا عن قراءتہما غافلین ۔ بایضہا۔

یعنی ہم تو ان کی تلاوت سے غافل تھے یعنی ہمیں اس کا کچھ علم نہ تھا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ان پر حجت قائم ہو جائے قرآن کریم کے نزول سے تاکہ وہ یہ نہ کہہ سکیں یوم قیامت کہ توریت اور انجیل تو دو گروہوں پر ہم سے پہلے نازل ہوئی تھیں اور ہم اس سے جاہل تھے جو کچھ اس میں تھا کیونکہ وہ ہماری زبان ہی میں نہ تھیں۔ نہ ہمیں کسی نے ان کے معنی بتائے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرما کر ان کے اس بہانہ کو بھی دفع فرما دیا (تفسیر نسفی)

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ۔ یا کہو اگر ہم پر کتاب نازل ہوتی تو ہم ان سے زیادہ ہدایت پر ہوتے۔

عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا۔ ہم سے پہلے دونوں فرقوں پر اتری تھیں۔ علی طائفتین سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں یعنی کفار کی ایک جماعت نے کہا تھا کہ یہود و نصاریٰ پر کتابیں نازل ہوئیں۔

وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ۔ ہم ان کے پڑھنے پڑھانے سے بالکل ناواقف تھے۔ اِنْ کُنَّا میں ان مخففہ ہے اسی لیے خبر میں لام لایا گیا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم بدعقلی کے شکار رہے اور ان کتابوں سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ ہم ان کی طرح خفیف العقل اور نادان نہیں۔ ہماری عقلیں زود فہم و فراست ایسی ہیں کہ اگر ہم پر کتاب اترتی تو ہم ضرور ہدایت قبول کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرما کر ان کا یہ عذر بھی دفع فرما دیا (خلاصہ مفہوم از روح المعانی و تفسیر نسفی) آگے ارشاد ہوا۔

فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ۔ تو تمہارے پاس یقیناً آگئی روشن دلیل تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت یعنی یہ قرآن کریم آگیا جس میں حجت واضحہ اور بیان ساطع اور ہدایت و رحمت ہے (تفسیر نسفی)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ۔ تو اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے بعد اس امر کے کہ جان لیا انہوں نے کہ وہ صحیح اور سچ ہیں۔

وَصَدَفَ عَنْهَا۔ منہ پھیرا ان سے یعنی اس کی صداقت سے اعراض کیے۔

سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝ عنقریب ہم سزا دیں گے انہیں جو منہ پھیرتے ہیں ہماری آیتوں سے ہم انہیں برے عذاب سے اس بدلہ

marfat.com

ہیں کہ وہ منہ پھیر رہے ہیں۔ یہ انتہائے عذاب سخت تکلیف کی اطلاع ہے ان کے اعراض کی وجہ سے۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ

کیا انتظار باقی ہے مگر یہ کہ ان کے پاس فرشتے آئیں ان کی روح قبض کرنے کے لیے یا تمہارے رب کا حکم آئے اور وہ عذاب یا قیامت ہے قیامت کی نشانیوں میں سے۔

يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا۔ لیکن جس روز آئے گی کوئی نشانی آپ کے رب کی نہ نفع دیگا کسی کو۔

جمہور مفسرین مفسرین کے نزدیک اس نشانی سے آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا مراد ہے

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری فرماتے ہیں کہ ہم قیامت کے بارے میں باہم گفتگو میں مشغول تھے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا کہ جبتک قیامت سے پہلے تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو گے قیامت نہیں آئے گی پھر آپ نے امور ذیل کا ذکر فرمایا۔

دھواں۔ دجال۔ دابۃ الارض۔ مغرب سے سورج کا طلوع۔ عیسی بن مریم کا اترنا۔ یاجوج ماجوج کا خروج۔ تین مرتبہ زمین کا دھنسنا ایک بار مغرب میں ایک بار جزیرہ عرب میں۔ آخر میں یمن سے ایک آگ کا نکلنا جو لوگوں کو میدان محشر کی طرف کھدیڑ کر لے جائے گی وغیرہ وغیرہ رواہ مسلم۔

بخاری و مسلم میں ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی جبتک آفتاب مغرب سے طلوع نہ کرے جب وہ مغرب سے طلوع ہوگا تو سب کافر مسلمان ہو جائیں گے لیکن اس وقت ان کا ایمان لانا ان کو نفع نہ دیگا اور نہ ایمان قبول ہوگا۔

قیامت کی نشانیاں

جو احادیث کی روشنی میں بیان کی گئی ہیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی تحریر کر دی جائیں تاکہ دجال اور امام مہدی کے متعلق جو لوگ غلط فہمی میں ہیں وہ ان احادیث کی روشنی میں اپنے عقائد کی اصلاح کر سکیں۔

حضرت ابو سعید خدری کی مرفوع حدیث بھی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

marfat.com

کہ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ فرمایا کہ لوگوں اس امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہونگے جو حکم رجم کا انکار کریں گے، خروج دجال کی تکذیب کریں گے پچھم کی طرف سے آفتاب کے طلوع کی اطلاع کو جھوٹا قرار دیں گے۔ عذاب قبر کی تکذیب کریں گے۔ وقوع شفاعت کے بھی قائل نہ ہوں گے، دوزخ سے کچھ لوگوں کو جھلسنے کے بعد نکالے جانے کا انکار کریں گے العیاذ باللہ۔

علامات قیامت
احادیث کی روشنی میں

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خود سنا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی مغرب سے طلوع آفتاب اور دن چڑھتے دابۃ الارض کا خروج ہوگا۔ ان دونوں علامتوں میں سے جو بھی پہلے ہو جائے اس کے فوراً بعد دوسری علامت کا ظہور ہوگا۔
رواہ مسلم۔

حضرت نواس بن سمعان نے فرمایا کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا۔ دجال جوان نوجوان ہوگا جس کی ایک آنکھ باہر کو ابھری ہوگی یعنی پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی گویا عبدالعزیٰ بن قطن سے میں اس کو تشبیہ دے سکتا ہوں اگر تم میں سے کوئی اس کو پالے تو سورہ کہف کی ابتدائی آیات اس پر پڑھے وہ آیات دجال کے فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لئے ہیں سو دجال شام و عراق کے درمیان خطہ میں برآمد ہوگا دائیں بائیں تباہی مچائے گا۔
اے اللہ کے بندو تم ایمان پر جمے رہنا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ اس کا قیام زمین پر کتنی مدت ہوگا؟
فرمایا چالیس روز اس میں ایک دن ایک سال کے برابر ایک دن ایک ماہ کے برابر ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے ان دنوں کی طرح ہوں گے۔
ہم نے عرض کی یا رسول اللہ جو دن ایک سال کے برابر ہوگا اس میں ایک دن کی نمازیں ہوں گی یا کوئی اور صورت ہوگی؟
فرمایا نہیں اسکا اندازہ کر لینا۔
ہم نے عرض کی یا رسول اللہ وہ زمین پر کتنی تیز رفتار سے چلے گا؟
فرمایا جیسے ہوا کہ اپنے پیچھے بارش لاتی ہے۔ بعض لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے اس کے

marfat.com

حکم سے بارش ہوگی۔ زمین سبزہ پیدا کرے گی۔ مویشی جنگل سے شام کو جب واپس ہوں گے تو ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوں گے۔ دجال کچھ لوگوں کو دعوت دے گا کہ وہ اس پر ایمان لے آئیں وہ لوگ اس کی دعوت کو رد کریں گے وہ لوگ کال میں مبتلا ہو جائیں گے۔ وہ لوگ نادار ہو جائیں گے یہ ان کی آزمائش ہوگی۔ دجال ویرانے کی طرف گذرے گا تو دفینے باہر نکل آئیں گے۔ خزانے اس کے پیچھے پیچھے چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں یعسوب کے ہو جاتی ہیں۔

دجال ایک جوان شخص کو بلائے گا اور تلوار سے اس کے ٹکڑے کر دے گا۔ اور پھر ان ٹکڑوں کو دور دراز پھینک دے گا۔ پھر ان کو بلائے گا تو وہ شخص شگفتہ ہنستا ہوا اس کے سامنے آجائے گا۔

دجال اس حال میں ہوگا اچانک اس طرح وہ طاقت کا مظاہرہ کر رہا ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے شرقی جانب ایک سفید منارہ کے پاس دو فرشتوں کے بازوؤں کے سہارے اس منارہ پر اتریں گے اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سر جھکائیں گے تو پسینہ موتیوں کی طرح ٹپک رہا ہوگا جس کافر کو ان کے سانس کی ہوا پہنچے گی وہ مر جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی رسائی وہاں تک ہوگی جہاں تک نگاہ کی رسائی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے اور باب لد کے پاس اس کو پا کر قتل کر دیں گے۔ پھر وہ مومنین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنہ سے محفوظ رکھا ہوگا عیسیٰ علیہ السلام مومنین کے چہروں سے غبار صاف کریں گے اور جنت میں بلند درجوں کے مراتب درجات بیان فرمائیں گے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ ارشاد فرمائے گا کہ میں نے کچھ ایسے بندے پیدا کیے ہیں جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں لہٰذا تم میرے ان بندوں کو جمع کر کے طور کی طرف لے جاؤ۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا جو ہر ٹیلہ کے پیچھے سے پھیلتے جائیں گے۔ ان کی تعداد اس قدر ہوگی کہ ان کا اگلا گروہ جب بحیرہ طبریہ پر گذرے گا تو سب پانی پی جائے گا اور آخر میں لوگ جب وہاں سے گذریں گے تو حیرت سے کہیں گے کہ کیا یہاں کبھی پانی تھا یاجوج ماجوج جب چلتے پھرتے کوہ خمر یعنی کوہ بیت المقدس تک پہنچیں گے تو کہیں گے کہ ہم نے

marfat.com

زمین کے باشندوں کو تو قتل کر دیا اب ہم آسمان والوں کو قتل کرنا چاہتے ہیں چنانچہ وہ اپنے چھوٹے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اور اللہ تعالےٰ ان کے تیروں کو خون سے رنگین کر کے واپس لوٹا دے گا وہ بہت خوش ہوں گے۔

اس دوران اللہ کا نبی اور ان کے متبعین کوہ طور پر محصور رہیں گے یہاں تک کہ ایک بیل کی قیمت ان کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہوگی جتنے آجکل سو دینار

اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان پر ایمان والوں کی دعا سے اللہ تعالےٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں گلٹیاں پیدا کر دے گا جن کی وجہ سے سب صبح ہوتے تک مر جائیں گے پوری روئے زمین ان کی وجہ سے متعفن ہوگی جو ان کی لاشوں کی وجہ سے ہوگی اللہ تعالےٰ ایسے پرندے بھیج دے گا جو بختی اونٹوں کی گردنوں کی طرح لمبے لمبے ہوں گے یہ پرندے ان کی سڑی ہوئی لاشوں کو اٹھا کر ایسی جگہ پر پھینک دیں گے جہاں اللہ چاہے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ اللہ کے حکم سے پرندے نہل یا جبل کے مقام پر پھینک دیں گے اور مسلمان یاجوج ماجوج کے مال غنیمت کو حاصل کریں گے حتیٰ کہ ان کی کمانوں تیر ڈھال اور دیگر سامان کو سات برس تک ایندھن کے طور پر استعمال کریں گے پھر اللہ تعالےٰ بارش کر دیگا جس سے تمام زمین دھل کر پاک و صاف ہو جائے گی پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنی سبزی اگا دے اور پیداوار کو تر و تازہ کر دے اس قدر برکت ہوگی کہ اس وقت ایک انار ایک جماعت کے لیے کافی ہوگا۔ انار کے چھلکے سے لوگ سائبان بنائیں گے۔ دودھ میں برکت ہوگی دودھ دینے والی ایک اونٹنی ایک گروہ کے لیے اور دودھ دینے والی گائے ایک قبیلہ کے لیے اور دودھ دینے والی بکری ایک خاندان کے لیے کافی ہوگی۔

اسی حالت میں اللہ تعالےٰ ایک خوشگوار ہوا بھیجے گا جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے لگے گی اور ہر مومن مسلمان کی روح قبض ہو جاوے گی صرف کافر سرکش لوگ رہ جائیں گے اور ایسی حرکتیں کریں گے جیسے گدھے دولتیاں مارتے ہیں سات سال تک یہی حالت رہیگی انہیں پر قیامت برپا ہوگی رواہ مسلم

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ دجال خروج کریگا۔ اس کے ساتھ پانی بھی ہوگا اور آگ بھی لوگ جس کو پانی خیال کریں گے وہ آتش سوزاں ہوگی اور جس کو آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا۔ فرمایا تم میں جو اس کو پائے چاہئے

marfat.com

آگ کو قبول کرے کیونکہ وہ حقیقتاً شہر میں پاکیزہ پانی ہوگا متفق علیہ

مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ دجال کی ایک آنکھ پھٹ ہوگی یعنی ایک موٹا ناخونہ اس پر چڑھا ہوگا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوگا جس کو ہر ایک مومن پڑھ لے گا۔

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ دجال کو جب مومن دیکھے گا تو کہے گا کہ اے لوگو یہ وہی دجال ہے جس کا ذکر اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

دجال کو عارضی طور پر یہ قوت حاصل ہوگی کہ وہ ایک شخص کو سر کی مانگ سے نیچے کی طرف آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دے گا پھر ان ٹکڑوں کو حکم دے گا کہ زندہ ہو کر سیدھا کھڑا ہو جا۔ وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا دجال اس سے کہے گا کہ اب تجھے مجھ پر یقین آیا۔ مومن کہے گا کہ تیرے اس عمل سے تو میری بصیرت اور بھی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تو ہی دجال ہے الحدیث

حضرت امام مہدی کا ظہور ہو کر
مندرجہ بالا نشانیوں سے قبل ہوگا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دنیا کی عمر میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا تب بھی اللہ تعالیٰ اس دن کو اس قدر لمبا کر دیگا کہ ایک شخص مبعوث ہوں گے جو مجھ سے ہوں گے یا فرمایا میرے اہل بیت سے ہوں گے۔ اس کا نام میرے نام پر ہوگا اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا یعنی محمد بن عبداللہ جس طرح اس زمانہ میں زمین ظلم اور ناانصافی سے بھری ہوگی اتنی ہی وہ عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ رواہ الترمذی

حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک خلیفہ کے مرنے پر لوگوں میں اختلاف ہوگا تو اہل مدینہ میں سے ایک شخص بھاگ کر مکہ چلا جائے گا اہل مکہ والے اس کو گھر کے اندر سے نکال کر باہر لائیں گے وہ پسند نہ کرے گا مگر اس کے باوجود رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کریں گے اس کے پاس ایک وفد شام سے جائے گا مگر وہ مکہ مدینہ کے درمیان مقام بیدا میں اللہ تعالیٰ اس کو زمین میں دھنسا دے گا جب لوگ

marfat.com

یہ حالت دیکھیں گے تو پھر اس کے پاس شام کے ابدال اور عراق کی جماعتیں آئیں گی اور اس کی بیعت کریں گی یہ شخص نبی کی سنت پر عمل کرے گا اور اسلام اپنا زمین پر ٹکائے گا یعنی پوری روئے زمین پر اسلام ہی اسلام ہوگا۔ سات برس تک یہ شخص زندہ رہے گا پھر اس کی وفات ہو جائے گی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ رواہ ابوداؤد

آگے ارشاد ہے اور تمام منکرین ایمان لے آئیں گے مگر یہ ایمان نفع نہ دے گا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا تو جس دن آئے گی کوئی نشانی تیرے رب کی نہ نفع دے گا کسی جان کو اس کا ایمان لانا۔ اس لیے کہ وہ ایمان اختیاری نہ ہوگا بلکہ وہ ایمان بغرض دفع عذاب وبال کے لیے ہوگا۔

لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا جو پہلے ایمان نہ لائے تھے اور ان کے ایمان نے کوئی بھلائی کا عمل نہ کیا تھا یعنی مخلصانہ ایمان لانے کے لیے آمادہ نہیں تھے تو جس طرح کسی سبب ایمان کا اس وقت ایمان لانا بے نفع ہوگا۔ اسی طرح اس وقت کی توبہ نامقبول ہوگی۔

فِیْ اِیْمَانِهَا میں ایمان سے بطور عموم مجاز توبہ مراد ہوگی کیونکہ لفظ توبہ دونوں قسموں پر حاوی ہوگی کفر سے توبہ یا گناہوں سے توبہ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ نے مغرب میں توبہ کا ایک دروازہ بنایا ہے جس کی چوڑائی ستر سال کے راستہ کے برابر ہے جبتک سورج کا طلوع اس طرف سے نہ ہوگا وہ دروازہ بند نہیں کیا جائے گا۔

قُلِ انْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ۔ فرمادیجئے تم کسی ایک نشانی کا انتظار کرتے رہو ہم بھی اس وقت تک منتظر ہیں جب موت کے فرشتے آجائیں یا عذاب آئے یا طلوع شمس من المغرب ہو اس لیے کہ ان تین علامتوں کے بعد تو ہر ایک توبہ کرلیتا ہے حتی کہ وہ فرعون جو مدعی الوہیت تھا جب اسے بحر قلزم کے غرق نے پکڑ لیا اور موت نظر آئی تو بول اٰمنت انہ لا الہ الا الذی اٰمنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین۔ اس کے بعد فرقوں کے متعلق ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ۔ بے شک وہ جنہوں نے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں۔

اَلَّذِیْنَ سے یہود و نصاریٰ اور اہل کتاب مراد ہیں۔

فَرَّقُوْا۔ مختلف فرقوں میں بٹ گئے۔ دینہم سے مراد یہودیت و نصرانیت ہے جس کے ماننے

marfat.com

کہ وہ مدعی تھے اس کے باوجود وہ فرقوں میں بٹے ہوئے تھے۔

حدیث میں ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ ستر ستر فرقوں میں بٹے جن میں سے سب دوزخی تھے سوا ایک کے اور میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے سب دوزخی سوا ایک کے۔ دریافت کیا گیا کہ حضور وہ نجات پانے والا فرقہ کونسا ہوگا فرمایا ما انا علیہ و اصحابی جس کے عقیدے میرے اور میرے صحابہ کے مطابق ہوں گے (ترمذی ابوداؤد)

وَكَانُوا شِيَعًا۔ اور کئی گروہ ہو گئے۔ شیاع یا شیوع اس کے معنی پھیلنا ہے۔ اس کے معنی پھیلانا ہے۔ ہر فرقہ اپنے عقائد کو پھیلاتا ہے اس لیے اس کو شیعہ کہتے ہیں یعنی جن لوگوں نے اپنا دین متفرق کر دیا اور مختلف فرقوں میں بٹ گئے۔

لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ۔ اے محبوب آپ کو ان سے کچھ علاقہ نہیں ہے یعنی آپ سے ان کے متعلق کوئی باز پرس نہ ہوگی۔

إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ۔ ان کا معاملہ اللہ ہی کے حوالے ہے یعنی حق سے وہ جتنے دور ہوں گے اللہ اتنی ہی ان کو سزا دیگا۔

ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ۔ پھر وہ انہیں خبر دیگا جو کچھ وہ کرتے تھے اور آخرت میں انہیں ان کی بدکرداری کا حال معلوم ہو جائے گا۔

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا جو ایک نیکی لائے گا اس کے لیے اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ملیگا یعنی ایک نیکی کرنیوالے کو دس نیکیوں کی جزا ہوگی۔ اور یہی بر تقدیر عشاعفہ فضل کی حد و نہایت ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے جتنا چاہے اس کی نیکیوں کو بڑھا دے ایک کے سات سات سو کر دے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر ایک نیکی کریگا تو اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں سات سو گنا تک نیکیاں لکھی جائیں گی متفق علیہ یا واللہ یضاعف لمن یشاء۔ اللہ تعالیٰ بے حساب اجر عطا کرے گا۔ اصل یہ ہے کہ اجر محض فضل ہی فضل ہے۔ یہی مذہب اہلسنت ہے

وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا۔ اور جو برائی لائے تو اسے بدلہ ملے گا مگر اس کی برائی کے برابر وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ۔ اور ان پر ظلم نہ ہوگا یعنی ثواب میں کمی اور عذاب میں تجاوز عدل کے خلاف ہے اور خلاف عدل جو فعل ہو وہ ظلم ہے تو وہ ذات مستجمع جمیع صفات کمال ظلم نہیں۔ آگے ارشاد ہے۔

marfat.com

قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۔ فرما دیجئے مجھے میرے رب نے ہدایت فرمائی سیدھی راہ کی۔ اور فرمایا دین قیم صراط مستقیم یعنی دین اسلام کی۔

دِیْنًا قِیَمًا۔ دین قائم۔ یہاں قیما بوزن سیدا فرمایا۔ یہ محاورہ عرب میں ابلغ ترین محاورہ ہے

مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا۔ ملت ابراہیم جو ہر باطل سے جدا ہے ملے جماعت قریش سمجھ لو اس میں کفار قریش کا رد ہے جن کا یہ گمان باطل تھا کہ وہ دین ابراہیمی پر ہیں اس آیہ کریمہ میں حق سبحانہ و تعالےٰ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام و الصلوٰۃ مشرک نہ تھے۔

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۔ وہ مشرک بت پرست نہ تھے۔ اور جو بت پرستی کرتے ہیں وہ مشرک کہلاتے ہیں بنابریں ان کا یہ دعوی باطل ہے کہ وہ ابراہیمی دین پر ہیں۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ فرما دیجئے میری نماز اور میری قربانی یعنی میری عبادت قربانی اور حج اور میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ جو اللہ نے حیات و موت میں دیا ایمان اور نیک عمل سب اللہ کے لیے ہے جو رب ہے سارے جہان کا یعنی اسی وحدہ لاشریک کے لیے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ اس لیے کہ ہر نبی متقدم بالایمان ہوتا ہے یعنی امت سے پہلے اس کا اسلام متحقق ہونا ضروری ہے یا اس میں حضور کا شرف بیان ہوا کہ آپ کی ذات مقدس اول مخلوق ہے اور حسب حضور مخلوق میں سب سے اول ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے کنت نبیا و الادم لمنجدل بین طینتہ۔ میں اس وقت منصب نبوت پر تھا جب آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں تھے۔ ایک حدیث میں ہے کنت نبیا ولا ادم ولا حواء تو لازماً ماننا پڑے گا کہ حضور اول بالتسلیم ہیں۔ اس کے بعد جو مضمون ہے اس کا شان نزول یہ ہے کہ کفار نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ ہمارے دین میں آجائیے اور ہمارے بتوں کے پرستار بن جائیے۔ حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ دعوت ولید بن مغیرہ نے دی تھی۔ اور عرض کیا تھا کہ میرا راستہ اختیار کر لیجئے اس میں اگر کچھ گناہ ہوگا تو میری گردن پر اس کے جواب میں ارشاد باری ہوا۔

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ۔ فرما دیجئے کیا اللہ کے سوا میں تلاش کروں اور کوئی رب حالانکہ وہ رب ہے ہر چیز کا۔ اور تمام عالم اس کا مربوب کوئی ایسا وجود نہیں جو بیچون

marfat.com

کا حقدار ہو سوا ذات واجب تعالیٰ شانہ کے۔

وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى۔ اور کوئی کچھ کمائے وہ اس کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی یعنی ہر شخص اپنے گناہ میں ماخوذ ہوگا دوسرے کے گناہ میں نہیں۔

ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ۔ پھر تمہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے قیامت کے دن تو وہ بتادے گا جس میں اختلاف کرتے تھے۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ۔ اور وہ وہ ذات ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا اس سے مراد حضور صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور آپ کی امت آخر الامم ہے اس لیے انہیں دین میں پہلوں کا خلیفہ کیا تاکہ اس کے مالک ہوں اور اس میں تصرف کریں اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجات کی بلندی عطا کی شرف اور رزق۔ شکل صورت حسن و جمال علم و عقل قوت اور کمالات وغیرہ کی۔

لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ تاکہ تمہیں آزمائے یعنی آزمائش کرے اس چیز میں جو تمہیں عطا کی نعمت اور جاہ و مال پا کر کیسے شکر گذار ہے اور باہمی سلوک میں کس قسم کا برتاؤ کرتے ہو۔

اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ بے شک تمہارے رب کا عذاب کرتے دیر نہیں لگتی اور بے شک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے یعنی کفران نعمت پر عذاب اور شکر نعمت پر زیادتی نعمت میں وہ تاخیر نہیں فرماتا۔

حدیث میں ہے کہ جو مسلمان صبح کے وقت سورۃ انعام کی تین ابتدائی آیات پڑھ لے تو ان کے ساتھ ستر ہزار فرشتہ مقرر فرمایا ہے جو اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ تفسیر عزیزی

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جب سورہ انعام نازل ہوئی تو آپ نے سبحان اللہ پڑھا پھر فرمایا اس سورت کے پیچھے اتنے فرشتے تھے کہ آسمان کے کنارے انہوں نے بند کر دیے تھے یعنی پورے آسمان پر چھا گئے تھے رواہ الحاکم فی المستدرک

بحمد اللہ سورۃ الانعام ختم ہوئی

marfat.com

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَسِتُّ اٰيَاتٍ وَّاَرْبَعُ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ اعراف مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمٓصٓ ۝ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

یہ کتاب ہے جو اتاری گئی ہے آپ کی طرف سو آپ کے سینہ میں اس کے متعلق کوئی تنگی نہ ہونی چاہئے تاکہ آپ ڈرائیں اس سے اور ایمانداروں کے لیے نصیحت ہے۔

الف کا عدد تعدادیہ ابجد ایک ہے ل کا عدد ۳۰ میم کا عدد ۴۰۔

اس کا ترجمہ وہی ہے جو شروع سورہ بقرہ میں بیان ہوا کہ اللہ تعالےٰ ایک ہے اس نے یکتا و لاثانی کلام بے مثل ذات معہ خلقی پچیس پاروں میں چالیس سال کی عمر کے بعد نازل فرمایا۔ اور حساب کے عدد لوتے باعتبار حرف کے ہیں اور باعتبار تحریر حروف مکتوبی میں ص ۹۰ الف کا ایک د کے چار کل بچانوے ہوتے یہ عدد ملک کے ہوتے ہیں۔ گویا اس سے یہ عبارت بنی انا اللہ الواحد الذی انزل الکتب الذی لیس کمثلہ علی محمد الذی ھو فرید الکائنات علی راس اربعین من کل بدء کل ملک۔

اور علامہ نسفی صاحب تفسیر نسفی نے فرمایا قال ابن جبیر المختار فی تفسیرہ ما قال ابن عباس رضی اللہ عنہ انا اللہ اعلم و افصل۔

ابن عباس فرماتے ہیں الف سے آنا لام سے اللہ میم سے اعلم اور صاد سے افصل یعنی میں اللہ سب کچھ جانتا ہوں اور سب سے بہتر فیصلہ دیتا ہوں۔

اور اگر مقطعات کے اعتبار سے اسماء الٰہی کا حل تسلیم کیا جائے تو الف سے آنا۔ لام سے لطیف میم سے مجید۔ صاد سے صادق۔ گویا یہ عبارت بنتی ہے انا اللہ الواحد المجید الصادق۔ یہ لطیف

marfat.com

اور حفاظت فرمانے والے سچے ہیں۔

یا النّصٓ میں حضور سید یوم النشور کو رمز کے ساتھ منادی بنایا گیا اور فرمایا اے محبوب لطیف محافظت سچ فرمانے والے۔ ایک کتاب آپ کی طرف اتاری گئی تو آپ کے دل میں رکاوٹ نہ ہو اس سے کہ خائف قریش مکہ اور کفار عالم نہ مانیں اور اس سے اعراض کریں اس کی تکذیب کریں اس لیے کہ تم تو اس سے ڈر سناؤ اور مسلمانوں کو نصیحت دو۔

کتاب ای ھو کتاب انزلناہ الیک فلا یکن فی صدرک حرج منہ شک فیہ وسمی الشک حرجا لان الشاک ضیق الصدر حرج کما ان المتیقن منشرح الصدر منفسحۃ لہ لا شک فی انہ منزل من اللہ۔ او حرج منہ بتبلیغہ لان کان یخاف قومہ وتکذیبہم لہ او اعراضہم عنہ واذاھو فکان یضیق صدرہ من الاذی ولا یشتط لہ قامتہ اللہ ونہاہ عن المبالاۃ بہم والنہی متوجہ الی الحرج وفیہ من المبالغۃ ما فیہ (تفسیر نسفی) ترجمہ

یہ وہ کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف اتاری تو نہ ہو تمہارے سینہ میں حرج اس سے یعنی یہ شک نہ ہو۔ اور شک کا نام حرج اس لیے رکھا کہ شک کرنے والا دل میں تنگی محسوس کرتا ہے جیسے یقین کرنے والا منشرح الصدر ہوتا ہے اور دل میں وسعت محسوس کرتا ہے۔ تو معنی یہ ہوئے کہ اس میں شک نہیں کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل ہوا یا تنگی محسوس کریں اس کے پہنچانے میں۔

اس لیے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قوم سے اس امر کا خوف کھاتے تھے کہ تبلیغ سے وہ قبول کرنے میں اعراض و انحراف کریں گے اور تکذیب کریں گے تو اس صورت ہی کا نام غیظ و غضب ہے اور اذیت کفار کا خوف بھی اسی معنی میں ہے تو اللہ تعالے نے حضور کو امن دی اور ان کی راہ کو اس سے منع فرمایا اور حرج سے منع فرمانا یعنی مبالغہ ہے۔

سورۂ اعراف رکوع اول پ ۸

ای ھذا الکتاب انزلناہ الیک فلا یکن بعد انزالہ حرج فی صدرک شک فیہ (تفسیر نسفی) ترجمہ۔ یہ کتاب نازل کی میں نے آپ کی طرف تو نہ ہوں آپ اس کے نزول

marfat.com

سے اپنے جی میں تنگ دل یا یہ خیال کہ شاید منکرین نہ مانیں اور اعراض کریں اس کی تکذیب کی جرأت و جسارت کریں۔ لِتُنْذِرَ بہ تو اس لیے نازل فرمائی ہے کہ تم اس سے ڈر سناؤ ذکریٰ للمومنین اور مسلمانوں کے لیے نصیحت پہنچاؤ۔

یہ سورۃ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ سورۃ تمام مکی ہے سوا پانچ آیتوں کے جن میں سے پہلی آیت واسئلہم عن القریۃ التی ہے۔

اس سورت میں ۲۰۶ آیتیں ہیں۔ ۲۴ رکوع ہیں اور تین ہزار تین سو چھبیس کلمات ہیں اور چودہ ہزار دس حروف ہیں۔

باحاورہ ترجمہ رکوع اول سورۃ اعراف پ۸

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝

اے لوگو پیروی کرو اس کی جو تمہاری طرف تمہارے رب سے اتارا اور نہ پیروی کرو اس کے سوا حاکموں کی بہت کم ہیں وہ جو نصیحت حاصل کریں۔

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَاۗءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْهُمْ قَاۗىِٕلُوْنَ ۝

اور کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کر دیں تو آیا ان پر ہمارا عذاب رات میں یا جب وہ قیلولہ میں تھے دوپہر کو۔

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَاۗءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝

تو نہ پکار سکے وہ جب آیا ان پر ہمارا عذاب مگر یہ کہ بولے کہ ہم ظالم تھے۔

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

تو ضرور ہم ان سے پوچھیں گے جن کے پاس رسول آئے اور ضرور پوچھیں گے ہم رسولوں سے

marfat.com

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝

تو ضرور ہم بتائیں گے انہیں اپنے علم سے اور ہم نہ تھے غائب۔

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝

اور وزن کیا جائے گا اس دن جو حق ہے تو جس کا وزن بھاری ہوا وہی مراد کو پہنچے گا۔ اور جس کا وزن ہلکا ہوا تو وہی ہیں جنہوں نے نقصان میں ڈالی اپنی جان بسبب اس کے کہ تھے ہماری آیتوں سے زیادتی کرتے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝

اور یقیناً ہم نے تمہیں تمکن کیا زمین میں اور کیے ہم نے اس میں تمہارے لیے زندگی کے اسباب بہت ہی کم ہیں جو شکر کرتے ہیں۔

حل لغات رکوع اول سورہ اعراف پ۸

اتبعوا۔ پیروی کرو	ما۔ اسکی جو	انزل۔ اتاری گئی	الیکم۔ تمہاری طرف
من ربکم۔ تمہارے رب سے	و۔ اور		لا۔ نہ
تتبعوا۔ پیروی کرو	من دونہ۔ اسکے سوا	اولیاء۔ حاکموں کی	قلیلا۔ تھوڑا ہے
ما۔ جو	مت۔ کتنی۔ تم بہت لیتے ہو		و۔ اور
کم۔ کتنی ہی	من قریۃ۔ بستیاں تھیں کہ		اھلکنا۔ ہلاک کیا ہم نے
ھا۔ ان کو	فجاء۔ تو آیا	ھا۔ انکے اوپر	باسنا۔ ہمارا عذاب
بیاتا۔ رات کو	او۔ یا	ھم۔ وہ	قائلون۔ دوپہر کو سوتے
ہوئے تھے	ھم۔ تو نہیں	کان۔ تھی	دعوا۔ پکار
ھم۔ ان کی	اذ۔ جبکہ	جاءتھم۔ آیا ان پر	باسنا۔ ہمارا عذاب
الا۔ مگر	ان۔ یہ کہ	قالوا۔ کہا	انا۔ بیشک ہم
کنا۔ ہی تھے	ظالمین۔ ظالم	لنسئلن۔ تو ضرور پوچھیں گے ہم	
الذین۔ ان کو جو	ارسل۔ بھیجا گیا	الیھم۔ ان کی طرف	و۔ اور

marfat.com

لنسئلن۔ ضرور پوچھیں گے ہم
بیان کرینگے
ما۔ نہیں
الوزن۔ تول
ثقلت۔ بھاری ہوا
المفلحون۔ کامیاب
موازینہ۔ وزن
خسارہ دیا
بما کانوا۔ ہماری آیتوں سے
نقد۔ بیشک
و۔ اور
معایش۔ گذران
قلیلا۔ تھوڑا سے

علیہم۔ ان پر
کنا۔ ہم
یومئذ۔ اسدن
موازینہ۔ وزن
و۔ اور
قادتک۔ تو یہی
انفسہم۔ اپنی جانوں کو
بما۔ بدلہ اسکا کہ
یظلمون۔ ظلم کرتے
ثم۔ پھر
لکم۔ تمہارے لیے
ما۔ جو

المرسلین۔ پیغمبروں کو
بعلم۔ علم سے
و۔ اور
غائبین۔ غائب
الحق۔ حق ہے
ثقلت۔ بھاری ہوا
من۔ جس کا
الذین۔ وہ ہیں
بما۔ بدلہ اسکا کہ
یظلمون۔ ظلم کرتے
ثم۔ پھر
الارض۔ زمین کے
فیہا۔ اس میں
تشکرون۔ تم شکر کرتے ہو

فلنقصن۔ ہم ضرور
و۔ اور
و۔ اور
خسروا۔ جنہوں نے
کانوا۔ تھے وہ
و۔ اور
ثم۔ پھر
لکم۔ تمہارے لیے
ما۔ جو

مختصر تفسیر رکوع اول سورۂ اعراف پ۸

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ۔ پیروی کرو اس کی جو اترا تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے یعنی قرآن اور حدیث یعنی قرآن کریم جس میں ہدایت دستور کا بیان ہے۔

زجاج کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اتباع کرو قرآن کریم کا اور اس کا جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم لائے کیونکہ وہ سب اللہ تعالے کا نازل کیا ہوا ہے حیث قال سبحانہ وتعالی ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا جو کچھ رسول تمہارے پاس لائیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔

وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ۔ اور نہ پیروی کرو اللہ کے سوا حاکموں کی۔

یعنی اللہ کے سوا ان کے پیچھے نہ لگو جو شیاطین جن اور انس سے ہیں وہ تمہیں بتوں کی پرستش اور خواہشات نفسانیہ اور بدعات کی طرف جھکا لیں گے۔ یہاں حکم الٰہی کی اتباع کو ترک کرنے اور اس سے منہ پھیرنے کے نتائج میں پچھلی قوموں کے حالات بیان فرمائے جاتے ہیں۔

marfat.com

قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ۔ بہت کم ہے جو نصیحت مانتے ہیں۔ اور دین الٰہی کے احکام ترک کر کے غیر اللہ کی طرف جھکتے ہیں۔

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْهُمْ قَآئِلُوْنَ۔ اور کتنی ہی بستیاں تھیں جو ہلاک کر ڈالیں ہم نے تو آیا ان پر ہمارا عذاب رات میں یا دوپہر میں جبکہ وہ قیلولہ یعنی دوپہر کو سوتے تھے۔

دوپہر اور رات کے دو وقت اس لیے مخصوص فرمائے کہ یہ دونوں وقت غفلت کے اوقات ہیں۔ چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر سحری کے وقت عذاب آیا اور پچھلی رات میں ہلاک کر دیے گئے اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم دوپہر میں آرام سے سو رہی تھی کہ ہلاک کیے گئے عربی میں قیلولہ دوپہر کے کھانے کو کہتے ہیں۔ گو اس آیت کریمہ میں اس امر کا اظہار فرمایا گیا کہ عذاب آنے کے لیے کوئی نشانی شرط نہیں ہے۔ تو اس کے آنے کا کوئی قرینہ لازم ہے اس میں تنبیہ کی گئی کہ اپنے اسباب سے امن و راحت پر مغرور ہونا غفلت ناپسندیدہ ہے۔ عذاب الٰہی جب آتا ہے مفاجۃً آتا ہے اچانک لوگ مبتلا ہو جاتے ہیں چنانچہ جب وہ عذاب میں پھنس گئے تو کچھ نہ کر سکے اس کا تذکرہ فرمایا جاتا ہے۔

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ۔ تو ان کے منہ سے کچھ نکلا نہ دعا تضرع نہ زاری جب ہمارا عذاب ان پر آیا مگر یہی بولے کہ ہم ظالم تھے یعنے انہوں نے اقرار و اعتراف کیا کہ ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور شرک میں مبتلا ہونے سے توبہ و اعتراف اس وقت کیا جب اعتراف جرم سے فائدہ نہ تھا۔

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ۔ تو بے شک ہم ضرور پوچھیں گے ان سے جن کے پاس رسول گئے کہ انہوں نے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا اور ان کے حکم کی کیا تعمیل کی اور ہم ضرور پوچھیں گے رسولوں سے کہ انہوں نے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا اور ان کے حکم کی کیا تعمیل کی اور کس طرح جواب دیا۔

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ۔ تو ضرور ہم انہیں بتا دیں گے یعنی رسولوں کو بھی اور ان کی امتوں کو بھی کہ انہوں نے دنیا میں کیا کیا اپنے علم سے اور ہم کچھ غائب نہ تھے یعنے اللہ تعالیٰ سب کے احوال ظاہر و باطن اور اقوال و افعال کو جانتا ہے اور ان کے حالات سے بے خبر نہیں ہے۔ یعنی جب امتیں تبلیغ انبیاء کا انکار کر دیں گی اور امت محمدیہ شہادت دے گی تو ہم

marfat.com

انبیاء کو ان امتوں کے سامنے پیش کریں گے تبلیغ کا مطلب یہ ہے کہ ان کے ظاہر و باطن سب کو جانتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ ہم لوگوں سے پوچھیں گے کہ انبیاء کی دعوت کا تم نے کیا جواب دیا اور انبیاء سے سوال کریں گے کہ تم نے ہمارے احکام پہنچا دیے یا نہیں۔ انبیاء عرض کریں گے کہ ہم نے تیرے احکام لوگوں تک پہنچا دیے اس آیت کا یہی مطلب ہے۔

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ - اور اس دن قول ضرور ہونی ہے۔

یعنی عمل تولے جائیں گے اور اچھے و مرجوح کا فرق ظاہر کیا جائے گا اس طرح کہ اللہ تعالے ایک میزان قائم فرمائے گا جس کا ہر ایک پلڑا اتنی وسعت رکھے گا کہ تمام کائنات اس میں آجائے اور اس کی حقیقت وہی جانتا ہے۔

ابن جوزی کہتے ہیں کہ حدیث میں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں میزان دیکھنے کی درخواست کی جب میزان دکھائی گئی اور آپ نے اس کے پلڑوں کی وسعت دیکھی تو عرض کیا الٰہی کس کا مقدور ہے اس کے پلڑے کو نیکیوں سے بھر سکے ارشاد ہوا اے داؤد میں جب اپنے بندوں سے راضی ہوتا ہوں تو اس میزان کا پلڑا ایک کھجور سے بھر دیتا ہوں یعنی تھوڑی نیکی بھی مقبول ہو جائے تو فضل الٰہی سے اتنی بڑھ جاتی ہے کہ میزان کو بھر دے۔
ملخص از روح المعانی۔

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ تو جس کے پلڑے بھاری ہوئے یعنی موازین جمع ہے میزان کی تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ جس کے اعمال کا وزن بڑھ گیا یعنی نیکیاں بڑھ گئیں جس طرح بھی اللہ تعالے ان کا وزن فرمائے تو وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ اور جن کے پلڑے ہلکے ہوئے یعنی کفار کہ ان کا ایمان ہی معتبر نہیں اور بغیر ایمان کوئی عمل معتبر ہی نہیں اور جس میزان اور جس قسم کی میزان میں جیسے جس طرح اللہ تعالے کے علم میں اس کا وزن ہوگا۔ رہا کفار کا عمل۔ عمل ہی نہ ہوگا جو وزن کیا جائے۔ تو یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنی جانیں خسارہ میں ڈالیں بسبب اس کے کہ زیادتی کرتے تھے اور ہماری آیتوں پر بے انصافی سے انکاری تھے آیات الٰہی سچ ہیں اور ان کے ساتھ ظلم یہ کہ ان کے معنی غیر موضع پر استعمال کرتے تھے۔ ظلم کی تعریف موضع

marfat.com

الشئ فی غیر محلہ ہے اور عدل کی تعریف وضع الشئ علی محلہ ہے۔

تشریح و تعریف میزان

از روح المعانی تحت آیت والوزن یومئذن الحق

لیس المعنی علی ان الوزن ھو الحق بل ان الوزن الحق یکون یومئذ الایری الی قولہ سبحانہ ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ والوزن یومئذن الحق کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وزن وہی حق ہے بلکہ یہ معنی ہیں کہ وزن صحیح ہوگا اس دن یعنے قیامت کے روز دیکھو قرآن کریم میں ارشاد ہے ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ یعنی ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن وذکر الاصفہانی فی شرح اللمع لابن جنی کانہ قیل ماذا لک الوزن فقیل ھو الحق ای العدل السوی (روح المعانی)

اصفہانی شرح اللمع لابن جنی میں کہتے ہیں گویا کہ کہا گیا ہے یہ وزن تو بتایا وہ حق ہے یعنے عدل کے ساتھ معاملہ عمل ہے اور مساوات حقوق مراد ہے

کما قال الواغب معرفۃ قدر الشئ بقال وزنتہ وزنا والتعارف فیہ العامۃ ما یقدر بالقسطاس۔ وزن کسی شے کے مقدار معلوم کرنے کو کہتے ہیں اور عرف عام میں وزن بالقسطاس کو کہتے ہیں اور قسطاس اور قسطاس بضم القاف المیزان مفردین یہ تعریف کی ہے۔

والجمہور کما قال القاضی علی ان صحائف الاعمال ھی التی توزن بمیزان لہ لسان وکفتان لینظر اللہ الخلائق اظہار للعدالۃ وقطعا للمعذرۃ کما یسأل عن العالم فتعترف بہا الستتم وجودکم ولا تعرض لم الماھیتہا الصحائف وانما اعلم بحقیقتہا (روح المعانی)

اور جمہور اس پر ہیں جیسا کہ قاضی نے فرمایا کہ صحائف اعمال وہ ہیں جو وزن کیے جائیں گے۔ ایسی میزان کے ساتھ جس کی زبان بھی ہوگی اور دونوں پلڑے بھی تاکہ خلائق اسے دیکھے عدل ظاہر کرنے کے لیے اور عذر و بہانہ قطع کرنے کے لیے جیسے پوچھے جائیں گے کسی کے عمل تو وہ اقرار

marfat.com

کرے گا اپنی زبان اور تمام اعضاء سے اور اس کی ماہیت پر کوئی بحث نہیں ہو سکتی بس یوں سمجھو کہ یہ اعمال کی مشین ہوگی اور اس کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے۔

دیوبند ذالک ما اخرجہ احمد والترمذی وابن ماجۃ والحاکم وصححہ والبیہقی وغیرھم عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصاح برجل من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیمۃ فینشر لہ تسعۃ وتسعون سجلا کل سجل منتہی مد البصر فیقول سبحانہ انتنکر من ھذا شیئا اظلمک کتبتی الحافظون فیقول لا یا رب فیقول سبحانہ افلک عذر او حسنۃ فیہاب الرجل فیقول لا یا رب فیقول بلی ان لک عندنا حسنۃ وانہ لا ظلم علیک الیوم فتخرج لہ بطاقۃ فیہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ فیقول یا رب ما ھذہ البطاقۃ مع ھذہ السجلات فیقال انک لا تظلم فتوضع السجلات فی کفۃ والبطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ فلا یثقل مع اسم اللہ تعالی شیٔ (روح المعانی)

اس کی تائید میں احمد ترمذی ابن ماجہ حاکم و بیہقی وغیرہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے راوی کہ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت سے ایک شخص کو بلایا جائے گا لوگوں کے اژدحام میں بروز قیامت جس کے ننانوے فرد اعمال ہوں ہر فرد منتہائے بصر تک لمبی ہو تو اسے اللہ تعالے فرمائے کیا تو ان فردہائے عمل سے انکاری ہے کیا میرے کاتب اعمال نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟

تو وہ کہے گا نہیں اے میرے رب

پھر ارشاد باری ہوگا کیا تیرے پاس ان اعمال نامہ پر کوئی عذر ہے یا اس کے مقابلہ میں کوئی نیکی ہے؟

تو وہ لرز جائے گا اور عرض کرے گا نہیں اے میرے پروردگار۔

تو جناب باری کی طرف سے ارشاد ہوگا۔ ہاں تیرے لیے ہمارے پاس ایک نیکی ہے اور یقیناً آج کے دن تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ پھر ایک چھوٹا سا رقعہ نکالا جائے گا جس میں کلمہ شہادت

marfat.com

لکھا ہوگا تو وہ سیاہ کار عرض کرے گا الٰہی اس ورقہ کا ان فرد ہائے عمل کے مقابلہ میں کیا وزن ہے تو اسے کہا جائے تجھ پر ظلم نہیں ہو سکتا پھر وہ تمام فرد اعمال ایک پلڑے میں دی جائیں اور وہ چھوٹا سا پرچہ ایک ہاتھ میں تو وہ اعمال نامے ہلکے پڑ جائیں اور وہ رقعہ تمام پرچوں پر بھاری ہو جائے اور دنیا کی کوئی چیز اسم الٰہی سے وزنی نہیں ہو سکتی۔

ایک اور حدیث میں ہے جسے ابن ابی الدنیا اور دیلمی کتاب الاعلام میں حضرت عبداللہ سے راوی ہیں فرماتے ہیں کہ

بروز قیامت حضرت آدم صفی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مقام مقرر ہوگا عرش عظیم کی وسعت میں جو سبز رنگ کے دو ٹیلے ہوں گے گویا خربہ کے دو درخت ہیں اس لیے سے آپ اپنی اولاد کی آمد و رفت ملاحظہ کریں گے کہ کون جنت جا رہا ہے اور کون جہنم کو کہ آپ پکاریں گے یا احمد یا احمد۔

تو حضور جواب میں فرمائیں گے لبیک یا ابا البشر۔

تو حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے یہ آدمی تو آپ کی امت سے ہے جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔

تو حضور نے فرمایا کہ پھر میں کہ کس کر فرشتوں کے پیچھے لپکوں اور کہوں اے اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتو ٹھہرو تو وہ عرض کریں حضور ہم سختی سے پابند حکم ہیں جو حکم ہو اس کے خلاف نہیں کرتے لہٰذا ہم تو تعمیل حکم سے معذور ہیں۔ یہ جواب سن کر حضور بایوسانہ طور پر سیدھا ہاتھ لحیہ مبارک پر رکھ کر عرش کی طرف متوجہ ہوں اور بارگاہ الٰہی میں عرض کریں اے میرے رب تو نے مجھ سے یہ وعدہ کر رکھا ہے کہ مجھے میری امت کے معاملہ میں غمگین نہ فرمائے گا کہ عرش کی طرف سے ندا آئے گی

اَطِیْعُوْا مُحَمَّدًا اَوْرِدُوْا ھٰذَا الْعَبْدَ اِلَی الْمَقَامِ۔

اے فرشتو میرے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کی پیروی کرو اور اس گنہگار بندے کو اس کے مقام اول کی طرف لے جاؤ۔

پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک سپید کاغذ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا نکالیں اور اسے میزان کے پلڑے میں داہنی طرف ڈال دیں اور فرمائیں بسم اللہ تو وہ پلہ گناہوں کے پلے سے بھاری ہو جائے اور کوئی آواز دینے والا پکارے سعد وسعدک وثقلت موازینک

marfat.com

اِنْطَلِقُوْا بِہٖ اِلَی الْجَنَّۃِ۔

مبارک ہے اور اس کی کوشش بار آور ہوئی اور اس کے اعمال حسنہ کا وزن بھاری ہو گیا لے جاؤ اسے جنت کی طرف۔

تو کہے اے میرے رب کے بھیجے ہوئے فرشتو ذرا ٹھہرو تاکہ میں اس ذات اقدس سے معلوم کروں کہ یہ منصب عظمیٰ بارگاہ حق میں انہیں کیونکر ملا۔ پھر وہ عرض کرے میرے ماں باپ حضور پر نثار کیا نورانی حسن اور کیا برگزیدہ خلق آپ نے پایا ہے آپ کون ہیں کہ میری تمام پریشانیاں ماند ہو گئیں اور آپ کی رحمت غالب آگئی۔ حضور فرمائیں میں تیرا نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہوں اور یہ چھوٹا سا درود ہے جس میں تیری درود خوانی ہے۔ جو تو مجھ پر پڑھا کرتا تھا۔ آج میں نے اس کا بدلہ تجھے پورا دلوا دیا۔ تو حاجتمند تھا۔

اس حدیث میں اظہار کرامت مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولین و آخرین انبیاء پر عطا فرمائی۔

تعریف وزن اعمال و حقیقت میزان

لخرج ابن المبارك عن حماد بن ابی سلیمان بمعناه۔ وقیل الوزن عبارة عن القضاء السوی والحکم العادل واستعمال لفظ الوزن فی هذا المعنی شائع فی اللغة والعرف بطریق الکنایة وبه قال مجاهد والاعمش والضحاك

کہتے ہیں کہ فرماتے ہیں لذلك وصف بثقل وخفة سلمنا امکان وزنها لکن لا فائدة فی ذلك۔ انما المقصود انما هو العلم بتفاوت الاعمال والله تعالیٰ عالم بذاته (روح المعانی) ترجمہ

ابن مبارک اور حماد بن ابی سلیمان ہم معنی مضمون بیان فرماتے ہیں۔ چنانچہ کہا گیا ہے کہ

وزن عبارت ہے برابر کے فیصلہ سے اور عادلانہ حکم سے لفظ وزن کا استعمال اس معنی میں لغتاً و عرفاً بطریق کنایہ ہے۔ یہی قول مجاہد کا ہے اور اسی طرف اعمش اور ضحاک بھی ہیں آگے چل کر فرماتے ہیں۔

marfat.com

نقل وحقیقت یہاں مراد نہیں بلکہ اس سے مقصود ہے تفاوت عمل معلوم کر لینا اور حقیقت کا اظہر ہی عالم ہے۔

ولقد مکنکم فی الارض جعلنا لکم فیہا مکانا وقرارا او مکنا کم فیہا واقدرناکم علی التصرف فیہا وجعلنا لکم فیہا معائش جمع معیشۃ وھی ما یعاش بہ من المطاعم والمشارب وغیرہ لما قلیلا ما تشکرون مثل قلیلا ما تذکرون (تفسیر مدارک) ترجمہ

اور بے شک ہم نے تمہیں متمکن کیا زمین میں۔ یعنی ہم نے کیا تمہارے لیے اس زمین میں مکان وقرار۔ یا تمہیں ہم نے متمکن کیا زمین میں اور تمہیں قدرت دی ہم نے اس میں تصرف کرنے کی اور کیا ہم نے تمہارے لیے سامان جس سے تمہاری معاش درست ہو کھانے پینے وغیرہ سے۔ بہت کم ہیں جو شکر گذار ہیں جیسے نصیحت قبول کرنے والے کم ہیں۔

با محاورہ ترجمہ رکوع دوم سورۃ اعراف پ۸

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝	اور بے شک پیدا کیا ہم نے تمہیں پھر بنائے تمہارے نقشے پھر ہم نے کہا ملائکہ سے کہ سجدہ کرو آدم کو تو وہ سب سجدے میں گر گئے مگر ابلیس نہیں ہوا وہ سجدہ کرنے والوں میں۔
قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝	فرمایا کس چیز نے تمہیں روکا کہ تو نے سجدہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے بنایا آگ سے اور اسے مٹی سے بنایا۔
قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ	فرمایا اتر تو یہاں سے تو نہیں پہنچتا تجھے کہ تکبر کرے یہاں رہ کر تو نکل بے شک تو

marfat.com

مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝

وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ

ہے ذلیلوں سے۔

بولا مجھے مہلت دے یہاں تک کہ اس دن لوگ اٹھائے جائیں۔

فرمایا تجھے مہلت ہے

بولا مجھے قسم ہے اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں ضرور بیٹھوں گا ان کی تاک میں تیرے سیدھے راستے پر

پھر میں ضرور ان کے پاس آؤں گا ان کے آگے اور ان کے پیچھے اور ان کے دہنے اور ان کے بائیں سے اور نہ پائے گا تو ان کے اکثر کو شکر گذار۔

فرمایا یہاں سے نکل جا ذلیل ہوا راندہ ہوا ضرور جو ان میں تیرے کہے پر چلا میں بھر دوں گا جہنم تم سب سے۔

اور اے آدم رہو تم اور تمہارا جوڑا جنت میں تو کھاؤ جہاں سے چاہو تم دونوں اور نہ قریب جانا اس درخت کے تو ہو جاؤ گے حد سے بڑھنے والوں سے۔

تو وسوسہ ڈالا ان کے جی میں شیطان نے کہ ان پر کھول دے ان کی شرم کی چیزیں جو ان پر چھپی ہوئی تھیں اور بولا جو منع کیا ہے تمہیں تمہارے رب نے اس درخت سے محض اس لیے کہ تم فرشتے نہ ہو جاؤ یا ہو جاؤ ہمیشہ جینے والے۔

اور ان سے قسم کھائی کہ میں تم دونوں کا خیر

marfat.com

النّٰصِحِيْنَ ۝
فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ
بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ
عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادٰهُمَا
رَبُّهُمَا اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ
وَاَقُلْ لَّكُمَا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا
عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

خواہ ہوں۔
تو اتار لایا انہیں فریب سے تو جب انہوں
نے چکھا اس درخت کو کھل گئیں ان کے
لیے ان کی شرم کی چیزیں اور چھپانے لگے
اپنے بدن پر جنت کے پتے اور فرمایا ان
دونوں کو ان کے رب نے کیا منع نہ کیا
تھا تمہیں اس پیڑ سے اور نہیں کہا تھا تم کو
کہ بے شک شیطان تم دونوں کا کھلا
دشمن ہے۔

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ
لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

دونوں نے عرض کی اے ہمارے رب ہم نے
اپنی جان پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور
ہم پر رحم نہ کرے تو ضرور ہو جائیں گے ہم
خسارہ والے۔

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ
وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ
اِلٰى حِيْنٍ ۝
قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ
وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝

فرمایا اترو بعض تمہارا بعض کے لیے دشمن
ہے اور تمہارے لیے زمین میں ٹھہرنا اور
برتنا ہے ایک وقت تک۔
فرمایا اسی میں زندہ رہو گے اور اسی میں مرو
گے اور اسی سے نکالے جاؤ گے۔

حل لغات رکوع دوم سورۃ اعراف پ۸

و۔ اور	لقد۔ بیشک	خلقنا۔ پیدا کیا ہم نے	کم۔ تم کو
ثم۔ پھر	صورنا۔ صورتیں بنائیں	کم۔ تمہاری	ثم۔ پھر
قلنا۔ ہم نے کہا	للملئکۃ۔ فرشتوں کو	اسجدوا۔ سجدہ کرو	لادم۔ آدم کو
فسجدوا۔ تو سجدہ کیا انہوں نے		الا۔ مگر	ابلیس۔ ابلیس نے

marfat.com

لم - نہ
قال - فرمایا
لا - نہ
تجھ کو حکم دیا
منہ - اس سے
و - اور
قال - فرمایا
یکون - ہے
فیہا - اس میں
قال - بولا
یوم - دن کی کہ
من المنظرین - مہلت والوں سے ہے
اغویتنی - تو نے مجھے گمراہ کیا
صراطک - تیرے راستے المستقیم - سیدھے پر
ان کے پاس
من خلفہم - پیچھے سے
و - اور
لا - نہ
شکرین - شکر گذار
مدحورا - روکیا ہوا
م - ان میں سے
اجمعین - سب سے
اسکن - رہ
الجنۃ - جنت میں
و - اور

یکن - ہوا
ما - کس نے
تسجد - سجدہ کیا تو نے
قال - بولا
خلقتنی - پیدا کیا تو نے مجھ کو
خلقتہ - پیدا کیا تو نے اس کو
فاھبط - اتر جا
لک - تیرے لیے
فاخرج - سو تو نکل
انظر - مہلت دے
یبعثون - لوگ اٹھائے جائیں قال - فرمایا
قال - بولا
لاقعدن - ضرور بیٹھونگا لہم - ان کے لیے
ثم - پھر
لاٰتینہم - میں آؤں گا
ایدیہم - آگے سے
و - اور
عن ایمانہم - دائیں سے
عن شمائلہم - بائیں سے
و - اور
لا - نہ
تجد - پائے گا تو
قال - فرمایا
مذءوما - ملعون ہو کر
لاملئن - بھر دونگا میں
و - اور
انت - تو
فکلا - پھر کھاؤ
لا - نہ

من السجدین - سجدہ کرنے والوں سے
منعک - روکا تجھ کو
اذ - جب
امرتک - میں نے
خیر - بہتر ہوں
من نار - آگ سے
من طین - مٹی سے
فما - نہیں ہے
تتکبر - تکبر کرے تو
من الصاغرین - ذلیل ہے
الی - طرف
انک - بے شک تو
فما یکون لک - جو لائق ہے تیرے
فاخرج - سو تو نکل
انک - بیشک تو
فی - میں
منہا - اس سے
ان - یہ کہ
من - جو
تبعک - پیروی کریگا تیری
منکم - تم
اجمعین - سب
جہنم - جہنم کو
یا - اے
و - اور
من حیث - جہاں سے
تقربا - قریب جانا
ھذہ - اس
الشجرۃ - درخت
فتکونا - ہو جاؤ تم
الظلمین - ظلم کرنے والوں سے

marfat.com

الشجرة۔درخت کے
فتکونا۔تو ہو جاؤ گے تم
من الظالمین۔ظالموں سے
فوسوس۔پھر وسوسہ ڈالا
لہما۔ان دونوں کو
الشیطان۔شیطان نے
لیبدی۔تاکہ ظاہر کرے
لہما۔انکے لیے
ما۔جو
وُری۔چھپایا گیا تھا
عنہما۔ان سے
من سوآتہما۔انکی شرمگاہیں
و۔اور
قال۔کہا
ما۔نہیں
نہکما۔روکا
کما۔تم کو
ربکما۔تمہارے رب نے
عن ھذہ۔اس
الشجرۃ۔درخت سے
الا۔مگر
ان۔یہ کہ
تکونا۔ہو جاؤ تم
او۔یا
ملکین۔فرشتے
تکونا۔ہو جاؤ تم
و۔اور
قاسمہما۔قسم اٹھائی انہوں نے
من الخالدین۔ہمیشہ رہنے والے
لمن۔ہوں
انی۔کہ میں
لکما۔تم دونوں کا
قدلہما۔سو فریب دیا انکو
لکما۔تمہارا
الناصحین۔خیر خواہ
بغرور۔دھوکے سے
ذاقا۔چکھا
بدت۔ظاہر ہو گئیں
الشجرۃ۔درخت کو
لہما۔ان کے لیے
سوآتہما۔انکی شرمگاہیں
طفقا۔شروع ہوئے
یخصفن۔پیوند لگانے
و۔اور
علیہما۔اپنے اوپر
الجنۃ۔جنت کے
و۔اور
ناداہما۔پکارا
ربہما۔ان کے رب نے
الم۔کیا
لہما۔نہیں
انہکما۔روکا تھا میں نے تم کو
الشجرۃ۔درخت سے
و۔اور
اقل۔کہا تھا میں نے
ان۔کہ شک
الشیطان۔شیطان
لکما۔تم دونوں کا
مبین۔کھلا
قالا۔کہنے لگے
ربنا۔اے ہمارے رب
ظلمنا۔ہم نے ظلم کیا
انفسنا۔اپنی جانوں پر
و۔اور
ان۔اگر
لم۔نہ
تغفر۔بخشا تو نے
لنا۔ہم کو
و۔اور
ترحمنا۔رحم نہ کیا
لنکونن۔تو ہو جائیں
لنا۔ہم کو
من الخسرین۔خسارہ والوں سے
قال۔فرمایا
لگے ہم
اہبطوا۔اتر جاؤ
بعضکم۔تم میں بعض
عدو۔دشمن ہے
و۔اور
لکم۔تمہارے لیے
الارض۔زمین کے
مستقر۔ٹھکانہ ہے
و۔اور
فی۔میں
الی۔ایک
حین۔وقت تک
متاع۔سامان ہے
تحیون۔تم جیو گے
قال۔فرمایا
فیہا۔اسی میں
تخرجون۔تم نکالے جاؤ گے

marfat.com

و۔اور فیہا۔اسی میں تموتون۔مروگے و۔اور
منہا۔اسی سے تخرجون۔نکالے جاؤگے

مختصر تفسیر رکوع دوم سورۃ اعراف پ۸

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝

اور بے شک پیدا کیا ہم نے تمہیں پھر نقشے بنائے تمہارے پھر فرمایا ہم نے ملائکہ سے کہ سجدہ کرو آدم کو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہیں تھا وہ سجدہ کرنے والوں سے۔ فرمایا کس چیز نے روکا تجھے اس سے کہ سجدہ کرے جب میں نے تجھے حکم دیا۔ بولا میں اس سے بہتر ہوں کہ تو نے مجھے پیدا کیا آگ سے اور اسے پیدا کیا مٹی سے۔ تفسیر

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ۔ اور بے شک ہم نے تمہیں پیدا کیا یعنی ہم نے تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا پھر پسندیدہ تمہاری صورت بنائی۔ پروردگار عالم نے حضرت انسان کو خبر دی کہ اسی کی ذات بابرکات نے انسانوں کو تخلیق کیا انسان کے اجسام و صور ترتیب دیے۔ نسل انسانی کا آغاز حضرت آدم سے جو ابوالبشر ہیں فرمایا۔ انسانی تخلیق کسی ارتقائی نظریہ کی پیداوار نہیں ہے جیسا کہ ڈارون کا نظریہ ارتقاء ہے کہ انسان بندر کی ترقی پذیر شکل ہے اور نیز نفس انسانی نسل بندروں سے چلی ہے

پروردگار عالم نے ان سب توہمات فاسدہ و تخیلات جاہلانہ کا ابتدا سے ہی رد فرما کر خلوص حقیقت کی طرف راہنمائی کی ہے کہ تخلیق آدم ہماری قدرت و صناعی کا شاہکار ہے اور ہم نے اسے بہترین خاکہ نقش عطا کیا ہے انسان اپنی تخلیق کے اعتبار سے بہترین مخلوق ہے اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ۔ یقیناً ہم نے انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے پھر ارشاد ہوا ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ پھر تمہاری صورت بنائی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ان اللہ تعالیٰ خلق آدم علی صورتہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اپنی پسندیدہ صورت پر پیدا فرمایا۔ یہ حدیث متشابہات سے

marfat.com

ہے جس پر علماء نے بہت سی توضیحات فرمائی ہیں لفظ صورت اپنے عام معنی پر نہیں ہے بلکہ اس سے مراد انسان کا جبلی طور پر صفات الٰہیہ سے متصف ہونا ہے یعنی انسان صفات الٰہیہ کا مظہر ہے۔

مگر جاننا چاہیئے کہ صفات الٰہیہ غیر متناہی اور غیر حادث ہیں جبکہ انسان کی صفات عکسی مجدد اور حادث ہیں۔ انسان میں یہ صفات ناقص ہیں اور پروردگار ہر نقص سے پاک ہے سبحان ہے۔ یہاں صورت سے مراد خوبیاں ہیں یعنے اولاد آدم علیہ السلام کو بہترین خصلتوں سے مزین کیا ہے۔

ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ

پھر ہم نے ملائکہ سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گرے مگر ابلیس یہ سجدہ کرنے والوں میں نہ ہوا۔

ابلیس شیطان کا نام ہے اور یہ فرشتہ نہیں جن تھا ارشاد ربانی ہے كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ وہ جنات میں سے تھا اور فرشتے نور سے اور جنات آگ سے خلق ہوئے آگ مٹی سے مغلوب ہے۔ آگ کتنی ہی شعلہ بار کیوں نہ ہو جب مٹی ڈال دی جائے تو آگ کی حدت و حرارت و نازت و گرمی ختم ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ انسان کی بڑی جنات پر واضح ہو جاتی ہے اس تفصیل و قصہ آدم میں اللہ تعالے نے تخلیق انسان اور اس کے مقصد کی صراحت کی ہے کہ اللہ نے حضرت آدم کو پیدا کیا اور ان کو اپنی صفات سے مشرف فرما کر نیابت کا تاج پہنایا۔

پس ابلیس نے اپنے پروردگار کے حکم کی نافرمانی کی۔ ابلیس جو کہ بڑا عابد و زاہد تھا نے اس قدر تقرب الٰہی پایا کہ مقربین بارگاہ میں شامل ہو گیا تھا جب فضیلت آدم ظاہر ہوئی تو یہ حسد کے مارے جل گیا۔ اور اس کا حسد نخوت اور غرور بوقت سجدہ آڑے آیا اور اس نے حکم ربانی کو تسلیم کرنے کے بجائے تکبر اور بڑائی کا مظاہرہ کیا جب کہ پروردگار عالم نے اس سے پوچھا۔

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ۔ فرمایا کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا۔

تو اس بے باک اور گستاخ نے جھٹ سے کدورت قلبی کا اظہار یوں کیا۔

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ۔ بولا کہ میں اس سے بہتر ہوں تو نے اسے خاک سے اور مجھے آگ سے پیدا کیا۔

marfat.com

اس کا یہ کہنا خود نظری اور تکبر کا اظہار تھا اور اپنی برتری کے جاہلانہ تصور کے پیش نظر جھگڑنا اثابت اور حسد کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ مٹی رزانت یعنی وزن میں اور اس کے وقار میں افضل ہے اور اس مٹی سے حلم و حیا اور صبر ہے اور یہی مٹی تو اضع و استغفار کی طرف جھکاتی ہے۔

اور آگ میں طیش اور حدت اور بلندی کی طرف میلان ہے اور یہ آمادہ کرتی ہے تکبر کی طرف اور مٹی ملکوں کی تیاری کرتی ہے اور آگ ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے۔ آگ منفذ خبائث و افنا ہے اور مٹی اثبات اور بڑھانے کا سبب ہے مٹی آگ کو بجھا دیتی ہے اور اسے ضائع کر دیتی ہے اور آگ اسے یعنی مٹی کو تلف نہیں کر سکتی۔

یہ وہ فضائل تراب تھے جس سے ابلیس جاہل رہا حتیٰ کہ اس کا قدم فاسد قیاسوں کی طرف پھسل گیا۔ اور اَوَّلُ مَنْ قَاسَ اِبْلِیْسُ یعنی سب سے پہلے جس نے غلط قیاس کیا وہ شیطان ہے یہ قول قیاس کے متعلق آیا اس لیے کہ کسی شے ثابت شدہ پر قیاس کرنا مردود ہے جبکہ نص بھی موید ہو اور شیطانی قیاس امر منصوص پر عناداً تھا۔

تو جب اس سے پوچھا گیا کہ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ تو یہ کہنا چاہیئے تھا کہ فلاں بات نے منع کیا اس کی بجائے احمق بولا انا خیر منہ میں اس سے افضل ہوں۔ گویا جواب کی بجائے خبر دی اپنی فضیلت کی آدم علیہ السلام پر علت فضل کو جواب قرار دیا جو صراحتاً انکار امتثال امر ہے گویا اس نے جواب میں کہا۔ کہ

سجدے سے روکنے والی چیز میری فضیلت تھی جو باعتبار تخلیق آدم علیہ السلام پر مجھے حاصل ہے اور یہ حکم کی تعمیل سے انکار و استبعاد تھا اس سے کہ مجھے مامور بسجدہ ایسے شخص کے لیے جو میرا مثل بھی نہ تھا اس لیے سجدہ ایک فاضل کا مفضول کے لیے خارج عن الصواب ہے گویا حکم الٰہی کی تعمیل کی بجائے قیاس لاطائل کے ذریعہ اس حکم کو غلط قرار دیا۔

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اتر جاؤ یہاں سے مناسب نہیں ہے تیرے لیے کہ تو غرور کرے یہاں تھے ہوئے پس نکل جا تو ذلیلوں میں سے ہے۔

فرمایا اتر جا تو اس سے یعنی جنت سے یا آسمان سے۔ اِهْبِطْ ہبوط سے بنا اس کے معنی اوپر سے نیچے گرنے کے ہیں [illegible] یا آسمان سے ہے۔ اس لیے کہ یہ جملہ قرائن دلالت کرتے ہیں۔ مفسرین

marfat.com

اور متواضعوں کی ہے۔ شیطان فرشتوں کی صورت میں تھا۔ قرب الٰہی کا درجہ رکھتا تھا۔ لیکن انانیت اور حسد اور تکبر نے مردود بارگاہ الٰہی کر دیا۔ یعنی یہ ارشاد ہوا کہ اگر تو تکبر کر رہا ہے تو اتر یہاں سے تجھے حق نہیں پہنچتا کہ اگر تکبر کرے اور پھر اس مقام میں رہے اور ہماری نافرمانی کرے اور نہیں رہے تو نکل یہاں سے تو ذلیلوں سے ہے اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے تیری اہانت ہے اور اس کے تمام دوست تیری مذمت کریں گے اور ہر انسان تیری مذمت کرے گا ہر زبان سے تجھ پر لعنت ہو گی بوجہ تیرے تکبر کے اور اس سے یہ چیز بھی جان لی گئی کہ ذلیلوں کا شیوہ لازمی استکبار ہے۔

قَالَ اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۝ عرض کرنے لگا الٰہی مجھے مہلت دے اس دن تک جب لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔ یہ دن نفخہ صور آنے کا ہے اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا بے شک تو اس وقت تک مہلت میں ہے یعنی نفخہ صور تک۔

نفخہ صور سے مراد نفخہ اولیٰ ہے یعنی ہم تجھے بھی ان بندوں کے زمرے میں داخل کیے دیتے جو نفخہ صور اول تک جئیں گے۔

جب شیطان کو مردود اور راندۂ درگاہ ٹھہرایا تو اس کی آتش غضب اور بھڑکی اس نے اللہ تعالےٰ سے مہلت مانگی پروردگار عالم نے اسے مہلت دیدی اس لیے کہ اس میں مقربین بارگاہ کا امتحان بھی ہو جائے اور اس میں قلوب احباب بھی سمجھ سکیں گے کہ جب ایسا سرکش و متکبر بھی عرض کرنے سے مہلت پا سکتا ہے تو جو اس پاک ذات سے محبت رکھتے ہیں ان کی عرض معروض کیسے رد ہو گی حضرت سعدی نے خوب فرمایا ؎

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب ۔۔۔ گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کجا کنی محروم ۔۔۔ تو کہ با دشمناں نظر داری

اس سوال کی جسارت ابلیس کو باوجود تکبر و غرور اور نافرمانی کے اس وجہ سے ہوئی کہ اسے حلم ذوالجلال کا حال معلوم تھا اور وہ پروردگار کے حلم و رحمت سے واقف تھا اس کا خیال تھا کہ شاید اس حربے سے وہ موت کے عذاب و سختی سے بچ جائے گا مگر قیامت سے پہلے اس کو موت دی جائے گی۔ پھر اس نے پروردگار کے حضور اپنے جوش و انتقام اور حسد و غضب کا اظہار کیا اور کہا۔

قَالَ فَبِمَا اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ کہنے لگا اس وجہ سے کہ تو نے مجھے

marfat.com

کیوں غوی کیا یعنی کس لیے گمراہ کیا یعنی اپنی رحمت سے مایوس کر دیا میں ضرور تاک میں بیٹھوں گا ان کو گمراہ کرنے کے لیے تیرے سیدھے راستہ پر تو ضرور معارضہ کروں گا ان سے تیرے طریقہ اسلام سے اور روکوں گا انہیں جیسے دشمن راہ مارنے بیٹھتا ہے۔ راہ گیروں کے لیے پھر آؤں گا میں ان کے پاس ان کے آگے سے اور شک ڈالوں گا ان کے دلوں میں آخرت کی طرف سے اور پیچھے سے تاکہ دنیا کی رغبت ان کے دلوں میں پیدا کروں اور ان کے دائیں سے تاکہ نیکیوں سے روکوں اور بائیں سے ارتکاب معصیت پر آمادہ کرنے کو۔ اس نے پروردگار کے حضور اپنے جوش انتقام اور حسد و غضب کا اظہار کیا اور کہا کہ میں اولاد آدم کو ہر ممکن طریقہ سے گمراہ کروں گا اور انہیں صراط مستقیم پر چلنے نہ دوں گا۔

ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ۝ پھر میں ضرور آؤں گا ان کے پاس بہکانے کے لیے ان کے آگے اور ان کے پیچھے سے اور ان کے دائیں اور ان کے بائیں سے اور تو نہ پائے گا ان میں سے اکثر کو شکر گذار۔

دشمن کے تسلط اور حملہ کرنے کی جہات چار ہی ہیں ان ہی چہار جہات کا ذکر کیا یعنی جس طریقہ سے گمراہ کرنا اور بہکانا ممکن ہوگا اس جہت سے بہکاؤں گا اور دشمنی کر کے ان کو گمراہ کروں گا پھر آؤں گا ان کے پاس آگے سے یعنی سامنے سے شک ڈالوں گا ان کے دلوں میں آخرت کا اور پیچھے سے تاکہ دنیا کی رغبت ان کے دلوں میں پیدا کروں گا ان کی دائیں طرف نیکیوں سے روکوں گا بائیں طرف سے معصیت کے ارتکاب پر آمادہ کروں گا۔

شقیق بلخی سے مروی ہے کہتے ہیں کوئی صبح نہیں مگر شیطان بیٹھا ملتا ہے چاروں طرف اور کہتا ہے کوئی طرف ذکر اللہ غفور رحیم ہے اور آیہ کریمہ وانی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحا ثم اہتدیٰ پڑھتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور بیشک میں بہت بخشنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا عمل کیا اور پیچھے سے آکر رزق کی کمی کا خوف دفع کرنے کو پڑھتا ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا ع ۱۲۔ اور زمین پر کوئی ایسا چلنے والا نہیں جس کا اللہ کے ذمہ کرم پر رزق نہ ہو۔

اور داہنی طرف سے آکر تعریف کرتا ہوا والعاقبۃ للمتقین پڑھتا ہے اور بائیں طرف سے شہوات کی طرف مائل کرنے کو وحیل بینہم وبین ما یشتہون پڑھتا ہے ع ۱۲

marfat.com

یعنی اور روک دی گئی ان میں اور اس میں جسے چاہتے ہیں۔

آگے ایک لطیف نکتہ فرماتے ہیں کہ بین ایدیہم ومن خلفہم وعن ایمانہم و عن شمائلہم جہات اربع پر اکتفا فرمایا اور من فوقہم ومن تحتہم اوپر نیچے کی دونوں سمتوں کا ذکر نہ فرمایا اس لیے کہ فوق مکان رحمت ہے اور تحت سجدہ کے لیے ہے جو غایت قرب کا موجب ہے۔

دوسرا نکتہ فرماتے ہیں کہ من بین ایدیہم ومن خلفہم میں تو من لائے اس لیے کہ من ابتداء غایت کے لیے ہوتا ہے۔

اور آخر کے دو میں عن ایمانہم وعن شمائلہم میں عن استعمال فرمایا اس لیے کہ عن انحراف پر دلالت کرتا ہے۔

آگے ابلیس کا قول فرمایا اور نہ پائے گا تو اکثر کو شکر گذار یعنی مومن یہ ابلیس نے تو ظن سے کہا تھا مگر اللہ تعالے فرماتا ہے ولقد صدق علیہم ابلیس ظنہ پ۲۲ ع ۸ ۔ اور بے شک ابلیس نے انہیں اپنا ظن سچ کر دکھایا یعنی اس ظن میں کامیاب ہو گیا تو ارشاد ہوا

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۔ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۔ فرمایا نکل جا یہاں سے ذلیل اور راندہ ہوا جس کسی نے پیروی کی تیری ان میں سے یقیناً بھر دونگا جہنم کو تم سب سے۔

یعنی جنت یا آسمان سے نکل جا ذلیل و خوار ہو کر عیب دار راندہ ہوا بعید کیا ہوا رحمت سے۔ قاموس میں ہے ذامر ذأما دھتکار کر نکال دیا۔ رسوا کر دیا۔ جو تیرے پیچھے چلیں گے میں تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔ یعنی ابلیس اور اس کی پیروی کرنے والے۔

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ۔ اور اے آدم (علیہ السلام) رہو تم اور تمہاری بیوی جنت میں۔

جب شیطان کو جنت سے نکال دینے کا حکم دیا اور اللہ تعالے نے بطور عتاب اس سے فرمایا کہ تو اب یہاں سے نکل جا تجھ کو زیبا ہے نہ عادت دنیا میں ذلیل و خوار پھرتا رہ تیرے لیے ہر جگہ پھٹکار ہے۔ تو اور تیری اولاد و متبعین کو دوزخ میں بھر دونگا۔

اس کے بعد فرمایا یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ ۔ اے آدم تم رہو یا مذا نے کرم ہے جو حضرات انبیاء کے لیے ہوتا ہے۔

marfat.com

اُسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ سے آدم تم اور تمہاری زوجہ حوا جنت میں رہو

اسکن۔ واحد حاضر فرمایا جو صرف حضرت آدم علیہ السلام سے خطاب ہے۔ زوج کے معنے جوڑا ہے۔ حضرت حوا آپ کی بائیں پسلی سے پیدا کی گئیں یعنی تیرا جوڑا حضرت حوا جنت میں رہو جنت کو اپنا مسکن بناؤ۔ جنت وہ مخصوص باغ ہے جہاں جزا کے لیے نیک لوگ داخل ہوں گے حضرت آدم کا نکاح جناب حوا سے جنت میں ہوا ان کا مہر نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار درود شریف پڑھنا ہے۔ تفسیر صاوی

فَكُلَا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ اور جنت کے پھل فروٹ جہاں سے چاہو کھاؤ ہر جگہ سے کرو۔ ہر چیز کھانا مگر اس درخت کو پہچان لو اس کو کھانا تو کیا اس کے قریب بھی نہ جانا ورنہ تم دونوں خطا کاروں میں سے ہو جاؤ گے۔

کُلَا تثنیہ فرمایا۔ خاوند بیوی دونوں حقدار ہو۔ کھانے سے مراد پھل وغیرہ ہیں دانہ نہیں کیونکہ جنت میں تو بھوک ہوگی نہ اس کے دفعیہ کے لیے غذائیں۔ یعنی تم کو اجازت ہے کھانے پینے کی اور جہاں چاہو جنت میں رہو جہاں سے چاہو کھاؤ۔ لیکن

لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ۔ لیکن اس درخت کے قریب نہ جانا۔

فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ تم دونوں خطا کاروں میں سے ہو جاؤ گے۔

یعنی حد سے بڑھنے والوں میں سے۔ انبیاء کرام گناہوں سے محروم ہوتے ہیں۔ اولیاء کرام محفوظ۔ گناہ میں عزم ہوتا ہے خطا میں عزم و ارادہ نہیں ہوتا حضرت آدم علیہ السلام کے لیے فرمایا وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا۔ ان کا عزم نہ تھا نسیٔ ان پر بھول ڈال دی گئی اس کی مفصل تفسیر سورہ بقرہ میں بیان ہو چکی ہے۔

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا۔ پھر شیطان نے ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالا تاکہ ان کے پردے کا بدن جو اب تک ان دونوں میں پوشیدہ تھا دونوں پر ظاہر کر دے۔

قاموس میں ہے کہ دل کے اندر پیدا ہونے والا یا شیطان کا ڈالا ہوا ایسا غیر مفید خیال وسوسہ ہے۔

وسوسہ کے لغوی معنی ہلکی آواز کے ہیں کیونکہ زیور میں بھی ہلکی آواز ہوتی ہے اس لیے اس کو وسوسہ کہتے ہیں۔ اصطلاح میں وہ برے خیالات ہیں جو شیطان کی طرف سے انسان کے دل میں

marfat.com

آہٹیں وہ وسوسہ ہیں۔ (خازن)

محاورات: موسوس بکسر واو اور موسوَس بفتح واو وارد ہے اور موسوس لہ اور موسوس الیہ نہیں بولا جاتا جس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ کسی کے دل میں کوئی خطرہ ڈالا گیا اور وسوس کے معنی ہیں کسی کے دل میں اس فعل کو ڈالا جائے جو محض خطرہ ہی نہ ہو۔

فَاَکَلَا مرجع حضرت آدم و حوا ہیں۔ شیطان کا نام ابلیس تھا مردود بارگاہ ہونے کی وجہ سے شیطان ہو گیا کیونکہ حضرت حوا و آدم علیہما السلام کا واقعہ مردود ہونے کے بعد ہوا لہٰذا یہاں شیطان فرمایا گیا۔ شیطان نے وسوسہ حضرت آدم و حوا کے دل میں کیسے ڈالا اس کے بارے میں تین قول ہیں۔

شیطان جنت کے دروازے کے باہر پھرتا رہا جب یہ دونوں سیر کرتے ہوئے جنت کے دروازے پر پہنچے تو اس مردود نے ان کے دل میں وسوسہ ڈال دیا۔

ایک قول یہ ہے کہ ابھی جنت میں شیطان کا داخلہ بند نہیں ہوا تھا اس نے ان سے کلام کیا اور ان کے دل میں وسوسہ ڈال دیا۔

بہرحال شیطان نے ان دونوں پر اپنا داؤ چلا دیا۔ تیسری بات سے ابداء سے اس کا معنی کھولنا ہے لہٰذا مرجع حضرت آدم و حوا ہیں جو آپس میں کبھی ایک دوسرے کے سامنے برہنہ نہ ہوئے تھے تاکہ کھول دے ان کی شرم کی جگہیں یعنی ایسا وسوسہ کرے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ آدم و حوا آپس میں ایک دوسرے کے سامنے برہنہ ہو جائیں۔

اس آیت کریمہ میں اس امر کی دلیل ہے کہ کشف عورت عظائم امور سے ہے اور وہ جسے عورت کہتے ہیں اس کا چھپانا ضروری ہے اور کھولنا ممنوع فرمایا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اس کا کھولنا ہمیشہ سے طبائع انسانی اور عقل میں قبیح اور مذموم سمجھا گیا ہے اور اقتضاء مفہوم سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام نے اس وقت تک ایک دوسرے کا ستر نہ دیکھا تھا۔

وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ

اور کہا کہ منع نہیں کیا تمہیں تمہارے رب نے اس درخت سے مگر اس لیے کہ کہیں نہ بن جاؤ تم دونوں فرشتے یا کہیں نہ ہو جاؤ ہمیشہ زندہ رہنے والوں سے۔

یعنی ابلیس نے حضرت آدم و حوا سے کہا کہ تمہیں تمہارے رب نے جو اس درخت کے پاس جانے سے ممانعت کی ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ کہیں تم دونوں فرشتے نہ ہو جاؤ یا

marfat.com

ہمیشہ جینے والے ہو کبھی نہ مرو گے اور ہمیشہ جنت میں ہی رہو گے۔ یہ اللہ تعالےٰ کو پسند نہیں اس لیے کہ کہیں خیر شر جان لو اور خدا سے مستغنی ہو جاؤ۔ ملکین سے مراد فرشتہ یا فرشتے کے سے اوصاف والا بندہ یعنی اس درخت کے پھل میں یہ تاثیر ہے کہ اس کا پھل کھا لینے والا بندہ یا تو فرشتہ بن جاتا ہے کہ اسے کھانے پینے کی حاجت ہو اور نہ ہی جلدی موت آئے گی اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جنت ہی میں رہیں گے۔

وَقَاسَمَهُمَا اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ۔ اور قسم اٹھائی ان دونوں کے سامنے کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔

یہ قسم شیطان کی قاسم باب مقابلہ ہے جو مسابقت کے لیے ہے۔ کہ ابلیس کی قسم جھوٹی تھی اگر یہ قسم ابلیس کی ایسی صورت میں ہوتی کہ وہ قسم کھاتا اور آدم و حوا اسکی تصدیق کرتے تو قسم دونوں کی طرف منسوب ہوتی لیکن چونکہ ابلیس' میں کی قسم جھوٹی تھی اور اس جھوٹی قسم سے حضرت آدم علیہ السلام کو دھوکا دیا اور پہلی جھوٹی قسم کھانے والوں میں ابلیس ہی کہلایا حضرت آدم علیہ السلام بھول گئے ارشاد باری ہے فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا۔

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ۔ پس شیطان نے نیچے گرا دیا انکو دھوکہ سے

بغوی نے لکھا ہے کہ ابلیس نے دونوں کو فریب دیا۔ عربی محاورہ سے مَازَالَ فُلَانٌ یُدَلِّیْ بِفُلَانٍ بِغُرُوْرٍ۔ وہ اس کو برابر فریب دیتا رہا اور اس سے چکنی چپڑی باتوں سے پیش آتا رہا غرور سے مراد بے حقیقت فریب۔ دَلّٰهُمَا کا مصدر تدلیہ ہے اِدلاء کے معنی نیچے اتارنا ہے شیطان نے ان دونوں کو نیچے گرا دیا۔ یہاں مراتب درجات سے اتارنا مراد نہیں بلکہ مکانی طور پر نیچے اترنا مراد ہے یعنی جنت سے زمین پر اتار دیا۔

شیطان نے حضرت حوا کو دھوکہ دیا۔ حضرت حوا نے حضرت آدم علیہ السلام کو اس کے کھانے کی نسبت دی لیکن اس کا اثر دونوں پر پڑا اس لیے ثنیٰ فرمایا بغرور یعنی دھوکہ سے ابلیس نے جھوٹی قسم کے ذریعہ ان دونوں کو اتار دیا۔ شیطان ہی وہ ہے جس نے سب سے پہلے اللہ کی جھوٹی قسم کھائی۔ (تفسیر خازن)

حضرت آدم علیہ السلام کو اس کا گمان تک نہ تھا کہ کوئی اللہ کی قسم کھا کر جھوٹ کہہ سکتا ہے۔ بنا بریں آپ نے اس کا اعتبار کر لیا اور حقیقت یہ ہے کہ مومن اگر دھوکہ کھا سکتا ہے تو قسم سے ہی کھا سکتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خَدَعَنَا بِاللّٰهِ اِنْ خَدَعَنَا اَحَدٌ یَحْلِفُ بِاللّٰهِ جو ہمیں اللہ کی قسم

marfat.com

کے ساتھ دھوکا دے تو ہم اس کے دھوکہ میں آ گئے ہیں۔

فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ پھر جب دونوں نے چکھ لیا درخت سے۔

ذَاقَ۔ ذوق سے بنا اس کے معنی چکھنا یعنی تھوڑا سا جو گلے سے نیچے اتر جائے۔ شجر و اس درخت کے پھل کھاتا تو جب انہوں نے اس پیڑ کا پھل چکھا اور اس کا ذائقہ محسوس کیا وہ درخت سنبلہ یا گندم کا تھا۔

منجد میں ہے السنبل من الزرع کالبر والشعیر الواحدۃ سنبلۃ والجمع سنابل گندم اور جو الکرم للعنب یہ لغت مخصوص انگور کے لیے ہے۔

بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ۔ تو ظاہر ہو گئیں ان پر ان کی شرمگاہیں اور چپکانے لگے گھنے اپنے بدن پر جنت کے پتے۔

ان کے بدن سے جنت کا لباس اتر گیا۔ وہب بن منبہ کا قول ہے جس کو ابن عساکر اور بیہقی نے نقل کیا کہ دونوں کا لباس نور کا تھا۔

حضرت ابن عباس کا قول ہے جس کو ابن عساکر اور بیہقی نے نقل کیا کہ آدم و حوا کا لباس ناخن کا تھا وہ لباس اتر گیا صرف ناخن رہ گئے۔

جنتی لباس جو جنس اظفار سے تھا یعنی سفید نورانی اور نہایت نرم جسم ظفی للثوب طلیۃ بالاظفار۔ صاف ستھرا کپڑا جسم سے جدا ہو گیا۔ منجد

اس سے قبل دونوں نے ایک دوسرے کو برہنہ دیکھا ہی نہ تھا وَطَفِقَا۔ طفق جعل کے معنی میں آتا ہے يَخْصِفٰنِ۔ خَصْف سے بنا اس کے معنی سینے کے ہیں اسی لیے چمڑا سینے والے کو خصاف کہتے ہیں۔

اپنے پر اپنے بدن پر جنت کے پتے چپکانا شروع کیے جنت کے پتے یا تو انجیر کے پتے تھے یا موز یعنی کیلے کے پتے تھے۔ ایک پتہ پر دوسرا پتہ رکھ کر ستر پوشی فرمانے لگے آپس میں انجیر کے پتے انجیر کے تنکوں سے سیے ہوئے کپڑے کی طرح ہو گئے (خازن)

وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ۔ اور ان کے رب نے دونوں کو ندا دی کہ کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت کے پاس جانے سے منع نہیں کر دیا تھا۔ یہ مرتبہ آدم علیہ السلام کے مطابق مخاطبہ بالعتاب ہوا اور ان کی خطا و نسیان پر تنبیہ کی گئی چنانچہ روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہ

marfat.com

کیا تھا۔ عرض کی بیشک لیکن میں یہ سمجھا کہ دنیا میں کون ہے جو تیری قسم کھا کر جھوٹ بولے تو ارشاد ہوا کہ مجھے میری عزت و جلال کی قسم اب میں تمہیں زمین پر اتاروں گا وہاں تمہاری زندگی محنت و مشقت اور پیشانی کے پسینوں میں گذرے گی چنانچہ آپ کو زمین پر اتار دیا اور آپ کو لوہا گھڑنے کی تعلیم دے کر زراعت اور کھیتی باڑی کا حکم دیا کہ کھیت کو پانی دو پھر کاٹو پھر آٹا پیس کر اسے گوندھو پھر روٹیاں پکا کر کھاؤ۔ خازن آگے ارشاد ہے

وَاَقْسَمَ لَهُمَآ اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ۝ فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا یَخْصِفَانِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۚ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ اور تمہیں نہ کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے دونوں نے عرض کی کہ اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ برا کیا تو اگر تو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں سے ہوں گے۔

قَالَا کا فاعل حضرت آدم و حوا دونوں ہیں رَبَّنَا۔ ربوبیت۔ پروردش رحم و کرم کا ذریعہ ہے یہ کہہ کر پکارا تاکہ رحمت جوش میں آئے اور معافی ہو جائے ظَلَمْنَا۔ ظلم سے بنا۔ اَنْفُس۔ نفس کی جمع ہے یعنی اے ہمارے پروردش فرمانے والے رب بے شک تو نے ہم کو درخت کے قریب جانے سے منع کیا ہم نے اپنی جانوں پر نقصان کیا ہم نے خطا کی ہم دھوکہ کھا گئے

وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا۔ یعنی اے پروردگار اگر تو ہم دونوں کو معافی نہ دے اور ہم سب پر رحم و کرم نہ کرے تو۔

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ خاسرین۔ ہالکین کے معنی میں ہے یعنی نقصان پانے والے ہوں گے۔ معتزلہ کے نزدیک صغیرہ گناہوں کی سزا نہیں دی جائے گی خواہ ان کو معاف نہ کیا گیا ہو بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب رکھتا ہو۔ اس آیت میں ہمارے لیے معتزلہ پر یہ دلیل ہے کہ صغائر بھی اللہ اپنی رحمت سے ہی معاف فرمائے گا نہ صغیرہ گناہ معاف شدہ ہیں جیسا کہ معتزلہ کا عقیدہ ہے۔

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِیْنٍ ۝ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نیچے اترجاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور تمہارے لیے زمین میں ٹھکانا ہے اور نفع اٹھانا ہے ایک وقت تک۔

فرمایا اترو یہ خطاب آدم و حوا کو ہوا لفظ جمع کے ساتھ یا ابلیس بھی اسی وقت اتارا گیا اور اول وہ جنت سے نکالا گیا تھا۔ پھر آسمان سے سب جمع ہو کر اتارے گئے۔ تم میں ایک دوسرے

marfat.com

کا دشمن ہے یعنی تمہارا دشمن ابلیس ہے اور اس کے تم اور تمہیں زمین میں رہنا ہے مستقر سے مراد استقرار یا موضع قرار ہے اور برتنا یعنی وہاں کی زندگی سے انتفاع حاصل کرنا ایک مقررہ مدت کے لیے یعنی تمہاری زندگی کی مدت پوری ہونے تک اب زمین پر رہو۔

ثابت بنانی راوی ہیں کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لے آئے اور وقت وفات آیا تو ملائکہ نے آپ کو اپنے احاطہ میں لے لیا۔ حضرت حوا ان کے گرد پھرنے لگیں۔ پھر آپ نے فرمایا اے میرے رب کے فرشتو مجھے چھوڑ دو یہاں اس لیے کہ آج مجھے وہ مصیبت پہنچی ہے جو تمہیں نہیں پہنچی۔

پھر جب آپ کی وفات ہو گئی تو ملائکہ نے آپ کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا۔ تین بار اور وضو کرکے یعنی خوشبو لگا کر تین کپڑوں میں کفن دیا۔ پھر قبر تیار کی اور سرانداب یعنی لحد میں دفنایا اور آپ کی اولاد کو فرمایا یہ طریقہ تجہیز و تکفین کا ہے آدم علیہ السلام کے بعد سے۔

قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ۔ فرمایا اسی میں زندہ رہو گے یعنی زمین میں اور اسی میں تم مرو گے اور اسی سے تم یوم بعث کو اٹھائے جاؤ گے بروز قیامت حساب کے لیے تاکہ ثواب و عذاب ہو۔

باترجمہ رکوع سوم سورۃ اعراف پ۸

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ۝

اے اولاد آدم بے شک اتارا ہم نے تم پر ایسا لباس جو تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایسا لباس کہ اس سے تمہاری آرائش ہو اور ایک لباس پرہیزگاری کا یہ سب سے بہتر ہے یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت مانیں۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ

اے اولاد آدم (خبردار) فتنے میں ڈالے تم کو شیطان جیسے نکالا تمہارے ماں باپ کو جنت سے اتروا دیے ان کے لباس کہ نظر آئیں انہیں

marfat.com

اِنَّهٗ یَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

ان کی شرم کی چیزیں بے شک وہ دیکھتا ہے تم کو اور اس کا کنبہ وہاں سے کہ تم انہیں نہ دیکھ سکتے بے شک ہم نے کیا شیطانوں کو دوست انکا جو ایمان نہیں لاتے۔

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْهَاۤ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

اور جب وہ کوئی بے حیائی کرتے ہیں تو کہتے ہیں پایا ہم نے اس پر اپنے باپ دادا کو اور اللہ نے حکم دیا ہمیں اس کا۔ فرما دیجئے بے شک اللہ نہیں حکم دیتا بے حیائی کا کیا وہ بات کہتے ہو اللہ پر جس کا تمہیں علم نہیں۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ ۫ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝

فرما دیجئے حکم دیا میرے رب نے انصاف کا اور اپنے منہ سیدھے کرو ہر نماز کے وقت اور عبادت کرو اس کی خالص اسی کا دین ہے جیسے ابتدا کی تمہاری ویسے ہی پلٹو گے۔

فَرِیْقًا هَدٰی وَفَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

ایک فرقہ کو ہدایت کی اور ایک فرقہ پر ثابت ہوئی گمراہی انہوں نے پکڑا شیطانوں کو دوست اللہ کے سوا اور سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝

اے اولاد آدم پکڑو اپنی زینت جب تم مسجد میں جاؤ اور کھاؤ اور پیو اور نہ فضول خرچ کرو بے شک وہ فضول خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

حل لغات رکوع سوم سورۃ اعراف پ۸

یا۔ اے
بنی۔ اولاد
آدم۔ آدم
قد۔ بیشک

marfat.com

انزلنا۔ اتارا ہم نے
سوءاتکم۔ تمہاری شرمگاہیں
و۔ اور
خیر۔ بہتر ہے
تذکرون۔ تم یاد کرو
آدم۔ آدم
الشیطان۔ شیطان
من الجنۃ۔ جنت سے
لیری۔ تاکہ دکھائے
انہ۔ بے شک وہ
و۔ اور
قبیلہ۔ اس کا قبیلہ
ترونہم۔ دیکھتے تم ان کو
اولیاء۔ دوست
و۔ اور
قالوا۔ تو کہتے ہیں
و۔ اور
بہا۔ اس کا
لا۔ نہیں
تقولون۔ تم کہتے ہو
لا۔ نہیں
بلی۔ میرے رب نے
وجوھکم۔ اپنے موتھوں کو
مسجد۔ مسجد کے
مخلصین۔ خالص کر کے
بدا۔ پیدا کیا
لباسا۔ لباس جو
یواری۔ چھپاتا ہے
ریشا۔ زینت
ذالک۔ یہ
من آیت۔ نشانیاں
یذکرون۔ نصیحت پکڑیں
لا۔ نہ
کما۔ جیسا کہ
ینزع۔ چھینتا تھا
ھما۔ ان کو
یری۔ دیکھتا ہے
انا۔ بیشک
للذین۔ ان کا جو
اذا جاء۔ جب
وجدنا۔ پایا ہم نے
اللہ۔ اللہ نے
قل۔ فرمائیے
یامر۔ حکم دیتا
علی۔ اوپر
تعلمون۔ جانتے نہیں
بالقسط۔ انصاف کا
عند۔ نزدیک
ادعوہ۔ پکارو
الدین۔ دین
تعودن۔ لوٹے گے تم
علیکم۔ تم پر
و۔ اور
لباس۔ لباس
ذالک۔ یہ
من آیت۔ نشانیاں
یذکرون۔ نصیحت پکڑیں
لا۔ نہ
یفتننکم۔ فتنہ میں ڈالے تم کو
اخرج۔ نکالا اس نے
عنہما۔ ان سے
سوءاتہما۔ ان کی شرمگاہیں
کم۔ تم کو
من حیث۔ جہاں سے
جعلنا۔ بنایا ہم نے
لا۔ نہیں
فعلوا۔ کرتے ہیں
علیہ۔ اس پر
امر۔ حکم دیا
ان۔ بیشک
بالفحشاء۔ بیحیائی کا
اللہ۔ اللہ کے
ابویکم۔ تمہارے ماں باپ کو
لباسہما۔ ان کا لباس
ھو۔ وہ
لا۔ نہیں
الشیاطین۔ شیطانوں کو
یؤمنون۔ ایمان لاتے
فاحشۃ۔ بے حیائی
آبآءنا۔ اپنے باپ دادا کو
نا۔ ہم کو
اللہ۔ اللہ
ا۔ کیا
ما۔ جو
امر۔ حکم دیا
اقیموا۔ قائم کرو
کل۔ ہر
لہ۔ اس کو
کما بدا
فریقا۔ ایک فرقے کو

marfat.com

ھدی۔ ہدایت کی	و۔ اور	فریقا۔ ایک فرقہ	حق۔ حق ہوئی
علیہم۔ ان پر	الضلٰلۃ۔ گمراہی	انھم۔ بیشک انہوں نے	اتخذوا۔ بنالیا
الشیاطین۔ شیطانوں کو	اولیاء۔ دوست	من دون۔ سوا	اللہ۔ اللہ کے
و۔ اور	یحسبون۔ خیال کرتے ہیں	انھم۔ کہ وہ	مھتدون۔ ہدایت والے ہیں
یا۔ اے	بنی۔ اولاد	آدم۔ آدم	خذوا۔ پکڑلو
زینتکم۔ اپنی زینت	عند۔ پاس	کل۔ ہر	مسجد۔ مسجد کے
و۔ اور	کلوا۔ کھاؤ	و۔ اور	اشربوا۔ پیو
و۔ اور	لا۔ نہ	تسرفوا۔ زیادتی کرو	انہ۔ بیشک وہ
لا۔ نہیں	یحب۔ پسند کرتا	المسرفین۔ زیادتی کرنے والوں کو	

مختصر تفسیر رکوع سوم سورۃ اعراف پ۸

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ ۔ اے اولاد آدم بے شک ہم نے تم پر ایک لباس وہ اتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ جو تمہاری آرائش ہو اور لباس پرہیزگاری کا یہ سب سے بہتر ہے، اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ تم نصیحت مانو۔

شان نزول: زمانہ جاہلیت میں اہل عرب بیت اللہ شریف کعبہ معظمہ کا طواف بالکل ننگے ہوکر کیا کرتے تھے مرد اور عورتیں بالکل برہنہ ہوکر طواف کرتے تھے ان کا کہنا یہ تھا کہ جن کپڑوں میں ہم نے گناہ کئے ہیں ان کپڑوں کے ساتھ ہم طواف نہیں کریں گے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالٰی نے بنی آدم کے لیے تین لباسوں کا ذکر فرمایا ایک لباس تو وہ ہے جو ستر ابدان ہے۔ ایک دوسرا لباس وہ ہے جو موجب تزیین انسان ہے جیسے شیروانی جبہ، کلاہ، صدری، کوٹ، پگڑی۔ یہ دونوں لباس بھی غرض صحیح کے لیے مستعمل نہیں

تیسرا لباس پرہیزگاری فرمایا یہ کپڑے سے نہیں بلکہ جملہ خصائل پسندیدہ اعمال صالحہ سے مرتب ہوتا ہے اسے لباس خیر فرمایا یعنی زیب و زینت کے لباسوں سے یہ بہتر ہے۔

marfat.com

لباس تقوی کے بارے میں مختلف اقوال ہیں قتادہ و سدی کے نزدیک لباس تقوی ایمان ہے حضرت حسن بصری کے نزدیک حیا ہے کیونکہ حیا ہی موجب تقوی ہے۔ حضرت عروہ بن الزبیر نے خشیت اللہ کو لباس تقوی قرار دیا

مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ۔ آیات سے مراد وہ نشانیاں ہیں جو اللہ کی رحمت پر دلالت کر رہی ہیں یاد رکھنے سے مراد اللہ کی نعمتوں کا اقرار کرنا ہے اور برائیوں سے اجتناب ہے۔

پھر بنی آدم کو مخاطب فرما کر پہلے رکوع میں جو شیطان کی عداوت اور عیاری حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ عداوتاً بیان فرمایا تھا اس طرف اشارہ کر کے متنبہ اور ہوشیار کرنے کو اس رکوع میں ارشاد ہوا کہ وہ وساوس شیطان سے اور اغوا اور اس کی مکاریوں سے بچتے رہیں وہ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے فریب کاری کر چکا ہے اور ان کی اولاد سے بھی کبھی درگذر نہ کرے گا۔

پھر یہ بھی ظاہر فرما دیا کہ وہ قوم جن سے ہے اور جنوں کو ایسا ادراک دیا گیا ہے کہ وہ انسانوں کو دیکھتے ہیں اور انسان کو یہ ادراک نہیں دیا گیا کہ وہ جنوں کو دیکھ سکیں چنانچہ حدیث میں ہے کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی راہوں میں پھرا ہوا ہے الشیطان یجری فی الانسان مجری الدم۔

اے اولاد آدم بے شک اتارا ہم نے تم پر وہ لباس یعنی جو کچھ زمین میں ہے وہ آسمان سے ہی نازل ہوتا ہے اس لیے کہ اس کی اصل پانی ہے اور پانی آسمان سے برستا ہے تو اس کی روئی وغیرہ کی نشوونما ہوتی ہے تو کپڑا بنتا ہے اور کپڑے سے لباس تیار ہوتا ہے کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے یعنی ستر عورت کرتا ہے۔

اور ایک لباس وہ ہے کہ تمہاری آرائش ہو لباس زینت میں پرندوں کے پروں سے تشبیہ واستعارہ کر کے ریشاً فرمایا گیا اس لیے کہ پرندوں کا لباس اور ان کی زینت ان کے پر ہیں یعنے ہم نے تم پر دو لباس نازل کیے ایک لباس ستر عورت کا اور دوسرا لباس زینت کا۔ اور خیر الباس لتقوے وہ سب سے بہتر ہے۔ یہاں ذالک فرما کر خبر فرمایا۔ اس لیے کہ ذالک اسم اشارہ سے ہے اور اسم اشارہ کی ضمیر قریب کی طرف ہوتی ہے یعنی لباس تقوی لباس زینت سے بہتر ہے اور پوشاکی سوا ستر سے چونکہ ستر عورت مراد ہے اور وہ فرض ہے اور اوسکے فرض خود تقوی ہے تو لباس تقوی اور لباس ساتر ستر دونوں لباس متیقن ہیں یہ

marfat.com

اللہ کی نشانیوں سے ہے یعنی یہ دلالت ہے فضل الٰہی پر اور رحمت پر جو اس نے اپنے بندوں پر فرمائی اس میں انزال لباس بھی ایک رحمت خاص ہے تاکہ تضیحت، مانیں اور اللہ کی بڑی بڑی نعمتوں کو جانیں یہ آیت علی سبیل الاطراد نازل ہوئی۔ اول بدو سوآت یعنی شرم کی چیزوں کا کھلنا اور اوراق اشجار سے بدن کا چھپانا دکھایا۔ اس کے بعد اپنا احسان ظاہر فرمایا کہ لباس پیدا کیا اور جبکہ غفلت و فاقہ تا دیر سے موجب ذلت ہے اور ستر ابدان پردہ پوشی تقوے میں داخل ہے تو اسے نعمت الٰہی کہنا ہی حق اور احق ہے پھر ارشاد ہوا۔

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ کَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَیْکُمْ مِّنَ الْجَنَّۃِ سے اولاد آدم خبردار تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈال دے جیسے تمہارے والدین کو بہشت سے نکالا۔

یعنی شیطان تمہیں کہیں دھوکہ دے کر گمراہ نہ کر دے اور تم جنت میں داخل نہ ہو سکو جس طرح حضرت آدم علیہ السلام و حوا علیہا السلام پر فتنہ برپا کر کے انہیں جنت سے نکالا۔ اور اتر واسطے ان کے نوری لباس کہ ان کی عار والی چیزیں ان کو نظر آنے لگیں یعنی جب وہ جنت سے باہر آئے تو ان کے یہ نوری لباس علیحدہ ہو گئے اور ان کے جسم مطہر سے نوری لباس اتر گیا چنانچہ حدیث میں ہے کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کے ساتھ گردش کرتا ہے الشیطان یجری من الانسان مجری الدم۔ اس شیطان کا نام قرین ہے جو ہر وقت انسان کے ساتھ رہتا ہے لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کوئی بسم اللہ پڑھ کر قضائے حاجت کو جائے تو شیطان اس کا ستر نہیں دیکھ سکتا۔

دوسرے کا نام خنزب ہے جو عبادات میں وسوسہ ڈالتا ہے۔

تیسرے کا نام ولہان ہے جو بازاروں اور میلوں میں انسان کو وسوسہ ڈالتا ہے۔

یہ سب ابلیس کے قبیلے ہیں

اِنَّہٗ یَرٰىکُمْ ھُوَ وَقَبِیْلُہٗ۔ وہ شیطان تمہیں دیکھتا ہے۔ یہ اس کے فتنہ کی وجہ ظاہر فرمائی اور ڈرایا کہ اس کے فتنہ سے بچنا اس لیے کہ وہ بمنزلہ دشمن کے ہے اور تمہیں ایسی چال سے دھوکہ دیتا ہے کہ تمہیں اس کا شعور بھی نہیں ہوتا اور اس کا کنبہ یعنی اس کی ذریت یا لشکر۔

اثہ کا مرجع شیطان ہے۔ ہر جماعت کو قبیل کہتے ہیں۔ قبیلہ ایک خاندان کو کہتے ہیں روح المعانی حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ قبیلہ سے مراد ابلیس کی اولاد ہے۔

مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَھُمْ۔ کہ تم انہیں نہیں دیکھ سکتے حضرت ذوالنون نے فرمایا اگر وہ تمہیں دیکھتا

marfat.com

ہے اور تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو اس سے مدد چاہو جو اسے بھی دیکھتا ہے اور اسے وہ نہیں دیکھ سکتا اور وہ اللہ کریم ستار و رحیم غفار ہے۔

اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔ بے شک ہم نے بنا دیا ہے شیطانوں کو دوست ان کا جو ایمان نہیں لاتے۔

اس میں اس امر کی دلیل ہے کہ خالق افعال اللہ تعالیٰ ہے خواہ وہ افعال خیر سے ہوں یا شر سے یعنی ہم نے ابلیس اور اس کی ذریت کو ان انسانوں کا دوست اور مددگار بنایا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا۔ اور جب کرتے ہیں کوئی بے حیائی کا کام تو کہتے ہیں کہ پایا ہم نے ایسا ہی کرتے ہوئے اپنے باپ دادا کو اور اللہ نے بھی ہمیں اسی کا حکم دیا۔

فاحشہ اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو حد درجہ معیوب ہو اس میں ہر کبیرہ گناہ داخل ہے اور جب وہ بے حیائی کریں تو کہتے ہیں ہم نے پایا اس پر اپنے باپ دادا کو اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے وہ بے حیائی اور افعال قبیحہ یا گناہ سے کچھ کرتے ہیں جیسے بیت اللہ کا طواف برہنہ ہو کر اور بت پرستی تو ان کا عذر یہ ہوتا ہے کہ ان کے باپ دادا ایسا کرتے تھے تو اسی کی پیروی ہم نے کی اور ہمیں اللہ نے بھی یہی حکم دیا ہے کہ ہم وہی کریں جو ہمارے باپ دادا کرتے رہے اس لیے اگر ہم اس سے نفرت کریں تو اپنے والدین کے خلاف جانے کا جرم ہم پر آئے گا اور یہ عذر باطل ہے اس لیے کہ اس صورت میں جہاں تقلید لازم آتی ہے اور دوسرے افتراء علی اللہ ہے۔ ان کی دوسری دلیل کی تردید اس طرح فرمائی۔

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ آپ فرما دیجئے اللہ حکم نہیں دیتا بے حیائیوں کا کیا ایسی بات لگاتے ہو اللہ پر جو تم نہیں جانتے۔

اس لیے کہ امر کے حکم کی تعلیم کا یہی نتیجہ ہونا چاہئے کہ مامور نیک یعنی اگر یہ نیک بننے کے درجات ہوں جیسا کہ اصول فقہ سے ظاہر ہے۔ کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں یہ استفہام انکاری و توبیخی ہے۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ۔ فرما دیجئے میرے رب نے حکم دیا ہے انصاف کا۔

یعنی عدل کا اور ہر اس بات کا جو ہر عاقل اچھا جانے تو وہ فواحش کا کیسے حکم کرے گا

marfat.com

قسط کے معنی عدل و انصاف بھی اگر یہ مجرد باب سے آئے تو ظلم کے معنی میں آتا ہے یعنی کسی کا حصہ مار لینا ارشاد ربانی ہے وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ظالم لوگ جہنم کا ایندھن ہیں اور جب باب افعال سے ہو تو انصاف کے معنی میں ہوتا ہے ارشاد ربانی ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ یہاں انصاف و عدل کے معنی میں ہے یعنی ہر معاملہ میں عدل و انصاف کرو رب کائنات نے اس کائنات کو عدل کے ساتھ قائم فرمایا ہے ارشاد ربانی ہے اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے یعنی عدل و انصاف کا حکم دائمی اور استمراری ہے اس لیے اس کے بغیر حیات انسانی کا نظم ممکن نہیں مظلوم کو اس کا حق دلانا انصاف کے تقاضے پورا کرنا عدل کی عملی صورت ہے۔

اس کے بعد اخروی زندگی کے انکار کرنے والوں کا رد ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ جیسے اس نے تمہیں نیست سے ہست کیا ایسے ہی بعد موت بھی زندہ فرمائے گا۔ اس سے یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ جب آخر کار اسی کی طرف پلٹنا ہے اور وہی جزاء اعمال کا مختار و مجاز ہے تو طاعات و عبادات اسی کے لیے خالص کرنا ضروری ہے اور وہی ذات مستجمع کمالات ہے کہ جسے چاہے ایمان و معرفت کی توفیق دے اور جسے چاہے گمراہ کرے جیسے کفار و مشرکین کو وہ شیاطین کو اپنا ولی بنا لیتے اور ان کے کہے پر چلتے ہیں۔

پھر آخر میں بنی آدم کو اپنی زینت اختیار کرنے کا حکم ہے اس کے متعلق دو قول ہیں۔

ایک یہ کہ زینت سے مراد لباس ہی ہے۔

اور دوسرا قول یہ ہے کہ زینت سے مراد کنگھی کرنا خوشبو لگانا ہے۔

اس میں عند کل مسجد جو فرمایا اس کے متعلق یہ مسئلہ ہے کہ مسجد میں بہتر ہیئت کے ساتھ نماز کے لیے حاضر ہونا مسنون ہے اور افضلیت اسی میں ہے کہ نماز میں اپنے رب کے حضور جب مناجات کرنے کو حاضر ہو تو عطر کنگھی لگانا مستحب ہے اور ستر پوشی واجب ہے۔

چنانچہ ارشاد ہے کہ

وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔ اور سیدھا کرو اپنے چہرے قبلہ کی طرف ہر نماز کے وقت۔ اَقِيْمُوْا۔ اقامت سے بنا اس کے معنی ہیں سیدھا کرنا۔ وُجُوْهَ۔ وجہ کی جمع ہے اس کے معنی چہرہ ہے عِنْدَ کے معنی پاس کے ہیں۔

اور اپنے منہ سیدھے کرو ہر نماز کے وقت یعنی اپنے منہ سیدھے کرو یعنی قصد کرو

marfat.com

عبادت کا سیدھے اللہ کی طرف اس کے غیر کو اس کے برابر نہ کرتے ہوئے ہر وقت سجدہ کرو اور ہر مقام پر سجدہ میں رہو یعنی دل سے اللہ تعالے کی طرف ہر وقت ہر جگہ جھکے رہنا ہی مومن آدمی کا کام ہے۔

وَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۔ اور اس کی عبادت کرو خالص اس کے بندے ہو کر لیے طاعت و عبادت میں توحید خالص و مخلص اللہ کی طرف ہو کر۔

دعا کے معنی لغوی پکارنا ہے اور اصطلاح میں عبادت کرنا

كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۔ جیسے اس نے تمہارا آغاز کیا کہ بعض کو مومن کو پیدا کیا بعض کو کافر ایسے ہی تم قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں لوٹو گے یعنی جیسے اس نے تمہیں پیدا کیا ویسے ہی وہ تمہیں پھر قبر سے لوٹا کر باہر کرے گا اس میں ان لوگوں پر رد ہے جو بعد مرنے کے قبر سے اٹھنے کے منکر ہیں انہیں بتایا گیا کہ ابتداء تخلیق جس نے کی وہ مرنے کے بعد دوبارہ قبر سے اٹھانے میں کیوں عاجز ہو اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ تمہیں پھر قبروں سے لوٹائے گا تاکہ تمہاری زندگی سابقہ زندگی کے عملوں کا بدلہ دے لہٰذا اسی ذات کی خالصہ عبادت کرو

فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۔ ایک فرقہ کو اللہ نے ہدایت دیدی اور ایک فرقہ گمراہ بنایا اس کے لیے گمراہی ثابت ہوئی اور وہ کافروں کا فرقہ ہے انہوں نے یعنی وہ فرقہ جس پر گمراہی مقدر تھی اللہ کے سوا شیطان کو اپنا والی بنایا یعنی مددگار بنا لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔

فریقًا۔ فریق سے ہے اس کے معنی انسانوں کا ٹولہ ہے یہاں اس سے مراد ایمان و نیک اعمال کی ہدایت ہے۔ ضلالت ان چیزوں سے محرومی کا نام ہے یعنی ازل ہی میں یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ نہ سارے انسان مومن ہوں گے اور نہ سارے کافر

یہ آیت اہل اعتزال پر ہماری دلیل ہے کہ ہدایت اور ضلالت اللہ تعالے کی طرف سے ہے معتزلہ کہتے ہیں ضلالت بندے کی طرف سے ہے مگر آیہ کریمہ میں حق علیہم الضلالۃ آیا ہے جس کے معنی ہی یہ ہیں کہ ان کے لیے گمراہی ثابت و مقرر ہو چکی پھر ارشاد ہے۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ۔ اے اولاد آدم اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ ہر مسجد میں جب بھی نماز پڑھو۔ یعنی اے بنی آدم تم مسجد کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو چنانچہ بالاجماع تفسیر زینت سے وہ لباس مراد لیتے ہیں جس سے ستر عورت ہو جائے مثلاً

marfat.com

ابن عباس کا زینت کی تعریف میں ایک قول یہ ہے کہ کنگھی کرنا اور خوشبو لگانا زینت ہے اور سنت یہ ہے کہ نماز کی اچھی ہیئت بنا کر جائے اس لیے کہ نماز اللہ تعالیٰ سے مناجات ہے تو بوقت مناجات تزئین و تطہر مستحب ہے جیسے ستر عورت عبادت میں واجب ہے اور طہارت شرط۔

اور اخذ زینت فی الصلوٰۃ الخمس کی تفصیل علامہ آلوسی نے جزء ثامن میں اس آیت کے ماتحت بیان فرمائی:

اس آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے جو کہ مسلم شریف میں مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں مرد عورتیں برہنہ ہو کر طواف کعبہ کرتے اور رات میں عورتیں ننگی طواف کرتی تھیں یہ حکم نازل فرما کر ستر عورت لازم قرار دیا گیا آگے ارشاد ہے۔

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ اور کھاؤ گوشت اور چکنائی اور پیو اور حد سے نہ بڑھو یعنی شرع شریف میں جو حرام ہے اس سے باز رہو یا اتنا کھاؤ یعنی بھوک ہو اس سے متجاوز ہونا اسراف ہے بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہیں۔

شان نزول: اس کا یہ ہے کہ قبیلہ بنی عامر زمانہ حج میں اپنی خوراک بہت ہی کم کر دیتے تھے اور گوشت اور چکنائی تو قطعاً استعمال نہ کرتے تھے اور اسے عبادت جانتے اور حج کی تعظیم سمجھتے مسلمانوں نے ان کا یہ رویہ دیکھ کر بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ جب بنی عامر ایسا کرتے ہیں تو ہم پر اس سے زیادہ لازم ہے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو اور وہ یہ ہے کہ سیر ہو کر کھا لینے کے بعد بھی کھاتے رہو یا حرام کی پرواہ نہ کرو اور یہ بھی اسراف ہے کہ جو چیز اللہ نے حرام نہ کی اسے اپنے اوپر حرام کر لو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کھا جو چاہے اور پہن جو چاہے مگر اسراف اور تکبر سے بچتا رہ۔

علامہ آلوسی روح المعانی میں آیہ کریمہ کے ماتحت یہی مضمون مفصل لکھ کر ثعالبی کا ایک قول نقل کرتے ہیں ینبغی للانسان ان یاکل ما یشتہی ویلبس ما یشتہیہ الناس کما قیل۔ لکل ما شئت والبس ما یشتہیہ الناس کل ما شئت والبس ما یشتہیہ الناس

اس کے بعد ایک لطیف حکایت نقل فرماتے ہیں وہو ہذا۔

marfat.com

مامون رشید کے پاس ایک نصرانی طبیب حاذق تھا اس نے علی بن حسین واقدی پر اعتراض کیا تمہارے قرآن میں علم طب سے کچھ نہیں ہے بلکہ علم ہی دو ہیں علم ابدان اور علم ادیان تو علامہ علی بن حسین نے جواب دیا کہ اللہ تعالےٰ نے سارا فن طب نصف آیت میں قرآن کریم کے اندر جمع کر دیا ہے اور وہ یہ ہے کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔

تو طبیب نصرانی بولا مگر تمہارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فن طب میں کچھ نہیں کہا آپ نے کہا ہمارے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی طب کو نہایت مختصر الفاظ میں جمع فرما دیا ہے اور وہ حضور کا یہ فرمان ہے المعدۃ بیت الداء والحمیۃ رأس کل دواء اور بدن کے تمام حصہ کو آتا دے جتنا وہ مانگے یعنی معدہ بیماری کا گھر ہے اور اس کی حفاظت تمام دواؤں کا سر ہے یہ سنکر نصرانی طبیب کہنے لگا تمہارے قرآن اور تمہارے نبی نے طب جالینوس کا تمام خلاصہ بیان فرما دیا اور کچھ بھی نہ چھوڑا۔

با محاورہ ترجمہ رکوع چہارم سورہ اعراف پ۸

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

فرما دیجئے کون ہے جو حرام کرے وہ زینت اللہ کی جو اس نے نکالی اپنے بندوں کے لیے اور پاک رزق سے فرما دیجئے کہ وہ ایمان والوں کے لیے ہے دنیا کی زندگی میں اور روز قیامت تو خالص انہیں کے لیے ہے ایسے ہی ہم مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں اس قوم کے لیے جو علم رکھتی ہے۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

فرما دیجئے کہ حرام تو میرے رب نے بے حیائی ہی کی ہے جو ان میں ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ کہ اللہ کا شریک بناؤ جس کی نے نازل کی کوئی سند اور یہ کہ کہو اللہ پر وہ بات جس کا تم علم نہیں رکھتے۔

marfat.com

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ
لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا
يَسْتَقْدِمُونَ ۝
يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ
مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي ۙ
فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝
وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا
عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا
خَالِدُونَ ۝
فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ
كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ
يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَابِ ۖ حَتَّىٰ
إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا
أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ
قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلَىٰ
أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ۝
قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ
مِن قَبْلِكُم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ فِي
النَّارِ ۖ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ
أُخْتَهَا ۖ حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا ۙ
قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ
أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۖ
قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِن لَّا تَعْلَمُونَ

اور ہر گروہ کے لیے ایک وقت ہے تو جب آئے گا ان کا وقت نہ پیچھے ہوگی ایک گھڑی اور نہ آگے۔

اے بنی آدم اگر تمہارے پاس آئیں رسول تم میں سے پڑھتے ہوئے تم پر میری آیتیں تو جو پرہیزگاری کرے اور اپنے کو سنوار لے تو اس پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ غم۔

اور وہ جو جھٹلائیں ہماری آیتیں اور تکبر کریں ان کے مقابل وہ جہنمی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

تو کون ہے اس سے زیادہ ظالم جس نے اللہ پر افترا کیا جھوٹا یا جھٹلایا اس کی آیتوں کو یہ وہ ہیں کہ ان کے لیے نصیب کا لکھا ہوا کتاب سے یہاں تک کہ آئیں ان کے ہمارے بھیجے ہوئے ان کی جان نکالنے کو تو ان سے کہیں کہاں ہیں وہ جنہیں تم پوجتے تھے اللہ کے سوا تو کہیں وہ گم ہو گئے ہم سے اور گواہی دیں اپنی جانوں پر کہ وہ تھے کافر۔

اللہ فرمائے داخل ہو اس جماعت میں جو تم سے پہلے جن اور انس سے جہنم میں گئی جب داخل ہو کوئی گروہ لعنت کرے اپنے ساتھی پر یہاں تک کہ جب سب جا پڑیں اس میں سب کو پچھلا پہلوں کو کہے اے ہمارے رب انہوں نے ہمیں بہکایا تھا تو انہیں دے عذاب دوچند آگ کا۔ اللہ فرمائے گا ہر ایک کو دوچند ہوگا

marfat.com

وَقَالَتْ اُولٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝

مگر تم نہیں جانتے۔
اور کہیں پہلے پچھلوں سے کہ نہیں تمہیں ہم پر کوئی فضیلت تو چکھو عذاب بدلہ اپنے کیے کا۔

حل لغات رکوع چہارم سورۃ اعراف پ ۸

قل۔ کہو
من۔ کس نے
حرم۔ حرام کی
زینۃ۔ زینت
اللہ۔ اللہ کی
الحق۔ حق
اخرج۔ نکالی اس نے
العباد۔ اپنے بندوں
کے لیے
و۔ اور
الطیبات۔ پاکیزہ چیزیں
من الرزق۔ رزق سے
قل۔ کہو
ھی۔ یہ
للذین۔ ان کے لیے ہیں جو
امنوا۔ ایمان لائے
فی۔ میں
الحیوۃ۔ زندگی
الدنیا۔ دنیا کی
خالصۃ۔ خالص
یوم۔ دن
القیامۃ۔ قیامت کے
کذلک۔ اسی طرح
نفصل۔ کھول کر بیان کرتے ہیں ہم
الایت۔ آیتیں
لقوم۔ ان لوگوں کے لیے
یعلمون۔ جو جانتے ہیں
انما۔ اسکے سوا نہیں کہ
حرم۔ حرام کیا
قل۔ کہو
ربی۔ میرے رب نے
ما۔ جو
ظھر۔ ظاہر ہے
منھا۔ اس سے
و۔ اور
ما۔ جو
بطن۔ باطن ہے
و۔ اور
الاثم۔ گناہ
و۔ اور
بغی۔ بغیر
الحق۔ حق کے
و۔ اور
تشرکوا۔ شریک بناؤ
ما۔ جو
باللہ۔ اللہ کے ساتھ
لم۔ نہیں
ینزل۔ اتاری
سلطانا۔ کوئی دلیل
بہ۔ اسکی
ان۔ یہ کہ
علی۔ اوپر
تقولوا۔ کہو
اللہ۔ اللہ پر
ما۔ جو
لا۔ نہیں
تعلمون۔ جانتے تم
و۔ اور
لکل۔ ہر
امۃ۔ امت کی
اجل۔ مدت ہے
فاذا۔ پھر جب
جاء۔ آجاتی ہے
اجلھم۔ انکی مدت
لا۔ نہیں
یستاخرون۔ پیچھے رہتے

marfat.com

ساعتہ۔ایک گھڑی
و۔اور
یٰبنی۔اے اولاد
یاتینکم۔آئیں تمہارے پاس
یقصون۔جو بیان کریں گے
فمن۔تو جو
فلا۔تو نہیں
لا۔نہ
یحزنون۔غم کھائیں گے
و۔اور
کذبوا۔جھٹلایا
ھم۔وہ
اصحب۔ساتھی
خالدون۔ہمیشہ رہینگے
اظلم۔زیادہ ظالم ہے
افتری۔باندھے
او۔یا
کذب۔جھٹلائے
ینالھم۔پہنچے گا انکو
نصیبھم۔انکا حصہ
اذا جاءتھم۔جب آئینگے
یتوفونھم۔قبض کرنے کو انہیں
قالوا۔کہتے ہیں
ینصرون۔پکارتے تھے
ضلوا۔کھو گئے
علی۔اوپر
کافرین۔کافر
امم۔امتوں کے
من الجن۔جنوں
النار۔آگ کے
لعنت۔تو لعنت کریگا
ادارکوا۔جمع ہو جائینگے
اخرا۔پچھلی

لا۔نہ
اندیت۔وہ جنہوں نے
استکبروا۔تکبر کیا
النار۔آگ کے
فمن۔تو کون
علی۔اوپر
کذب۔جھٹلائے
نصیبھم۔انکا حصہ
جاءتھم۔آئینگے انکے پاس
قالوا۔کہتے ہیں
من دون۔سوائے
عنا۔ہم سے
انفسھم۔اپنی جانوں کے
قال۔کہے گا
فی۔میں
و۔اور
کلما۔جب بھی
اختھا۔اپنی مثل پر
فیھا۔اس میں

لا۔نہ
ادم۔آدم
رسل۔رسول
علیکم۔تم پر
و۔اور
علیھم۔ان پر
یحزنون۔غم کھائیں گے
و۔اور
بایتنا۔ہماری آیتوں کو
اولئک۔یہ لوگ ہیں
فیھا۔اس میں
ممن۔اس سے جو
کذبا۔جھوٹ
اولئک۔یہ لوگ
من الکتب۔کتاب سے حظ۔یہانتک کہ
رسلنا۔ہمارے رسول
اینما۔کہاں ہیں
من دون۔سوائے
عنا۔ہم سے
و۔اور
انھم۔کہ وہ
ادخلوا۔داخل ہو جاؤ
خلت۔گذر چکیں
الانس۔انسانوں سے
دخلت۔داخل ہوگی
حتی۔یہانتک کہ
جمیعا۔سب
فی۔میں
من قبلکم۔تم سے پہلے
فی۔میں
امۃ۔کوئی امت
اذا جاءت
قالت۔کہے گی

یستقدمون۔آگے
اما۔اگر
منکم۔تم میں سے
اتقی۔میری آئیتیں
اصلح۔درست ہو گیا
و۔اور
و۔اور
و۔اور
و۔اور
اصحب۔ساتھی
خالدون۔ہمیشہ رہینگے
افتری۔باندھے
او۔یا
بنالھم۔پہنچے گا انکو
اذا جاءتھم
یتوفونھم۔قبض کرنے کو انہیں
تدعون۔پکارتے تھے
ضلوا۔کھو گئے
علی۔اوپر
کافرین۔کافر
امم۔امتوں کے
من الجن۔جنوں
النار۔آگ کے
لعنت۔تو لعنت کریگا
ادارکوا۔جمع ہو جائینگے
اخرا۔پچھلی

marfat.com

هم - ان کی	لاولهم - پہلی کو	ربنا - اے ہمارے رب	هؤلاء - یہ ہیں جنہوں نے
اضلوهم گمراہ کیا	منا - ہم کو	فاتهم - سو دے تو انکو	عذابا - عذاب
ضعفا - دگنا	من النار - آگ کا	قال - کہے گا	لکل - ہر ایک کے لیے
ضعف - دگنا ہے	و - اور	لکن - لیکن	لا - نہیں
تعلمون - جانتے تم	و - اور	قالت - کہے گی	اولهم - پہلی انکی
لاخرا - پچھلی	هم - ان کی کو	ما - تو نہیں	کان - ہے
لکم - تم کو	علینا - ہم پر	من فضل - کوئی بڑائی	فذوقوا - تو چکھو
العذاب - عذاب	بما - بدلہ اسکا کہ	کنتم - تھے تم	تکسبون - کماتے۔

مختصر تفسیر رکوع چہارم سورۃ اعراف پ ۸

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

فرما دیجئے کون ہے جو حرام کرے اللہ کی وہ زینت جو اس نے نکالی اپنے بندوں کے لیے اور پاک رزق سے۔ فرما دیجئے وہ ان کے لیے ہے جو ایمان لائے دنیا کی زندگی میں اور روز قیامت تو خالص انہیں کے لیے ہے ایسے ہی ہم مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں اس قوم کے لیے جو علم رکھتی ہے۔

خلاصہ تفسیر

آیات بالا میں اس امر کی وضاحت ہے کہ کھانے پینے کی تمام اشیاء حلال ہیں۔ سوا ان کے جن پر شریعت مطہرہ نے حرمت عائد کی ہو۔ اس لیے کہ اصول میں یہ قاعدہ مسلمہ ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے مگر جس پر شارع علیہ السلام نے حرمت عائد کی ہو اور اس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو اور زینت کا لفظ اس لیے فرمایا گیا کہ لباس سامان زینت اشیاء مستعملہ سب پر عادی ہو پھر خوردنی اشیاء کے لیے والطیبت من الرزق فرمایا گیا۔ آیہ کریمہ میں جو حکم ہے وہ اپنے عموم پر ہے۔ ہر کھانے کی چیز اس میں داخل ہے البتہ وہ اشیاء مستثنیٰ ہوں گی جن کی حرمت پر نص وارد ہوئی ہو۔ (خازن)

marfat.com

اس سے توشۂ اصحاب کہف۔ گیارہویں شریف۔ میلاد شریف بزرگان اسلام کی فاتحہ مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی۔ سبیل کی شربت وغیرہ سب جائز ہیں اور مذکورہ اشیاء کو ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہ بدعت ہے۔

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالےٰ جسے حرام فرمائے وہی حرام ہے یا جسے اس کے حبیب پاک منع فرمائیں وہ ممنوع ہے بشرطیکہ اس حدیث کی سند مجروح و مشکوک نہ ہو اصول حدیث کے طور پر جب حدیث مرتبہ صحت حاصل کر لے تو اس کی تعمیل بھی لازم ہے۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ۔ اے محبوب فرما دیجئے کہ جو زینت اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی اس کو حرام کرنے والا کون ہے۔

یعنی اللہ کی وہ زینت کپڑے یا ہر وہ چیز جس سے تجمل حاصل ہو جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے نکالی یا پیدا کی یعنی ان کی افادیت یا آرائش کی لیے پیدا کی جیسے ریشم کے کپڑے۔ بھیڑ کی اون بکری کی کھال وغیرہ یا جو زمین سے نکلے۔ قز اس کیڑے کو کہتے ہیں جو ابریشم بناتا ہے اور اصل ریشم وہی ہے اور یہ پہننا ممنوع ہے۔ مرد کے لیے۔

وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ۔ اور پاک رزق یعنی الطعم لذیذہ نفیسہ اور اشربہ مفرحہ۔

شانِ نزول:۔ یہ ہے کہ اہل جاہلیت جب کسی چیز کو حرام ٹھہرانا چاہتے تو بکری کو بھی حرام کر لیتے اور اس کا گوشت یا چربی۔ گھی حتیٰ کہ دودھ بھی حرام بنا دیتے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا۔ بحیرہ۔ سائبہ۔ وصیلہ عام اس کے نام رکھ کر حکم لگا دیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا جس میں استفہام توبیخی اور انکاری ہے۔ پھر ارشاد ہوا۔

قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ اے محبوب آپ فرما دیجئے کہ وہ ایمان والوں کے لیے حیات دنیا میں خالص ہے یعنی مومنین کے لیے بھی اور مشرکین کے لیے بھی۔ لیکن قیامت کے دن خالص مومنین کے لیے ہے۔ اس دن مشرک اس میں شریک نہیں۔

یہاں اس امر کو واضح کیا گیا کہ اگرچہ دنیا میں جو پاک چیزیں پیدا کی گئی ہیں اصل میں تو وہ مومنین کے لیے ہیں لیکن غیر بھی اس میں شریک ہیں اور قیامت کے دن وہ شریک نہیں اس دن خالص اہل ایمان ہی ان سے متمتع ہوں گے۔

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۔ ایسے ہی ہم مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ

marfat.com

حلال و حرام میں تمیز ہوئے اس قوم کے لیے جو علم رکھتی ہے کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں۔
اس کے بعد فواحش علانیہ و مخفی کی حرمت بیان فرما دی گئی اور حصر انفرار کر کے اسے حرام کیا۔ ہر گناہ یعنی ناحق زیادتی اور شرک سے روکا گیا۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ
فرما دیجئے کہ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں جو ان میں علانیہ ہیں یا مخفیہ۔
فَوَاحِش۔ فاحشہ کی جمع ہے۔ اس کا مادہ فحش ہے اس کا معنی حد سے بڑھ جانا ہے جیسے زنا شراب خوری۔ کم تولنا۔ مَا ظَهَرَ جو برسر بازار علانیہ کیا جائے۔ مَا بَطَنَ مخفیہ گناہ کبیرہ
وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ۔ البغی کے معنی لغۃً زیادتی و ظلم کے ہیں یعنی کسی انسان کا حق مارنا۔ ظلم و تکبر ناحق۔
وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ۔ اور یہ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اتاری گویا یوں ارشاد ہوا کہ تمام فواحش حرام کیے اور ظلم و تکبر اور شرک باللہ۔
وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ اور یہ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کا علم نہیں رکھتے یعنی اللہ پر وہ بناؤ جس کا تمہیں علم نہیں۔ محض افتراء و کذب سے یہ بھی حرام ہے۔
وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ۔ اور ہر گروہ کا ایک وقت ہے یعنی کافروں کے ہر گروہ پر عذاب نازل ہونے کا وقت معین ہے کہ ان کا استیصال اس وقت ہوگا اگر وہ ایمان نہ لائے یہ وعید شدید مکہ والوں کے لیے ہے کہ عذاب نازل ہونے کے لیے اللہ کے نزدیک کوئی وقت معین ہے جیسے کہ پہلی امتوں پر نازل ہوا۔
فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ۔ تو جب ان کا وقت آئیگا ایک گھڑی نہ پیچھے ہوگی نہ آگے۔
یہاں لفظ ساعت کا استعمال ہوا۔ ساعت کا ترجمہ پل ہے جو منٹ کا ساٹھواں حصہ ہے جسے سیکنڈ کہتے ہیں۔ اس لیے محاورہ میں تو اقل قلیل مہلت کے لیے بولتے ہیں وہاں ساعت ہی کہتے ہیں۔
یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ۔ اے بنی آدم اگر آئیں تمہارے پاس رسول تم میں سے۔ یہ اِنْ شرطیہ اور ما مؤکدہ سے بمعنی شرط بیان ہوا۔ یہاں مفسرین کے دو قول ہیں۔
ایک تو یہ کہ رسل سے مراد وہ تمام مرسلین کرام ہیں جو تشریف لا چکے۔

marfat.com

دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے خاص خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جو کافہ خلق کی طرف رسول بنائے گئے اور رسول کی بجائے رسل بصیغہ جمع تعظیماً بیان ہوا اس لئے کہ جمع برائے تعظیم بھی آتی ہے۔

یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ میری آیتیں پڑھتے تم پر یعنی میری کتاب پڑھتے ہوئے تو جو پرہیزگاری کرے شرک سے اور اپنے کو سنوارے اعمال صالحہ سے تو اس پر نہ کچھ خوف ہوگا قطعاً اور نہ کچھ غم۔

یَقُصُّوْنَ قصص سے بنا اس کے معنی بیان کرنا۔ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ۔ مَن سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو انبیاء کرام کی تبلیغ پہنچی۔ اتّقی۔ تقویٰ۔ سے بنا اس کے معنی ڈرنا۔ اصلاح کے معنی نیک کام کرنا۔

وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْهَا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۔ اور جو جھٹلائیں ہماری آیتیں تم میں سے اور ان کے مقابل تکبر کرے یعنی ایمان کے مقام پر اپنے کو بلند سمجھے تو وہ دوزخی ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔

وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا۔ اور جو جھٹلائیں ہماری آیتیں تم میں سے۔

وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْهَا۔ اور ان کے مقابل تکبر کرے ایمان کے مقابل اپنے آپ کو بلند سمجھیں۔ استکبار کے معنی ہیں بڑا جاننا یعنی انہوں نے آیات کریمہ کو قبول کرنے سے تکبر و غرور کیا۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ۔ وہ دوزخی ہیں نار کا معنی دوزخ ہے

هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۔ وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا۔ تو کون ہے اس سے بڑھ کر ظالم جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔

اَظْلَمُ۔ ظلم سے بنا یعنی شنیع ظلم کرنے والا وہ ہے جس نے اللہ پر افترا اور کذب باندھا۔

اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ۔ یا اس کی آیتیں جھٹلائیں یعنی جو ایسی باتیں بنائے جو اللہ نے نہیں فرمائیں۔

اُولٰٓئِكَ یَنَالُهُمْ نَصِیْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ۔ یہی لوگ ہیں کہ پہنچے گا ان کو حصہ ان کا کتاب سے۔ یعنی جس قدر روزی اور عمر اللہ نے ان کے لیے لکھ دی ان کو ملے گی (خازن)

یَنَالُ۔ نیل سے بنا اس کے معنی ہیں پانا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نصیب سے مراد دنیوی عذاب کا حصہ ہے جو ان کے لیے لکھا جا چکا ہے۔

marfat.com

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ - یہاں تک کہ جب آئیں ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے قاصد جو موت دیں گے۔ ملک الموت اور ان کے اعوان۔ حتیٰ غایت مدت کے لیے بیان فرمایا یعنی ملک الموت اور ان کے اعوان ان لوگوں کی عمریں پوری ہونے کے بعد آئیں گے اور ان کی روحیں قبض کریں گے۔ حدیث میں ہے کہ مرنے والا حد نظر سے فرشتہ کو دیکھتا ہے

قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - تو کہتے ہیں کہاں ہے وہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے تھے۔ یعنی تمہارے وہ خدا کہاں ہیں جن کی تم عبادت کرتے تھے اللہ کے سوا تاکہ تم سے اس وقت کی مصیبت دفع کریں۔ دون کے معنی سوا بھی آتا ہے۔

قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا - کہیں گے وہ گم ہو گئے ہم سے ایسے غائب ہو گئے کہ ان کا نام و نشان ہی نہیں اور وہ نظر ہی نہیں آتے۔

وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ - اور گواہی دیں گے اپنی جانوں پر کہ بے شک وہ کافر تھے یعنی اقرار کریں گے اپنے کفر کا۔ یہاں شہدوا تحقیق کے لیے فرمایا گیا۔

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ - فرمایا داخل ہو جاؤ تم ان گروہوں میں کہ بے شک گذر گئے تم سے پہلے جن اور انسان سے آگ میں۔

قَالَ کا فاعل پروردگار عالم ہے۔ اُدْخُلُوْا سے مراد عالم برزخ ہے جس میں حکم ہے کہ ان امتوں سے جا ملو جو کفار کی جماعتیں تم سے پہلے دوزخ میں جا چکی ہیں یعنی بروز قیامت ان کافروں کو افتاں و خیزاں ڈالے گا جاؤ اس جماعت میں جو تمہاری مصاحب تھی تم سے پہلے آگ میں گئیں جن اور انس سے فی النار۔ آگ میں یہ جملہ بھی ادخلوا سے متعلق ہے۔

كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا - جب کبھی داخل ہوگا ایک گروہ تو لعنت کرے گا اپنے ہم جنس پر یہاں تک کہ جب جمع ہو جائیں گے وہ سب اس میں یعنی جب ایک گروہ داخل ہو جائے آگ میں تو دوسرا گروہ لعنت کرے جو ان کے دین پر تھا جیسے مشرکوں پر مشرک لعنت کریں گے۔ یہود یہود پر۔ نصاریٰ نصاریٰ پر۔ مرزائی مرزائی پر یہاں تک کہ جب سب اس میں جا پڑیں یعنی ہم مذہب یا وہ جنہیں پہلوں نے گمراہ کیا تھا اور وہ ان کی پیروی میں گمراہ ہوئے۔ ادّارکوا۔ اصل میں تَدَارَکُوْا تھا جس کے معنی ہوتے ہیں کہ جب پہلوں سے پچھلے ملیں اور جہنم میں جمع ہو جائیں۔ تا کو دال سے بدلا اور ساکن کیا پھر ادغام کر کے ہمزہ وصل لے آئے تو ادّارکوا ہو گیا۔

marfat.com

قَالَتْ اُخْرٰهُمْ لِاُوْلٰهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِّعْفًا مِّنَ النَّارِ ۭ قَالَ لِكُلٍّ ضِّعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۔ تو پچھلے پہلوں کو کہیں گے اے ہمارے رب انہوں نے ہم کو بہکایا تھا یعنے جو ہم سے پیچھے آئے ہوں گے وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تو انہیں دگنا عذاب دے آگ کا۔ اللہ تعالےٰ فرمائے گا کہ ہم نے سب کو دگنا عذاب دیا ہے یعنی جنہوں نے گمراہ کیا اور جو گمراہ ہوئے لیکن تمہیں خبر نہیں کہ عذاب میں سب کو یکساں عذاب ہوتا ہے اس لیے گمراہ ہونا یا گمراہ کرنا جرم سب کا ایک ہی ہے خواہ کسی کے کہنے سے کوئی گمراہ ہوا یا کسی نے گمراہ کیا۔ لہٰذا تم سب کو عذاب اسی طرح دیا جائے گا۔

وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۔ اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے تو تم ہم سے کچھ اچھے نہ رہے یعنی تم میں اور ہم میں کوئی امتیاز نہیں رہا سب مساوی عذاب میں مبتلا ہیں تو کچھ عذاب کا مزہ بدلہ تمہارے کرنے کا بوجہ تمہارے کفر کے یعنی اعمال خبیثہ کا نتیجہ پاؤ۔

یا محاورہ ترجمہ رکوع پنجم سورۃ اعراف پ ۸

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاۗءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝

وہ جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو اور تکبر کیا ان سے ان کے لیے نہیں کھولے جائیں گے آسمان کے دروازے اور وہ نہ داخل ہوں گے جنت میں جب تک سوئی کے ناکے سے اونٹ داخل نہ ہو اور ایسے ہی بدلہ دیتے ہیں ہم مجرموں کو۔

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝

ان کے لیے آگ کا بچھونا ہے اور آگ ہی کا اوڑھنا ہے اور وہ انہیں گھیرے ہوئے ہوگی اور ہم ایسے ہی بدلہ دیتے ہیں ظالموں کو۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۡ اُولٰۗىِٕكَ

اور وہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ہم کسی جان کو تکلیف نہیں دیتے مگر اس کی طاقت،

marfat.com

أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ ۝

تک وہ جنت والے ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے کھینچ لیے بہتی ہوں گی نہریں ان کے نیچے اور کہیں گے سب خوبیاں اس اللہ کو جس نے ہمیں ہدایت کی اس کی اور نہ تھے ہم ہدایت پانے والے اگر اللہ ہمیں راہ نہ دکھاتا بے شک آئے رسول ہمارے رب کے حق لے کر اور ندا ہوئی کہ یہ تمہیں جنت کی میراث ملی بدلہ تمہارے عملوں کا۔

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۭ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور پکارا جنت والوں نے جہنم والوں کو کہ ہمیں تو مل گیا جو وعدہ ہم سے ہمارے رب نے سچا کیا تھا تو کیا تم نے بھی پایا جو وعدہ تمہارے رب نے سچا کیا تھا تو کہے ہاں تو منادی نے پکار دیا بیچ میں کہ لعنت اللہ کی ظالموں پر۔

اَلَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۝ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَي الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّۢا بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْٓا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ۝

جو روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور چاہتے ہیں اس میں کجی اور وہ آخرت سے انکار کرتے ہیں۔ اور ان دونوں کے بیچ حجاب ہے اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے پہچانتے دونوں کو ان کی پیشانیوں سے اور وہ جنتیوں کو پکاریں کہ سلام ہو تم پر نہ داخل ہوئے جنت میں اور وہ اس کی خواہش رکھتے تھے۔

وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور جب پھیری جائیں ان کی آنکھیں جہنمیوں کی طرف کہیں اے رب ہمارے نہ کر ہمیں ظالموں کے ساتھ۔

marfat.com

حل لغات رکوع پنجم سورۃ اعراف پ ۸

ان۔ بیشک
و۔ اور
تفتح۔ کھولے جائینگے
لہم۔ ان کے لیے
لا۔ نہ
حتی۔ یہاں تک کہ
یلج۔ داخل ہو
سم۔ ناکے
الخیاط۔ سوئی کے
نجزی۔ بدلہ دیتے ہیں ہم
المجرمین۔ مجرموں کو
کذلک۔ اسی طرح
الذین۔ وہ جو
الصلحت۔ اچھے
الانہر۔ نہریں
الجنۃ۔ جنت کے
خالدون۔ ہمیشہ رہیں گے
فی۔ میں
تجری۔ چلتی ہیں
قالوا۔ کہینگے
ھدانا۔ ہدایت دی
ما۔ نہیں
ان۔ یہ کہ
نقد۔ بیشک
بالحق۔ حق کے ساتھ
کذبوا۔ جھٹلایا
عنہا۔ اس سے
ابواب۔ دروازے
یدخلون۔ داخل ہونگے
الجمل۔ اونٹ
و۔ اور
لہم۔ انکے لیے
من فوقہم۔ انکے اوپر
غواش۔ اوڑھنا
ظلل۔ سائبان
نجزی۔ بدلہ دیتے ہیں ہم
امنوا۔ ایمان لائے
لا۔ نہیں
وسعہا۔ اسکی طاقت بھر
ھم۔ وہ
نزعنا۔ کھینچ لینگے ہم
ھو۔ انکے میں ہے
الانہر۔ نہریں
للہ۔ اللہ کے لیے
ھدانا۔ اس کی
لنھتدی۔ کہ ہدایت پاتے ہم اگر نہ ہوتا
ھدانا۔ ہمکو
جاءت۔ آئے
و۔ اور
نودوا۔ پکارے جائینگے
ان۔ یہ کہ
بایتنا۔ ہماری آیتوں کو
السماء۔ آسمانوں کے
الجنۃ۔ جنتیں
فی۔ میں
کذلک۔ اسی طرح
من جھنم۔ جہنم کا
غواش۔ اوڑھنا
الظالمین۔ ظالموں کو
و۔ اور
الذی۔ جس نے
و۔ اور
کلف۔ تکلیف دیتے ہم
اولئک۔ یہی ہیں
فیہا۔ اس میں
ما۔ جو
من غل۔ دشمنی
و۔ اور
للہ۔ اللہ کے لیے
و۔ اور
لقد۔ بیشک
رسل۔ رسول
الحمد۔ سب تعریف
ھدانا۔ ہمکو
کنا۔ تھے ہم
ھدانا۔ ہدایت دی
جاءت۔ آئے
و۔ اور
نودوا۔ پکارے جائینگے
ان۔ یہ کہ
اللہ۔ اللہ نے
وعدنا۔ وعدہ کیا ہمارے رب نے
حقا۔ سچ

marfat.com

تلکم۔ یہ
بما۔ بدلے اسکے جو
نادی۔ پکاریگے
النار۔ والوں کو
ما۔ جو
حقا۔ سچ
وعد۔ وعدہ کیا
قالوا۔ کہیں گے
بینھم۔ ان میں
علی۔ اوپر
عن سبیل۔ راہ
عوجا۔ کجی
کافرون۔ منکر ہیں
و۔ اور
یعرفون۔ پہچانتے ہونگے
کلا۔ ہر ایک کو
نادوا۔ آواز دینگے
سلام۔ سلام ہو
ھا۔ اس میں
و۔ اور
اذا۔ جب
ھم۔ ان کی
قالوا۔ کہینگے
مع۔ ساتھی

الجنۃ۔ جنت ہے
کنتم۔ تم
اصحب۔ رہنے والے
ان۔ یہ کہ
قد۔ بیشک
نا۔ ہم سے
وجدتم۔ پایا تم نے
ربکم۔ تمہارے رب نے
نعم۔ ہاں
ان۔ یہ کہ
الظالمین۔ ظالموں کے
اللہ۔ خدا کے
و۔ اور
و۔ اور
و۔ اور
علی۔ اوپر
اصحب۔ جنت
علیکم۔ تم پر
و۔ اور
اذا۔ جب
تلقاء۔ طرف
ربنا۔ اے ہمارے رب
القوم۔ قوم
الظالمین۔ ظالم کا۔

اورثتمو۔ تم وارث ہوئے ھا۔ اس کے
تعملون۔ عمل کرتے تھے
و۔ اور
الجنۃ۔ جنت کے
اصحب۔ دوزخ
وجدنا۔ پایا ہم نے
ربنا۔ ہمارے رب نے
ما۔ جو
حقا۔ سچا
مؤذن۔ آواز دینے والا
اللہ۔ اللہ کی
یصدون۔ روکتے ہیں
یبغونھا۔ چاہتے ہیں اس میں
بالاخرۃ۔ آخرت کے
حجاب۔ پردہ ہوگا
رجال۔ مرد ہونگے
و۔ اور
ان۔ یہ کہ
یدخلوا۔ داخل ہوئے
یطمعون۔ امید رکھتے ہونگے
ابصار۔ آنکھیں
النار۔ والوں کے
تجعلنا۔ ہمیں کر

بینھما۔ ان کے درمیان
الاعراف۔ اعراف کے
بسیمھم۔ انکے نشان سے
الجنۃ۔ جنت والوں کو
لم۔ نہیں
ھم۔ وہ
صرفت۔ پھیری جائینگی
اصحب۔ آگ

مختصر تفسیر رکوع پنجم سورہ اعراف پ ۸

اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْھَا لَا تُفَتَّحُ لَھُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ

marfat.com

حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ؕ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ ۝ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ۝ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی اور ان پر ایمان لانے سے سرتابی کی ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھس جائے اور اسی طرح ہم مجرموں کو سزا دیں گے انکا بچھونا اور اوڑھنا جہنم کا ہوگا اور ایسے ہی ہم ظالموں کو سزا دیں گے۔

خلاصۂ تفسیر

جو اللہ تعالےٰ کی آیتیں جھٹلاتے اور ان پر تکبر کیا کرتے تھے ان کے اعمال اور ان کی روحوں کے لیے ابواب سماء نہ کھولے جائیں گے اس لیے کہ ان کی روحیں اور ان کے اعمال دونوں خبیث ہیں سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کفار کی روحوں کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے کیونکہ ان کی روحیں گندی ہوتی ہیں ان کو اوپر نہیں چڑھایا جائے گا بلکہ نیچے سجین میں پھینک دیا جائے گا۔

امام مالک۔ نسائی اور بیہقی نے حضرت براء بن عازب کی روایت سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس میں کافر کے متعلق حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سیاہ رو فرشتے ان کی روح قبض کرنے کے بعد ٹاٹ میں لپیٹ دیتے ہیں اس سے بدترین بدبو نکلتی ہے جس طرف سے ان کا گذر ہوتا ہے تو وہاں کے فرشتے پوچھتے ہیں کہ یہ گندی روح کون ہے تو اس کی روح قبض کرنے والے فرشتے اس کا نام لے کر بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں کی لاش ہے آخری ساتویں آسمان پر لے جا کر دروازہ کھلوانے کی درخواست کرتے ہیں لیکن دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ الی آخرہٖ اور مومنین کی ارواح کے لیے وہ دروازے کھولے جاتے ہیں۔

ابن جریج فرماتے ہیں کہ آسمان کے دروازے کفار کے اعمال و ارواح کے لیے نہیں کھلتے۔ بلکہ زندگی میں بھی ان کا عمل آسمان پر نہیں جا سکتا۔ تو موت کے بعد ان کی روح کیسے اوپر جا سکتی ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ آسمان کے دروازے نہ کھولے جانے کے یہ معنی ہیں کہ وہ خیر و برکت

marfat.com

اور نزول رحمت سے محروم رہتے ہیں۔

اور کافر کا جنت میں دخول محال ہے جیسا کہ ایلاج جمل سم خیاط میں محال ہے یعنی اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخلہ محال ہے ایسے ہی کافر مشرک کا جنت میں دخول محال ہے تو یہاں ان کا دخول سوئی کے ناکے اونٹ کے داخل ہونے پر موقوف رکھا گیا تو جو بات محال پر موقوف ہو وہ محال ہوتی ہے اس سے بالنص قطعی ثابت ہوا کہ کفار کا بحالت کفر مر کر جنت میں داخل ہونا محال ہے۔

ان کے لیے آگ بچھونا اوڑھنا ہے یعنی ان کے اوپر نیچے آگ ہوگی۔

چنانچہ صاحب روح المعانی فرماتے ہیں۔

وہ جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیتیں جو دلالت کرتی ہیں اصول دین اور احکام شرع پر مثل دلائل وجود صانع اور توحید الٰہی کے اور وہ دلیلیں جو نبوت اور معاد اور مثل اس کے دلالت کرتی ہیں وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا اور ان کے مقابل تکبر کرتے ہیں یعنی ان آیات کریمہ کی تحقیر میں مبالغہ کرتے ہیں اور اس کی طرف توجہ نہیں کرتے التفات کرنے سے پرہیز کرتے بلکہ آنکھیں بند کر کے ان آیتوں کے مطالب و معانی کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اور ان احکام کی لطافت و مقتضیات پر عمل نہیں کرتے۔

ان کے لیے نہ کھولے جائیں گے یعنی ان روحوں کو جب وہ مر جائیں نہ کھولے جائیں گے دروازے آسمان کے جیسے کھولے جائیں گے مومنین کے لیے۔

احمد۔ نسائی۔ حاکم نے یہ حدیث نقل کی اور بیہقی وغیرہ نے اس کی تصحیح کی حضرت براء رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر ملائکہ آتے ہیں اگر وہ مرد صالح ہو تو کہتے ہیں اے پاک نفس نکل جیسا کہ اے نکل تعریفوں کے ساتھ اور بشارت لے روح و ریحان کی جیسا کہ قرآن کریم میں پ ۲۷ ع ۱۶ میں فرمایا وامان کان من المقربین فروح و ریحان و جنت نعیم۔ اور اگر وہ مرنے والا مقربوں سے ہو تو راحت اور پھول اور جنت کے باغ اور رب کی رضا بلا کسی غضب کے تو وہ یہی کہتے رہتے ہیں حتی کہ وہ روح نکل آتی ہے پھر اسے آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور اس کا دروازہ کھلواتے ہیں اور کہا جاتا ہے یہ کون ہے جیسے تم اسے ہو فرشتے کہتے ہیں فلاں کا بیٹا تو وہاں کے فرشتے مرحبا کہہ کر دروازہ کھول دیتے ہیں اور کہتے ہیں تعریفوں اور بشارت روح و ریحان کے ساتھ داخل ہو اور اللہ راضی ہے غضب و غصہ تجھ پر نہیں اور وہ یہ کہتے ہوتے ہیں حتی کہ

marfat.com

اسی طرح یہ روح ساتویں آسمان تک پہنچتی ہے۔

اور اگر مرنے والا بے دین اور برے عمل والا ہوتا ہے تو ملائکہ آکر اسے کہتے ہیں) نکل او روح خبیثہ جسد خبیث سے لوٹ دینے سے برائیوں کے ساتھ اور خرے (جہیم وغساق اور آخر من شکلہ ازواج کی جیسا کہ پارہ ۳۰ ع ۱ میں ہے اِلَّا حَمِیْمًا وَّغَسَّاقًا مگر کھولتا پانی اور پیپ اور اس شکل کے اور جوڑے (پ ۲۳ ع ۱۳) فرشتے اسے یہی کہتے رہیں گے کہ وہ نکالی جائے۔ پھر آسمان کی طرف اٹھائیں اور باب سما کھولنے کو کہیں وہ دریافت کریں کون سے فرشتے بتائیں فلاں۔ فلاں کے بیٹے کی روح تو اسے کہا جائے اسکا آنا اسکی خباثت کی وجہ میں نامبارک ہے جسم خبیث سے آیا لوٹ جاؤ برائیوں کے ساتھ اس کے لیے دروازہ آسمان کا کھل نہیں سکتا پھر وہ آسمان سے قبر کی طرف واپس کیا جائے۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں اس قسم کی حدیثیں بہت ہیں۔

ایک قول ہے کہ ابواب سما اس کے لیے اور اس کے دعا و اعمال کے لیے نہیں کھولا جائیگا جو مکذب آیات ہے یہ حسن اور مجاہد کا قول ہے۔

ابن جریج سے یہ روایت ہے کہ اسکی روح اور عمل کے لیے دروازہ آسمان نہ کھلے گا۔

ایک قول یہ ہے کہ لایصعد لھم کے معنی یہ ہیں کہ اس کے عمل نہ چڑھیں اور نہ اسپر برکت نازل ہو اور آسمان کے دروازے سے ہونا اور اعمال صالحہ اور ارواح طیبہ کے لیے کھلنا نصوص واردہ سے ثابت ہے اور یہ امر ممکن ہے اسکی خبر مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تو اسکی تاویل کرنے کی حاجت نہیں۔

اور آسمان کا کردی ہونا اور خرق والتیام نہ ہونے کا خیال ایسے دلائل سے ہے جو ابھی ناتمام ہیں اس فن کے محققین ابھی تک ہمارے نزدیک بہکے ہوئے ہیں۔

اور اہل سنت جدیدہ خرق والتیام علی الافلاک جائز مانتے ہیں جو ان کے ظاہر کلام سے ثابت ہے۔

اور بعض کا یہ خیال ہے کہ قرآن کریم میں ابواب سما جو آیا ہے اس سے بھی امتناع خرق التیام لازم نہیں آتا۔

اور نہ داخل ہوں گے جنت میں قیامت کے روز حتی یلج الجمل فی سم الخیاط یعنے اونٹ۔ حضرت ابن مسعود سے سوال کیا گیا جمل کے متعلق تو آپ نے فرمایا وہ نر اونٹ ہے

marfat.com

اور حسن نے فرمایا وہ اونٹ کا تر بچہ ہے۔ سوئی کے ناکے میں یعنی سوئی کے چھید میں سے داخل ہونا محال بالذات ہے لہٰذا یہ کفار جنت میں کبھی نہیں جائیں گے۔

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ اور ایسے ہی یعنی مثل اس کے ذلت کا بدلہ مجرموں کو دیتے ہیں یعنی مجرموں کی جنس میں جو داخل ہیں سب کا یہی بدلہ ہے۔

تحقیق لفظ جرم

جرم اصل میں پھل کاٹنے کو کہتے ہیں جبکہ درخت سے توڑیں محاورہ میں کہتے ہیں اَجْرَمَ صَادَ ذَا جُرْمٍ جب پھل پک جائے لیکن عرف میں برے کام میں استعمال ہوتا ہے اور کبھی اچھے کام کو جرم نہیں کہتے۔

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ان کے لیے جہنم میں آگ ہی بچھونا ہے اور آگ ہی اوڑھنا اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں ظالموں کو۔

ان کے لیے جہنم میں بچھونا ہے یعنی فرش ان کے نیچے اور لہٰذا پر تنوین تفخیم ہے اور ان کے اوپر ڈھانپنے ہوئے۔ یعنی غواش غاشیہ کی جمع ہے جو اوپر کو احاطہ کیے ہوتا ہے یعنی انہیں ہر طرف سے دوزخ کی آگ گھیرے ہوگی۔

ابن عباس اور محمد بن کعب قرظی نے فرمایا۔ لحاف کے معنی میں غاشیہ آتا ہے اور لحاف کی طرح وہ انسان کو ڈھانپ لیتا ہے۔

ابن مردویہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت کر کے فرمایا ہر طبقے میں اوپر اور کچھ طبقے نیچے ہیں نہیں معلوم اس کے اوپر کیا ہے اور اس کے نیچے کیا۔ سوا اس کے کہ نیچے کا طبقہ اٹھتا ہے اور اوپر کا طبقہ رکھا رہتا ہے۔ اور پھر وہ دونوں مل کر تنگ ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ نیس زخم میں جیسے ہوتی ہیں اس میں چیدہ کر دے گا۔

اور ایسے ہی یعنی اس کے سزاء شدید دیتے ہیں بدلہ ظالموں کو۔ اس قسم کے لوگوں کو اللہ نے مجرمین فرمایا اور کبھی ظالم کہا اس میں تنبیہ ہے کہ یہ سزا جرم تکذیب آیات میں ہے اور تکبر و عدم التفات پر ظالمین فرما کر دو صفتیں بیان کیں۔ جرم سے جنت سے محروم ہونا اور ظلم کا بدلہ عذاب نار فرمایا

marfat.com

اب یہ بھی سمجھ لیں کہ قرآن کریم میں اسلوب بیان یوں ہے کہ اگر اول عذاب اور کفر کا تذکرہ ہو تو اس کے بعد ثواب اور ایمان والوں کا ذکر فرمایا۔ گویا طریقہ بیان قرآن یہ ہے کہ جہنم کا ذکر اگر اول کیا جائے تو اس کے بعد جنت کا ذکر ضروری ہوگا اور اگر اول جنت یا ایمان کا ذکر ہو تو اس کے بعد جہنم اور کفر کا تذکرہ لازماً آئے گا بنابریں بموجب اسلوب بیان قرآنی چونکہ اول مکذبین آیات کا ذکر ہو چکا تو اب یہ متقین کا تذکرہ شروع ہے حیث قال سبحانہ وتعالیٰ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کیے ہم کسی جان پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے مگر گنجائش بھر وہ جنت والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۔ اور ہم نے ان کے سینوں سے کینے کھینچ لیے ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں ہدایت فرمائی اس کی اور ہم نہ تھے راہ پانے والے اگر اللہ ہمیں راہ نہ دکھاتا۔

نزع کے معنی کسی جمی ہوئی چیز کو ہلا کر اکھیڑنا ہے اسی لیے جانکنی کو بھی نزع کہتے ہیں کہ رگ رگ سے جان کھینچ لی جاتی ہے۔ نفس انسان کو بغض وعناد کھیر سے ہوتا ہے اسی لیے ارشاد فرمایا۔ صُدُوْرِهِمْ۔ اس سے مراد دل اور سینہ ہے۔ غل کا معنی ہے خفیہ طریقہ سے کسی چیز کا داخل ہونا اسی لیے خیانت کو بھی غلول کہتے ہیں اور کینہ فساد حسد جو دل میں ہوا سے غل کہتے ہیں تفسیر کبیر

یعنی مومنین کی آپس میں جو عداوت کینہ وبغض دنیاوی تھے وہ ہم دور فرما کر پاک صاف کر کے جنت میں داخل کریں گے۔ تحتہم سے مراد تحت قبتہا تحتہم ہے۔ انہار دودھ۔ شراب طہور وغیرہ کی مختلف نہریں عطا ہوں گی۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ۔ اور کہیں گے سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں اس کی راہنمائی فرمائی اور اگر اللہ ہماری راہنمائی نہ کرتا تو ہم ہرگز ہرگز ہدایت نہ پاتے۔

اس میں اہل جنت کی شکر گذاری اور خوشی منانے کا ذکر ہے۔

لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ بے شک آئے رسول ہمارے رب کی طرف سے حق لے کر اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہیں میراث ملی

marfat.com

بدلہ تمہارے عملوں کا۔

وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوْا نَعَمْ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۝

اور جنت والے دوزخ والوں کو پکاریں کہ ہمیں تو مل گیا جو وعدہ ہم سے ہمارے رب نے سچ فرمایا تھا تو کیا تم نے بھی پایا جو تمہارے رب نے سچا وعدہ کیا تھا۔ بولیں گے ہاں تو پکارے پکارنے والا بیچ میں کہ اللہ کی لعنت ان ظالموں پر جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور چاہتے ہیں اسے ٹیڑھا اور آخرت سے انکار کرتے تھے۔

بیشک آئے رسول ہمارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ۔ یہ ہم پر لطف الٰہی تھا اور تنبیہ قبول ہدایت کے لیے تو ہم نے ہدایت قبول کی یہ کہیں گے اس خوشی میں جو انہوں نے ہدایت قبول کر کے پایا اور اپنا اعتقاد ظاہر کرنے کے لیے اور ندا ہو کہ یہ جنت تمہیں میراث ملی۔ گویا انہیں کہا جائے اور یہ بشارت دی جائے۔

چنانچہ مسلم شریف میں ایک حدیث ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں تو ایک منادی کرنے والا پکارے تمہارے لیے زندگانی ہے کبھی نہ مرو گے تمہارے لیے تندرستی ہے کبھی بیمار نہ ہو گے تمہارے لیے عیش ہے کبھی تنگ حال نہ ہو گے۔

میراث جو فرمایا وہ یعنی عطا ہے بدلہ تمہارے اعمال کا یہاں اس بخشش کو میراث فرمایا اسلیے کہ وہ جنت کا مستحق کسی عمل کی وجہ سے نہیں ہوا۔ بلکہ وہ محض فضل الٰہی سے ہے جس کا وعدہ طاعات پر فرمایا گیا۔ تو وہ مثل میراث کے ہے جیسے میت کا متروکہ بلا معاوضہ میراث میں ملتا ہے اور وہ خالص بخشش ہوتی ہے۔

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ میں تب سببی ہے۔ لیکن یہ سبب موجب اعطاء جنت نہیں اگرچہ ظاہر معنی میں سبب وہی ہے اعطاء جنت کا عمل مگر جیسے ورثہ کا مالک وارث بلا کسب ہوتا ہے اور نسب اس کا سبب ہوتا ہے ایسے ہی یہاں رضائے الٰہی سبب ہے اعطاء جنت کا۔ بعض کتابوں سے حضور کا یہ ارشاد ملتا ہے لن یدخل الجنۃ احد کم بعملہ ایسے ہی حضور کا فرمان صحیحین میں ہے جو حضرت ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ لن ینجو احد منکم بعملہ۔

اور یہ بھی قول ہے کہ اہل نار کو فرمایا جائے لو کانوا اطاعوا جعلہا اللہ تعالیٰ اثنا للمومنین۔

marfat.com

ابن جریر۔ ابوالشیخ سدی سے راوی ہیں ما من مومن وکافر الاولہ فی الجنۃ والنار منازل مبین فاذا دخل اھل الجنۃ الجنۃ واھل النار النار ورد خلوا منازلھم رفعت الجنۃ لاھل النار فنظروا الی منازلھم فیھا فقیل ھذہ منازلکم لو عملتم بطاعۃ اللہ تعالی ثم یقال یا اھل الجنۃ ذوقوھم بما کنتم تعملون۔

اور پکاریں جنت والے دوزخ والوں کو کہ ہمیں تو مل گیا جو سچا وعدہ ہم سے ہمارے رب نے کیا تھا ثواب کا تو کیا تم نے بھی پایا جو تمہارے رب نے سچا وعدہ کیا تھا۔ عذاب سے اور یہ انہیں بطریق شماتت کہا جائے گا اسے اس نعمت کا اعتراف بھی ہوگا جو اللہ تعالے نے انہیں عطا فرمائی تو کہیں ہاں۔ تو منادی پکار دے ان کے بیچ میں جس کی آواز جنتی جہنمی سب سنیں گے اور وہ منادی ایک فرشتہ ہوگا کہ اللہ کی لعنت ان ظالموں پر جو اللہ کے راستہ سے روکتے ہیں یعنی دین اسلام کے قبول سے روکتے ہیں اور چاہتے ہیں اس سے بھی یعنی دین کے سیدھے راستہ سے بڑھے راستہ کی طرف لے جانا چاہتے ہیں اور وہ آخرت سے یعنی دار الجزاء سے منکر ہیں یعنے وہ دوزخ سے انکاری اور جنت کے منکر ہیں۔

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ۔ اور ان کے اور جنتیوں کے درمیان ایک پردہ ہے اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے کہ دونوں فریق کو ان کی نشانیوں سے پہچانیں گے یعنی جنت دوزخ کے درمیان حجاب دیوار ہوگی جس کا ذکر سورۃ حدید کی آیت میں آچکا ہے تحیث قال اللہ تعالے فضرب بینھم بسور لہ باب ۲۷ ع ۱۸ ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس کا ایک دروازہ ہوگا باطنہ فیہ الرحمۃ وظاھرہ من قبلہ العذاب اس کے اندر کی طرف رحمت اور اسکے باہر کی طرف عذاب ہے۔

اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے۔ وہ عرف کی جمع ہے اس میں استعارہ عرف فرس اور عرف الدیک یعنی مرغ کی کلغی سے ماخوذ ہے۔ اور مردوں سے مراد افاضل ہیں مسلمین یا وہ جنت میں سب کے بعد داخل ہوں اور انکا دخول استواء حسنات وسیئات کی وجہ میں ہوگا۔ یا وہ مرد ہوں جن سے ماں یا باپ راضی نہ ہوں یا اطفال مشرکین مراد ہیں۔

اعراف کے متعلق مفصل تحقیق از روح المعانی

۱۱۔ اس میں وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں وہ اعراف پر ٹھہرے ہونگے

marfat.com

جب اہل جنت کی طرف ان کی نگاہ پڑے گی تو انہیں سلام کریں اور جہنمیوں کی طرف دیکھیں تو کہیں الٰہی ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کر آخر وہ بھی جنت میں داخل کیے جائیں۔

۲:۔ ایک قول یہ ہے کہ جو لوگ جہاد میں شریک ہوئے مگر ان کے والدین ان سے ناراض تھے وہ اعراف میں ٹھہرائے جائیں۔

۳:۔ ایک قول یہ ہے کہ اعراف ان کے لیے ہے جن کے والدین سے ایک ناراض ہو اور ایک راضی۔

ان اقوال سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل اعراف کا رتبہ اہل جنت سے کم ہے۔

۴:۔ مجاہد کہتے ہیں اعراف میں علماء فقراء و علماء ہوں گے اور انکا وہاں قیام اس لیے ہوگا کہ دوسروں کے فضل و شرف کو دیکھیں۔

۵:۔ ایک قول یہ ہے کہ اعراف میں انبیاء کرام ہوں گے اور وہ یہاں تمام قیامت پر نماز کیے جائیں اور یہاں سے ان کے رتبہ عالیہ کا اظہار کیا جائے تاکہ جنتی و دوزخی انہیں دیکھیں اور وہ سب کے حوال ثواب و عذاب کا معائنہ کریں۔

ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب اعراف جنتیوں سے افضل ہیں۔

ان ہر دو قسم کے اقوال میں تناقض نہیں اس لیے کہ ہر طبقہ کے لوگ اعراف میں ٹھہر کر اپنے مقام پر بھیجے جائیں گے۔

۶:۔ ایک قول حضرت حسن بصری سے یہ ہے کہ اعراف میں وہ لوگ ہوں گے کہ نیکیوں کے باوجود ان میں عجب و تکبر ہو۔

۷:۔ مسلم بن یسار کہتے ہیں کہ اعراف ان کا مقام ہے جن پر لوگوں کا قرض ہو۔

۸:۔ ایک قول ہے کہ اہل فترت اعراف میں ہوں

۹:۔ ایک قول ہے کہ مشرکین کے بچے ہوں گے۔

۱۰:۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ فلدار تاجر ہوں گے وہ وہاں رہیں گے۔

۱۱:۔ ایک قول یہ ہے کہ امراء جنت کے مقابلہ میں مساکین جنت کا یہ مقام ہے

۱۲:۔ ابو مسلم سے مروی ہے کہ اعراف ان ملائکہ کا نام ہے جو صورت انسان میں نظر آئیں مگر وہ انسان نہ ہوں گے نہ وہ مرد ہوں گے نہ عورت۔

۱۳:۔ اور ایک قول یہ ہے کہ وہ ایک بلند مقام ہوگا جس سے نیچے کے تمام پہچانے جائیں۔

marfat.com

۱۴:- ایک قول ہے کہ اعراف جبل احد ہوگا چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احد یحبنا ونحبہ واتی یوم القیامۃ یمثل بین الجنۃ والنار یعرض علیہ اقوام یعرفون کلا بسیماھم وھم ان شاء اللہ من اھل الجنۃ یعنی احد ہمیں محبوب ہے اور وہ ہم سے محبت کرتا ہے اور وہ قیامت کے دن جنت اور جہنم کے مابین قائم ہوگا اس پر وہ بیٹھیں گے جو ہر ایک کی پیشانی سے پہچانے جائیں گے اور ان شاء اللہ تعالیٰ وہ اہل جنت ہوں گے

۱۵:- ایک قول ہے کہ اعراف ہی پل صراط کا دوسرا نام ہے۔

اور اس سے زائد تفصیل دیکھنی ہو تو روح المعانی آلوسی میں آیہ کریمہ وعلی الاعراف رجال میں ملاحظہ کریں

اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے کہ دونوں فریق کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے یعنی سعداء و اشقیاء ان کی نشانیوں سے پہچانے جائیں گے۔ مومنین کی علامت چہروں کا نورانی ہونا نظر آئے گا اور کفار کالے چہروں اور نیلی آنکھوں سے پہچانے جائیں گے جسے عربی میں زرق کہا جاتا ہے۔ ازرق یعنی بہت نیلا۔

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ۝ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور پکاریں گے اعراف والے جنتیوں کو سلام علیک کے ساتھ یعنی اعراف والے کہیں تم پر سلام ہو ہم بھی جنت کے سائل تھے یہ تینوں اہل جنت کو اعراف والے کہیں گے جنت میں نہ داخل ہوئے اور وہ اس کی طمع رکھتے تھے انہیں خواہش تھی جنت میں داخل ہونے کی اور جب ان کی آنکھیں دوزخیوں کی طرف پھریں گی تو پکاریں گے پناہ مانگتے ہیں اللہ سے ہمارے ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کر پناہ مانگیں گے اللہ سے اور پھر کر رحمت کی طرف جھکیں تاکہ انہیں جنتیوں کے ساتھ نہ کیا جائے۔

ماخوذہ ترجمہ رکوع ششم سورۃ اعراف پ ۸

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا ۔۔۔ اور پکاریں اعراف والے ان کو جنہیں وہ

marfat.com

يَعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ
جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

ان کی پیشانی سے پہچانیں گے کہیں تمہیں
مستغنی نہ کیا تمہارے جتھے نے اور وہ جو
تکبر کرتے تھے۔

اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ
بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ
وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝

کیا یہ ہیں وہ لوگ جن پر تم قسم کھا کر کہتے تھے
نہ ملے گی انہیں رحمت اللہ کی (ان سے تو) تم
کہا گیا جنت میں داخل ہو نہ تمہیں کوئی اندیشہ
نہ کوئی غم۔

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ
اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا
رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

اور پکاریں دوزخی جنتیوں کو کہ ہمیں اپنے پانی
کا کچھ فیض دو یا اس سے جو کھانے کو اللہ نے
تمہیں دیا کہیں گے بیشک اللہ نے کھانا پینا
دونوں کو کافروں پر حرام کیا۔

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا
وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ
كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا
بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝

جنہوں نے بنایا دین کو کھیل تماشہ اور فریب دیا
انہیں دنیا کی زندگی نے تو آج انہیں ہم بھلا دیں
گے جیسے بھلایا انہوں نے اس دن کا خیال اور
جیسے تھے ہماری آیتوں سے سخت منکر۔

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ
هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

اور بیشک لائے ہم ان کے پاس ایک کتاب
جس میں ہم نے تفصیل سے علم ہدایت و
رحمت دی ایمان والوں کے لیے۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ
تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ
قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ
لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ
فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا
نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

کیا انتظار کر رہے ہیں مگر کہ کیا ہو انجام جس دن
آجائے گا انکا کیا ہوا بول اٹھیں گے جو پہلے
بھولے ہیں بے فکر تھے ہمارے رب کے
رسول حق کے ساتھ تو کیا ہیں ہمارے لیے
کوئی سفارش کرنے والے جو ہماری سفارش
کریں یا ہم دنیا میں واپس لوٹائے جائیں تو اول
کریں خلاف اس عمل کے جو ہم کرتے تھے

marfat.com

شک گمان میں ڈالیں انہوں نے اپنی جانیں
اور بہک گئے جس پر افتراء کرتے تھے۔

حل لغات رکوع ششم سورۃ اعراف پ۸

و۔اور
نادی۔پکاریں
اصحب۔رہنے والے
الاعراف۔اعراف کے
رجالا۔کچھ آدمیوں کو
بسیمھم۔انکے چہروں سے
قالوا۔کہیں گے
یعرفونھم۔پہچانتے ہونگے ان کو
ھنکم۔تمہارے
جمعکم۔تمہارا جتھا
اغنی۔کام آیا
کنتم تستکبرون۔تکبر کرتے تھے
ما۔نہ
ھؤلاء۔یہی
اقسمتم۔کہ قسمیں کھائیں تم نے
و۔اور
ینالھم۔پہنچائیگا انکو
برحمۃ۔اپنی رحمت
ا۔کیا
الجنۃ۔جنت میں
خوف۔کوئی خوف
لا۔نہیں
ادخلوا۔داخل ہوجاؤ
انتم۔تم
علیکم۔تم پر
و۔اور
اصحب۔اہل
تحزنون۔غم کھاؤ گے
و۔اور
النار۔دوزخ
اصحب۔اہل
افیضوا۔گراؤ
علینا۔ہم پر
ان۔یہ کہ
ما۔وہ جو
رزقکم۔رزق دیا تم کو
او۔یا
ان۔بیشک
اللہ۔اللہ نے
قالوا۔کہیں گے
الکافرین۔کافروں کے
علی۔اوپر
لھما۔کھیل
دینھم۔اپنے دین کو
و۔اور
غرتھم۔دھوکہ دیا انکو
لعبا۔تماشہ
الحیوۃ۔زندگی
الدنیا۔دنیا نے
کما۔جیسے
نسوا۔بھول گئے
فالیوم ننسھم۔آج ہم بھولیں گے انکو
ھذا۔اس کی
لقاء۔ملاقات
یوم۔دن
یجحدون۔انکار کرتے
ھا۔جو
کانوا۔تھے
بایتنا۔ہماری آیتوں کا
و۔اور
لقد۔بیشک
جئنھم۔ہم لائے انکے پاس
بکتاب۔کتاب

marfat.com

فصلت۔ کھول کر بیان کیا ہمنے
ھدی۔ ہدایت
یؤمنون۔ ایمان لاتے ہیں
تاویلہ۔ اسکے انجام کا
یقول۔ کہیں گے وہ
من قبل۔ پہلے سے
ربنا۔ ہمارے رب کے
من۔ کوئی
لنا۔ ہمارے لیے
غیر۔ سوا
قد۔ بیشک
ضل۔ بھول گیا
یفترون۔ جھوٹ بناتے

ھل۔ اوپر
رحمۃ۔ رحمت
ینظرون۔ انتظار کرتے
یاتی۔ آئے گا
نسوہ۔ بھول گئے تھے
الذین۔ جو
جاءت۔ آئے
فھل۔ تو کیا
بالحق۔ حق لے کر
شفعاء۔ سفارشی ہے
او۔ یا
الذی۔ اس کے کر
خسروا۔ گھاٹا دیا انہوں نے
عنھم۔ ان سے
ما۔ جو

علو۔ ظلم کے
لقوم۔ ان لوگوں کیلئے جو
الا۔ مگر
تاویل۔ اس کا انجام
ہ۔ اسکو
رسل۔ رسول
لنا۔ ہمارے لیے
فیشفعوا۔ جو سفارش کریں
نرد۔ ہم لوٹائے جائیں
کنا۔ تھے ہم
انفسھم۔ اپنی جانوں کو
د۔ اور
کانوا۔ تھے وہ

مختصر تفسیر رکوع ششم سورۂ اعراف پ۸

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝

اور پکاریں اعراف والے کچھ مردوں کو جنہیں وہ پہچانیں گے ان کی جبیوں سے کہیں گے نہ مستغنی کر سکی تمہیں تمہاری جمعیت اور جو کچھ تم تکبر کرتے تھے۔ کیا یہی ہیں وہ لوگ جن پر تم قسم کھا کر کہا کرتے تھے نہیں حاصل کر سکیں گے یہ اللہ کی رحمت (انہیں تو کہا گیا) جاؤ جنت میں کوئی اندیشہ نہیں تم کو اور نہ کچھ غم۔ اور پکاریں جہنمی جنتیوں کو کہ کچھ فیض کرو ہم پر پانی کا یا اس کا جو اللہ نے تمہیں

marfat.com

رزق دیا۔ کہیں گے بے شک اللہ نے جنت کا کھانا پینا کافروں پر حرام کیا ہے۔ جنہوں نے دین کو کھیل تماشہ بنایا اور دھوکہ دیا انہوں کو دنیا کی زندگی نے تو آج ہم انہیں بھلاتے ہیں جیسا کہ انہوں نے بھلا دیا تھا اس دن کے ملنے کا خیال اور جیسا کہ وہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے۔

خلاصہ تفسیر آیات یہ ہے کہ

اعراف والے جہنم کے کفار میں سے بہت سوں کو ان کے چہروں سے پہچان کر ملامت کریں گے اور کہیں گے تمہارا تکبر اور غرور اور تمہاری جتھ بندی تمہارے کچھ کام نہ آئی تم صہیب و بلال وغیرہ دیکھ کر دنیا میں تحقیر کرتے اور قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ ان پر قسم ہے خدا اللہ کی رحمت نہ ہوگی دیکھو آج انہیں تو مژدہ ہے انکو بے شک اور بے خوفی کا اور ان کو بشارتیں مل گئیں اور جنت میں داخل کر دیے گئے جہنمی اس کا جواب نہ دے سکیں۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب اعراف والے بھی جنت میں داخل ہو جائیں تو جہنمیوں کو بھی طمع ہو۔ تو وہ جنت میں گئے ہوئے اعرافیوں کے لیے بارگاہ رحمت میں عرض کریں الٰہی جنت میں ہمارے رشتہ دار ہیں ہمیں اتنی اجازت دے کہ ہم انہیں دیکھیں ان سے بات کریں۔

چنانچہ اتنی اجازت انہیں مل جائے گی۔ جب وہ جنتیوں کو جو ان کے رشتہ دار تھے ایمان کے بدلے نعمتوں میں دیکھیں اور پہچانیں کہ فلاں فلاں ہمارا رشتہ دار ہے تو پکاریں اور کہیں یہ سر دبانی یہ الفواکہ والطعم لذیذہ سے کچھ ہمیں بھی دو تو جنت والے ان کی سیہ روئی اور پریشان حالی کی وجہ سے انہیں نہ پہچانیں۔ صورتیں بگڑی ہوں گی اور وہ جنتیوں کا نام لے کر پکاریں کوئی کہے باپ کا نام لے کر پکارے کوئی بھائی کو پکارے کہ میں جل گیا مجھ پر پانی ڈالو۔ میں بھوک میں مر رہا ہوں مجھے کچھ کھانے کو دو۔

اہل جنت جواب دیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر جنت کی ہر نعمت حرام کر دی ہے۔ تم نے حرام و حلال میں اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور دعوت پر تمسخر کرتے تھے اور آخرت کو بھول گئے اور اسلام کا تمسخر کرنے لگے۔ اب آج ہم تمہیں بھلا چکے دنیا میں تم نے اس دن کو بھلایا اور آیات

marfat.com

قرآن کا انکار کرتے رہے۔

اب تفسیر نسفی سے پڑھیے (ترجمہ)

اور پکاریں اعراف والے بہت سے لوگوں کو جو کافروں کے سردار ہوں گے پہچانیں گے۔ انہیں ان کے چہروں سے کہیں گے نہیں منفعنی کیا تمہاری جمعیت نے اور مال کثیر اور تمہاری جماعتوں نے یہ ماتافیہ ہے۔ اور وہ جو تم تکبر کرتے تھے یعنے تمہارے استکبار نے جو حق کے ساتھ اور لوگوں کے مقابلہ میں کرتے تھے اور کہتے تھے کیا یہ ہیں وہ لوگ جن پر تم قسمیں کھاتے تھے اور حلف اٹھایا کرتے تھے دنیا میں اس کے مشار الیہ فقراء مومنین تھے۔ مثل صہیب رومی اور سلمان پارسی کے اور مثل ان کی بلال وغیرہ کے کہ ان پر اللہ اپنی رحمت نہ کرے گا یعنی تمہاری قسمیں ہوتی تھیں کہ انہیں اللہ رحمت فرما کر جنت میں داخل نہ کرے گا یہ انکا کہنا بہ نیت تحقیر تھا اس لیے کہ وہ فقراء مومنین سے تھے تو کہا جائے اصحاب اعراف کو داخل ہو جاؤ تم سب جنت میں یہ فرمایا جائے گا اس وقت جبکہ جنتی جہنمی دونوں فریق ان کے چہروں سے پہچان لیے جائیں تو ارشاد ہو تم پر کوئی خوف نہیں اور نہ تمہیں کوئی غم تو اس کے بعد مایوس ہو کر

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۔

جہنمی لوگ پکاریں اہالیان جنت کو کہ ہم پر بھی کچھ فیض کر دو پانی اور اس نعمت سے جو اللہ نے تمہیں رزق سے دیں۔

اس میں اس امر کی دلیل ہے کہ جنت جہنمیوں سے بلند ہوگی اور وہ نیچے سے پکاریں گے اور مانگیں گے پھلوں اور فواکہات سے مایوسی کے عالم میں۔ اس لیے کہ متوقع کچھ مانگتا ہے اس میں ضروری نہیں ہوتا کہ اس کا مانگنا اسے مفید بھی ہو تو جنتی جواب دیں۔

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۔ بے شک اللہ نے کھانا پانی حرام فرمایا ہے کافروں پر۔

یہ جواب ان کی ذلت کی وجہ میں فرمایا جائے اور نہ حرام حلال مشیت الٰہی پر ہے جسے چاہے نہ دے یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے آگے صفت کفار بیان کی۔

اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ وہ کافر جنہوں نے دین کو کھیل تماشہ بنایا اور جو جی میں آیا حلال کر لیا اور جسے جی چاہا حرام بنا دیا اور دنیا کی زندگی نے انہیں فریب دیا اور بھلے

marfat.com

رہے کہ ہمیشہ جیتے ہی رہیں گے تو آج کے دن ہم تمہیں بھلاتے ہیں یعنے چھوڑتے ہیں جیسے بھلایا انہوں نے اس دن کا ملنا اور ہماری آیتوں سے جس طرح انکار کیا۔ یہاں ما موصولہ ہے نافیہ نہیں یَجْحَدُوْنَ۔ جحود سے بنا اس کے معنی ہیں دانستہ انکار کرتے رہے اور اسی انکار پر موت آئی۔ آگے ارشاد ہے۔

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ اور بیشک ہم لائے ان کے پاس ایک کتاب جسے ہم نے مفصل کیا بڑے علم سے ہدایت و رحمت ہے ایمان والوں کے لیے۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ کیا انتظار کر رہے ہیں یہی تاکہ اس کتاب کا بیان کیا ہوا انجام سامنے آئے جس دن اس کا کہا ہوا انجام آئے گا بول اٹھیں گے وہ جو بھلائے بیٹھے تھے پہلے سے کہ بے شک آئے ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی جو ہماری سفارش کریں یا ہم واپس ہو جائیں تو عمل کریں ہم پہلے عملوں کے خلاف بے شک نقصان میں ڈالیں انہوں نے اپنی جانیں اور ان سے کھو گئے جو وہ بہتان و افترا کر رہے تھے۔

خلاصۂ تفسیر

کتاب سے مراد قرآن کریم ہے اور انتظار والے دن سے مراد روز قیامت اور اس دن وہ پکار پڑیں گے کہ ہم نہ قیامت پر ایمان لائے نہ ہم نے قرآن پر عمل کیا تو اگر کوئی سفارشی اتنی سفارش کر دے کہ دنیا میں پھر لوٹا دیے جائیں تو بجائے کفر کے ہم ایمان لائیں اور بجائے معصیت و نافرمانی کے اطاعت و فرمانبرداری کریں مگر نہ انہیں کسی کی شفاعت میسر ہو نہ وہ دنیا میں بھیجے جائیں آج اس افتراء کا حال بالکل کھلا جو کہتے تھے کہ بت خدا کے شریک ہیں اور وہ خدا کے آگے ہمارے سفارشی ہیں آج یوم قیامت انہیں معلوم ہو گیا کہ ان کے سب دعوے محض اوہام باطل تھے۔

ولقد جئنهم بكتاب فصلناه بينا معانيه من الاحكام والمواعظ

marfat.com

مفصلۃ ویضم بکثرۃ قاطبۃ وقیل لہم وللمؤمنین والمراد من الکتاب الجنس وقیل للمعاصرین من الکثرۃ او منہم ومن المؤمنین والکتاب ھو القرآن وتنوینہ للتفخیم وقد نظم بعضہم ما اشتمل علیہ من الانواع بقولہ

حلال حرام محکم متشابہ ۔۔۔ بشیر ونذیر قصۃ عظۃ مثل

روح المعانی (ترجمہ)

اور بیشک ہم لائے ان کے پاس ایک کتاب جسے ہم نے مفصل کیا واضح کیا معنی میں عقائد واحکام اور نصائح سے اور فصلناہ میں جو ضمیر ہے وہ مطلقاً کفار کی طرف ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ کفار اور مومنین دونوں کی طرف ہے اور کتاب وہ قرآن کریم ہے اس پر تنوین تفخیم کے لیے ہے۔ اور اس پوری تفصیل کو بعض محققین نے ایک شعر میں بیان کیا وہ یہ ہے کہ قرآن میں ہے حلال وحرام اور محکم ومتشابہ بشارت نذارت قصہ وعظ ومثالیں ہیں (روح المعانی)

اب تفسیر نسفی سے پڑھیئے۔

ولقد جئناھم بکتاب فصلناہ مبینا حلالہ وحرامہ ومواعظہ وقصصہ وعلی العالمین بکیفیۃ تفصیل احکامہ ھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون ھل ینظرون ینتظرون الاتاویلہ الاعاقبتہ امرہ وما یؤل الیہ من تبیین صدقہ وظہور صحۃ ما نطق بہ من الوعد والوعید یوم یاتی تاویلہ یقول الذین نسوہ من قبل ترکوہ واعرضوا عنہ قد جاءت رسل ربنا بالحق ای تبین وعلموا انہم جاءوا بالحق فاقروا حین لا ینفعہم فہل لنا من شفعاء فیشفعوا لنا او نرد فنعمل غیر الذی کنا نعمل ہل شفیع لنا شافع او ہل نرد فنعمل غیر الذی کنا نعمل قد خسروا انفسہم وضل عنہم ما کانوا یفترون ما کانوا یعبدون من الاصنام (تفسیر نسفی) ترجمہ

اور بے شک لائے ہم ان کے پاس ایک کتاب جسے ہم نے مفصل کیا یعنی حلال وحرام اور تعلیم اور نصیحت دی اور قصے سنائے۔ ایک بڑے علم سے جو تمام رسولوں کا ہے اور اس میں اس کی حقیقتیں ہیں۔ احکام کی تفصیل ہے۔ ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے کیا انتظار کر رہے ہیں کافر اس بات کے منکر ہیں مگر یہی نا کہ اس کتاب کا بتایا ہوا انجام سامنے آئے یعنی انجام کار اور جو اس کا بدلہ ہو اور اس بیان کی سچائی اس کے ظہور سے اور وعدہ وعید پورا ہو جس دن اس کا بتایا ہوا انجام واقع ہو جائے گا تو بول اٹھیں گے وہ جو اسے پہلے سے بھلا بیٹھے تھے یعنی احکام قرآن چھوڑے ہوئے

marfat.com

اس سے اعراض کر رہے ہیں کہیں گے بیشک آئے ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ اور صحیح نکلا بیان اور روشن ہو گیا تو اقرار جب کریں گے جب ان کا اقرار انہیں نفع نہ دے گا تو کیا ہیں ہمارے کوئی سفارشی جو ہماری سفارش کریں یا ہم لوٹا دیے جائیں کوئی ایسا سفارشی ہو کہ ہماری سفارش کرے یا ہمیں دنیا کی طرف لوٹا دے تو پہلے کاموں کے خلاف کام کریں بیشک انہوں نے اپنی جانیں نقصان میں ڈالیں اور ان سے ان کے افترا و کذب کھو گئے یعنے فرضی خداؤں کی پوجا اور بت پرستی۔

باتحاورہ ترجمہ رکوع ہفتم سورہ اعراف پ۸

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شایان شان ہے ڈھانپتا ہے رات دن کو ایک دوسرے سے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور ستارے بنائے سب اس کے حکم کے ساتھ مسخر ہیں خبردار اس کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا برکت والا ہے اللہ پالنے والا جہان بھر کا۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

اپنے رب سے مانگو گڑگڑا کر اور آہستہ بیشک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور نہ فساد کرو زمین میں اس کے سنورنے کے بعد اور اس سے مانگو ڈرتے اور طمع کرتے بے شک اللہ کی رحمت قریب ہے نیک لوگوں کے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ حَتّٰى اِذَا اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ

اور وہی ہے کہ بھیجتا ہے ہوائیں مژدہ دیتی اس کے رحمت سے حتی کہ جب اٹھا لائیں بادل بھاری چلاتے ہیں ہم اسے کسی مردہ شہر کے لیے

marfat.com

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ
نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

پھر اس سے اتارا پانی پھر نکالے اس سے ہر
قسم کے پھل اسی طرح نکالتے ہیں ہم مردوں کو
تاکہ تم نصیحت حاصل کرو

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ
رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا
نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ
لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝

اور جو اچھی زمین ہے اس سے نکلتا ہے سبزہ
اس کے رب کے حکم سے اور جو خراب زمین
ہے اس سے نہیں نکلتا مگر تھوڑا بمشکل ایسے
ہی پھیرتے ہیں ہم آیتیں ان کے لئے تاکہ شکر
گذار ہوں۔

حل لغات رکوع ہفتم سورۃ اعراف پ۸

ان بے شک	ربکم۔ تمہارا رب	اللہ۔ اللہ ہے	الذی جس نے
خلق۔ پیدا کیے	السموات۔ آسمان	و۔ اور	الارض۔ زمین
فی۔ میں	ستۃ۔ چھ	ایام۔ دن کے	ثم۔ پھر
استوی۔ قرار پکڑا	علی۔ اوپر	العرش۔ عرش کے	یغشی۔ ڈھانپتا ہے
اللیل۔ رات	النہار۔ دن کو	یطلبہ۔ پیچھا کرتا ہے اسے	حثیثا۔ جلدی
و۔ اور	الشمس۔ سورج	و۔ اور	القمر۔ چاند
و۔ اور	النجوم۔ ستارے	مسخرات۔ تابع ہیں	بامرہ۔ اس کے حکم
الا۔ خبردار	لہ۔ اسی کی	الخلق۔ مخلوق ہے	
و۔ اور	الامر۔ حکم	تبارک۔ برکت والا ہے	اللہ۔ اللہ
رب۔ رب	العلمین۔ جہانوں کا	ادعوا۔ پکارو	ربکم۔ اپنے رب کو
تضرعا۔ عاجزی	و۔ اور	خفیۃ۔ آہستگی سے	انہ۔ بیشک وہ
لا یحب۔ پسند کرتا	المعتدین۔ حد سے بڑھنے والوں کو		
و۔ اور	لا۔ نہ	تفسدوا۔ فساد کرو	فی۔ میں
الارض۔ زمین کے	بعد۔ بعد	اصلاحہا۔ اسکی درستی کے	و۔ اور

marfat.com

ادعو۔پکارو
طمعا۔امید سے
قریب۔قریب ہے
الذی۔وہ ہے جو
یبین۔کھولے
اذا۔جب
سقنا۔چلاتے ہیں ہم
فانزلنا۔پھر اتارتے ہیں
بہ۔اس کے ساتھ
یخرج۔نکالے گا
و۔اور
نبات۔اسکی سبزی
للذی۔وہ جو
لا یخرج۔نہ نکلے
الا نکدا۔تھوڑی سی
لقوم۔اس قوم کے لیے
یشکرون۔جو شکر کریں

و۔اور
اللہ۔اللہ کی
ھو۔وہ
یشرا۔خوشخبری
بین یدی۔آگے
سحابا۔بادل
بلد۔واسطے شہر
الماء۔پانی
الثمرات۔پھل
لعلکم تذکرون۔تاکہ تم
الطیب۔اچھے
ربہ۔اپنے رب سے
لا۔نہیں
کذلک۔اسی طرح
نصرف۔پھیرتے ہیں ہم

و۔اور
الریاح۔ہواؤں کو
رحمتہ۔رحمت کے
ثقالا۔بھاری
میت۔مردہ کے
فاخرجنا۔تو نکالتے ہیں
کذلک۔اسی طرح
نصرف۔پھیرتے ہیں ہم
یخرج۔نکلتی ہے
و۔اور
یخرج۔نکلتی
نصرف۔پھیرتے ہیں ہم

خبث۔بری ہے
نکدا۔تھوڑی سی
لقوم۔اس قوم کے لیے
یشکرون۔جو شکر کریں

مختصر تفسیر رکوع ہفتم سورۃ اعراف پ ۸

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝

بے شک تمہارا پالنے والا اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے۔ پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اسکی شایان شان ہے ڈھانپتا ہے رات دن کو ایک دوسرے کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو پیدا کیا اس کے حکم میں دبے ہوئے ہیں

marfat.com

خبردار اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا برکت والا ہے اللہ پالنے والا سارے جہان کا اپنے رب سے مانگو گڑگڑا کر اور آہستہ بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

خلاصۂ تفسیر

بے شک اللہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان اور زمین مع ان تمام اشیاء کے جو ان میں ہیں چھ دن میں پیدا فرمائے جیسا کہ دوسری جگہ آیہ کریمہ میں تصریح فرما دی گئی۔ ولقد خلقنا السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام۔ البتہ ہم نے پیدا کیے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے چھ دن میں اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ چھ دن سے مراد مقدار مدت ہے اور چھ کا عدد ایام کی قید کے ساتھ فرمانا بہ تقاضائے حکمت ہے ورنہ وہ قادر مطلق اگر چاہتا تو ایک لمحہ گذرنے سے بھی قبل تخلیق فرما دیتا۔ لیکن اس سے اپنے بندوں کو کاموں میں تدریج اختیار کرنے کا سبق دیا گیا ہے پھر چھ دن سے مراد یہ چھ دن نہیں ہو سکتے بلکہ یہ چھ دن دنیا کے چند دنوں کی تعداد ہے۔ اس لیے کہ دن تو اس وقت تھے نہیں اس لیے کہ جب سورج نہ تھا نہ چاند نہ ستارے تو یہ چھ دن اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے سمجھ میں آنے کے لیے فرمایا ہے ورنہ وہ علام الغیوب ہی جانتا ہے کہ یہ چھ دن کیسے اور کتنی مدت کے تھے۔

پھر ارشاد ہوا ثم استوی علی العرش لغتی معنی تو یہ ہوتے ہیں کہ پھر عرش پر استوا فرمایا اور یہ استواء بھی ہمارے سمجھانے کے لیے مستعمل ہوا۔ بہرحال استواء فرمانا بھی وہی ہے جو اسکی شایان شان ہے۔

متقدمین فرماتے ہیں کہ استواء متشابہات سے ہے جس کے متعلق ہمیں ایمان لانے کا حکم ہے اور اس سے جو مراد ہے وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور جو بھی مراد ہے وہ حق ہے۔

حضرت امام ہمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں استواء معلوم ہے اور اسکی کیفیت مجہول اور اس پر ایمان لانا واجب۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے اس کے معنی میں نہایت جامع الفاظ استعمال فرمائے چنانچہ فرماتے ہیں اس کے معنی یہ ہوں گے کہ آخرت کا خانہ عرش پر جا ٹھہرا۔ واللہ اعلم بامر اراد کتابہ۔

marfat.com

پھر ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ میں دعا کے معنی ہیں اللہ تعالے سے خیر طلب کرنا۔ اور یہ داخل عبادت ہے کیونکہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو عاجز محتاج اور اپنے قادر حقیقی کو معنی حقیقی قادر و حاجت روا الحق کرتا ہے۔ حدیث شریف میں حضور نے فرمایا الدعاء مخ العبادۃ دعا عبادت کا مغز ہے۔ تضرع سے اظہار عجز و خشوع مراد ہے اور آداب دعا میں یہ ہے کہ بارگاہ سمیع و علیم میں دعا آہستہ ہونی چاہیئے۔

حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آہستہ دعا کرنا علانیہ دعا کرنے سے ستر درجہ زیادہ افضل ہے۔

اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ عبادت میں اظہار افضل ہے یا اخفاء

بعض اس طرف ہیں کہ اخفاء افضل ہے اسلیے کہ وہ ریا سے محفوظ ہے۔

بعض اس طرف گئے ہیں کہ اظہار افضل ہے اس لیے کہ اس سے دوسروں کو رغبت عبادت پیدا ہوتی ہے۔

ترمذی شریف میں ہے کہ اگر آدمی اپنے نفس پر ریا کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس کے لیے اخفاء زیادہ بہتر ہے۔

بعض کہتے ہیں اگر قلب صاف ہو اور اندیشہ ریا نہ ہو تو اظہار افضل ہے۔

بعض فرماتے ہیں کہ فرض عبادتوں کے ادا میں اظہار افضل ہے۔ فرائض نیچگانہ مسجد میں ادا کرنا افضل ہے۔

زکوٰۃ کا ظاہر کرکے ادا کرنا افضل ہے۔

البتہ عبادات نافلہ خواہ وہ نماز ہو یا صدقہ وغیرہ ان میں اخفاء افضل ہے۔ کما قال الالوسی فی روح المعانی

اور دعا کے متعلق یہ تصریح ہے کہ اس میں حد سے بڑھنا ممنوع ہے اور تجاوز عن الحد کئی طرح ہوتا ہے منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ دعا میں چیخ کر بلند آواز سے پکارے لوگوں کو دکھانے کے لیے گڑگڑائے تاکہ اسے متضرع کہا جائے یہ ممنوع ہے۔

اور فساد فی الارض سے مراد کفر و معصیت ہے یا ظلم و جور سے کسی کا حق دبا لینا ہے۔

اور بعد اصلاحہا اس لیے فرمایا کہ انبیاء کرام کے تشریف لانے سے پہلے لوگ اخلاق رذیلہ اور اعمال خبیثہ لوگوں سے چھڑائے اور عادات ذمیمہ سے ان کی اصلاح فرمائی۔ دعوت حق دے کر انہیں توحید کی طرف مائل کیا۔ احکام خداوندی پہنچا کر انہیں پابند بنایا۔ اس اصلاح کے بعد بھی اگر معصیت

marfat.com

شعاری اور خباثت و شماری میں ساعی ہو تو وہ ہی فساد فی الارض کا مرتکب ہے۔ اور اس سے منع فرمایا۔

اب تفسیر نسفی سے ان آیات کا مفہوم سمجھئے۔ (ترجمہ)

بے شک تمہارا پروردگار اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے آسمان اور زمین کے پیدا فرمانے کا ارادہ چھ دن میں کیا معراج سب چیزوں کے جو زمین و آسمان میں ہیں اسکی تفصیل حم سجدہ کے دوسرے رکوع میں ہے حیث قال۔

ثم استوی الی السماء وھی دخان فقال لھا وللارض ائتیا طوعا او کرھا قالتا اتینا طائعین فقضاھن سبع سموات فی یومین۔ پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا یعنی بخارات پر کو بلند ہونے والا اور زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی یا ناخوشی سے دونوں نے عرض کیا ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے۔ تو انہیں دو دن سے سات آسمان کر دیا دو دن میں یہ کل چھ دن ہوئے ان میں سب آخر دن جمعہ ہے۔ چار دن کی تفصیل اس سے اوپر کی آیت میں ہے۔

وجعل فیھا رواسی من فوقھا وبارک فیھا وقدر فیھا اقواتھا فی اربعۃ ایام سواء للسائلین اور اس میں یعنی زمین میں اس کے اوپر سے لنگر ڈالے پہاڑوں کے اور اس میں برکت رکھی اور دریا، پتھر، درخت اور پھل اور قسم قسم کے حیوانات پیدا کر کے اس میں اس کے رہنے والوں کی روزیاں مقرر کیں یہ سب ملا کر چار دن میں یعنی دو دن زمین کی پیدائش اور دو دن میں یہ سب ٹھیک جواب پوچھنے والوں کو۔

یعنی ہفتہ سے جمعہ تک باعتبار ملانکہ کچھ اشیاء پیدا کیے اور کچھ اس امر کے اظہار کو کہ ہر کام میں تدریج حکمت الٰہی ہے اور اس امر کے اظہار کے لیے دن رکھا گیا اور اس امر کے اظہار کے لیے کہ ہر شے علیحدہ علیحدہ پیدا کی گئی۔ اس میں اس امر کی دلیل ہے کہ تدبیر عالم اور مشیت تصریف اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اور اس کی مشیت پر ہی تمام نظام ہے۔ پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا کہ اس کی شایان شان ہے یعنی عرش کی طرف مشیت و قدرت کا استیلاء ہوا۔ اضافت استیلاء الی العرش کی خصوصیت اس لیے ہے کہ عرش عظیم سب سے بڑی مخلوق اور سب سے بلند ہے اگرچہ استیلاء ذات خالق تمام مخلوق پر ہے۔

اور عرش کی تفسیر یہ ہے کہ وہ تخت ہے اور استواء کے یہ معنی ہیں کہ استقرار علی الخلائق عرش پر ظہر یعنی آخری پیداوار عرش عظیم ہوا اور استقرار یعنی قرار باطل محض ہے اس لیے کہ تعلیق عرش

marfat.com

سے قبل جبکہ نہ کوئی مکان تھا اس وقت بھی ذات واجب تعالیٰ آن کما کان تھی اس طرز بیان کی یوں ضرورت تھی کہ خلائق پر ظاہر ہو جائے کہ تغیرات خلق صفات کو ان سے ہے یہی وجہ ہے کہ صادق و حسن اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک سے منقول ہے اور یہی عقیدہ اہل سنت ہے کہ

استواء معلوم ہے اور اسکی کیفیت مجہول اور اس پر ایمان واجب اور اس کا انکار کفر اور اس سے سوال بدعت ہے آگے ارشاد ہے۔

رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانپتا ہے یعنی رات سے دن اور دن سے رات خلق ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے حثیث بحث سے ہے۔

حث حثا وحثت تحثیثا واحث احثاثا واحثث احثاثا واستحث استحثاثا الرجل علی الامر حضہ وتشطر علی فعلہ۔

الحثیث والحثوث السریع یقال وثی حثیثا ای مسرعا۔

والحثاث والحثاث السرعۃ (مجد) خلاصہ یہ کہ سرعت اور جلدی کے معنی میں اس کا استعمال ہوتا ہے

یعنی جلدی جلدی آتا ہے اور طالب سے یہاں رات مراد ہے گویا کہ اندھیرے روشنی طلب کرتا ہے یعنی دن کو رات چاہتی ہے اور سورج اور چاند اور تارے یعنی پیدا فرمائے سورج چاند اور ستارے مسخر ہیں یعنی مذلل ہیں اور سورج۔ چاند۔ ستارے اس کے حکم میں مسخر ہیں اس سے امر تکوین مراد ہے اور جب ذکر فرمایا کہ جو پیدا کیے وہ سب مسخر بالامر ہیں تو فرمایا خبردار اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا یعنی وہی وہ ذات ہے جس نے تمام اشیاء پیدا فرمائیں اور اسی کے قبضہ اقتدار میں حکم ہے۔

برکت والا ہے اللہ یعنی بھلائیاں بے شمار رکھنے والا یا ہمیشہ اس کے احسانات ہیں یا پیدا کرنے میں برکت والا ہے یا ہمیشگی لیے ہے اور اس میں برکت ہے چاہنے والا ہے جہاں کا اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑا کر اور آہستہ یعنی حضور قلب اور غایت عجز سے اور آہستہ سے اور تضرع ضراعت سے ہے اور وہ ذلت سے جھکنا اور تملق کرنا ہے منجد میں ہے۔

ضرع ضرعا فہو اذلہ ضرع ضراعۃ وضرع ضرعا وضرع ضراعۃ ضعف الیہ خضع وتذلل فہو ضارع

خلاصہ معلوم ہوا کہ نہایت تذلل اور عجز کے ساتھ اپنے رب کو پکارو حضور علیہ السلام نے فرمایا تم بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے تم تو سمیع و قریب کو پکارتے ہو وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں

marfat.com

بھی تم ہوتے ہو اور حضرت حسن سے مروی ہے کہ دعا سر اور علانیہ میں ستر ضعف کا فرق ہے بیشک وہ حد سے بڑھنے والے لوگوں کو پسند نہیں فرماتا۔ معتدی کہتے ہیں اسے جو حلال سے متجاوز ہو جائے ہر چیز میں دعا سے ہو یا کسی معاملہ سے ہو۔ ابن جریج سے مروی ہے دعا میں آوازیں بلند کرنے والا اور چیخنا مکروہ اور بدعت ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ دعا میں اسہاب ہے اذھب عقلہ اسھب سرعیا الکلام وفی الکلام اطال اسھب ذھب عقلہ۔ بہکنا یا کلام میں طول دینا یا عقل جاتی رہنا (معجم) حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایسی قوم آئے گی جو دعا میں حد سے متجاوز ہوگی اور انسان کے لیے یہ کافی ہے کہ اپنی دعا میں کہے اللھم انی اسئلک الجنۃ یا اس کے قریب اور کچھ قول و عمل سے یا کہے واعوذ بک من النار یا اس کے قریب کا کوئی سوال۔ پھر حضور نے یہ آیت کریمہ انہ لا یحب المعتدین تک تلاوت فرمائی اور اس مضمون کو وضاحت سے علامہ روح المعانی نے بھی بیان کیا۔ (ترجمہ)

خلاصۂ تفسیر

وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا۔ سے خلاصۂ تفسیر یہ ہے

انبیاء کرام کے تشریف لانے حق دعوت احکام بیان کرنے عدل قائم ہو جانے کے بعد زمین میں فساد کفر و ظلم و معصیت سے نہ پھیلاؤ اور اللہ تعالیٰ کو خشوع و خضوع سے آہستہ خوف و امید عطا کے ساتھ یاد کرو اللہ کی رحمت نیک بندوں کے قریب ہے اور وہی ذات پاک جس کا نام اللہ ہے ہوائیں بھیجتا ہے جس میں بشارت بارش کی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ہی آگے کے رحمت ہوتی ہے یعنی بارش ہونے سے وہ مردہ بنجر زمین سرسبز ہوتی ہے اس سے یہ فرمایا کہ جیسے خاک میں جو سبزہ ملا ہوا ہوتا ہے وہ بارش سے پھر سرسبز و شاداب ہو جاتا ہے اسی طرح مردہ قبر سے خاک میں مل کر جب فنا ہو جاتا ہے تو سبزہ کی صورت میں اسے بھی ہم قبروں سے زندہ کریں گے ہماری قدرت کا یہ مشاہدہ کرنے کے بعد عاقل سلیم الحواس کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ سوکھی لکڑی سے جو پھل نکالتا ہے سوکھی خاک شدہ گھاس کو جو سرسبز کر سکتا ہے وہ مردوں کو زندہ کیوں نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کافر کا فرق قبول ہدایت میں ایسا ہی رکھا ہے جیسا ایک اچھی

marfat.com

زمین ہے جس سے چھینٹا پڑتے ہی سبزہ پھل پھول نکل آتے ہیں اور خراب زمین ہو تو اس سے بارش سے کچھ ہی برآمد ہے ع

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست　　در باغ لالہ روید و در شورہ بوم و خس

تو خراب زمین جیسے بارش سے نفع اندوز نہیں ہوتی ایسے ہی جبلی کافر قرآنی بارش سے محروم رہتا ہے اور مومن کا ایمان تر و تازہ ہو جاتا ہے اللہ تعالےٰ اپنی آیتوں میں ایسی واضح مثالیں بار بار بیان کر کے ہدایت فرماتا ہے۔

ترجمہ:۔ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ اصلاح کے بعد یہ کاری ہے بعد اطاعت کے یا ترک سے بعد توحید کے یا ظلم سے بعد انصاف کے اور اس سے دعا کرو ڈرتے اور خواہش کرتے بیشے خوفزدہ اور دعوت سے امیدوار قبولیت کے یا جہنم سے یا فراق سے یا طلاق لینے ملنے کے دن قیامت سے یا عاقبت کے انجام سے بیشک اللہ کی رحمت نیکوں کے قریب ہے رحمت کا قرب تبادیل رحم یا ترحم ہے

اقول وباللہ التوفیق یہ رحمت ذات اقدس مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا خطاب ہے اور یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ حضور رحمت ہیں اور خدا کی رحمت ہیں وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین سے واضح ہے کہ حضور کو اللہ تعالےٰ نے رحمت بنا کر سارے جہان کے لیے بھیجا بلکہ صفت رحمت کے ساتھ حضور کو رحمۃ للعالمین فرمایا یا صفت ربوبیت میں اپنی ذات کو رب العالمین فرمایا تو ان رحمت اللہ قریب من المحسنین کا یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ حضور اللہ کی رحمت تو جہان بھر کے لیے ہیں لیکن نیکو کاروں کے لیے قریب بھی ہیں تبارک اللہ رب العالمین بھی صفت الٰہی ہے رسول محمد رب العالمین بھی اسی کی صفت ہے تو رحمۃ اللہ یقیناً تمام عالم کے لیے ہے لیکن محسنین کے قریب ہے اور وہ ذات اقدس سرور عالم رحمت مجسم صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

اب سوال قرب میں ہے کہ وہ رحمت جو قریب ہے بجسد النور قریب ہے یا بجسد البشر اس پر زیادہ تامل کی ضرورت نہیں یہ محسنین کے مدارج ہیں جو ان میں ارفع و اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں کہ روحانیت و جسمانیت سے بالا ہو چکے ہیں ان سے بجسد النور اور بجسد البشر قریب ہیں اور مجھ جیسے سیاہ کار دل سے وہ بطور توجہ والتفات و ترحم قریب ہیں ؎

دو عالم یکا کل گرفتار داری　　بہر مو ہزاراں سیہ کار داری

marfat.com

تو سرتا بہار رحمتی یا محمد　　نظر جانب ہر گناہ گار داری

اللھم صل وسلم وبارك علی سیدنا ومولٰنا محمد عدد کل المعلوم والکرم وابنہ الکریم وآلہ الکرام وبارك وسلم۔

اور وہ وہ ذات سبحان ہے کہ ہوائیں بھیجتا ہے بشریٰ مژدہ دیتی بشر جمع ہے بشیر کی اس لیے کہ ہوا بشارت دیتی ہے بارش کی۔ اس کے آگے رحمت الٰہی ہے یعنی اس ہوائے بشیر کے آگے نعمت ہے اور وہ غیث ہے جو نعمتوں کے لیے بارش میں آتا ہے حتی کہ جب اٹھا لائیں یعنی وہ باطل ہوا اٹھا لائیں پانی یا بادل بھاری۔ پانی سے بھرے ہوئے تو چلاتے ہیں ہم انہیں یعنی بادلوں کو کسی مردہ شہر یا زمین کی طرف اس شہر کی طرف جس پر بارش نہ ہو مردنی چھا چکی ہو یا زمین مردہ جس پر سبزہ نہ ہو۔ علامہ راغب مفردات میں کہتے ہیں۔

انواع موت حسب انواع حیات ہیں۔

تحقیق لفظ موت

اطلاً یہ کہ زوال قوت نامیہ کو بھی موت کہتے ہیں۔ خواہ وہ انسان میں ہو یا حیوان میں۔ یا پھر نباتات میں۔

جیسے فرمایا یحی الارض بعد موتہا۔ سقنا بلدا میت واحیینا بہ بلدۃ میتا۔ یہاں عدم نمو نباتات یعنی موت ہے۔

دوسرے یعنی زوال قوت حاسہ جیسے یا لیتنی مت قبل ھذا۔ انک اما مستلوھم اخرج حیا۔ آ اذا متنا وکنا ترابا ذلک رجع بعید۔

تیسرے زوال قوت عاقلہ کو بھی موت کہا جاتا ہے جو محض جہالت ہوتی ہے یا کفر و جہل۔ انک لا تسمع الموتی۔ کہ کفار کی جہالت کو موت کہا۔

چوتھے ایسا غم جو مکدر حیات ہو جیسے فرمایا۔ ویاتیہ الموت من کل مکان و ما ھو بمیت

پانچویں نیند کے معنی میں موت و وفات کا استعمال ہے۔ حدیث میں ہے النوم موت خفیف والموت نوم ثقیل وھو الذی یتوفاکم باللیل۔ اللہ یتوفی الانفس حین

marfat.com

موتھا والتی لم توتمت فی منامھا۔ ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء تو یہاں نفی موت قبض ارواح کے مقابلہ میں ہے۔ اس میں غضب کیا کہ وہ نعمت الٰہی میں ہیں

چھٹے زوال قوت حیوانیہ کے معنی میں اور جس میں روح کا جسم سے علیحدہ ہونا لازم ہو جیسے فرمایا کل نفس ذائقۃ الموت۔

ساتویں بمعنی تحلل جیسے اللھم امت وانعم مبتون اس کے ایک معنی قویہ ہوئے کہ اللھم متموت۔ لان لابد لاحد من الموت۔ کما قیل والقول حتم فی رقاب العباد اور ایک قول یہ ہے کہ یہاں میت سے مراد بائتہ روح عن الجسد کے معنی نہیں ہیں بلکہ وہ اشارہ ہے اس طرف جو انسان پر ہر حال تحلل ونقص کی صورت میں عائد ہوتا ہے اس لیے کہ انسان جب تک دنیا میں رہتا ہے تھوڑا تھوڑا تحلیل ہوتا جاتا ہے یعنی جزءً فجزءً۔ خسرو کی عطار میں اسی کی موافقت میں یہ شعر ہے ؎

ہم چوں سبزہ بارہا روئیدہ ام ۔۔۔ ہفت صد سقتا و قالب دیدہ ام

اور ایک جماعت نے حضور کے لیے بمقابلہ کفار انک میت وانھم میتون سے یہ تعبیر کی۔ میت اور مائت میں فرق ہے چنانچہ کفار کو میتون کہا اور حضور کو میت یعنی مائت فرمایا جو متحلل کے معنی میں آتا ہے۔

اور قاضی علی بن عبدالعزیز فرماتے ہیں۔

لیس فی لغتنا مائت علی حسب ما قالوا والمیت مختص عن المیت وانما یقال ھو مت مائت قال تعالی سقناہ لبلد میت۔ بلدۃ لا میتۃ۔

آٹھویں موت بمعنی جنون ہے والموتۃ شبہ الجنون کانہ ھو موت موت دیوانگی کے مشابہ ہے گویا کہ یہ موت ہی ہے۔

نویں موت بمعنی موت القلب ہے

دسویں موت بمعنی امر اسکنہ موتا فنہ ہے۔ آگے ارشاد ہے

پھر اس سے پانی اتارا یعنے ان بادلوں کو چلا کر پھر اس سے ہر قسم کے پھل نکالے اسی طرح ہم مردوں کو نکالیں گے تاکہ تم نصیحت مانو۔ تو اس نصیحت کے بدلے ایمان اور بعث بعد الموت کے یقین کی بدولت کفر کی موت سے جیسے تمہیں زندہ کیا ایسے ہی مردوں

marfat.com

کو نکالیں گے اس لیے کہ پھل نکالنے اور مردوں کے زندہ کرنے میں کوئی فرق نہیں ہے اور اچھی زمین یعنی اچھی مٹی سے اس کا سبزہ اللہ کے حکم سے نکلتا ہے آسانی سے گویا کہ فرمایا کہ اس کا سبزہ کافی نکلتا ہے اور وہ جو خراب ہے یعنی زمین اگر خراب ہے نہیں نکلتی اس کی سبزی مگر بہ مشکل تھوڑی یعنی وہ زمین جس میں خیر نہیں یہ مثال ہے اس مومن کی جو وعظ و پند سن کر ہدایت قبول کرے اور یہ مثال اس کی ہے جو نصیحت سن کر بھی ہدایت نہ مانے جو کافر ہے ایسے ہی بارش کا اثر ہے کہ بلد میت پر کہیں پھول پھل نکل آتے ہیں کہیں بارش بے کار جاتی ہے ایسے ہی مثل ایسی آیات کے چلتے ہیں ہم آیتیں یعنے بار بار سناتے اور تکرار کرتے ہیں ان کے لیے جو شکر گذار ہیں اللہ کی نعمتوں پر وہ مومنین ہیں جو فکر کرتے اور عبرت حاصل کرتے ہیں

باترجمہ رکوع ہشتم سورۃ اعراف پ ۸

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

بے شک بھیجا ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف تو کہا انہوں نے اے میری قوم اللہ کو پوجو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں میں خوف کرتا ہوں تم پر بڑے دن کے عذاب سے۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

کہا سرداروں نے اس کی قوم سے ہم تجھ کو دیکھتے ہیں کھلی گمراہی میں۔

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

فرمایا اے میری قوم مجھ میں گمراہی نہیں مگر میں رسول ہوں رب العالمین کا۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

تمہیں پہنچاتا ہوں اپنے رب کے پیام اور تمہارا بھلا چاہتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

کیا تعجب کرتے ہو تم اس پر کہ آیا تمہارے پاس تمہارے رب سے نصیحت ایک آدمی کے ذریعہ جو تم میں سے ہے کہ وہ تمہیں ڈر سنائے اور

marfat.com

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝

تاکہ تم ڈرو اور تاکہ تم پر رحم ہو۔
تو انہوں نے جھٹلایا اسے تو ہم نے نجات دی اسے اور جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے اور غرق کیا ہم نے ان کو جو جھٹلاتے تھے ہماری نشانیاں بیشک وہ اندھا گروہ تھا۔

حل لغات رکوع ہشتم سورۃ اعراف پ۸

لقد - بیشک
قومہ - اسکی قوم کے
اعبدوا - عبادت کرو
من - کوئی
الٰہ - معبود
انی - بیشک میں
یوم - دن
عذاب - عذاب
عظیم - بڑے سے
قومہ - اسکی قوم سے
لک - تجھ کو
قال - کہا
بی - مجھ کو
رسول - رسول ہوں
رسالات - پیغام
لکم - تمہاری
ناصح - خیر خواہی کرتا ہوں
امین - امانتدار
واعجبتم - تعجب کیا تم نے
ذکر - ذکر
رجل - ایک آدمی کے
منکم - تم میں سے
لینذرکم - تاکہ ڈرائے
ارسلنا - بھیجا ہم نے
فقال - تو کہا
اللہ - اللہ کی
الٰہ - معبود
اخاف - ڈرتا ہوں
عظیم - بڑے سے
قومہ - اسکی قوم سے
فی - میں
یا - اے
ضلالۃ - گمراہی
من رب - رب
بی - اپنے رب کے
و - اور
لا - نہیں
ان - یہ کہ
من ربکم - تمہارے رب سے
نوحا - نوح کو
یاقوم - اے میری قوم
ما - نہیں
غیرہ - سوا
علیکم - تم پر
قال - کہا
انا - بیشک ہم
ضلل - گمراہی
قوم - میری قوم
و - اور
العلمین - جہانوں سے
و - اور
اعلم - جانتا ہوں
تعلمون - جانتے تم
جاء - آیا
علی - اوپر
کم - تم کو
الی - طرف
قوم - میری قوم
لکم - تمہارے لیے
و - اسکے
عذاب - عذاب
الملأ - سرداروں نے
نرا - دیکھتے ہیں
مبین - ظاہر کے
لیس - نہیں ہے
ولکنی - لیکن میں
ابلغکم - پہنچاتا ہوں تم کو
انصح - خیر خواہی کرتا ہوں
من اللہ - اللہ سے
او - کیا
کم - تمہارے پاس
علی - اوپر
کم - تم کو

marfat.com

و - اور	لتتقوا - تاکہ تم ڈرو	و - اور	لعلکم - تاکہ تم
تیرحموں - رحم کیے جاؤ	فکذبوہ - تو انہوں نے جھٹلایا	ہ - اس کو	فانجینہ - تو نجات دی
ہم نے اسکو	و - اور	الذین - ان کو جو	معہ - اسکے ساتھ تھے
فی - میں	الفلک - کشتی کے	و - اور	اغرقنا - غرق کیا ہم نے
الذین - انکو جنہوں نے	کذبوا - جھٹلایا	بایتنا - ہماری آیتوں کو	انہم - بیشک
کانوا - تھے	قوما - لوگ	عمین - اندھے	

مختصر تفسیر رکوع ہشتم سورۃ اعراف پ ۸

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِہٖٓ اِنَّا لَنَرٰکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَۃٌ وَّلٰکِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اُبَلِّغُکُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَکُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ بے شک بھیجا ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف تو فرمایا اے میری قوم اللہ کو پوجو تمہارا معبود اللہ کے سوا کوئی نہیں میں ڈرتا ہوں تم پر عذاب سے جو بڑے دن آنے والا ہے کہا انکے سرداروں نے ہم دیکھتے ہیں تمہیں کھلی گمراہی میں۔ آپ نے فرمایا اے میری قوم مجھ میں گمراہی نہیں لیکن میں رسول ہوں رب العالمین کا۔ پہنچاتا ہوں تمہیں پیغام اپنے رب کے اور تمہارا بھلا چاہتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا۔ بلاشبہ ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا۔

حضرت نوح علیہ السلام کا نسب نامہ

نوح بن لامک یا لمک بن متوشلخ یا متوخ بن خنوخ یا اخنوخ۔ ماں کا نام علوفہ یا قنیوس بنت لمک بن متوشلخ تھا۔ اخنوخ کا اسلامی نام ہی ادریس تھا۔ آپ ہی سب سے پہلے نبی ہیں جنہوں نے قلم سے لکھنے کی ایجاد کی اخنوخ بن جہلیل یا مہلائیل تھے جہلیل کا باپ قینن یا قینان یا قائن۔ قائن کا باپ انوش یا انش تھا اور انش کے باپ حضرت سیث بن حضرت آدم علیہ السلام تھے۔

marfat.com

مستدرک میں حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نوح سے آدم تک دس پشتیں تھیں۔ نوح علیہ السلام کا نام شریف شکر یا عبد الغفار تھا۔ نوح لقب ہے حق یہ ہے کہ عجمی نام ہے بعض نے کہا کہ عربی ہے نوحہ سے اس کے معنی گریہ وزاری ہے۔

آپ چالیس سال کی عمر میں نبی بنائے گئے اور ساڑھے نو سو سال اپنی قوم میں تبلیغ فرمائی طوفان کے بعد ڈھائی سو برس زندہ رہے اس حساب سے آپ کی عمر ساڑھے بارہ سو سال ہوئی۔ صاوی

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی عمر پندرہ سو سال ہوئی آپ ہر جمعہ کا پیشہ کرتے تھے۔

اِلٰی قَوْمِہٖ۔ اس کی قوم کی طرف بھیجا یہاں آپ کی قوم سے قابیل کی اولاد مراد ہے جو یمن کے علاقہ میں پھیلی ہوئی تھی۔ قابیل وہ پہلا انسان ہے جس نے بت پرستی کی۔ روح البیان

فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ۔ پس نوح نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو تمہارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ۔ تو مجھے ایک بڑے سخت دن کا خوف تمہارے متعلق ہے۔

یہاں خوف سے یقینی ڈر ہے یوم عظیم سے مراد قیامت کا دن یا طوفان کا دن ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِہٖٓ اِنَّا لَنَرٰىکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ قوم کے سرداروں نے کہا ہم جانتے ہیں کہ تم صریحی گمراہی میں پڑے ہو الملأ۔ سرداران جماعت۔

قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَۃٌ وَّلٰکِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ کہا اے میری قوم مجھ میں گمراہی کچھ نہیں میں تو رب العالمین کا رسول ہوں۔ ضلالۃ کوئی ادنیٰ گمراہی۔ ضلال گمراہی چونکہ قوم والوں نے پرزور الفاظ میں حضرت نوح پر الزام لگایا تھا۔ اس لیے آپ نے بھی پرزور لہجہ میں گمراہی کی نفی فرما دی۔ اللہ کا رسول جو اللہ کے احکام کا پیامبر ہو لامحالہ ہدایت یافتہ اور صراط مستقیم پر گامزن ہوگا۔

اُبَلِّغُکُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَکُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ میں تم کو اپنے رب کے پیغام پہنچا رہا ہوں اور تمہاری خیر خواہی چاہتا ہوں اور پروردگار عالم کی طرف سے ان امور کی خبر رکھتا ہوں جن کی تم کو خبر نہیں۔

رسالات۔ یہ رسالۃ کی جمع ہے۔ اوقات رسالت مختلف تھے۔ معانی رسالت میں تنوع تھا کسی کا عقیدہ سے تعلق تھا کسی کا عمل سے۔ کوئی وعظ تھا۔ کوئی حکم۔ وَاَنْصَحُ۔ نصح کے معنی کسی کی خیر خواہی چاہنا

marfat.com

کر رہا ہے۔

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

کیا اس بات سے تعجب کرتے ہو کہ تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی ایک مرد کی معرفت جو تم ہی میں سے ہے کہ تمہیں ڈرائے اور کہیں تم پر رحم ہو۔

آیات بالا میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دلائل قدرت اور غرائب صنعت بیان فرمائے جس سے اس کی توحید و ربوبیت ثابت ہوتی ہے جو اس سے پہلے رکوع میں ہیں۔ مرنے کے بعد زندہ ہونے کی صحت پر دلائل قاطعہ قائم کیے اس کے بعد انبیاء کرام کا ذکر شروع فرمایا۔ ان کے ساتھ ان کی قوم کا جو کچھ برتاؤ رہا وہ ظاہر فرما کر اپنے حبیب لبیب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی فرمائی جا رہی ہے۔ کہ آپ کی قوم نے ہی قبول حق سے اعراض نہیں بلکہ امم سابقہ بھی اپنے نبیوں سے اعراض کرتی رہی ہیں۔ اور تکذیب انبیاء میں جب انہوں نے کوئی فروگذاشت نہ کی تو وہ دنیا میں بھی عذاب میں مبتلا ہوئیں اور آخرت کا عذاب علیحدہ ہوگا۔

اس سے ظاہر ہوا کہ انبیاء کی تکذیب میں جو بھی آگے آئے گا اس کا یہی انجام ہوگا۔ انبیاء کرام کے ان تذکروں سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق ثبوت ہوتی ہے۔ اس لیے کہ حضور امی لقب مالک عجم و عرب امی تھے اور ان حالات کو مفصل بیان کرنے میں آپ سے کبھی غلطی نہیں ہوئی بالخصوص ایسے ملک میں جس میں اہل کتاب کے بڑے بڑے علماء بکثرت موجود تھے اور حضور کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے تھے وہ اگر ذرا سی بات بھی پاتے تو شور مچا دیتے ان میں حضور کا سابقہ انبیاء کے حالات بیان فرمانا اور تمام اہل کتاب عیسائی اور یہودیوں کا ساکت و حیران رہ جانا اس امر کی دلیل ہے کہ حضور نبی الانبیاء تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر تمام علوم کے دروازے کھول دیے تھے۔

امی و دقیقہ دانِ عالم　　بے سایہ و سائبانِ عالم

(تفسیر نسفی ترجمہ)

بے شک ہم نے بھیجا اس میں قسم محذوف ہے یعنی قسم ہے ہم نے بھیجا نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف جبکہ آپ پچاس سال کی عمر میں تھے۔ آپ نجاری کے کام سے واقف تھے جسے پنجابی میں ترکھان اور اردو میں بڑھئی کہتے ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب ادریس علیہ السلام سے ملتا ہے۔ آپ کے والد کا نام ملک تھا وہ متوشلخ کے بیٹے تھے وہ اخنوخ علیہ السلام کے صاحبزادے

marfat.com

تھے۔ اخنوخ حضرت ادریس علیہ السلام کا دوسرا نام ہے۔ آپ کے متعلق ارشاد ہے تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا معبود کوئی نہیں۔ گو آپ نے قوم کو فرمایا تمہارا معبود خدا کے سوا کوئی نہیں تو تم کسی کی پوجا اس کے سوا ترک کر دو بے شک مجھے تم پر عذاب کا ڈر ہے بڑے دن یعنی قیامت کے روز یا اس عذاب کا ڈر ہے جو تم پر طوفان کی شکل میں آئے گا۔

بولے اس قوم کے سرغنہ یعنی اشراف اور سردار اس قوم کے بے شک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں یعنی ہم تمہارا راہ راہ صواب کے خلاف دیکھتے ہیں اور دیکھنا درحقیقت دل کی آنکھوں سے صحیح ہوتا ہے وہ بظاہر اپنے پرانے راستہ کے خلاف کو گمراہی سمجھ رہے تھے۔

فرمایا اے میری قوم مجھ میں گمراہی نہیں میں تو رب العالمین کا رسول ہوں گویا آپ نے جواب دیا کہ میری تعلیم میں کوئی گمراہی نہیں۔ پھر استدراک تاکید کے لیے فرمایا اور نفی ضلالت کے بعد اصلیت فرمائی اپنے رسول الٰہی ہونے کی اس لیے کہ مبلغ رسالت ہونا اس معنی میں ہوتا ہے کہ وہ صراط مستقیم پر ہو اور اس کی تعلیم انتہائی ہدایت کی تعلیم ہوتی ہے چنانچہ فرمایا

میں تمہیں اپنے رب کا پیام پہنچاتا ہوں جو بذریعہ وحی اوقات متعددہ میں مجھے ملتا ہے یا اوامر و مناہی مواعظ و بشائر عبر و نظائر مختلف معنی میں مجھ تک آتے ہیں اور میں تمہارا بھلا چاہتا ہوں یعنی میرا مقصد یہ ہے کہ تم صلاح پا جاؤ حقیقت نصیحت یہی ہے کہ کسی کے ساتھ بھلائی چاہنا اور جو اپنے لیے بہتر ہو وہ دوسرے کے لیے کرنا یا غایت صداقت سے کسی کا بھلا چاہنا اور میں اللہ کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں جانتے یعنی صفات باہرہ اور قدرت قاہرہ اور دشمنوں پر شدت بطش اور یہ کہ اس کا عذاب مجرمین کے لیے مخصوص ہے۔

کیا تعجب ہوا تمہیں گویا کہ فرمایا کیا تمہیں تعجب ہے اور تم جھٹلاتے ہو اس لیے کہ تمہارے پاس آیا ایک ذکر اور وعظ تمہارے رب کی طرف سے تم میں کے ایک مرد کی معرفت یعنی اس کی زبان سے جو تم میں کا ایک ہے اور یہ اس لیے فرمایا کہ آپ کی قوم منکر و متعجب تھی حضرت نوح علیہ السلام کی نبوت سے اور کہتے تھے ہم نے تو اپنے باپ دادا سے یہ باتیں کبھی نہ سنیں گویا وہ کہتے تھے کہ بشر کو نبی کیونکر کیا اگر اللہ چاہتا تو ان کی بجائے ہم پر فرشتہ نازل کرتا کہ وہ تمہیں ڈر سنائے تمہارے انجام کار سے اور نتیجہ کفر سے اور تم ڈرو یعنی تم میں خوف و خشیت پیدا ہو اور تم متقی پرہیز گار ہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے یعنی پرہیزگاری کی بدولت تم رحم کے حقدار ہو جاؤ۔

تو انہوں نے نوح علیہ السلام کو جھٹلایا اور آپ کی نبوت کی تکذیب کی تو ہم نے نجات دی

marfat.com

جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے یہ چالیس مرد اور چالیس عورتیں تھیں۔ ایک قول یہ ہے کہ نو اور بھی تھے۔ سام، حام۔ یافث اور چھ خاص وہ آپ پر پہلے ایمان لائے کشتی میں یعنی آپ کی معیت میں کشتی میں تھے اور غرق کیا ہم نے انہیں جو جھٹلانے والے تھے ہماری آیتوں کو بے شک یہ گروہ اندھا تھا یعنی حق کو پہچاننے میں اندھے تھے۔ محاورہ میں بولتے ہیں اعمی بالبصر وعمہ فی البصیرۃ آنکھوں سے اندھے اور دل کی آنکھوں سے بے حس۔

بامحاورہ ترجمہ رکوع نہم سورۃ اعراف پ۸

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

اور عاد کی طرف ان کی برادری سے ہود کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تم نہیں ڈرتے۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝

بولے سردار اس قوم کے جو کافر تھے ہم بے شک آپ کو دیکھتے ہیں بیوقوفی میں اور ہمارا گمان ہے کہ آپ جھوٹے ہیں۔

قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

فرمایا اے میری قوم نہیں میرے ساتھ بیوقوفی اور لیکن میں رسول ہوں پروردگار عالم کی طرف سے۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ۝

پہنچاتا ہوں تمہیں پیام اپنے رب کا اور میں تمہارے لیے خیر خواہ امانتدار ہوں۔

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اور کیا تم تعجب کرتے ہو اس کا کہ تمہارے پاس آیا تمہارے رب کی طرف سے ذکر تم میں کے ایک مرد کے ذریعہ تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور یاد کرو جب کیا تمہیں جانشین قوم نوح کے بعد اور بڑھایا تمہیں تخلیق میں بہت زیادہ تو یاد کرو نعمتیں اللہ کی تاکہ تم فلاح پاؤ۔

قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ

بولے کیا تم آئے ہو ہمارے پاس اس لیے کہ ہم

marfat.com

وَمَنْ دُوْنَهٗ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

پوجیں بس ایک اللہ کو اور چھوڑ دیں جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے تو لاؤ جس کا تم ہمیں وعدہ دیتے رہتے ہو اگر تم سچے۔

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَاۗءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝

فرمایا یقیناً واقع ہو چکا تم پر تمہارے رب سے عذاب اور غضب کیا تم مجھ سے جھگڑتے ہو ان ناموں میں جو تم نے نام رکھ لیے اور تمہارے باپ دادا نے جن پر اللہ نے نازل نہ کی ان کے لیے کوئی سند تو انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝

تو نجات دی ہم نے انہیں اور انہیں جو اس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے اور جڑ کاٹ دی ہم نے ان کی جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیتیں اور نہیں وہ ایمان لانے والے۔

حل لغات رکوع نہم سورۃ اعراف پ۸

و - اور	الی - طرف	عاد - عاد کی	اخا - بھائی
هم - ان کے	هود - ہود کو	قال - کہا	یٰقوم - اے میری قوم
اعبدوا - عبادت کرو	اللہ - اللہ کی	ما - نہیں	لکم - تمہارے لیے
من - کوئی	الٰہ - معبود	غیرہ - سوا	لا - اس کے
افلا - کیا نہیں	تتقون - ڈرتے تم	قال - کہا	الملأ - سرداروں نے
الذین - جو	کفروا - کافر تھے	من قومہ - اس کی قوم سے	
انا - بیشک ہم	لنرا - دیکھتے ہیں	ک - تجھ کو	فی - میں
سفاھۃ - بیوقوفی کے	و - اور	انا - بیشک ہم	لنظنک - خیال کرتے
ہیں تجھ کو	من الکذبین - جھوٹا	قال - کہا	یٰقوم - اے میری قوم

marfat.com

لیس - نہیں ہے
بی - مجھ کو
سفاھۃ - بیوقوفی
و - اور
لکنی - لیکن میں
رسول - رسول ہوں
من رب - رب
العلمین - جہانوں کا
ابلغکم - پہنچاتا ہوں میں تم کو
رسلت - پیغام
ربی - اپنے رب کے
و - اور
انا - میں
لکم - تمہارا
ناصح - خیر خواہ ہوں
امین - امانتدار
و - اور
اذکروا - یاد کرو
اذ جعلکم - بنایا تم کو
خلفاء - جانشین
من بعد - بعد
قوم - قوم
نوح - نوح کے
و - اور
زاد - زیادہ کیا
کم - تم کو
فی - میں
الخلق - پیدائش کے
بصطۃ - فراخی میں
فاذکروا - تو یاد کرو
الاء - نعمتیں
اللہ - اللہ کی
لعلکم - تاکہ تم
تفلحون - نجات پاؤ
قالوا - بولے
أ - کیا
جئتنا - آیا تو ہمارے پاس
لنعبد - تاکہ عبادت کریں ہم
اللہ - اللہ
وحدہ - اکیلے کی
و - اور
نذر - چھوڑ دیں ہم
ما - جو
کان - تھے
یعبد - عبادت کرتے
اٰباؤنا - باپ دادا
فاتنا - تو لے آ
بما - جو
نا - ہمارے
ان - اگر
کنت - ہے تو
نا - ہم کو
قد - بیشک
وقع - واقع ہوا
قال - کہا
رجس - عذاب
و - اور
من ربکم - تمہارے رب سے
غضب - غضب
أ - کیا
تجادلوننی - جھگڑتے ہو تم مجھ سے
فی - میں
اسماء - ناموں کے کر
سمیتموھا - نام رکھے تم نے
ھا - ان کے
انتم - تم نے
و - اور
اٰباؤکم - باپ دادا
کم - تمہارے
ما - نہیں
نزل - اتاری
اللہ - اللہ نے
بھا - اس کی
من - کوئی
سلطن - دلیل
فانتظروا - تو انتظار کرو
انی - بیشک میں
معکم - تمہارے ساتھ
من المنتظرین - منتظر ہوں
فانجینہ - تو نجات دی ہم نے اسکو
و - اور
معہ - اسکے ساتھ تھے
برحمۃ - رحمت
منا - اپنی سے
قطعنا - کاٹ دیں ہم نے
دابر - جڑیں
الذین - انکی جنہوں نے
و - اور
ما - جو
کذبوا - جھٹلایا
کانوا - تھے
بایتنا - ہماری آیتوں کو
و - اور

marfat.com

ماشر کانوا تھے وہ موضین ایمان لانے والے

مختصر تفسیر رکوع نہم سورۃ اعراف پ ۸

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ۝ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَةً فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اور قوم عاد کی طرف ان کی برادری سے ہود کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تم ڈرتے نہیں کہا ان کے سرداروں نے بے شک ہم تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں اور بیشک ہمارا گمان ہے کہ تم جھوٹوں سے ہو فرمایا اے میری قوم میرے ساتھ بیوقوفی نہیں میں تو رسول ہوں پروردگار عالم کا تمہیں پہنچاتا ہوں پیام اپنے رب کا اور میں تمہارا خیر خواہ ہوں اور امین ہوں اور کیا تمہیں اس کا تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں کے ایک مرد کی معرفت کہ وہ تمہیں ڈرائے اور یاد کرو جب اس نے تمہیں قوم نوح کے بعد جانشین کیا اور تمہاری تخلیق میں بسطہ یعنے وسعت کی تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

عاد یا تو ایک بادشاہ کا نام تھا اس لیے اسکی رعایا کو بھی عاد کہا جانے لگا۔ مدعا البیان

یا عاد ایک شخص کا نام تھا جس کی اولاد کو عاد کہا جاتا تھا یہ شخص عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام ہے یہ قوم یمن اور عمان کے درمیان تھی اسی علاقہ کا نام احقاف تھا۔

اَخَاهُمْ هُوْدًا۔ اصطلاح میں اخ کے معنی ہم مذہب۔ ہم خیال۔ نبی۔ بھائی۔ خاندانی بھائی۔ یا ہم قوم کے ہیں۔ ہر کافر کافر کا اخ ہے یعنی ہم خیال ہم مذہب حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اخ نے اذان دی ہے اور جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔ یہاں اخاہم فرما کر بتایا گیا کہ قوم عاد سے ہی حضرت ہود علیہ السلام تھے۔

یہاں اس رکوع میں قوم عاد کے نام سے بیان شروع فرمایا اس قوم عاد سے مراد عاد اولے

marfat.com

ہے یہ عاد اولیٰ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم ہے اور عاد ثانی حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ہے جسے ثمود کہتے ہیں اور ان دونوں قوموں میں سو برس کا فصل ہے۔

حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت توحید دی اور اللہ کے عذاب سے ڈرایا وہ آپ کو اپنے گمان باطل میں سچا نبی نہیں جانتے تھے اس وجہ سے انہوں نے گستاخانہ کلام کی جرأت کی اور کہہ دیا ہم آپ کو بے وقوف سفیہ سمجھتے ہیں اور آپ کا دعوئے رسالت جھوٹا جانتے ہیں۔ اس بیہودہ گفتگو کا جواب حضرت ہود علیہ السلام نے بجائے اس کے کہ سختی سے دیں اپنی وسعت اخلاق کے ماتحت ان کی طرف سے چشم پوشی فرماتے ہوئے صرف یہ جواب دیا کہ لوگو تم بے سمجھی سے ایسے کلام کرتے ہو مجھے اور سفاہت سے کیا واسطہ میں تو اللہ کا رسول ہوں اس طرز تکلم میں دنیا کو تعلیم بھی ہے کہ سفہاء بدخصال جہال کو سختی سے جواب دینے کی بجائے نرم جواب دینا مفید ہوتا ہے چنانچہ آپ نے ان کے سفیہانہ جواب کو نرمی سے پورا کر کے بتایا کہ میں تمہارا خیر اندیش ہوں اور تمہارے رب کا پیام تمہیں امانتداری سے پہنچا رہا ہوں۔

اس طرز جواب میں یہ بات بھی دکھا دی کہ جاہلوں سفیہوں بیوقوفوں کو نرم جواب دیتے ہوئے اپنا مرتبہ بھی ظاہر فرمایا گویا تعلیم بھی دی کہ اہل دنیا پر اگر بوقت ضرورت اپنا منصب اگر ظاہر کریں تو یہ تکبر نہیں بلکہ تعارف ہے اور برمحل جائز ہے۔ پھر انہیں جتایا کہ نوح علیہ السلام کی قوم کے بعد تمہیں جسم و جسمانیت میں طویل القامت تنومند بنا کر اس قوم کا جانشین کیا یہ اس کا تم پر بہت بڑا احسان ہے لہٰذا ایسے منعم و معطی پر ایمان لاؤ اور اطاعت و عبادت کر کے انعام و احسان کی شکر گذاری کرو۔

حضرت ہود علیہ السلام کی عادت کریمہ تھی کہ قوم سے علیحدہ تنہائی میں عبادت کیا کرتے اور جب آپ کے پاس وحی آتی تو قوم میں آ کر سنا دیتے۔

تفسیر از تسفی و ترجمہ

اور عاد کی طرف یعنی ہم نے بھیجا عاد کی طرف ان کی برادری سے ہود کو یہ عطف بیان ہے برادری پر حضرت ہود علیہ السلام شالخ کے بیٹے تھے اور وہ ارفخشد کے اور وہ سام کے اور وہ نوح علیہ السلام کے بیٹے تھے فرمایا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تمہیں خوف نہیں تو بولے اس قوم کے وہ سردار جو کافر تھے یہاں قوم کے ان سرداروں کا ذکر کیا جو کافر تھے۔ علاوہ قوم نوح علیہ السلام کے کہ ان کی قوم کے تمام سردار کافر تھے اور ان میں

marfat.com

ایمان لائے ہوئے بھی تھے جیسے مرثد بن سعد سرداروں میں سے تھا یہ ایمان لایا اس نے صفات
آپ میں کچھ اپنی طرف سے تفریق کی تھی۔

بیشک ہم تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں یعنی آپ کو صفت علم اور سخافت عقل میں دیکھتے ہیں جس
کی وجہ سے آپ اپنی قوم کا دین چھوڑ کر دوسری طرف جا رہے ہیں اور ہم گمان کرتے ہیں کہ آپ
جھوٹے ہیں اپنے دعوی رسالت میں۔ آپ نے فرمایا اے میری قوم مجھے بیوقوفی سے واسطہ نہیں
لیکن میں رب العالمین کا رسول ہوں تمہیں تمہارے رب کا پیام دیتا ہوں اور میں تمہارا خیر خواہ
ہوں جس کی وجہ سے میں تمہیں بلاتا ہوں امانتدار ہوں جو تمہیں کہتا ہوں۔

اور یہاں جو فرمایا کہ میں تمہارا خیر خواہ امانتدار ہوں یہ ان کے اس لفظ کا جواب تھا جو انہوں نے
کہا تھا وانا نظنک من الکذبین تو چونکہ ان سفہاء نے سفیہ کا ذب کہا تھا تو آپ نے
غایت حلم سے مہذب جواب دیا انہوں نے آپ کی طرف انتساب ضلالت کیا آپ کی
شان میں سفیہ کا لفظ بولا آپ نے اس گستاخی پر چشم پوشی فرما کر نہایت حلیمانہ طرز میں فرمایا کہ مجھ
سے اور سفاہت سے کیا واسطہ میں تو اللہ کا رسول ہوں اور تمہارے لیے امانتدار اور خیر خواہ
تمہیں تمہارے رب کے پیام پہنچاتا ہوں۔

اس میں یہ تعلیم دی گئی کہ جاہل لوگوں کے ساتھ کیونکر مخاطبہ کرنا چاہئے اور ان ذلیل خیالوں کو
اس ذلت سے اپنی طرف کیسے کھینچنا چاہئے۔ آگے ارشاد ہے اور کیا تمہیں تعجب ہوا اس سے کہ
تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں کے ایک مرد کے ذریعہ کہ وہ تمہیں
ڈرائے اور یاد کرو جب تمہیں جانشین بنایا قوم نوح کا یعنی ان کے مکان ان کی زمین پر تمہیں متمکن کیا۔
اور تمہارے بدنوں کو تخلیق میں عریض و طویل بنایا۔ چنانچہ قوم عاد میں کم سے کم ۶۰ گز شرعی اور
بڑے سے بڑا قد سو گز ہوتا تھا۔ ذراع شرعی تقریباً بارہ گرہ کا ہوتا ہے تو کم سے کم قد ۴۵ پینتالیس
گز ہوا اور زیادہ سے زیادہ ۵۰ گز ہوتا تھا۔ تو یاد کرو اللہ کی نعمتیں کہ قوم نوح کا جانشین
بنایا۔ اور تمہارے اجسام موٹے تازے کیے اور اس کے علاوہ اور نعمتوں سے بھی نوازا
تاکہ تم فلاح پاؤ۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ
اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ
فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ

marfat.com

مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝

بولے کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم ایک اللہ کو پوجیں اور جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے انہیں چھوڑ دیں۔ تو لاؤ جس کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر سچے ہو فرمایا ضرور تم پر تمہارے رب کا عذاب اور غضب پڑ گیا کہ مجھ سے ان بیجا ناموں پر جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ دیے اور اللہ نے اس کے لیے کوئی سند نہ اتاری تو انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں تو ہم نے اسے اور اسکے ساتھ والوں کو اپنی ایک بڑی رحمت فرما کر نجات دی اور جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ ایمان والے نہ تھے۔

خلاصۂ تفسیر

حضرت ہود علیہ السلام نے جب انہیں ہدایت فرمائی اور خدا کا حکم سنایا تو بولے آپ ہمارے پاس کیا اسی لیے آئے ہیں کہ ہم اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیں اور آپ کے بتائے ہوئے خدا کو پوجیں تو اس کے لیے ہم آمادہ نہیں اور آپ کا کہنا ماننے پر آپ عذاب سے ہمیں ڈراتے ہیں۔ لہٰذا لائیں وہ عذاب تاکہ ہم آپ کی سچائی دیکھ لیں تو حضرت ہود علیہ السلام نے جواب میں ذرا سختی اختیار فرماتے ہوئے انہیں کہا کہ جب تم اتنے سرکش و سخت ہو تو یقیناً تم پر عذاب واجب ہو گیا اب تم ان فرضی معبودوں کو پوجتے رہو جن کے نام بھی تم نے گھڑ لیے ہیں ان کی صداقت میں تمہارے پاس خدا کی طرف سے کوئی سند نہیں لہٰذا اب اس عذاب کے منتظر رہو اور میں بھی اس وقت کا منتظر ہوں۔

قوم عاد یمن کے ایک حصہ احقاف میں آباد تھی یہ علاقہ بڑا وسیع تھا عمان سے حضر موت تک پھیلا ہوا تھا اسے رمل عالج اور دہناء بھی کہتے تھے یہ لوگ بہت مالدار اور طاقتور اور سرکش تھے جب ان کی سرکشی بڑھ گئی تو حضرت ہود علیہ السلام نے عذاب کی دعا مانگی اساک بادل کا عذاب آ گیا۔

تو جب عذاب آیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں محفوظ رکھا جو حضرت ہود پر ایمان لائے تھے اور جھٹلانے والوں کی جڑیں اکھاڑ دیں۔

marfat.com

اس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ قوم عاد احقاف میں آباد تھی۔ یہ مقام عمان اور حضر موت کے درمیان یمن کا ایک ریگستان ہے انہوں نے حضرت ہود علیہ السلام کی مخالفت کی اور فسق و فجور سے زمین بھر دی۔ دنیا کی قوموں کو اپنی جفاکاری اور زور و قوت سے پامال کر ڈالا یہ لوگ تمام کے تمام بت پرست تھے ان کے بت کا نام صمدا تھا اور ایک کا صمود اور ایک بت ہبا تھا۔ ان کی پرستش کے مقابلہ میں حضرت ہود علیہ السلام کی مخالفت کی اور انہیں اس کا زعم تھا کہ ہم سے زیادہ زور آور کون ہے۔

چند آدمی ان میں ایسے بھی تھے جو آپ پر ایمان لائے مگر چونکہ وہ گنتی کے تھے اس وجہ سے وہ ایمان چھپائے رہے ان میں سے ایک مرثد بن سعد تھے جب قوم نے سرکشی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور اپنے نبی حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب و توہین میں حد سے بڑھ گئے اور زمین فساد سے پر کر دی۔ مضبوط عمارتیں اور بڑے بڑے محل تعمیر کیے گویا انہوں نے یہ یقین کر لیا تھا کہ ہمیں ہمیشہ دنیا میں رہنا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلا عذاب یوں رونما ہوا کہ امساک باراں ہوا جس سے وہ تنگ ہو گئے۔

ان میں یہ رواج تھا کہ جب کوئی مصیبت آتی تو کچھ لوگ بیت اللہ حاضر ہوتے اور بارگاہ رحمت میں دعا کرتے۔ چنانچہ انہوں نے ایک وفد ترتیب دیا اور مکہ معظمہ کو روانہ کیا اس وفد میں قیل بن عنز اور نعیم بن ہزال اور مرثد بن سعد تھے یہ وہی لوگ تھے جو حضرت ہود علیہ السلام پر مخفیہ ایمان لائے ہوئے تھے اس زمانہ میں مکہ معظمہ کے اندر عمالیق آباد تھے اور ان کا سردار معاویہ بن بکر تھا۔ اس کا ننھال قوم عاد میں تھا چونکہ یہ وفد اس کے ننھال میں تھا اس لئے ان کا احترام کیا اور میزبانی میں نہایت پر تکلف انتظام کیا یہ لوگ وہاں مقیم ہوئے شراب نوشی میں لونڈیوں کے ناچ رنگ دیکھتے رہے ایک مہینہ اسی رنگ رلی میں گذر گیا اور وفد یہ بھی بھول گیا کہ ہم یہاں کس مصیبت کے لیے آئے تھے۔ اور قوم کو وہاں کس مصیبت میں چھوڑ کر آئے ہیں۔

معاویہ بن بکر خود انہیں یاد دلانا بھلا پسند نہیں کرتا تھا کہ کہیں وہ یہ خیال نہ کریں کہ اسے ہمارا قیام اب بار ہے آخر اس نے یہ تجویز کی کہ باندیوں کو ایسے اشعار دے دیے جن میں قوم کی عاد کی مصیبت کا ذکر تھا غرض کہ جب باندیوں نے وہ نظم گائی تو ان لوگوں کو یاد آیا کہ ہم تو یہاں قوم کی مصیبت پر فریاد کرنے کے لیے آئے تھے۔ مختصر یہ کہ وہ اس خیال کے آتے ہی بیت اللہ میں جا کر دعا کرنے کو روانہ ہوئے۔ تو مرثد نے انہیں کہا قسم بخدا تمہاری دعا سے اس وقت تک پانی برسنا ممکن نہیں

marfat.com

جب تک تم اپنے نبی کی پیروی ترک کرو۔

یہ پہلی بار تھی کہ مرتد نے حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان کا اظہار کیا۔ یہ سنتے ہی اس کے ساتھیوں نے مرتد کو چھوڑ دیا اور اسے تنہا چھوڑ کر خود بیت اللہ گئے اور دعا کرنے لگے۔ ابھی دعا سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تین ابر بھیجے ایک سفید ایک سرخ اور ایک سیاہ پھر آسمان سے ندا آئی کہ اے قیل اپنے اور اپنی قوم کے لیے تینوں ابروں میں سے ایک ابر اختیار کر لے اس نے سیاہ ابر اختیار کیا اور سیاہ ابر اس امید پر اختیار کیا کہ اس میں بہت پانی ہوگا۔

چنانچہ یہ ابر قوم عاد کی طرف چلا جب قوم نے وہ سیاہ بادل دیکھا تو وہ خوش ہوئے اور کہنے لگے جس کا تذکرہ پ ۲۶ رکوع ۳ میں ہے۔

فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا۔ تو جب انہوں نے دیکھا بادل۔ بادل آسمان کے کناروں سے پھیلا ہوا ان کی وادیوں میں بولے یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔

بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ بلکہ وہ وہی تھا جس کی تم جلدی کر رہے اور کہہ رہے تھے۔

فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ۔ یعنے تو لا جس کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر تم سچے ہو۔ تو اس کالے بادل سے بجائے پانی برسنے کے ایک آندھی آئی جس میں دردناک عذاب تھا تَدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا۔ تباہ کر دیا ہر شے کو اپنے رب کے حکم سے فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ۔ تو صبح کی ایسے حال میں کہ نظر آیا کچھ سوا خالی مکانوں کے۔ چنانچہ اس سے ایک شدید آندھی چلی کہ اونٹوں اور آدمیوں کو اڑا اڑا کر کہیں سے کہیں پھینک دیا۔ یہ حال دیکھ کر لوگ ہم سمیت کر گھروں میں پناہ گزین ہوئے اور دروازے بند کر لیے لیکن ہوا کی تیزی سے دروازے اکھڑ گئے اور وہ اندر کے اندر ہی تباہ ہو گئے۔ پھر قدرت الٰہی سے سیاہ پرندے ایسے آئے جنہوں نے ان کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں پھینک دیں۔

حضرت ہود علیہ السلام ان لوگوں کو ساتھ لے کر جو ایمان لا چکے تھے عاد کی آبادی سے علیحدہ ہو گئے اور سلامت رہے۔ پھر آپ ایمان والوں کو ہمراہ لے کر مکہ معظمہ تشریف لے آئے اور آخر عمر تک یہیں رہے اور انتقال فرمایا۔

نوٹ:۔ قوم عمالیق عملیق بن لاوذ بن سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد کو کہتے ہیں۔

marfat.com

بامحاورہ ترجمہ رکوع دہم سورۃ اعراف پ۹

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

اور بھیجا ہم نے طرف ثمود کی انکے بھائی صالح کو کہا اس نے اے میری قوم عبادت کرو اللہ کی نہیں ہے تمہارے لیے کوئی معبود سوا اس کے بے شک آئی تمہارے پاس دلیل رب تمہارے سے یہ ہے اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے نشان تو چھوڑ دو اس کو کھائے اللہ کی زمین میں اور نہ چھونا اس کو برے ارادے سے تو پکڑ لیگا تم کو عذاب دردناک

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

اور یاد کرو جبکہ اس نے بنایا تم کو جانشین عاد کی قوم کے بعد اور تمہیں جگہ دی زمین میں کہ تم بناتے ہو نرم زمین میں بڑے بڑے محل اور کھودتے ہو تم پہاڑوں کو گھر بنانے کے لیے سو یاد کرو اللہ کی نعمتیں اور نہ پھرو زمین میں فساد کرتے ہوئے۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝

تو کہا ان سرداروں نے جو متکبر تھے اس کی قوم سے ان لوگوں کو جو کمزور تھے ان کو جو ایمان لائے ان میں سے کیا تم جانتے ہو کہ بے شک صالح بھیجا گیا ہے اپنے رب کی طرف سے انہوں نے کہا ہم تو جو وہ لے کر آئے ہیں اس پر ایمان لانے والے ہیں۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝

تو متکبروں نے کہا کہ جس پر تم ایمان لائے ہو ہم اس سے منکر ہیں۔

marfat.com

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ
رَبِّهِمْ وَقَالُوا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا
تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

تو انہوں نے کونچیں کاٹ دیں اونٹنی کی اور
اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہا کہ اے
صالح لے آ ہمارے پاس جو تو ہمیں وعدہ دیتا
ہے اگر ہے تو پیغمبروں سے۔

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ
جٰثِمِيْنَ ۝

تو ان کو زلزلے نے پکڑ لیا تو رہ گئے وہ اپنے
گھروں میں زانو کے بل گرے ہوئے۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ
رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا
تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ۝

تو اس نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا اے میری
قوم میں نے تم کو اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے
اور تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم خیر خواہوں کو پسند
نہیں کرتے۔

وَلُوْطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ أَتَأْتُوْنَ
الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ
مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور بھیجا ہم نے لوط کو جب کہا اس نے اپنی قوم
کو کیا تم آتے ہو بے حیائی کو جو نہ پہلے گذرا تم سے
ایسا کوئی بھی جہان والوں سے۔

أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً
مِّنْ دُوْنِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ
مُّسْرِفُوْنَ ۝

بے شک تم آتے ہو مردوں کے پاس شہوت
پوری کرنے کے لیے عورتوں کے سوا بلکہ تم قوم
ہو حد سے گذرنے والی۔

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ إِلَّا أَنْ
قَالُوْا أَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ
أُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝

اور نہ تھا جواب اس کی قوم کا مگر یہ کہا انہوں
نے نکالو ان کو اپنی بستی سے بے شک یہ پاک
لوگ ہیں۔

فَأَنْجَيْنٰهُ وَأَهْلَهٗ إِلَّا امْرَأَتَهٗ
كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝

تو ہم نے نجات دی اس کو اور اس کے گھر
والوں کو مگر اس کی عورت کو وہ بھی پیچھے رہنے
والوں میں تھی۔

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

اور بارش برسائی ہم نے ان پر بری بارش تو دیکھ
کیسا ہوا انجام مجرموں کا۔

marfat.com

حل لغات رکوع دہم سورۃ اعراف پ ۸

و۔اور
ھم۔ان کے
قوم۔میری قوم
لکم۔تمہارے لیے
لا۔اس کے
من ربکم۔تمہارے رب سے
اللہ۔اللہ کی
لکم۔تمہارے لیے
ھاذہ۔اس کو کہ
اللہ۔اللہ کے
و۔اور
تاکل۔کھائے
ھاسکو
عذاب۔عذاب
اذ۔جب
عاد۔قوم عاد کے
فی۔بعد
الجبال۔پہاڑوں کو
اللہ۔اللہ کے
و۔اور
الارض۔زمین کے
تعثوا۔پھرو
مفسدین۔فساد کرتے
الملا۔سرداروں نے
قوم سے
امن۔ایمان لائے
تعلمون۔تم جانتے ہو

الی۔طرف
صلحا۔صالح کو
اعبدوا۔عبادت کرو
من۔کوئی
قد۔بیشک
من ربکم۔تمہارے رب سے
لکم۔تمہارے لیے
تاکل۔کھائے
و۔اور
بسوء۔برے ارادے سے
الیم۔دردناک
جعلکم۔بنایا تم کو
و۔اور
الارض۔زمین کے
تتخذون۔بناتے ہو
و۔اور
لا۔نہ
عثی۔پھرتے
و۔اور
الارض۔زمین کے
فی۔بعد
لا۔نہ
استکبروا۔متکبر تھے
استضعفوا۔کمزور تھے۔
لمن۔جو
ان۔کہ بیشک

ثمود۔ثمود کی
قال۔کہا
اللہ۔اللہ کی
الہ۔معبود
جاءتکم۔آئی تمہارے پاس
ھذہ۔یہ
ایۃ۔نشان
فی۔بیچ
لا۔نہ
فیاخذ۔تو پکڑ لیگا
و۔اور
خلفاء۔جانشین
بوا۔جگہ دی
تتخذون۔بناتے ہو
و۔اور
فاذکروا۔تو یاد کرو
لا۔نہ
مفسدین۔فساد کرتے
استکبروا۔متکبر تھے
منھم۔ان میں سے
صلحا۔صالح
مرسل۔بھیجا گیا ہے

اخا۔بھائی
یا۔اے
ما۔نہیں
غیر۔سوا
بینۃ۔دلیل
ناقۃ۔اونٹنی ہے
فذروھا۔تو چھوڑ دو
ارض۔زمین
تنحتون۔کھودتے ہو
الاء۔احسان
لکم۔تم کو
اذکروا۔یاد کرو
من بعد۔بعد
لکم۔تم کو
من سھولھا۔اس کی نرم
تنحتون۔کھودتے ہو
الاء۔احسان
تعثوا۔پھرو
قال۔کہا
من قومہ۔اس کی
استضعفوا۔کمزور تھے۔
امن۔ایمان لائے
ارسل۔بھیجا گیا ہے

marfat.com

من ربہم - اپنے رب سے
بما - اسپر جو
قال - کہا
بالذی - اس پر جو
منکرہیں
و - اور
ان - بیشک
ہم
موصنون - ایمان لائے ہیں
انا - بیشک ہم
کافرون - انکار کرنیوالے ہیں
الناقۃ - اونٹنی کی
وہم - رب اپنے کی
صالح - صالح
نا - ہم کو
فاعقرہم - تو کاٹ انکو
دار - گھروں
ہم - ان سے
قوم - قوم
ربی - اپنے رب کے
و - اور
الناصحین - خیرخواہوں کو
قال - کہا اس نے
الفاحشۃ - بے حیائی کو
من احد - کوئی بھی
کم - تم
تاتون - آتے ہو
من دون - سوائے
قوم - قوم ہو
ما - نہیں
الا - مگر
ہم - انکو
اناس - لوگ ہیں

قالوا - بولے
بہ - اسکے ساتھ
استکبروا - تکبر کرتے
بہ - اسکا
فعقروا - تو کوچیں کاٹ ڈالیں انہوں نے
عن امر - حکم
یا - اے
نقد - حقیقہ دیتا ہے
من الصادقین - سچا
فی - میں
قول - تو مت پھیر
یا - اے
وسلت - پیغام
لکم - تمہاری
تحبون - پسند کرتے تم
اذ - جب
تاتون - آتے ہو تم
بہا - ایسا
انکم - بیشک تم
شہوۃ - شہوت کے لیے
انتم - تم
و - اور
قومہ - اسکی قوم کا
اخرجو - نکالو
انہم - بیشک وہ

انا - بیشک ہم
ارسل - بھیجا گیا ہے
الذین - انہوں نے جو
امنتم - ایمان لائے تم
بہ - اسکا
عتوا - سرکشی کی
قالوا - بولے
بما - جو
کنت - ہے تو
فاصبحوا - تو ہو گئے
جثمین - زانو کے بل گرے
قال - کہا
ابلغتکم - پہنچائے میں نے تم کو
نصحت - خیرخواہی کی
لا - نہیں
لوطا - لوط کو
ا - کیا
سبقکم - پہل کرتا تم سے
من العلمین - جہان والوں سے
الرجال - مردوں کے پاس
النساء - عورتوں کے
بل - بلکہ
مسرفون - حد سے گذرنے والے
کان - تھا
جواب - جواب
ان - یہ کہ
قالوا - کہا انہوں نے
من قریتکم - اپنی بستی سے

marfat.com

بینظھرون۔ بیٹھک پاک فاخیتہ۔ تو بجات دی ہم نے اسکو
اھلہ۔ اس کے گھر والوں کو الا۔ مگر
کانت۔ تھی وہ من الغٰبرین۔ پیچھے رہنے والوں سے
امطرنا۔ بارش برسائی ہم نے علیھم۔ ان پر
فانظر۔ تو دیکھ کیف۔ کیسا ہوا کان۔ ہوا
المجرمین۔ مجرموں کا۔

و۔ اور
امراتہ۔ اسکی بیوی
و۔ اور
مطرنا۔ ایک بارش
عاقبۃ۔ انجام

مختصر تفسیر رکوع دہم سورۃ اعراف پ۸

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ
فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي
الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا
فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ
اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝

ثمود کی طرف ان کی برادری سے صالح کو بھیجا فرمایا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک تمہارے پاس آئی تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل یہ اللہ کا ناقہ ہے تمہارے لیے نشانی تو اسے چھوڑو کہ یہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے تکلیف دینے کے ارادہ سے ہاتھ نہ لگاؤ کہ تم پر دردناک عذاب آجائے گا۔ اور یاد کرو جب کہ تم کو جانشین کیا قوم عاد کا ان کے بعد اور جگہ دی تمہیں ملک میں کہ تو تم اس کی نرم زمین میں محل اور تراشتے ہو تم پہاڑوں میں مکان تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو اور نہ پھرو زمین میں فساد برپا کرتے بولے سردار ان کے جو تکبر تھے قوم میں کمزور مسلمانوں سے۔ کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کے رسول ہیں۔ بولے وہ جو کچھ لے کر بھیجے گئے۔ ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

marfat.com

خلاصۂ تفسیر

اور ثمود کی طرف ان کی برادری سے صالح کو بھیجا۔ قوم ثمود حجاز و شام کے مابین سرزمین حجر میں آباد تھی۔ اس قوم کو ثمود اس وجہ میں کہتے ہیں کہ ان کے باپ دادا کے بڑے کا نام ثمود تھا۔

ایک قول یہ ہے کہ ثمود کے معنی پانی کم ہونے کے ہیں اور جہاں یہ قوم آباد تھی۔ وہاں پانی بہت کم تھا گویا وہ ثمد کی تھی اس وجہ میں اس قوم کو ہی ثمود کہنے لگ گئے۔ ان کے پیغمبر ان کی برادری سے حضرت صالح علیہ السلام تھے اسے عاد ثانی کہتے ہیں۔ عاد اولے کا تو حال اس سے پہلے رکوع میں گذر چکا۔ آپ نے فرمایا اے قوم اللہ تعالےٰ کی پرستش کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

اس واقعہ کو علامہ آلوسی روح المعانی میں بیان فرماتے ہیں کہ جب عاد کی ہلاکت ہو چکی اور ان کی جگہ قوم ثمود قائم ہوئی۔ اس قوم کو مورخین نے عاد ثانی کہا ہے۔ یہ زمین پر محل تعمیر کرتی۔ اور پہاڑ کھود کر ان میں رہنے کے مقام علیحدہ بناتی۔

یہ قوم بھی بت پرست تھی۔ یہ عرب تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے جوانی کی عمر سے ادھیڑ عمر تک انہیں ہدایت فرمائی۔ مگر چند کمزور غربا کے سوا کسی نے آپ کی پیروی نہ کی۔

تو قوم نے آپ سے کہا کہ کوئی خاص نشانی ہمیں دکھائیں تاکہ ہم آپ کی نبوت کی تصدیق کریں آپ نے فرمایا۔ اَیَّۃً اٰیَۃٍ تُرِیْدُوْنَ تم کیا نشانی چاہتے ہو۔

انہوں نے کہا ہماری عید ہے اس میں آپ ہمارے ساتھ چلیں۔ یہ اس عید کے میلہ میں بتوں کی نمائش کرتے تھے چنانچہ انہوں نے کہا وہاں چل کر آپ اپنے رب سے وہ مانگیں جو ہم کہیں اور ہم اپنے بتوں سے مانگیں گے۔ اس وقت اگر آپ کے رب نے سن لی تو ہم آپ کا اتباع کر لیں گے۔

حضرت صالح علیہ السلام نے اقرار فرمایا اور ان کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ اور انہوں نے اپنے بتوں کو پکارا اور حضرت صالح علیہ السلام نے اپنے گمان میں ایسا ایسا سوال کیا جو پورا ہی نہ ہوا۔

چنانچہ قوم کا سردار جندع بن عمرو بن حراش بولا اخرج لنا من ھذہ الصخرۃ صخرۃ

marfat.com

منفردۃ من ناحیۃ الحجر یقال لہا الکاثبۃ ناقۃ ہما سے لیے اس پہاڑ کی چٹان سے جو مقام حجر کے کنارے ہے جسے کاثبہ کہتے ہیں ایک ناقہ نکال دیجئے یعنے جو بختی اونٹنی گابھن ہو اور وہ ہمارے دیکھتے دیکھتے بچہ دے اگر آپ نے ایسا کر دکھایا تو ہم آپ کی تصدیق کر کے ایمان لے آئیں گے۔

حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے عہد و پیمان لے کر دوگانہ نفل ادا فرمایا اور دعا کی کہ اتنے میں اونٹنی کی آواز آنے لگی اور اونٹنی چٹان سے ظاہر ہوئی اور فوراً بچہ دے دیا اور یہ سب حال قوم ثمود والے دیکھ رہے تھے۔ یہ اعجاز دیکھتے ہی جندع بن عمرو بن حراش فوراً ایمان لے آیا اور اس کے ساتھ قوم اکثر ایمان لے آئی اور اشراف قوم کے لوگوں نے بھی ایمان لانے کا ارادہ کیا مگر ذواب بن عمرو بن لبید اور حباب بڑا بت خانہ والا اور رباب صعفرا ان کا کاہن مانع ہوا۔ (روح المعانی)

چنانچہ اس کا تذکرہ ستائیسویں پارہ نویں رکوع کے اندر اس طرح فرمایا گیا انا مرسلوا الناقۃ فتنۃ لہم۔ ہم ناقہ بھیجنے والے ہیں ان کے امتحان کو۔ یعنی جو آپ کی قوم نے ناقہ کا مطالبہ پتھر کی چٹان سے کیا ہے ہم اسی چٹان سے وہ ناقہ بھیجنے والے ہیں ان کے امتحان کو کہ وہ اس کے بعد کیا کرتے ہیں فارتقبہم واصطبر تو اے صالح تو انتظار کر ان کی اور صبر کر ونبئہم ان الماء قسمۃ بینہم اور انہیں خبر کر کہ اب پانی ان میں حصوں سے ہے یعنے ایک دن ناقہ کا اور ایک دن ان کا کل شرب مختصر ہر حصہ پر وہ حاضر ہو جسکی باری ہے یعنی جو دن ناقہ کا ہے اس دن ناقہ حاضر ہو اور جو دن قوم کا ہے اس دن قوم پانی پر حاضر ہو فنادوا صاحبہم فتعاطی فعقر تو انہوں نے اپنے ساتھی قدار بن سالف کو ناقہ کے قتل کے لیے بلایا تو اس نے تیز تلوار سے اسے قتل کر ڈالا۔ یعنی اس کی کونچیں کاٹ دیں فکیف کان عذابی ونذر پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈرانے کے فرمان کا ظہور جو نزول عذاب سے پہلے انہیں کہہ دیا گیا تھا انا ارسلنا علیہم صیحۃ واحدۃ فکانوا کہشیم المحتظر بے شک ہم نے بھیجا ان پر عذاب ایک چنگھاڑ میں یعنی فرشتہ کی ہولناک آواز تو ہو گئے وہ جیسے گھیرا بنانے والے کی بھی ہوئی گھاس سوکھی روندی ہوئی یعنے جیسے چرواہے جنگل میں اپنی بکریوں کی حفاظت کے لیے باڑ کانٹوں کی جمع کر کے ایک باڑھ بنا لیتے ہیں اور اس میں سے کچھ باڑ بچی رہ جاتی ہے جو جانوروں کے پاؤں میں روند کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ بہرحالت ان کی ہو گئی ان کی تکذیب کی سزا۔ (معالم، خازن)

marfat.com

حضرت صالح علیہ السلام نے قوم سے فرمایا یہ ناقہ اللہ ہے اب ایک دن اس کے کھانے پینے کا ہے اور ایک تمہارے اور تمہارے مویشیوں کا ہے کما قال تعالے لہا شرب ولکم شرب یوم معلوم۔ چنانچہ جو دن ناقہ کا ہوتا اس دن ناقہ زمین کے غار سے منہ نکالتا اور ایک کنواں جو مجر میں تھا جسے آج بھی بیر ناقہ کہتے ہیں اس میں منہ ڈال کر پانی پی لیتا اور جنگل کے درختوں سے چر لیتا۔ تو وہ اس کنویں سے اس وقت تک منہ نہ نکالتا جبتک سارا پانی نہ پی لیتا۔ پھر اس کا دودھ اتنا ہوتا تھا کہ ساری قوم اسے پیتی اور جمع کر رکھتی۔ اور گرمیوں میں وہ ناقہ جنگل میں باہر بھی آجاتا تو تمام مویشی چمک کر بھاگ جاتے۔ مختصر یہ کہ اس سے قوم بھرائی کرتی تھی یہ ناقہ کیا ہے ہمارے لیے ایک بلا ہے تو انہوں نے حکم الٰہی کی نافرمانی کی اور اس بات پر اتفاق کیا کہ اس ناقہ کی کونچیں کاٹ دی جائیں۔

قوم ثمود میں دو لڑکیاں تھیں ایک عنیزہ بنت غنم بن مجلز اس کی کنیت ام غنم تھی یہ فواب بن عمرو کی بیوی تھی۔ اس کی عمر گذر چکی تھی اور بڑھیا ہو گئی تھی اس سے دو لڑکیاں نہایت حسینہ جمیلہ مالدار تھیں جن کے پاس اونٹ گائے بکریاں کافی تھیں۔

اور دوسری صدق بنت مختار ہلالی حسینہ جمیلہ مالدار تھی اس کے پاس بھی کافی مویشی تھے یہ اور یہ حضرت صالح علیہ السلام سے عداوت میں اشد الناس تھی اور یہ دونوں ناقہ صالح کے عقر کی خواہاں تھیں۔ یعنی اسکی کونچیں کاٹنے کی آرزو مند تھی۔

چنانچہ صدق نے ایک شخص کو بلایا جس کا نام حباب تھا۔

اور اسے اپنے ساتھ مواصلت کا لالچ دیا اور معاوضہ عقر ناقہ صالح بتایا۔ اس نے تو انکار کر دیا پھر اس نے اپنے چچازاد بھائی کو بلایا اس کا نام مصدع بن مہرج تھا اور اسے بھی اس بے حیائی کا لالچ دیا اس نے اقرار کر لیا۔

ادھر عنیزہ ام غنم نے قدار بن سالف کو بلایا یہ جوان سرخ و سپید تھا اور بڑا قد قامت پر دار اس کے متعلق حرامزادہ ہونے کا لوگوں کو گمان تھا۔

اس کی دو لڑکیاں تھیں عنیزہ ام غنم نے اسے لالچ دیا کہ اگر تو ناقہ صالح کی کونچیں کاٹ دے تو میں اپنی دونوں لڑکیوں سے جسے تو پسند کرے تجھے دوں گی۔ یہ اس پر راضی ہو گیا اور اپنے ساتھ سات آدمی اور بھی ملا لیے اور یہ تسعہ رہط پورے ہوئے غرضیکہ یہ اس ناقہ صالح علیہ السلام کی تاک میں رہے۔

marfat.com

مختصر یہ کہ اس ناقہ کی کونچیں کاٹ دیں اور ذبح کر ڈالا اس کا گوشت قوم میں تقسیم کیا۔
ناقۂ صالح علیہ السلام پر کس طرح حملہ کیا گیا اس کی تفصیل بھی روح المعانی میں ہے بخوف طوالت لکھی نہ گئی من شاء فلینظر فی روح المعانی تحت آیت ولکن لاتحبون الناصحین۔
اس کے بعد قدار اس خوف سے بھاگا کہ کہیں اس پر کوئی مصیبت نہ آجائے حتیٰ کہ بھاگتا بھاگتا اس پہاڑ تک آیا جسے جبل تارہ کہتے تھے بہ نفس آدمی وہاں پہنچے اور حضرت صالح علیہ السلام وہاں تھے آپ نے فرمایا ادرکوا الفصیل عسی ان یدفع عنکم العذاب اب جلدی سے اونٹنی کے بچہ کو پکڑلو شاید تم سے عذاب دفع ہو جائے۔
ناقہ کا بچہ جو تھا اس نے تین آوازیں لگائیں اور اس غار میں جہاں وہ رہا کرتا تھا غائب ہو گیا منکرین میں سے اس کے تعاقب میں چلے لیکن اسے نہ پایا۔
اس کے بعد صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ ناقہ کے بچہ کی تین آوازوں میں تین وقت ہیں تمتعوا فی داركم ثلثة ايام ذلك وعد غير مكذوب تم اپنے گھروں میں تین دن اور رہ لو یہ اللہ کا وعدہ ہے جھوٹا نہیں ہو سکتا۔
ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ تو آدمیوں میں سے چار اس ناقہ کے تعاقب میں رہے آخر اس پر تیر چھوڑے جو اس کے دل پر لگے پھر اسے غار میں سے گھسیٹ کر نکال لیا اور اس کا گوشت بھی اس کی ماں کے گوشت میں ملا دیا پھر صالح علیہ السلام نے فرمایا۔
استهيئكم رحمت الله تعالى فابشروا بعذاب الله ونقمه وكانوا يتهزؤن به ويقولون متى هو وما آيته فقال تصبحون غدا وكان يوم الخميس ووجوهكم مصفرة ويعد غد ووجوهكم محمرة واليوم الثالث ووجوهكم مسودة ثم يصبحكم العذاب فلما كان اول الرهط بقتله۔
تمہیں رحمت اللہ کی اہانت کی لہٰذا عذاب الٰہی اور غضب قہار کی تمہیں بشارت ہو قوم یہ سن کر استہزاء کرتے ہوئے بولی وہ عذاب کب آئے گا۔ اور اس کی علامتیں کیا ہوں گی۔
آپ نے فرمایا اب تم صبح اس حال میں کرو گے کہ تمہارے چہرے زرد ہوں گے۔ یہ صبح جمعرات کے دن ہوگی۔ پھر جمعہ کے روز تمہارے چہرے سرخ ہوں گے اور ہفتہ کے دن تمہارے منہ کالے ہو جائیں گے۔ اور پھر تم پر عذاب آئے گا۔
یہ سن کر سب بگڑ گئے اور آپ کے قتل کے لیے آمادہ ہوئے۔

marfat.com

رات بھی سب جمع ہو کر آپ کی قیام گاہ پر آئے مگر ملائکہ نے ان پر پتھر برسا کر انہیں ناکام کر دیا۔

پھر تھوڑا دم لے کر دوبارہ منزل صالح علیہ السلام پر آئے اور آپ سے کہنے لگے تم نے ہمیں ہلاک کرنا چاہا تھا۔

غرضیکہ آخر کار انہوں نے علامات عذاب صبح ہوتے ہی دیکھیں حضرت صالح علیہ السلام نے وہاں سے ثمود کے ایک محلہ میں تشریف لے آئے۔ یہ قبیلہ بنو غنم کہلاتا تھا آپ ان کے سردار نفیل المکنی بابی ہدب کے یہاں ٹھہرے۔

مشرکین یہاں تعاقب میں آئے اور نفیل سے کہا کہ صالح کو ہمارے سپرد کر دے اس نے کہا لیس لکم الیہ سبیل۔ تم حضرت صالح کی راہ نہیں پا سکتے آخر وہ واپس ہو گئے انجام یہ ہوا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہو گئے۔

اور حضرت صالح علیہ السلام اپنے متبعین کو لے کر ملک شام روانہ ہو گئے اور رملہ فلسطین میں ٹھہرے۔

مختصر یہ کہ تین دنوں میں تینوں علامتیں ظہور پذیر ہوئیں۔

جمعرات کے دن چہرے زرد ہوئے۔ جمعہ کے دن سرخ ہوئے ہفتہ کے دن منہ کالے ہو گئے مگر اس پر بھی انہیں توبہ کی طرف خیال نہ آیا۔ آخر چوتھے دن آسمان سے ایک چنگھاڑ آئی جس سے ان کے دل پھٹ گئے اور سب ہلاک ہو گئے۔

مگر ایک لڑکی جس کا نام ذریعہ بنت سلف تھا بیٹھی کی بیٹھی رہ گئی۔

یہ لڑکی شدید کافرہ تھی اور حضرت صالح علیہ السلام سے سخت عداوت رکھتی تھی اس نے تمام عذاب، تمام لشکر عذاب کا دیکھا اور جلدی سے بھاگ کر وادی قریٰ میں آئی یہاں کے لوگوں کو اس واقعہ اور صیحہ کی خبر دی اور پانی مانگا۔

جب اسے پانی دیا گیا تو پانی پیتے ہی ہلاک ہو گئی۔

ان میں ایک شخص ابو رغال کہلاتا تھا یہ بھی اس عذاب سے بچا مگر آخر کار مر گیا۔ اس کے پاس سونے کی ایک خوبصورت چھڑی تھی۔ جب اسے دفن کیا تو وہ چھڑی بھی اس کے ساتھ دفن کر دی گئی۔

روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بقبرہ فاخبر بخبرہ فابتدرہ

marfat.com

الصحابۃ رضی اللہ عنہم بما سیبا فیہم واستخرجوا ذالک القمص ۔

مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس کی قبر کے پاس سے جب گذرے تو حضور نے صحابہ کو اس چھڑی کی خبر دی۔ چنانچہ صحابہ کرام تلواروں سے مسلح اس کی قبر پر گئے اور کھودا تو وہ طلائی چھڑی ملی چنانچہ صحابہ نے وہ نکال لی۔

وروی انہ علیہ السلام خرج فی معاشر وعشرین من المسلمین وھو یبکی فالتفت فرای الدخان ساطعا فقلوا انہ قد ھلکوا وکانوا الفا وخمس مائۃ دار۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک سو بیس مسلمانوں میں گذرے جو رو رہے تھے ان کی طرف جب حضور نے التفات فرمایا تو ایک دھواں چمکتا ہوا ملاحظہ میں آیا۔ حضور نے سمجھا کہ یہ ہلاک شدہ لوگ ہیں اور اس آبادی میں ڈیڑھ ہزار گھر تباہ شدہ تھے۔

اس کے متعلق ایک روایت ہے کہ جو لوگ حضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لائے ہوئے تھے وہ واپس آکر مقام حجر میں دوبارہ آباد ہو گئے تھے۔ ان سے حضور علیہ السلام کو وہ لوگ ملے تھے۔

واخرج ابو الشیخ عن وھب قال ان صالحا لما نجا ھو والذین معہ قال یا قوم ان ھذہ دار قد سخط اللہ علیہم وعلی اھلہا فاظعنوا واحقوا بحرم اللہ تعالی وامنہ فاھلوا من ساعتہم بالحج وانطلقوا حتی ترددا مکۃ فلم یزالوا بہا حتی ماتوا فتلک قبورھم فی غربی الکعبۃ۔

ابو الشیخ نے حضرت وہب سے روایت کیا ہے کہ آپ نے کہا جب صالح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں نے نجات پائی تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا اے میری قوم یہ وہ گھر ہیں جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا اور ان کے رہنے والوں پر بھی تو تم یہاں سے کوچ کرو اور اللہ تعالے کے حرم اور اس کے امن میں چل بسو تو انہوں نے اسی وقت حج کا تلبیہ کہا اور چل پڑے یہاں تک کہ وہ مکہ میں آئے پھر یہیں مقیم ہو گئے یہاں تک کہ وہ مر گئے اور خانہ کعبہ کی مغربی جانب ان کی قبریں ہیں۔

وروی ابن الزبیر عن ابیہ ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم لما صدر فی غزوۃ تبوک قال لاصحابہ لا یدخلن احد منکم القریۃ ولا تشربوا

marfat.com

من مساکنہا ولاتتخذوا علی ھؤلاء المعذبین الا ان تکونوا باکین ان یصیبکم مثل الذی اصابہم۔

ابن زبیر جابر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک میں تشریف لے گئے تو آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ قریہ حجر میں تم سے کوئی داخل نہ ہو نہ یہاں کا پانی پیئے۔ ان معذبین کے گھروں کھنڈروں میں کوئی نہ جائے مگر جو جائے وہ روتا ہوا خوفزدہ جائے کہ کہیں ان پر وہ عذاب قوم ثمود کی طرح نہ آجائے۔

اب تفسیر نسفی سے ملاحظہ فرمائیں (ترجمہ)

اور ثمود کی طرف اور بھیجا ہم نے ثمود کی طرف یہ تاویل جماعت فرمایا یا باعتبار اصل کے اس لیے کہ قوم ثمود کے جد اعلیٰ کا نام ثمود تھا۔

اور ایک قول یہ ہے کہ ثمود کو ثمود پانی کم ہونے کے کہتے تھے۔ یہ ثمد سے ہے اور ثمد قلت آب کو کہتے ہیں۔

اور اس قوم کی رہائش حجر میں تھی۔ حجر حجاز و شام کے مابین ہے اور ان کی برادری سے حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک تمہارے پاس روشن دلیل آئی تمہارے رب کی طرف سے یعنی ظاہر نشانی جو دیکھ رہے ہو یہ میری صحت نبوت پر دلیل ہے۔

تو گویا آپ سے سوال ہوا کہ وہ ظاہر نشانی کیا ہے تو آپ نے فرمایا ناقہ صالحی اور ناقہ کو مضاف کرنا اللہ کی طرف تعظیماً ہے۔ اس لیے کہ خصوصیت سے وہ ناقہ بطریق خرق عادت بلا صلب و رحم ظہور پذیر ہوا۔ یعنی نہ کسی پیٹھ سے نہ کسی پیٹ سے نہ کسی نر سے نہ کسی مادہ سے اس کا ظہور ہوا۔ وہ حمل میں رہا نہ اس کی خلقت تدریجاً تکمیل کو پہنچی بلکہ بطریق خلاف محض دعائے صالح علیہ السلام سے وہ پہاڑ کی چٹان کو پھاڑ کر دفعۃ پیدا ہوا۔ اس کی یہ پیدائش معجزہ ہے۔

پھر وہ تنہا ایک دن پانی پیتا ہے اور ایک دن تمام قبیلہ ثمود یہ بھی معجزانہ شان ہے کہ ایک ناقہ ایک قبیلہ کے برابر پانی پی جائے۔

اس کے علاوہ پانی پی کر اتنا دودھ دے کہ تمام قبیلہ کو کافی ہو پانی کے بجائے اس دن قوم ثمود کو دودھ پینا نصیب ہو یہ بھی معجزہ ہے۔

marfat.com

اور تمام مویشی اس کی باری کے روز پانی پینے سے باز رہتے تھے یہ بھی معجزہ تھا جو حضرت صالح علیہ السلام کے صدق نبوت پر زبردست دلیل تھی۔

تمہارے لیے نشانی ہے گویا اس طرف اشارہ کر کے قوم ثمود کو نشانی بتائی جس کا وہ معائنہ کر رہی تھی تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے یعنی زمین بھی اللہ کی زمین ہے اور ناقہ بھی ناقۃ اللہ ہے تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے سبزہ اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتی سے جس کی کاشت تم نے نہیں کی۔

اور اسے برائی سے ہاتھ نہ لگاؤ یعنے اسے نہ مارو نہ اس کی کونچیں کاٹو ورنہ اسے ایک طرف سے دوسری طرف بدکاؤ۔ یہ اکرام آیت الٰہی کے لیے ہوا کہ تمہیں پکڑ لے دردناک عذاب اور یاد کرو اے قوم ثمود جب تمہیں قوم عاد کا جانشین کیا ان کی ہلاکت کے بعد اور ملک میں جگہ دی بتواکم مباءۃ کے معنی میں ہے یعنی تمہیں ٹھہرنے کی جگہ دی زمین میں یعنے ارض حجر میں جو حجاز و شام کے مابین ہے۔

بناتے ہو تم نرم زمین میں محل گرمی میں آرام لینے کو اور پہاڑوں میں مکان تراشتے ہو سردی میں رہنے کو۔ تو یاد کرو اللہ کی نعمتیں اور نہ پھرو زمین میں فساد کرتے۔

روایت ہے کہ جب قوم عاد ہلاک کر دی گئی تو قوم ثمود کو ان کے گھروں میں آباد کیا اور انہیں بھی طویل عمریں دیں۔ یہ پہاڑوں کو تراش کر اپنے گھر بناتے تھے تاکہ خوف انہدام نہ رہے اور اپنے مرنے سے پہلے مکان کو منہدم نہ دیکھیں اور انہیں عیش و عشرت میں فراخی دی گئی تھی تو انہوں نے حکم الٰہی کی نافرمانی کی۔ زمین میں فساد پھیلایا بتوں کی پوجا شروع کی تو اللہ تعالے نے انکی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث کیا۔

یہ قوم عرب تھی اور حضرت صالح علیہ السلام از روئے نسب اعلیٰ درجہ میں تھے اور آپ نے اس قوم کو دعوت الی اللہ دی انہوں نے اتباع کرنے سے انکار کیا سوائے تھوڑے سے غریب آدمیوں کے۔

تو آپ نے انہیں اللہ کے غضب سے ڈرایا۔ انذار و تنذیر صالح علیہ السلام کے بعد انہوں نے آپ سے مطالبہ کیا کہ اس پہاڑ کی چٹان سے ایک ایسا ناقہ ظاہر کر دیجئے جو باہر آتے ہی بچہ دے اور فوراً جوان ہو کر چلنے لگے۔

آپ نے درگاہ ذوالمنن میں نفل ادا کر کے دعا کی کہ دفعۃً اس چٹان سے اونٹنی کے بلبلانے کی آواز

marfat.com

آنے لگی۔ حتیٰ کہ ناقہ ظاہر ہو گیا جیسا وہ چاہتے تھے۔

یہ دیکھ کر جندع اور اس کی پارٹی ایمان لے آئی تو اس کی قوم کے متکبر سردار بولے اور ضعیف و غریب مسلمان شدہ لوگوں سے کہنے لگے یعنے رؤسائے کفار نے غریب مسلمانوں سے کہا کیا تم صالح (علیہ السلام) کو اپنے رب کا رسول جانتے ہو۔ یہ بطریق استہزاء و تمسخر انہوں نے کہا۔

مسلمان بولے وہ جو کچھ دے کر بھیجے گئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں گویا انہوں نے کہا ان کے رسول ہونے میں ہمیں کوئی شبہ نہیں اور یہ اس بنا پر کہا گیا کہ جب تصدیق ثبوت ہو گئی تو ایمان لانا لازمی تھا اور ہم اسی وجہ میں ایمان لے آئے۔

متکبر بولے جس پر تم ایمان لائے ہو ہمیں اس سے انکار ہے۔

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ۔ تو انہوں نے ناقہ کی کونچیں کاٹ دیں۔ ناقہ کی کونچیں کاٹنا قوم کی طرف منسوب کرنا اسی وجہ میں ہے کہ اگرچہ قدار بن سالف عاقر ناقہ تھا مگر اس کا یہ فعل ساری قوم کی رضا و اتفاق سے تھا۔ یہ قدار بن سالف سرخ و سپید گٹھیل جوان تھا۔ پستہ قد بھی تھا۔ جیسے فرعون کوتاہ قد تھا۔

چنانچہ حضور علیہ السلام نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا تھا اے علی اشقی الاولین تو عاقر ناقہ صالح تھا اور اشقی الآخرین تمہارا قاتل ہے اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی۔ اور اس کے حکم سے تکبر کیا اور جو حکم زبان صالح علیہ السلام سے انہیں دیا گیا اس کی مخالفت کی یا وہ دین جو حضرت صالح علیہ السلام لائے اس کے مخالف ہوئے۔

اور بولے اے صالح ہم پر لے آؤ جو تم وعدہ دے رہے ہو عذاب کا اگر تم رسول ہو تو ان کو پکڑا ایسے رجفہ نے جس سے زمین ہل گئی اور تمام قوم کے دل ہل گئے تو صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے اپنی آبادی میں یا رہنے کی جگہوں میں۔

جاثمین کا ترجمہ میتین یعنے مرے ہوئے ہے لیکن جاثم اس مرے ہوئے کو کہتے ہیں جو بیٹھا کا بیٹھا رہ جائے اس میں نہ حرکت ہو نہ پکار وغیرہ تو حضرت صالح نے ان سے منہ پھیر لیا جبکہ وہ عقر ناقہ کر چکے اور فرمایا بطور دل جلے سے میری قوم بے شک میں نے تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا دی اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم خیر خواہوں کو پسند ہی نہیں کرتے یعنے جو تمہیں ہدایت کریں اور خواہشات نفسانیہ پوری کرنے سے روکیں اس لیے کہ نصیحت ایک ایسی آگ ہے جو فضیحت

marfat.com

کے آگے حائل ہو جاتی ہے مگر تمہارے اندر ایسی سختی اور وخیمت ہے کہ تم پر سخت مسلط ہو چکی ہے۔ روایت ہے کہ ان لوگوں نے ناقہ کی کونچیں بدھ کے روز کاٹی تھیں۔ حضرت صالح علیہ السلام نے انہیں کہا اس کے بعد تم لوگ تین روز تک زندہ رہو گے۔ جمعرات کے روز تمہارے چہرے زرد ہو جائیں گے۔ جمعہ کے روز سرخ ہفتہ کے روز کالے منہ ہو جائیں گے اور اتوار کے دن صبح تم پر عذاب آئے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ایک روایت ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھ ایک سو دس مسلمان رہتے ہوئے نکلے تو جب انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ ہلاک ہو گئے تو واپس آ کر سکونت پذیر ہو گئے اور ہلاک شدگان کے مساکن و منازل ان کے قبضہ میں آ گئے۔

اس کے بعد حضرت لوط علیہ السلام کا تذکرہ بھی اسی رکوع میں فرمایا گیا۔

اس کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم خلیل اللہ خلیب الانبیاء کے بھتیجے ہیں۔ آپ اہل سدوم کی طرف مبعوث ہوئے جب آپ کے چچا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شام کی طرف ہجرت کی تو آپ نے سرزمین فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام اردن میں اتر سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اہل سدوم کی طرف مبعوث فرمایا آپ ان لوگوں کو دین حق کی دعوت دیتے تھے اور افعال بد سے روکتے تھے۔

علماء سیر کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم لوط کی بستیاں نہایت سرسبز و شاداب تھیں اور غلہ پھل بکثرت تھا اس خطہ کے مقابل دوسرے خطے ایسے شاداب نہ تھے اس وجہ سے جا بجا سے لوگ یہاں آتے۔ یہ بخیل الطبع لوگ تھے کسی والوں سے پریشان ہوتے تھے۔ شیطان نے ایک بوڑھے کی صورت میں نمودار ہو کر انکو مشورہ دیا کہ ان سے اگر نجات چاہتے ہو تو ان سے لوا لعت کرو یہ خود گھبرا کر آنا ترک کر دیں گے۔

چنانچہ فحش کاری شیطان سے انہوں نے سیکھی اور اس قوم میں یہ فعل بد رائج ہوا۔ چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں سمجھایا اور فرمایا کہ حلال چھوڑ کر حرام میں مبتلا ہوتا اور ایسے فعل خبیث کا ارتکاب کرنا انسانیت کے خلاف ہے۔ روح المعانی

انسان کو شہوت اس لیے دی گئی ہے کہ اس سے بقاء نسل اور دنیا کی آبادی ہو طبیعہ تسوانی کو محل شہوت اور موضع تولید و تناسل بنایا تاکہ ان سے بطریقہ معروف حسب اجازت شرع اولاد حاصل کی جائے۔ روح المعانی

marfat.com

اس قوم نے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے یہ فعل خبیث شروع کر دیا گویا حدود شرع سے گذر گئے اور مقصد حیوانیت کو غلط طریقہ پر استعمال کرنا شروع کر دیا۔ روح المعانی

حضرت لوط علیہ السلام کی نصیحت انہیں ناگوار ہوئی۔

بجائے اس کے کہ آپ کی نصیحت مانتے اور نیک بنتے یہ کیا کہ لوط اور ان کے جو چند متبعین ہیں سب کو اپنے ملک سے نکال دیں یہ پاکیزگی پسند لوگ ہیں یہ ہم میں نہ رہیں حالانکہ پاکیزگی نیک چلنی فطرتاً پسندیدہ اور شیوہ شرافت ہے مگر جب جبلت ہی صحیح نہ ہو اور اس پر ذوق خراب ہو چکا ہو تو ہر صفت مدح انہیں عیب نظر آتی ہے۔

مختصر یہ کہ جب یہ نہ مانے تو ان پر عذاب نازل ہوا اس عذاب سے آپ کے متبعین نے نجات پائی۔ اور باقی سب کے سب اس طرح ہلاک ہوئے کہ ایک عجیب و غریب بارش آئی جس میں ایسے پتھر برسے جو گندھک اور آگ میں مرکب تھے۔ روح المعانی

ایک قول یہ ہے کہ بستی میں رہنے والے جو وہاں مقیم تھے وہ تو زمین میں دھنسا دیے گئے اور جو سفر میں تھے وہ اس بارش سے ہلاک ہوئے۔

ایک قول یہ ہے کہ حضرت جبریل نازل ہوئے انہوں نے اپنا بازو قوم لوط کی بستیوں کے نیچے ڈال کر اس خطہ کو اکھاڑ لیا اور آسمان کے قریب لے جا کر اسے اوندھا کر کے گرا دیا۔ اس کے بعد پتھروں کی بارش کی گئی اور تمام کے تمام اس ذلت سے ہلاک کر دیے گئے۔ روح المعانی

اب تفسیر کشفی سے اس واقعہ کا خلاصہ پڑھیئے۔

اور لوط کہ جب کہا اس نے اپنی قوم سے یعنی یاد کرو قصہ کہ جب لوط علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو گندگی بھی ہے اور قبیح ترین فحاشی بھی جو تم سے پہلے نہیں کی گئی ایسا فعل تم سے پہلے کسی نے نہ کیا کسی نے جہان میں نہ کیا یعنی اس فعل لواطت کے سب سے پہلے شروع کرنے والے ہو۔ کیا تم مردوں کے پاس جاتے ہو شہوت سے عورتیں چھوڑ کر یعنی اشتہاء جمال کا حامل سوائے عورت اور کوئی نہیں اور اس سے بدترین فعل اور کوئی نہیں جو حیوانوں میں ہے تم نے اختیار کیا ہے بلکہ تم حد سے گذر گئے وہ یہ کہ اس قوم میں تجاوز عن الحدود کی عادت تو ہر شے کے ساتھ تھی یہاں انہیں اس فعل قبیح پر مسرفون تضاد شہوت غیر محل کی وجہ سے کہا گیا یعنی جو حد شہوت تھی اس سے تجاوز کر کے خلاف فطری امر کی طرف بڑھ گئے۔

چاہئے تو یہ تھا کہ اس ہدایت پر عمل کر کے جواب میں قبول حق کا مظاہرہ کرتے مگر ایسا نہ کیا تو اس

marfat.com

کی قوم کا جواب نہ تھا مگر یہی کہ سب بولے ان کو اپنی بستی سے نکال دو یعنے لوط علیہ السلام اور جو آپ ایمان لائے ہیں۔ اس لیے کہ یہ لوگ تو پاکیزگی چاہتے ہیں۔ پاک باتوں کی طرف بلاتے اور برائیوں کو چھوڑنے کے لیے کہتے ہیں جو ہم لوگ کر رہے ہیں۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا تعریض کی باتوں کو عیب سے تشبیہ دینے لگے تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی جو آپ پر ایمان لائے ہوئے تھے مگر اس کی عورت وہ رہ جانے والوں میں رہی۔ یعنی وہ عورت جو کافرہ تھی اور اہل سدوم سے اسے محبت تھی وہ اس طرح ہلاک ہوئی۔ کہ جب حضرت لوط علیہ السلام معہ مومنین اس بستی سے نکلے تو وہ بھی ساتھ تھی۔ چلتے چلتے اس نے اہل سدوم کی طرف دیکھا تو ایک پتھر اسے لگا اور مر گئی اور ان پر ہم نے ایک مینہ برسایا یہ مینہ بڑے خبیث نشان کا مینہ تھا کہ اس میں گندھک اور پتھر اور آگ تھی۔

ایک قول یہ ہے کہ جو لوگ گھروں میں تھے وہ تو دھنسا دیے گئے اور جو باہر گئے ہوئے تھے ان پر یہ آگ گندھک کے مرکب پتھر برسے۔

تو دیکھو کیسا ہوا انجام مجرموں کا یعنی کافروں کا (تفسیر نسفی)

روح المعانی میں حضرت لوط علیہ السلام کا نجرۂ نسب اس طرح مذکور ہے۔ ذاکثر النسابین علی انہ علیہ السلام ابن اخی ابراھیم۔

اور مستدرک میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور ابن عساکر سلیمان بن صرد سے راوی ہیں کہ

ان ابا لوط علیہ السلام ھم ابراھیم علیہ السلام

فقیل ان لوطا کان ابن خالۃ ابراھیم وکانت سارۃ زوجۃ ابراھیم اخت لوط وکان فی ارض سابل مع ابراھیم فھاجر الی الشام ونزل فلسطین و اھل لوط الاردن وھو کورۃ بالشام فارسلہ اللہ الی اھل سدوم و ھی بلد بالغور۔

واخرج اسحق بن بشر وابن عساکر عن ابن عباس قال ارسل لوط الی المؤتفکات وکانت قری لوط اربع مدائن سدوم وامورا وعامورا وصویر وکان فی کل قریۃ مائۃ الف مقاتل وکانت اعظم مدائنھم سدوم وکان لوط یسکنھا۔ وھی من بلاد الشام ومن فلسطین مسیرۃ یوم ولیلۃ۔

marfat.com

تحقیق لفظ لوط از روح المعانی

قال الزجاج اسم اعجمی غیر مشتق ضرورۃ ان العجمی لایشتق من العربی وانما صرف لخفتہ بسکون وسطہ، وقیل انہ مشتق من لطمت الوحش اذا لزقت علیہ الطین ویقال ھذا الوطی یقلبی من ذلک ای الصق بہ ولاط الشئی اخفاہ۔

آپ کے دو صاحبزادے تھے ریشا۔ یفوثا۔ اور آپ کی وہ بیوی کافرہ کا نام واہلہ اور ایک قول میں واہلۃ تھا

وقد مکث لوط علیہ السلام فیہم ثلاثین سنۃ یدعوھم الی ما فیہ صلاحھم فلم یجیبوہ وکان ابراھیم علیہ السلام یرکب علی حمار کلما فیاتیہم ویعظھم فیما یحاولون ان یقتلوہ فکان یاتی بعد ان ایئس منھم فینظر الی سدوم۔

ثم ان لوط علیہ السلام کما اخرج احمد عن ابن شیبۃ وابن عساکر عن الزھری لما عذب قومہ لحق بابراھیم علیہ السلام فلم یزل معہ حتی قبض اللہ (روح المعانی)

باحاورہ ترجمہ رکوع یازدہم سورۃ اعراف پ۸

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ قَدْ جَآءَتْکُمْ بَیِّنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ فَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَھُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

اور مدین کی طرف ان کی برادری سے شعیب کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو نہیں تمہارے لیے اس کے سوا کوئی معبود بے شک آئی تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل تو ناپ پوری کرو اور تول اور نہ گھٹاؤ لوگوں کو ان کی چیزیں اور نہ فساد کرو زمین میں بعد اصلاح کے یہ بہتر ہے لیے تمہارے اگر تم ایمان لاؤ۔

marfat.com

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَ
تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ
وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا
فَكَثَّرَكُمْ ۚ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُفْسِدِيْنَ ۝

اور نہ بیٹھو ہر راستہ پر تیاری کرکے اور نہ روکو
اللہ کے راستہ سے ان کو جو ایمان لائے اس
پر اور نہ کجی چاہو اس میں اور یاد کرو جب تم
تھے بہت کم اس نے تمہاری کثرت کی اور
دیکھو کیسا ہوا انجام فسادیوں کا۔

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ
اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا
فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ
خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

اور اگر کوئی گروہ تم میں سے ایمان لایا اس پر
جو میں دے کر بھیجا گیا اور ایک گروہ نے ایمان
نہ قبول کیا تو صبر سے رہو حتی کہ اللہ ہم میں فیصلہ
کرے اور اللہ کا فیصلہ سب سے بہتر ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا
مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ
لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا
كٰرِهِيْنَ ۝

بولے سردار جو تکبر والے تھے اس قوم
کے اے شعیب قسم ہے ہم تمہیں نکال دینگے
اور انہیں جو آپ پر ایمان لائے ہیں اپنی بستی
سے یا تم ہمارے دین میں آجاؤ کہا گیا اگرچہ ہم
بیزار ہوں۔

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا
فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۭ
وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ
يَّشَاۗءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ۭ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ
عِلْمًا ۭ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۭ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ
الْفٰتِحِيْنَ ۝

ضرور ہم افترا کریں گے اللہ پر جھوٹ اگر لوٹ
آئیں تمہارے دین میں بعد اس کے کہ اللہ نے
نجات دی ہمیں اس سے اور نہیں ہے ہمارے
لیے کہ ہم لوٹیں اس میں مگر یہ کہ چاہے اللہ جو ہمارا
رب ہے۔ ہمارے رب کا علم ہر شے کو محیط
ہے اللہ پر ہی بھروسہ ہے اے ہمارے رب
کھول دے ہم میں اور ہماری قوم میں حق فیصلہ اور
تو بہتر فتح فرمانے والا ہے۔

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ
لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا

اور بولے سرداران کے جو کافر تھے ان کی قوم
سے اگر تم نے اتباع کیا شعیب کا تو تم ضرور

marfat.com

لَخٰسِرُوْنَ ۝	نقصان میں رہو گے۔
فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝	تو انہیں زلزلے نے پکڑ لیا تو صبح اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔
اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ۝	وہ جو جھٹلاتے تھے شعیب کو گویا ان گھروں میں کبھی رہے ہی نہ تھے وہ جو شعیب کو جھٹلاتے تھے ہو گئے سب نقصان خسران میں۔
فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝	تو شعیب نے ان سے منہ پھیرا اور کہا اے قوم میں تمہیں پہنچا چکا اپنے رب کا پیام اور تمہارے لیے بھلائی چاہی تو میں کیسے غم کروں کافر لوگ کا۔

حل لغات رکوع یازدہم سورہ اعراف پ ۹

و۔اور	الیٰ۔طرف	مدین۔مدین کی	اخاہم۔بھائی
ھم۔ان کے	شعیبا۔شعیب کو	قال۔کہا	یا۔اے
قوم۔میری قوم	اعبدوا۔عبادت کرو	اللہ۔اللہ کی	ما۔نہیں
لکم۔تمہارے لیے	من۔کوئی	الٰہ۔معبود	غیرہ۔سوا
۷۔اس کے	قد۔بیشک	جاءتکم۔آئی تمہارے پاس	
بینۃ۔دلیل	من ربکم۔تمہارے رب سے		فاوفوا۔پورا کرو
الکیل۔ماپ	و۔اور	المیزان۔تول	و۔اور
لا۔نہ	تبخسوا۔کم دو	الناس۔لوگوں کو	اشیاء۔چیزیں
ھم۔ان کی	و۔اور	لا۔نہ	تفسدوا۔فساد کرو
فی۔پر	الارض۔زمین کے	بعد۔بعد	اصلاحہا۔اس کی درستی کے
ذلکم۔یہ	خیر۔بہتر ہے	لکم۔تمہارے لیے	ان۔اگر
کنتم۔ہو تم	مومنین۔مومن	و۔اور	لا۔نہ

marfat.com

تقعدوا - بیٹھو
بکل سہر
د - اور
تقعدون - رہ کتے ہو
من - اسکو جو
امن - ایمان لایا
تبغونہا - چاہتے ہو تم اس میں
اذکروا - یاد کرو
اذ - جب
فکثر - پھر زیادہ کیا
کم - تم کو
کیف - کیسا ہوا
کان - ہوا
د - اور
ان - اگر
منکم - تم میں سے
امنوا - ایمان لایا
یہ - ساتھ اسکے
د - اور
یؤمنوا - ایمان لایا
فاصبروا - تو صبر کرو
اللہ - اللہ
بیننا - ہمارے درمیان
خیر - بہتر ہے
الحکمین - فیصلہ کرنے والا۔

صراط - راستے پر
توعدون - ڈراتے ہو
عن سبیل اللہ - اللہ کی راہ سے
بہ - اس پر
د - اور
عوجا - کجی
د - اور
کنتم - تھے تم
قلیلا - تھوڑے
انظروا - دیکھو
المفسدین - فسادیوں کا
طائفۃ - ایک گروہ
ارسلت - میں بھیجا گیا ہوں
لم - نہیں
یحکم - فیصلہ کرے
ھو - وہ

قال - کہا
الملأ - سرداروں نے
الذین - جو
کفروا - کافر تھے
من قومہ - اس کی قوم سے
لنخرجنک - ضرور نکال دینگے تجھ کو
یا - اے
شعیب - شعیب
د - اور
الذین - انکو جو
امنوا - ایمان لائے
معک - تیرے ساتھ
من قریتنا - اپنی بستی سے
او - یا
لتعودن - لوٹ آؤ گے تم
فی - میں
قال - کہا
او - اگرچہ
ملتنا - ہمارے مذہب میں
کنا - ہم
کرھین - ناپسند کرنیوالے
قد - بیشک
علی - اوپر
اللہ - اللہ کے
کذبنا - جھوٹ باندھا ہم نے
ان - اگر
فی - میں
بعد - بعد
ملتکم - تمہارے مذہب کے
منہا - اس سے
اللہ - اللہ نے
نجنا - نجات دی ہمکو
نعود - ہم لوٹیں
ما - نہیں
فیہا - اس میں
الا - اسکے کہ
بکون - ہے
د - اور
یشاء - چاہے
ربنا - ہمارا رب

marfat.com

نعود۔ لوٹیں
یشاء۔ چاہے
ربنا۔ ہمارے رب نے
علی۔ اوپر
افتح فیصلہ کردے
قومنا۔ ہماری قوم کے
خیرا۔ بہتر ہے
الملأ۔ سرداروں نے
لئن۔ اگر
اذا۔ یقینا
الرجفۃ۔ زلزلہ نے
ھم۔ اپنے کے
کذبوا۔ جھٹایا
یغنوا۔ رہے تھے
شعیبا۔ شعیب کو
فتول۔ تو منہ پھیرا
یا۔ اے
وہے تم کو
نصحت۔ میں نے خیر خواہی کی
اسی۔ افسوس کروں میں

فیہا۔ اس میں
اللہ۔ اللہ
کل۔ ہر
اللہ۔ اللہ کے
بیننا۔ ہمارے درمیان
بالحق۔ حق کے ساتھ
الفاتحین فیصلہ کرنیوالا
الذین۔ جو
اتبعتم۔ تم پیروی کروگے
لخسرون۔ خسارہ اٹھاؤ گے
فاصبحوا۔ تو ہوگئے
جثمین۔ زانو کے بل گرے ہوئے
شعیبا۔ شعیب کو
فیہا۔ اس میں
کانوا۔ ہوئے
عنہم۔ ان سے
قوم۔ میری قوم
رسلت۔ پیغام
علی۔ اوپر

الا۔ مگر
ربنا۔ ہمارا رب
شئ۔ چیز کو
توکلنا۔ بھروسہ کیا ہم نے
و۔ اور
بین۔ درمیان
انت۔ تو
قال۔ کہا
من قومہ۔ اسکی قوم سے
انکم۔ تو تم
فاخذتہم۔ تو پکڑا انکو
دار۔ گھروں
الذین۔ وہ جنہوں نے
لم۔ نہ
کذبوا۔ جھٹلایا
الخسرین۔ خسارہ والے
قال۔ کہا
ابلغتکم۔ میں نے پہنچا
و۔ اور
کیف۔ تو کیسے
کفرین۔ کافروں کے

ان۔ پر کر
وسع۔ سمالیا
علما۔ علم سے
ربنا۔ اے ہمارے رب
بین۔ درمیان
انت۔ تو
قال۔ کہا
من قومہ۔ اسکی قوم سے
انکم۔ تو تم
فاخذتہم۔ تو پکڑا انکو
دار۔ گھروں
الذین۔ وہ جنہوں نے
لم۔ نہ
کذبوا۔ جھٹلایا
الخسرین۔ خسارہ والے
قال۔ کہا
ابلغتکم۔ میں نے پہنچا
و۔ اور
کیف۔ تو کیسے
کفرین۔ کافروں کے

مختصر تفسیر رکوع یازدہم سورۃ اعراف پ ۹

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ قَدْ
جَآءَتْکُمْ بَیِّنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ فَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَھُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا

marfat.com

فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

اور قوم مدین کی طرف ان کی برادری سے شعیب کو بھیجا کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک آئیں تمہارے پاس روشن دلیلیں تمہارے رب کی طرف سے تو ناپ تول پوری کرو اور لوگوں کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد نہ کرو اصلاح کے بعد یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر ایمان لاؤ اور نہ بیٹھو ہر راستہ پر کہ ڈراؤ راہ گیروں کو اور اللہ کی راہ سے انہیں روکو جو اس پر ایمان لائے اور اس میں کجی چاہو اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے اس نے تمہیں بڑھایا اور دیکھو فسادیوں کا کیسا انجام ہوا اور اگر تم میں ایک گروہ اس پر ایمان لایا جو میں نے کر بھیجا گیا اور ایک گروہ نہ لایا تو صبر سے بیٹھے رہو حتی کہ اللہ ہم میں فیصلہ کرے اور اللہ کا فیصلہ سب سے بہتر ہے۔

خلاصۂ تفسیر

حضرت شعیب علیہ السلام کی توصیف میں ابن عساکر سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر شعیبا یقول ذاک خطیب الانبیاء لحسن مراجعۃ قومہ۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب حضرت شعیب علیہ السلام کا ذکر فرماتے تو فرماتے یہ خطیب الانبیاء ہیں۔

قال السدی وعکرمہ رضی اللہ عنہما ما بعث اللہ تعالیٰ نبیا مرتین الا شعیبا مرۃ الی مدین فاخذتھم اللہ بالصیحۃ ومرۃ الی اصحاب الایکۃ فاخذتھم اللہ تعالیٰ بعذاب یوم الظلۃ۔

سدی اور عکرمہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو دو بار کبھی مبعوث نہ فرمایا مگر شعیب علیہ السلام کو ایک دفعہ مدین کی طرف تو اللہ تعالیٰ نے انہیں صیحہ یعنی چنگھاڑ سے پکڑا تو ایک دفعہ اصحاب ایکہ کی طرف جنہیں اللہ تعالیٰ نے عذاب یوم الظلہ سے ہلاک کیا۔

marfat.com

واخرج ابن عساکر فی تاریخہ من حدیث عبد اللہ بن عمر رفوعا ان قوم مدین واصحاب الایکۃ امتان بعث اللہ تعالی الیہما شعیبا۔

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں عبداللہ بن عمر سے مرفوعاً اخراج کیا کہ قوم مدین اور اصحاب الایکہ دو امتوں کی طرف اللہ تعالیٰ نے شعیب علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

اور بعض محققین کا یہ خیال ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام تین امتوں کی طرف مبعوث ہوئے مدین۔ ایکہ۔ اصحاب الرس۔

آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پانچویں پشت میں ہیں۔

مدیان درحقیقت ابراہیم علیہ السلام کے ایک صاحبزادہ کا نام تھا جو آپ کی غیری بیوی قنطورہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ اسی نام کا ایک شہر بحیرہ قلزم پر ہے جہاں مدیان کی نسل آباد ہوئی تھی۔

حضرت شعیب کا ذکر قرآن کریم میں سورۃ ہود۔ حجر۔ شعراء اور عنکبوت میں آیا ہے۔

اس قوم میں یہ عیب تھا کہ یہ پیمانے اور تول میں کبھی پورا نہیں دیتے تھے اور یہ دین اسلام کے خلاف تھے۔ اول تو تعداد میں بھی کم تھی۔ پھر مدین بن ابراہیم علیہ السلام نے حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی سے عقد کیا تو ان سے اولاد میں کافی ترقی ہوئی۔

رہزنی کی عادت بھی تھی اور سب سے بڑا عیب یہ تھا کہ اپنے نبی کی مخالفت خاص طور پر کرتے تھے۔ آخر رجفہ یعنی زلزلہ آیا اور سب کے سب ہلاک کر دیے گئے۔

اب تفسیر نسفی سے تفصیل ملاحظہ کریں۔ ترجمہ

اور مدین کی طرف یعنی بھیجا ہم نے مدین کی طرف اور مدین ایک قبیلہ کا نام ہے۔ ان کی برادری سے حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا جنہیں خطیب الانبیاء کہا جاتا ہے اللہ یہ قوم ڈنڈی مارنے والی اور پیمانے اور ترازو میں کم دینے والی تھی۔

فرمایا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک آئی تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل یعنے معجزہ۔

اگرچہ شعیب علیہ السلام کے معجزات کا قرآن کریم میں تذکرہ نہیں ہوا لیکن کوئی نبی بغیر معجزہ کے مبعوث نہیں ہوا۔ کما فی روح المعانی وبیانہ مفصل فیہم حیث قال فکانہ قیل۔

marfat.com

قد جاءتکم معجزة شاهدة بصحة مبشوق اوجبت علیکم الایمان بما والاخذ بما امرتکم به فادوا الخ

فلو ادعی مدعی النبوة بغیر معجزة لم تقبل منه لانها دعوی امر غیر ظاهر۔

تو گویا قوم مدین کو کہا گیا کہ یقیناً معجزات کا تم مشاہدہ کر چکے ہو جو میری صحت نبوت پر گواہ ہیں جنہوں نے تم پر ایمان واجب کر دیا ہے اور جو حکم میں تم کو دوں اس کی تعمیل کرو منجملہ اس کے ایک حکم یہ ہے کہ فادوا الکیل والمیزان۔

ایک حکم ہے ولا تبخسوا الناس اشیاءھم

ایک حکم ہے ولا تقعدوا بکل صراط

ایک حکم ہے۔ یعنی قوم کے حقوق میں بددیانتی کر کے کیل یعنے پیمانہ میں ناپ کم نہ دو تولتے وقت ڈنڈی نہ مارو۔

اور اگر کوئی نبی بلا معجزہ دعوٰے نبوت کرتا تو ہرگز اس کا دعوی قبول نہ کیا جاتا اس لیے کہ وہ دعوی بلا کسی امر ظاہر کے ہوتا۔

اور میں کہتا ہوں کہ

امم ماضیہ تو اتنی سخت اور متشدد تھیں کہ باوجود معائنہ اور مشاہدے کے انبیاء کی تکذیب پر جرأت وجسارت کرتیں۔ حتیٰ کہ عذاب الٰہی میں ماخوذ ہو کر تباہ و برباد ہوئیں۔

البتہ چودھویں صدی میں امت مرزائیہ ایسی ملتی ہے جو

ان الدین عند اللہ الاسلام قرآن میں پڑھ کر ذات ختم المرسلین کے لیے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کا منصب سن کر بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی بے ربط دعاوی پر ایمان لانے کو اپنا ایمان اور دین سمجھ بیٹھی۔

قوم ثمود اور قوم عاد و قوم شعیب تو سچے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو تسلیم کرنے میں ڈھٹائی کر رہی تھیں اور یہ ایک کذاب ومفتری کے ماننے میں ہٹ دھرمی کر کے اپنا ایمان کھو رہی ہے۔

من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔

marfat.com

ولاتفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا۔ اور فساد پھیلاؤ زمین میں بعد اصلاح کے یعنے جو اصلاح صالحین نے تشریف لاکر کی اس میں فساد نہ کرو جو انبیاء و اولیاء کے ذریعہ سے ہو چکی۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

اس میں اشارہ ہے ہدایت شعیب علیہ السلام کی طرف کہ انہوں نے ایفاء کیل اور میزان اور ترک بخس و افساد فی الارض کو روکا۔

اس پر عمل کرنا بہتر ہے اور اس میں انسانیت ہے اگر تم ایمان لاؤ یعنے تصدیق کرو میرے قول کی اور نہ بیٹھو ہر راستہ پر یعنے راہزنی نہ کرو کہ راہگیروں کو ڈراؤ جو حضرت شعیب علیہ السلام پر ایمان لائے انہیں انواع و اقسام کی دھمکیاں نہ دو اور اللہ کی راہ سے انہیں روکتے ہوئے عبادت الٰہی سے روکتے ہو جو ایمان لائے آپ کی تعلیم پر انہیں ڈرانے دھمکانے ہو۔

ایک قول ہے کہ قطاع الطریق بھی تھے یعنی جو مسلمان جنگل سے گذرتا تھا اسے لوٹتے اور اسلام میں کجی چاہتے یعنی ایمان لانے والوں سے کہتے کہ یہ تعلیم جس کا تم یقین کر چکے ہو وہ صحیح نہیں ہے اس پر عمل کرنے سے مالی نقصان ہوتا ہے۔

کیونکہ ہماری آمدنی جو تطفیف کیل و میزان سے ہے وہ بند ہو جاتی ہے لہذا تم ان کی پیروی نہ کرو اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے یعنے تمہاری تعداد بہت کم تھی تو اللہ نے تمہیں بڑھا دیا تھا تمہاری تعداد زیادہ کر دی۔

کہا گیا ہے کہ مدین بن ابراہیم نے لوط علیہ السلام کی صاحبزادی سے رشتہ کیا تو ان سے جو بچے پیدا ہوئے اللہ تعالے نے ان کی نسل میں برکت دی اور کنبے کے کنبے بن گئے جس سے اس قبیلے کی تعداد میں کثرت ہو گئی۔

اور دیکھو کیا انجام ہوا فسادیوں کا یعنے جنہوں نے تکذیب انبیاء علیہم السلام کی۔ ان کا حشر دیکھو کہ کیا ہوا۔ قوم نوح جو تم سے پہلے فساد فی الارض کر کے ہلاک ہو چکی اور قوم ہود اور قوم صالح قوم لوط کہ ان کی بستیوں کے کھنڈرات پڑے ہوئے ہیں۔

اور اگر تم میں سے ایک گروہ اس پر ایمان لایا جو میں دے کر بھیجا گیا اور ایک گروہ نے نہ مانا تو صبر سے بیٹھے رہو حتی کہ اللہ تعالے ہم میں فیصلہ کرے اور اللہ کا فیصلہ سب سے بہتر ہے تو وہ خبیث و طیب میں تمیز کرا دے گا۔ اور اس کے فیصلہ میں کسی قسم کے جور و جفا کا کوئی خوف نہیں ہے۔

marfat.com

آج مورخہ ۸ آٹھ فروری سنہ ۷۴ء قبل نماز فجر آٹھواں پارہ ختم کر کے تلاوت سے فارغ ہوا اور ہائی کورٹ میں جسٹس رحمان کے یہاں پیش ہوا۔ دس بجے ہیبس کارپس کا فیصلہ رہائی چار افراد کا مل گیا۔

(۱) حضرت صاحبزادہ جناب سید فیض الحسن صاحب
(۲) جناب مظفر علی شمسی صاحب
(۳) جناب لال حسین اختر صاحب
(۴) اور فقیر ابوالحسنات قادری

محترم حاجی محمد امین صاحب ہائیکورٹ میں موجود تھے وہ اپنی کار میں لے کر چلے اول مزار والد قبلہ سید دیدار علی شاہ صاحب پر حاضر آیا۔ پھر مسجد وزیر خاں کے سامنے سے ہوتا ہوا گھر آیا۔ احباب کا ہجوم جو عشق رسول کے جذبہ سے سرشار نظر آتے تھے۔

ابھی تحت جگر نور بصر سید خلیل احمد قادری جیل میں مولانا مودودی صاحب اور عبدالستار نیازی صاحب کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ بطفیل سید السادات فخر موجودات ان کی بھی رہائی فرما دے تاکہ جمعیت خاطر حاصل ہو۔

فقیر قادری **ابوالحسنات** قادری

قادری

صدر مجلس تحریک ختم نبوت پاکستان

marfat.com

اظہارِ تشکر

تفسیر احسنات بایات بینات کے سلسلہ میں میرے جن مخلص کرم فرماؤں نے میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا ان میں فاضل جلیل حضرت علامہ قاری پروفیسر محمد شتاق احمد صاحب قادری نقشبندی ایم اے نے تمام جلدوں کی نظر ثانی اور آخری جلد کے پاروں کے مرتب کرنے میں کامل تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے آمین۔

استاذ العلماء فاضل جلیل حضرت علامہ عبدالغنی صاحب عثمانی نے بڑی کاوش اور محنت سے تمام جلدوں کی تصحیح کا کام انجام دیا آخری جلد کے پاروں کی کتابت کے اخراجات میں میرے کرم فرما الحاج چوہدری عبداللطیف صاحب محترم ملک خلیل احمد صاحب اشرفی۔ الحاج محمد افضال صاحب سرپرست جامعہ حنات العلوم اور الحاج محمد ارشد صاحب نعیم نے تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ میں ان کی خدمت قبول فرمائے اور سرمائے آخرت بنائے۔

جلد اول تا پانچویں جلد کے پاروں کی کتابت کے اخراجات میں جناب الحاج عبدالرشید صاحب ارشد مرحوم جناب الحاج سید ناصر علی صاحب شمس مرحوم جناب الحاج محمد امین صاحب مرحوم جناب الحاج محمد ابراہیم صاحب اشرفی جناب صوفی بشیر احمد صاحب نے تعاون فرمایا۔ محترم جناب صاحبزادہ حفیظ البرکات صاحب مکتبہ ضیاء القرآن نے طباعت و اشاعت کا انتظام کر کے تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس تعاون کو سرمائے آخرت بنائے اور اس تفسیر کو عوام و خواص کے لئے فیوضات و برکات سے نوازے آمین بحرمت نبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

فقیر قادری امین احسنات سید خلیل احمد قادری اشرفی
خطیب جامع مسجد وزیر خان و امیر جامعہ حنات العلوم لاہور

marfat.com

نواں پارہ

با محاورہ ترجمہ سورۃ اعراف ساتواں رکوع پ۹

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۝

بولے سردار اس کی قوم کے متکبر لے شعیب قسم ہے کہ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھ والوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے اور ان کو بھی جو ایمان لائے ہیں یا تم لوٹ آؤ ہمارے دین میں فرمایا (شعیب نے) کیا اگرچہ ہم بیزار ہیں۔

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝

ضرور افترا کریں گے ہم اللہ پر جھوٹا اگر لوٹ آئیں ہم تمہارے دین میں جبکہ نجات دی اللہ نے ہمیں اس دین سے اور ہمارے لیے موزوں ہی نہیں کہ ہم لوٹیں اس دین میں مگر یہ کہ اللہ چاہے رب ہمارا وسیع ہے ہمارے رب کا علم محیط ہے ہر شے پر اللہ پر بھروسہ ہے ہمیں اے رب ہمارے کھول دے ہم میں اور ہماری قوم میں حق بات اور تو بہتر ہے فیصلہ دینے والا ہے۔

وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝

اور بولے سردار ان کے جو کافر تھے اس قوم سے کہ اگر پیرو ہوئے شعیب کے تو تم یقیناً نقصان والے ہوں۔

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝

تو پکڑ لیا ان کو زلزلے نے تو صبح کی اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے۔

marfat.com

اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ۝

وہ جو جھٹلا رہے تھے شعیب کو گویا کہ نہیں ہے کبھی ان گھروں میں جو جھٹلاتے تھے شعیب کو سب کے سب تھے نقصان والے۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝

تو منہ پھیرا ان سے (شعیب نے) اور فرمایا اے میری قوم میں نے تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا اور بھلائی چاہی تمہاری تو کیسے افسوس کروں قوم کافر کا۔

حل لغات ساتواں رکوع سورۃ اعراف پ۹

قال۔ کہا
الملأ۔ سرداروں نے
من قومہ۔ اس کی قوم سے
یشعیب۔ اے شعیب
و۔ اور
معک۔ تجھ پر
لنعودن۔ لوٹو گے تم
او۔ کیا
قد۔ بیشک
کذبا۔ جھوٹ
ملتکم۔ مذہب تمہارے کے بعد۔ بعد اسکے
اللہ۔ اللہ نے
یکون۔ ہے
فیھا۔ اس میں
اللہ۔ اللہ
کل۔ ہر
اللہ۔ اللہ کے
الذین۔ جو
لنخرجنک۔ ضرور نکالیں گے ہم تجھ کو
الذین۔ انکو جو
من قریتنا۔ اپنی بستی سے
فی۔ میں
لو۔ اگرچہ
افترینا۔ بنایا ہم نے
ان۔ اگر
منھا۔ اس سے
لنا۔ ہمارے لیے
الا۔ مگر
ربنا۔ ہمارا رب
شیئا۔ چیز کو
توکلنا۔ بھروسہ کیا ہم نے
استکبروا۔ متکبر تھے
امنوا۔ ایمان لائے
او۔ یا
قال۔ کہا
کرھین۔ ناپسند کرنیوالے
اللہ۔ اللہ کے
فی۔ میں
ملتنا۔ مذہب ہمارے کے
کنا۔ ہوں ہم
علی۔ اوپر
عدنا۔ لوٹیں ہم
اذ۔ جبکہ
و۔ اور
ان۔ یہ کہ
ان۔ یہ کہ
وسع۔ سمالیا
علما۔ علم میں
ربنا۔ اے ہمارے رب
فتح۔ فیصلہ کردے
فتحنا۔ نجات دعا ہیں
ما۔ نہیں
نعود۔ لوٹیں ہم
یشاء۔ چاہے
ربنا۔ ہمارے رب نے
علی۔ اوپر

marfat.com

لعودن۔ضرور لوٹ آؤ گے	قریۃ۔بستی	اخرجنک۔نکال دیں گے تجھ کو	لنخرجنک۔ضرور نکال دیں گے تجھ کو
ملتنا۔ہمارا دین	عدنا۔ہم	شعیب۔شعیب کو	یشعیب۔اے شعیب
بعد۔پیچھے	فی۔میں	والذین۔اور جو لوگ	والذین۔اور جو لوگ
اذ۔جب	ملتھم۔انکا دین	معک۔تیرے ساتھ	معک۔تیرے ساتھ
نجانا۔بچا لیا ہم نے	ان۔یہ	من۔سے	من۔سے
ہ۔اللہ	نعود۔ہم لوٹیں	قریتنا۔اپنی بستی	قریتنا۔اپنی بستی
منہا۔اس سے	فی۔میں	او۔یا	او۔یا
وما۔اور نہیں	ملتکم۔تمہارا دین	لتعودن۔ضرور لوٹ آؤ گے	لتعودن۔ضرور لوٹ آؤ گے
یکون۔ہو	بعد۔پیچھے	فی۔میں	فی۔میں
لنا۔ہمارا	اذ۔جب	ملتنا۔ہمارا دین	ملتنا۔ہمارا دین
ان۔یہ	نجانا۔بچا لیا ہم نے	قال۔کہا	قال۔کہا
نعود۔ہم لوٹیں	ہ۔اللہ	اولو۔کیا اگر	اولو۔کیا اگر
فی۔میں	منہا۔اس سے	کنا۔ہم ہوں	کنا۔ہم ہوں
الا۔مگر	ونعود۔اور ہم لوٹیں	کرہین۔ناپسند کرنے والے	کرہین۔ناپسند کرنے والے
ان۔یہ	فی۔میں	قد۔تحقیق	قد۔تحقیق
یشاء۔چاہے	ملتکم۔تمہارا دین	افترینا۔ہم نے باندھا	افترینا۔ہم نے باندھا
ہ۔اللہ	بعد۔پیچھے	ہ۔اللہ پر	ہ۔اللہ پر
ربنا۔ہمارا رب	اذ۔جب	کذبا۔جھوٹ	کذبا۔جھوٹ
وسع۔احاطہ کیے ہوئے ہے	نجانا۔بچا لیا ہم نے	ان۔اگر	ان۔اگر
کل۔ہر	ہ۔اللہ	عدنا۔ہم	عدنا۔ہم
شیء۔چیز	منہا۔اس سے	فی۔میں	فی۔میں
علما۔علم	وما۔اور نہیں	ملتکم۔تمہارا دین	ملتکم۔تمہارا دین
ہ۔اللہ	یکون۔ہو	بعد۔پیچھے	بعد۔پیچھے
توکلنا۔ہم نے بھروسہ کیا	لنا۔ہمارا	اذ۔جب	اذ۔جب
ربنا۔اے ہمارے رب	ان۔یہ	نجانا۔بچا لیا ہم نے	نجانا۔بچا لیا ہم نے
افتح۔فیصلہ کر دے	نعود۔ہم لوٹیں	ہ۔اللہ	ہ۔اللہ
بین۔درمیان	فیہا۔اس میں	منہا۔اس سے	منہا۔اس سے
قومنا۔ہماری قوم کے	الا۔مگر	وما۔اور نہیں	وما۔اور نہیں
بالحق۔ساتھ حق کے	ان۔یہ	یکون۔ہو	یکون۔ہو
وانت۔اور تو	یشاء۔چاہے	لنا۔ہمارا	لنا۔ہمارا
خیر۔بہتر	ہ۔اللہ	ان۔یہ	ان۔یہ
الفاتحین۔فیصلہ کرنیوالا	ربنا۔ہمارا رب	نعود۔ہم لوٹیں	نعود۔ہم لوٹیں
وقال۔اور کہا	وسع۔احاطہ کیے ہوئے ہے	فیہا۔اس میں	فیہا۔اس میں
الذین۔انہوں نے جو	کل۔ہر	الا۔مگر	الا۔مگر
کفروا۔کافر ہوئے	شیء۔چیز	ان۔یہ	ان۔یہ
لئن۔اگر	علما۔علم	یشاء۔چاہے	یشاء۔چاہے
اتبعتم۔پیروی کی تم نے	ہ۔اللہ	ہ۔اللہ	ہ۔اللہ
شعیبا۔شعیب کی	توکلنا۔ہم نے بھروسہ کیا	ربنا۔ہمارا رب	ربنا۔ہمارا رب
انکم۔تو بیشک تم	ربنا۔اے ہمارے رب	وسع۔احاطہ کیے ہوئے ہے	وسع۔احاطہ کیے ہوئے ہے
اذا۔اسوقت	افتح۔فیصلہ کر دے	کل۔ہر	کل۔ہر
لخسرون۔خسارہ والے ہوگے	بین۔درمیان	شیء۔چیز	شیء۔چیز
فاخذتہم۔تو پکڑا ان کو	قومنا۔ہماری قوم کے	علما۔علم	علما۔علم
الرجفۃ۔زلزلے نے	بالحق۔ساتھ حق کے	ہ۔اللہ	ہ۔اللہ
فی۔میں	وانت۔اور تو	توکلنا۔ہم نے بھروسہ کیا	توکلنا۔ہم نے بھروسہ کیا
دارہم۔گھروں	خیر۔بہتر	ربنا۔اے ہمارے رب	ربنا۔اے ہمارے رب
جثمین۔زانو کے بل	الفاتحین۔فیصلہ کرنیوالا	افتح۔فیصلہ کر دے	افتح۔فیصلہ کر دے
کان۔گویا کہ	وقال۔اور کہا	بین۔درمیان	بین۔درمیان
الذین۔وہ جنہوں نے	الذین۔انہوں نے جو	قومنا۔ہماری قوم کے	قومنا۔ہماری قوم کے
کذبوا۔جھٹلایا	کفروا۔کافر ہوئے	بالحق۔ساتھ حق کے	بالحق۔ساتھ حق کے
شعیبا۔شعیب کو	شعیبا۔شعیب کی	وانت۔اور تو	وانت۔اور تو
کانوا۔ہوئے	فاخذتہم۔تو پکڑا ان کو	خیر۔بہتر	خیر۔بہتر
ہم۔وہی	الرجفۃ۔زلزلے نے	الفاتحین۔فیصلہ کرنیوالا	الفاتحین۔فیصلہ کرنیوالا
الخسرین۔خسارہ والے	فاصبحوا۔تو ہو گئے	وقال۔اور کہا	وقال۔اور کہا
قال۔کہا	فی۔میں	الذین۔انہوں نے جو	الذین۔انہوں نے جو
یا۔اے	دارہم۔گھروں	کفروا۔کافر ہوئے	کفروا۔کافر ہوئے
ابلغتکم۔میں نے پہنچا دیے تم کو	جثمین۔زانو کے بل	شعیبا۔شعیب کی	شعیبا۔شعیب کی
رسلت۔پیغام	کان۔گویا کہ	فاخذتہم۔تو پکڑا ان کو	فاخذتہم۔تو پکڑا ان کو
لکم۔تمہاری	الذین۔وہ جنہوں نے	الرجفۃ۔زلزلے نے	الرجفۃ۔زلزلے نے
وانصحت۔خیر خواہی کی میں نے	کذبوا۔جھٹلایا	فاصبحوا۔تو ہو گئے	فاصبحوا۔تو ہو گئے
لکم۔تمہاری	شعیبا۔شعیب کو	فی۔میں	فی۔میں
فکیف۔تو کیسے	کانوا۔ہوئے	دارہم۔گھروں	دارہم۔گھروں
اسی۔غم کھاؤں میں	الخسرین۔خسارہ والے	جثمین۔زانو کے بل	جثمین۔زانو کے بل
علی۔اوپر	قال۔کہا	کان۔گویا کہ	کان۔گویا کہ
قوم۔قوم	یا۔اے	الذین۔وہ جنہوں نے	الذین۔وہ جنہوں نے
کفرین۔کافروں کے۔	ابلغتکم۔میں نے پہنچا دیے تم کو	کذبوا۔جھٹلایا	کذبوا۔جھٹلایا
	رسلت۔پیغام	شعیبا۔شعیب کو	شعیبا۔شعیب کو
	لکم۔تمہاری	کانوا۔ہوئے	کانوا۔ہوئے
	وانصحت۔خیر خواہی کی میں نے	الخسرین۔خسارہ والے	الخسرین۔خسارہ والے
	لکم۔تمہاری	قال۔کہا	قال۔کہا
	فکیف۔تو کیسے	یا۔اے	یا۔اے
	اسی۔غم کھاؤں میں	ابلغتکم۔میں نے پہنچا دیے تم کو	ابلغتکم۔میں نے پہنچا دیے تم کو
	علی۔اوپر	رسلت۔پیغام	رسلت۔پیغام
	قوم۔قوم	لکم۔تمہاری	لکم۔تمہاری
	کفرین۔کافروں کے۔	وانصحت۔خیر خواہی کی میں نے	وانصحت۔خیر خواہی کی میں نے
		لکم۔تمہاری	لکم۔تمہاری
		فکیف۔تو کیسے	فکیف۔تو کیسے
		اسی۔غم کھاؤں میں	اسی۔غم کھاؤں میں
		علی۔اوپر	علی۔اوپر
		قوم۔قوم	قوم۔قوم
		کفرین۔کافروں کے۔	کفرین۔کافروں کے۔

مختصر تفسیر ساتواں رکوع سورۃ اعراف پ ۹

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ لَنُخْرِجَنَّکَ یٰشُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَکَ مِنْ قَرْیَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا قَالَ اَوَلَوْ کُنَّا کٰرِہِیْنَ ۔ شعیب کی قوم کے متکبر سرداروں نے شعیب سے کہا کہ ہم تجھے اور تیرے ساتھ والے مسلمانوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم لوٹ آؤ گے ہمارے دین میں تو فرمایا حضرت شعیب علیہ السلام نے کہ اگرچہ ہم تمہارے دین سے بیزار ہوں۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ۔ ملا کہتے ہیں جماعت کو جس سے مخفل بھر جائے اس کے لفظی معنی بھرنا ہے۔

اِسْتَکْبَرُوْا۔ باب استفعال سے مبالغہ کے لیے یعنی جنہوں نے اپنے آپ کو بہت ہی بڑا سمجھا

marfat.com

مِنْ قَوْمِہٖ۔ وہ قوم جس کے آپ نبی تھے۔

اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا۔ یا تم لوٹ آؤ ہمارے دین میں۔ لتعودن عود سے بنا اس کے معنی لوٹ آنا۔

قَالَ اَوَلَوْ کُنَّا کٰرِھِیْنَ۔ کارہین کراہت سے بنا اس کے معنی ناپسندیدگی۔

تو فرمایا حضرت شعیب علیہ السلام نے کہ اگرچہ ہم تمہارے دین سے بیزار ہیں یعنی ہم تمہارے دین کو کس طرح قبول کرلیں جبکہ ہم اس سے بیزار ہیں اور اگر ہم ایسا کرلیں تو یقیناً ہم اللہ پر افترا و کذب باندھنے والے ہوں گے اور تمہارے دین میں آنا یوں ہوگا کہ جس چیز سے ہمیں اللہ تعالیٰ نے نجات دی اس عذاب میں ہم لوٹ پڑے جس کا حسن و قبح اللہ نے ہمیں ظاہر فرما دیا اور ہم لوگوں کو زیبا ہی نہیں کہ مسلمان ہو کر تمہارے دین میں آئیں۔ مگر یہ کہ اللہ چاہے یعنی البتہ یوں ہو سکتا ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ ہلاک کرنا چاہے اور اس کے لیے ایسا ہی مقدر ہو۔

وہ ہمارا رب ہے اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے ہمارا بھروسا اسی پر ہے ہم تمام امور میں اسی کے بھروسہ پر ایمان میں ثابت قدم ہیں وہی ہمیں اس دین پر قائم رکھے گا اور وہی زیادہ ایقان کی توفیق دے گا۔ اے ہمارے رب ہم اور ہماری قوم میں حق کھول دے۔

علامہ زجاج نے فرمایا اس کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ اے رب ہمارے حقانیت واضح کرنے کے ان پر ایسا عذاب نازل فرما جس سے ان کا باطل ہونا اور حضرت شعیب کا معاند کے مقابلین کے حق پر ہونا ظاہر ہو جائے اور تیرا فیصلہ سب سے بہتر ہے اور اس کی قوم کے کافر سردار بولے کہ اگر شعیب کے متبع ہوئے تو ضرور تم خسران و نقصان میں رہو گے تو انہیں جھٹکے زلزلے نے پکڑ لیا تو صبح اپنے گھروں اوندھے پڑے رہ گئے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سرکش قوم پر ہر چیز کا دروازہ کھولا جس سے انہیں شدید اتنی گرمی آئی جس سے ان کے سانس بند ہو گئے ٹھنڈی جگہ انہیں کہیں نہ ملی سایہ دار مقام سے بھی کوئی فائدہ نہ دیا۔ پانی سے بھی سکون میسر نہ ہوا۔ سرد جگہ میں پناہ چاہی تہ خانوں میں لیکن وہاں گرمی نے سکون نہ دیا۔ بلکہ باہر سے زیادہ پریشان ہوئے جنگل میں بھاگے یہاں انہیں ابر نظر آیا کہ اس میں نہایت سرد اور خوشگوار ہوا تھی۔ یہاں سب جمع ہوئے اور ایک دوسرے کو پکار کر یہاں آجاؤ جب مرد عورت سب جمع ہو گئے تو وہ ابر آگ برسانے لگا گویا آتش فشاں پہاڑ کا لاوا بن گیا اور سب کے سب اس میں جل کر ہلاک ہو گئے۔

قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت شعیب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اصحاب ایکہ کی طرف بھی مبعوث

marfat.com

فرمایا تھا۔ یہ اسی طرح کے آتش فشاں ابر سے ہلاک ہوئے اور اہل مدین زلزلہ میں ہلاک ہوئے اور ایک ہولناک آواز سے ہلاک ہوئے آخر شعیب ان کی ہلاکت دیکھ کر آپ نے فرمایا اے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا چکا اور تمہاری بھلائی چاہی مگر تم نے نصیحت قبول نہ کی تو اب تمہاری ہلاکت پر میں کیوں غم کروں جبکہ تم کافر ہی رہے۔

تفسیر سورۃ اعراف ساتواں رکوع پ۹

قال الملأ الذین استکبروا من قومہ لنخرجنک یشعیب والذین اٰمنوا معک من قریتنا او لتعودن فی ملتنا ای لیکونن احد الامرین اما اخراجکم او عودکم فی الکفر۔

بولے وہ جو قوم شعیب کے متکبر کافر تھے کہ اے شعیب قسم ہے ہم تمہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے اور انہیں بھی خارج کر دیں گے جو تم پر ایمان لائے ہیں ورنہ لوٹ آؤ ہمارے دین میں یعنی دو باتیں ہیں یا تمہیں نکلنا ہوگا مع اپنے متبعین کے یا لوٹ کر آنا ہوگا ہمارے دین میں۔ عود کے معنی لغت میں انصراف کے ہیں کسی چیز سے۔

قال اَوَلَوْ کُنَّا کٰرِھِیْنَ۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ چاہے ہم لوگ تمہارے دین سے کراہت کریں۔ گویا آپ نے فرمایا اتعیدوننا فی ملتکم فی حال کراھتنا ومع کوننا کارھین۔ قالوا نعم فقال شعیب کیا ہمیں تم اپنے دین میں جبراً و اکراہاً لینا چاہتے ہو۔ باوجود اس کے کہ ہم ایسی ملت سے کراہت کرتے ہوں۔ تو کفار متکبرین نے جواب دیا کہ ہاں تو آپ نے فرمایا۔

قد افترینا علی اللہ کذبا ان عدنا فی ملتکم بعد اذ نجنا اللہ منھا وما یکون لنا ان نعود فیھا الا ان یشاء اللہ ربنا وسع ربنا کل شیء علما علی اللہ توکلنا ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔

قد افترینا علی اللہ کذبا ان عدنا فی ملتکم ای واللہ قد افترینا علی اللہ کذبا ان عدنا فی ملتکم یعنی قسم ہے پھر تو ہم اللہ پر جھوٹا افتراء باندھیں گے اگر ہم تمہاری ملت میں لوٹ کر آجائیں۔

بعد اذ نجنا اللہ منھا خلصنا اللہ۔ بعد اس کے کہ اللہ نے میری قوم کو اس گمراہی سے نجات دی اس لیے کہ انبیاء کرام سے کفر ارتداد محال ہے وہ معصوم و مصئون ہوتے ہیں بنابریں حضرت شعیب علیہ السلام کا اِنْ عُدْنَا فرمانا بایں معنی تھا کہ میری قوم اگر اس گمراہی کی

marfat.com

طرف جانے جس سے نجات پا چکی ہے نہ کہ معاذ اللہ ان کا خود اس طرف جانا یہ تو ممکن ہی نہ تھا۔

وما یکون لنا وما ینبغی لنا وما نعود لنا یعنے ہمیں یہ زیبا ہی نہیں اور کسی طرح یہ صحیح نہیں کہ

ان نعود فیھا الا ان یشاء اللہ ربنا۔ الا ان یکون لنا سبق فی مشیتہ ان نعود فیھا اذا کانت کلھا بمشیۃ اللہ تعالیٰ۔ ہم لوٹ جائیں مگر یہ کہ اللہ چاہے اس لیے کہ مشیت الٰہی کی سبقت سب پر غالب ہے کیونکہ تمام کائنات تحت مشیت ہے خیر و شر سب اسی کی مشیت سے ہے۔

وسع ربنا کل شئ علما ای ھو عالم بکل شئ فھو یعلم احوال عبادہ کیف تتحول وقلوبھم کیف تتقلب۔ اس کا علم علی کل شئے ہے محیط۔ وہ ہر شے کا عالم ہے وہی جانتا ہے اپنے بندوں کے احوال کہ انکے دل کس طرف ہیں اور کیسے متقلب ہو رہے ہیں۔

علی اللہ توکلنا فی ان ثبتنا علی الایمان ویوفقنا لازدیاد الایقان۔ اسی پر ہمارا بھروسہ ہے ثابت علی الایمان رکھنے اور توفیق ازدیاد ایقان دینے میں۔

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق انت خیر الفاتحین۔ اے ہمارے رب فیصلہ فرما دے ہم میں اور ہماری قوم میں حق حق لیئے حق و باطل واضح فرما دے۔ فتاح عرب میں حکومت اور قضاء بالحق کو کہتے ہیں جس سے متعلق امور واضح ہو سکیں اس لیے اس کا نام فتح رکھا گیا اور اہل عمان اسے فتاح کہتے ہیں۔

وانت خیر الفاتحین اور بیشک تو بہترین فیصلہ فرمانے والا ہے۔

وقال الملاء الذین کفروا من قومہ لئن اتبعتم شعیبا انکم اذا لخاسرون فاخذتھم الرجفۃ فاصبحوا فی دارھم جثمین الذین کذبوا شعیبا کان لم یغنوا فیھا الذین کذبوا شعیبا کانوا ھم الخاسرین فتولی عنھم وقال یا قوم لقد ابلغتکم رسالات ربی ونصحت لکم فکیف اٰسی علی قوم کٰفرین۔ اور بولے سردار کافروں کے اپنی قوم سے اگر تم نے اتباع کیا شعیب کا تو تم ہی رہے نقصان میں ہو گے

خسارہ سے مراد اخروی نقصان ہے یا دنیاوی یعنی اگر تم نے حضرت شعیب کی پیروی کی تو آخرت میں عذاب پاؤ گے اور دنیا میں بھی کم تولنے کم ناپنے سے جو فائدہ حاصل کرتے تھے اس سے محروم ہو جاؤ گے۔

بخل اور تطفیف چھوڑ دینے سے ان کی اتباع میں اس لیے کہ وہ تمہیں ناپ تول میں کمی

marfat.com

کرنے سے روکتے ہیں اور پورا ناپنے اور صحیح تول کر دینے کا حکم فرماتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ اس آمدنی سے محروم رہنا ان کی نظر میں نقصان ہی تھا اس بنا پر وہ اپنے لشکر کے ماتحت متبعین شعیب کو انکم اخا لخسرین کہتے تھے۔

فلمدتہم الرجفۃ الزلزلۃ۔ تو پکڑ لیا انہیں رجفہ یعنی زلزلہ نے:
رجفہ سخت حرکت کو کہا جاتا ہے اور زلزلہ مطلقاً جنبش زمین کو کہتے ہیں۔
فاصبحوا فی دارھم جثمین۔ میتین تو صبح کی اپنے گھر میں مرے ہوئے تھے۔
جاثمین۔ جثومۃ سے بنا۔ اس کے معنی زمین پر لیٹ جانا ہے یعنی لوگ اپنے گھروں میں زلزلہ کی وجہ سے زمین پر پڑے ہوئے ہلاک ہو گئے۔

الذین کذبوا شعیبا کان لم یغنوا فیہا الم یقیموا فیہا غنی بالمکان اقاموا۔ وہ جو جھٹلاتے تھے حضرت شعیب کو نرالے فکر ہے ان مکانوں میں یعنی ان مکانوں میں گھروں میں رہنے والوں کی طرح
الذین کذبوا شعیبا کانوا ھم الخسرین۔ کانمثل الذین کذبوا شعیبا ھم المخصوصون بان اھلکوا کان لم یقیموا فی دارھم لان الذین اتبعوا شعیبا قد انجاھم اللہ الذین کذبوا شعیبا المخصوصون بالخسارات العظیم دون اتباعہ ھم الرابحون۔ وہ جو جھٹلاتے تھے شعیب کو وہی نقصان میں رہے گویا اس آیت کریمہ میں ان لوگوں کو فرمایا جو شعیب علیہ السلام کو جھٹلاتے تھے وہ ایسے ہلاک ہوئے کہ گویا وہ ان گھروں میں رہتے ہی نہ تھے وہ زبردست نقصان میں پڑے برخلاف اتباع شعیب علیہ السلام کے کہ وہ نفع میں رہے۔

فتولی عنہم وقال یقوم لقد ابلغتکم رسالۃ ربی ونصحت لکم فکیف اسی علی قوم کفرین۔ تو حضرت شعیب ان سے منہ پھیر کر چلے بعد اس کے کہ ان پر عذاب نازل ہو گیا۔
تولی۔ تولی سے بنا اس کے معنی دور ہونا یعنی حضرت شعیب ان کفار پر عذاب آنے سے قبل اپنی جماعت متبعین کو لے کر اس بستی سے باہر چلے گئے تھے۔ عذاب آچکنے کے بعد آپ ان کی لاشوں پر آئے اور ان کی حالت کو ملاحظہ فرمایا اس قوم کی ہلاکت کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام بمعہ اپنے متبعین کے مکہ معظمہ آگئے اور وصال مبارک تک وہاں ہی رہے۔

وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ کعبہ شریف میں صرف دو قبر ہیں حطیم میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا اور مغربی جانب حضرت شعیب علیہ السلام کا مزار ہے (روح المعانی)
شامی میں ہے کہ مطاف میں ستر انبیاء کے مزارات ہیں۔

marfat.com

وقال یقوم لقد ابلغتکم رسلت ربی ونصحت لکم فکیف اسی الحزن۔ اور فرمایا اے میری قوم میں نے تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا اور تمہاری بھلائی چاہی تو اب میں تم پر کیوں غم کروں علی قوم کفرین۔ اشتد حزنہ علی قومہ لکفرھم انکروا علی نفسہ فقال کیف یشتد حزنی علی قوم لیسوا باھل للخیر علیہم لکفرھم واستحقاقہم ما نزل بہم۔ کافر قوم پر اول آپ پر شدید حزن قوم کے غم میں طاری ہوا۔ پھر آپ نے اپنے دل کو سمجھایا کہ یہ حزن اور یہ ملال اس قوم پر نہایت نامناسب ہے جو اصل ہمدردی کے اہل نہیں ان کے کفر کی وجہ میں وہ اس عذاب کی مستحق تھی۔

یا محاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع دوم پ ۹

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَۃٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَھْلَھَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّھُمْ یَضَّرَّعُوْنَ ۝

اور ہم نے نہیں بھیجا کسی بستی میں کوئی نبی مگر یہ کہ اس کے لوگوں کو سختی اور تکلیف نے پکڑ آلیا کہ وہ کسی طرح تضرع وزاری کریں۔

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَکَانَ السَّیِّئَۃِ الْحَسَنَۃَ حَتّٰی عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰھُمْ بَغْتَۃً وَّھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ

پھر بدلا دیا ہم نے برائی کی جگہ بھلائی کو حتی کہ وہ بہت ہو گئے اور بولے بے شک ہمارے باپ دادا کو بھی رنج و راحت پہنچ چکی تھی تو پکڑا ہم نے انہیں اچانک اور وہ خبر میں تھے۔

وَلَوْ اَنَّ اَھْلَ الْقُرٰٓی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْھِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰکِنْ کَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰھُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝

اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور پرہیزگار بنتے تو ضرور کھولتے ہم ان پر برکتیں آسمان اور زمین سے مگر انہوں نے جھٹلایا تو پکڑا ہم نے انہیں بدلے کیے کا۔

اَفَاَمِنَ اَھْلُ الْقُرٰٓی اَنْ یَّاْتِیَھُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّھُمْ نَآئِمُوْنَ ۝

اَوَاَمِنَ اَھْلُ الْقُرٰٓی اَنْ یَّاْتِیَھُمْ بَاْسُنَا ضُحًی وَّھُمْ یَلْعَبُوْنَ ۝

کیا بے فکر ہیں بستیوں والے اس سے کہ آئے ان پر ہمارا عذاب رات کو جب وہ سوتے ہوں یا بے فکر ہیں بستیوں والے اس سے کہ آئے ان پر عذاب ہمارا اور وہ کھیل رہے ہوں

marfat.com

اَوَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

کیا امن میں ہیں اللہ کے خفیہ عذاب سے تو اللہ کی خفیہ گرفت سے نڈر نہیں ہوتے مگر نقصان و خسران والے۔

حل لغات سورۃ اعراف رکوع دوم پ۹

و۔ اور
قریۃ۔ کسی بستی کے
اخذنا۔ پکڑ لیتے ہیں
الضراء۔ تکلیف سے
یضرعون۔ عاجزی کریں
بدلنا۔ بدل دیا ہم نے
حتی۔ یہاں تک کہ
قد۔ بیشک
الضراء۔ تکلیف
ثم۔ پھر
ان کو
لا۔ نہیں
یشعرون۔ سمجھتے تھے
اہل۔ رہنے والے
القریٰ۔ بستیوں کے
یاتیا۔ رات کو
او۔ کیا
ھم۔ وہ
قیلولۃ۔ دوپہر کو
یلعبون۔ کھیلتے تھے
امن۔ بے خوف ہیں
مکر۔ خفیہ گرفت
الا۔ مگر
القوم۔ لوگ
الخسرون۔ نقصان والے

ما۔ نہیں
من۔ کوئی
اھلھا۔ اسکے رہنے والوں کو
یعلم۔ تا کردہ
مکان۔ جگہ
عصفا۔ وہ پڑھے
مس۔ پہنچی
داود
بغتۃ۔ اچانک
وھم۔ وہ
لا یشعرون۔ نہ سمجھتے تھے
ان۔ بیشک
اھل۔ رہنے والے
اتقوا۔ پرہیزگار ہوتے
برکت۔ برکتیں
و۔ اور
لکن۔ لیکن
یسبون۔ کماتے
القریٰ۔ بستیوں کے
یاتیا۔ رات کو
او۔ کیا
ھم۔ وہ
یلعبون۔ کھیلتے ہیں

ارسلنا۔ بھیجا ہم نے
فی۔ میں
الا۔ مگر
و۔ اور
یضرعون۔ عاجزی کریں
ثم۔ پھر
السیئۃ۔ برائی کی
الحسنۃ۔ نیکی کو
قالوا۔ کہا
اٰباء۔ باپ دادا
السراء۔ راحت
و۔ اور
و۔ اور
القریٰ۔ بستیوں کے
اٰمنوا۔ ایمان لاتے
لفتحنا۔ تو یقیناً ہم کھول دیتے
من السماء۔ آسمان
و۔ اور
کذبوا۔ جھٹلایا انہوں نے
کانوا۔ تھے
اھل۔ رہنے والے
باسنا۔ ہمارا عذاب
نائمون۔ سوتے ہوں
القریٰ۔ بستیوں کے
اھل۔ رہنے والے

marfat.com

ان - یہ کہ	یاتیہم - آئے ان کے پاس	باسنا - ہمارا عذاب	ضحی - چاشت کے وقت
و - اور	ھم - وہ	یلعبون - کھیلتے ہوں	افامنوا - کیا وہ امن
بیس - میں	مکر - تدبیر	اللہ - الٰہی سے	فلا - تو نہیں
یامن - بے خوف ہوتی	مکر - تدبیر	اللہ - الٰہی سے	الا - مگر
القوم - قوم	الخسرون - خسارہ والی		

خلاصۂ تفسیر سورۃ اعراف رکوع دوم پ۹

اور نہیں بھیجا ہم نے کسی بستی میں نبی جسے اسکی قوم نے جھٹلایا نہ ہو مگر یہ کہ اس بستی کے رہنے والے سختی اور تکلیف میں پکڑے گئے یعنی ان پر فقر و فاقہ، تنگدستی انواع و اقسام کے مرض مسلط ہوئے تاکہ وہ تضرع و زاری کریں۔ تکبر چھوڑ کر توبہ کریں اور احکام الٰہی کے مطیع بنیں پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی سے بدل دی یعنے سختی و تکلیف کے بعد راحت و آسائش پہنچائی اور یہ راحت و نعمت پہنچانا اطاعت و شکر گذاری کا نتیجہ تھا حتی کہ وہ بہت ہو گئے۔

عفو کے معنی محاورہ عرب میں نشان مٹانے کے ہیں اور بڑھنے کے بھی ہیں عفا النبت سبزہ بڑھ گیا بھی معنی آئے ہیں حدیث میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعفوا اللحی ڈاڑھیاں خوب رکھو یہاں بھی عفو کے معنی زیادہ کے لیے گئے یعنی ان کی تعداد زیادہ ہو گئی اور مال میں بھی فراوانی ہوئی تو لوگ بیشک ہمارے باپ دادا کو بھی رنج و راحت پہنچے تھے یعنی زندگی میں گرم و سرد کا مقابلہ ہوا ہی کرتا ہے یہ دستور ہی یہ ہے کہ تکلیف و راحت زندگی کے ساتھ ہے اس میں معاذ اللہ اللہ تعالے کا کچھ دخل نہیں ہے انہوں شدت تکلیف سے کچھ عبرت نہ پکڑی تو ہم نے انہیں اچانک انکی بیخبری میں پکڑ لیا یعنی اس قوم کو عذاب کا خیال بھی نہ تھا کہ وہ گرفتار عذاب ہو گئے۔

اور اگر اس بستی والے ایمان لاتے اور ڈرتے اور خدا اور رسول کی اطاعت کرتے۔ منہیات سے باز رہتے تو ضرور ہم ان پر آسمان و زمین سے برکتیں کھول دیتے یعنی وقت پر مفید بارشیں ہوتیں پھل پھول بکثرت ہوتے رزق میں فراخی و فراوانی ہوتی آفتوں سے محفوظ رہتے لیکن وہ تو رسولوں کو جھٹلاتے تھے تو ہم نے پکڑا انہیں عذاب سے جیسا کہ وہ کرتے تھے اور انواع و اقسام کے عذاب میں مبتلا کیا۔

marfat.com

کیا بستیوں والے بے فکر ہیں اس سے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ سوتے ہوں۔ یعنی عام کفار ہوں یا سکان مکہ یا گرد و پیش والے یا بستیوں والے امن میں ہیں اس سے کہ ان پر عذاب دن چڑھے آجائے جبکہ وہ کھیل رہے ہوں اور عذاب الٰہی سے بے خبر ہوں کیا اللہ تعالے کی خفیہ تدبیر سے امن میں ہیں یعنی اس کی طرف سے جو ڈھیل ملتی ہے اس سے یہ سمجھتے ہیں کہ عذاب نہیں آئے گا۔

اور جن نعمتوں سے ان کو نوازا گیا اس پر تکبر کرتے ہیں تو اللہ کی مخفی تدبیر اور عذاب سے بے خوف نہیں ہوتے مگر وہی لوگ جو نقصان و خسران والے ہیں اور اللہ تعالے کے مخلص بندے ہر آن ہر لمحہ اس کا خوف رکھتے ہیں۔

حضرت ربیع بن خثیم سے ان کی صاحبزادی نے دریافت کیا کہ میں دیکھتی ہوں سب لوگ رات کو سوتے ہیں مگر آپ شب بیدار رہتے ہیں فرمایا بیٹی میں شب کے سونے سے خائف ہوں کہ کہیں یہ غفلت موجب عذاب نہ ہو جائے۔

تفسیر نسفی سے ترجمہ تفسیر

وما ارسلنا فی قریۃ من نبی یقال لمدینۃ قریۃ وفیہ حذف ای کذبوہ اور انہیں بھیجا ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں نبی۔ ہر بستی کو محاورہ میں قریہ کہتے ہیں اور اس محذوف فکذبوہ ہے یعنے اس نبی کی تکذیب کسی قوم نے نہیں کی الا اخذنا اھلہا بالباساء مگر پکڑ لیا ہم نے اس کے رہنے والوں کو بالبؤس والفقر سختی اور تکلیف میں والضراء الفقر والمرض لاستکبارھم لمن اتباع بینہم اوھما نقصان النفس والمال فداء امراض یا جان کے تکبر کے اور انبیاء کرام کی پیروی سے انکار کرنے سے یا دونوں عذاب نقصان مال بھی اور نقصان جان بھی۔

لعلہم یتضرعون لیتضرعوا ویتذللوا کہ وہ تضرع و زاری کریں اور بارگاہ رحمت میں اپنی ذلت کا اعتراف کریں۔ ثم بدلنا مکان السیئۃ الحسنۃ ای اعطیناھم بدل ما کانوا فیہ من الجدب والمحنۃ الرخاء والسعۃ والصحۃ۔ پھر بدل دیا ہم نے برائی کی جگہ بھلائی کو یعنی ہم نے انہیں عطا فرمائی اس تنگی اور بیماری کی جگہ فراخی اور وسعت اور صحت۔

حتی عفوا اکثروا وتموا فی انفسہم واموالہم من قولہم عفا النبات اذا کثر ومنہ قولہ علیہ السلام واعفوا اللحی حتی کروہ کثرت سے بڑھ گئے جان و مال میں عرف عرب میں بولتے ہیں عفا النبات سبزی بہت ہو گئی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واعفوا اللحی داڑھیاں

marfat.com

پڑھاؤ۔ وقالوا قد مس ابائنا الضراء والسراء ای قالوا هذه عادة الدهر یعاقب فی الناس بین الضراء والسراء وقد مس ابائنا نحو ذلك وما هو یعفو فیه الذین فکروا علی ما انتم علیه اور کہنے لگے بیشک ہمارے باپ دادا کو بھی رنج و راحت پہنچے تھے یعنی یہ عادت نہاد ہے کہ لوگوں پر تکلیف و آرام سے گذرتا ہے ایسے ہی ہمارے باپ دادا پر گذرا یہ نئی معصیت میں نہیں لہذا جس دین پر ہو اسی پر رہو۔

فاخذنٰهم بغتة فجاءة تو پکڑ لیا ہم نے انہیں اچانک فجاءۃ کے معنی بھی اچانک کے ہیں۔

وهم لا یشعرون بنزول العذاب اور انہیں نزول عذاب کا شعور و علم ہی نہ تھا۔

ولو ان اهل القری کافر قال ولو ان اهل تلك القری الذین کذبوا اهلکوا۔ اور اگر بستیوں والے گویا یوں فرمایا کہ اگر یہ آبادیوں والے جو جھٹلا رہے تھے اور ہلاک ہوئے۔ امنوا ایمان لے آتے واتقوا الشرك اور بچتے شرک سے لفتحنا علیهم برکات من السماء والارض اداد المطر والنبات تو کھول دیتے ہم ان پر برکتیں آسمان سے اور زمین سے۔ آسمان کی برکتیں یہ ہیں کہ وقت پر بارش ہونا۔ مناسب ہوائیں چلنا اور زمین سے برکتیں یہ ہیں۔ سبزہ اگن۔ دانے پھل وغیرہ حاصل ہونا یعنی ان پر آسمانی زمینی نعمتیں اس طرح کھجتے رہتے بارشیں کر کے سبزہ اگاتے۔

ولکن کذبوا الانبیاء فاخذنٰهم بما کانوا یکسبون بکفرهم وسوء کسبهم لیکن انہوں نے انبیاء کرام کی تکذیب کی تو ہم نے انہیں پکڑ لیا عذاب میں بدلہ ان کے کرتوت کا کفر اور برے اعمال وغیرہ سے کیونکہ نبی کو جھٹلانا سارے کفر و شرک اور بداعمالیوں کی اصل ہے۔

افامن اهل القری یعنی الکفار منهم ان یاتیهم باسنا عذابنا بیاتا لیلا وهم نائمون بقال بات بیاتا وهم نائمون او امن اهل القری ان یاتیهم باسنا ضحی نهارا وهم یلعبون۔ یشتغلون۔ کیا بے فکر ہیں بستیوں والے اپنی کفر اس قوم کے اس سے کہ آئے ان پر عذاب رات کو لیتے سونے کے وقت محاورہ میں بات بیاتا بولتے ہیں یعنی سویا سونے والا اور وہ سو رہے ہوں یا امن میں ہیں بستیوں والے ہمارے اس عذاب سے جو دن میں آنے والا ہے جبکہ وہ کھیل رہے ہوں ضحی اصل میں اس ضوء شمس کو کہتے ہیں جبکہ وہ تیزی سے چمک جائے اور وہ مشغول لہو و لعب ہوں۔

افامنوا مکر الله اخذ العبد من حیث لا یشعر وعن الشبلی قدس سره مکرہم ترکہ ایاهم علی ما هم علیه فقالت ابنة الربیع بن خیثم لابیها مالی اری

marfat.com

الناس یامنون ولا ادالشتام قال یابنتاہ ان اباک یخاف البیات کیا اللہ تعالے کی خفیہ تدبیر سے وہ بے خوف ہیں کہ بندہ کو گرفتار کرلے ایسی صورت میں کہ اسے شعور ہی نہ ہو۔ حضرت شبلی قدس سرہ نے فرمایا اللہ کا مکر قوم کے ساتھ یہ ہے کہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دے۔ اور حضرت بنت ربیع بن عقیم نے لینے والد سے کہا ابا جان میں لوگوں کو سوتا ہوا دیکھتی ہوں لیکن آپ کو سوتا ہوا نہیں پاتی۔ فرمایا بیٹی مجھے خوف ہے رات میں سونے سے۔

فلا یامن مکر اللہ الا القوم الخسرون الا الکافرون الذین خلوا اقسم حتی صاروا الی النار تو اللہ کی خفیہ تدبیر سے نڈر نہیں ہوتے مگر نقصان والی قوم یعنی وہ کافر جنہوں نے اپنی جانیں خسران ونقصان میں ڈالیں حتی کہ وہ جہنم میں گئے۔

با محاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع سوم پ ۹

اَوَلَمْ یَهْدِ لِلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَنَطْبَعُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۝

کیا نہ ہدایت ملی انہیں جو وارث ہوئے زمین کے اس کے اصل مالکوں کے بعد یہ کہ اگر ہم چاہیں تو پہنچا دیں آفت ان کے گناہوں کے سبب اور مہر کر دیں ہم ان کے دلوں پر تو پھر وہ کچھ نہ سنیں۔

تِلْكَ الْقُرٰی نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآىِٕهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِ الْكٰفِرِیْنَ ۝

یہ بستیاں ہیں جن کا حال تم پر بیان کرتے ہیں اور بے شک آئے ان کے پاس رسول روشن دلیلوں سے تو وہ نہ ہوئے ایسے کہ ایمان لاتے جسے پہلے جھٹلا چکے تھے ایسے ہی مہر کر دیتا ہے اللہ کافروں کے دلوں پر۔

وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِیْنَ ۝

اور نہیں پایا ہم نے ان کے بہت سوں کو سچا اور ضرور پایا ہم نے ان کے بہت سوں کو خلاف حکم۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰی بِاٰیٰتِنَاۤ

پھر بھیجا ہم نے ان کے بعد موسیٰ کو اپنی نشانیوں

marfat.com

إِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَإِيْهِ فَظَلَمُوْا بِهَا ج
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

کے ساتھ فرعون کی طرف اور اس کے درباریوں
میں تو انہوں نے ان کے ساتھ ظلم کیا تو دیکھ
کیسا ہوا انجام فسادیوں کا۔

وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ
رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور فرمایا موسیٰ نے اے فرعون میں رسول ہوں
اللہ کا جو پروردگار عالم ہے۔

حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا
الْحَقَّ ط قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَالَ اِنْ كُنْتَ
جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝
فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝

زیبا ہے مجھے یہ کہ نہ کہوں اللہ پر مگر میں سچ
لایا ہوں نشانیاں تمہارے رب کی طرف سے
تو چھوڑ دے میرے ساتھ بنی اسرائیل کو۔ بولا
اگر ہے تو کوئی نشانی لایا تو لا اگر ہے تو سچا۔
تو ڈال دیا موسیٰ نے اپنا عصا تو وہ فی الفور
ایک اژدہا کھلم کھلا تھا۔

وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝

اور نکالا اپنا ہاتھ تو وہ جگمگا رہا تھا دیکھنے
والوں کے لئے۔

حل لغات سورۃ اعراف رکوع سوم پ۹

اد۔کیا	لو۔تو	یہد۔ہدایت نہ	للذین۔انکو جو
یرثون۔وارث ہوئے	الارض۔زمین کے	من بعد۔بعد	اھلہا۔اسکے مالکوں
کے	ان۔یہ کہ	نو۔اگر	نشاء۔ہم چاہیں تو
اصبنا۔پہنچائیں ہم	ھم۔ان کو	بذنوبھم۔ان کے گناہوں کے بدلے	
و۔اور	نطبع۔مہر کر دیں ہم	علی۔اوپر	قلوبھم۔انکے دلوں کے
فھم۔تو وہ	لا۔نہ	یسمعون۔سنیں	تلک۔یہ
القری۔بستیاں ہیں	نقص۔بیان کرتے ہیں ہم	علیک۔تجھ پر	من انبائھا۔انکی خبریں
و۔اور	لقد۔بیشک	جاءتھم۔آئے انکے پاس	رسلھم۔انکے رسول
بالبینت۔کھلے دلائل لیکر	فما۔تو نہ	کانوا۔تھے کہ	لیؤمنوا۔ایمان لاتے

marfat.com

بسا جسکو
یطبع - مہر کرتا ہے
الکافرین - کافروں کے
لاکثر - اکثر
و - اور
ھم - ان کے کو
من بعد - بعد
الی - طرف
سرداروں کی
کیف - کیسا
و - اور
فرعون - فرعون
العلمین - جہانوں کی طرف سے
لا - نہ
الا - مگر
بینۃ - دلیل
بنی اسرائیل - بنی اسرائیل کو
کنت - ہے تو
بہا - اسکو
فاتی - تو لایا اس لئے
ھی - وہ
نزع - کھینچ لیا
ھی - وہ

کان لما - جب سے
ان - بیشک
لفسقین - بدکردار
ھم - ان کے
فرعون - فرعون کی
قظلموا - تو ظلم کیا انہوں نے
کان - ہوا
قال - کہا
انی - بیشک میں
حقیق علی - حقدار ہوں
اقول - کہوں
الحق - حق
من ربکم - تمہارے رب سے
جئتکم - میں لایا تمہارے پاس
بایۃ - کوئی نشانی
فاتت - تو لے آ
من الصدقین - سچا
فاذا - تو اچانک
و - اور
فاذا - تو اچانک
للنظرین - دیکھنے والوں کے

من قبل - پہلے
علی - اوپر
ما - تو
من - کوئی
وجدنا - پایا ہم نے
فم - پھر
موسی - موسی کو
و - اور
بہا - ان سے
عاقبۃ - انجام
موسی - موسی نے
رسول - رسول ہوں
علی - اوپر
علی - اوپر
قد - بیشک
فارسل - تو بھیج
قال - بولا
بایۃ - کوئی نشانی
کنت - ہے تو
ہ - اپنا
مبین - ظاہر
ہ - اپنا

کذلک - اسی طرح
قلوب - دل
وجدنا - پایا ہم نے
عہد - عہد
اکثر - اکثر
بعثنا - بھیجا ہم نے
بایتنا - اپنی نشانیاں دیکر
ھلا ثم - اس کے
فانظر - تو دیکھ
المفسدین - فسادیوں کا
بایٰت
ص ورب - رب
ان - اس کے کہ
اللہ - اللہ کے
جئتکم - میں لایا تمہارے پاس
معی - میرے ساتھ
ان - اگر
فاتت - تو لے آ
من الصدقین - سچا
فاذا - تو اچانک
و - اور
فاذا - تو اچانک

کذبوا - جھٹلایا تھا
اللہ - اللہ
و - اور
ھم - انکے کا
ان - بیشک
لفسقین - بدکردار
ھم - ان کے
فرعون - فرعون کی
قظلموا - تو ظلم کیا انہوں نے
کان - ہوا
قال - کہا
انی - بیشک میں
حقیق علی - حقدار ہوں
اقول - کہوں
الحق - حق
من ربکم - تمہارے رب سے
جئت - لایا
ان - اگر
عصا - عصا
ثعبان - اژدہا تھا
ید - ہاتھ اپنا
بیضاء - سفید تھا

marfat.com

خلاصۂ تفسیر سورۂ اعراف رکوع سوم پ۹

اولم یھد للذین یرثون الارض من بعد اھلھا ان لو نشاء اصبنا ھم بذنوبھم ونطبع علی قلوبھم فھم لا یسمعون ۝ اور کیا وہ ہدایت نہیں پاتے جو وارث ہوئے زمین کے بعد اصل مالکوں کے اس امر کی کہ اگر چاہے اللہ تو انہیں پہنچا دے گناہوں کے بدلے جیسا ہم نے ان کے پہلے وارثوں کو ان کی نافرمانی کے سبب ہلاک کیا اور ہم نے ان کے دلوں پر مہر کر دی کہ وہ کچھ نہیں سنتے اور پند و نصیحت نہیں مانتے۔

یرثون الارض - زمین کے وارث ہوتے ہیں وراثت کے معنی مرنے کے بعد اس کے مال کا مالک ہونا۔ الارض - وہ کفار جو اپنے باپ دادا کے بعد یا ان کی ہلاکت کے بعد ان کی زمین کے وارث ہو گئے کیا انہیں ہدایت نہ ملی اس بیان میں قوم نوح اور عاد و ثمود اور قوم لوط اور شعیب کی جن کے حالات بیان کرتے ہیں تم پر تاکہ معلوم ہو جائے کہ ہماری مدد ہمارے رسولوں کی پیروی کرنے والوں پر انکے دشمنوں کافروں کے مقابلہ میں ہوا کرتی ہے۔

ولقد جاءتھم رسلھم بالبینت فما کانوا لیؤمنوا بما کذبوا من قبل کذلک یطبع اللہ علی قلوب الکفرین۔ اور بے شک ان کے پاس آئے انکے رسول روشن دلیلوں سے یعنی معجزات کے ساتھ تو وہ نہ ہوئے اس قابل کہ ایمان لائیں عذاب آنے اور ہلاک ہونے تک اس تکذیب کے خلاف جس سے چمٹے رہے تھے بلکہ اپنے کفر اور تکذیب پر اڑے رہے اللہ یوں ہی مہر لگا دیتا ہے دلوں پر کافروں کے جن کے متعلق اس کے علم میں ہوتا ہے کہ یہ کفر کے لیے ہی بنائے گئے ہیں اور ان کے لیے ایمان نہیں ہے۔

وما وجدنا لاکثرھم من عھد وان وجدنا اکثرھم لفسقین ۝ اور ان میں نہیں پایا ہم نے اکثر کو اپنے عہد میں سچا۔ انہوں نے اللہ کا عہد پورا نہ کیا بلکہ جب انہیں کوئی مصیبت آئی تو عہد کر لیا کہ اگر اللہ ہمیں نجات دے تو ہم اب ایمان لائیں گے جب نجات مل گئی تو عہد سے منحرف ہو گئے (مدار کار اعلان میں پایا ہم نے اکثر کو فاسق عہد شکن۔

ثم بعثنا من بعدھم موسی بایتنا الی فرعون وملائہ فظلموا بھا فانظر کیف کان عاقبۃ المفسدین ۝ پھر ہم نے بھیجا انبیائے کرام کے بعد موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون

marfat.com

معجزات دے کر مثل ید بیضا و عصا کے ساتھ فرعون اور اسکے درباریوں کی طرف تو انہوں نے ان نشانیوں پر بھی ظلم کیا اور جھٹلایا کفر پر اڑے رہے تو دیکھو پھر کیسا ہوا انجام فسادیوں کا۔

وقال موسیٰ یفرعون انی رسول من رب العلمین ۔ اور کہا موسیٰ نے اے فرعون میں رسول ہوں رب العلمین کی طرف سے مجھے یہی مناسب ہے کہ نہ کہوں اللہ تعالےٰ پر مگر حق بات اس لیے کہ انبیائے کرام سے غلط بیانی نہیں ہوا کرتی اور تبلیغ رسالت میں ان سے کذب ممکن ہی نہیں بیشک میں بلایا ہوں تمہارے پاس نشانیاں تمہارے رب کی طرف سے جو میری رسالت کا ثبوت ہے اور وہ معجزات ہیں تو تو اب میرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے اور انہیں اپنی پابندی سے آزاد کر دے تاکہ وہ ارض مقدسہ میں چلے جائیں جو ان کا وطن ہے۔

بولا اگر تم کوئی نشانی لائے ہو تو لاؤ اگر سچے ہو۔ تو ڈال دیا موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا تو وہ ایک اژدہا ہو گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سید المفسرین فرماتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈالا تو وہ ایک بڑا اژدہا بن گیا اس کا منہ کھلا تھا جس کا ایک جبڑا زمین کے نیچے اور ایک اس کے قصر شاہی کی دیوار پر پھر اس نے فرعون کی طرف رخ کیا تو فرعون نے اپنے تخت سے کود کر گھر میں جانے کا رخ کیا اور بدحواسی میں اس کی رباح خارج ہو گئی پھر اس اژدہے نے لوگوں کی طرف منہ پھیرا تو تمام درباریوں میں ایسی بھگدڑ پڑی کہ آپس میں ایک دوسرے کو کچل ڈالا اور بہت سے لوگ مر گئے۔

فرعون گھر میں پکارا کہ موسیٰ تمہیں اس خدا کی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اس اژدہے کو پکڑ لو میں ایمان لاتا ہوں اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دیتا ہوں

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا جو اژدہا بنا ہوا تھا اٹھایا تو وہ مثل سابق عصا ہی ہو گیا اور نکالا موسیٰ نے اپنا ہاتھ تو وہ چمکا رہا تھا دیکھنے والوں کے سامنے یعنی اس کی روشنی اور چمک نور آفتاب پر غالب تھی۔

تفسیر نسفی سے رکوع متلوہ کی تفسیر

اولم یھد للذین یرثون الارض من بعد اھلھا ان لو نشاء اصبناھم بذنوبھم
ای اولم یھد للذین یخلفون من خلا قبلھم فی دیارھم ویرثونھم ارضھم ھذا الشان و

marfat.com

هو انا لو نشاء اصبناهم بذنوبهم كما اصبنا من قبلهم فا هلكنا الوارثين كما اهلكنا المورثين ونطبع اى ونحن نختم على قلوبهم فهم لا يسمعون الوعظ۔

کیا ان پر ظاہر نہ ہوا کہ جو زمین کے وارث ہوئے ان کے اصل مالکوں کی بجائے کہ اگر ہم چاہیں تو انہیں بھی پہنچائیں ان کے گناہوں کے بدلے کوئی مصیبت یعنی کیا وہ ہدایت نہیں پاتے جو خلیفہ بنے ان کے جو گذر گئے ان سے پہلے اور ان کے گھر اور مال کے یہ وارث بنے گویا یہی شان ان کی بھی ہو سکتی ہے ان کے گناہوں کے باعث جو ان سے پہلے رہنے بسنے والوں کی ہوئی کہ ان کے وارثوں کو ہم نے ہلاک کر ڈالا انہیں بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے اور ہم نے مہر کر دی انکے دلوں پر جس سے وہ سن نہیں سکتے اور وعظ و پند انہیں فائدہ نہیں دیتا۔

یہ بستیاں وہ ہیں جن کا ذکر ہم آپ کے سامنے کر رہے ہیں یعنی یہ بستیاں جن کا ذکر فرمایا گیا تھا یا قوم نوح سے قوم شعیب تک کی ہیں جن کا قصہ ہم بتا رہے ہیں۔

ولقد جاءتهم رسلنا بالبينت بالمعجزات فما كانوا ليؤمنوا عند مجئ الرسل بما كذبوا من قبل اى استمروا على التكذيب من لدن مجئ الرسل اليهم الى ماتوا مصرين مع تتابع الايات كذلك يطبع الله على قلوب الكفرين لاعلم منهم انهم يتمادون الثبات على الكفر

اور بیشک آئے ان میں رسول معجزات کے ساتھ تو یہ نہ تھے ایمان لانیوالے رسولوں کے بھیجے پر جسے تکذیب کرتے رہے جیسے پہلے کر رہے تھے یعنے تکذیب انبیاء میں ہر نبی کے آنے پر جمے رہے حتی کہ ہلاک ہوئے ایسے ہی ہم مہر کرتے ہیں کافروں کے دلوں پر اس لیے کہ اللہ تعالے ان کے کفر کو جانتا تھا۔

وما وجدنا لاكثرهم من عهد يعنى ان اكثر الناس نقضوا عهد الله وميثاقه فى الايمان وان وجدنا اكثرهم لفسقين لخارجين عن الطاعة ثم بعثنا من بعدهم موسى بايتنا بالمعجزات الواضحات الى فرعون وملائه فظلموا بها فكفروا بايتنا الجرى الظلم مجرى الكفر واد واحد ان الشرك لظلم عظيم او فظلموا الناس بسببها حين اخذوا من اموالهم اذ الواجب الايمان بها فكفروا بدل الايمان كان كفرهم بها ظلما حيث وضعوا الكفر غير موضعه وهو موضع الايمان فانظر كيف كان عاقبة المفسدين حيث صاروا معذبين۔

اور نہیں پایا ہم نے ان کے اکثر کو بات کا سچا یعنے اس قوم میں اکثریت بدعہدوں کی ہے ایمان

marfat.com

کا عہد بھی پورا نہیں کرتے اور یا ہمی معاہدوں میں بھی اچھے ہیں اور یقیناً اکثر ان کے بے عہد فاسق ہی پائے یعنی نکل جانے والے اطاعت سے۔

پھر بھیجا ہم نے ان کے بعد موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ یعنے روشن معجزات دے کر فرعون کی طرف اور ان کے درباریوں کی طرف تو انہوں نے اس میں ظلم کیا اور ہماری نشانیوں سے کفر کیا۔ یہاں ظلم کفر کی جگہ استعمال کرنا اس وجہ میں ہے کہ ان الشرک لظلم عظیم۔ دوسرے مقام پر فرمایا گیا ہے یا اس کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ ان لوگوں پر ظلم کرنے لگے جو ایمان لائے پایہ معنی ہوں گے کہ معجزات کے ظاہر ہو جانے کے بعد ایمان واجب ہو گیا تو انہوں نے اس سے انکار کیا یہ ان کا ظلم تھا اس لیے کہ جب ظلم نام ہے وضع الشئی فی غیر محلہ کا تو انہوں نے ایمان کی جگہ کفر کو رکھا جو غیر موضوع تھا۔ تو دیکھو کیسا انجام ہوا فسادیوں کا ان کے اعراض و انحراف کی وجہ میں۔

اور کہا موسیٰ نے اے فرعون۔ ملوک مصر کو فراعنہ کہا جاتا ہے جیسے ملوک فارس کو اکاسرہ کہتے ہیں فراعنہ فرعون کی جمع ہے۔ اکاسرہ کسریٰ کی جمع ہے۔

علامہ آلوسی نے روح المعانی میں اس کی مزید توضیح فرماتے ہوئے لکھا۔

فرعون هو علم شخص شرصار لقبا لکل من ملك مصر من العمالقة۔ فرعون ایک شخص کا نام تھا۔ پھر ہر بادشاہ مصر کا لقب ہو گیا جو عمالقہ مصر سے ہوتا جیسے کسریٰ بادشاہ فارس کا لقب ہو گیا اور قیصر بادشاہ روم کے لیے اور نجاشی ملک حبشہ کا لقب ہو گیا اور تبع شاہ یمن کو کہنے لگ گئے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ یہ پہلے اس ملک مصر کے لیے خاص ہوا جس کا نام ولید بن مصعب بن ریان تھا۔

ایک قول میں ہے کہ اس کا نام قابوس تھا اور کنیت ابو العباس تھی۔

ایک قول یہ ہے کہ اس کی کنیت ابو مرہ تھی۔

ایک قول ہے کہ ابو الولید تھی۔

ایک جماعت کی تحقیق میں قابوس اور ولید دو شخص تھے ایک وہ جو موسیٰ علیہ السلام کے مقابل فرعون تھا دوسرا وہ جو یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون تھا الخ (روح المعانی)

گویا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے بادشاہ مصر فرعون کا نام قابوس یا ولید بن مصعب بن ریان تھا میں بھیجا ہوا ہوں رب العالمین کی طرف سے تیری طرف تو فرعون نے کہا آپ جھوٹ کہتے

marfat.com

ہیں۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے مجھے یہ اصرار ہے کہ اللہ پر نہ کہوں مگر سچ سچ یعنی میں سچا ہوں اور میری بات قطعاً حق ہے یعنی مجھ پر واجب ہے کہ میں قول حق ہی کہوں گویا آپ نے فرمایا کہ میں پیدا ہی اس لیے کیا گیا ہوں کہ سچ ہی بولوں اس لیے کہ میں رسول حقیقی وعدہ پر ہوں اور تاج رسالت سے فرق کر کے مجھے بھیجا گیا ہے بنا بریں جو بات میں کہوں گا حق کہوں گا۔ میں تم سب کے پاس نشانی لے کر آیا ہوں تمہارے رب کی طرف سے جس سے رسالت شان ظاہر ہو تو بھیج دے میرے ساتھ بنی اسرائیل کو یعنے انہیں خلاصی دے تاکہ وہ میرے ساتھ اس زمین مقدسہ میں جائیں جو ان کا وطن ہے۔

اور یہ واقعہ اس طرح ہے کہ جب یوسف علیہ السلام نے وفات پائی تو نسل اسباط پر فرعون نے اتنا غلبہ حاصل کیا کہ ان سے اپنی پوجا کروانے لگا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بچانے کے لیے موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور یوسف علیہ السلام کے مصر میں تشریف لانے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مصر آنے کے مابین چار سو سال کا فاصلہ ہے۔

فرعون بولا اگر آپ کوئی نشانی لے کر آئے ہو اس کی طرف سے جس نے آپ کو بھیجا ہے تو لاؤ اگر سچے ہو تاکہ آپ کی نبوت کی تصدیق ہو سکے تو ڈال دیا موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا دست اقدس سے تو وہ فوراً ایک اژدہا تھا کھلم کھلا۔ ثعبان بھاری اور موٹے زبردست سانپ کو کہتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ وہ سانپ تر اژدہا تھا منہ پھاڑے ہوئے اس کے نیچے کے ہونٹ سے اوپر کے ہونٹ تک اسی ذراع کا تفاصل تھا۔ ذراع مروجہ گز سے ۱۱ گرہ کا ہوتا ہے تو اس حساب سے ۵۵ گز انگریزی ہوا اس اژدہا نے ایک ہونٹ زمین کے نیچے رکھا اور دوسرا قصر شاہی کے کنگروں کے اوپر پھر فرعون کی طرف اس نے رخ کیا تو بھاگ پڑا اور اس کی باچھ نکل رہی تھی پھر مجمع عام کی طرف رخ کیا تو چھبیس ہزار آدمی مر گئے اور فرعون چیخا اور کہنے لگا کہ موسیٰ اسے پکڑ لو میں ایمان لاتا ہوں۔

تو موسیٰ علیہ السلام نے اسے اٹھا لیا تو وہ بدستور عصا ہو کر آپ کے ہاتھ میں تھا اور آپ نے ہاتھ نکالا اپنے گریبان سے تو وہ دیکھنے والوں کے لیے جگمگانے لگا یعنی دیکھنے والوں کو جگمگاتا نظر آنے لگا۔ درحقیقت وہ چمکتا ہوا تھا۔ بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ تھے مگر جب وہ معجزانہ انداز میں ہاتھ دکھایا جاتا تو جگمگاتا تھا اور اس کی جگمگاہٹ دیکھ کر لوگ تعجب کرتے تھے۔ روایت

marfat.com

ہے کہ فرعون کو آپ نے ہاتھ دکھا کر فرمایا یہ کیا ہے فرعون نے کہا آپ کا ہاتھ ہے آپ نے اپنے لپٹے گریبان میں ڈالا پھر نکالا تو وہ جگمگاتا ہوا اس شان سے نظر آیا کہ اس کی شعاع سورج سے زیادہ تھی۔ اس تمام روایت کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے علامہ آلوسی نے روح المعانی میں بھی نقل کیا ہے۔

یا محاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع چہارم پ ۹

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝

کہنے لگے سردار قوم فرعون کے بیشک یہ علم والا جادوگر ہے۔

يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝

یہ چاہتا ہے کہ نکال دے تمہیں تمہاری زمین سے تو کیا حکم ہے تمہارا

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝

بولے ٹھہراؤ اسے اور اس کے بھائی کو اور بھیج دو شہروں میں جمع کرنے والے۔

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝

کہ وہ لائیں ہر علم والے جادوگر کو۔

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝

اور آگئے فرعون کے پاس جادوگر بولے ہمیں ضرور انعام ملے گا اگر ہم غالب آئے۔

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝

بولا فرعون ہاں تم مقرب ہو جاؤ گے۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ۝

بولے اے موسیٰ یا تو آپ ڈالیں اور یا یہ کہ ہم ڈالیں۔

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ۝

فرمایا تم ہی ڈالو تو جب انہوں نے ڈالا جادو کر دیا لوگوں کی آنکھوں پر اور انہیں ڈرایا اور لائے بڑا جادو۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۝

اور ہم نے وحی کی موسیٰ کی طرف کہ ڈال دے تو اپنا عصا تو اچانک وہ نگلنے لگا جو انہوں نے بنا بنا رکھا تھا۔

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

تو ثابت ہو گیا حق اور باطل ہو گیا جو وہ کر رہے

marfat.com

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۝
وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝
قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ
لَكُمْ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ
لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ
ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝
قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝
وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا
لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا
وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝

تھے۔
تو اب وہ مغلوب ہوئے اور پلٹے ذلیل ہو کر
اور گرا دیے گئے سجدے میں جادوگر
سب کہنے لگے ایمان لائے ہم تمام جہان کے رب
کے ساتھ۔
جو رب ہے موسیٰ اور ہارون کا۔
بولا فرعون ایمان لائے تم اس پر قبل اس کے
کہ میں تمہیں اجازت دوں بے شک یہ تمہارا
مکر ہے جو تم نے کیا شہر میں کہ نکال دو شہر والوں
کو اس سے تو اب عنقریب جان لو گے۔
قسم ہے میں کاٹوں گا تمہارے ہاتھ اور پاؤں ایک ایک
طرف سے پھر تم سب کو سولی دوں گا۔
بولے ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں۔
اور کیا برا لگا تجھے ہم سے یہی کہ ہم ایمان لائے
اپنے رب کی نشانیوں پر جب وہ ہمارے پاس
آئیں اے ہمارے رب ڈال ہم پر صبر اور ہمیں
مسلمان مار۔

حل لغات سورۃ اعراف رکوع چہارم پ۹

قال۔کہا	الملا۔سرداروں نے	من قوم۔قوم	فرعون۔فرعون سے
ان۔بیشک	هذا۔یہ	لساحر۔جادوگر ہے	علیم۔علم والا
یرید۔چاہتا ہے	ان۔یہ کہ	یخرجکم۔نکالے تم کو	من ارضکم۔تمہاری زمین سے
فماذا۔تو کیا	تامرون۔حکم کرتے ہو	قالوا۔بولے	ارجہ۔مہلت دے اس کو
و۔اور	اخا۔بھائی	کو۔اسکے کو	و۔اور

marfat.com

ارسل - بھیج دے
یاتوک - تیرے پاس
علیم - جاننے والے کو
فرعون - فرعون کے پاس
ان - اگر
قال - کہا
لمن المقربین - مقربوں سے ہوگے
موسیٰ - موسیٰ
و - اور
نحن - ہم
الملقین - ڈالنے والے
فالقوا - تو انہوں نے ڈالا
الناس - لوگوں پر
و - اور
جاءوا - لائے
ادخلتا - تم نے کی ہم نے
الق - ڈال دے
ھی - وہ
فوقع - تو واقع ہو گیا
ھنالک - اس جگہ
و - اور
قالوا - بولے
رب - جو رب ہے
قال - کہا
قبل - پہلے
ان - بیشک

المدائن - شہروں کے
بکل - ہر ایک
جاء - آئے
لنا - ہمارے لیے
نحن - ہم
و - اور
قالو - بولے
ان - یہ ہے کہ
ان - یقیناً
قال - کہا
سحروا - تو جادو کیا
استرھبوا - ڈرایا
بسحر - جادو
الی - طرف
عصاک - لاٹھی
تلقف - نگلتا تھا
الحق - حق
کانوا - وہ تھے
و - اور
القی - ڈالے گئے
امنا - ہم ایمان لائے
موسیٰ - موسیٰ
فرعون - فرعون سے
ان - اس سے کہ
ھذا - یہ ایک

حشرین - اکٹھے کرنے والے
سحار - جادوگر
الساحرۃ - جادوگر
لاجرا - مزدوری ہوگی
الغالبین - غالب
انکم - تم
یا - اے
تلقی - تو ڈالے
نکون - ہوں
القو - تم ہی ڈالو
اعین - آنکھوں
ھم - ان کو
عظیم - بڑا
موسیٰ - موسیٰ کی
لقف - اپنی
ما - جو
و - اور
یافکون - بناتے تھے
انقلبوا - پھرے
الساحرۃ - جادوگر
رب - رب
و - اور
اٰمنتم - تم ایمان لائے
اذن - میں اجازت دوں
لکم - تم کو

marfat.com

مکرتمنوہ۔ جو تم نے مکر کیا
فی۔ میں
المدینۃ۔ شہر کے
اھلہا۔ اس کے رہنے والوں کو
منہا۔ اس سے
تقدون۔ جانو گے تم
لاقطعن۔ ضرور کاٹوں گا میں
ایدیکم۔ تمہارے ہاتھ
من خلاف۔ الٹے کر کے
ثم۔ پھر
اجمعین۔ سب کو
قالوا۔ بولے
ربنا۔ اپنے رب کی
منقلبون۔ پھر نے والے ہیں
تنقم۔ برا لگا تجھ کو
منا۔ ہم سے
امنا۔ ہم ایمان لائے
بایت۔ آیات
جاءتنا۔ آئیں ہمارے پاس
علینا۔ ہم پر
مسلمین۔ مسلمان
صبرا۔ صبر
انا۔ بیشک ہم
و۔ اور
الا۔ مگر
ربنا۔ الٰہی پر
ربنا۔ اے ہمارے رب
و۔ اور
الی۔ طرف
ما۔ نہیں
ان۔ یہ کہ
لما۔ جبکہ
افرغ۔ ڈال دے
توفنا۔ موت کر ہم کو

خلاصہ مختصر تفسیر سورۃ اعراف رکوع چہارم پ۹

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝ يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝

کہنے لگے سردار قوم فرعون کے بیشک یہ علم والا جادوگر ہے۔ یہ چاہتا ہے کہ نکال دے تم کو تمہاری زمین سے تو تمہارا کیا خیال ہے بولے مہلت دے اس کو اور اس کے بھائی کو اور بھیج شہروں میں جمع کرنے والوں کو کہ وہ لائیں تیرے پاس علم والے تمام جادوگر اور آ گئے جادوگر فرعون کے پاس بولے بیشک ہمارا انعام ہوگا اگر ہم ہوں غالب۔

ملاء کے لغوی معنی ہیں بھرنے والی چیز اور اصطلاح میں سرداروں کی جن سے مجلس بھر جائے۔ یہاں مراد ہیں فرعون کے وزراء و امراء ہیں۔

خلاصہ تفسیر قوم فرعون کے سردار کہنے لگے یہ بڑا علم والا جادو کا ماہر ہے جس نے جادو سے نظر بندی کر کے لوگوں کو لکڑی کا عصا اژدہا بنا کر دکھایا اور گندمی رنگ کا ہاتھ

marfat.com

آفتاب سے زیادہ روشن کر دیا ایسی باتیں دکھا کر یہ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہارے ملک مصر سے نکال دے اس کا کچھ نہ کچھ انتظام ہونا چاہیئے تو مشورہ یہ ہوا کہ انہیں اور ان کے بھائی حضرت ہارون کو ٹھہرایا جائے اور مصر کے تمام شہروں سے وہ لوگ جمع کیے جائیں جو فن سحر میں ماہر ہوں چنانچہ حسب مشورہ لوگ جمع کرنے گئے اور اطراف بلاد سے تلاش کر کے جادوگر لے آئے۔ انہوں نے بڑے دعوے کیے اور کہنے لگے اگر ہم غالب آ گئے تو کیا ہمیں انعام ملیگا؟

فرعون نے کہا بیشک تمہیں انعام بھی ملے گا اور تم میری بارگاہ کے مقربین خاص ہو جاؤ گے غرضکہ جادوگروں نے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زیارت کی ان کے دلوں میں ادب و رعب پیدا ہو گیا اور انہوں نے مقابلہ کی جرأت نہ کی۔ بلکہ انہوں نے عرض کیا حضور اگر حکم ہو تو اپنا کرتب پیش کریں گویا بلا اجازت وہ کسی اقدام کے لیے تیار نہ ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے انہیں اجازت دی تو انہوں نے اپنے جادو کا کرتب پیش کیا جس سے لوگوں کی نگاہیں مسحور ہو گئیں اور انہیں سارے میدان میں سانپ ہی سانپ نظر آنے لگے اور اس سے وہ خوفزدہ ہو گئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس مظاہرہ سے کوئی خوف نہ آیا اس لیے کہ آپ کو کامل اعتماد اور یقین کہ مسحر حسر معجزہ کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ مختصر یہ کہ جب جادوگر اپنے زبردست مسحر حسر کا مظاہرہ کر چکے تو جناب باری عزاسمہ کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ وحی حکم ملا کہ وہ اپنا عصا ڈال دیں آپ نے عصا مبارک ڈال دیا تو جادوگروں کی تمام کرتوت نگل گیا اور حق باطل پر غالب آ گیا۔

سیر کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جادوگروں نے بڑے بڑے رسے اور شہتیر میدان میں ڈال کر اپنے مسحر سے لوگوں کی نظر بندی کی تھی عوام انہیں سانپ اور اژدہے کی شکل میں دیکھ کر خوفزدہ ہو رہے تھے۔

جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا تو اس نے ایک عظیم اژدہے کی شکل اختیار کر کے تمام کا لقمہ کر لیا۔

ابن زید فرماتے ہیں کہ یہ اجتماع اسکندریہ میں ہوا تھا اور عصا جب بشکل اژدہا رونما ہوا تو اس کی دم سمندر کے پار تھی جب تمام سحر کاری ختم ہو گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے اٹھا لیا تو وہ عصا ہی تھا۔ جادوگروں نے یہ معجزانہ مشاہدہ کر کے یقین کر لیا کہ یہ جادو نہیں ہے بلکہ یہ کرشمۂ قدرت الٰہی ہے تو سب کے سب امنا برب العلمین ... موسیٰ و ھرون

marfat.com

کہتے ہوئے سجدہ میں گر گئے۔

بلکہ ایسا معلوم ہوا کہ کسی نے انکی پیشانیاں پکڑ کر جھکا دیں۔ فرعون کے حصہ میں پھر بھی ایمان نہ آیا وہ اپنے تکبر و غرور میں بولا تم میری اجازت دینے سے پہلے جو ایمان لائے اس میں یقیناً تمہارا مکر تھا اور تم نے یہ مکاری کر کے تمام شہر میں خوف و ہراس پھیلانا چاہا ہے۔ تاکہ تم اور موسیٰ (علیہ السلام) شہر والوں کو یہاں سے نکال دو۔ لہٰذا اب تمہیں اس مکاری کی سزا ضرور ملے گی اور تم عنقریب جان لوگے میں یہ قسم کھاتا ہوں کہ تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کٹوا کر تمہیں سولی دوں گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

"دنیا میں پہلا سولی دینے والا اور پہلا ہاتھ پاؤں کاٹنے والا فرعون ہے"۔

چنانچہ فرعون کی اس گیدڑ بھبکی سے ایمان لانے والے جادوگروں نے جواب دیا کہ اے فرعون اب ہم ایمان لے آئے ہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ تیرے مظالم ہمارا ایمان نہ بدل سکیں گے۔ ہم یقیناً اپنے رب کی طرف لوٹیں گے اور اگر منصفانہ طور پر دیکھا جائے تو تجھے ہمارا یہی کام ناگوار گذرا ہے کہ ہم نے اپنے رب کی نشانیاں دیکھیں تو ان پر ایمان لے آئے۔ لہٰذا ہمیں اس کا کوئی بھی غم نہیں ہے ہم مر کر اپنے رب کی لقاء اور رحمت حاصل کریں گے اور وہی ہمارا خاتمہ تیرا فیصلہ کرے گا۔

اب ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ صبر کامل عطا فرمائے اور ہم پر اپنی رحمت کرے جیسے پالی کسی پر انڈیلا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ لوگ دن کے اول وقت جادوگر تھے اور اسی روز آخر وقت شہید ہو گئے۔

تفسیر تسفی اور روح المعانی سے تصریح۔

قال الملأ من قوم فرعون ان هذا لساحر عليم ويريد ان يخرجكم من ارضكم فماذا تامرون قالوا ارجه واخاه وارسل في المدائن حشرين يأتوك بكل سحار عليم وجاء السحرة فرعون يريد فارسل اليهم فحضروه قالوا ان لنا لاجرا كانهم قالوا لابد لنا

marfat.com

من اجر عظیم ان کنا نحن الغالبین قال نعم ان لکم لاجرا وانکم لمن المقربین عندی قتکونون اول من یدخل واخر من یخرج وکانوا ثمانین الفا او سبعین الفا وبضعۃ وثلاثین الفا۔

بولے سردار قوم فرعون کے بے شک یہ سحر کا بڑا عالم ہے۔ اس فن میں بڑا ماہر ہے لوگوں کے خیال پر اثر انداز ہو کر عصا کو سانپ بنا دیتا ہے اور انسان کو سفید ہوتا ہے یہ ہاتھ کو جھٹکا لگا دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ تمہیں تمہاری زمین مصر سے نکال دے تو تمہارا کیا مشورہ ہے سب کہنے لگے ارجہ یعنی اخر ابھی اسے قتل نہ کرو بلکہ ابھی اسے مقید رکھو اور جلدی نہ کرو یعنی ان کا ارادہ موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا تھا تو بمشورہ سرداران فرعون وہ موخر کیا گیا ان کے خیال میں یہ تاخیر اس وجہ میں تھی کہ جب ہمارے جادوگران کا مقابلہ کریں گے تو ان کی جادوگری خود بخود ماند پڑ جائے گی۔

چنانچہ فیصلہ ہوا کہ مصر کے تمام قصبات و مدائن میں جادوگر لانے کے لیے نمائندے بھیجے اور ماہر جادوگر جمع کیے جائیں۔ چنانچہ جادوگر آ گئے اور فرعون کے سامنے پیش ہو گئے۔ فرعون نے انہیں اپنی معیت سنائی وہ بولے ہم مقابلہ کریں گے لیکن جب ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غلبہ پا لیں تو ہمیں انعام واکرام سے نوازا جائے تو فرعون نے کہا ہاں تمہارے لیے انعام ہی نہیں بلکہ پھر تو تم میرے مقربین خاص سے ہو گے تمہارا درجہ یہ ہو گا کہ دربار میں سب سے اول تمہیں بار یابی ہو گی اور سب دربار کے برخاست ہو جانے کے بعد تمہاری واپسی۔

بہ تحقیق کہ وہ کتنے تھے اس میں تین قول ہیں۔

ایک روایت ہے کہ یہ جادوگر اسی ہزار جمع کیے گئے تھے۔

ایک روایت ہے کہ ستر ہزار تھے۔

ایک روایت ہے کہ تیس ہزار اور کچھ تھے۔

بہر حال جتنے بھی تھے ہزاروں کی تعداد میں تھے اور وہ صرف اور صرف ایک وجود مسعود حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں لائے گئے تھے۔

علامہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں۔

واختلف فی عددھم۔ فعن کعب انھم اثنا عشر الفا وعن ابن اسحق خمسۃ عشر

marfat.com

القا وعن ابی ثمامۃ سبعۃ عشر القا وفی روایۃ تسعۃ عشر القا وعن السدی بضعۃ وثلاثون القا وعن ابی برزۃ انہم سبعون القا وعن محمد بن کعب ثمانون القا واخرج ابو الشیخ عن ابن جریر قال السحرۃ ثلثمائۃ من قومہ وثلثمائۃ من العریش ویشکون فی ثلثمائۃ من الاسکندریۃ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہم کانوا سبعین ساحرا وقد اخذوا سحرا من رجلین مجوسیین من اہل نینوی مدینۃ یونس علیہ السلام۔

جادوگروں کی تعداد میں اختلاف ہے۔

کعب کہتے ہیں وہ بارہ ہزار تھے۔

ابن اسحٰق کہتے ہیں پندرہ ہزار تھے۔

ابی ثمامہ کہتے ہیں سترہ ہزار تھے۔

ایک روایت ہے کہ نو ہزار تھے۔

علامہ سدی سے مروی ہے تیس ہزار اور کچھ تھے۔

ابی برزہ کی تحقیق ہے کہ ستر ہزار تھے۔

محمد بن کعب کہتے ہیں اسی ہزار تھے۔

اور شیخ ابن جریر سے اخراج کر کے فرماتے ہیں

کہ فرعون کی قوم سے تین سو جادوگر آئے اور عریش سے تین سو علیحدہ آئے اور خیال ہے کہ تین سو اسکندریہ سے بھی آئے۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے ہے کہ وہ ستر جادوگر تھے جنہوں نے دو مجوسیوں سے سحر سیکھا تھا اور یہ مجوسی نینوا کے رہنے والے تھے اور نینوا وہی شہر ہے جو حضرت یونس علیہ السلام کا وطن تھا۔

آگے چل کر علامہ آلوسی اپنی تحقیق فرماتے ہیں۔

والظاہر عدم صحتہ لان المجوسیۃ ظہرت زمن زردشت علی المشہور وہو انما جاء بعد موسی علیہ السلام وانہم ربیسہم کما قال مقاتل شمعون وقال ابن جریج ہو یوحنا وقال ابن الجوزی نقلا عن علماء السیر ان رؤسائہم سابور وعازر وحطحط ومصفی۔

marfat.com

ظاہر تحقیق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں اس لیے کہ مجوسیت کا ظہور زردشت کے زمانہ میں ہوا مشہور ہے اور وہ یقیناً بعد موسیٰ علیہ السلام آیا۔ ان کے سردار کا نام بقول مقاتل شمعون تھا۔

اور ابن جریج کہتے ہیں انکے سردار کا نام یوحنا تھا۔

ابن جوزی علماء سیر سے ناقل ہیں کہ رؤسائے مجوس سابور، عازور، حطرحط، مصفی تھے۔

بہرحال اس میں قطعی شک نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ جادوگروں سے ہوا عام اس سے کہ وہ اسی ہزار تھے یا نو سو یا تین سو۔

اسکے تفسیر نسفی میں ہے۔

قالوا یموسی اما ان تلقی عصاک واما ان نکون نحن الملقین۔ وفیہ دلالۃ علی ان رغبتہم فی ان یلقوا قبلہ قال لہم موسی علیہ السلام القوا تخییرھم ایاہ ادب حسن راعوہ معہ کما یفعل المناظرون قبل ان یتحادروا فی الجدال وقد سوغ لہم موسی ما رغبوا فیہ اذ رای لشاتہم وقلۃ مبالاتہ بہم واعتمادا علی ان المعجزۃ لن یغلبہا سحر ایدا فلما القوا سحروا اعین الناس ارد ھا بالتمویل والتخویل وخیلوا الیہا بالحقیقۃ بخلاف ردی اتہم القوا حبالا غلاظا وحتیاطوا لا فاذا ھی امتال الحیاۃ قد ملأت الارض ویرکب بعضہا بعضا واستوہبوھم وارھبوھم وارھبا شدیدا اکاتہم استدعوا بھتہم بالحیلۃ وجاءوا بسحر عظیم فی باب السحر وفی عین من رآہ۔

جادوگر بولے اے موسیٰ یا آپ ڈالیں اپنا عصا یا ہم ڈالنے والے ہوں اس میں اس امر کی دلالت ہے کہ جادوگروں کی خواہش یہ تھی کہ وہ اپنا کرتب پہلے دکھائیں فرمایا ان سے موسیٰ علیہ السلام نے تمہیں ڈالو گویا انہیں اختیار دیا ان کے حسن ادب کی بنا پر جو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں کیا۔

دوسری اس وجہ سے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس پر اعتماد تھا کہ ان کا جادو معجزہ پر ہرگز غالب نہ ہوگا۔ فلما القوا سحروا اعین الناس یعنی جب انہوں نے اپنا جادو ڈالا لوگوں کی نظریں مسحور ہوگئیں اور انہیں سانپ اور اژدہے نظر آنے لگے جو حقیقتاً کچھ نہ تھے۔

روایت ہے کہ انہوں نے رسے اور لکڑیاں لمبی لمبی ڈالی ہوئی تھیں، وہ سحر سازی کی

marfat.com

وجہ سے سانپوں اور اژدروں کی شکل میں نظر آنے لگیں اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ تمام میدان بھرا ہوا ہے اور ایک بڑا ایک اژدہا چڑھ رہا ہے اور دیکھنے والوں پر شدید خوف طاری ہو گیا اور وہ زبردست جادو لائے جس نے لوگوں کی آنکھیں مسحور کر دیں۔

تفسیر نسفی میں ہے (ترجمہ)

اور وحی فرمائی ہم نے موسیٰ کی طرف یہ کہ ڈال دیں اپنا عصا تو وہ نکل گیا وہ سب کچھ جو جھوٹی نظر بندی سے انہوں نے مکر بنایا تھا رسوں اور لکڑیوں کا اور اٹھا لیا موسیٰ علیہ السلام نے اسے تو وہ لوٹ کر پھر عصا ہو گیا جیسا کہ تھا اور اللہ کی قدرت سے ان کے جادو سے جو اجرام عظیمہ نظر آ رہے تھے معدوم ہو گئے۔

تو سارے جادوگر کہنے لگے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی جادو سے رسے اور شہتیر کا سانپ بنا لیتے تو قائم رہتے تو ان پر حق غالب آیا اور جو انہوں نے کیا تھا جادو سے وہ باطل ہو گیا اور اس وقت فرعون اور اس کا لشکر اور جادوگر مغلوب ہو گئے اور ذلیلوں کی صورت میں مبہوت ہو کر رہ گئے اور گرا دیے گئے جادوگر اس طرح سجدہ میں تھے گویا کہ انہیں سجدہ میں گرایا گیا ہو تو اول النہار میں وہ جادوگر اور کافر تھے اور آخر یوم نیک اور شہید تھے سب کے سب پکار اٹھے کہ ہم ایمان لائے جہان کی پرورش کرنے والے پروردگار ہے موسیٰ اور ہارون کا۔

فرعون بولا تم ایمان لائے ہو موسیٰ پر بیاس کا کہنا تو بیجا تھا یعنے وہ غضب ناک ہو کر کہنے لگا کہ میری اجازت سے پہلے تمہارا یہ ایمان لانا ظاہر کرتا ہے کہ اس میں تمہاری چال تھی جو تم نے چلا کر شہر والوں پر کی تاکہ یہاں کے متوطنین کو جنگل میں نکال دیا جائے یعنے قبطیوں کو مصر سے نکال کر ان کی جگہ بنی اسرائیل کو آباد کرو تو عنقریب تم جان لو گے کہ میں تمہارے ہاتھ پیر کاٹوں گا ایک طرف سے ہاتھ دوسری طرف سے پاؤں کاٹ کر تمہیں ٹھکانے کر دوں گا۔ پھر تمہیں سولی دونگا۔ یہ پہلی بار ہاتھ پیر کاٹ کر سولی کی رسم فرعون نے جاری کی تمام جادوگر جو ایمان لا چکے تھے۔ بولے ہم تو اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں تو ہمیں موت کی پرواہ نہیں۔ اس لیے کہ یہ انقلاب فنا اور آفت غیر فنا ہی کے لیے ہے اور ہم اپنی جانیں اللہ کے سپرد کر چکے ہیں تو جو تیرے جی میں آئے وہ ہمارے لیے حکم دے اور تجھے ہمارا کیا برا لگا یہی نا کہ ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لائے جب کہ وہ ہمارے پاس آئیں یہ تیری نظر میں عیب ہے اور وہ دراصل مناقب و مفاخر ہے جسے ہم ایمان کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم پر صبر انڈیل دے یعنی صبر عطا فرما اور ہمیں دنیا سے مسلمان اٹھا

marfat.com

یعنی اسلام و ایمان پر ثابت قدم رہتے ہوئے ہمیں موت دے۔

با محاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع پنجم پ ۹

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۭ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَاۗءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝

اور قوم فرعون کے سردار کہنے لگے تو کیا تو چھوڑتا ہے موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لیے کہ وہ فساد پھیلائیں زمین میں اور چھوڑ دے تجھے اور تیرے فرضی معبودوں کو (لات منات میں) قتل کروں گا ان کے بیٹوں کو اور زندہ رکھوں گا ان کی بیٹیاں اور ہم ان پر غالب ہیں۔

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

فرمایا موسیٰ نے اپنی قوم سے مدد طلب کرو اللہ سے اور صبر کرو بے شک زمین اللہ کی ہے وارث بناتا ہے اس کا جسے چاہے اپنے بندوں سے اور انجام پرہیزگاروں کے ہاتھ ہے۔

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۭ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝

بولے ہم ستائے گئے آپ کے آنے سے قبل اور آپ کے آنے کے بعد فرمایا عنقریب تمہارا رب ہلاک کریگا تمہارے دشمن کو اور اس کی جگہ تمہیں زمین میں متمکن کرے گا۔ پھر دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو۔

حل لغات سورۃ اعراف رکوع پنجم پ ۹

قال۔ بولے	الملأ۔ سردار	من قوم۔ قوم	فرعون۔ فرعون سے
أ۔ کیا	تذر۔ چھوڑتا ہے تو	موسیٰ۔ موسیٰ کو	و۔ اور
قومہ۔ اسکی قوم کو	لیفسدوا۔ تاکہ فساد کریں	فی۔ میں	الارض۔ زمین کے

marfat.com

و۔اور
یذر۔چھوڑ دے
لک۔تجھ کو
و۔اور
الھتک۔تیرے معبودوں کو
قال۔بولا
سنقتل۔ہم جلدی قتل کریں گے
ابناء۔بیٹے
ھم۔ان کے
و۔اور
نستحی۔زندہ رکھیں گے
نساء۔عورتیں
ھم۔ان کی
و۔اور
انا۔بیشک ہم
فوقھم۔ان پر
قاھرون۔غالب ہیں
قال۔کہا
موسی۔موسیٰ نے
لقومہ۔اپنی قوم سے
استعینوا۔مدد مانگو
باللہ۔اللہ سے
و۔اور
اصبروا۔صبر کرو
ان۔بیشک
الارض۔زمین
للہ۔اللہ کی ہے
یورثھا۔وارث بناتا ہے اس کا
من یشاء۔جسے چاہے
من عبادہ۔اپنے بندوں سے
و۔اور
العاقبۃ۔انجام
للمتقین۔پرہیزگاروں کے لیے ہے
قالوا۔بولے
اوذینا۔ہمیں تکلیف
اوذیت۔دی گئی
من قبل۔پہلے
ان۔اس سے
تاتینا۔کہ تو آیا ہمارے پاس
و۔اور
من بعد۔بعد
ما۔اسکے کہ
جئتنا۔تو آیا ہمارے پاس
قال۔کہا
عسی۔قریب ہے کہ
ربکم۔رب تمہارا
ان۔یہ کہ
یھلک۔ہلاک کرے
عدو۔دشمن
کم۔تمہارے کو
و۔اور
یستخلفکم۔خلیفہ بنائے تم کو
فی۔میں
الارض۔زمین کے
فینظر۔پھر دیکھے
کیف۔کیسے
تعملون۔عمل کرتے ہو تم

خلاصہ تفسیر سورۃ اعراف رکوع پنجم پ۹

اور قوم فرعون کے سردار بولے کیا تو موسیٰ کو اور اس کی قوم کو اس لیے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں اور مصر میں تیری مخالفت کریں وہاں کے باشندوں کا دین بدلیں اور اس کا احساس قوم کو اس لیے ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کے اول مقابلہ میں جو جادوگروں سے ہوا چھ لاکھ افراد ایمان لا چکے تھے (مدارک)

اور تجھے اور تیرے (مفروضہ) معبودوں کو چھوڑ دے وہ نہ تجھے یوجیں نہ تیرے کھڑے کیے ہوئے معبودوں کو۔ علامہ سدی فرماتے ہیں کہ فرعون نے اپنی قوم کے لیے بت بنوا کر ان کی پرستاری

marfat.com

کا حکم جاری کر دیا تھا اور اعلان عام تھا کہ فرعون تمہارا رب ہے اور ان بتوں کا بھی جن کو تم پوج رہے ہو۔

بعض مفسرین کہتے ہیں کہ فرعون دہریہ تھا اور وجود صانع کا انکار کرتا تھا اور اس کا خیال تھا کہ عالم سفلی کے مدبر کواکب ہیں اسی بنا پر اس نے ستاروں کی صورت پر بت بنوا دیے تھے ان کا خود بھی پرستار تھا اور اپنی قوم کو بھی انہی کی پرستش کراتا تھا اور باوجود پرستار کواکب ہونے کے اپنے آپ کو اہل زمین کا مطاع و مخدوم تصور کرتا تھا۔

اور یہی وجہ تھی کہ موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ سے واپس آکر اناربکم الاعلیٰ کا آوازہ لگایا اور قوم کو مستقل اپنا ہر دنیوی فساد ہو فقریب ان کے بیٹوں کو قتل کروں گا اور ان کی بیٹیاں زندہ رکھوں گا اور ہم یقیناً ان پر غالب ہیں گویا یہ وہ جواب ہے جو سرداران فرعون نے اس سے پہلے استدعوسی وقومہ کہہ کر پوچھا تھا یا فرعون کو قتل موسیٰ اور آپ کی قوم کے قتل کے لیے ابھارتا تھا اس پر موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا استعینوا باللہ واصبروا اللہ سے مدد چاہو بے شک زمین کا مالک اللہ ہے۔

اور فرعون کی اس اسکیم سے اس کا مقصد یہ تھا کہ اس قتل عام سے بنی اسرائیل کی تعداد کم ہو جائے گی۔ بنی اسرائیل یہ سن کر پریشان ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو تسلی دی اور فرمایا کہ زمین کا مالک اللہ ہے اپنے بندوں سے جسے چاہے وارث بنائے اور اچھا انجام کار پرہیزگاروں کے ہاتھ ہے یعنی موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو توقع دلائی کہ فرعون اور اس کی قوم ہلاک ہوگی اور تم لوگ ان کی زمین و املاک پر قابض و متصرف ہو گے۔

تو بنی اسرائیل کہنے لگے اوذینا من قبل ان تاتینا ومن بعد ما جئتنا حضور ہم تو آپ کے تشریف لانے سے قبل بھی ستائے گئے ہیں اور آپ کے آجانے کے بعد بھی مصیبت میں ہیں یعنی فرعون اور اس کی قوم نے طرح طرح کی مصیبتوں میں ہمیں مبتلا کر رکھا ہے اور اب وہ ہماری اولاد کے قتل کا عزم کر چکا ہے تو ہماری مدد کب ہوگی اور یہ مصیبتیں کب تک ہمارے سر سے ٹلیں گی۔؟

تو آپ نے فرمایا عسی ربکم ان یھلک عدوکم ویستخلفکم فی الارض میت جلدی تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کرے گا اور ان کی جگہ زمین کا تمہیں مالک بنائے گا پھر دیکھیں تم کیسے عمل کرتے ہو اور کس طرح شکر نعمت بجالاتے ہو۔

marfat.com

فرعون نے چار سو برس کی عمر پائی۔ تین سو بیس برس تو ایسی عیش و عشرت میں گذارے کہ اس مدت میں کبھی اس کے درد سر بھی نہ ہوا۔ اب اس پر قحط سالی مسلط ہوئی تاکہ اس سے خوفزدہ ہو کر یاد خدا کریں لیکن وہ کفر میں اس قدر راسخ ہو چکے تھے کہ اس سے بھی ان کی سرکشی میں کمی نہ آئی۔ بقیہ حال آئندہ رکوع میں مذکور ہے۔

تفسیر نسفی سے رکوع مذکورہ کی تصریح

(ترجمہ) کہا سرداران قوم فرعون نے کیا تو چھوڑ دے گا موسیٰ اور اس کی قوم کو تاکہ وہ فساد برپا کریں زمین مصر میں اپنی بلندی کے لیے اور یہاں کے لوگوں کا دین بدل دیں اس لیے کہ جادوگروں کے ایمان لانے سے چھ لاکھ نفر مسلمان ہو گئے تھے اور چھوڑ دیں تجھے اور تیرے گھڑے ہوئے معبودوں کو۔

مروی ہے کہ فرعون نے اپنی قوم کے لیے بت بنا کر حکم دیا تھا کہ ان کی پوجا کرے اور ان کا تقرب تقرب حاصل کرے جس طرح بتوں کے پجاری بتوں سے تقرب حاصل کر کے کہتے ہیں کہ یہ عبادت ہماری اللہ کی طرف تقرب حاصل کرنے کے لیے ہے اور اسی وجہ سے فرعون نے انا ربکم الاعلیٰ بولا۔ فرعون سرداران قوم کو جواب دیا کہ عنقریب ہی ان کے بچوں کو قتل کر دوں گا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھوں گا اور ہم ان پر غالب ہوں گے۔

یعنی میں ویسے ہی ان کے بچوں کا قتل شروع کر دوں گا جیسے پہلے ولادت موسیٰ کی خبر پر کیا تھا تاکہ وہ جانیں کہ ہم اسی غلبہ اور قہر کے مالک ہیں اور یہ ہمارے ہاتھ کے نیچے ویسے ہی مقہور ہیں جو یہ مجبور ہو کر ہماری طرف آجائیں گے اور یہ واپس عوام میں نہ رہے گا کہ ہمارے سابقہ قتل عام کی وجہ محض منجموں کی خبر ولادت کی بنا پر نہ تھی اور ہم انہیں اپنی اتباع کی طرف انہیں مجبور کر دیں۔

فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے تم اللہ سے مدد چاہو اور صبر کرو بے شک آپ نے اس وقت فرمایا جب قوم نے گھبرا کر آپ سے فرعون کے ارادہ کا اظہار کیا۔ تو آپ نے تسلی دینے کو ان سے وعدہ نصرت الٰہی فرمایا اور کہا بیشک زمین اللہ کی ملکیت ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے جسے چاہے اپنے بندوں سے اس میں قوم کے لیے امید دلائی گئی زمین مصر کی اور انجام پرہیزگاروں کے ہاتھ ہے اس میں بشارت دی کہ خاتمہ ستودہ متقیوں کے لیے ہے۔

marfat.com

کو قوم بولی ہم تو ستائے جا چکے ہیں آپ کی تشریف آوری سے قبل اور آپ کے تشریف لانے کے بعد اس سے ان کی مراد قبل ولادت موسیٰ علیہ السلام قتل ابناء تھی اور دوبارہ پھر قتل کی خبر سنی تو یہ فرعون کی شکایت بارگاہ موسیٰ میں انہوں نے کی تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا عنقریب تمہارا رب وہ ہے جو ہلاک کریگا تمہارے دشمن کو اور اس کی جگہ زمین مصر پر تمہیں مسلط فرمائے گا۔ اس میں اشارۃً موسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی ہلاکت فرعون کی اور قوم موسیٰ کے اس ملک پر مسلط ہونے کی پھر دیکھیں تم کیسے عمل کرتے ہو یعنی تمہاری طرف سے جو عمل ہوں گے وہ دیکھے جائیں گے کہ نیک رہتے ہو یا قبیح عملوں میں پڑتے ہو شکر نعمت بجا لاتے ہو یا کفران نعمت کرتے ہو پھر جیسا تم کرو گے اس کا بدلہ پاؤ گے۔

با محاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع ششم پ۹

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَ نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝

اور بے شک پکڑا ہم نے فرعونیوں کو برسوں کے قحط اور پھلوں کی کمی میں تاکہ وہ نصیحت مانیں۔

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

تو جب آتی ان کے پاس بھلائی کہتے یہ ہمارے لیے ہے اور اگر پہنچے انہیں برائی تو بدشگونی لیتے موسیٰ اور ان کے ساتھیوں سے خبردار بدشگونی تو ان کے لیے اللہ کے ہاں ہے لیکن ان کے اکثر نہیں جانتے۔

وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور کہتے ہیں تم کیسی بھی نشانی لاؤ ہمارے پاس تاکہ ہم پر جادو کرو اس سے تو ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝

تو بھیجا ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈی اور جوئیں اور مینڈک اور خون نشانیاں جدا جدا تو تکبر کیا انہوں نے اور تھے وہ قوم مجرم۔

marfat.com

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يٰمُوْسَى
ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ
كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ
مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝

اور جب پڑا ان پر عذاب تو کہنے لگے اے موسیٰ
دعا کر دو ہمارے لیے اپنے رب سے اس عہد
کے سبب جو تمہارے پاس ہے اگر ٹلا دو گے
تم ہم سے عذاب تو ہم ضرور تم پر ایمان لائیں
گے اور بھیج دیں گے ہم تمہارے ساتھ
بنی اسرائیل کو۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ
هُمْ بَالِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝

تو جب ہم نے ان سے عذاب ہٹایا ایک
مدت کے لیے جس کے بعد انہیں عذاب آنا تھا
تو جبھی وہ پھر جاتے۔

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ
بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا
غٰفِلِيْنَ ۝

تو بدلہ دیا ہم نے انہیں اور غرق کیا انہیں دریا
میں بوجہ جھٹلانے کے ہماری نشانیوں کو اور
تھے وہ اس سے غافل لوگ۔

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا
يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ
مَغَارِبَهَا الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ
كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ
بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ
فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ۝
وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا
عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ
قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ
اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝

اور وارث کیا ہم نے اس قوم کو جو کمزور کر دی
گئی تھی اس زمین کے مشرقوں اور مغربوں کا
جس میں برکت رکھی گئی تھی ہم نے اور پورا ہوا
تیرے رب کا وعدہ بنی اسرائیل پر بدلہ ان کے
صبر کا اور برباد کر دیا ہم نے جو کچھ کرتا تھا فرعون
اور اسکی قوم اور جو تھے مکانات بناتے
اور ہم نے دریا کے پار کیا بنی اسرائیل کو تو آئے
وہ اوپر ایسی قوم کے جو آلتی پالتی مارے بیٹھی
تھی اپنے اپنے بتوں کے آگے بولے اے موسیٰ
بنا دے ہمیں ایک خدا جیسا ان کے لیے اتنے
خدا ہیں فرمایا تم لوگ بڑے جاہل ہو۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

یہ لوگ تباہی میں ہیں اور جو کچھ کر رہے ہیں یہ
وہ باطل ہے۔

marfat.com

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

فرمایا کیا اللہ کے سوا تلاش کروں کوئی اور خدا حالانکہ اس نے تمہیں زمانہ پر فضیلت دی۔

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝

اور یاد کرو جب ہم نے تمہیں نجات دی اور فرعونیوں سے جو تمہیں بری طرح عذاب دیتے تھے تمہارے بیٹے ذبح کرتے اور تمہاری لڑکیاں زندہ رکھتے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے زبردست امتحان تھا۔

حل لغات سورۃ اعراف رکوع ششم پ۹

و۔ اور
فرعون۔ فرعون کو
من النمرات۔ پھلوں سے
جاءتہم۔ آتی انکے پاس
ھذا۔ یہ
سیئۃ۔ برائی
من بمو
طائر۔ بدفالی
و۔ اور
لا۔ نہیں
مہما۔ جب بھی
اٰیۃ۔ نشانی
فما۔ تو نہیں
لقد۔ بیشک
بالسنین۔ قحط سالی
نعلم۔ تاکہ وہ
الحسنۃ۔ بھلائی
و۔ اور
یطیروا۔ بدفال لیتے
معہ۔ انکے ساتھی تھے
ھم بان کی
لکن۔ لیکن
یعلمون۔ جانتے
تاتنا۔ لائے تو
لتسحرنا۔ کہ جادو کرے تو
لک۔ ہم

اخذنا۔ پکڑا ہم نے
و۔ اور
یذکرون۔ نصیحت پکڑیں
قالوا۔ کہتے
ان۔ اگر
بموسی۔ موسیٰ سے
الا۔ خبردار
عند۔ پاس
اکثر۔ اکثر
و۔ اور
بہ۔ ہمارے پاس
نا۔ ہم پر
لنا۔ ہمارے لیے ہے
تصبہم۔ پہنچتی انکو
و۔ اور
انما۔ یقیناً
اللہ۔ اللہ کے ہے
ھم۔ ان کے
قالوا۔ بولے
من۔ کوئی
بہا۔ اس سے
بمومنین۔ ایمان لانیوالے

marfat.com

فارسلنا۔تو بھیجا ہم نے
الجراد۔ٹڈی
الضفادع۔مینڈک
مفصلت۔کھلے کھلے
قوما۔لوگ
وقع۔آتا
یموسی۔اے موسیٰ
بما۔ساتھ اسکے جو
لئن۔اگر
لنؤمنن۔تو ضرور ایمان لائینگے ہم
لنرسلن۔ضرور بھیجیں گے ہم
اسرائیل۔اسرائیل کو
الرجز۔عذاب
بالغو۔پہنچنے والے تھے
ینکثون۔عہد توڑ دیتے
فانتقمنا۔تو ہم نے غرق کردیا ان کو
الیم۔دریا کے
و۔اور
و۔اور
الذین۔جو
مشارق۔مشرق
التی۔وہ جو
تمت۔پورے ہوگئے
علی۔اوپر
صبروا۔جو انہوں نے صبر کیا

علیہم۔ان پر
و۔اور
و۔اور
فاستکبروا۔تو تکبر کیا
مجرمین۔مجرم
علیہم۔ان پر
ادع۔دعا کر
عہد۔عہد کیا
کشفت۔کھول دے تو
قلنا۔تو جب
الی۔طرف
لا۔اس کو
فانتقمنا۔تو ہم نے بدلہ لیا
ھم۔ان کو
کانوا۔تھے
یعرشون۔چھپر
و۔اور
کانوا۔تھے
الارض۔زمین کا
نرکنا۔برکت رکھی ہم نے
کلمۃ۔کلمے
بنی۔بنی

الطوفان۔طوفان
القمل۔چیچڑیاں
الدم۔خون
و۔اور
و۔اور
الرجز۔عذاب
لنا۔ہمارے لیے
عند۔نزدیک
عنا۔ہم سے
لئن۔تجھ پر
معک۔تیرے ساتھ
کشفنا۔ہم کھولتے
اجل۔مدت کے کہ
اذا۔تو اچانک
ینکثون۔عہد توڑ دیتے
ھم۔ان کو
کانوا۔تھے
عنہا۔ان سے
اورثنا۔وارث بنایا ہم نے
یستضعفون۔کمزور سمجھے جاتے
و۔اور
فیہا۔اس میں
ربک۔تیرے رب کے
اسرائیل۔اسرائیل کے
و۔اور

و۔اور
ایت۔نشان
کانوا۔تھے وہ
لما جیب
قالوا۔کہتے
ربک۔اپنے رب کے
لک۔تیرے
الرجز۔عذاب
و۔اور
منی۔بنی
عنہم۔ان سے
ھم۔وہ
ھم۔وہ
منہم۔ان سے
فی۔بیچ
بایتنا۔ہماری آیتوں کو
غفلین۔غافل
القوم۔اس قوم کو
مغاربہا۔اسکے مغرب کا
و۔اور
الحسنی۔اچھے
بما۔بدلے اسکے
دمرنا۔توڑ دیا ہم نے

marfat.com

ما-جو
د-اور
کانوا-تھے وہ
یعرشون-مکان بناتے
بنی-بنی
علی-اوپر
علی-اوپر
یموسیٰ-اے موسیٰ
کما-جیسے کہ
انکم-بیشک تم
ھؤلاء-یہ
فیہ-اس میں ہیں
کانوا-تھے وہ
ما-جو
کانوا-تھے وہ
غیر-سوا
وھالاکم
العلمین-جہان والوں کے
انجیناکم-نجات دی ہم نے تم کو
یسومونکم-پہنچاتے تھے تم کو
یقتلون-وہ قتل کرتے
ابناء-بیٹے
یستحیون-زندہ رکھتے
نساء-عورتیں
ذالکم-اس کے
بلاء-امتحان تھا
یصنع-بناتا
و-اور
و-اور
اسرائیل-اسرائیل کو
قوم-ایک قوم کے
اصنام-بتوں
اجعل-بنا
لھم-ان کے
قوم-لوگ ہو
متبر-ہلاک ہونے والا ہے
و-اور
یعملون-عمل کرتے
اللہ-اللہ کے
ھو-اس نے
و-اور
من ال فرعون-قوم فرعون سے
سوء-برا
کم-تمہارے
کم-تمہاری
من ربکم-تمہارے رب سے
فرعون-فرعون
ما-جو
جاوزنا-گذار دیا ہم
البحر-دریا سے
یعکفون-جو دھرنا مارے
لھم-اپنے کے
لنا-ہمارے لیے
الھۃ-خدا ہیں
تجھلون-جاہل
ما-جو
باطل-باطل ہے
قال-فرمایا
ابغیکم-تلاش کروں تمہارے لیے
فضلکم-بزرگی دی تم کو
اذ-یاد کرو جب
العذاب-عذاب

خلاصہ تفسیر سورہ اعراف رکوع ششم پ۹

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ -اور بیشک پکڑا ہم نے

marfat.com

فرعونیوں کو برسوں کے قحط اور پھلوں کی کمی میں۔ یعنی فقر و فاقہ میں مبتلا کیا تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور کفر و شرک سے باز آئیں تو جب ان پر کوئی بھلائی آتی اور ارزانی و فراخی ہوتی تو کہتے یہ ہمارے لیے ہے۔ یعنی ہم اس کے مستحق ہیں اس فراخی کو اللہ کا فضل نہ جانتے اور اگر کوئی برائی پہنچتی تو حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھیوں سے بدشگونی لیتے کہ یہ بلائیں ان لوگوں کی وجہ میں آئی ہیں اگر یہ نہ ہوتے تو یہ مصیبتیں بھی نہ آتیں۔ خبردار رہو ان کی قسمت کی شامت تو اللہ کے یہاں ہے جو اس نے ان کے لیے مقدر کیا ہے وہی پہنچتا ہے لیکن ان میں اکثر نہیں جانتے اور کہتے ہیں تم کیسی بھی نشانی لے کر آؤ کہ ہم پر جادو کرو ہم کسی طرح تم پر ایمان لانے والے نہیں۔

جب ان کی سرکشی و خودسری اس درجہ تک پہنچ گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے حق میں دعائے عذاب فرمائی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو ہم نے بھیجا ان پر طوفان جب ان کے ساتھ جادوگروں کی جمعیت ہی ایمان لے آئی اس وقت بھی فرعون اپنے کفر و سرکشی پر جما رہا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پے در پے عذاب رونما ہوئے۔ پہلی بار ان پر طوفان آیا جو ابر کی صورت میں ظاہر ہوا اس نے اندھیرا کیا اور اتنی بارش ہوئی کہ قبطیوں کے گھروں میں پانی بھر گیا اور وہ اس پانی میں کھڑے ہو گئے۔ آخر وہ پانی ان کی گردنوں سے بھی اوپر چڑھنے لگا وہ اس پانی میں نہ کام کر سکتے تھے نہ چل پھر سکتے تھے یہ عذاب ہفتہ سے ہفتہ تک سات یوم کامل رہا۔ بنی اسرائیل کے گھر بھی ان کے گھروں سے متصل تھے مگر ان کے گھروں میں وہ عذاب کا پانی نہ آیا۔

آخر جب یہ لوگ عاجز آ گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دعا کے لیے عرض کیا اور وعدہ کیا کہ اگر یہ عذاب رفع ہو گیا تو ہم لوگ آپ پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں گے۔

آپ نے دعا فرمائی وہ عذاب رفع ہوا اور زمین اتنی سرسبز و شاداب ہوئی کہ اس سے قبل کبھی نہ ہوئی تھی۔ کھیتیاں خوب ہوئیں۔ درخت خوب پھلے اور فرعونی کہنے لگے یہ پانی تو لعنت تھا اور ایمان نہ لائے۔ مختصر یہ کہ ایک مہینہ آرام سے گذرا اس کے بعد دوسرا عذاب آیا جیسے قمل والجراد یعنی ٹڈیاں مسلط ہو گئیں۔

انہوں نے وہ کھیتیاں اور پھل اور مکانوں کی چھتیں سب غارت کر ڈالیں اور قبطیوں کے گھروں میں بھر گئیں اور بنی اسرائیل امن سے رہے۔ قبطیوں نے پریشان ہو کر پھر موسیٰ علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی اور رفع عذاب کے بعد ایمان لانے کا وعدہ کیا اور وعدے پر عہد و پیمان

marfat.com

کیے سات روز اس عذاب میں مبتلا رہے۔ جب دعائے موسیٰ علیہ السلام سے وہ عذاب ٹلا تو کہنے لگے بقیہ کھیتیاں اور پھل ہمیں کافی ہیں۔ ہم اپنا دین نہیں چھوڑتے عہد و پیمان سب توڑ دیے اور بدستور اپنے اعمال خبیثہ میں مشغول ہو گئے ایک ماہ پھر امن سے گذرا پھر اللہ تعالیٰ نے وَالْقُمَّلَ جوؤں اور چیچڑیوں کا عذاب مسلط فرمایا مفسرین قمل کی تفسیر میں تین قول فرماتے ہیں

بعض کہتے ہیں قمل سے مراد جوں ہیں۔

بعض کہتے ہیں قمل گھن ہے

بعض کہتے ہیں قمل سے مراد وہ کیڑا ہے جسے مکنی کہتے ہیں یہ باریک کیڑا ہوتا ہے یہ کیڑا کھیتوں کو چاٹ گیا۔ کپڑوں میں گھس کر جسم چاٹ گیا۔ بھویں پلکیں جھاڑ دیں حتیٰ کہ دس بوریوں میں تین سیر غلہ باقی نکلتا۔ سونا دشوار ہو گیا۔ آخر ش فرعونی گھبرائے اور اب پختہ توبہ کرنے کے لیے جمع ہوئے آپ کی دعا سے یہ بلا دفع ہوئی۔

سات روز تک یہ بلا بھی رہی پھر بد عہد ہوئے موسیٰ علیہ السلام نجات پائی مگر یہ بد عہد اس کے بعد پہلے سے بھی زیادہ خباثت پر اتر آئے ایک مہینہ کی مہلت کے بعد اب ان پر دعائے موسیٰ علیہ السلام والضفادع مینڈکوں کا تسلط ہوا اور ایسا ہوا کہ بات کرنے کے لیے منہ کھولتے تو مینڈک منہ میں گھس جاتے جہاں بیٹھتے مینڈکوں کی وجہ سے جگہ نہ ملتی ہانڈی پکاتے تو اس میں مینڈک کود پڑتے غرضکہ چولہوں کی آگ مینڈک کود کود کر بجھا دیتے کھانوں میں مینڈک۔ ہانڈیوں میں مینڈک غرضکہ ہر جگہ مینڈک ہی مینڈک دیکھ کر فرعونی رو پڑے سات روز تک اس عذاب میں مبتلا رہے پھر توبۃ النصوح کے لیے جمع ہو کر آئے آپ نے پھر دعا کی وہ بلا بھی دفع ہوئی پھر ایک ماہ خیریت سے گذرا مگر حسب عادت پھر عہد شکنی کی تو بد عہدی پر موسیٰ علیہ السلام والدم یعنی ان پر خون مسلط ہوا اور ایسا مسلط ہوا کہ کنوؤں۔ چشموں۔ نہروں حتیٰ کہ دریائے نیل میں بھی خون ہی خون تھا۔

قبطیوں نے فرعون سے شکایت کی تو اس نے کہا موسیٰ نے جادو سے نظر بندی کی ہے قوم نے کہا یہ کیسی نظر بندی ہمیں تو ہمارے گھر کے برتنوں اور نہروں اور کنوؤں میں خون کے سوا پانی کا نام و نشان نہیں ملتا۔

فرعون نے حکم دیا کہ قبطی اور بنی اسرائیل ایک ہی برتن میں پانی لیا کریں۔ چنانچہ ایسا بھی کیا گیا

marfat.com

لیکن جب بنی اسرائیل پانی نکالتے تو پانی نکلتا اور جب قبطی اس برتن سے پانی اپنے برتن میں لیتے خون بن جاتا۔ فرعونیوں کی عورتیں پیاس سے ادھ موئے ہو گئے۔ بنی اسرائیل کے گھروں سے پانی مانگتے تھے۔ انہوں نے پانی دیا اور جب قبطیوں کے برتن میں ڈالا تو وہ خون ہو گیا آخر ایک دن ایک فرعونی عورت نے بنی اسرائیل کی خاتون سے کہا تو اپنے منہ میں پانی لے کر میرے منہ میں ڈال دے اس نے منہ میں پانی لے کر فرعونی عورت کے منہ میں کلی کی تو اس کے منہ میں وہ خون ہو گیا۔

فرعون خود پیاس سے بے چین ہو گیا اور درختوں کا رس جو سادہ رس بھی منہ میں جا کر خون ہو گیا۔ سات روز تک یہی حال رہا تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں التجا کی اور دعا کی درخواست کی اور سخت معاہدے ایمان کے کئے۔ آپ نے دعا فرمائی بلا دفع ہوئی لیکن ایمان پھر بھی نہ لائے۔

چنانچہ ارشاد ہے جدا جدا نشانیاں آئیں تو بھی انہوں نے تکبر کیا اور وہ قوم مجرم تھی۔ اور جب ان پر عذاب واقع ہوتا تو کہتے اے موسیٰ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کیجئے اس عہد کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ کا تمہارے پاس ہے تاکہ وہ آپ کی دعا قبول کرے اگر آپ ہم پر سے عذاب اٹھا دیں گے تو ہم ضرور آپ پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ کر دیں گے تو جب ہم ان سے عذاب ایک مدت کے لیے کھول دیتے جس تک انہیں پہنچنا ہے جبھی وہ پھر جاتے۔

تو پھر ہم نے بدلہ لیا تو انہیں دریا میں غرق کر دیا یعنی جب بار بار انہیں عذابوں سے نجات دی اور وہ کسی عہد پر قائم نہ رہے اور ایمان نہ لائے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں غرق بحیرہ قلزم کر کے ہلاک کر دیا۔ اس لیے کہ وہ ہماری نشانیاں جھٹلاتے رہے اور انجام کار سے بے پروا اور غافل رہے اور قطعاً عقل و تدبر سے کام نہ لیا۔ اور ہم نے انہیں یعنی قوم بنی اسرائیل کو جو کمزور و مجبور کر دی گئی تھی اس زمین مصر و شام کے مشرق و مغرب کا وارث کیا جس میں ہم نے برکت رکھی۔ نہروں۔ درختوں۔ پھلوں کھیتوں اور پیداوار کی کثرتوں سے اور تیرے رب کا وعدہ حسنیٰ پورا ہوا بنی اسرائیل پر بدلہ ان کے صبر کا اور برباد کر دیا ہم نے ان تمام عمارتوں اور ایوانوں اور باغوں کو جو کچھ بنا رہے تھے فرعون اور اس کی قوم نے اور جو بلند عمارتیں اٹھاتے تھے اور دریا پار اتارا ہم نے بنی اسرائیل کو یہ واقعہ دس محرم کو ہوا۔

marfat.com

تو وہ آئے ایک ایسی قوم پر جو اپنے بتوں کے آگے آسن مارے بیٹھے تھے یعنی بت پرستی کر رہے تھے۔ ابن جریج فرماتے ہیں کہ بت گائے کی شکل کے تھے انہیں دیکھ کر بنی اسرائیل کہنے لگے بولے اے موسیٰ ہمیں ایک خدا بنا دے جیسا ان کے لیے اتنے خدا ہیں۔ موسیٰ نے فرمایا تم ضرور جاہل لوگ ہو اتنی نشانیاں دیکھ کر یہ نہ سمجھے کہ اللہ واحد اور لاشریک ہے وہ مثل نہیں اس کا کیا شبیہ محال اس سے تشبیہ کسی سے دینا کفر ہے عرف وہی مستحق عبادت ہے اس کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں ہے بیشک یہ لوگ (جو بت پرستی کر رہے ہیں) بربادی میں ہیں اور جو کچھ کر رہے ہیں وہ نرا باطل ہے۔

فرمایا (موسیٰ علیہ السلام نے) کیا اللہ کے سوا اور تمہارا خدا تلاش کروں حالانکہ اس نے تمہیں فضیلت دی زمانہ بھر سے یعنی اللہ تعالیٰ ایسی ذات کا نام نہیں جو تلاش کر کے بنالی جائے بلکہ وہ ذات تو وہ ہے جس نے تمہیں زمانہ بھر پر فضیلت دی احسان اور فضل کرنے پر قادر ہے اور یاد کرو جب ہم نے تمہیں نجات دی فرعون والوں سے کہ تمہیں بری مار دیتے تمہارے بیٹے ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیاں زندہ چھوڑتے اور اس میں تمہارے رب کا بڑا فضل ہوا یعنی جب اس نے تم پر ایسی نعمتیں عطا کیں تو تمہیں شایاں نہیں ہے کہ اس کے سوا کسی اور کو پوجو۔

با محاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع ساتواں پ۹

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا
بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً
وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ
اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ
سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

اور وعدہ کیا ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا اور پوری کیں ہم نے دس بڑھا کر تو پورا ہوا وعدہ اس کے رب کا چالیس رات کا اور کہا موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون کو نائب رہ میرا میری قوم میں اور اصلاح کر اور نہ سیدھا ہونا فسادیوں کی راہ کا۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ
قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ
قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ

اور جب آیا موسیٰ ہمارے وعدہ پر اور کلام کیا اس سے اس کے رب نے عرض کی اے میرے رب اپنا دیدار دکھا کہ میں دیکھوں تجھے۔ فرمایا

marfat.com

اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ
فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ
لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا
فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ
اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

ہرگز نہ دیکھ سکے گا تو لیکن اس پہاڑ کی طرف
دیکھ یہ اگر ٹھہرا رہا اپنی جگہ تو قریب ہے کہ تو
مجھے دیکھ لے تو جب اپنا نور چمکایا اس
کے رب نے پہاڑ پر تو کر دیا اسے پاش
پاش اور گرے موسیٰ بے ہوش ہو کر۔ تو
جب ہوش ہوا بولے پاکی ہے تجھے رجوع
کرتا ہوں میں تیری طرف اور میں سب سے
پہلا ایمان لانیوالا ہوں۔

قَالَ يٰمُوْسٰى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ
عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ
فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝
وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ
مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا
بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا
سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

فرمایا اے موسیٰ میں نے تجھے چن لیا لوگوں سے
اپنی رسالتوں اور اپنی کلام سے تو لے جو میں
نے تجھے دیا اور ہو شکر گذاروں سے۔
اور لکھا ہم نے اس کے لیے تختیوں میں ہر چیز
کی نصیحت اور تفصیل ہر شے کی (اور فرمایا)
اسے لے مضبوطی سے اور حکم دے اپنی قوم
کو کہ لے اس کی اچھی باتیں عنقریب میں دکھاؤں
گا تمہیں فاسقوں کا گھر۔

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ
فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ وَاِنْ يَّرَوْا
كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا
سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ
وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۭ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا
غٰفِلِيْنَ ۝
وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ
لِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۭ

اور جلدی پھیر دوں گا میں انہیں جو میری آیتوں
سے تکبر کرتے ہیں زمین میں ناحق اور اگر سب
نشانیاں دیکھیں تو ایمان نہ لائیں اور اگر دیکھیں
ہدایت کی راہ نہ اختیار کریں اس راہ کو اور اگر
دیکھیں راہ گمراہی کی تو پکڑ لیتے ہیں وہ راہ اس
لیے کہ انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور
وہ اس سے بے خبر ہیں۔
اور وہ جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیتیں اور
ملاقات آخرت کو اس کا سب عمل اکارت

marfat.com

هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ — کیا انہیں کیا بدلہ ملے گا مگر وہی جو وہ کرتے تھے۔

حل لغات سورۃ اعراف رکوع ہفتم پ۹

و۔اور
ثلثین۔تیس
بعشر۔ساتھ دس کے
اربعین۔چالیس
موسی۔موسیٰ نے
فی قومہ
و۔اور
المفسدین۔فسادیوں کی
موسی۔موسیٰ
کلمہ۔کلام کیا اس سے
ربہ۔اس کے رب نے
قال۔فرمایا
و۔اور
الجبل۔پہاڑ کی
فسوف۔تو جلدی
تجلی۔تجلی فرمائی
دکا۔ریزہ ریزہ
صعقا۔بیہوش ہو کر
سبحنک۔تو پاک ہے
انا۔میں
واعدنا۔وعدہ کیا
لیلۃ۔راتوں کا
فتم۔تو پورا ہوا
لیلۃ۔راتیں
لاخیہ۔اپنے بھائی
قومی۔میری قوم کے
لا۔نہ
و۔اور
لمیقاتنا۔ہمارے وقت پر
ربہ۔اس کے رب نے
لن۔ہرگز نہیں
لکن۔لیکن
خان۔پھر اگر
تنظر۔دیکھے گا تو
ربہ۔اس کے رب نے
و۔اور
فلما۔پھر جب
تبت۔میں توبہ کرتا ہوں
اول۔پہلا
نا۔ہم نے
و۔اور
میقاتنا۔وقت
و۔اور
ھرون۔ہارون کو
و۔اور
تتبع۔پیروی کر
لما یجیب
سبیل۔راہ
جاء۔آیا
و۔اور
ربہ۔اس کے رب
قال۔کہا
انظر۔میں دیکھوں
تنظر۔دیکھے گا تو
انظر۔دیکھ
استقر۔ٹھہرا رہا
فسوف۔تو جلدی
ترانی۔تو مجھ کو
الجبل۔پہاڑ پر
خر۔گر پڑے
افاق۔افاقہ ہوا
الیک۔تیری طرف
المومنین۔ماننے والوں میں
موسی۔موسیٰ سے
اتمنھا۔پورا کیا میں نے اسکو
ربہ۔اس کے رب کا
قال۔کہا
اخلفنی۔تو میرے
اصلح۔درستی کر
سبیل۔راہ
و۔اور
رب۔اے میرے رب
الیک۔تیری طرف
ترانی۔مجھ کو
الی۔طرف
مکانہ۔اپنی جگہ پر
فلما۔پھر جب
جعلہ۔تو کر دیا اسکو
موسی۔موسیٰ
قال۔کہا
و۔اور
قال۔فرمایا

marfat.com

یوسی۔اے موسیٰ
علی۔اوپر
بکلامی۔کلام سے
و۔اور
و۔اور
الالواح۔تختیوں کے
و۔اور
فخذ۔تو پکڑ
امر۔حکم دے
سادریکم۔جلدی دکھاؤنگا میں تم کو
سا صرف۔جلدی پھیرونگا میں
الذین۔انکو جو
یتکبرون۔تکبر کرتے ہیں
بغیر۔بغیر
یروا۔دیکھیں
یؤمنوا۔ایمان لائیں
یروا۔دیکھیں
یتخذوہ۔پکڑیں
ان۔اگر
یتخذوہ۔پکڑیں
بانہم۔اسلئے ہے کہ
کانوا۔تھے
الذین۔وہ جنہوں نے
لقاء۔ملاقات
ھل۔نہیں
کانوا۔تھے وہ

اصطفیتک۔برگزیدہ کیا تجھ کو
برسلتی۔اپنی پیغمبری
اتیتک۔میں نے تجھ کو دیا
ما۔جو
من الشکرین۔شکرگذاروں سے
لہ۔اس کے لیے
شئی۔چیز
موعظۃ۔نصیحت
شئی۔چیز کی
کل۔ہر
بقوۃ۔طاقت سے
یاخذوا۔پکڑیں
دار۔گھر
عن آیتی۔اپنی آیتوں سے
فی۔بیچ
الارض۔زمین کے
ان۔اگر
آیۃ۔نشانی تو
ان۔اگر
الرشد۔بھلائی کی
سبیلا۔رستہ
سبیل۔راہ
ذلک۔یہ
و۔اور
غفلین۔بے خبر
و۔اور
حبطت۔ضائع ہوئے
اعمالھم۔انکے عمل
ما۔جو

انی۔بیشک میں نے
الناس۔لوگوں کے
برسلتی۔اپنی پیغمبری
ما۔جو
من الشکرین۔شکرگذاروں سے
لہ۔اس کے لیے
فی۔بیچ
شئی۔چیز کی
کل۔ہر
تفصیلا۔تفصیل
ھا۔اسکو
بقوۃ۔طاقت سے
قومک۔اپنی قوم کو
یاخذوا۔پکڑیں
دار۔گھر
عن آیتی۔اپنی آیتوں سے
فی۔بیچ
و۔اور
آیۃ۔نشانی تو
و۔اور
الرشد۔بھلائی کی
سبیلا۔رستہ
سبیل۔راہ
کانوا۔تھے
یروا۔دیکھیں
سبیلا۔راستہ
بایتنا۔ہماری آیتوں کو
غفلین۔بے خبر
بایتنا۔ہماری آیتوں کو
حبطت۔ضائع ہوئے
یجزون۔بدلا دیے جائینگے
یعملون۔عمل کرتے

اصطفیتک۔برگزیدہ کیا تجھ کو
و۔اور
اتیتک۔میں نے تجھ کو دیا
من الشکرین۔شکرگذاروں سے
ف۔پھر
خذ۔پکڑ
ما۔جو
و۔اور
کن۔ہو
کتبنا۔لکھا ہم نے
لہ۔اس کے لیے
ف۔پھر
شئی۔چیز کی
موعظۃ۔نصیحت
شئی۔چیز کی
و۔اور
باحسنھا۔اسکی اچھی باتیں
الفسقین۔فاسقوں کا
الارض۔زمین کے
ان۔اگر
لا۔نہ
ان۔اگر
لا۔نہ
و۔اور
الغی۔گمراہی کی
ذلک۔یہ
و۔اور
بایتنا۔ہماری آیتوں کو
و۔اور
بایتنا۔ہماری آیتوں کو
و۔اور
اعمالھم۔انکے عمل
ما۔جو

marfat.com

خلاصۂ تفسیر سورۂ اعراف رکوع ہفتم پ۹

اور ہم نے وعدہ کیا موسیٰ سے تو ریت عطا فرمانے کا یہ وعدہ ذوالقعدہ میں تیس رات کا ہوا اور اسے دس رات ذی الحجہ کی بڑھا کر چالیس راتیں پوری کیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل سے وعدہ تھا کہ جب اللہ تعالےٰ بنی اسرائیل کے دشمن فرعون کو ہلاک کر دے گا تو ان کے لیے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک کتاب لائیں گے جس میں حرام و حلال کا مفصل بیان ہوگا۔

چنانچہ جب فرعون ہلاک کر دیا گیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے اس کتاب کے نازل فرمانے کی درخواست کی تو حکم ہوا کہ تیس روزے رکھیں جب آپ نے وہ روزے رکھ لیے تو آپ کو اپنے دہن مبارک سے ایک بھبکا اندر معلوم ہوئی آپ نے مسواک کی فرع کی وہ بو جو آتی تھی کم ہو گئی۔ ملائکہ نے عرض کیا آپ کے دہن مبارک سے ایک خوشگوار خوشبو آتی تھی۔ آپ نے اسے مسواک کر کے ختم کر دیا۔ اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا کہ ماہ ذی الحجہ میں دس روز اور رکھیے تاکہ وہ بو جو آپ کو ناپسند اور ملائکہ کو محبوب ہے پھر آنے لگے۔ موسیٰ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ روزے دار کے منہ کی بھبکا اندیر کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے اس لیے کہ تیس دن پر دس بڑھا کر چالیس پورے کیے گئے۔

اس سے وہ چلہ کشی جو صوفیائے کرام میں مروج ہے وہ ثابت ہوتی ہے کہ تقرب الٰہی کے لیے اللہ تعالےٰ نے چالیس روزے موسیٰ علیہ السلام سے رکھوائے اس کے بعد انہیں تورات عطا فرمائی۔ اسی طرح ذات اور تزکیہ روحانی کے لیے صوفیائے سنت موسوی بحال کر کے چالیس دن کا چلہ رکھا تاکہ انوار نبوت موسوی سے روح تابندہ ہو کر تقرب الٰہی اور رویت انوار و تجلیات ربانی کی استعداد حاصل کر سکے پھر یہ چار طریقی کو وہ طور پر مناجات کے لیے جاتے وقت اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا خلیفہ و نائب مقرر کر کے انہیں فرمایا کہ تم میری قوم پر میرے نائب رہنا اور ان کی اصلاح کرتا اور مفسدین کی راہ کو دخیل نہ ہونے دینا چنانچہ ارشاد ہے۔

جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا ہے

marfat.com

کلام فرمانے پر ہمارا ایمان ہے۔ رہا یہ کہ اس کلام کی حقیقت کیا تھی اس کے متعلق ہماری کیا حقیقت جو ہم کیفیت کلام پر بحث کریں۔

احادیث میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کلام سننے کے لیے حاضر ہوئے تو آپ نے طہارت فرما کر پاکیزہ لباس زیب تن کیا اور روزہ رکھ کر طور سینا پر حاضر آئے تو اللہ تعالےٰ نے ایک ابر نازل فرمایا جس نے پہاڑ کو چار فرسخ تک ڈھانپ لیا۔ شیاطین اور انسان حتیٰ کہ چرند پرند اور فرشتے تک وہاں سے علیحدہ کر دیے گئے اور آپ کے لیے باب سما مفتوح ہو گیا آپ نے ملائکہ کو دیکھا کہ ہوا میں کھڑے ہیں اور عرش الٰہی کو صاف طور پر دیکھا اور الواح پر قلموں کی آواز سنی اور اللہ تعالےٰ نے آپ سے کلام فرمایا وکلم ربہ کے یہی معنی ہیں آپ نے اپنی معروضات پیش کیں۔

آپ کو بارگاہ الٰہی سے کلام کریم عطا فرمایا گیا جسے توریت کہتے ہیں۔ روح الامین آپ کے ساتھ تھے مگر کلام الٰہی کی لذت نے آپ کو بے چین کر دیا آپ کلام کچھ نہ سن سکے حتیٰ کہ از خود رفتہ ہو کر دیدار الٰہی کے آرزو مند ہوئے (خازن)

اور عرض کرنے لگے اے میرے رب مجھے اپنا دیدار دکھاؤ کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا موسیٰ تو مجھے کبھی نہیں دیکھ سکتا اس لیے کہ ان آنکھوں سے میرا جمال کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا محض اس کی عطا و فضل سے اس کا دیدار باقی آنکھیں دیکھیں گی۔ فانی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ کبھی دیکھ سکے یعنی کوئی بشر اس کے تجلی جمال کے دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرا دیکھنا ممکن نہیں اس سے یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ دیدار الٰہی ممکن ہے اگرچہ دنیا میں نہ ہو اس لیے کہ احادیث صحیحہ میں ہے کہ بروز قیامت مومنین اپنے رب عزوجل کے دیدار سے فیض یاب کیے جائینگے۔

علاوہ برایں حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالےٰ کا عرفان رکھتے تھے اور اگر دیدار الٰہی ممکن نہ ہوتا تو آپ ہرگز رب ارنی انظر الیک نہ کہتے اس کے جواب میں لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی میں بھی پہاڑ کے ثابت رہنے پر دیدار کو ممکن فرمایا گویا ظاہر فرمایا کہ استقرار جبل کی شرط پر تم ہمارا جمال دیکھ سکتے ہو اور جو چیز اللہ تعالےٰ نے موجود فرمائی وہ ممکن ہے اور جو موجود نہ ہو اس کے موجود کرنے نہ کرنے پر وہ مختار ہے اس سے ثابت ہوا کہ استقرار جبل امر ممکن ہے محال نہیں اور جو امر ممکن پر معلق ہو وہ بھی ممکن ہی ہوتی ہے محال

marfat.com

نہیں ہوتی۔ لہٰذا دیدارِ الٰہی جو پہاڑ کے مستقر پر معلق تھا وہ ممکن ہوا اس سے اس جماعت کا قول باطل ثابت ہوا جو دیدارِ الٰہی محال بتاتی ہے آگے ارشاد ہے۔

تو جب تجلی جمال اور اپنے نور کی چمک اس کے رب نے پہاڑ پر کی تو اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گرے تو جب ہوش ہوا بولے پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مومن ہوں یعنی بنی اسرائیل میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

فرمایا اے موسیٰ میں نے تجھے چن لیا لوگوں سے اپنی رسالتوں اور اپنی کلام سے تو پکڑ جو میں نے تجھے دیا اور شکر والوں میں ہو اور ہم نے اس کے لیے تختیوں میں لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور تفصیل ہر شے کی تو راست کے الواح سات یا دس تختیں جو زمرد یا زبرجد کی تھیں تو دے اے موسیٰ لے اپنی مضبوطی سے اور حکم دے اپنی قوم کو کہ اس کی اچھی باتیں اختیار کرے اور اس کے احکام پر اچھی طرح عامل ہو عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا فاسقوں کا گھر یعنی فاسق کافر دل خلاف قانون چلنے والوں کا وہ گھر جو آخرت میں انہیں ملے گا۔

حسن اور عطا کہتے ہیں کہ بیدِ تیوں فاسقوں کے گھر سے مراد جہنم ہے۔

حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ میں تمہیں شام میں داخل کروں گا۔ اور اس میں امم ماضیہ کے گھر دکھاؤں گا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی تاکہ تمہیں اس سے عبرت حاصل ہو۔

حضرت علیہ عوفی فرماتے ہیں کہ دار الفاسقین سے فرعون اور اس کی قوم کے وہ مکانات مراد ہیں جو مصر میں ہیں۔

سدی کہتے ہیں اس سے منازل کفار مراد ہیں۔

کلبی کہتے ہیں کہ عاد و ثمود اور ہلاک شدہ امتوں کے منازل مراد ہیں جن پر عرب کے لوگ اپنے سفروں میں ہو کر گذرتے تھے۔ آگے ارشاد ہے۔

اور قریب ہے کہ پھیر دوں گا میں اپنی آیتوں سے انہیں جو بڑائی چاہتے ہیں زمین میں ناحق حضرت ذوالنون مصری قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بیان قرآن سے اہل باطل کے دلوں کا اکرام نہیں فرماتا اس لیے اس طرز سے ان پر وعید شدید ہوا۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس فرمان سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ میرے بندوں پر اجبار کرتے اور میرے اولیاء سے جنگ و جدل کرتے ہیں انہیں اپنی آیتوں کے قبول اور تصدیق سے

marfat.com

منحرف کردینگا: تاکہ وہ ایمان نہ لائیں یہ ان کے عناد کی سزا ہے کہ انہیں راہ راست سے پھیر دیا
آگے ارشاد ہے۔

اور اگر وہ ہر ایک نشانی دیکھ بھی لیں تو ان پر ایمان نہ لائیں اور اگر ہدایت کی راہ دیکھیں
تو اس پر چلنا ہرگز اختیار نہ کریں۔ یہ ان کے تکبر کا بدلہ ہے اور اگر وہ گمراہی کا راستہ دیکھیں
تو اس پر چلنے کو موجود ہوں۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں۔ اور تھے وہ
ان سے غافل۔

یا محاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع ہشتم پ۹

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ۭ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝

اور بنا لیا قوم موسیٰ نے اس قوم سے لیے ہوئے زیوروں سے ایک بچھڑا بے جان جسم کا جس میں گائے کی سی آواز تھی کیا نہ دیکھا کہ وہ ان سے نہ بات کرتا ہے اور نہ کچھ انہیں راہ بتاتا ہے اسے لیا اور تھے وہ ظالم۔

وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

اور جب پچھتائے اور دیکھا کہ بے شک بہک گئے تو بولے اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کرے اور ہمیں نہ بخشے تو ہوں گے ہم نقصان والوں سے۔

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ۭ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۠ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَاۗءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ

اور جب پلٹے موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ میں افسوس کرتے فرمایا تم نے کیا بری جانشینی کی میرے بعد کیا جلدی کی تم نے اپنے رب کے حکم سے اور تختیاں ڈال دیں اور اپنے بھائی کے سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچے کہا اے میری ماں جائے بے شک قوم نے کمزور سمجھا مجھے اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر ڈالیں

marfat.com

الظّٰلِمِیْنَ ۝
قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا
فِیْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝

تو (موسیٰ نے) کہا اے میرے رب بخش دے
مجھے اور میرے بھائی کو۔ اور داخل کر ہمیں اپنی
رحمت میں اور تو سب سے بڑا رحم والا مہربان
ہے۔

حلّ لغات سورۃ اعراف رکوع ہشتم پ۹

و۔ اور
من بعدہ۔ اسکے بعد
جسدا۔ ایک وجود
لہ۔ اس کی
یرو۔ دیکھا نہ ہے
یکلم۔ بولتا ہے ان سے
سبیل۔ رستہ
کانوا۔ وہ تھے
سقط فی ایدیھم۔ وہ پچھتائے
انھم۔ کہ وہ
لئن۔ اگر
لنکونن۔ تو ضرور ہوں گے ہم
و۔ اور
الی۔ طرف
قال۔ کہا
من بعدی۔ بعد
امر۔ حکم
الالواح۔ تختیاں

اتخذ۔ بنایا
من حلیھم۔ ان کے زیورات سے
لہ۔ اس کی
یروا۔ دیکھا نہ ہے
و۔ اور
اتخذوہ۔ پکڑا
ظلمین۔ ظالم
سقط۔ پچھتائے
قد۔ بیشک
لم یرحمنا۔ رحم نہ کیا ہم پر
من الخسرین۔ خسارہ والوں سے
رجع۔ پھرے
غضبان۔ غصے میں
خلفتمونی۔ جانشینی کی تم نے
ا۔ کیا
و۔ اور
اخذ۔ پکڑا

قوم۔ قوم
خوار۔ آواز تھی
الم۔ کہ وہ
لا۔ نہ
یھدیھم۔ دکھاتا ہے انہیں
و۔ اور
لما۔ جب
رجع۔ پھرے
اسفا۔ افسوس کرتے
بئسما۔ برا ہے
عجلتم۔ جلدی کی تم نے
القی۔ ڈالیں
برأس۔ سر

موسیٰ۔ موسیٰ نے
عجلا۔ ایک بچھڑا
ا۔ کیا
لا۔ نہ
کا۔ اس کو
و۔ اور
لما۔ جب
راوا۔ دیکھا
قالوا۔ بولے
ربنا۔ ہمارے رب نے

marfat.com

اخیہ۔اپنے بھائی کا	یجر کھینچتا تھا	ہ۔اس کو	الیہ۔اپنی طرف
قال۔کہا	ابن۔لے بیٹے	ام۔میری ماں کے	ان۔بیشک
القوم۔قوم نے	استضعفونی۔کمزور جانا	نی۔مجھ کو	و۔اور
کادوا۔قریب تھے کہ	یقتلونن۔قتل کریں مجھ کو		فلا۔تو نہ
تشمت۔خوش کر	بی۔مجھ سے	الاعداء۔دشمنوں کو	و۔اور
لا۔نہ	تجعلنی۔کر مجھے	مع۔ساتھ	القوم۔قوم
الظالمین۔ظالم کے	قال۔کہا	رب۔اے میرے رب	اغفر۔بخشدے
لی۔مجھ کو	و۔اور	لاخی۔میرے بھائی کو	و۔اور
ادخلنا۔داخل کر ہم کو	فی۔میں	رحمتک۔اپنی رحمت کے	و۔اور
انت۔تو	ارحم۔بڑا ہی	الراحمین۔رحم کرنے والا ہے۔	

خلاصہ تفسیر سورۃ اعراف رکوع ہشتم پ ۹

علامہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں واتخذ قوم موسیٰ من بعدہ یعنی بنا لیا موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے آپ کے طور کی طرف اپنے رب کی طرف مناجات کے لیے چلے جانے کے بعد ان کے زیوروں سے جو سبطی قوم نے قبطیوں سے عید کے بہانے سے عاریۃً لیا تھا۔

حلی عربی میں اس چیز کو کہتے ہیں جو زینت کے لیے بنائی جائے اور مثل ہو سونے اور چاندی سے۔ یہ زیور قوم قبط کا تھا جو فرعون کی قوم تھی۔ ان سے قوم سبط نے جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم تھی ان کے غرق ہونے سے پہلے استعارۃً لیا تھا جب وہ ہلاک و غرق ہو گئے تو ان کے پاس وہ زیور رہ گیا۔

ایک قول یہ ہے کہ سبطیوں نے قبطیوں سے زیور بایں خیال حاصل کر لیا تھا کہ ان کے غرق کے بعد یہ مسلمانوں کی ملک ہوگا۔

ایک روایت ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے اغراق فرعون کا معہ اس کی قوم کے ارادہ فرمایا اور یہ علم قوم موسیٰ کو ہو گیا کہ وہ ایمان نہ لائیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام کے

marfat.com

ذریعہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ قبطیوں سے استعارۃً ان کے زیور لیں اور دریائے نیل کی طرف چلیں تاکہ قبطی اپنے زیورات کی وجہ سے ان کے تعاقب میں آئیں اور غرق نیل ہوں اور وہ مستعار زیور بنی اسرائیل کے ہاتھ آجائے۔

اس پر یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ

غنائم صرف امت محمدیہ کے لیے حلال ہوئے ہیں اور اس سے پہلے کسی امت پر حلال نہ تھے۔ حیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس لم یعطھن احد قبلی احلت لی الغنائم۔ الحدیث اور آیہ کریمہ حملنا اوزارا من زینۃ القوم ہم سے بوجھ اٹھوائے گئے اس قوم (قبط) کے زیوروں سے فقذفنھا تو ہم نے انہیں آگ میں ڈال دیا اس سے بھی اقتضاء یہی نکلتا ہے کہ قوم بنی اسرائیل کے حلال نہ سمجھتی تھی چنانچہ اس نے ان زیورات کو بعد ہلاک قوم فرعون آگ میں ڈال دیا۔ پھر وہ روایت جو اوپر بیان ہوئی کیونکر صحیح مانی جا سکتی ہے۔

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ وہ قوم جب تک اپنی پوجا کراتی اور ظلماً استخدام کرتی بنی اسرائیل کا مال جبراً لیتی ان کی اولادوں کو قتل کرتی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی زمین اور جو کچھ اس میں تھا سب کا مالک بنی اسرائیل کو بنا دیا حیث قال تعالیٰ ان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ زمین اللہ کے لیے ہے اس کا وارث کرتا ہے جسے چاہے اپنے بندوں سے اور یہ قبضہ زیورات پر بطریق وحی ہوا نہ کہ بطور غنیمت۔ آگے ارشاد ہے۔

فاخرجلہ عجلا جسدا الخ یعنی انہوں نے اس زیور کو آگ میں ڈال کر ایک عجل بنا لیا عربی زبان میں عجل گائے کے بچے یعنی بچھڑے کو کہتے ہیں عربی زبان میں ہر جانور کے بچے کے لیے علیحدہ علیحدہ نام ہیں چنانچہ گائے کے بچے کو جسے بچھڑا کہتے ہیں عجل کہا جاتا ہے

اور گھوڑے کے بچے کو مہر۔

ناقہ یعنی اونٹنی کے بچے کو حوار۔

گدھی کے بچے کو حمش۔

بکری کے بچے کو حمل۔

بھیڑ کے بچے کو جدی۔

شیر کے بچے کو شبل۔

marfat.com

ہاتھی کے بچے کو دغفل۔
کتے کے پلے کو جرو۔
ہرن کے بچے کو خشف
نعام یعنی شتر مرغ کے بچے کو رأل
مرغی کے بچے کو فروخ۔
چوہے کے بچے کو درص۔

اور جسدًا اس لیے فرمایا کہ وہ صورت عجل میں تھا نہ کہ اصل بچھڑا بلکہ سونے چاندی کا جسم بچھڑے کی صورت میں ڈھلا ہوا تھا۔ لہٗ خوارٌ۔ اس میں گائے کی سی آواز تھی۔ خوار عربی میں صوت بقر یعنے گائے کی آواز کو کہتے ہیں چنانچہ حیوان کی آوازوں کے لیے بھی عربی میں علیحدہ علیحدہ نام ہیں۔

ثغا بکری کے آواز کو کہتے ہیں۔
بعار بھیڑ کے آواز کو۔ اور۔
تیس بھیڑ کے نر کی آواز کو۔
نباح کتے بھونکنے کو۔
زئیر شیر کی آواز کو اور
عواء یا دعوعہ بھیڑیے کی آواز کو۔
جنآح لومڑی کی آواز کو
قبآع۔ سور کی آواز کو
اور مؤآء بلی کی آواز کو
صہیل ہاتھی کی آواز کو
نہیق اور سحیل گدھے کی آواز کو
اور صہیل۔ ضبح۔ قنع۔ حمحمہ گھوڑے کی آوازوں کو
رغا اونٹنی کی آواز کو
تیغم ہرن کی آواز کو
ضبب خرگوش کی آواز کو
غرضکہ ہر جانور کی آواز کا علیحدہ نام ہے۔

marfat.com

ایک قرأت میں جؤار بھی ہے۔
چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جَسَدًا لَّهُ جُؤَارٌ پڑھا ہے جو صوت شدید کے معنی میں آتا ہے۔
اس آواز کی تحقیق میں
ایک روایت ہے کہ سامری نے جب بچھڑا ڈھال لیا تو اس کے منہ میں حضرت روح الامین علیہ السلام کے گھوڑے کے نشان قدم سے خاک ڈال دی۔ تو وہ بچھڑا زندہ ہو گیا۔
بعض نے کہا اس میں یہ راز ہے کہ روح الامین چونکہ روح اعظم ہیں۔ اس وجہ سے ان کے مرکب کی خاک قدم میں بھی اللہ کے حکم سے یہ اثر تھا۔
معتزلہ کے نزدیک مادی تحقیق اس طرح ہے
کہ بچھڑا تو بلا روح تھا اور سامری نے کسے ڈھالا تھا اس میں ڈھلائی کے وقت مناسب جگہ ایسے سوراخ رکھ دیے کہ ان میں سے ہوا جب گذرتی تو اس سے آواز آتی اس لیے اسے قرآن کریم نے خوار کہا اور یہ بھی قرین عقل ہے۔ بہرحال قوم بنی اسرائیل سامری کے دھوکہ میں آئی اور اس بچھڑے کو پوجنے لگ گئی۔
اس میں بھی اختلاف ہے کہ وہ بچھڑا ایک بار بولا یا کتنی بار مگر یہ متفقہ بات ہے کہ جب وہ بولا تو قوم بنی اسرائیل نے اسے سجدہ کیا اور جب وہ خاموش ہوا تو انہوں نے سروں کو اٹھا لیا۔
علامہ حسن کا قول ہے کہ سامری کے ساتھ بنی اسرائیل بچھڑا پوجنے میں مصروف ہو گئے مگر ہارون علیہ السلام۔
حرمت تصویر کی علت روح المعانی میں
لما یلزم من تقدیر فعلہ وہ لیکون ذالک سبب الانکار لان حرفنا التصویر حداثت فی شرعنا علی المشہور ولان المقصود انکار عبادتہ فافہم بتوجیہ ان کنت من المتفہمین۔
آگے اسی علت کی تصریح فرماتے ہیں۔
المراد انہ لا یخلق ولا یہدی بہ تقریع لہم وتشنیع علی فرط ضلالہم وانخلالہم

marfat.com

بالنظر ای المریدوا انہ لا یقدر علی ما یقدر علیہ احاد البشر من الکلام وارشادالسبیل بوجہ من الوجوہ فکیف علی ما لا یقدر علیہ خالق الاجسام۔

خلاصہ یہ ہے کہ حرمت تصویر ہماری شریعت میں اسی بنا پر واقع ہوئی کہ وہ مظنہ شرک ہوتی ہے۔ درحقیقت مقصود اس حرمت سے انکار عبادت ماسوی اللہ ہے اسی لیے آگے فرمایا۔

کیا نہیں دیکھا کہ وہ بچھڑے کا جسم نہ بات کرتا ہے اور نہ کچھ راہ بتاتا ہے اسے انہوں نے معبود بنا لیا اور وہ ظالم و مشرک تھے۔

ولما سقط فی ایدیہم۔ اس کے معنی مفسرین نے نادم ہوئے کیے یعنی جب وہ شرمندہ ہوئے بقول سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما اس محاورہ کی توجیہ اس طرح فرمائی۔

کنایۃ عن شدۃ الندم وغایتہ لان النادم اذا اشتد ندمہ عض یدہ غما فتصیر یدہ مسقوطا فیہا واصلہ سقط فوہ او عضہ فی یدہ۔

یہ کنایہ ہے شدت ندامت اور غایت درجہ کی شرمندگی کی طرف اس لیے کہ نادم کو جب ندامت بدرجہ غایت ہوتی ہے تو وہ ہاتھ کاٹتا ہے غم میں تو اس کا ہاتھ گرنے لگتا ہے اور اصل اس کی منہ گرنے یا ہاتھ نوچنے کی طرف ہے تو خلاصہ معنی یہ ہوئے کہ جب وہ شرمندہ ہوئے اور پچھتائے ورأوا انہم قد ضلوا۔ اور دیکھا انہوں نے کہ بے شک وہ گمراہی میں پڑ گئے تو بولے اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کرے گا اور ہمیں ہماری خطا معاف نہ فرمائے گا تو ہم تباہ کار اور نقصان والوں میں ہیں۔

یہ بیان بنی اسرائیل کی طرف سے تھا اس کا تذکرہ فرما کر آگے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور سے واپسی کا حال بیان فرمایا جاتا ہے۔

ولما رجع موسیٰ الی قومہ۔ اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف واپس لوٹے تو قوم کا یہ حال دیکھ کر غضبناک ہوئے اور ان پر افسوس فرمانے لگے اسفا کی تفسیر میں علامہ آلوسی فرماتے ہیں ای شدید الغضب یعنی سخت غصہ فرماتے ہوئے اس کی تائید ابو الدرداء اور محمد قرظی اور عطا اور حجاج نے بھی کی اور غمگین و حزین بروایت ابن عباس اور حسن اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا۔

اور ابو مسلم کہتے ہیں الغضب والاسف بمعنیٰ غضب واسف ایک ہی معنی میں استعمال

marfat.com

ہوا اور تکرار جملتین محض تاکید کے لیے ہے۔

علامہ واحدی فرماتے ہیں ھما متقاربان فاذا جلد علی ما نکرہ لمن ھو دونہ غضبت فاذا جلد علی ما نکرہ ممن ھو فوقہ حزنت یہ دونوں جملے متقارب المعنی ہیں تو اگر ایسی بات ہو جس سے کراہت کی جائے تو اگر وہ اپنے سے ادنے سے ہو تو غضب کہا جاتا ہے اور اگر ایسے شخص سے ہو جو اس سے اونچا ہو تو حزن ہوتا ہے۔

بنابریں موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم پر غضبناک ہوئے ان کے بچھڑا پوجنے سے اور اسی فعل شنیع کی خبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے طور سے واپس ہونے سے قبل ہی دے دی تھی۔

تو آپ نے قوم سے فرمایا۔

بئسما خلفتمونی من بعدی۔ تم نے میرے بعد بری جانشینی کی یہ خطاب یا تو بچھڑے کے پجاریوں سے فرمایا یا حضرت ہارون علیہ السلام سے اور آپ کے ساتھ جو مومنین تھے یعنی آپ نے فرمایا کہ میرے بعد تم نے بہت برا کیا کہ بچھڑا پوجا۔

اعجلتم امر ربکم۔ کیا تم نے اپنے رب کے حکم سے جلدی کی یعنی میرا انتظار بھی نہ کیا اور مجھے سمجھ لیا کہ اب میں واپس ہی نہ ہوں گا۔ روایت ہے کہ سامری نے انہیں بچھڑا ڈھال کر کہا یہ تمہارا اور موسیٰ کا خدا ہے اور موسیٰ اب ہرگز واپس نہ آئیں گے۔ وہ انتقال کر چکے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے بیس رات دن گنے اور انہیں چالیس سمجھ لیا یعنی بیس دن بیس رات پھر جو کچھ انہوں نے سمجھا وہ سمجھا پھر اسی غصہ و افسوس میں والقی الالواح وہ لوحیں زمین پر رکھ دیں جیسے کوئی ڈالا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام سے جواب طلب کریں اور یہ سب فرط غیرت دینی میں ہوا اور آپ شدید الغضب تو ضرور تھے لیکن صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں۔ ذکر اور امور میں بھی۔

ابوالشیخ زید بن اسلم سے راوی ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب غصہ میں آتے تو سر اقدس پر آگ سی دہکتی معلوم ہوتی تھی۔

قاضی ناصر الدین نے والقی الالواح کی تفسیر میں فرمایا ای طرحھا من شدۃ الغضب وفرط الغیرۃ حمیۃ للدین۔ آپ نے حمیت دین اور تو بیخ میں شدت غضب کا اظہار

marfat.com

فرماتے ہوئے وہ الواح ڈال دیں۔ گویا یہ ظاہر فرمایا کہ جب تم اتنے گمراہ ہو گئے کہ شرک میں بھی تمیز نہ کر سکے تو پھر ان الواح کا کیا کرنا ہے۔

اسی بنا پر یہ بھی مشہور ہے کہ بعض لوحیں ٹوٹ گئیں۔ اسکی توجیہ میں افضل المتاخرین شیخ المشائخ صبغۃ اللہ الہندی حیدری فرماتے ہیں کہ یہ سب کچھ غضب و غصہ اور افسوس محبت دین کے لیے تھا اور الواح کا گر جانا بلا اختیار ہوا اس لیے کہ احترام کتاب اللہ کا اگر نبی ہی نہ کرے گا تو پھر کون کرے گا۔ تو صحیح و صواب یوں ہے کہ فرط محبت دین میں شدت غضب اس درجہ ہوئی کہ آپ الواح کے محفوظ رکھنے پر قادر ہی نہ رہے اور بدول اختیار وہ الواح گر گئیں اسی وجہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

حسنات الابرار سیئات المقربین

اور علامہ صالح آفندی اس بحث میں آخر یہ فیصلہ دیتے ہیں

وحاصلہ ان موسیٰ علیہ السلام لما رای من قومہ ما رای غضب غضبا شدیدا لحمیۃ للدین وغیرۃ من الشرک برب العلمین فتعجل فی وضع الالواح لتفرغ یدہ لاخیہ ہراس اخیہ۔

یعنی خلاصہ یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے جب قوم کا یہ حال ملاحظہ کیا تو انتہائی درجہ تک غضب ناک ہوئے اور حمیت دین و غیرت شرک برب العالمین جلدی فرمائی وضع الواح میں تاکہ ہاتھ خالی ہو تو اپنے بھائی حضرت ہارون کے سر کے بال پکڑ کر جواب طلب کریں۔ یہ بال پکڑنا عادتاً تھا اور ڈاڑھی پکڑنا بھی اس عادت کے ماتحت تھا جیسا کہ سورۂ طٰہٰ میں مذکور ہے۔

بھائی البتہ اپنی طرف سے کھینچنے لگے اس گمان سے کہ انہوں نے روکنے میں کوتاہی کی اور حضرت ہارون ویسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تین سال بڑے تھے مگر موسیٰ علیہ السلام مرتبہ کے لحاظ سے بڑے تھے مگر اس پر آپ کے غیظ و غضب پر حضرت ہارون قبضہ نہ کر سکے۔

دوسرے اور دسرے مرتبہ بھی آپ کا ادب کیا کہ آپ رسالت و ریاست پر مستقل حاکم و رئیس تھے اور حضرت ہارون آپ کے وزیر تھے اور مزاج کے لحاظ سے نہایت متحمل اور نرم دل تھے اور اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بھی یہ اقدام اہانت و استخفاف کی نیت سے

marfat.com

نہ تھا بلکہ محض ملامت مقصود تھی جیسا کہ آپ کا گمان تھا کہ انکی کوتاہی ہدایت کرنے میں ہوئی۔
چنانچہ حضرت ہارون نے فرمایا۔

قال یا ابن ام ۔ اے میری ماں جائے یہ جملہ حضرت ہارون کا شفقتہ تھا اسی وجہ اپنا انتساب ماں کے ساتھ فرمایا اور ابن ام کہا۔ آپ کی والدہ کے نام میں اختلاف ہے۔
ایک قول میں آپ کی والدہ کا نام عیانا بنت یصہر بن لاوی ہے۔
ایک قول میں یوحانذ ہے۔
ایک قول میں یارخا ہے۔
ایک قول میں یارخت ہے
اور اس کے علاوہ بھی اور قول ہیں
اس نام کے عمل پر آلوسی فرماتے ہیں

ومن الناس من زعم ان لاسمہا رضی اللہ عنہا خاصیۃ فی فتح الاقفال وقد یافتہ مخصوصۃ عند ارباب الطلاسم والحروف وما ہی الا رہبانیۃ ابتدعوہا ما انزل اللہ بہا من کتاب۔

ان القوم استضعفونی ای استذلونی وقہرونی ولم یبالوا فی لفلۃ النصائح

یعنی بعض لوگ اس وہم میں ہیں کہ والدہ موسیٰ علیہ السلام میں فتوحات کے اعمال ہیں۔ اور اس کے لیے مخصوص ریاضتیں ہیں۔ اصحاب طلاسم وحروف کے نزدیک لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ محض رہبانیت کا عقیدہ ہے جو ان کی ایجاد ہے۔ قرون اولیٰ میں اس کا ذکر نہیں تو ہارون علیہ السلام نے فرمایا مجھے قوم نے کمزور سمجھا اور ذلیل جانا اور مجھ پر تشدد کیا اور میری بات کی پرواہ نہ کی اس لیے کہ میرے حامی کم تھے۔

کادوا یقتلوننی اور قریب تھے کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں اگر میں اور سختی سے انہیں منع کروں تو تم مجھے ایسی ذلت سے رسوا نہ کرو اور مجھ پر دشمنوں کو ہنسنے کا موقعہ نہ دو اور مجھے ظالموں میں نہ ملاؤ۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے عذر معقول سن کر دعا کی حیث قال رب اغفر لی ولاخی اے میرے رب مجھے معاف فرما اور میرے بھائی کو معاف کر اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو رحم فرمانے والا مہربان ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو مستجاب فرمایا۔

marfat.com

بامحاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع نہم پ۹

إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ
غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ۝

بے شک وہ جنہوں نے پوجا بچھڑے کو عنقریب
انہیں ان کے رب کی طرف سے سزا ملے گی
اور دنیا کی زندگی میں ذلت اور ایسے ہی ہم
بدلہ دیتے ہیں جھوٹ بنانے والوں کو

وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا
مِن بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن
بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

اور وہ جنہوں نے برے عمل کیے پھر اس کے
بعد توبہ کرلی اور ایمان لائے بے شک تیرا
رب اس کے بعد یقیناً بخشنے والا مہربان
ہے۔

وَلَمَّا سَكَتَ عَن مُّوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ
الْأَلْوَاحَ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ
لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ۝

اور جب موسیٰ کا غصہ اترا تو تختیوں کو اٹھا
لیا اور اس کے نسخہ میں ہدایت اور رحمت
تھی ان لوگوں کے لیے جو اپنے رب سے
ڈرتے ہیں۔

وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ
رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن
قَبْلُ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا
فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا إِنْ هِيَ إِلَّا
فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ
وَتَهْدِي مَن تَشَاءُ أَنتَ
وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا
وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ۝

اور جن لیے موسیٰ نے اپنی قوم سے ستر آدمی
ہمارے وعدے کے لیے تو جب پکڑ
لیا ان کو زلزلے نے کہا اے میرے رب
اگر تو چاہتا تو ہلاک کرتا ان کو اس سے
پہلے اور مجھ کو بھی کیا تو ہلاک کرتا ہے ہمیں
اس کرتوت پر جو ہم میں سے بیوقوفوں نے
کی نہیں یہ مگر تیری آزمائش تو گمراہ کرتا ہے
اس سے جسے چاہے اور ہدایت دیتا ہے
جسے چاہے تو ہی ہمارا دوست ہے
سو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور

marfat.com

وَاكْتُبْ لَنَا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ قَالَ
عَذَابِيْ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ وَرَحْمَتِيْ
وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ
يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ
هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

تو سب سے بہتر معاف کرنے والا ہے۔
اور لکھ دے ہمارے لیے اس دنیا میں
بھلائی اور آخرت میں بھی ہم نے راہ پائی
تیری طرف فرمایا میں اپنا عذاب پہنچاؤں
گا جسے چاہوں گا اور میری رحمت نے سما
لیا ہے ہر چیز کو۔ تو لکھوں گا میں وہ (رحمت)
ان کے لیے جو پرہیزگار ہیں اور زکوٰۃ دیتے
ہیں اور وہ جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے
ہیں۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ
الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ
فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ
وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ
الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ
وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ
الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا
النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

وہ جو پیروی کریں گے (خاص) رسول نبی
ان پڑھ کی وہ کہ اس کو پائیں گے لکھا ہوا
اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ حکم
کرے گا انہیں بھلی باتوں کا اور روکے گا
انہیں برے کاموں سے اور حلال کرے
گا ان کے لیے پاکیزہ چیزیں اور حرام کرے
گا ان پر گندی چیزیں اور اتار دے گا ان
سے ان کے بوجھ اور وہ طوق جو ان پر تھے
تو جو لوگ ایمان لائیں گے اس پر اور اس
کی حمایت کریں گے اور اس کی مدد کریں گے
اور اس نور پر جو اس پر اتارا جائے گا پیروی
کریں گے تو یہی لوگ ہیں کامیاب ہونے والے۔

حل لغات سورۃ اعراف رکوع نہم پ۹

ان۔ بیشک　　الذین۔ وہ جنہوں نے　　امنوا۔ پکڑا　　الیوم۔ پچھڑے کو

marfat.com

سینا لہو۔ جلدی پہنچیگا انکو
سے
الحیوۃ۔ زندگی
نجزی۔ بدلہ دیتے ہیں ہم
عملوا۔ عمل کیے
من بعد ھا۔ اس کے بعد
ان۔ بیشک
لغفور۔ بخشنے والا
سکت۔ فرو ہوا
الالواح۔ تختیوں کو
کے کے
ھدی۔ ہدایت
للذین۔ ان لوگوں کے لیے
یرھبون۔ ڈرتے ہیں
قومہ۔ اپنی قوم سے
فلما۔ تو جب
ربہ۔ اپنے رب
من قبل۔ پہلے اس سے
قد اھلکتنا۔ ہلاک کرتا ہے تو ہم کو
السفھاء۔ بیوقوفوں نے
الا۔ مگر
من تشاء۔ جسے
من تشاء۔ جسے
فاغفر۔ تو بخش
و۔ اور
و۔ اور

غضب۔ غصہ
ذلۃ۔ ذلت
و۔ اور
الذین۔ وہ جنہوں نے
و۔ اور
المفترین۔ جھوٹوں کو
السیئات۔ برے
و۔ اور
من بعد۔ بعد
و۔ اور
الغضب۔ غصہ
فی۔ میں
و۔ اور
ھم۔ جو
اختار۔ چن لیے
رجلا۔ آدمی
الرجفۃ۔ زلزلے نے
شئت۔ تو چاہتا
ایای۔ مجھ کو بھی
بما۔ اس سے جو
ان۔ جس
تضل۔ گمراہ کرتا ہے تو
و۔ اور
انت۔ تو
و۔ اور
خیر۔ بہتر ہے
لنا۔ ہمارے لیے

ھدی و رحمۃ للذین ھم لربھم یرھبون

ھدی و رحمۃ للذین ھم لربھم یرھبون

ھم۔ وہ
لربھم۔ اپنے رب سے
یرھبون۔ ڈرتے ہیں
و۔ اور
لما۔ جب
اخذ۔ پکڑا
نسخھا۔ نسخے اس
رحمۃ۔ رحمت تھی
لربھم۔ اپنے رب سے
موسی۔ موسی نے
لمیقاتنا۔ ہمارے وعدے پر
قال۔ کہا
اھلکتھم۔ ہلاک کرتا انکو
ا۔ کیا
فعل۔ کیا
ھل۔ یہ
بما۔ اس سے
تھدی۔ ہدایت دیتا ہے
ولینا۔ ہمارا ولی ہے
و۔ اور
ارحمنا۔ رحم کر ہم پر
الغافرین۔ بخشنے والا
ھذہ۔ اس

marfat.com

الدنیا - دنیا میں
الاخرۃ - آخرت کے
قال - فرمایا
بما - وہ
رحمتی - رحمت میری نے
فسا کتبھا - تو جلدی لکھوں گا میں اسکو
و - اور
الذین - وہ
الذین - وہ جو
الامی - ان پڑھ کی
مکتوبا - لکھا ہوا
التوراۃ - توراۃ
ھم - ان کو
ھم - ان کے لیے
علیھم - ان پر
عنھم - ان سے
الاغلال - طوق
فالذین - پھر جو
عزروہ - حمایت کرینگے
لہ - اسکی
الذی - جو
ھم - ہی ہیں
حسنۃ - نیکی
انا - بیشک ہم نے
عذابی - میرا عذاب
من - جس کو
وسعت - سمایا
یؤتون - دیتے ہیں
ھم - جو
یتبعون - پیروی کرینگے
الذی - وہ کہ
عند - پاس
و - اور
بالمعروف - بھلی باتوں کا
عن المنکر - بری باتوں سے
و - اور
الطیبت - پاک چیزیں
و - اور
الخبائث - گندی چیزیں
و - اور
اصر - بوجھ
التی - جو
امنوا - ایمان لائینگے
ہ - اس کی
و - اور
اتبعوا - پیروی کرینگے
معہ - اس کے ساتھ
و - اور
فی - بیچ
الیک - تیری طرف
اصیب - پہنچاتا ہوں میں
اشاء - میں چاہوں
و - اور
شئ - چیز کو
یتقون - پرہیزگار ہیں
و - اور
یؤمنون - ایمان رکھتے ہیں
النبی - نبی
یجدونہ - پاتے ہیں اسکو
فی - بیچ
یامر - حکم دیگا
ینھاہ - روکے گا
یحل - حلال کریگا
یحرم - حرام کریگا
یضع - اتارے گا
و - اور
علیھم - ان پر
و - اور
نصروہ - مدد کرینگے
النور - اس نور کی
اولئک - وہ لوگ
المفلحون - کامیاب ہونے والے۔

marfat.com

خلاصۂ تفسیر اردو سورۃ اعراف رکوع نہم پ۹

ان الذین اتخذوا العجل - بے شک وہ جو بچھڑا پوج بیٹھے عنقریب انہیں پہنچے گا غضب الٰہی ان کے رب کی طرف سے اور ذلت دنیا کی حیات میں اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں مفتریوں کو اور جنہوں نے عمل کیے برے پھر توبہ کرلی اس کے بعد اور ایمان لائے تو بے شک تمہارا رب اس کے بعد بخشنے والا مہربان ہے یعنی گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ جب بندہ ان سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ ان سب کو معاف فرما دیتا ہے۔

ولما سکت عن موسی الغضب اور جب تھم گیا موسیٰ کا غصہ تختیاں اٹھالیں اور ان کی لکھائی میں ہدایت و رحمت ہے ان کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور موسیٰ نے اپنی قوم سے ستر مرد ہمارے وعدے کے لیے چنے تاکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بارگاہ ایزدی میں حاضر ہوں اور بقیہ گناہ قوم کی طرف سے کریں چنانچہ موسیٰ علیہ السلام انہیں لے کر حاضر ہوئے تو جب انہیں زلزلہ نے آلیا۔

حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رجفہ میں یعنے زلزلہ میں گھرنے کا سبب یہ تھا کہ جب قوم نے بچھڑا ڈھالا اور اسے پوجا تھا تو یہ بھی ان کے ساتھ ہے تھے جدا نہیں ہوئے تھے (خازن)

میقات میں حاضر ہونے سے قبل تاکہ بنی اسرائیل ان کی ہلاکت اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور انہیں موسیٰ علیہ السلام پر قتل کی تہمت لگانے کا موقع نہ ملے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب تو چاہتا تو انہیں پہلے معہ میرے ہلاک کر دیتا کیا تو ہمیں اس فعل کی وجہ سے ہلاک فرمائے گا جو ہم میں سے بیوقوفوں نے کیا وہ تو نہیں مگر تیرا آزمانا ہے گمراہ کرے اس سے جسے چاہے اور ہدایت دے جسے چاہے تو ہمارا مالک ہے تو ہمیں بخشدے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے اور ہمارے لیے لکھ دے اس دنیا میں بھلائی بیشک ہم تیری طرف رجوع لائے۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے میرا عذاب جسے میں چاہوں دوں اس لیے کہ سب کائنات میری

marfat.com

مخلوق ہے اور سب میرے بندے ہیں کسی کو مجھ پر اعتراض کرنے کی مجال نہیں اور میری رحمت ہر چیز پر وسیع ہے یعنی دنیا میں نیک و بد سب ہی ہیں اور سب ہی پر میری رحمت ہے تو عنقریب لکھ دونگا نعمتوں کو ان کے لیے جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ان کے لیے جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

اور وہ جو پیروی کریں گے ہمارے رسول امی کی یہاں لفظ نبی اس لیے خاص طور پر استعمال فرمایا گیا کہ امی عام طور پر بے پڑھا ہوتا ہے مگر یہ رسول نبی امی ہیں یعنی بغیر پڑھے خبریں دینے والے نبیا خبر کو کہتے ہیں نبی خبر دینے والے کو ایسے نبی کو جسے لکھا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں یعنی توراۃ و انجیل میں آپ کی نعت اور صفت لکھی پائیں گے۔

حضرت عطاء بن یسار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ اوصاف بیان کیے جو توریت میں مذکور ہیں اس کے بعد انہوں نے پڑھنا شروع کیا۔

اے نبی ہم نے تجھے بھیجا شاہد و مبشر و نذیر اور امیوں کا نگہبان بنا کر تم میرے بندے اور میرے رسول ہو میں نے تمہارا نام متوکل رکھا نہ بدخلق نہ بدمزاج نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے برائی کو برائی سے دفع کرو یعنی خطا کار تمہیں کو معاف کرتے ہو اور ان پر احسان فرماتے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں نہ اٹھائے گا جبتک کہ تمہاری برکت سے ٹیڑھی ملت کو سیدھا اس طرح نہ فرمادے کہ صدق دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پکارنے لگیں اور تمہاری بدولت اندھی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور پردوں میں پڑے ہوئے دل کشادہ ہوجائیں۔

حضرت کعب احبار سے توریت میں حضور کی صفات پر یہ مضمون بھی منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صفت میں فرمایا کہ میں انہیں ہر خوبی کے قابل کروں گا اور ہر خلق کریم انہیں عطا فرماؤں گا اور اطمینان قلب و وقار کو ان کا لباس بناؤں گا اور طاعات و احسان کو ان کا شعار کروں گا۔ اور تقویٰ ان کا ضمیر اور حکمت ان کا راز اور صدق و وفا ان کی طبیعت اور عفو و کرم ان کی عادت اور عدل ان کی سیرت اور اظہار حق ان کی شریعت اور ہدایت ان کا امام اور اسلام ان کی ملت بناؤں گا احمد ان کا نام ہے۔

اسی کے ہم معنی علامہ آلوسی نے روح المعانی میں حضور کی صفات انجیل و زبور سے نقل کی ہیں خلق کو ان کے صدقے میں گمراہی کے بعد ہدایت اور جہالت کے بعد علم و معرفت اللہ گمنامی

marfat.com

کے بعد دولت اور تفرقے کے بعد ہدایت و محبت عنایت کروں گا اور انہیں کی برکت سے میں مختلف قبائل غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے والے دلوں میں الفت پیدا کر دوں گا اور ان کی امت کو تمام امتوں سے بہتر کر دونگا۔

ایک اور حدیث میں تورات سے حضور کے یہ اوصاف منقول ہیں۔ میرے بندے ان کی جائے ولادت مکہ مکرمہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہے ان کی امت اس حال میں اللہ کی حمد کرنے کے سب سے زیادہ ہوگی۔

علاوہ ازیں کتب آلہیہ حضور کی صفت و نعت سے مملو ہیں۔ باآں کہ اہل کتاب ان میں اپنی کتابوں سے تراش خراش کرتے رہے ہیں اور ان کی سعی ہمیشہ اسی کام میں ہوتی رہی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت گان کی کتابوں سے نکال دی جائے۔ لیکن کافی تبدیلیاں کر لینے کے باوجود موجودہ بائبل میں حضور کی نعت و صفت اور بشارت کا کچھ نہ کچھ نشان مل جاتا ہے۔

یہاں رسول اور امی نبی سے مراد بہ اجماع مفسرین سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ کا ہی ذکر اور وصف رسالت سے کیا گیا اس لیے کہ آپ کی ذات مقدس مخلوق اور اللہ تعالے کے مابین واسطہ ہے۔ فرائض رسالت ادا فرماتے ہیں اور اللہ تعالے کے اوامر و نواہی اور شرائع و احکام اس کے بندوں کو پہنچاتے ہیں اور اسی لحاظ سے رسول النبی الامی فرمایا گیا۔ اس لیے کہ نبا اس خبر کو کہتے ہیں جو مفید علم ہو اور اس میں شائبہ کذب بھی نہ ہو چنانچہ قرآن کریم میں یہ لفظ اسی معنی میں بکثرت مستعمل ہوا ہے جیث قال۔

قل هو نبأ عظيم۔ تلك من انباء الغيب نوحيها اليك۔ فسوف ينبأهم باسمائهم۔ من انبأك هذا قال نبأني العليم الخبير عن النبأ العظيم الذي هم فيه مختلفون۔

اور لفظ نبی قرآن کریم میں تقریباً تیس جگہ استعمال ہوا ہے سب جگہ غیبی خبر دینے والے کے ہی معنے بنتے ہیں۔ اور نبیتا قرآن کریم میں پانچ جگہ استعمال ہوا وہاں بھی یہی معنی بنتے ہیں۔ نبیتہ صرف ایک جگہ تبین دو جگہ نبتنا ایک جگہ نبیئہ ایک جگہ نبیں تیرہ مقام پر ان سب جگہ میں یہی معنی ہیں۔

مزید وضاحت کے لیے پارہ اور رکوع کا حوالہ پیش ہے۔

marfat.com

نَبَوَ۔ پ۱ ر۱۵ پ۱۳ ر۱۴ پ۲۲ ر۱۱ و ۱۴ پ۲۸ ر۱۵
نُبُوَّتُهُمْ۔ پ۱۴ ر۱۲ پ۲۱ ع ۲۔
نُبُوَّة۔ پ۳ ع ۱۶ پ۷ ع ۱۶ پ۲۰ ع ۱۵۔ پ۲۵ ع ۱۸۔ پ۲۶ ع ۲۷
نبی۔ پ۲ ع ۱۶ پ۳ ۱۵ پ۴ ع ۶۔ ۸ پ۷ ع ۱۵ پ۸ ع ۱ پ۹ ع ۲۔ ۹۔ ۱۰ پ۱۱ ع ۴
و ۶۔ ۱۴۔ ۱۶ پ۱۲ ع ۳ پ۱۴ ع ۴۔ پ۱۷ ع ۴ پ۱۹ ع ۱ پ۲۱ ع ۱۷۔ ۱۸۔ ۲۰ پ۲۲ ع ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴
۵ پ۲۵ ع ۱۷ پ۲۶ ع ۱۳ پ۲۸ ع ۸ ۱۷۔ ۱۹۔ ۲۰۔
نبیًا۔ پ۳ ع ۱۲۔ پ۲۱ ع ۵۔ ۶۔ ۷۔ پ۲۳ ع ۷
نبیشہ۔ پ۱۹ ع ۱۹
نبیّن۔ پ۲ ع ۴ ۱ پ۱۷ ع ۸
نبشّاء۔ پ۱۲ ع ۱۵
نبیتہا۔ پ۱۹ ع ۱۹۔
نبؤ۔ پ۸ ع ۱۴
نبیّئون۔ پ۱ ع ۱۶۔ پ۳ ع ۱۷ پ۲۰ ع ۱۱۔
نبیہم۔ پ۲ ع ۱۶
نبئہم۔ پ۱۳ ع ۴ پ۲۵ ع ۹
نبیین۔ پ۱ ع ۷ پ۲ ع ۶۔ ۱۰ پ۳ ۱۱۔ ۱۶ ۱۷ رکوع۔ پھر ۶ پ۷ ع ۳ پ۱۵ ع ۶۔
پ۱۶۔ ع ۷ پ۱۷ ع ۱۷ پ۲۲ ع ۲ پ۲۴ ع ۴۔
نبأ سے قرآن کریم میں نبؤ۔ نبئہم۔ نبیّن بارہ طریقہ سے استعمال ہوا ہے سب جگہ معنی خبر
مفید العلم کے لیے ہی استعمال ہے۔
پھر یہ لفظ یا فاعل کے معنی میں ہوگا یا مفعول کے معنی دے گا۔
فاعل کے معنی دینے کی صورت میں غیب کی خبر دینے والا نبی ہوگے۔
مفعول کے معنی دینے کی صورت میں غیب کی خبریں دیے ہوئے ہونگے۔
اور دونوں معنوں کو قرآن کریم کی تائید حاصل ہے پہلے معنی میں نبئ عبادی موجود ہے۔
قل اؤنبئکم اور انبئکم بما تاکلون وما تدخرون موجود ہے۔
دوسرے معنی میں نبأ العلیم الخبیر موجود ہے۔

marfat.com

اور حقیقت میں ہر نبی غیب کی خبریں دینے والا ضرور ہے۔ تفسیر خازن میں ہے کہ آپ کی وصف میں نبی فرمایا وہ اس لیے کہ نبی ہونا ہی مراتب علیا اور شرف عظمیٰ کو مستلزم ہے۔ اور یہ لفظ نبی اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک غایت درجہ بلند ہیں اور یہ امر بھی اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ کے مقربین خاص میں سے نبی ہی وہ مختار درجہ رکھتا ہے جو اس کی طرف سے خبر دے۔

اور نبی کے ساتھ امی فرمانا اس بنا پر ہے کہ امی ہونا حضور کے معجزات سے ہے۔ بقول سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما آپ فرماتے ہیں کہ یہ حضور کا معجزہ ہے کہ دنیا میں کسی کے آگے کبھی زانوئے تلمذ تہ نہ فرمایا اور کتاب ایسی لائے کہ جس میں اولین و آخرین کے علوم اور غیوب ہیں۔ (خازن)

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

امی و دقیقہ دان عالم — بے سایہ و سائبان عالم
خاکی و براوج عرش منزل — امی و کتاب خانہ در دل

پھر یہ امر بھی یہاں واضح ہو جاتا ہے کہ نبی عام ہے اور رسول صرف چار ہیں یعنی موسیٰ و عیسیٰ۔ داؤد۔ نبی الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں منحصر ہے اور نبیوں کی تعداد بعض روایات سے ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے مگر رسول صرف اور صرف چار ہی ہیں اور رسول کا نبی ہونا ضروری ہے اور نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں ہے۔

آگے ارشاد ہے۔

وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور پاک چیزیں ان کے لیے حلال اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ یعنی تکالیف و آفات جیسے شرائع سابقہ میں توبہ کے لیے اپنے آپ کو قتل کرنا یا جن اعضاء سے گناہ سرزد ہوا انہیں کاٹ ڈالنے کا حکم تھا وہ اٹھا لے گا اور گلے کے پھندے یعنی احکام شدید جیسے بدن یا کپڑے پر جہاں نجاست لگ جائے اسے کاٹنا غنیمتوں کو جلا ڈالنا۔ گناہوں کا مکانوں کے دروازوں پر ظاہر ہونا جو ان پر تھے اتار دے گا تو وہ جو اس پر یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور ان کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا۔ اس نور سے مراد قرآن کریم ہے جو قلب مومن کو روشن کرتا ہے اور کفر و شرک و جہالت کی تاریکیاں دور کر دیتا ہے وہی بامراد ہوئے (ماخوذ از روح المعانی)

marfat.com

باعاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع دہم پ۹

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

فرما دیجئے اے لوگو میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری سب کی طرف اس کی طرف سے جس کے لیے بادشاہی ہے آسمانوں کی اور زمین کی کوئی معبود نہیں مگر وہی جلاتے اور مارتے والا ہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر جو بے پڑھے غیب بتانے والے ہیں ایمان لاتے ہیں اللہ اور اس کی باتوں پر اور ان کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝

اور موسیٰ کی قوم سے ایک جماعت ہے جو ہدایت کرتی ہے حق کی اور اسی سے انصاف کرتی ہے۔

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَىْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

اور بانٹ دیا ہم نے انہیں بارہ قبیلوں میں گروہ گروہ اور ہم نے وحی کی موسیٰ کی طرف جب پانی مانگا ان کی قوم نے کہ مار اپنا عصا پتھر پر تو اس میں سے پھوٹ نکلے بارہ چشمے جان لیا ہر جماعت نے اپنے اپنے گھاٹ اور سایہ کیا ہم نے ان پر ابر کا اور اتارا ہم نے ان پر من اور سلویٰ کھاؤ پاک چیزوں سے جو ہماری دی ہوئی ہیں اور نہیں ظلم کیا انہوں نے ہم پر لیکن وہ تھے اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے۔

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ

اور یاد کرو جب کہا گیا انہیں کہ رہو اس بستی میں اور کھاؤ اس میں سے جو چاہو اور کہو گناہ مٹا دے

marfat.com

وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓئٰتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

گئے اور داخل ہو دروازے سے سجدہ کرتے ہم بخش دیں گے تمہاری خطائیں اور ہم نزدیک زیادہ عطا کریں گے نیکوں کو

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝

تو بدل دی انہوں نے جو ظالم تھے وہ بات اور اس کے خلاف کہنے لگے جو کہا گیا تھا تو ہم نے بھیجا ان پر عذاب آسمان سے بدلہ ان کے ظلم کا۔

حل لغات سورۃ اعراف رکوع دہم پ ۹

قل کہہ	یا اے	ایھا اے	الناس۔ لوگو
انی۔ بیشک میں	رسول۔ رسول ہوں	اللہ۔ اللہ کا	الیکم۔ تمہاری طرف
جمیعا۔ سب کی	الذی۔ وہ	لہ۔ کہ جس کی	ملک۔ بادشاہی ہے
السموات۔ آسمانوں	و۔ اور	الارض۔ زمین میں	لا۔ نہیں
الہ کوئی معبود	الا۔ مگر	ھو۔ وہی	یحیی۔ زندہ کرتا ہے
و۔ اور	یمیت۔ مارتا ہے	فامنوا۔ تو ایمان لاؤ	باللہ۔ اللہ پر
و۔ اور	رسولہ۔ اسکے رسول	النبی۔ نبی	الامی۔ ان پڑھ پر
الذی۔ جو	یومن۔ ایمان لاتا ہے	باللہ۔ اللہ پر	و۔ اور
کلمتہ۔ اسکے حکموں پر	و۔ اور	اتبعوہ۔ پیروی کرو	لعلکم۔ تاکہ
تھتدون۔ ہدایت پاؤ	و۔ اور	من قوم۔ قوم	موسی۔ موسی سے
امۃ۔ ایک امت تھی	یھتدون۔ جو ہدایت کرتی تھی	بالحق۔ حق کی	و۔ اور
یعدلون۔ انصاف کرتے	قطعنھم۔ ہم نے تقسیم کیا ان کو	اثنتی عشرۃ۔ بارہ	و۔ اور
اسباطا۔ قبیلوں میں	امما۔ جماعتیں	اوحینا۔ وحی کی ہم نے	الی۔ طرف
موسی۔ موسیٰ کی	و۔ اور	استسقہ۔ پانی مانگا اس سے	
اذ۔ جب			

marfat.com

قومہ۔اسکی قوم نے
لک۔اپنا
اثنتا عشرۃ۔بارہ
کل۔ہر
ظللنا۔سایہ کیا ہم نے
انزلنا۔اتارا ہم نے
السلوی۔سلوی
ماجو
ما۔تو
لکن۔لیکن
و۔اور
اسکنوا۔رہو تم
کلوا۔کھاؤ
و۔اور
ادخلوا۔داخل ہو
لکم۔تم کو
المحسنین۔نیکوں کو
منھم۔ان میں سے
قیل۔کہی گئی تھی
رجزا۔عذاب
یظلمون۔وہ ظلم کرتے

اضراب۔مار
فانبجست۔تو پھوٹے
قد۔بیشک
مشربھم۔اپنا گھاٹ
و۔اور
العثو۔باطل کا
و۔اور
لک۔تم
و۔اور
من طیبات۔پاکیزہ چیزیں
کم۔تم کو
و۔اور
نا۔ہم پر
و۔اور
انفسھم۔اپنی جانوں پر
یظلمون ظلم کرتے
لھم۔انکو
و۔اور
القریۃ۔بستی میں
و۔اور
حیث۔جہاں
حطۃ۔حطہ
و۔اور
سنزید۔جلدی زیادہ دینگے ہم
الذین۔انہوں نے کہ
ظلموا۔ظلم کیا
غیر۔سوا
الذی۔کہا گیا جو
فارسلنا۔تو بھیجا ہم نے
علیھم۔ان پر
من السماء۔آسمان سے
بما۔بدلہ
کانوا۔کیا جو تھے

بعصاک۔اپنا
منہ۔اس سے
علم۔جان لیا
و۔اور
و۔اور
و۔اور
یظلمون۔ظلم کرتے
لھم۔انکو
و۔اور
شئتم۔چاہو تم
و۔اور
نغفر۔ہم بخش دینگے
خطیئتکم۔تمہاری خطائیں
سنزید۔جلدی زیادہ دینگے ہم
ظلموا۔ظلم کیا
الذی۔کہا گیا جو
علیھم۔ان پر
یفسقون۔نافرمانی کرتے تھے

خلاصہ تفسیر سورۃ اعراف رکوع دہم پ۹

قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔فرما دیجئے اے لوگو میں اللہ کا رسول ہوں

marfat.com

تم سب کی طرف یہ آیت حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں حضور کی عمومی رسالت کی دلیل ہے یعنی آپ کی رسالت رسالت مطلقہ ہے اور آپ تمام خلق کے رسول ہیں اور کل جہان آپ کی امت ہے گویا آپ انسانوں کے رسول ملائکہ کے رسول جنوں کے رسول ہیں حتیٰ کہ رسولوں کے بھی رسول ہیں۔

بخاری و مسلم میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ پانچ چیزیں مجھ کو وہ ملی ہیں جو مجھ سے قبل کسی کو نہ ملیں۔

اول:۔ ہر نبی ایک خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا رہا اور میں ہر سیاہ و سرخ کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔

دوم:۔ میرے لیے غنائم حلال کیے گئے اور مجھ سے پہلے کسی کو غنیمت کا مال حلال نہیں کیا گیا تھا۔

سوم:۔ میرے لیے زمین پاک اور پاک کرنے والی (یعنی تیمم کے قابل) اور مسجد کی گئی جس کسی کو جہاں بھی نماز کا وقت آوے وہ زمین پر وہیں نماز ادا کر سکتا ہے۔

چہارم۔ میرا رعب دشمن پر ایک ماہ کی مسافت پر ڈالا گیا۔ اور میری مدد فرمائی گئی۔

پنجم مجھے تاج شفاعت عطا ہوا۔

مسلم شریف میں یہ بھی ہے کہ میں تمام خلق کی طرف رسول بنایا گیا اور مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔

وہ اللہ جس کی بادشاہی آسمانوں اور زمین میں ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں جلانے والا اور مارنے والا تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول غیب کی خبر دینے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تم راہ پاؤ۔

اور موسیٰ کی قوم سے ایک جماعت ہے کہ حق کی راہ بتاتی اور اس سے انصاف کرتی ہے یعنی حق کے ساتھ انصاف کرتی ہے اور بانٹ دیا ہم نے انہیں بارہ گروہ میں جماعتیں اور وحی کی ہم نے موسیٰ کو جب پانی مانگا اس کی قوم نے تیہ میں کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو تو پھوٹ نکلے اس میں سے بارہ چشمے ہر گروہ کے لیے ایک چشمہ تو ہر قبیلہ نے اپنا گھاٹ جان لیا اور سائبان کیا ہم نے ان پر ابر کا تاکہ میدان تیہ میں دھوپ سے امن میں رہیں اور ان پر اتارا من اور سلویٰ کھاؤ ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے پاک چیزیں اور انہوں نے ناشکری کر کے ہمارا کچھ نہ بگاڑا

marfat.com

مگر اپنی ہی جانوں پر ظلم کیا کرتے تھے۔

بنی اسرائیل جن پر اللہ تعالےٰ نے یہ انعام فرمائے اور یاد کرو جب انہیں کہا گیا یعنے بنی اسرائیل کو کہ رہو اس بستی میں یعنی بیت المقدس میں اور کھاؤ اس میں سے جو چاہو اور کہو کہ گناہ کا بوجھ اترا۔ اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو ہم تمہارے گناہ بخشدیں گے عنقریب زیادہ دیں گے نیکوں کو۔

تو ان کے ظالموں نے بات بدل دی اس کے خلاف جس کا انہیں حکم تھا یعنے انہیں حکم تو یہ تھا کہ حطہ کہتے ہوئے دروازے میں داخل ہوں حطہ عربی محاورہ میں توبہ و استغفار کی جگہ استعمال کرتے ہیں لیکن وہ حطہ کی بجائے بطور تمسخر حنطۃ فی شعرۃ کہتے ہوئے داخل ہوئے یعنے گندم بالوں میں بھرے ہوئے تو ہم نے ان پر عذاب بھیجا آسمان سے ان کے اس ظالمانہ تمسخر کے بدلے میں یعنی عذاب آنے کا سبب ان کا ظلم اور استہزاء اور حکم الٰہی کی مخالفت کرنا ہوا۔

یا محاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع یازدہم پ ۹

وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ لَا تَاْتِيْهِمْ كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

اور پوچھو ان سے حال اس بستی کا جو کنارے دریا کے تھی جب وہ حد سے بڑھے ہفتہ میں جب آئیں مچھلیاں ان کے سامنے ہفتہ کے دن تیرتی اور جو دن ہفتہ کا نہ ہوتا نہ آتیں اس طرح آزماتے تھے ہم انہیں ان کے فسق کے سبب۔

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

اور جب کہا ایک جماعت نے ان میں سے کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں عذاب دینے والا ہے سخت عذاب بولے عذر کو تمہارے رب کے حضور اور شاید یہ ڈریں

marfat.com

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا
الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَئِيْسٍۢ
بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝
فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا
لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ۝

تو جب بھلا بیٹھے وہ جو نصیحت انہیں کی گئی
تھی ہم نے نجات دی انہیں جو روکتے تھے
برائی سے اور باخوذ کیا ہم نے انہیں جو ظالم
تھے برے عذاب میں بدلہ ان کی نافرمانی کا۔
تو جب سرکشی کی انہوں نے جس سے منع کیا
گیا ہم نے فرمایا انہیں ہو جاؤ بندر نقصان و
خسران میں۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ
الْعَذَابِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ
الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور جب حکم دیا تمہارے رب نے کہ ضرور بھیجتا
رہوں گا ان پر قیامت تک انہیں جو ان کو
سخت مار دیں برے عذاب کی بے شک
تمہارا رب ضرور جلد عذاب والا ہے اور بیشک
وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ
الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۡ وَ
بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

اور متفرق کر دیا ہم نے انہیں زمین میں جماعت
جماعت ان میں کچھ نیک ہیں اور ان میں سے
کچھ اس کے برے ہیں اور آزمایا ہم نے
انہیں بھلائیوں سے اور برائیوں سے تاکہ وہ
رجوع کریں۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ
يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى
وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ
عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۭ اَلَمْ يُؤْخَذْ
عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا
عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۭ
وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

تو ان کی جگہ ان کے بعد نا اہل آئے کہ
کتاب کے وارث ہوئے اور اس دنیا کا
مال لیتے اور کہتے عنقریب ہماری بخشش ہوگی
اور اگر آجائے ان کے پاس ویسا ہی مال تو لے
لیں کیا نہ لیا گیا ان پر کتاب میں عہد کہ نہ کہیں
اللہ پر مگر سچ اور انہوں نے اسے پڑھا جو اس
میں تھا اور بے شک آخرت کا گھر بہتر ہے
ان کے لیے جو پرہیزگار ہیں تو کیا تم عقل

marfat.com

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝

نہیں رکھتے۔
اور وہ جو کتاب کو مضبوط تھامتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں بے شک ہم ضائع نہیں کرتے اجر نیکوں کا۔

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اور جب ہم نے اٹھایا ان پر پہاڑ گویا کہ وہ سائبان ہے اور وہ گمان کرتے تھے کہ ان پر گرنے والا ہے لو جو ہم نے تمہیں دیا زور سے اور یاد کرو جو اس میں ہے تاکہ تم پرہیز گار بنو۔

حل لغات سورۃ اعراف رکوع یازدہم پ۹

واو۔اور	اسئلہم۔پوچھ ان سے	عن القریۃ اس	التی بستی کا
کانت۔جو تھی	حاضرۃ۔کنارے	البحر۔سمندر کے	اذ۔جب
یعدون۔زیادتی کرتے	فی۔بیچ	السبت۔ہفتہ کے	اذ۔جب
تاتیہم۔آتیں انکے پاس	حیتانہم۔انکی مچھلیاں	یعدون۔حد	سبتہم۔انکے ہفتے کے
شرعا۔ظاہر ہو کر	واو	یوم۔دن	لا۔نہ
یسبتون۔ہفتہ کرتے	لا۔نہ	تاتیہم۔آتی انکے پاس	کذلک۔اسی طرح
نبلوہم۔آزماتے تھے ہم	ھم۔ان کو	بما۔بدلے کے	کانوا۔جو تھے
یفسقون۔بدکاری کرتے	واو	اذ۔جب	قالت۔کہا
امۃ۔ایک جماعت نے	منہم۔ان میں سے	لم۔کیوں	تعظون۔نصیحت کرتے ہو
قوما۔اس قوم کو کہ	اللہ۔اللہ	مھلکہم۔ہلاک کرنے والا ہے انکو	
او۔یا	معذبہم۔عذاب کرنیوالا ہے ان کو		عذابا۔عذاب
شدیدا۔سخت	قالوا۔بولے	معذرۃ۔عذر کے لیے	الی۔طرف
ذکروا۔سمجھائے گئے	واو	لعلہم۔شائد وہ بھی	یتقون۔ڈریں

marfat.com

فلما۔ پھر جب
کتب لکھے
ینھون۔ روکتے تھے
الذین۔ ان کو
بما۔ بدلے اسکے جو
فلما۔ پھر جب
عتوا۔ سرکشی کی
عنہ۔ اس سے
قردۃ۔ بندر
تاذن۔ اعلان کیا
الی طرف
یسومھم۔ پہنچائے گا ان کو
ان۔ بیشک
و۔ اور
و۔ اور
الارض۔ زمین کے
و۔ اور
و۔ اور
السیئات۔ برائی سے
من بعد۔ بعد
یاخذون۔ لیتے
و۔ اور
عرض۔ سامان
یقولون کہتے
لنا۔ ہم کو
عرض۔ سامان
اخرۃ
الکتب۔ کتاب کا

نسوا۔ بھول گئے
بہ۔ اسکی
عن السوء۔ برائی سے
ظلموا۔ جو ظالم تھے
کانوا۔ تھے
عتوا۔ سرکشی کی
قلنا۔ تو ہم نے کہا
خاسئین۔ ذلیل
و۔ اور
ربک۔ تیرے رب نے کہ یقیناً ضرور بھیجے گا
یوم۔ دن
سوء۔ برے
سریع۔ جلدی
ربک۔ تیرا رب
انہ۔ بیشک وہ
تقطعنھم۔ بانٹ دیا ہم نے ان کو
امما۔ ٹکڑے کرکے
منھم۔ بعض ان سے
منھم۔ بعض ان سے
بلوناھم۔ آزمایا ہم نے انکو
لعلھم۔ تاکہ وہ
ھم۔ ان کے
عرض۔ سامان
یقولون کہتے
و۔ اور
مثلہ۔ مثل اسکی
یوخذ۔ لیا گیا
ان۔ یہ کہ

ما۔ جو
ذکروا۔ نصیحت دیے
انجینا۔ تو نجات دی ہم نے
الذین۔ ان کو جو
و۔ اور
بعذاب۔ عذاب
یفسقون۔ بدکاری کرتے
عما۔ اس سے کہ
نھوا۔ روکے گئے تھے
لھم۔ ان کو
و۔ اور
خاسئین۔ ذلیل
ربک۔ تیرے رب نے کہ یقیناً ضرور بھیجے گا
القیمۃ۔ قیامت کی
سوء۔ برے
سریع۔ جلدی
غفور۔ بخشنے والا
رحیم۔ مہربان ہے
فی۔ بیچ
منھم۔ بعض ان سے
دون۔ سوا
بالحسنات۔ نیکی
یرجعون۔ لوٹیں
ورثوا۔ جو وارث ہوئے
ھذا۔ اس
سیغفر۔ جلدی بخشا جائے گا
یاتھم۔ آتا انکے پاس
أ۔ کیا
میثاق۔ عہد
یقولوا۔ کہیں

کونوا۔ ہو جاؤ
اذ۔ جب
علیھم۔ ان پر
من۔ جو
العذاب۔ عذاب
العقاب۔ سزا دینے والا ہے
رحیم۔ مہربان ہے
فی۔ بیچ
الصالحون۔ نیک ہیں
ذلک۔ اس کے ہیں
و۔ اور
خلف۔ تو پیچھے آئے
الکتاب۔ کتاب کے
الادنی۔ دنیا کا

marfat.com

علی۔اوپر
و۔اور
و۔اور
للذین۔ان کے لیے جو
تعقلون۔سمجھتے
بالکتاب۔کتاب کو
انا۔بیشک ہم
للمصلحین۔نیکوں کا
الجبل۔پہاڑ
و۔اور
واقع۔گرنے والا ہے
اتینکم۔دیا ہم نے تم کو
ما۔جو

اللہ۔اللہ کے
درسوا۔پڑھا انہوں نے ما۔جو
الدار۔گھر
یتقون۔پرہیزگار ہیں
و۔اور
لا۔نہیں
و۔اور
فوقھم۔ان کے اوپر
ظلۃ۔بادل کیا انہوں نے کہ
ہم۔ان پر
بقوۃ۔قوت سے
فیہ۔اس میں ہے
لعلکم۔تاکہ تم

الا۔مگر
الاخرۃ۔آخرت کا
ا۔کیا
الذین۔وہ جو
اقاموا۔قائم کرتے ہیں
نضیع۔ضائع کرتے
اذ۔جب
کانہ۔گویا کہ وہ
نتقنا۔اٹھایا ہم نے
ظلۃ۔سائبان جیسے
انہ۔بیشک وہ
ما۔جو
اذکروا۔یاد کرو
تتقون۔پرہیزگار بنو

الحق۔حق
فیہا۔اس میں تھا
خیر۔بہتر ہے
فلا۔پھر نہیں
یمسکون۔تھامتے ہیں
الصلوۃ۔نماز کو
اجر۔اجر

خلاصہ تفسیر اردو سورۃ اعراف رکوع یازدہم پ۹

اور پوچھئے ان سے اس بستی کا حال جو دریا کے کنارے تھی یہ خطاب حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ آپ اپنے قریب کے رہنے والے یہودیوں سے اس بستی کا حال دریافت فرمائیں اس سوال سے مقصود یہ تھا کہ کفار مکہ پر ظاہر فرما دیا جائے کہ ان یہودیوں کا قدیمی دستور ہے کہ ہر نبی کا انکار کریں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے اور حضور کے معجزات سے انکار کرنا ان کی پرانی خصلت و عادت کے ماتحت ہے یہ ان کی کوئی نئی بات نہیں یہ حضور سے قبل کے نبیوں سے بھی کفر کرتے رہے۔

اس کے بعد ان کے اسلاف کا حال ظاہر فرمایا جو حکم الٰہی کی مخالفت کی وجہ سے بندروں اور سوروں کی صورت میں مسخ کیے گئے۔

من القریہ میں جس بستی کا ذکر ہے اس بستی کی تعیین میں مفسرین کے پانچ اقوال ہیں۔

marfat.com

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ بستی مصر اور مدینہ کے درمیان تھی۔
ایک قول یہ ہے کہ وہ بستی مدین اور طور کے مابین تھی۔
علامہ زہری کی تحقیق میں وہ بستی بلد یہ شام میں تھی۔
ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک قول یہ ہے کہ وہ بستی مدین تھی۔
بعض مفسرین نے کہا وہ بستی ایلہ ہے۔

بہرحال بستی ہونے اور ان کے مسخ ہونے سے کوئی انکاری نہیں ہے۔ مصر و مدینہ کے مابین تھی یا مدین و طور کے درمیان۔ بلد یہ شام تھی یا ایلہ۔ بہرصورت تھی اور ضرور تھی۔ آگے ارشاد ہے جب وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھے یعنے باوجود ممانعت کے ہفتے کے روز مچھلیوں کا شکار کیا کرتے تھے۔ مفسرین نے فرمایا اس بستی میں تین قسم کے لوگ تین خیالوں پر منقسم ہو گئے۔

ایک نہائی جماعت تو ایسے لوگوں کی ہو گئی جو لالچ میں نہ آتے اور حکم کی اتباع میں شکار سے باز رہے اور شکار کرنے والوں کو منع کرتے رہے۔

دوسرا گروہ ایسا تھا کہ شکار کنندہ جماعت سے بیزار ہو کر علیحدہ ہو گیا اور منع کرنے والوں کو کہتا کہ ایسی قوم کو نصیحت بے کار ہے جو ہلاک ہونے والی ہے۔

تیسرا گروہ خطاکاروں کا تھا جو حکم الٰہی کے خلاف ہفتے کے روز ہی شکار کر کے مچھلیاں لاتا اور خود کھاتا فروخت کرتا۔

آخر ش ان لوگوں نے جو انہیں منع کرتے تھے جب دیکھا کہ یہ باز نہیں آتے تو انہوں نے بستی تقسیم کر کے بیچ میں ایک دیوار کھینچ لی اور اپنا دروازہ علیحدہ نکال لیا جس سے آتے جاتے تھے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے بھی ان خطاکاروں پر لعنت کی۔
ایک روز منع کنندوں نے دیکھا کہ خطاکاروں میں سے کوئی باہر نہیں نکلا خیال کیا کہ شاید شراب کے نشہ میں مدہوش پڑے رہ گئے ہیں۔ انہیں دیکھنے کے لیے دیوار پر چڑھے تو دیکھا اس بستی میں بندر ہی بندر ہیں۔ آخر یہ انہیں دیکھنے لگے تو یہ سب ان کے رشتہ دار ہی تھے مگر یہ تو انہیں نہ پہچان سکے اور وہ مسخ شدہ اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے تھے وہ منع کنندوں کے پاس آ کر ان کے کپڑے سونگھتے۔ انہوں نے ان سے کہا کیا ہم تمہیں منع نہ کرتے ہیں وہ سر ہلا کے اقرار کرتے آخر وہ سب ہلاک ہو

marfat.com

گئے اور تیسرے سلامت رہے۔

چنانچہ ارشاد ہے جب ہفتے کے دن آتیں ان کی مچھلیاں تیرتی ہوئی اور جو دن ہفتے کا نہ ہوتا نہ آتیں۔ اسی طرح آزماتے تھے ہم انہیں ان کے فسق کو۔ اور جب کہا ایک گروہ نے ان میں سے کیوں نصیحت کرتے ہو اس قوم کو جسے اللہ ہلاک کرنے والا ہے۔ یا عذاب دینے والا ہے سخت عذاب بولے معذرت تمہارے رب کے حضور ہے تاکہ ہم پر نہی عن المنکر ترک کرنے کا الزام نہ ہے اور شاید کہ وہ متقی ہو جائیں اور نصیحت سے فائدہ اٹھائیں۔

تو جب بھلا بیٹھے جو نصیحت انہیں ہوئی تھی ہم نے بچا لیے وہ لوگ جو برائی سے منع کیا کرتے تھے اور پکڑ لیا ہم نے ظالموں کو برے عذاب میں ان کے فسق کا بدلہ تو جب انہوں نے سرکشی کی اس حکم سے جس سے ممانعت کی گئی تھی فرمایا ہم نے انہیں ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے۔ چنانچہ وہ لوگ بندروں کی شکل میں مسخ ہو گئے اور تین دن اسی حال میں رہ کر ہلاک ہو گئے تو گیا ارشاد ہے۔

اور جب تمہارے رب نے حکم سنا دیا کہ ضرور قیامت تک ان پر ایسے لوگ بھیجتا رہوں گا جو برے عذاب میں مبتلا کریں یعنے یہود کے لیے دردناک عذاب دینے والے مسلط کئے جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا بخت نصر بابلی نے انہیں انتہائی عذاب میں رکھا پھر سنجاریب اور شاہان روم نے انہیں بدترین ذلت میں رکھا اور قیامت تک ان پر جزیہ واجب اور ذلت لازم ہو گئی۔

بیشک تیرا رب ضرور عذاب دینے والا ہے انہیں جو کفر پر ہیں اور اس سے یہ امر بھی ثابت ہوا کہ قائم علی الکفر کے لیے عذاب مستمر ہو گا دنیا و آخرت میں اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے ان پر جو مطیع احکام رسول اور ایمان لائیں اور انہیں ہم نے علیحدہ علیحدہ جماعت میں متفرق کر دیا ان میں ایک گروہ نیک ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لا کر اس کے دین پر قائم رہا اور ایک گروہ ان سے اور طرح کا ہے جو نافرمان اور کافر ہے۔

اور ہم نے آزمایا انہیں بھلائیوں اور برائیوں سے تاکہ کہیں وہ رجوع کریں یہاں بھلائیوں سے مراد نعمت و راحت ہے اور برائیوں سے شدت و تکلیف تو ان کی جگہ ان کے بعد وہ خلف آئے کہ کتاب کے وارث ہوئے یعنی تورات انہیں ان کے اسلاف سے ملی اور وہ اس کے اوامر و نواہی اور تحلیل و تحریم وغیرہ احکام پر مطلع ہوئے صاحب مدارک فرماتے ہیں کہ یہ لوگ وہ

marfat.com

رہیں جو عہد رسالت میں تھے اور یہودیت کی وجہ سے اسلام کے خلاف چلتے تھے۔ انکا حال بتایا جاتا ہے کہ وہ لیتے ہیں دنیا کا مال یعنی بطور رشوت لے کر احکام میں تبدیلی اور کلام الٰہی میں تغیر و تحریف گوارہ کرتے ہیں باآنکہ وہ جانتے بھی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام لیکن غرض دنیا کے لالچ میں اس گناہ عظیم پر مصر ہوتے ہیں اور کہتے ہیں عنقریب ہماری بخشش ہو جائے گی اور جو گناہ ہم نے کیا ہے اس کا ملکوا خذہ نہ ہوگا اور اگر ویسا ہی مال ان کے پاس اور آ جائے تو پھر بھی لے لیں اور گناہ پر گناہ کرتے جائیں۔

علامہ سدی فرماتے ہیں کہ سارے بنی اسرائیل میں کوئی قاضی بھی ایسا نہ تھا جو رشوت خور نہ ہو اور اگر انہیں ملامت کی جاتی کہ یہ کام اچھا نہیں ہے تو کہہ دیتے یہ گناہ ہمیں معاف ہو جائے گا۔ اور اگر یہ ملامت کرنے والوں کی جگہ ہوتا تو یہ خود بھی اسی طرح رشوت خوری کرتا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

کیا ان پر نہ لیا گیا عہد کتاب کا کہ نہ کہیں گے اللہ کی طرف سے مگر حق اور انہوں نے اسے پڑھا جو اس میں تھا لیکن باوجود اس کے انہوں نے خلاف کیا تورات میں گناہ پر اصرار کرنے والے کے لیے مغفرت کا وعدہ نہ تھا مگر وہ یہی بہتر لاگ لیتے رہے کہ ہم پر مواخذہ نہ ہوگا اور گناہ میں حد سے بڑھے اور توبہ نہ کی اور آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لیے بہتر ہے جو اللہ کے عذاب سے خائف ہو کر رشوت ستانی اور حرام خوری سے اجتناب کریں اور حرام سے بچیں۔ اللہ کی فرمانبرداری کریں تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

اور وہ جو کتاب کو مضبوط تھامتے ہیں یعنی اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اس میں اپنی خواہشات کے مطابق تغیر تبدل نہیں کرتے اور نماز قائم رکھتے ہیں ہم نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ اس کا شان نزول اپنی کتاب میں سے حضرت عبداللہ بن سلام وغیرہ ایسے اصحاب کے حق میں ہے جنہوں نے تورات پر ایمان لا کر اس کا اتباع کیا اور تحریف نہ کی اس کے مضامین کو نہ چھپایا حضور پر ایمان لائے (خازن و مدارک)

اور جب ہم نے اٹھایا پہاڑ ان پر گویا کہ وہ سائبان ہے اور وہ سمجھے کہ ان پر وہ پہاڑ گرنے والا ہے واقعہ یہ ہے کہ جب بنی اسرائیل پر احکام تورات شاق گزرے اور انہوں نے اس کے قبول کرنے میں لیت و لعل کی تو حضرت جبریل نے بحکم الٰہی ایک بڑا پہاڑ جس کا عرض و طول ایک فرسنگ تھا جس کے نیچے بنی اسرائیل کا لشکر آ گیا ان پر سائبان کی طرح ان کے سروں کے قریب کر دیا۔

marfat.com

اوران سے کہا گیا کہ احکام توریت قبول کرو ورنہ تم پر یہ پہاڑ گرا دیا جائے گا ان کو جب پہاڑ اپنے سروں پر نظر آیا تو سب کے سب سجدے میں گر پڑے مگر اس طرح کہ بایاں رخسارہ اور بایاں زانو سجدہ میں رکھا اور داہنی آنکھ سے پہاڑ کو دیکھتے رہے کہ کہیں یہ گر ہی نہ پڑے چنانچہ آج تک یہود کے سجدہ کی یہی شان ہے پھر ارشاد ہوا لو جو ہم نے تمہیں دیا زور سے یعنی عزم و عزم و استقلال سے اور یاد کرو جو اس میں ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔

باترجمہ سورۃ اعراف رکوع دوازدہم پ ۹

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝

اور یاد فرمایئے اے محبوب جب لی تمہارے رب نے بنی آدم سے اس کی پشت سے ان کی نسل اور انہیں گواہ کیا ان پر کیا میں تمہارا رب نہیں بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے کہ کہیں کہہ دیں روز قیامت کہ ہمیں تو اس کی خبر نہ تھی۔

اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝

یا کہہ دیں شرک تو ہمارے باپ دادا نے ہم سے پہلے کیا اور ہم تو ان کے بعد کی ذریت ہیں تو کیا تو ہمیں ہلاک کریگا اس پر جو اہل باطل کر گئے۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

اور ایسے ہی ہم تفصیل سے آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ وہ رجوع کریں۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝

اور آپ سنائیں انہیں خبر ان کی جنہیں دیں ہم نے اپنی آیتیں تو ان سے نکل گئے صاف اور شیطان ان کے پیچھے لگا تو ہو گئے وہ گمراہوں میں سے۔

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ

اور اگر ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے

marfat.com

اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۚ فَمَثَلُهٗ
كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ
اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۚ ذٰلِكَ مَثَلُ
الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝

اٹھا لیتے لیکن وہ تو زمین میں جا پڑا اور پیرو
ہوا اپنی خواہش کا تو اس کی مثال کتے کی سی
ہے اگر اس پر بوجھ ڈالو ہانپے یا چھوڑ دو تو
زبان نکال کر ہانپے یہ مثال ہے اس قوم
کی جو جھٹلاتی ہے ہماری آیتیں تو تم انہیں قصے
گذشتہ سناؤ شاید وہ فکر کریں۔

سَآءَ مَثَلًا ۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝

بہت بری ہے مثال اس قوم کی جس نے
جھٹلائیں ہماری آیتیں اور وہ اپنی جانوں کا
نقصان کرتے تھے۔

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَ
مَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝
وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَ
لَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ
لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۫ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ
بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۫ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝

جسے اللہ ہدایت دے تو وہی راہ پر ہے۔
اور جسے گمراہ کرے تو وہی نقصان میں ہے۔
اور بے شک پیدا کیے ہم نے جہنم کے لیے
جنوں سے بہت سے اور آدمیوں سے ان
کے دل ہیں مگر بے سمجھے اور ان کی آنکھیں ہیں
مگر نہ دیکھنے والی اور ان کے کان ہیں نہ سننے
والے یہ ہیں مثل چوپایوں کے بلکہ ان سے
بھی گمراہ یہی ہیں غفلت والے۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪
وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ۭ
سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور اللہ کے لیے ہیں اچھے نام تو اسے پکارو
ان ناموں سے اور انہیں چھوڑ دو جو الحاد
کرتے ہیں اس کے ناموں سے انہیں بدلہ
ملے گا ان کے کیے کا۔

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ
وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝

اور ہمارے پیدا کیے ہوئے ہیں ایک گروہ
وہ ہے جو حق بتاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی
انصاف کرتا ہے۔

marfat.com

حل لغات سورۃ اعراف رکوع دوازدہم پ۹

و۔ اور
من بنی۔ بنی
قد یتکم۔ انکی اولاد کو
علی۔ اوپر
یواری سوءتکم۔ تمہارا رب
ان۔ یہ کہ
انا۔ بیشک
او۔ یا
اٰباؤنا۔ ہمارے باپ دادا نے
کنا۔ تھے ہم
اٰبا۔ کیا
المبطلون۔ اہل باطل نے
الایت۔ آیتیں
و۔ اور
الذی۔ اسکی کہ
منہا۔ اس سے
من الغوین۔ گمراہوں سے
لرفعنہ۔ تو بلند کرتے اس کو
لکنہ۔ لیکن وہ
و۔ اور
فمثلہ۔ تو اسکی مثال
فعل۔ تو بوجھ رکھے

اذ۔ جب
اٰدم۔ آدم سے
و۔ اور
اشہد۔ گواہ بنایا
اقسہم۔ انکی جانوں کے اوپر کیا
قالوا۔ بولے
تقولوا۔ کہو
کنا۔ ہم تھے
تقولوا۔ کہو
ذریتہ۔ اولاد
فتہلکنا۔ ہلاک کرتا ہے تو ہمکو
و۔ اور
کذلک۔ اسی طرح
نفصل۔ ہم کھولتے ہیں
لعلہم۔ تاکہ وہ
علیہم۔ ان پر
اٰیتنا۔ اپنی آیتیں
الشیطن۔ شیطان
لو۔ اگر
بہا۔ اس سے
الی۔ طرف
ھوا۔ خواہش
الکلب۔ کتا ہے
یلہث۔ زبان لٹکاتا ہے

ربک۔ تیرے رب نے
ھم۔ انکی سے
ھم۔ ان کو
لست۔ نہیں میں
شہدنا۔ ہم گواہ ہیں
القیمۃ۔ قیامت کے
غفلین۔ بے خبر
اشرک۔ شرک کیا
و۔ اور
ھم۔ ان کے
فعل۔ کیا
نفصل۔ کھولتے ہیں ہم
یرجعون۔ رجوع کریں
نبا۔ خبر
فانسلخ۔ تو نکل گیا
فکان۔ تو ہو گیا
شئنا۔ ہم چاہتے
و۔ اور
الارض۔ زمین کی
واتبع۔ اپنی کے
ان۔ اگر
او۔ یا

اخذ۔ پکڑا
من ظہورہم۔ پیٹھوں
ذریتہم۔ انکی اولاد کو
بلی۔ کیوں نہیں
یوم۔ دن
عن ھذا۔ اس سے
انما۔ سوائے اسکے نہیں
من قبل۔ پہلے
من بعد۔ بعد
بما۔ بدلے اسکے جو
کذلک۔ اسی طرح
لعلہم۔ تاکہ وہ
علیہم۔ ان پر
اٰتینہ۔ دیں ہم اسکو
فاتبعہ۔ تو پیچھے لگا اسکے
و۔ اور
لرفعنہ۔ تو بلند کرتے اس کو
اخلد۔ جھک گیا
اتبع۔ پیچھے لگا
کمثل۔ جیسے
علیہ۔ اس پر

marfat.com

تترکہ چھوڑے اسکو
القوم۔اس قوم کی
فاقصص۔تو بیان کر
سآء۔بری
جھٹلا
انفسہم۔اپنی جانوں پر
یھدی۔ہدایت دے
و۔اور
ھم۔ہی
لقد۔بیشک
کثیرا۔بہت سے
لہم۔ان کے
بہا۔ان سے
لا۔نہیں
کالانعام۔جانوروں کی طرح ہیں
اضل۔زیادہ گمراہ ہیں
و۔اور
فادعوہ۔سو پکارو
ذروا۔چھوڑو
اسمائہ۔اسکے ناموں کے
کانوا۔تھے وہ
خلقنا۔جو پیدا کیے ہم نے
بالحق۔حق کی
کرتے ہیں۔

پلھث۔ہانپتا ہے
الذین۔جنہوں نے
القصص۔واقعہ
مثل۔مثال ہے
کذبوا۔دیا
کانوا۔وہ تھے
اللہ۔اللہ
من۔جسے
الخسرون۔خسارہ پانے والے ہیں
ذرا۔پیدا کیے
من الجن۔جن
قلوب۔دل ہیں کہ
و۔اور
لم۔ان کے
بہا۔ان سے
بل۔بلکہ
ھم۔وہ ہیں
اولئک۔یہی
للہ۔اللہ کے
لہا۔ان سے
یلحدون۔جو کجرو ہیں
یجزون۔جلدی بدلہ دیے جائیں گے
یعملون۔عمل کرتے
امۃ۔ایک امت ہے
یہ۔اسی سے
ذلک۔یہ
کذبوا۔جھٹلایا
لعلہم۔تاکہ وہ
القوم۔اس قوم کی
بایتنا۔ہماری آیتوں کو
یظلمون۔ظلم کرتے
ھو۔وہی ہے
یضلل۔گمراہ کرے
ھم۔وہ ہیں
اولئک۔یہی
الاسماء۔نام ہیں
بہا۔ان سے
یعدلون۔جو کجرو ہیں
ذ۔یہ
لا۔نہیں
لہم۔ان کے
بہا۔ان سے
اولئک۔یہ لوگ

مثل۔مثال ہے
بایتنا۔ہماری آیتوں کو
یتفکروا۔سوچیں
الذین۔جنہوں نے کہ
و۔اور
من۔جسے
المھتد۔ہدایت پانیوالا
فاولئک۔تو وہ
و۔اور
لجھنم۔جہنم کے لیے
الانس۔انسان
یفقھون۔سمجھتے
اذان۔کان ہیں
اولئک۔یہ لوگ
ھم۔وہ
الغفلون۔غافل
الحسنی۔اچھے
و۔اور
ذ۔یہ
ما۔جو
من۔ان سے
یھدون۔جو ہدایت دیتے ہیں
یعدلون۔وہ انصاف

marfat.com

مختصر تفسیر اردو

اور یاد فرمائیے اے محبوب جب آپ کے رب نے بنی آدم سے ان کی پشت سے ان کی نسل اور انہیں ان کی جانوں پر گواہ کیا کیا میں تمہارا رب نہیں۔ آیات و حدیث پر غور کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ذریت نکالنا اس سلسلہ کے ساتھ تھا جس طرح دنیا میں ایک دوسرے سے پیدا ہوتے ہیں اور ان کے لیے ربوبیت و وحدانیت کے دلائل قائم فرما کر عقل عطا کی پھر ان سے اپنی ربوبیت کی شہادت طلب کی۔

چنانچہ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم ابوالبشر علیہ السلام کی پشت سے ان کی ذریت تخلیق فرما کر ان سے اپنی ربوبیت کا عہد لیا اور دریافت فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں سب کہنے لگے بے شک تو ہمارا رب ہے ہم گواہ ہوئے اپنی جانوں پر اور ہم نے تیری ربوبیت اور وحدانیت کا اقرار کیا اور یہ گواہ کرنا اس لیے ہے کہ کہیں یہ روز قیامت کوئی یہ نہ کہہ دے کہ ہمیں خبر نہ ہوئی اور ہمیں تنبیہ نہیں کی گئی یا کہہ دو کہ شرک تو ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم ان کی اولاد ان کے بعد میں ہم نے جیسا انہیں کرتے دیکھا ان کی پیروی میں ویسا ہی ہم بھی کرتے رہے تو کیا ہمیں ہلاک فرمائے گا ان کے بدلے جو اہل باطل کر گئے۔

تو اس شہادت سے اتمام حجت ہو گیا اور آئندہ اس عذر کا موقع بھی نہ رہا اس لیے کہ وہ خود عہد کر چکے ہیں پھر ان کے پاس رسول بھی آتے رہے اور انہوں نے مواعید یوم الست یاد دلا دیئے اور توحید پر دلائل قائم کیے اور ایسے ہی ہم تفصیل سے اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ بندے تدبر و فکر کریں اور ایمان قبول کرنے کی طرف مائل ہوں اور تاکہ وہ پلٹ کر آجائیں اور کفر و شرک ترک کر کے ایمان قبول کریں اور انبیاء کے معجزات کے ساتھ اپنے عہد میثاق یاد کریں اور حکم کے مطابق عمل کریں۔

اور انہیں ان کا حال سنائیں جنہیں ہم نے اپنی آیتیں دیں۔ اس سے مراد بلعم باعور کے لوگ ہیں جن کا واقعہ مفسرین نے یوں لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم جبارین سے جہاد کا قصد فرمایا سرزمین شام میں تشریف لائے تو بلعم باعور کی قوم نے کہا کہ حضرت موسیٰ

marfat.com

علیہ السلام تیز مزاج ہیں اور ان کے ساتھ اور کافی لشکر ہے وہ ہمیں ہماری بستی سے نکالیں گے۔ مقابلہ میں وہ ہمیں قتل کریں گے اور ہماری جگہ بنی اسرائیل کو آباد ہونے کے لیے اجازت دیں گے تمہارے پاس اسم اعظم ہے اور تم مستجاب الدعوات ہو اور نکلو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ انہیں یہاں سے بھگا دے۔

بلعم باعور نے کہا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے تم مجھ سے اس کے خلاف دعا کراتے ہو جو اللہ کا نبی ہے ان کے ساتھ ملائکہ ہیں اور یہ جتنے آدمی ہیں تمام ایمان والے ہیں میں کسطرح ان کے برخلاف بددعا کی جرأت کر سکتا ہوں میں انہیں جانتا ہوں اور جو رتبہ ان کا بارگاہ حق میں ہے اسے پہچانتا ہوں اگر میں جان بوجھ کر ایسا کروں تو میری دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جائیں گی لیکن قوم برابر اس امر پر مصر رہی کہ جو انہوں نے درخواست کی ہے وہ بہر صورت اور بہر حال پوری کی جائے۔

بلعم باعور نے کہا اچھا میں اپنے رب سے اس سے مرضی معلوم کر لوں چنانچہ بلعم باعور کو خواب میں ممانعت کی گئی۔ پھر اس نے سوال کیا تو صاف حکم مل گیا۔ کہ موسیٰ اور اس کے لشکریوں کے برخلاف بددعا نہ کرنا انہوں نے قوم سے کہہ دیا کہ مجھے ممانعت کی گئی ہے۔

تو قوم نے بلعم باعور کو نذرانے الفاظ پیش کر کے بددعا پر اصرار کیا اس نے کہا اچھا میں پھر دریافت کرتا ہوں اس دفعہ سوال کا جواب وہ لایا اس نے قوم سے کہا اس دفعہ کو بھی جواب ہی نہیں ملا۔ قوم نے کہا اگر اللہ کو منظور نہ ہوتا تو اس دفعہ بھی جواب نفی میں ملتا لیکن معلوم نہیں کس وجہ سے سکوت رہا ہے۔ اس نتیجہ میں بلعم باعور مبتلا ہو گیا اور پہاڑ پر جا کر موسیٰ علیہ السلام اور انکی قوم کے لیے بددعا کرنی چاہی اللہ تعالیٰ نے اسکی زبان پر بددعا میں اسی کی قوم کا نام جاری کر دیا اور دعائے خیر کے موقعہ پر موسیٰ اور بنی اسرائیل کا نام جاری کر دیا۔

قوم نے یہ سنکر پکارنا شروع کر دیا اور کہا بلعم یہ کیا کر رہے ہو بنی اسرائیل کے لیے دعا اور ہمارے لیے بددعا بلعم کہنے لگا یہ میرے قبضہ کی بات نہیں تھی کہ بلعم باعور کی زبان باہر نکل آئی بلعم کہنے لگا تم لوگوں نے میری دنیا و آخرت برباد کر دی آگے ارشاد ہے۔

تو وہ ان سے صاف نکل گیا یعنی وہ قوم سے الگ ہو گیا اور ان کا اتباع نہ کیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہو گیا اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے بلند کرتے اور ابرار کی منزل میں اسے پہنچاتے مگر وہ تو زمین میں پکڑا گیا یعنی دنیا پر مفتون ہو گیا اور اپنی خواہش کی پیروی میں ہو گیا

marfat.com

تو اس کا حال مثل کتے کے ہے اگر اس پر بوجھ رکھو تو ہانپے لو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو ہانپے اور زبان نکالے یہ مثال اس کتے کے ساتھ ہے جو دنیا کی حرص رکھتا ہے گویا یوں فرمایا کہ کتے دنیا کے دل میں کہ انہیں نصیحت کرو تو بے کار اور ترک کرو تو کتا ہی ہے اس کی طبیعت بدل نہیں سکتی یہ حال ان کا ہے جو ہماری آیتیں جھٹلائیں تو آپ انہیں نصیحت سنائے جائیں شاید وہ غور و فکر کریں کیا بری مثال ہے ان کی جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور وہ اپنی جانوں کا برا کرتے ہیں جسے اللہ ہدایت کرے وہ ہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کر دے تو وہ نقصان و خسران میں ہے اور بے شک ہم نے پیدا کیے جہنم کے لیے بہت جن اور آدمی یعنی وہ کفار جو آیات اللہ سے منکر ہیں اور ان کا کافر ہونا علم الٰہی میں ہے اور ایسے ہی جن جو اسلام کو قبول نہیں کرتے۔

وہ ایسے دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں یعنی قبول حق کی طرف ان کا دل نہیں جھکتا اس وجہ سے وہ ہدایت سے محروم ہیں اور ان کے پاس ایسی آنکھیں ہیں جن سے دیکھتے نہیں اور راہ حق ہدایت انہیں نظر نہیں آتا اور ان کے ایسے کان ہیں جن سے سنتے نہیں یعنی وعظ و نصیحت کو بگوش قبول سنتے ہی نہیں وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر ایسے جو دہی غفلت میں ہیں۔

خلاصہ مفہوم یہ ہوا کہ

انسان دل آنکھ کان سے مدارک علیہ کا ادراک کرتا ہے لیکن وہ لوگ ہیں کہ دل بھی رکھتے ہیں اور آنکھ کان بھی لیکن ان کے ذریعہ معارف ربانیہ کا ادراک نہیں رکھتے کھانے پینے اور نفع نقصان کا امتیاز کر لیتے اور امور دنیوی بہت تیز ہیں لیکن یہ تو حیوانات میں بھی صفت موجود ہے وہ بھی اپنے حواس سے اپنی سود و بہبود دنیوی کا امتیاز رکھتے ہیں اگر یہی انسان کے لیے کافی ہے تو پھر اس میں اور حیوانات میں کیا فرق ہوا۔ تو وجہ فضیلت مابین الٰہی و انسان میں یہی ہے کہ وہ مدارک علیہ اور معارف ربانیہ کا امتیاز کر لیتا ہے عموماً دیکھا گیا ہے کہ انسان اپنے نفع و نقصان کا اختیار و امتیاز رکھتا ہے حیوانات بھی نفع کی طرف بڑھتے اور ضرر سے بچتے ہیں تو کافر جو جہنم کی ملا قبول کرتا ہے حیوانات سے بھی بدتر ہوا۔

انسان روحانی، شہوانی، سعادی، اخروی ہے جب اس کی روح شہوات پر غالب آجاتی ہے تو یہ ملائکہ سے ملحق ہو جاتا ہے اور جب شہوات روح پر غالب آجاتے ہیں تو زمین کے بہائم سے بھی بدتر ہو جاتا ہے آگے ارشاد ہے۔

اور اللہ کے لیے اچھے نام ہیں تو اسے انہی ناموں سے پکارو اور وہ چھوڑ دو جو اس کے ناموں

marfat.com

ہیں الحاد کرتے ہیں وہ عنقریب اپنے کیے کا بدلہ پائیں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ننانوے نام ہیں جو ان ناموں کے ساتھ اللہ تعالےٰ کو یاد کرے جنتی ہو۔ علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ اسماء الٰہیہ کا انحصار صرف ننانوے اسماء میں ہی نہیں بلکہ حدیث میں ننانوے اس لیے بتائے کہ ان کے ذریعہ انسان جنتی ہو جاتا ہے۔

آیہ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ ابوجہل نے حضور کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ حضور کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ ایک رب ہے جس کی عبادت کرنے والا مومن ہو جاتا ہے تو اللہ بھی معبود ہے اور رحمٰن بھی معبود اور دونوں کو مسلمان پکارتے ہیں اس پر یہ حکم ہوا کہ یہ جاہل ہے معبود تو ایک ہی ہے اور اس کے نام بہت ہیں۔

لہٰذا اس کے ناموں میں حق و استقامت کے ساتھ قائم رہو مشرکین کی طرح نہ بنو کہ انہوں نے

اللہ کو بگاڑ کر لات نام رکھ کے الحاد کیا۔

عزیٰ کا عزی بگاڑا

منان کو منات کہنے لگے۔

اور نام بگاڑ کر اپنے بتوں کو پکارنے لگے اور حق سے متجاوز ہو کر ملحد بن گئے۔

اس سے یہ امر بھی ملتا ہے کہ اسماء الٰہیہ وہ لیے جائیں جو کتاب و سنت میں ملیں۔

اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ اپنی طرف سے سخی۔ رفیق کہنا ممنوع ہے۔

اس لیے کہ اللہ تعالےٰ کے اسماء توقیفیہ ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کو ضار یا مانع یا خالق القردۃ کہنا بھی جائز نہیں۔

بلکہ دوسرے اسماء کے ساتھ ملا کر کہنا چاہیے جیسے ضار یا نافع یا خالق الخلق۔

اور یہ امر بھی اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالےٰ کے اسماء میں ایسے نام شامل نہ کیے جائیں جو مشرکین کے یہاں ہیں جیسے رام۔ پرم آتما وغیرہ جوتی سوروپ۔ اوتار۔ یا سرنجن آگیار شاد ہے۔

اور ہمارے بنائے ہوئے لوگوں میں ایک گروہ ہے جو حق کی ہدایت کرتا اور اسی پر منصفی سے قائم ہے۔ یہ گروہ حق پرست علماء اور ہادیان اسلام کا ہے جو ہر زمانہ میں رہے گا۔ ان کا اجماع حجت شرعی ہے اور ایسے لوگوں سے کوئی زمانہ خالی نہ رہے گا۔ حدیث شریف میں

marfat.com

ہے کہ ایک گروہ میری امت کا قیامت تک دین حق پر قائم رہے گا اسے کسی کی عداوت و مخالفت ضرر نہ پہنچا سکے گی۔

با محاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع سیزدہم پ ۹

فَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور جنہوں نے جھٹلائیں ہماری آیتیں عنقریب ہم انہیں آہستہ آہستہ لے جائیں گے (عذاب کی طرف) ایسے کہ انہیں خبر نہ ہوگی۔

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝

اور میں انہیں مہلت دوں گا بے شک میری تدبیر پختہ ہے۔

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۭ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

کیا وہ سوچتے نہیں کہ ان کے صاحب کو کچھ واسطہ نہیں جنون سے وہ تو صاف ڈر سنانے والے ہیں۔

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝

کیا وہ نہیں دیکھتے آسمانوں کی ملکت میں اور زمین میں اور جو کچھ پیدا کیا اللہ نے اشیاء سے اور یہ کہ شاید آگیا ہو ان کا وعدہ قریب تو اس کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے۔

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝

جسے اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی ہادی نہیں اور انہیں چھوڑتا ہے کہ سرکشی میں اندھے بنے پھریں۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۭ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

آپ سے پوچھتے ہیں قیامت کب آئے گی فرما دیجئے اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے کوئی اسے نہیں کھول سکتا مگر وہی اس کے وقت پر ظاہر کریگا بھاری پڑ رہی ہے آسمانوں اور زمین میں نہیں آئے گی تم پر مگر اچانک آپ سے پوچھتے ہیں گویا آپ نے اسے تحقیق کر رکھا

marfat.com

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

ہے فرما دیجیے اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ؕ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

آپ فرما دیجئے میں مالک نہیں اپنی جان کا بھلے اور برے میں مگر وہی جو اللہ چاہے اور اگر ہوتا میں کہ جان لیا کرتا غیب تو یوں ہوتا کہ میں نے بھلائیاں کثرت سے جمع کر لیں اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچی میں تو یہی ڈر سنانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں اس قوم کو جو مومن ہے۔

حل لغات سورۃ اعراف رکوع سیزدہم ۱۳ پ ۹

و۔اور — الذین۔وہ جنہوں نے — کذبوا۔جھٹلایا — بایتنا۔ہماری آیتوں کو
سنستدرجھم۔جلدی کھینچیں گے ہم انکو — من حیث۔ایسا کہ — لا۔نہ
یعلمون۔جانیں گے — و۔اور — املی۔میں مہلت دونگا — لھم۔ان کو
ان۔بیشک — کید۔تدبیر — ی۔میری — متین۔مضبوط ہے
او۔کیا — لم۔نہ — یتفکروا۔سوچا انہوں نے — ما۔کہ نہیں
بصاحبھم۔ان کے ساتھی کو — من جنۃ۔کوئی دیوانگی — ان۔نہیں
ھو۔وہ — الا۔مگر — نذیر۔ڈرانے والا — مبین۔ظاہر
او۔کیا — لم۔نہ — ینظروا۔دیکھا انہوں نے — فی۔میں
ملکوت۔بادشاہی — السموات۔آسمانوں — و۔اور — الارض۔زمین کے
و۔اور — ما۔جو — خلق۔پیدا کیا — اللہ۔اللہ نے
من۔کوئی — شیء۔چیز — و۔اور — ان۔یہ کہ
عسی۔قریب ہے — ان۔یہ کہ — یکون۔ہو — قد۔بیشک
اقترب۔قریب آچکی — اجلھم۔ان کی اجل — فبای۔تو کونسی — حدیث۔بات پر

marfat.com

بعد - بعد
یضلل - گمراہ کرے
دینے والا
ھم - ان کو
یعمھون - حیران پھرتے
ایان - کب ہے
علمھا - اس کا علم
عند - نزدیک
یجلیھا - ظاہر کرے گا اس کو
ھو - وہی
ثقلت - بھاری ہوگئی
الارض - زمین کے
الا بغتۃ
کانک - گویا کہ آپ
عنھا - اس کا
انما - اللہ کے ہے
الناس - لوگ
لا - نہیں
یعلمون - جانتے
و - اور
ما - جو
لوشاء
لاستکثرت - تو اکٹھی کر لیتا بہت سی
ما - نہ
انا - میں
نذیر - ڈر سنانے والا
بشیر - خوشخبری دینے والا
یومنون - جو ایمان لاتے ہیں

لا - نہ
یجدل - گمراہ کرے
ھادی - کوئی ہدایت
یذرھم - چھوڑے گا
طغیانھم - انکی سرکشی کے
یعمھون - حیران پھرتے
یسئلونک - پوچھتے ہیں تجھ سے
مرسھا - اسکا قائم ہونا
عند - نزدیک
لا یجلیھا - ظاہر نہ کرے گا اس کو
الا ھو - وہی
ثقلت - بھاری ہوگئی
الارض - زمین کے
الا بغتۃ
کانک - گویا کہ آپ
عنھا - اس کا
انما - اس کے سوا نہیں
و - اور
لا - نہیں
املک - مالک ہیں
لا - نہ
شاء - چاہے
کنت - ہوتا میں
لاستکثرت - تو اکٹھی کر لیتا بہت سی
ما - نہ
مسنی - پہنچتی مجھ کو
انا - میں
الا - مگر
بشیر - خوشخبری دینے والا
لقوم - اس قوم کو
یومنون - جو ایمان لاتے ہیں

یومنون - ایمان لائیں گے
من - جسے
ھادی - کوئی ہدایت
یذرھم - چھوڑے گا
طغیانھم - انکی سرکشی کے
عن الساعۃ - قیامت کو
ایان - کب ہے
قل - کہہ دیں
لا یجلیھا - ظاہر نہ کرے گا اس کو
الا ھو - وہی
ثقلت - بھاری ہوگئی
فی - میں
السموات - آسمانوں
تاتیکم - آئے گی تمہارے
یسئلونک - پوچھتے
عنھا - اس سے
عند - نزدیک
اکثر - اکثر
قل - کہہ دیں
نفعا - نفع
الا - مگر
و - اور
اعلم - جانتا
الغیب - غیب
من الخیر - بھلائی
السوء - کوئی تکلیف
ان - نہیں
و - اور

قل - کہہ دیں
لی - میرے بس کے ہے
لا - نہیں
الا - مگر
فی - میں
لا - نہیں
بغتۃ - اچانک
حفی - خبردار ہیں
علمھا - اس کا علم
لکن - لیکن
یعلمون - جانتے
نفسی - اپنی جان کے
ضرا - نقصان کا
اللہ - اللہ
اعلم - جانتا
من الخیر - بھلائی
السوء - کوئی تکلیف
منذر - ڈر سنانے والا
و - اور

marfat.com

خلاصہ تفسیر اردو

اور جنہوں نے جھٹلائیں ہماری آیتیں ہم عنقریب آہستہ آہستہ بتدریج عذاب کی طرف لیجائیں گے ایسی طرح کہ انہیں علم بھی نہ ہو اور میں انہیں مہلت دوں گا بے شک میری خفیہ تدبیر بہت پختہ ہے اور میری گرفت سخت ہے کیا وہ نہیں سوچتے کہ ان کے صاحب کو جنون سے کچھ واسطہ نہیں وہ تو صاف ڈر سنانے والے ہیں۔ اس کا

شان نزول:۔ یہ ہے کہ جب حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ صفا پر شب کے وقت قبائل کو پکارا اور فرمایا میں تمہیں عذاب الٰہی سے ڈرانے والا ہوں اور حضور نے انہیں اللہ کا خوف یاد دلایا اور آنے والے حوادث و آلام کا ذکر کیا تو ان میں کسی نے حضور کی طرف جنون سے نسبت کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں ارشاد ہوا کہ بے سوچے سمجھے جنہوں نے ہمارے حبیب کی طرف جنون کا الزام لگا دیا انہوں نے فکر و تامل سے کام نہ لیا۔ صرف یہ دیکھ کر کہ سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم ان کے اقوال و افعال سے مخالفت فرما رہے ہیں اور دنیا کی لذتوں سے آپ نے منہ پھیر لیا ہے آخرت کی طرف آپ متوجہ ہیں اور اپنی قوم کو اسی ایک وحدہ لاشریک لہ کی طرف دعوت دینے اور اس کا خوف دلانے میں شب و روز مشغول ہیں۔ ان باتوں سے آپ کی طرف جنون کی نسبت کر دینا بوالہوسی کا جنون اور ناعاقبت اندیشی ہے۔

کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں اور جو چیز اللہ نے پیدا فرمائی ان سب میں اس کی وحدانیت اور کمال حکمت اور قدرت کی روشن دلیلیں ہیں اور یہ کہ شاید ان کا وقت قریب آگیا ہو اور وہ کفر میں ہی مر کر ہمیشہ جہنم کے کندے رہیں ان باتوں کے لحاظ سے عقل و عاقبت اندیشی پر لازم ہے کہ وہ سوچے اور فکر و تامل و براہین قرآن پر غور کرے ورنہ اس کے بعد کونسی حدیث یا قرآن ہوگا جس پر ایمان لائیں گے اور ظاہر ہے کہ قرآن پاک کے بعد کوئی آسمانی کتاب نہیں اور خاتم النبیین سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول و نبی نہیں جس کے آنے کا انتظار ہو چنانچہ ارشاد ہے۔

جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں اور انہیں چھوڑ دیتا ہے کہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔ اس کے بعد ہودیوں کے اس سوال کا جواب ہے جو بروایت

marfat.com

ابن عباس رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ یہودیوں نے بارگاہ رسالت پناہ میں عرض کیا تھا کہ حضور اگر آپ نبی ہیں تو ہمیں بتائیں کہ قیامت کب ہوگی۔ گویا ان کے اعتقاد میں قیامت کا وقت بتانا لازم رسالت سے تھا حالانکہ یہ محض لغو اور فضول خیال تھا اور وہ اس امر کے مدعی تھے کہ ہمیں قیامت کا علم ہے اس کا بھی جواب دے دیا گیا کہ یہ دعویٰ بھی اس قوم کا غلط ہے اللہ تعالیٰ نے اسے مخفی رکھا ہے اور اس میں جو حکمت ہے اسے اللہ ہی جانتا ہے اس لیے کہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ۔

البتہ صاحب روح البیان نے بعض مشائخ کے خیالات ظاہر کر کے اس انتفاء کی حکمت پر کچھ روشنی ڈالی ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو باعلام الٰہی قیامت کے وقت کا علم ہے اور یہ عقیدہ رکھنا آیہ کریمہ کے خلاف نہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

یسئلونک عن الساعۃ اے محبوب تجھ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب ہوگی آپ فرما دیجئے اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے اسے کوئی ظاہر نہیں کر سکتا مگر وہی (اس کی تحقیق بھاری پڑ رہی ہے آسمانوں اور زمین میں دھنسے گی تم پر (وہ قیامت) مگر اچانک آپ سے وہ ایسے پوچھ رہے ہیں گویا کہ آپ نے اسے خوب تحقیق کر رکھا ہے فرما دیجئے اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

فرما دیجئے میں مختار نہیں اپنی جان کے بھلے برے پر مگر جو اللہ چاہے یہ واقعہ اس طرح ہے کہ غزوہ بنی مصطلق سے واپسی پر راستے میں ایسی آندھی آئی کہ چوپائے بھاگ نکلے تو مخبر صادق طبیب حاذق رحمت دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہمراہیوں کو خبر دی کہ مدینہ طیبہ میں رفاعہ کا انتقال ہو گیا اور تلاش کرو میرا ناقہ کہاں ہے۔

تو عبداللہ بن ابی منافق بکنے لگا کہ انکا بھی عجیب حال ہے کہ مدینہ میں مرنے والے کی خبر تو دے رہے ہیں اور اپنا ناقہ لوگوں سے پوچھ رہے ہیں کہ کہاں ہے۔

حضور پر ابن ابی کی یہ بکواس بھی مخفی نہ رہی حضور نے علی الاعلان فرمایا کہ منافق ایسا ایسا کہتے ہیں لہٰذا ہم بتائے دیتے ہیں کہ ہمارا ناقہ اس گھاٹی میں ہے اور اس کی نکیل ایک درخت میں الجھی ہوئی ہے چنانچہ جب صحابہ نے دیکھا تو ناقہ اقدس اس شان سے ملا جیسا کہ فرمایا گیا تھا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (تفسیر کبیر)

اور الا ماشاء اللہ میں جو استثناء ہے اس کا فائدہ اس روایت سے حاصل ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ

marfat.com

نے ابن ابی کا منہ کالا کیا اور اس کے اعتراض کو باطل کر دکھایا اور یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ اللہ تعالے مالک حقیقی ہے اس کی عطا بغیر کسی نبی ولی کو کچھ حاصل نہیں ہوتا حتیٰ کہ اپنی ذات کے نفع وضرر پر بھی بالذات کسی کو اختیار نہیں مگر الا ماشاء اللہ جتنا اور جس طرح اور جب اللہ چاہے تو نبی ولی۔ غوث قطب مقربان حق سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن یہ سب کچھ کرنا بعطائے الٰہی ہے نہ کہ بالذات چنانچہ آگے ارشاد ہے۔

ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء۔ اور اگر میں خود غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ گویا میں نے بہت بھلائیاں جمع کر لیں اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچی یہ کلام تواضعاً حضور سے کہلوایا گیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ میں اپنی ذاتی قوت سے غیب نہیں جانتا اور جو جانتا ہوں وہ اللہ تعالے کی عطا اور فضل اور اطلاع سے جانتا ہوں (کمافی الخازن)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ بھلائی جمع کرنا اور برائی سے محفوظ رہنا یہ سب اللہ تعالے کے اختیار میں ہے اس لیے وہی ذاتی قدرت وقوت رکھتا ہے اور جس کی ایک صفت ذاتی ہے اس کی تمام صفات ذاتی ہوں گی تو معنی آیہ کریمہ کے یہ ہوئے کہ اگر مجھے غیب کا علم ذاتی ہوتا تو قدرت بھی ذاتی ہوتی اور ذاتی قوت سے بھلائیاں جمع کر لیتا۔ اور کسی قسم کی برائی اور تکلیف اپنے آپ نہ پہنچنے دیتا۔

اور بھلائی سے مراد کامیابی اور غلبہ علی العدو ہے اور برائی سے مراد تنگی اور تکلیف اور دشمنوں کا غالب آجانا ہے۔

اور یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ بھلائی سرکشوں کا مطیع ہونا نافرمانوں کا فرمانبردار اور کافروں کا مومن کر لینا ہے اور برائی سے بدبخت لوگوں کا باوجود دعوت کے محروم رہ جانا تو حاصل کلام یہ ہوا کہ اگر میں نفع وضرر کا ذاتی اختیار رکھتا تو اے منافقین وکافرین تم سب کو مومن کر لیتا اور تمہارے کفر کی حالت میں رہنے کی مجھے تکلیف نہ ہوتی۔

ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یؤمنون ۝ میں تو یہی ڈر سنانے والا ہوں کافروں کو اور خوشخبری دینے والا ہوں ایمان لانے والوں کو۔

بامحاورہ ترجمہ سورۃ اعراف رکوع سیزدہم پ ۹

ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ — وہی وہ ذات ہے جس نے پیدا کیا تمہیں ایک

marfat.com

وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا
فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا
فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا
اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا
لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝

جان سے اور بنایا اس میں سے اس کا جوڑا
تاکہ سکون حاصل کرے طرف اس کی تو جب
مرد اس پر چھایا تو حمل رہ گیا ایک ہلکا سا تو
اسے لے کر پھرتی رہی تو جب بوجھ ڑھ گیا
تو دونوں نے اپنے رب سے اگر تو دے
ہمیں صالح تو ہم ہوں گے شکر گذار۔

فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ
فِيْمَآ اٰتٰهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ۝
اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ
يُخْلَقُوْنَ ۝
وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ
يَنْصُرُوْنَ ۝
وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ۭ
سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ
صَامِتُوْنَ ۝
اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ
فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ
يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ
بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ قُلِ
ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا
تُنْظِرُوْنِ ۝
اِنَّ وَلِيِّ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۚ وَ

جانوں کی مدد کر سکیں۔
اور اگر تو انہیں بلائے ہدایت کی طرف تو نہ اتباع
کریں تمہارا برابر ہے تم پر چاہے انہیں پکار دیا
خاموش رہو۔
بے شک وہ جنہیں تم پوجتے ہو اللہ کے سوا
بندے ہیں مثل تمہاری تو انہیں پکارو تو وہ جواب
دیں تم کو اگر تم سچے ہو۔
کیا ان کے پیر ہیں جن سے چلیں یا ان کے ہاتھ
ہیں جن سے پکڑیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے
دیکھیں یا ان کے کان ہیں جن سے سنیں فرما دیجئے
پکار لو اپنے شریکوں کو پھر داؤ کرو مجھ پر اور نہ مہلت
دو مجھے۔
بے شک میرا مددگار اللہ ہے جس نے کتاب

marfat.com

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝

نازل کی اور وہ دوست ہے نیکوں کا۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝

اور وہ جنہیں تم پکارتے ہو اللہ کے سوا انہیں سکت نہیں تمہاری اعانت کی اور نہ اپنی جان کی مدد کر سکتے ہیں۔

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝

اور اگر انہیں بلاؤ ہدایت کی طرف نہ سنیں وہ اور انہیں تم دیکھ رہے ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ نہیں دیکھ رہے۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝

تو بخشش اختیار کرو اور امر بالمعروف کرو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

اور اے سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی بھلاوہ دیوے تو اللہ سے پناہ مانگ بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝

بے شک وہ جو متقی ہیں جب انہیں لگتی ہے شیطانی خیال کی ٹھیس ہوشیار ہو کر چوکنے ہو جاتے ہیں۔

وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝

اور شیطانی برادری انہیں کھینچتی ہے گمراہی میں اور کمی نہیں کرتے۔

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

اور اے محبوب اگر تم نہ لاؤ ان کے پاس آیت تو کہتے ہیں کیوں نہ گھڑ لی اس نے کوئی آیت فرما دیجئے میں تو پیروی کرتا ہوں اسی کی جو وحی بھیجی میری طرف میرے رب سے یہ آنکھیں کھولتا ہے تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت ایمان لانے والوں کیلئے

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم رحم کیے جاؤ۔

marfat.com

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً
وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ
وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝
اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ
عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ
يَسْجُدُوْنَ ۝

اور اپنے رب کو یاد کرو اپنے دل میں زاری اور
ڈر سے بغیر پکارنے کے زبان سے صبح اور
شام اور نہ ہو غافلوں سے۔
بے شک وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں وہ
نہیں تکبر کرتے اس کی عبادت سے اور تسبیح
کرتے ہیں اس کی اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

حل لغات سورۃ اعراف رکوع چہارم پ ۹

هو - وہ
واحدة - ایک سے
زوجها - بیوی اسکی
نفسها - جوڑا اپنا اسکو
فرت - تو چلتی رہی
دعوا - دعا کی دونوں نے
اٰتيتنا - جو تو ہمیں
گذاروں - گے
صالحا - صالح بچہ
فيما - اس میں جو
اٰتٰهما - ان کو دیا
فتعٰلى - بلند ہے
عما - اس سے
لا - نہیں
ما - ان کو جو
وہ اور
لا - نہیں
نصرا - مدد کی
ينصرون - مدد کرتے ہیں

الذی - وہ ہے جس نے
و - اور
لیسکن - تاکہ آرام پائے
حملت - تو حاملہ ہوئی
بہ - اسکے ساتھ
اللہ - اللہ
صالحا - صالح بچہ
فلما - تو جب
جعلا - تو بنایا انہوں نے
اٰتا - دیا
عما - اس سے
لا - نہیں
هم - وہ
يستطيعون - طاقت رکھتے
و - اور
لا - نہ
ان - اگر

خلقكم - پیدا کیا تم کو
جعل - بنائی
اليها - اسکی طرف
حملا - حمل
فلما - تو جب
ربهما - اپنے رب سے
لنكونن - تو ہونگے ہم
اٰتا - دیا
له - اس کے لیے
هما - ان کو
يشركون - جو شریک کرتے ہیں
يخلقون - پیدا کیے گئے ہیں
لهم - ان کے لیے
تدعوهم - بلائے تو

من نفس - جان
منها - اس سے
فلما - پھر جب
خفيفا - ہلکا
اثقلت - بوجھل ہوئی
لئن - اگر
من الشاكرين - شکر
هما - ان کو
شركاء - شریک
فتعلى - تو بلند ہے
يشركون - جو شریک کرتے ہیں
يخلق - پیدا کرتے
شيئا - کچھ
و - اور
انفسهم - اپنی جانوں کی
تدعوهم - بلائے تو

marfat.com

هم - ان کو
یسمعون - سنیں گے
ا - کیا
انتم - تم
تدعون - تم پکارتے ہو
امثالکم - تمہارے جیسے
تبول کریں
صدقین - سچے
یمشون - چلتے ہیں
ایدٍ - ہاتھ ہیں کہ
لہم - ان کی
ام - یا
بہا - ان سے
یبطشون - پکڑتے ہیں
اعین - آنکھیں ہیں کہ
لہم - ان کے
ام - یا
بہا - ان سے
یبصرون - دیکھتے ہیں
اذان - کان ہیں کہ
ادعوا - پکارو
کیدون - تدبیر کرو مجھ سے
ان - بیشک
نزل - اتاری
یتولی - دوست ہے
تدعون - تم پکارتے ہو
من دونہ - اسکے سوا
لا - نہیں
یستطیعون - طاقت رکھتے
نصر - مدد
انفسہم - اپنی جانوں کی
تدعو - پکارے تو
الہدی - ہدایت کی
ترا - دیکھتا ہے تو
و - اور
خذ - پکڑ
العفو - معاف کرنا
الہدی - ہدایت کی
سواء - برابر ہے
ھم - ان کو
ان - بیشک
اللہ - اللہ کے
ھم - ان کو
ان - اگر
لہم - ان کے
ام - یا
بہا - ان سے
یبصرون - دیکھتے ہیں
اذان - کان ہیں کہ
ادعوا - پکارو
کیدون - تدبیر کرو مجھ سے
ان - بیشک
نزل - اتاری
یتولی - دوست ہے
تدعون - تم پکارتے ہو
من دونہ - اسکے سوا
لا - نہیں
ھم - وہ
العفو - معاف کرنا
الی - طرف
کم - تمہاری
دعوتمو - پکارو
صامتون - خاموش رہو
من دون - سوا
فادعو - تو پکارو
لکم - تمہارے لیے
ا - کیا
بہا - ان سے
یبطشون - پکڑتے ہیں
اعین - آنکھیں ہیں کہ
لہم - ان کے
ام - یا
بہا - ان سے
یبصرون - دیکھتے ہیں
قل - کہو
ثم - پھر
تنظرون - مہلت دو مجھے
الذی - وہ جس نے
ھو - وہ
الذین - وہ جنکو
تدعون - تم پکارتے ہو
نصر - مدد
لا - نہیں
ان - اگر
الہدی - ہدایت کی
ترا - دیکھتا ہے تو
و - اور
خذ - پکڑ
الی - طرف
کم - تمہاری
لا - نہیں
ھو - ان کو کہ
ھم - وہ
العفو - معاف کرنا
لا - نہیں
علیکم - تم پر
ام - یا
الذین - وہ جنکو
عباد - بندے ہیں
فلیستجیبوا - تو چاہئے کہ
کنتم - ہو تم
ارجل - پاؤں ہیں کہ
لہم - ان کے
ام - یا
بہا - ان سے
یسمعون - سنتے ہیں
شرکاء - شریکوں
و - اور
لی - میرا دوست
الکتب - کتاب
الصلحین - نیکوں کا
من دونہ - اسکے سوا
کم - تمہاری کی
ینصرون - مدد کرتے ہیں
ھو - ان کو
یسمعوا - سنتے
ینظرون - دیکھتے ہیں
لا - نہیں
و - اور

marfat.com

امر-حکم کر
عن الجاهلين-جاہلوں سے
ينزغنك-وسوسہ پڑے تجھ کو
نزغ-کوئی وسوسہ
سميع-سننے والا
اتقوا-پرہیزگار ہیں
من الشيطان-شیطان سے
فاذا-تو اچانک
اخوانهم-انکے بھائی
الغی-گمراہی کے
و-اور
يمدونهم-کھینچتے ہیں
ثم-پھر
اذا-جب
يبصرون-کمی کرتے
قالوا-کہتے ہیں
قل-کہو
يوحى-وحی کی جاتی ہے
هذا-یہ
ربكم-تمہارے رب سے
رحمة-رحمت
اذا-جب
له-اسکو
تذكروا-دھیان کیجیے جاؤ
في-میں
خيفة-آہستگی سے
من القول-بات سے
و-اور
بالغدو-صبح
لا-نہ
ان-بیشک
عن-سے
و-اور
ان-بیشک وہ
هم-وہ
يمدونهم-کھینچتے ہیں
ثم-پھر
لا-نہیں
لو-نہیں
لولا-کیوں نہ
انما-اسکے صواتہیں
الى-میری طرف
بصائر-دیکھنے کی چیزیں ہیں
و-اور
هدى-ہدایت
لقوم-اس قوم کے لیے جو ایمان لاتے ہیں
و-اور
القرآن-قرآن
و-اور
انصتوا-خاموش رہو
اذكر-یاد کر
تضرعا-عاجزی
دون-سوائے
و-اور
تكن-ہو تو
الذين-وہ جو
و-اور
اما-اگر
من الشيطان-شیطان سے
بالله-اللہ سے
ان-بیشک وہ
الذين-وہ جو
طائف-وسوسہ
تذكروا-تو ہشیار ہو جاتے ہیں
و-اور
فی-میں
بقصرون-کمی کرتے
تاتهم-لاؤ یا آؤ انکے پاس
اجتبيتها-انتخاب کر
اتبع-میں پیروی کرتا ہوں
من ربی-میرے رب سے
من ربكم-تمہارے
و-اور
هدى-ہدایت
و-اور
بالغدو-صبح
و-اور
تكن-ہو تو
الذين-وہ جو
القرآن-قرآن
فاستمعوا-تو سنو
لعلكم-تاکہ تم
ربك-اپنے رب کو
و-اور
الجهر-بلند آواز کے
الآصال-شام
من الغافلين-غافلوں
عند-پاس

marfat.com

د۔بیشک۔تیرے رب کے ہیں	لا۔نہیں	یستکبرون۔تکبر کرتے
عن عبادتہ۔اس کی عبادت سے	د۔اور	یسبحون۔تسبیح بیان
کرتے ہیں	د۔اور	یسجدون۔سجدہ کرتے ہیں

خلاصۂ تفسیر اردو

وہی خالق مطلق وہ ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا۔حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں خطاب عام ہے ہر فرد انسان کو تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ ذات ہے جس نے انسان کو پیدا کیا یعنی اس کے باپ سے اور اس کی جنس سے اس کی بیوی کو بنایا۔پھر جب دونوں جمع ہوئے اور حمل ظاہر ہوا تو ان دونوں نے تندرست بچہ کی دعا کی تو جب تندرست بچہ ہو گیا تو ان کی یہ حالت ہو گئی کہ کبھی اس بچے کو طبائع کی طرف نسبت کرنے لگے جیسے دہریوں کا حال ہے۔

کبھی ستاروں کی طرف منسوب کرنے لگے جیسے کواکب پرست کرتے ہیں۔

کبھی بتوں کی طرف جیسے بت پرست کرتے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ان کا طریقہ ان کے شرک سے بدتر ہے (تفسیر کبیر)

اور اس میں اس کا جوڑا بنایا یعنی اس کی جنس سے اس کی بیوی پیدا کی تاکہ اس سے سکون حاصل کرے تو جب مرد اس پر چھا یا تو اسے ایک ہلکا سا حمل رہ گیا تھشیا کا ترجمہ چھا جانا ہوتا ہے اور یہ کنایہ ہے جماع کرنے سے اور حملت حملاً خفیفاً ہلکا سا حمل رہنا ابتدا حمل کی کیفیت کا تذکرہ ہے تو اسے عورت لیے پھرتی رہی تو جب حمل کا ثقل بڑھا تو دونوں نے اپنے رب سے دعا کی اگر تو ہمیں حسین و تندرست اولاد دے تو یقیناً ہم تیرے حضور شکر گذار ہونگے تو جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد صالح عطا فرمائی تو کر لیا انہوں نے اس عطا میں دوسرا شریک تو اللہ تعالیٰ بلند و بالا ہے اس سے جو وہ شرک کر رہے ہیں۔

بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں قریش کو خطاب کیا گیا ہے اس لیے کہ قریش تمام کے تمام قصی کی اولاد ہیں۔انہیں فرمایا گیا کہ تمہیں ایک شخص قصی سے پیدا کیا اور اس جنس سے تمہاری بیوی عربی قریشی پیدا کی۔تاکہ تم اس سے سکون حاصل کرو پھر جب ان کی دعا کے مطابق انہیں تندرست

marfat.com

وصالح بچہ ہم نے عنایت فرما دیا تو انہوں نے اللہ کی اس عطا میں دوسروں کو شریک کر کے اپنے چار بیٹوں کو غیر خدا کے نام سے منسوب کر کے عبد مناف عبد العزیٰ عبد قصی عبد الدار نام رکھ دیے کیا ایسے اللہ کا شریک کرتے ہیں جو کچھ پیدا نہ کر سکے یعنی بت جو خود پتھر اور بے جان اور بے حس ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں اور نہ ان میں کسی قسم کی مدد پہنچانے کی استطاعت ہے نہ اپنی جانوں کی مدد کر سکتے ہیں۔

اس بیان میں بتوں کی حقیقت اور شرک کا بطلان واضح کیا گیا اور مشرکین کے کمال جہل کا اظہار فرمایا اور تعلیم دی کہ عبادت کا مستحق وہی ہو سکتا ہے جو عابد کو نفع پہنچانے اور دفع ضرر کی قوت رکھے مشرکین جس بت کو پوج رہے ہیں وہ نہ کچھ پیدا کر سکتے ہیں نہ اپنی مکھی بھی اڑانے کی قوت رکھتے ہیں اپنے لیے دوسروں کے محتاج خود مخلوق ہیں اس سے بڑھ کر ان کی بے اختیاری یہ ہے کہ وہ کسی کی مدد نہیں کر سکتے بلکہ انہیں جو ضرر پہنچے اسے بھی دفع نہیں کر سکتے انہیں اگر کوئی توڑ دے یا گرا دے تو گرنے ٹوٹنے میں بھی اپنی مدد سے لاچار ہیں۔ لہٰذا ایسے جمود محض جماد بے جان بے اختیار کی پوجا کرنا جہل اتم نہیں تو کیا ہے۔ آگے ارشاد ہے۔

اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو تمہاری پیروی نہ کریں اور تمہاری بات نہ سن سکیں اس لیے کہ وہ بت ہیں اور بے جان ہیں تو سن سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں یکساں ہے انہیں پکارو یا خاموش رہو وہ بہر حال عاجز ہیں ایسے کو پوجنا معبود بنانا انتہا درجہ کی حماقت ہے بیشک وہ جنہیں پوجتے ہو اللہ کے سوا وہ تمہارے جیسے بندے ہیں اور اللہ کے مملوک و مخلوق ایسی حالت میں وہ کس طرح پوجنے کے لائق ہیں اس پر بھی اگر تم انہیں معبود سمجھتے ہو تو انہیں پکارو تو وہ جواب دیں اگر تم سچے ہو کیا ان کے پیر ہیں جن سے چلیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے تھامیں اور پکڑیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں یا ان کے کان ہیں جن سے سنیں یہ کچھ بھی نہیں تو پھر اپنے سے بھی کمزور کو پوج کر کیوں خواہ مخواہ ذلیل ہو رہے ہو۔

چنانچہ جب حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتوں کی عاجزی اور کمتری بیان فرمائی۔ تو مشرکین کہنے لگے ہم نے دیکھا ہے کہ بتوں کی مذمت کرنے والے تباہ ہو جاتے ہیں اور یہ سب انہیں ہلاک کر دیتے ہیں اس پر ارشاد ہوا۔

اے محبوب آپ فرمائیں کہ اپنے شریکوں کو پکارو اور ان سے کہو کہ وہ مجھ پر کوئی داؤں چلیں اور مجھے مہلت نہ دیں یعنی تمہارے گمان باطل میں اگر بتوں میں یہ قوت ہے تو انہیں پکارو اور ان سے میرے

marfat.com

خلافت جو مکر و فریب کر سکتے ہو کر لو۔ مجھے تمہارے اور تمہارے معبودوں کی پرواہ نہیں مجھے اپنے رب کی حمایت حاصل ہے مجھے تمہارے بتوں کا ذرہ بھر خوف نہیں اس لیے کہ بیشک میرا پروردگار وہ اللہ ہے جس نے کتاب کریم نازل فرمائی اور مجھ پر وحی نازل کی اور عزت افزائی فرمائی اور وہ محبوب رکھتا ہے نیکوں کو اور وہ صالحین کا حافظ و ناصر ہے۔

اور جنہیں تم پکارتے ہو اللہ کے سوا وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے اور اپنی جان کی مدد پر قدرت نہیں رکھتے تو پھر وہ میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو نہ سنیں اور یا تو انہیں دیکھے کہ وہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں کیونکہ بتوں کو مصوری کے فن میں بہت تراشتے اور تصاویر اس طرح بناتے تھے کہ گویا وہ دیکھ رہے حالانکہ درحقیقت تصویر تصویر ہی ہوتی ہے ان سے کچھ نہیں ہو سکتا تو اے محبوب معاف فرمانے کی خو اختیار فرمائیں اور بھلائی کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے اعراض کیجیے

اور اے سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے یعنی تیرے دل میں وسوسہ ڈالے تو اللہ کی پناہ مانگ بیشک وہ سنتا جانتا ہے بے شک وہ جو متقی ہیں جب انہیں کسی شیطانی وسوسے کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اور علی الفور ان کی بصارت منکشف ہو جاتی ہے اور اس وسوسہ کو دور کر دیتے ہیں اور اپنے رب کی طرف رجوع ہو جاتے ہیں۔

اور وہ جو شیطان کے بھائی ہیں اس سے مراد کفار و مشرکین ہیں انہیں شیطان گمراہی میں کھینچتے ہیں پھر کمی نہیں کرتے ہیں اور اے محبوب! جب تم ان کے پاس کوئی آیت نہ لاؤ تو کہتے ہیں تم نے ایسے کیوں نہ بنائی فرما دیجئے میں تو اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے میرے رب سے یہ آنکھیں کھولنا ہے تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت ایمان والی قوم کے لیے اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم ہو۔ اس آیت کریمہ سے چند مسائل صلوٰۃ مستنبط ہوتے ہیں۔

اول یہ کہ جب قرآن کریم پڑھا جائے خواہ نماز میں خواہ خارج نماز اس وقت اس کا سننا اور خاموش رہنا واجب ہے۔ اس کی تائید میں جملہ صحابہ ہیں کہ یہ آیت مقتدی کے سننے اور خاموش رہنے کے حکم میں ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ یہ حکم جمعہ کے خطبہ میں خاموش رہنے اور اس کے سننے کے متعلق ہے۔ اور

ایک قول یہ ہے کہ آیت کریمہ میں حکم مطلق ہے اور مطلق ہمیشہ اپنے اطلاق پر رہتا ہے لہٰذا

marfat.com

نماز اور خطبہ دونوں میں خاموش رہنا اور سناٹا واجب ہوا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث ہے جس میں راوی کہتے ہیں کہ آپ نے کچھ لوگوں سے نماز میں امام کے ساتھ قراءت سنی تو آپ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم لوگ قرآن کی آیت کے معنی سمجھو اور یہ آیت کریمہ پڑھ کر فرمایا اس آیت سے قراءت خلف الامام کی ممانعت ثابت ہے اور اس کے مقابل کوئی حدیث ایسی نہیں جسے آیت کریمہ کے مقابل حجت قرار دیا جا سکے۔

قراءت خلف الامام کی تاکید میں سب سے زیادہ اعتماد جس حدیث پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب مگر اس میں صرف اتنا حکم ملتا ہے کہ فاتحہ بغیر نماز کامل نہیں ہوتی اس لیے کہ لا صلوۃ کا لا نفی کمال کا ہے تو اس کے مقابل دوسری حدیث من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ موجود ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ جس نمازی کا امام ہو تو امام کا پڑھنا مقتدی کا ہی پڑھنا ہے تو اس سے ہر دو احادیث میں اس طرح تطبیق ہوتی ہے کہ

لا صلوۃ (للمنفرد) الا بفاتحۃ الکتاب ومن کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ۔

یعنی تنہا آدمی کی نماز بغیر الحمد پڑھے نہیں ہوگی اور جس آدمی کا امام ہو وہاں امام کی قراءت ہی مقتدی کی قراءت ہے۔

گویا جب امام نے قراءت کی تو مقتدی کا سکوت بھی قراءت کو کافی ہوا اور مقتدی کی قراءت حکمیہ ہوگی۔

تو امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے سے قرآن و حدیث دونوں پر عمل ہو گیا اور اگر قراءت کی گئی تو آیت کریمہ کا اتباع نہ ہوا۔ محض حدیث اور وہ بھی صرف ایک حدیث کا اتباع ہو سکا۔ بنا بریں احناف کے نزدیک قرآن و حدیث کی اتباع میں قراءت خلف الامام ممنوع ہے۔ آگے ارشاد ہے۔

اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو زاری اور ڈر اور بغیر آواز سے بولنے کے صبح اور شام اور غافلوں میں نہ ہونا۔ آیت کریمہ اول کے بعد اس آیت کریمہ کے پڑھنے سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ شاید قرآن سننے والے کو خاموش رہتے ہوئے بلا آواز نکالے دل میں ذکر کرنا اور عظمت الٰہی اور جلال الٰہی غیر متناہی کا استحضار لازم ہے یعنی ذکر قلبی رکھتے ہوئے استماع تلاوت لازم ہے تفسیر ابن جریر میں بھی یہی ہے کہ امام کے پیچھے آواز سے قراءت کی ممانعت ہے اور ذکر قلبی افضل ہے۔

marfat.com

ایک مسئلہ اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ ذکر جہر اور ذکر خفی دونوں بہ نص ثابت ہیں اسی وجہ میں ردالمحتار وغیرہ میں تصریح ہے کہ خفی یا جہری ذکر دونوں منصوص ہیں جس سے ذوق و شوق تام اور اخلاص کامل میسر ہو اس کے لیے وہی ذکر افضل ہے۔

اور غدو سے مراد صبح کا وقت ہے اور آصال سے شام کا وقت مراد ہے جو عصر و مغرب کے مابین ہے ان دونوں وقتوں میں ذکر افضل ہے اس لیے کہ نماز نفل فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد سے غروب تک ممنوع ہے لیکن ذکر خواہ جہری ہو خواہ خفی مستحب ہے اور اس سے بندے کے تمام اوقات قربت و اطاعت میں گذر سکتے ہیں آگے ارشاد ہے

بے شک وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں یعنی ملائکہ مقربین سبوحیان عرش اللہ کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اسکی تسبیح و تہلیل کرتے اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

یہ آیت آیات سجدہ سے ہے تمام قرآن کریم میں چودہ آیات سجدہ احناف کے نزدیک ہیں اور پندرہ شوافع کے یہاں۔

اس قسم کی آیت پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ لازم ہوتا ہے اسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں مسلم شریف میں ایک حدیث ہے کہ جب بندہ آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ تلاوت کرتا ہے تو شیطان روتا ہے اور کہتا ہے افسوس بنی آدم کو سجدہ کا حکم ہوا تو وہ سجدہ کر کے جنتی ہوا اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا تو میں انکاری ہو کر جہنمی ہو گیا۔

یہاں سورہ اعراف پارہ نہم کا رکوع چہاردہم ختم ہوا اور سورۃ بھی ختم ہوئی والحمد للہ رب العلمین۔

۱۰ رمضان المبارک ۱۳۷۲ھ۔ ۱۴ جون ۱۹۵۳ء بروز جمعۃ المبارک

فقیر ابوالحسنات قادری

marfat.com

سورۃ الانفال

یہ سورت مدنی ہے اس میں پچھتر آیات اور دس رکوع ہیں۔ اس میں ایک ہزار تین سو کلمے اور پانچ ہزار انتیس حرف ہیں۔

اس سورۃ مبارکہ میں سوا سات آیتوں کے تمام آیتیں مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں اور وہ سات آیتیں جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں وہ وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سے شروع ہیں اور وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ تک ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

با محاورہ ترجمہ سورۃ الانفال رکوع اول پ ۹

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ ۪ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗۤ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۝

الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝

اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَمَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ۝

دریافت کرتے ہیں آپ سے (اے محبوب) غنیمتوں کے بارے میں فرما دیجئے غنائم کے مالک اللہ اور رسول ہیں تو اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور پیروی کرو اللہ و رسول کی اگر تم ہو ایمان والے۔

ایمان والے وہی ہیں جب اللہ یاد کیا جائے ڈر جاتے ہیں ان کے دل اور جب پڑھی جائیں ان پر اس کی آیتیں ترقی پاوے ان کا ایمان اور اپنے رب پر بھروسہ کریں۔

وہ جو قائم رکھیں نماز اور جو انہیں رزق دیا جائے اس سے خرچ کریں۔ (اللہ کی راہ میں)

یہی ہیں مومن سچے ان کے لیے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش اور روزی عزت کی

marfat.com

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝

جیسے تمہیں نکالا تمہارے رب نے تمہارے گھر سے حق کے ساتھ اور بے شک ایک گروہ مومنین کا اس سے ناخوش تھا۔

يُجَادِلُوْنَكَ فِى الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝

سچی بات میں آپ سے جھگڑتے تھے بعد اس کے کہ ظاہر ہو چکی گویا وہ دیدہ دانستہ ہانکے جا رہے ہیں موت کی طرف۔

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اور یاد فرمائیے جب وعدہ دیا تھا اللہ نے تم کو ان دونوں گروہوں کا کہ ان میں سے ایک تمہارے لیے ہے اور تم چاہتے تھے کہ بغیر کانٹا کھٹکے تمہیں ملے اور اللہ چاہتا تھا کہ سچ سچ ہو ثابت ہو اللہ کے کلام سے اور کٹ جائے جڑ کافروں کی۔

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

تاکہ سچ سچ ہو اور جھوٹ جھوٹ اگرچہ مجرموں کو برا لگے۔

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝

جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری سن لی (اور فرمایا) میں تمہیں مدد دونگا ہزار فرشتوں کی قطار سے۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

اور نہیں بنایا اس کو اللہ نے مگر تمہیں خوشخبری دینے کو اور اس لیے کہ تمہیں اطمینان قلب ملے اور نہیں ہے مدد مگر اللہ کی طرف سے بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

حل لغات رکوع اول سورۃ انفال پ ۹

یسئلونک پوچھتے ہیں تجھ سے — عن الانفال۔ غنیمت کے متعلق

marfat.com

قل-کہدیں
الرسول-رسول کی ہیں
اصلحوا-درستی کرو
اللہ-اللہ کا
کنتم-ہو تم
الذین-وہ ہیں کہ
وجلت-تو ڈر جاتے ہیں
تلیت-پڑھی جاتی ہیں
ہے ان کا
ربہم-اپنے رب کے
یقیمون-قائم کرتے ہیں
رزقنا-دیا ہم نے
ھم-وہ
درجت-درجے ہیں
مغفرۃ-بخشش
کما-جیسے
بالحق-ساتھ حق کے
من المؤمنین-مومنوں میں سے
یجادلونک-جھگڑتے ہیں تجھ سے
بعد-بعد اسکے
ما-جو
یساقون-وہ ہانکے جاتے ہیں
وہ-اور
اذ-جب
اخرجک-نکالا تجھ کو
وہ-اور
احدی-ایک کا
لکم-تمہارے لیے ہے
وہ-اور
الانفال-غنیمتیں
اللہ-اللہ
واللہ-اللہ سے
وہ-اور
ذاتِ بینکم-آپس میں
وہ-اور
رسولہ-اسکے رسول کا
ان-بیشک
ذکر-ذکر کیا جاتا ہے
وہ-اور
ایتہ-اسکی آیتیں
وہ-اور
یتوکلون-وہ بھروسہ کرتے ہیں
وہ-اور
ینفقون-خرچ کرتے ہیں
حقا-سچے
ربہم-انکے رب کے
رزق-رزق
ربک-تیرے رب نے
ان-بیشک
لکرھون-البتہ ناپسند کرتے تھے
فی-میں
تبین-ظاہر ہو گیا
الی-طرف
ینظرون-دیکھتے ہیں
کم-تم کو
وعدکم-وعدہ دیا
الطائفتین-دو جماعتوں میں سے
وہ-اور
تودون-تم چاہتے تھے کہ
ان-بیشک
وہ-اور
اطیعوا-کہا مانو
ان-اگر
المؤمنین-مومن تو
اللہ-اللہ کا
اذا-جب
زادتہم-تو زیادہ ہوتا
علی-اوپر
الذین-وہ جو
ما-اس سے جو
اولئک-یہی
لہم-ان کے لیے
وہ-اور
کریم-اچھا
من بیتک-تیرے گھر سے
فریقا-ایک فرقہ
الحق-حق کے
کانما-گویا کہ
الموت-موت کی
وہ-اور
اللہ-اللہ نے
انہا-کہ وہ
ان-بیشک

marfat.com

غیر۔بغیر	ذات الشوکۃ۔شوکت والی کے	تکون۔ہو	
لکم۔تمہارے لیے	و۔اور	یرید۔چاہتا تھا	اللہ۔اللہ
ان۔یہ کہ	یحق۔حق کرے	الحق۔حق کو	بکلمتہ۔اپنے حکم سے
و۔اور	یقطع۔کاٹ دے	دابر۔جڑ	الکافرین۔کافروں کی
لیحق۔تاکہ حق کرے	الحق۔حق کو	و۔اور	یبطل۔باطل کرے
الباطل۔باطل کو	و۔اور	لو۔اگرچہ	کرہ۔ناپسند کریں
المجرمون۔مجرم	اذ۔جب	تستغیثون۔تم فریاد کرتے تھے	
ربکم۔اپنے رب سے تو	فاستجاب۔سن لی	لکم۔تمہاری	
انی۔بیشک میں	ممدکم۔مدد دینے والا ہوں تم کو	بالف۔ہزار	
من الملئکۃ۔فرشتے	مردفین۔قطار بندسے	و۔اور	ما۔نہ
جعلہ۔بنایا اسکو	اللہ۔اللہ نے	الا۔مگر	بشری۔خوشخبری
و۔اور	لتطمئن۔تاکہ مطمئن ہو جائیں	بہ۔اس سے	
قلوبکم۔تمہارے دل	و۔اور	ما۔نہیں ہے	النصر۔مدد
الا۔مگر	من عند۔نزدیک	اللہ۔اللہ کے	ان۔بیشک
اللہ۔اللہ	عزیز۔غالب	حکیم۔حکمت والا ہے	

خلاصہ تفسیر رکوع اول سورۃ انفال پ۹

شان نزول: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت اہل بدر کے حق میں نازل ہوئی۔ واقعہ یہ ہے کہ اہل بدر کے اندر کچھ اختلاف تقسیم غنائم میں پیدا ہو گیا تھا۔ حتی کہ کچھ بدمزگی رونما ہوئی تو اللہ تعالےٰ نے یہ حکم نازل فرما کر غنائم کا معاملہ ہمارے ہاتھ سے لے کر اپنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا۔ اور حضور نے اس کا مال برابر تقسیم فرما دیا چنانچہ ارشاد ہے۔

اے محبوب آپ سے غنائم کے متعلق سوال کرتے ہیں فرما دیجیے غنیمتیں اللہ اور اس کے رسول کی ملک میں ہیں جیسے چاہیں تقسیم کریں۔ تو اللہ سے ڈرو اور آپس میں اختلاف نہ کرو اور اپنے اندر

marfat.com

صلح رکھو اور اللہ اور رسول کا حکم مانو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ ایمان والے تو وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے تو اس کی ہیبت و جلال اور عظمت و قدرت کے تصور سے ان کے دل ڈرتے ہیں اور جب انپر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پا دے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں اور اپنے تمام کام اس کے سپرد کر دیں وہ جو نماز قائم رکھیں اور جو کچھ ہم ان کو رزق دیں اس سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں یہی ہیں سچے مسلمان ان کے لیے درجے ہیں ان کے رب کے پاس جیسے ان کے عمل ہیں اس لیے کہ احوال مومنین متفاوت ہیں اسی وجہ سے ان کے مراتب بھی علیحدہ علیحدہ ہیں اور بخشش اور مغفرت کا رزق جو دائمی اکرام و تعظیم کے ساتھ باعزت و شفقت عطا ہوگا۔

جس طرح اے محبوب تمہیں تمہارے رب نے تمہارے گھر سے سچائی کے ساتھ نکالا۔ یعنے مدینہ طیبہ سے میدان بدر کی طرف احقاق حق کے لیے اور ابطال کفر کی خاطر اور بے شک ایک جماعت مومنین کی اسے ناپسند کرتی تھی اس لیے کہ ان کی نظر میں ظاہری تعداد جان بازان اسلام کی کم تھی اور اس کمی کے علاوہ آلات حرب و ضرب بھی نہ ہونے کے برابر تھے۔ ادھر دشمن تعداد میں بھی زیادہ تھا اور اسلحات سے مسلح تھا رسد رسانی کا انتظام بھی وہ کر کے نکلا تھا۔ اس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ

ابوسفیان ملک شام سے ایک قافلہ کے ساتھ آئے۔

اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس کے مقابلہ کے لیے اپنے اصحاب کے ساتھ روانہ ہوئے ابوجہل مکہ مکرمہ سے قریش کا ایک لشکر لے کر ابوسفیان کی مدد کو نکلا۔ ابوسفیان رستہ کترا کر معہ اپنے قافلہ کے ساحل دریا کی راہ چل پڑے۔ ابوجہل کے لشکر نے کہا کہ اب ہمارا قافلہ تو بچ کر نکل گیا ہے لہذا ہمیں واپس مکہ چلنا چاہئے۔ ابوجہل نے اس سے انکار کیا اور جنگ کے قصد سے بدر کی طرف چل دیا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہئے اور فرمایا مجھ سے اللہ تعالے کا وعدہ ہے کہ دونوں گروہوں میں سے ایک پر مسلمان فتحیاب کیے جائیں گے خواہ قافلہ ابوسفیان ہو یا لشکر قریش مکہ صحابہ کرام نے اس پر موافقت کی کہ قریش مکہ پر چڑھائی ہو مگر بعض کو اسباب ظاہری کے تحت یہ خیال ہوا کہ ہماری تیاری اتنی نہیں کہ ہم قریش مکہ کا مقابلہ کر سکیں ان کی تعداد بھی زیادہ ہے اور ان کے پاس اسلحہ بھی کافی ہے لہذا قافلہ شامی ہی کا مقابلہ کیا جائے۔

marfat.com

حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خیال پسند نہ آیا۔ حضور نے فرمایا قافلہ تو ساحل کی طرف نکل گیا اور ابوجہل لشکر لے کر سامنے آرہا ہے اس پر بعض نے اسی پر اصرار کیا کہ قافلہ شام کا ہی تعاقب کیا جائے اور لشکر کفار کو چھوڑا جائے۔

یہ جواب حضور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم کو ناگوار خاطر ہوا۔

حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے ناگواری خاطر اقدس کو محسوس کر کے عرض کیا حضور ہم اپنے اخلاص اور فرمانبرداری میں سچے ہیں۔ حضور کی رضا جوئی میں جان نثاری کے لیے حاضر ہیں ہم نہایت استحکام اور قوت ایمان کے ساتھ حضور کے سامنے عرض پیرا ہیں کہ مرضی اقدس کے خلاف ہمارا کوئی قدم نہ اٹھیگا۔ ہم تعمیل حکم میں سستی کرنے والے نہیں۔ اس پر تمام صحابہ نے یک زبان ہو کر عرض کیا کہ استشارہ کے جواب میں ہم لوگوں کا وہ جواب تھا اور حکم سامی چونکہ قطعی امر الٰہی ہے لہٰذا اس میں مجال دم زدن نہیں ہے حضور تشریف لے چلیں ہم ساتھ ہیں۔ ہمیں عدول حکمی کا وہم بھی نہیں ہے ہم حضور پر ایمان لائے ہیں۔ ہم نے حضور کی تصدیق کی ہے۔ ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع و اطاعت کا عہد کیا ہے لہٰذا اگر حضور ہمیں سمندر میں کودنے کا حکم دیں گے تو بھی ہمیں عذر نہ ہوگا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ جواب سن کر اظہار خوشنودگی فرمایا اور حکم دیا چلو اللہ کی برکت اور تعاون پر بھروسہ کرو۔ اس نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے بلکہ میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ مجھے تمہارے دشمنوں کے گرنے اور تڑپنے کی جگہ نظر آرہی ہے۔ پھر حضور نے نام لے لے کر کفار کے گرنے کے مقام اور مرنے کی جگہ پر نشان لگا دیے چنانچہ یہ حضور علیہ السلام کا معجزہ ظاہر ہوا کہ

ان کافروں میں سے جو بھی گرا اور مرا وہ اسی نشان پر مرا اور اس خط سے ذرا ادھر ادھر نہ ہوا۔ آگے ارشاد ہے۔

کردہ آپ کی سچی بات میں جھگڑ رہے تھے اور کہتے تھے کہ ہمیں لشکر قریش کا حال معلوم نہ تھا ورنہ ہم بھی مقابلہ کی تیاری کر کے نکلتے بعد اس کے کہ حقیقت ظاہر ہو چکی کہ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ کرتے ہیں وہ بحکم الٰہی کرتے ہیں اور حضور نے اعلان بھی فرما دیا کہ مسلمانوں کو غیبی امداد پہنچے گی۔ لیکن اسباب ظاہری کے مہیا نہ ہونے کی صورت میں پھر بھی وہ ایسے جانبے تھے گویا کہ وہ آنکھوں دیکھی موت کی طرف ہنکے جا رہے ہیں گویا انہیں بظاہر یہ نظر آرہا تھا کہ

marfat.com

قریش کا مقابلہ موت کے منہ میں جانے کے مطابق ہے اور یاد کرو جب اللہ نے وعدہ دیا تھا کہ ان دونوں جماعتوں میں سے ایک پر تمہیں فتح ہے یعنے قافلہ شامی اور لشکر ابوجہل میں سے ایک پر تم فتیاب ہوگے۔

اور تم یہ چاہتے تھے کہ تمہیں وہ ملے جس میں کانٹے کا بھی کھٹکا نہ ہو۔ یعنے قافلہ شامی جس میں چالیس آدمی تھے فتیاب ہو آسانی ہو جائیں اور اللہ کی مشیت یہ تھی کہ وہ اپنی کلام سے سچ کو سچ کر دکھائے اور دین حق کو غالب اور بلند و بالا فرماوے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے اور انہیں ایسے ہلاک کرے کہ ان میں سے کوئی سرکش نہ بچے تاکہ سچ سچ ہو اور جھوٹ جھوٹ یعنے اسلام غالب ہو اور کفر مٹ جائے اگرچہ مجرموں پر گراں گزرے اور وہ برا مانیں۔ آگے جو ارشاد باری تعالے ہے اس کا

شان نزول:۔ یہ ہے کہ بدر والے دن حضور نے مشرکین کو ملاحظہ فرمایا تو وہ ہزار کی تعداد میں تھے اور حضور کے اصحاب تین سو دس سے کچھ زیادہ تو حضور قبلہ رو قیام فرما کر اپنے نوری ہاتھ پھیلا کر اپنے رب کے حضور عرض پیرا ہوئے۔

الٰہی جو تو نے وعدہ فرمایا ہے وہ پورا کر الٰہی جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ عنایت فرمائے رب العالمین اگر تو نے ان مسلمانوں کو ہلاک کر دیا تو تمام روئے زمین پر تیری پوجا نہ ہوگی۔ کما رواہ مسلم۔ اس قسم کے الفاظ سے حضور اقدس دعا کر رہے تھے حتی کہ دوش اقدس سے ردا مبارک اتر گئی۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور ردا مبارک دوش اقدس پر ڈالی اور عرض کرنے لگے یا نبی اللہ اب آپ کی مناجات آپ کے رب کے ساتھ کافی ہوگئی وہ یقیناً اپنا وعدہ پورا فرمائے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری سن لی (اور بشارت دی) کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزار فرشتوں کی قطار سے۔ چنانچہ اول ہزار فرشتے آئے۔ پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب مسلمان کافروں کا تعاقب کرتے تھے تو کافر مسلمانوں کے آگے بھاگتے جاتے تھے ایک کافر بھاگتا جا رہا تھا کہ اچانک ایک اوپر سے چابک کی آواز آئی اور ساتھ ہی گھوڑے کی آواز آئی جس میں یہ کہا جا رہا تھا اقدم یا حیزوم

marfat.com

یعنے آگے بڑھا اے حیزوم۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حیزوم حضرت جبریل امین کے گھوڑے کا نام ہے۔ پھر نظر آیا کہ وہ کافر مر گیا اور اس کی ناک تلوار سے اڑی ہوئی تھی اور تمام چہرہ زخمی تھا۔

صحابہ نے یہ مشاہدے جب حضور کے سامنے عرض کیے تو حضور نے فرمایا کہ یہ آسمان سوم کی مدد ہے۔

ابوجہل نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ضرب نہ معلوم کہاں سے آتی تھی۔ مارنے والا ہمیں کوئی نظر نہ آتا تھا۔ آپ نے فرمایا خبیث وہ غیبی امداد ملائکہ سماویہ کی تھی جس کا وعدہ قرآن پاک میں ہو چکا تھا۔

اِنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُرْدِفِیْنَ۔

تو جہالت کا پتلا ابوجہل کہنے لگا تو پھر ملائکہ ہی غالب ہوئے تم تو غالب نہ ہو سکے یہ اسی ابوجہل کا اثر تھا آگے ارشاد ہے۔

اور نہیں کیا یہ اللہ تعالے نے مگر تمہاری خوشی کو اور اس لیے کہ تمہارے دل اطمینان پائیں اور مدد نہیں مگر اللہ تعالے کی طرف سے ہی ہے بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے لہذا بندے کو چاہیئے کہ اسی پر بھروسہ رکھے اور زور آور اور قوت اور علل و اسباب ظاہری پر ناز نہ کرے۔

تفسیر نسفی۔ رکوع اول سورہ انفال

با محاورہ ترجمہ رکوع دوم سورۃ الانفال پ۹

اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَۃً مِّنْہُ وَیُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَہِّرَکُمْ بِہٖ وَیُذْہِبَ عَنْکُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وَلِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ وَیُثَبِّتَ بِہِ الْاَقْدَامَ ۔

یاد کرو جب تم پر نیند کو مسلط کیا اللہ تعالے کی طرف سے امن کے لیے اور اتارا تم پر آسمان سے پانی تاکہ پاک کرے تمہیں اس سے اور لے جائے تم سے ناپاکی شیطان کی اور تمہارے دل مربوط کرے تمہیں ثابت قدم رکھے۔

اِذْ یُوْحِیْ رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ اَنِّیْ مَعَکُمْ

جب اے محبوب وحی بھیج رہا تھا تمہارا رب

marfat.com

فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ
الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝

فرشتوں کی طرف کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تو
تم مسلمانوں کو ثابت قدم رکھو عنقریب میں
ڈالوں گا ان کے دلوں میں جو کافر ہیں مسلمانوں
کا رعب تو مارو گردنوں سے اوپر اور مارو ان
کافروں کے ہر پور سے پر۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ
اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

یہ اس لیے کہ انہوں نے مخالفت کی اللہ اور اس
کے رسول کی اور جو مخالفت کرے اللہ اور اس
کے رسول کی تو بے شک اللہ عذاب میں
سخت ہے۔

ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابَ النَّارِ ۝

یہ تو تم چکھو اور اس کے ساتھ کافروں کے لیے
عذاب جہنم ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝
وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا
لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ۝
فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪
وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ رَمٰى ۪ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ
بَلَآءً حَسَنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

اے ایمان والو جب تم ان سے جو کافر ہیں
جہاد اور جنگ میں تو نہ پیٹھ پھیر دے کر
اور جو پھیرے اس دن پشت دے کر مگر گھات
مقاتلہ کے لیے یا تلاش میں اپنی جماعت کے
تو یقیناً وہ اللہ کے غضب میں پلٹا اور اس کا
ٹھکانا جہنم ہے اور بری جگہ ہے پلٹنے کی۔
تو ہرگز قتل نہیں کیا تم نے لیکن اللہ نے قتل کیا
انہیں اور نہیں پھینکی تم نے (اے محبوب) وہ خاک
جو تم نے پھینکی تھی لیکن اللہ نے پھینکی اور اس لیے
کہ مسلمانوں کو اس امتحان میں اچھا بدلہ عطا فرمایا
جائے بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

یہ تو تمہیں بیان ہے اور اس کے ساتھ اللہ کافروں
کے مکر کو ذلیل کرنے والا ہے

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ

اے کافرو اگر تم فیصلہ طلب کرتے ہو تو یقیناً

marfat.com

وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

آچکا تم پر فیصلہ اور اگر باز آجاؤ تو تمہارے بھلے کو ہے اور اگر پھر شرارت کرو تو ہم بھی پھر سزا دیں گے اور تمہارے جتھے تمہیں مستغنی نہ کر سکیں گے اگرچہ کثرت سے ہوں اور بے شک اللہ مومنوں کے ساتھ ہے۔

حل لغات رکوع دوم سورۃ انفال پ۹

اذ یجب
امنۃ۔امن کے لیے
علیکم۔تم پر
لیطھرکم۔تاکہ پاک کرے
یذھب۔لے جائے
و۔اور
و۔اور
اذ یجب
للملئکۃ۔فرشتوں کی
فثبتوا۔سو تم ثابت قدم رکھو
سالقی۔جلدی ڈالوں گا میں
الذین۔ان کے جو
فوق۔اوپر
منھم۔ان کو
بانھم۔اس لیے کہ انہوں نے
و۔اور
یشاقق۔نافرمانی کرے

یغشیکم۔ڈھانپ لیا تم کو
منہ۔اس سے
من السماء۔آسمان سے
بہ۔اس سے
رجز۔پلیدی
علی۔اوپر
بہ۔اس سے
ربط۔تیرا رب
معکم۔تمہارے ساتھ ہوں
الذین۔ان کو
فی۔میں
الرعب۔رعب
و۔اور
بنان۔پورے پور
شاقوا۔نافرمانی کی انہوں نے
رسولہ۔اس کے رسول کی
و۔اور
اللہ۔اللہ
و۔اور

النعاس۔اونگھنے
ینزل۔اتارتا تھا
ماء۔پانی
و۔اور
الشیطان۔شیطان کی
قلوبکم۔تمہارے دلوں کے
الاقدام۔قدم
الی۔طرف
امنوا۔جو مومن ہیں
قلوب۔دلوں
فاضربوا۔تو مارو
اضربوا۔مارو
ذلک۔یہ
اللہ۔اللہ
من۔جو
رسولہ۔اس کے رسول کی

marfat.com

خان - تو یقیناً
ذلکم - یہ ہے
ان - بیشک
النار - آگ کا
اٰمنوا - ایمان لائے ہو
کفروا - جو کافر ہیں
ھم - ان سے
یولھم - پھیرے ان سے
متحرفا - کرتب کرتا ہو
الی طرفہ
بغضب - ساتھ غضب
لا - اس کا
المصیر - ٹھکانا
و - اور
و - اور
رمیت - پھینکی تو نے
ولکن - پھینکی
و - اور
من - اس سے
بلاء - آزمانا
سمیع - سننے والا
ان - بیشک
و - اور
ان - بیشک
موھن - کمزور کرنے
ان - اگر
جاء - آگئی
و - اور
خیر - بہتر ہے
تعودوا - تم پھر ایسا کروگے

شدید - سخت
لا - اسکو
للکفرین - کافروں کے لیے
یا - لے
ایھا - اے
الذین - وہ جو
اٰمنوا - ایمان لائے ہو
زحفا - میدان جنگ میں
الادبار - پیٹھیں
یومئذ - اس دن
قتال - لڑائی کا
فئۃ - جماعت کی
من اللہ - اللہ کے
جھنم - جہنم ہے
فلم - تو نہ
لکن - لیکن
ما - نہ
و - اور
و - اور
و - اور
ھنا - اس سے
اللہ - اللہ
سمیع - سننے والا
ان - بیشک
و - اور
کید - تدبیر
تستفتحوا - تم فیصلہ چاہتے ہو
الفتح - فیصلہ
فھو - تو وہ
ان - اگر

العقاب - عذاب لانا ہے
و - اور
عذاب - عذاب ہے
الذین - وہ جو
الذین - ان کو
تولوا - پھیرو
من - جو
الزحف - لشکر
متحیزا - پھرتا ہوا
باء - پھرا
ھاوا - ٹھکانا
بئس - برا ہے
ھم - ان کو
قتلھم - قتل کیا ان کو
اذ - جب
اللہ - اللہ نے
المومنین - مومنوں کو
ان - بیشک
ذلکم - یہ ہے
موھن - کمزور کرنے
ان - اگر
جاء - آگئی
ان - اگر
لکم - تمہارے لیے
تعودوا - تم پھر ایسا کروگے

marfat.com

نعد۔ ہم پھر سزا دیں گے　　د۔ اور　　لن۔ ہرگز نہ
تغنی۔ کام آئے گی　　عنکم۔ تمہارے　　فئتکم۔ تمہاری جماعت　　شیئا۔ کچھ بھی
د۔ اور　　لو۔ اگرچہ　　کثرت۔ زیادہ ہو　　د۔ اور
ان۔ بیشک　　اللہ۔ اللہ　　مع۔ ساتھ　　المومنین۔ مومنوں کے ہے

بامحاورہ مختصر تفسیر اردو رکوع دوم سورۃ انفال پ۹

اور یاد کرو جب تم پر نیند مسلط کی تو اللہ کی طرف سے تمہارے لیے امن تھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نعاس جسے غنودگی کہتے ہیں یہ اگر جنگ میں ہو تو امن کی علامت ہے اور وہ اللہ تعالے کی طرف سے ہے اور اگر نماز میں ہو تو وہ شیطان ملعون کی طرف سے ہے۔

اگر جنگ میں جان کا اندیشہ ہے تو نیند اور غنودگی نہیں ہو سکتی اس لیے کہ خوف شدید میں خطرہ اور اضطراب اتنا ہوتا ہے کہ اونگھ اڑ جاتی ہے اور اگر غنودگی اور اونگھ آ رہی ہو تو وہ مزیل خوف ہوتی ہے اور اس سے حصول امن لازمی ہے۔

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ بدر میں مسلمانوں پر دشمن کی کثرت اور اپنی قلت سے جانوں کا خوف ہوا اور پیاس کی شدت نے انہیں نڈھال کیا تو اللہ تعالے نے ان پر غنودگی ڈالی۔ جس سے انہیں راحت ہوئی اور تکان اور پیاس دفع ہو گئی اور دشمن سے جنگ کرنے کی طاقت پیدا ہو گئی۔ یہ ان کے لیے ایک خاص رحمت تھی۔ پھر یہ غنودگی یکبارگی تمام مومنین پر آئی جس سے خوف شدید لشکر کفار کا دفع ہو گیا یہی وجہ ہے کہ اس اونگھ کو بعض نے معجزہ کہا (خازن)

اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے پاک کر دے اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرما دے اور تمہارے دلوں کو مربوط کرے اور اس سے تمہارے قدم جما دے۔ بدر والے دن اس ریگستان میں تھے جسے وادی عمراء کہتے ہیں۔ یہاں ریتے کا یہ عالم تھا کہ مسلمانوں کے پاؤں ہی ریت میں دھنستے تھے بلکہ ان کے جانوروں کے پاؤں بھی دھنستے جاتے تھے۔ پانی کمیاب یوں ہو گیا تھا کہ مشرکین مسلمانوں سے پہلے آ کر اب آب قبضہ کر چکے تھے۔

صحابہ کرام کو عموماً وضو کی حاجت تھی۔ مگر بعض کو غسل بھی لازم تھا۔ پھر پیاس کی شدت علیحدہ

marfat.com

پریشان کر رہی تھی۔ ایسے موقعہ سے شیطان نے فائدہ اٹھانا چاہا اور وسوسہ بن کر دل میں بولنے لگا کہ تمہارا گمان تو یہ ہے کہ تم حق پر ہو تم میں اللہ کے نبی ہیں اور تم اللہ والے ہو لیکن حال یہ ہے کہ مشرکین غالب ہیں انہوں نے تم پر پانی بند کر رکھا ہے تم بلا وضو اور بلا غسل ہو تیمم سے نمازیں پڑھتے ہو اس حالت میں دشمن پر فتح یابی کس طرح ممکن ہے

یہ وسوسہ آنا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے ایسی بارش کی کہ جنگل سیراب ہو گئے۔ مسلمانوں نے گڑھے بنا کر پانی جمع کر لیا غسل اور وضو بھی کر لیا۔ جانوروں کو سیراب کیا۔ برتن بھی پانی سے پُر کر لیے۔ صحرا کا گرد و غبار بھی بیٹھ گیا۔ ریت پانی سے ایسی جمی کہ سیمنٹ کا فرش ہو گیا اور مشرکین جو پہاڑوں پر تھے ان میں پھسلن ہو گئی اور وہ وسوسہ اس طرح زائل ہوا صحابہ کے دل خوش ہوئے فتح و ظفر کے آثار نمایاں ہونے لگے چنانچہ ارشاد ہے۔

جب اے محبوب وحی بھیجتا تھا تمہارا رب فرشتوں کو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تو تم مسلمانوں کو ثابت قدم رکھو۔ ان کی اعانت کرتے ہوئے اور انہیں بشارت دیتے ہوئے کہ عنقریب میں کافروں کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈال دوں گا تو کافروں کو مارو گردنوں کے اوپر اور ان کے ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ۔

حضرت سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ بدر کے دن ہم میں سے جو بھی تلوار کا اشارہ کرتا تو اسکی تلوار پہنچنے سے پہلے ہی مشرک کا سر جسم سے علیحدہ ہو کر گر جاتا۔

ابو داؤد و مازنی بدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جس مشرک کی گردن مارنے کے درپے ہوتا اس کا میری تلوار پہنچنے سے قبل ہی کٹ کر گر جاتا۔ تو میں نے جان لیا کہ یہ قتل عام ہمارے ہاتھ سے نہیں۔ یہ یقیناً غیبی امداد ہے جیسا کہ ارشاد ہوا یمددکم ربکم۔

ایک موقعہ پر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مشت سنگریزے کفار پر پھینکے تو کوئی کافر بچا جس کی آنکھوں میں اس مٹی کا سنگریزہ نہ پڑا ہو۔

یہ واقعہ بدر ۱۷ رمضان المبارک ۲ھ جمعہ کی صبح کو ہوا۔

آگے ارشاد ہے یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ کی مخالفت کی اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف ہوئے اور جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کرے تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے یہ تو تم چکھو یعنے بدر کی ذلت اور مقتولین کے علاوہ مجوسیوں کا تماشہ

marfat.com

دیکھو یہ عذاب صرف دنیا کا ہے اور یہ تو چکھو اور وہ عذاب جو کافروں کو عذاب نار ہے جو آخرت میں ان کے لیے تیار ہے۔

اس کے بعد اب بطریق اعلان عام قانون جنگ میں مجاہدوں کو پابند کیا گیا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ

اے ایمان والو جب ملو تم ان سے جو کافر ہیں مقابلہ کے لیے تو پیٹھ دے کر ایڑیوں کے بل نہ پلٹو۔ یعنی مسلمان جب کفار کے مقابلہ میں آئے تو اسے پیٹھ دے کر بھاگنا حرام ہے اور جو بھاگ پڑا وہ غضب الٰہی میں گرفتار ہوا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے مگر دو حالتوں میں اس سے پیچھے ہٹنا پیٹھ دے کر بھاگنے کے برابر نہ ہوگا۔

ایک تو یہ ہے کہ لڑائی کا ہنر کرنے کے لیے پیچھے ہٹا یہ پیٹھ دے کر بھاگنے والا شمار نہیں کیا جائے گا۔

دوسرا وہ جو اپنی جماعت میں ملنے کے لیے پیچھے ہٹا وہ بھی ایڑیوں پر بھاگنا نہیں ہے چنانچہ اسکی تصریح اس طرح بیان فرمائی۔

اور جو اس دن مشرکوں سے پیٹھ دے کر بھاگے گا مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت سے جا ملنے کو تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے پلٹنے کی۔ اس کے بعد جو آیۂ کریمہ ہے اس کا

شان نزول یہ ہے کہ جب مسلمان جنگ بدر سے واپس ہوئے تو ان میں ہر ایک اپنے اپنے کارنامے سنانے لگا ایک کہتا میں نے فلاں کو قتل کیا۔ دوسرا کہتا میں نے فلاں کو قتل کیا اس پر ارشاد ہوا کہ اس مقاتلہ میں تم اپنے زور بازو پر فخر نہ کرو۔ اس جنگ میں تمام تر امداد منجانب اللہ ہوئی چنانچہ ارشاد ہوا کہ

تم نے ہرگز ہرگز انہیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا یعنے خدائی فتح اور نصرت سے وہ قتل کیے گئے۔

اور اے محبوب تم نے نہیں پھینکی وہ خاک جو تم نے پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی اور اس لیے کہ مسلمانوں کو اس سے اچھا انعام عطا فرما دے بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔ یہ تو لو اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ کافروں کو ذلیل کرنے والا ہے بہ دنیا و آخرت کی کیفیت مشرکین کی فرمائی۔ پھر مشرکین کو مخاطب کر کے ان کی اس دعا کا جواب دیا جو میدان بدر میں ابوجہل

marfat.com

نے اپنے اور حضور کی نسبت کی تھی کہ الٰہی ہم میں جو تیرے نزدیک اچھا ہے اس کی مدد کر اور جو برا ہے اسے مصیبت میں مبتلا فرما۔

ایک روایت یہ ہے کہ مشرکین نے مکہ مکرمہ سے میدان بدر کو جاتے ہوئے کعبۃ اللہ کے غلاف سے لپٹ کر دعا کی تھی۔

"الٰہی اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم حق پر ہیں تو ان کی مدد فرما اور اگر ہم حق پر ہیں تو پھر تو ہماری مدد کر"

اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اے کافرو اگر تم فیصلہ مانگتے ہو تو یہ فیصلہ تم پر آچکا لینے جو فیصلہ تم نے چاہا تھا وہ کر دیا گیا۔ یعنی جو گروہ حق پر تھا اسے فتح دی گئی اور یہ تمہارا مانگا ہوا فیصلہ ہے اب آسمانی فیصلہ سے بھی جو ان کا مانگا ہوا تھا اسلام کی حقانیت ثابت ہوگئی۔ ابوجہل بھی اس جنگ میں ذلت سے مارا گیا اس کا سر بارگاہ رسالت میں پیش کیا گیا اور اگر باز آجاؤ تو تمہارے لیے بھلا ہے یعنی آئندہ حضور سے مقابلہ نہ کرو اور عداوت و فساوت سے رکے رہو۔ آئندہ جنگ نہ کرو تو تمہارے حق میں ہی بہتر ہے اور اگر تم پھر شرارت کرو تو ہم بھی پھر سزا دیں گے اور تمہارا جتھا تمہیں مستغنی نہ کر سکے گا چاہے کتنا ہی کثیر ہو اور یہ کہ اللہ مومنین کے ساتھ ہے اور یہ کہ اس کی مدد مومنین کے لیے ہے۔

بامحاورہ ترجمہ رکوع سوم سورۃ الانفال پ۹

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝	اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی اور اس سے انحراف نہ کرو ان کا حکم سن کر۔
وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝	اور ان جیسے نہ ہو جانہوں نے کہا ہم نے سنا اور حال یہ ہے کہ وہ نہیں سنتے۔
اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝	بیشک شریر ترین جانوروں میں اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جنہیں کوئی عقل نہیں۔
وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ	اور اگر جانتا اللہ ان میں کچھ بھی بھلائی تو انہیں

marfat.com

وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

سنا دیتا اور اگر سنا دیتا جب بھی وہ منہ پھیر کر پلٹ جاتے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

اے ایمان والو حاضر ہو اللہ اور اللہ کے رسول کے بلانے پر جب بلائیں تمہیں اس چیز کے لیے جو تمہیں زندگی بخشے اور جان لو اللہ حائل ہو جاتا ہے آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں اور یقیناً تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

اور ڈرو اس فتنہ سے جو نہ پہنچے گا تم میں خاص ظالموں کو ہی خصوصیت سے اور جان لو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے دبے ہوئے زمین میں ڈرتے تھے اس سے کہ کہیں اچک نہ لے جائیں تو اس نے تمہیں جگہ دی اپنی مدد سے اور رزق دیا تمہیں پاک چیزوں سے تاکہ تم شکر گذار ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

اے ایمان والو خیانت نہ کرو اللہ اور رسول سے اور تم خیانت کرتے ہو اپنی امانتوں میں دیدہ و دانستہ۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

اور جان لو کہ تمہارے مال اور اولاد ہی فتنہ ہیں اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

حل لغات رکوع سوم سورۃ انفال پ۹

یا۔ اے	ایھا۔ اے	الذین۔ وہ جو	اٰمنوا۔ ایمان لائے ہو
اطیعوا۔ کہا مانو	اللہ۔ اللہ کا	و۔ اور	رسولہ۔ اسکے رسول کا

marfat.com

و-اور
لا-نہ
تقولوا-منہ کھیرو
عنہ-اس سے

و-اور
انتم-تم
تسمعون-سنتے ہو
و-اور

لا-نہ
تکونوا-ہو جاؤ
کالذین-انکی طرح
قالوا-کہا انہوں نے

سمعنا-ہم نے سنا
و-اور
ھم-وہ
لا-نہیں

یسمعون-سنتے
ان-بیشک
شر-بدترین
الدواب-جانور

عند-نزدیک
اللہ-اللہ کے
الصم-بہرے
البکم-گونگے ہیں

الذین جو
لا-نہیں
یعقلون-عقل کرتے
و-اور

لو-اگر
علم-جانتے
اللہ-اللہ
فیھم-ان میں

خیرا-بھلائی
لاسمعھم-تو سنا دے ان کو
و-اور

لو-اگر
اسمعھم-سنا دے ان کو
لتولوا-تو پھر جائیں

و-اور
ھم-وہ ہوں
معرضون-منہ پھیرتے
یا-اے

ایمانکم
الذین-وہ جو
امنوا-ایمان لائے ہو
استجیبوا-کہا تو

للہ-اللہ کا
و-اور
للرسول-رسول کا
اذا-جب

دعاکم-بلائے
کم-تم کو
لما-اس کے لیے
یحییکم-جو زندہ کرے تم کو

و-اور
اعلموا-جان لو
ان-بے شک
اللہ-اللہ

یحول-حائل ہوتا ہے
بین-درمیان
المرء-آدمی کے
و-اور

قلبہ-اس کے دل کے
و-اور
الیہ-اسکی طرف
تحشرون-تم اکٹھے کیے جاؤ گے

اتقوا-بچو
فتنۃ-اس فتنہ سے کہ
لا-نہ
تصیبن-پہنچے گا

ظلموا-جو ظالم ہیں
منکم-تم میں سے
خاصۃ-خاص کر کے
اللہ-اللہ

اعلموا-جان لو
ان-بے شک
اذکروا-یاد کرو
و-اور

العقاب-عذاب والا ہے
و-اور
مستضعفون-کمزور
شدید-سخت

انتم-تم
قلیل-تھوڑے تھے
ان-یہ کہ
اذ-جب

الارض-زمین کے
تخافون-تم ڈرتے تھے
کم-تم کو
فی-میں

الناس-لوگ
فاوا-تو جگہ دی
یتخطفکم-اچک لیں تم کو
و-اور

marfat.com

ایدکم-قوت دی　　کم-تم کو　　ینصر-مدد　　۷-اپنی سے
و-اور　　رزقکم-رزق دیا تم کو　　من الطیبت-پاکیزہ　　لعلکم-تاکہ تم
تشکرون-شکر کرو　　یا-اے　　ایہا-اے　　الذین-وہ جو
اٰمنوا-ایمان لائے ہو　　لا-نہ　　تخونوا-خیانت کرو　　اللہ-اللہ کی
و-اور　　الرسول-رسول کی　　وتخونوا-اور نہ خیانت کرو　　امانتکم-اپنی امانتوں میں
و-اور　　انتم-تم　　تعلمون-جانتے ہو　　و-اور
اعلموا-جان لو　　انما-اسکے سوا نہیں　　اموالکم-تمہارے مال　　و-اور
اولاد-اولاد　　کم-تمہاری　　فتنۃ-آزمائش ہے　　و-اور
ان-بے شک　　عند-پاس　　الله-اس کے　　اجر-اجر ہے
عظیم-بہت بڑا۔

مختصر تفسیر اردو

اے ایمان والو اطاعت الٰہی کرو اور اس کے رسول کا حکم مانو اس لیے کہ اطاعت رسول اطاعت الٰہی ہے اس میں کوئی فرق نہیں جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جس نے ہمارے اس رسول کی اطاعت کرلی اس نے یقیناً اللہ کی اطاعت کر لی اسی لیے واو کے ساتھ عطف فرما کر اپنی اطاعت مع اطاعت رسول ظاہر کی اور فرمایا نہ پھرو اور سن سنا کر انحراف نہ کرو اور نہ ہو جاؤ ان جیسے جنہوں نے کہا ہم نے سنا اور حال یہ ہے کہ وہ نہیں سنتے۔

اس لیے کہ جو حکم سن کر اس پر عمل نہ کرے اور نصیحت سے نفع نہ اٹھائے اس کا سننا نہ سننا برابر ہے۔ یہ طریقہ منافقین و مشرکین کا تھا اس سے مسلمانوں کو علیحدہ رہنے کا حکم دیا گیا۔ اور فرمایا بے شک جانوروں میں بدترین جانور اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے بے عقل ہیں نہ وہ حق سنتے ہیں نہ حق بولتے ہیں نہ حق سمجھتے ہیں ان کے کان اور زبان نصیحت کے قبول سے عذر ہیں ان کی عقل بے کار ہے اور وہ اولئک کالانعام بل ھم اضل وہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں کیونکہ وہ دیدہ و دانستہ کان۔ آنکھ۔ زبان رکھتے ہوئے بھی بہرے گونگے اور اندھے

marfat.com

بنے ہوئے ہیں۔

شانِ نزول: آیہ کریمہ کا بنی عبدالدار بن قصی کے لیے تھا کہ وہ کہتے تھے کہ جو کچھ محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم لائے ہم اس سے بہرے گونگے اندھے ہیں یہ لوگ غزوہ احد میں مارے گئے ان میں سے صرف دو مصعب بن عمیر اور سوید بن حرملہ ایمان لائے تھے آگے ارشاد ہے۔

اور اگر اللہ ان میں کچھ بھلا جانتا تو انہیں سنا دیتا یعنی ان میں اگر صداقت پسندی ہوتی تو ضرور ان کو ہدایت ملتی اور اگر سنا دیتا جب بھی آخر کار وہ پھر کر ہٹ جاتے اس لیے کہ ان کی جبلت میں صداقت کی طلب و رغبت ہی نہیں اور اپنے عناد اور عداوت عن الحق میں اتنے پکے ہیں کہ ہدایت قبول ہی نہیں کر سکتے اس کے بعد مومنین کو اطاعت رسول کے لیے حکم عام دیا جاتا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

اے ایمان والو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب وہ تمہیں بلائیں اس لیے کہ رسول کا بلانا اللہ ہی کا بلانا ہے۔ بخاری شریف میں حضرت سعید بن معلے سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مسجد میں مشغول نماز تھا مجھے حضور نے پکارا میں نے جواب نہ دیا اور جلدی سے نماز ختم کر کے حاضر بارگاہ ہوا اور معذرت کی کہ حضور میں نماز میں تھا تو حضور نے فرمایا کیا اللہ تعالٰے نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو اور یہ حکم مطلق ہے جو نماز اور غیر نماز دونوں پر حاوی ہے دوسری حدیث حضرت ابی بن کعب سے ہے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے حضور نے انہیں پکارا انہوں نے جلدی سے نماز تمام کر کے حضور سے عرض کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا حضور نے فرمایا کیا تم نے قرآن پاک میں نہیں پڑھا کہ اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو چنانچہ آپ نے معذرت کی اور عہد کیا کہ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔

اس چیز کے لیے جو تمہیں زندگی بخشے گی اس چیز سے مراد ایمان ہے اس لیے کہ کافر مردہ ہوتا ہے ایمان سے اسے زندگی ملتی ہے حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ وہ چیز قرآن کریم ہے اس لیے کہ اس سے دل زندہ ہوتے ہیں اور دل کی زندگی موجب نجات و سعادت دارین ہے۔ حضرت محمد بن اسحاق فرماتے ہیں وہ چیز جہاد ہے اس لیے کہ اس کی بدولت اللہ تعالٰی ذلت کے بعد عزت دیتا ہے۔

بعض مفسرین اس طرف گئے کہ وہ چیز شہادت ہے اس لیے کہ شہداء اپنے رب کے حضور زندہ ہیں بل احیاء عند ربھم یرزقون آگے ارشاد ہے۔

اور جان لو کہ اللہ کا حکم انسان اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اس کی طرف اٹھنا ہے اور اس فتنہ سے ڈرو جو ہرگز تم میں صرف ظالموں کو ہی نہ پہنچے گا بلکہ اگر اس سے تم نہ ڈرے اور اس کے متعلقات کا [illegible] کیا اور وہ فتنہ نازل ہوا تو یہ نہ ہوگا کہ اس میں خاص ظالم اور بدکار

marfat.com

ہی مبتلا ہوں بلکہ وہ نیک اور بد سب کو پہنچ جائے گا حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالے نے مومنین کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے درمیان ممنوعات نہ ہونے دیں۔ بلکہ اپنی مقدور تک برائیوں کو روکیں گناہ کرنے والوں کو گناہ سے منع کریں اگر انہوں نے کلمہ حق نہ کہا اور تم خاموش رہے تو ان سب کو عذاب عام ہوگا خطاکار غیر خطاکار ساکت عن الحق دونوں مبتلا ہوں گے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں فرمایا کہ اللہ تعالے مخصوص لوگوں کے عمل پر عذاب عام نہیں کرتا جبتک عام طور پر لوگ ایسا نہ کریں کہ ممنوعات کو اپنے اندر ہوتا دیکھتے رہیں اور اس کے منع کرنے پر قدرت رکھتے ہوں منع نہ کریں جب ایسا ہوتا ہے تو اللہ تعالے ان میں عذاب عام و خاص سب پر نازل فرما دیتا ہے ابوداؤد میں ایک حدیث ہے کہ جو شخص کسی قوم کو سرگرم معاصی دیکھ کر باوجود قدرت اسے نہیں روکتا تو اللہ تعالے اس کے مرنے سے انہیں عذاب عام میں مبتلا کرتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو قوم نہی عن المنکر ترک کر دیتی ہے وہ اس فرض کے ترک کی شامت میں مبتلائے عذاب ہوتی ہے اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے اور وہ وقت یاد کرو جب اے مومنین و مہاجرین جب تم ابتدائے اسلام میں قبل از ہجرت مکہ مکرمہ میں تم تھوڑے تھے نہایت کمزور زمین میں خائف کہ کہیں لوگ تمہیں اچک نہ لے جائیں تو اس نے تمہیں مدینہ طیبہ میں جگہ دی اور تمہیں اپنی مدد سے طاقتور بنایا اور پاک چیزیں تمہیں رزق کیں یعنی اموال غنیمت جو تم سے پہلے کسی امت میں حلال نہیں تھے وہ تم پر حلال کیے تاکہ تم شکر گذار بنو اے ایمان والو اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو یعنے ترک فرائض خیانت باللہ ہے اور ترک سنت بھی اسی خیانت کا ایک جزو ہے۔

شان نزول: اس آیت کریمہ کا ابولبابہ ہارون بن عبداللہ انصاری کے معاملہ میں ہے واقعہ یہ تھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود بنو قریظہ کا دو ہفتہ سے زیادہ عرصہ تک محاصرہ کیا اس محاصرہ میں وہ سخت پریشان ہوئے اور ان کے دل خوفزدہ ہو گئے تو ان کے سردار کعب بن اسد نے کہا کہ اب تین طریقہ ہیں جو تمہیں نجات دلا سکیں۔

یا تو جناب سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کر کے ان سے بیعت کر لو اور حقیقت یہ ہے کہ وہ نبی مرسل ہیں اور یہ وہی رسول ہیں جن کا ذکر تمہاری کتاب توریت میں ہے ان پر ایمان لانے کے بعد تمہاری جان اور تمہارا مال اور اہل و عیال سب محفوظ رہیں گے۔

لیکن اس بات کو قوم یہود نے نہ مانا پھر کعب بن اسد نے دوسری صورت پیش کی اور کہا کہ اگر یہ منظور نہیں تو آؤ اور اپنی بیویوں کو اول قتل کر دو پھر تلواریں سونت کر حضور سید عالم صلے اللہ علیہ

marfat.com

وسلم اور ان کے اصحاب کے مقابل نکلو پھر اگر مارے بھی گئے تو ہمیں ہماری اولاد اور ازواج کا غم تو نہ رہے گا۔

اس پر قوم نے کہا کہ اہل و عیال کے بعد جینا ہی بیکار ہے لہٰذا یہ بھی نامنظور تو پھر کعب نے کہا اس کے بعد تیسری صورت یہ ہے کہ حضور سے صلح کی درخواست کی جائے اس خلل کو تمام بنو قریظہ نے قبول کر لیا۔

اور بارگاہ رسالت پناہ میں درخواست صلح پیش کی لیکن حضور نے یہ درخواست نامنظور فرمائی۔ اور حکم دیا کہ وہ اپنے حق میں سعد بن معاذ کا فیصلہ قبول فرمائیں۔

اس پر یہود نے کہا کہ ہمارے پاس ابولبابہ کو بھیج دیجئے۔ ابولبابہ مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے۔ لیکن ان کا تعلق یہود سے اس وجہ سے باقی تھا کہ ان کے عیال اور اولاد اور تمام مال سب بنی قریظہ کے قبضہ میں تھا۔

حضور نے حضرت ابولبابہ کو بھیجدیا۔ یہود بنی قریظہ نے آپ سے رائے لی کہ سعد بن معاذ کا فیصلہ ہم منظور کریں یا نہ کریں۔

حضرت ابولبابہ نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر اشارہ کیا کہ ان کا فیصلہ منظور کرنا اپنے ہاتھ سے گلا گھونٹنا ہے۔

حضرت ابولبابہ فرماتے ہیں کہ یہ مشورہ دیتے ہی میرے دل میں محسوس ہوا کہ مجھ سے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت سرزد ہوئی۔

یہ سوچ کر آپ حضور کی بارگاہ میں لوٹ آئے۔ سیدھے مسجد نبوی میں جا کر ایک ستون سے اپنے آپ کو بندھوا لیا اور قسم کھائی کہ کچھ نہ کھائیں گے نہ پئیں گے حتیٰ کہ مر جائیں یا اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمائے۔ اوقات نماز میں ان کی بیوی انہیں ادائے نماز کے لیے کھول جاتیں اس مہلت میں وہ قضائے حاجت سے بھی فارغ ہو لیتے اس کے بعد پھر آپ کی بیوی باندھ جاتیں۔

اس واقعہ کو حضور نے سن کر فرمایا ابولبابہ اگر ارتکاب جرم کے بعد میرے پاس آجاتے تو میں ان کی مغفرت کے لیے دعا کرتا۔ لیکن جب انہوں نے ایسا نہ کیا تو اب میں انہیں نہ کھولوں گا جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی خطا معاف نہ ہو۔

آپ سات روز تک مسلسل بندھے رہے اور ان ایام میں نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ حتیٰ کہ بیہوش

marfat.com

ہو کر گر پڑے اور اللہ تعالےٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ صحابہ کرام نے بشارت دے کر آپ کے پاس آئے۔ آپ نے فرمایا قسم بخدا میں ہرگز نہ کھولوں گا جبتک کہ بنفس نفیس خود حضور تشریف لاکر مجھے نہ کھولیں۔ چنانچہ سرکار رحمت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے دست حق پرست سے تشریف لاکر کھول دیا۔ حضرت ابولبابہ نے عرض کیا حضور میری توبہ اس وقت مکمل ہوگی جب میں اپنی قوم کی بستی چھوڑ دوں۔ آگے ارشاد ہے۔

اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت کرو اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہے اور ایسا فتنہ ہے کہ آخرت کے کاموں میں سدراہ ہوتا ہے اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔ تو عاقل عاقبت اندیش کو چاہئے کہ اسی کا طلبگار رہے اور مال و اولاد کے سبب اس سے محروم نہ ہو۔

(تفسیر کبیر عربی۔ رکوع ۳ سورہ انفال پ۹)

ناسازیٔ طبع

اس کے لکھنے کے بعد جمعۃ الوداع کے روز ایک دانہ شدت گرما سے زیر خانہ نکلا اور عید الفطر تک شدت پکڑ گیا۔ آخر ڈاکٹر محمد افضل صاحب نے آپریشن کیا۔ آج ۱۲ جون ہے مگر ابھی نشست و برخاست بہ تکلف کر سکتا ہوں۔ اسی وجہ میں تفسیر کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا ہے۔

اس کے بعد ۱۵ جون ۱۹۶۵ء بروز سہ شنبہ ۱۲ بجے دن بلطفیل سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لخت جگر سید خلیل احمد ہاشمی گھر آ گئے لیکن ابھی میرے زخم ہے ۱۳ شوال المکرم ۱۳۷۴ھ

آج ۸ جولائی ۱۹۵۵ء ۲۴ ذوالقعدہ ۱۳۷۴ھ یوم پنجشنبہ سے تفسیر کا سلسلہ پھر شروع ہوا۔ والحمد للہ علی احسانات و انعامات۔

فقیر ابوالحسنات قادری

marfat.com

بامحاورہ ترجمہ رکوع چہارم سورۃ انفال پ۹

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

اے ایمان والو اگر ڈرو گے اللہ سے کر دے گا وہ تمہارے لیے جدا حق و باطل اور اتار دے گا تم سے تمہاری برائیاں اور تمہیں بخش دیگا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

اور یاد فرمائیں اے محبوب جب مکر کرتے تھے تمہارے ساتھ کافر تاکہ تمہیں بند کر لیں یا شہید کر دیں یا نکال دیں اور وہ مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ خفیہ تدبیر میں سب سے بہتر ہے۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

اور جب پڑھی جائیں ان پر ہماری آیتیں تو کہتے ہیں بے شک ہم نے سنا اگر ہم چاہتے تو ایسی ہم بھی کہہ دیتے مثل اس کی یہ نہیں مگر قصے اگلے لوگوں کے۔

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

اور جب کہا انہوں نے اے اللہ اگر یہ (قرآن) حق تیری طرف سے تو برسا دے ہم پر پتھر آسمان سے یا لا ہم پر عذاب دردناک اور نہیں اللہ ایسا کہ ان پر عذاب کرے حال آنکہ تو اے محبوب ان میں جلوہ آرا ہو۔ اور نہیں اللہ انہیں عذاب کرنے والا حال آنکہ وہ بخشش مانگ رہے ہوں۔

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا

اور انہیں کیا ہے کہ نہ عذاب کرے انہیں اللہ اور وہ روک رہے ہیں مسجد حرام سے اور

marfat.com

كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَاۗؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَ
لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا
مُكَاۗءً وَّتَصْدِيَةً ۭ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا
ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۭ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝
لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ
الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰي بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا
فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

نہیں ہیں وہ اس کے اہل اس کے والی تو صرف
تقوی والے ہیں مگر اکثر ان کے نہیں جانتے۔
اور نہیں ہے ان کی نماز کعبہ کے پاس مگر سیٹی
اور تالی تو اب عذاب چکھو بدلہ اس جو تم کفر
کرتے تھے۔
بیشک وہ کافر جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال تاکہ
روکیں اللہ کی راہ سے تو اب وہ انہیں خرچ
کریں گے پھر ہوگا انہیں اس پر پچھتاوا پھر مغلوب
کر دیے جائیں گے۔
اور وہ جو کافر ہیں جہنم کی طرف محشور ہوں گے۔
اس لیے کہ اللہ گندے کو پاک سے ممیز کر دے
اور کر دے خبیثوں کو ایک اوپر ایک ڈھیر لگا کر
دے انہیں جہنم میں یہی وہ ہیں جو نقصان
میں ہیں۔

حل لغات رکوع چہارم سورۃ انفال پ ۹

یا ایہا سے	الذین - وہ جو	اٰمنوا - ایمان لائے ہو	ان - اگر
تتقوا - ڈرو گے تم	اللہ - اللہ سے	یجعل - کریگا	لکم - تمہارے لیے
فرقانا - تمیز	و - اور	یکفر - دور کریگا	عنکم - تم سے
سیئاتکم - تمہاری برائیاں	و - اور	یغفر - بخشے گا	لکم - تم کو
و - اور	اللہ - اللہ	ذو - صاحب	الفضل - فضل
العظیم - بڑے کا ہے	و - اور	اذ - جب	یمکر - تدبیر کرتے تھے
بک - تیرے متعلق	اللذین - وہ جو	کفروا - کافر ہیں	لیثبتوک - کہ قید کریں
ک - تجھ کو	او - یا	یقتلوک - قتل کریں	

marfat.com

لك - تجھ کو
و - اور
الله - اللہ
الحاكمين - تدبیر کرنے والا ہے
تتلى - پڑھی جاتی ہیں
قد - بیشک
نقتلنا - تو کہیں ہم
هذا - یہ
و - اور
ان - اگر
الحق - حق
علينا - ہم پر
اثتنا - لے آ ہم پر
ما - نہیں ہے
كہ - اس کو
و - اور
ما - نہیں
معذبهم - عذاب کرنے والا انکو
يستغفرون - بخشش مانگتے ہوں
لهم - ان کو
و - اور
هم - وہ
الحرام - حرام سے
اولياؤ - اہل
كہ - اس کے
لكن - لیکن
يعلمون - جانتے

او - یا
يمكرون - تدبیر کرتے تھے
و - اور
الله - اللہ
خير - بہترین
اذا - جب
قالوا - کہتے ہیں
نشاء - ہم چاہیں
ان - نہیں
الاولين - پہلوں کی
اللهم - اے اللہ
هو - وہ
فامطر - تو برسا
او - یا
و - اور
ليعذبهم - کہ عذاب
فيهم - ان میں ہو
الله - اللہ
هم - وہ
ما - کیا ہے
الله - اللہ
يصدون - روکتے ہیں
ما - نہیں
ان - نہیں
المتقون - پرہیزگار
هم - ان کے
ما - نہیں
المسجد - مسجد
كانوا - ہیں وہ
اولياؤ - والی اللہ
و - اور
لا - نہیں
كان - تھی

يخرجو - نکال دیں
و - اور
الله - اللہ
و - اور
ايتنا - ہماری آتیں
تو - اگر
هذا - اس کی
اساطير - کہانیاں
قالوا - کہا انہوں نے
هذا - یہ
ك - تیرے سے
من السماء - آسمان سے
اليم - دردناک
الله - اللہ
ائت - لا
كان - ہے
و - اور
و - اور
يعذبهم - عذاب کرے انکو
يصدون - روکتے ہیں
ما - نہیں
ان - نہیں
المتقون - پرہیزگار
هم - ان کے
ما - نہیں

ك - تجھ کو
يمكر - تدبیر کرتا تھا
خير - بہترین
اذا - جب
قالوا - کہتے ہیں
نشاء - ہم چاہیں
ان - نہیں
الاولين - پہلوں کی
اللهم - اے اللہ
هو - وہ
فامطر - تو برسا
او - یا
و - اور
ليعذبهم - کہ عذاب
فيهم - ان میں ہو
الله - اللہ
هم - وہ
ما - کیا ہے
الله - اللہ
من المسجد - مسجد
كانوا - ہیں وہ
اولياؤ - والی اللہ
و - اور
لا - نہیں
كان - تھی

marfat.com

صلوتہم۔ ان کی نماز
مکاء۔ سیٹیاں
العذاب۔ عذاب
ان۔ بیشک
اموالہم۔ اپنے مال
فسینفقونہا۔ تو خرچ کرینگے ان کو
علیہم۔ ان پر
و۔ اور
جھنم۔ جہنم کی
اللہ۔ اللہ
یجعل۔ کرے
لبعض۔ بعض کے
فیرکمہ۔ پھر تہ بہ تہ کرے اسکو
فیجعلہ۔ پھر پھینکے اس کو
اولئک۔ یہ لوگ

عند۔ نزدیک
و۔ اور
بما۔ بدلے اسکے جو
الذین۔ وہ جو
یصدوا۔ تاکہ روکیں
عن سبیل۔ راہ
ثم۔ پھر
ثم۔ پھر
الذین۔ وہ جو
یحشرون۔ اکٹھے کیے جائیں گے
الخبیث۔ گندے کو
الخبیث۔ گندے کو
فی۔ بیچ
ھم۔ ہی

البیت۔ بیت اللہ کے
تصدیۃ۔ تالیاں
کنتم۔ تم
کفروا۔ کافر ہیں
کفروا۔ کافر ہیں
من الطیب۔ پاک سے
بعضہ۔ بعض کو
جمیعا۔ سب کو
جھنم۔ جہنم کے
الخسرون۔ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

الا۔ مگر
فذوقوا۔ تو چکھو
تکفرون۔ کفر کیا کرتے تھے
ینفقون۔ خرچ کرتے ہیں
اللہ۔ خدا سے
تکون۔ ہوگی
یغلبون۔ مغلوب ہونگے
الی۔ طرف
یمیز۔ تاکہ الگ کرے
و۔ اور
علی۔ اوپر

مختصر یا محاورہ تفسیر اردو

اے ایمان والو اگر اللہ سے ڈرو گے اور گناہوں سے مجتنب رہ کر اس کی اطاعت کی طرف جھکو گے تو وہ تمہیں وہ جوہر عطا کرے گا جس سے تم حق کو باطل سے جدا کر لو اور تمہاری برائیاں اتار دیگا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اور یاد کرو اے محبوب جب مکاری کر رہے تھے تمہارے ساتھ کافر تاکہ تمہیں بند کر لیں یا شہید کر دیں یا نکال دیں۔

یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ کفار مکہ دار الندوہ میں جمع ہوئے (یہ مکہ کے کفار کا کمیٹی روم تھا) اور حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق استشارہ کرنے لگے کہ ان میں شیطان ایک بڈھے کی شکل میں آیا اور کہنے لگا میں شیخ نجد ہوں مجھے تمہارے اس اجتماع کی خبر ملی تو آیا۔ دیکھو مجھ سے تم لوگ کچھ مخفی نہ رکھنا میں تمہارا خیر اندیش ہوں

marfat.com

اور تمہیں اس معاملہ میں صائب رائے سے تمہاری معاونت کرونگا۔ تو کافروں نے اسے بھی اس کمیٹی میں شامل کرلیا۔

اور سید عالم رحمت مجسم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق رائے زنی شروع ہوئی۔

ابوالبختری سب سے پہلے بولا میری رائے یہ ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو گرفتار کرکے ایک مکان میں محبوس کردو اور دروازے بند کردو۔ صرف ایک سوراخ رکھو جس میں سے کبھی کبھی کھانا پانی دیدیا جائے حتی کہ اسی مکان میں وہ ہلاک ہوجائیں۔

اس پر شیطان نے جو شیخ نجدی بن کر آیا ہوا تھا بولا ابوالبختری کی یہ رائے نہایت غلط ہے اس پر عمل کرنے کے بعد وہ فتنہ اٹھے گا کہ تم میں اس کے دبانے کی قوت نہ ہوگی اس لیے کہ انہیں جب ان کے اصحاب گم ہوا دیکھیں گے تلاش کریں گے اور یہ خبر دنیا میں مشہور ہوجائے گی وہ سب جمع ہوکر مقابلہ کریں گے اور انہیں تمہارے ہاتھ سے چھڑا لیں گے اور خون خرابہ علیحدہ ہوگا۔

سب لوگوں نے اس سے اتفاق کرکے کہا شیخ نجدی ٹھیک کہتا ہے

پھر ہشام بن عمرو کھڑا ہوا اور بولا میری رائے یہ ہے کہ انہیں اونٹ پر سوار کرکے اپنے شہر سے نکال دیا جائے سے باہر نکل کر وہ جو بھی کریں کریں ہمیں اس سے کچھ ضرر نہ ہوگا۔

ابلیس شیخ نجدی کی شکل والا بولا مجھے اس رائے سے بھی اتفاق نہیں اس لیے کہ جس نے تمہیں بلغاء وفصحاء کے ہوش گم کردیے اور تمہارے بڑے بڑے خطباء ادباء اور دانشمندوں کو محو حیرت کرڈالا اسے تم دوسروں کی طرف نکالتے ہو کیا تم نے اس کی شیریں کلامی سحر بیانی زبانی دلکشی نہیں دیکھی ہے اگر تم نے ایسا کیا تو وہ دوسری قوم میں جاکر ان کے دل مسخر کرکے ان کے ساتھ تم پر چڑھائی کرے گا اور تمہیں صفحہ ہستی سے مٹا کر چین لے گا۔

مجمع نے شیخ نجدی کی رائے سے اتفاق کیا اور یکزبان ہوکر اس کی تائید کی اس کے بعد ابوجہل کھڑا ہوا اور کہنے لگا میری رائے میں قریش کے ہر خاندان سے ایک ایک عالی نسب جوان چنا جائے اور انہیں تیز تلواریں دے کر ان سے یکبارگی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کرایا جائے حتی کہ وہ انہیں قتل کردیں اس کے بعد جب ٹکوائی ہوگی تو خون تمام قبائل کے ذمہ آئے گا اور بنی ہاشم قریش کے تمام قبائل سے لڑ نہ سکیں گے نہایت یہ کہ خون کا معاوضہ دیناپڑجائے گا وہ دیدیا جائے گا۔

شیخ نجدی نے اس رائے کو بہت پسند کیا اور ابوجہل کی فطانت ذہانت کی تعریف کی آخرش اس پر سب کا اتفاق ہوگیا۔

marfat.com

ادھر حضرت روح الامین بحکم رب العالمین سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور مشرکین مکہ کی خفیہ میٹنگ سے مطلع کر گئے اور عرض کر گئے کہ حضور آج سے اپنی خواب گاہ پر شب باش نہ رہیں اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے اذن ہے کہ اب آپ مدینہ طیبہ کا عزم فرمالیں۔ یہ مبادیات ہجرت ہیں۔

چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس روز مولائے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو شب میں اپنی خوابگاہ پر شب باش رہنے کا حکم دیا اور اپنی ردائے مبارک عطا فرما کر ارشاد ہوا کہ یہ اوڑھ کر سویا کرو۔ اس کی برکت سے کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی۔

پھر دولت سرائے عالی سے باہر تشریف لائے اور ایک مشت خاک دست اقدس میں لی اور آیۂ کریمہ انا جعلنا فی اعناقھم اغلالا پڑھ کر مشرکین محاصرین کی طرف پھینکی۔ یہ معجزہ ہوا کہ وہ ایک مشت خاک تمام حصار کرنے والوں کی آنکھوں اور سر پر پڑی سب اندھے ہو کر آنکھیں ملتے رہ گئے اور حضور کو نہ دیکھ سکے۔ حضور معہ رفیق غار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سیدھے غار ثور میں تشریف لے آئے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو اپنی خواب گاہ پر چھوڑ آنے کی وجہ خاص یہ تھی کہ لوگوں کی امانتیں جو حضور کے پاس تھیں وہ آپ کے ذریعہ سب کو پہنچا دی تھیں۔

مختصر یہ کہ مشرکین شب بھر سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی دولت سرائے عالی کے گرد پھرتے رہے۔ صبح جب بغرض قتل یکبارگی حملہ کر کے باب عالی میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ یہاں حضور نہیں ہیں بلکہ حضرت شیر خدا اسد اللہ ہیں۔ حضرت اسد اللہ سے پوچھا حضور کہاں ہیں۔ آپ نے اپنی لاعلمی ظاہر فرمائی۔ مایوس ہو کر تلاش کو نکلے حتیٰ کہ غار تک پہنچ گئے۔

ابوجہل نے طاق غار میں مکڑی کا جالا دیکھ کر کہا اگر یہاں سے کوئی داخل ہوا ہوتا تو یہ جالا ٹوٹ جاتا پھر کفار واپس چلے گئے اور حضور تین روز تک اس غار میں جلوہ افروز رہ کر مدینہ طیبہ کو روانہ ہو گئے۔

اصحاب سیر نے اس واقعہ کو احادیث و روایات کی روشنی میں ذرا وضاحت سے لکھ کر اور پر لطف بنا دیا ہے۔ چنانچہ ہم یہاں علامہ خریوتی شارح قصیدہ بردہ کا مضمون مطیب الوردہ علی قصیدۃ البردۃ سے جو میری شرح ہے نذر ناظرین کرتے ہیں وہو ہذا ع

فَالصِّدِّیْقُ فِی الْغَارِ وَالصِّدِّیْقُ لَمْ یَرِمَا وَھُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرَمِ

(لفظی ترجمہ) سراپا صدق غار میں جلوہ فرما تھے اور صدیق اکبر بھی حاضر تھے اور سانپ کے ڈسنے سے آپ متورم بھی نہ ہوئے اور مشرکین وہاں دیکھ کر یہ کہتے ہوئے چل دیے کہ اس غار میں کوئی نہیں ہے۔

marfat.com

شرح :- لم یرما کی جگہ صاحب شوارد الفرد نے لم تریا تثنیہ مجہول لکھا ہے۔ اگر یہ لیا جائے تو معنی یہ ہوں گے کہ صدیق مجسم غار میں تھے اور صدیق اکبر بھی حاضر تھے مگر نہ دیکھے گئے بلکہ کفار کہہ رہے تھے کہ غار میں کوئی نہیں ہے۔

لم یرما :- یہ اس ورم الف کو کہا جاتا ہے جبکہ انسان غصہ میں تھنے پھلاتا ہے۔ اس جگہ لم یرما کے معنی یہ نہیں گے کہ غار ثور میں سانپ کے ڈسنے پر بھی صدیق غضب ناک نہ ہوئے بلکہ قضا و قدر الٰہی پر راضی برضا و شاکر بقضا رہے۔

لم یرما :- کو اگر ورم سے مانا جائے تو ایک معنی یہ ہوں گے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا پائے مبارک لدغ حیہ کے بعد بھی متورم نہ ہوا۔

چنانچہ ایک روایت ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جو ایک سوراخ باقی رہ گیا تھا اس کو اپنے پائے اقدس کے انگوٹھے سے بند فرمایا تو اس سوراخ میں جو سانپ تھا اس نے ڈس لیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور کی خدمت میں اس کی شکایت کی حضور نے اپنے لعاب دہن سے اس کا علاج فرمایا۔ باذن الٰہی آپ کا پائے اقدس درست ہو گیا اور ورم وغیرہ جاتا رہا۔

اور جنہوں نے لم یرما مضارع کا تثنیہ بنا کر پڑھا ہے اسے روایت سے لیا ہے ان کا رد شیخ زادہ اور علامہ خربوتی نے کیا شیخ زادہ فرماتے ہیں وردی بعض لم یریا وما ذلک من الناظم وانما حمله علی ذلک العجز عن التاویل۔ یعنی بعض نے لم یریا لکھا ہے لیکن یہ ناظم فاہم کے لفظ نہیں اور ایسے ہی علامہ خربوتی فرماتے ہیں۔ وقرأ بعض الناس لم یریا علی انه تثنیة مضارع من المزیدین لکنه رده شیخ زاده وانا من الداخلین معه۔ بعض آدمیوں نے لم یریا تثنیہ مضارع روایت سے لے کر بنایا ہے۔ لیکن شیخ زادہ نے اس کا رد کیا اور ہم بھی ان کے ساتھ اس رد میں شریک ہیں۔

تو معلوم ہوا کہ لم یریا جو پڑھے گا وہ ایجادی طور پر پڑھے گا قصیدہ کے ورد میں لم یریا پڑھنا چاہئے اس لیے کہ شیخ زادہ اور خربوتی اس کے خلاف ہیں اور شیخ زادہ تو نہایت وثوق سے فرماتے ہیں کہ وما ذلک من الناظم کہ لم یریا امام بوصیری کی زبان سے نکلا ہوا لفظ نہیں ہے تو اب حاصل مفہوم بیت یہ ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے جان نثار صدیق جب داخل غار ثور ہو گئے تو اس میں قضا و قدر الٰہی کے ساتھ نہایت راضی رہے اور حکم الٰہی پر غضب ناک نہ ہوئے اور کفار مکہ دونوں کے کھوج لیتے دروازہ غار تک آ گئے مگر ان دونوں طالب و مطلوب شمع نبوت اور اس کے پروانہ کو

marfat.com

اللہ تعالےٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا جب کفار کھوج لے کر اس غار تک آئے تو یہاں سے کچھ غائب دیکھ کر پہاڑ پر چڑھ گئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا لوان احدھم نظر الی قدمیہ لابصرنا۔ حضور اگر کسی بے ایمان نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو وہ ہمیں یہاں دیکھ لیں گے۔ حضور نے فرمایا یا ابابکر ما ظنک باثنین اللہ ثالثھما۔ ابوبکر تمہارا ان دو کے متعلق کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔

چنانچہ حمایت و نصرت الٰہی کی شان آئندہ بیت میں فرماتے ہیں ع

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلٰى خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

(لفظی ترجمہ) مشرکین نے گمان کیا کبوتر کو اور گمان کیا مکڑی کو کہ یہ خیر عالم پر جالا تننے والی نہیں ہے اور نہ کبوتر انڈے دینے والا۔

تشریح:۔ ظاہری سبب کفار کے نہ دیکھنے کا یہ ہوا کہ انہوں نے غار کے منہ پر دیکھا کہ کبوتر انڈے دیے بیٹھا ہے اور اوپر مکڑی جالا پارے ہوئے ہے تو انہیں گمان ہوا کہ اگر اس میں سے کوئی جاتا تو یہ جالا ٹوٹ جاتا، کبوتر کا گھونسلہ خراب ہو جاتا۔ انڈے ٹوٹ جاتے ان دلائل کے ماتحت فیصلہ کیا کہ اس غار میں ہرگز کوئی نہیں ہے۔ اس طرف ان کا ذہن تلاش ہی نہیں سکتا تھا کہ اللہ کے محبوب و صدیق کے لیے یہ مکڑی اور کبوتر یہاں آئے ہیں اور اللہ تعالےٰ نے اپنے شئون قدرت کا اس صورت میں مظاہرہ فرمایا ہے کہ کفار شریر النفس اشد ترین انسان نما حیوانوں سے ایک کمزور ترین مخلوق کے ذریعہ یہ حفاظت کی کہ بیضہ حمام بروج مشیدہ بن گئے اور تار عنکبوت جسے قرآن اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ فرما رہا ہے ایک مستحکم قلعہ بنا دیا گیا۔

غالباً اسی بنا پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے حرم محترم کے رہنے والے کبوتر اور مکڑی کے مارنے کو منع فرمایا۔ صاحب تبذہ فرماتے ہیں نہی علیہ السلام عن قتل العنکبوت والحمام الکائنین فی الحرم اور عام طور پر مکڑی کے لیے حکم ہے العنکبوت شیطان مسخہ اللہ تعالیٰ فاقتلوہ۔ حضور نے فرمایا کہ مکڑی شیطان ہے اللہ تعالےٰ نے اسے مسخ فرمایا اسے مار دیا کرو ذکرہ فی الجامع الصغیر

اور ثعلبی سے مروی ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ طھروا بیوتکم من النسج العنکبوت فان ترکہ فی البیوت یورث الفقر اپنے گھروں کو مکڑی کے جالے سے پاک رکھو اگر گھروں میں جالا چھوڑا تو وہ تنگدستی پیدا کرے گا۔ حلیہ میں ہے نسبت العنکبوت مرتین علی الانبیاء مرۃ علی داؤد علیہ السلام حین کان جالوت یطلبہ

marfat.com

ومرۃ علی النبی علیہ السلام فی الغار مکڑی نے دو بار انبیاء علیہم السلام پر جالا تنا ایک بار داؤد علیہ السلام پر جبکہ جالوت آپ کی تلاش میں تھا اور دوسری بار حضور علیہ السلام کے غار پر۔

دیلمی نے مسند فردوس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال ہوا کہ مسخ شدہ جانور کتنے ہیں تو حضور نے فرمایا ھذا الفیل (ہاتھی) والدب (ریچھ) والخنزیر (سور) والقرد (بندر) والحربیث (چھپکلی) والضب۔ گوہ والوزغ (چھپکلی) والعقرب (بچھو) والفاروس (کرم آبی) والعنکبوت (مکڑی) والاسد (خرگوش) والسہیل (ستارہ) والزہرۃ (ستارہ)۔

امیہ بن خلف نے باوجود قطعی مایوسی کے غار میں داخل ہو کر دیکھنا چاہا تو اسے کہا گیا کہ ما تصنع فی الغار وان علیہ عنکبوتا کانت قبل میلاد سیدنا (تو غار میں کیا کرتا ہے غار میں جا کر اس غار کے منہ پر یہ مکڑی تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے بھی پہلے کی ہے

اور وہ اپنے کفر پر رہے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرما رہا تھا اور اللہ کی تدبیر سب سے بہتر ہے اور جب پڑھی جائیں ان پر ہماری آیتیں تو کہتے ہیں ہاں ہم نے سنا ہم چاہتے تو ایسے ہم بھی کہہ دیتے۔ یہ کچھ نہیں مگر اگلوں کے قصے ہیں۔

آیات کریمہ کا شان نزول نضر بن حارث کے حق میں ہے یہ وہ خبیث سرکش تھا جس نے حضور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک سن کر یکوا اس کی تھی کہ اگر ہم چاہتے تو ایسی ہی کتاب بنا لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ قول بیان فرمایا اور ظاہر کیا کہ یہ اس کی انتہائی بے حیائی کا دعوے تھا۔ اس لیے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فصحائے عرب کو قرآن کریم کی مثل ایک سورت بنا لانے کی دعوت دی اور وہ سب اس کے مقابلے سے عاجز آ گئے اس وقت نضر بن حارث کہاں گم ہو گیا تھا۔ حال آنکہ اس وقت بھی تو یہ نضر بن حارث ان میں موجود تھا۔ آج اس کی یہ ڈھٹائی خالص یکوا اس اور ذلیل حرکت ہے۔

اور جب وہ بولا (یعنی نضر بن حارث اور ابو جہل بن ہشام (کما رواہ البخاری والمسلم) اے اللہ اگر یہی (قرآن) تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا کوئی دردناک عذاب ہم پر لے آ۔

تو اس کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملا اور اللہ کا یہ کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک (اے محبوب) آپ ان میں تشریف فرما ہوں اس لیے کہ ہم نے آپ کی ذات اقدس کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ اور عادت اللہ یہ ہے کہ جب تک کسی قوم میں اس کا نبی موجود ہو اس پر عام

marfat.com

عذاب نہیں بھیجا جاتا جو سب کی ہلاکت کا موجب ہو۔

مفسرین کی ایک جماعت کی رائے ہے کہ یہ آیت صرف اور صرف حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکہ مکرمہ میں جلوہ افروز تھے بعد ازاں جب آپ نے ہجرت فرمائی اور کچھ مسلمان وہاں رہ گئے جو استغفار کر رہے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی وما کان اللہ لیعذبہم وھم یستغفرون۔ اور اللہ نہیں عذاب کرنے والا جبتک ان میں بخشش مانگ رہے ہوں یعنے جب مشرکین و منافقین میں یہ مجبوری مومنین بھی رہ رہے ہوں اور اللہ کے حضور استغفار کر رہے ہوں جب بھی عذاب نہیں آئے گا۔ پھر جب یہ لوگ بھی مدینہ طیبہ روانہ ہو گئے تو اللہ تعالے نے فتح مکہ کی بشارت دی۔ اور یہ عذاب موعود تھا جو مشرکین پر آیا اور اسی کے متعلق قرآن کریم میں فرمایا گیا وما لھم ان لا یعذبہم اللہ وھم یصدون عن المسجد الحرام اور ان کے لیے کیا مانع ہے کہ اللہ ان پر عذاب نہ کرے حالانکہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں۔

علامہ محمد بن اسحاق فرماتے ہیں کہ ما کان اللہ لیعذبہم بھی مقولہ کفار ہے جسے حکایتاً نقل کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ مشرکین کتنے جہالت مآب ہیں کہ خود ہی کہتے ہیں کہ یا اللہ اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر پتھر برسا دے یا عذاب الیم لا۔ اور خود ہی کہتے ہیں کہ وانت فیہم لے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ جب تک ہم میں جلوہ فرما ہیں ہم پر عذاب نہ ہوگا اس لیے کہ کوئی امت اپنے نبی کی موجودگی میں ہلاک نہیں کی جاتی اور یہ متضاد اقوال بھی ان کی بے دینی کی دلیل ہیں اور اس سے یہ بھی مستفاد ہوا کہ اللہ تعالے سے استغفار کرنا عذاب سے مامون رہنے کا ذریعہ ہے (روح)

چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالے نے میری امت کے لیے دو امانیں نازل کیں ایک اس وقت جب کہ وہ استغفار کرتے ہوں اور دوسری اس وقت جب میں ان میں عدم افروز ہوں۔ آگے ارشاد ہے۔

اور وہ اس کے اہل نہیں یہ واقعہ حدیبیہ کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمان طواف کعبہ کو گئے تو مشرکین مکہ نے انہیں روکا چنانچہ ارشاد ہے اور حال یہ ہے کہ وہ اس کے اہل نہ تھے کہ امور کعبۃ اللہ میں تصرف اور نظام کے مختار ہوں اس لیے کہ مشرک کو بیت اللہ سے کیا نسبت اس کے متصرف و مجاز تو صرف متقی افراد کے کوئی نہیں مگر ان میں اکثر جاہل ہیں اور جہالت ہی سے ایسا کرتے ہیں اور کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی سرنائی۔ کرتائی۔ تالیاں

marfat.com

کودنا ہی مشرک کی عبادت ہوتی ہے۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مشرکین قریش خانہ کعبہ میں ننگے ہو کر طواف کرتے اور سیٹیاں تالیاں بجاتے اور یہ فعل ان کے اعتقاد باطل کی بنا پر تھا یا محض شرارت تھی کہ مومنین اور حضور کی عبادت میں اختلال پیدا کریں چنانچہ ارشاد ہے تو اب عذاب چکھو قید و قتل بدر کا یہ بدلہ ملا ہے انہیں اپنے کفر کا۔

بے شک وہ جو کافر ہیں خرچ کرتے ہیں اپنے مال تاکہ لوگوں کو روکیں اللہ کی راہ سے یہ آیہ کریمہ ان بارہ مطعمین مشرکین کے متعلق نازل ہوئی جنہوں نے لشکر کفار کا کھانا اپنے ذمہ لیا اور بموجب معاہدہ نمبروار ہر ایک مشرک لشکر کو کھانا دیتا تھا جو دس اونٹ روزانہ کی اوسط سے دیتے تھے ان میں ابوجہل۔ عتبہ۔ شیبہ۔ ابناء ربیعہ بن عبد الشمس اور اس کے بیٹے حنظلہ اور ابناء حجاج اور ابوالبختری بن ہشام اور نضر بن حارث حکیم بن حزام۔ ابی بن خلف۔ زمعہ بن اسود حرث بن عامر بن نوفل اور عباس بن عبد المطلب تمام کے تمام قریشی تھے اور ہر ایک دس اونٹ دیتا تھا جس روز مشرکین کو ہزیمت ہوئی اس دن عباس بن عبد المطلب کی باری تھی چنانچہ ارشاد ہے۔

کہ اب تو وہ خرچ کریں گے پھر انہیں اس پر پچتاوا ہوگا کہ افسوس مال بھی گیا اور کام بھی نہ بنا ہزیمت کی ذلت بھی ہمیں ہی اٹھانی پڑی۔ پھر وہ مغلوب کر دیے جائیں گے اور کافروں کا حشر جہنم کی طرف ہوگا تاکہ اللہ خبیث کو نیک سے تمیز فرما کر جدا کرے یعنی کفار کو مومنین سے علیحدہ کر کے تمیز کر دے اور خبیث گروہ تلے اوپر رکھ کر سب کا ڈھیر جہنم کے اندر کر دے اور یہی نقصان و خسران والے ہیں جو ہمیشہ ٹوٹے میں رہیں گے جو اپنا مال خرچ کر کے بھی عذاب آخرت مول لے رہے ہیں (روح المعانی تفسیر نسفی عزیزی)

باعاورہ ترجمہ رکوع پنجم سورۃ الانفال پ۹

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

فرما دیجئے کافروں کو اگر وہ باز رہے تو جو ہو چکا وہ معاف کر دیا جائے گا اور اگر پھر لوٹ کر وہی کریں تو اگلوں کا حال گذر چکا ہے

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ

اور مقاتلہ کرو ان سے حتی کہ نہ رہے فتنہ شرک

marfat.com

يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝
وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ
نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

اور ہو جائے سارا دین اللہ کا تو اگر وہ باز رہیں
تو اللہ ان کا کام دیکھ رہا ہے۔
اور اگر وہ پھر جائیں تو جان لو بے شک اللہ
تمہارا مددگار ہے اور بہتر ہے مددگار اور اچھا
ناصر ہے۔

واسال اللہ تعالیٰ ان یوفقنا علی اتمامہ انہ علی ما یشاء قدیر

حل لغات رکوع پنجم سورۃ الانفال پ۹

قل۔کہو	للذین۔ان سے	کفروا۔جو کافر ہیں	ان۔اگر
ینتھوا۔باز آجائیں	یغفر۔تو بخش دیا جائیگا	لھم۔ان کو	ما۔جو
قد۔پہلے	سلف۔گذر چکا	و۔اور	ان۔اگر
یعودوا۔پھر کریں گے	فقد۔تو بیشک	مضت۔گذر چکا	سنۃ۔طریقہ
الاولین۔پہلوں کا	و۔اور	قاتلوا۔لڑو	ھم۔ان سے
حتی۔یہاں تک کہ	لا۔نہ	تکون۔رہے	فتنۃ۔فتنہ
و۔اور	یکون۔ہو جائے	الدین دین	کلہ۔سارا
للہ۔اللہ کا	فان۔پھر اگر	انتھوا۔باز آجائیں	فان۔تو بیشک
اللہ۔اللہ	بما۔اس سے جو	یعملون۔کرتے ہیں	بصیر۔دیکھتا ہے
و۔اور	ان۔اگر	تولوا۔منہ پھیریں	فاعلموا۔تو جان لو
ان۔بیشک	اللہ۔اللہ	مولکم۔مالک ہے	نعم۔اچھا
المولی۔مالک ہے	و۔اور	نعم۔اچھا	النصیر۔مددگار ہے۔

مختصر تفسیر اردو رکوع پنجم سورۃ الانفال پ۹

اے محبوب فرما دیجئے کافروں کو اگر وہ باز رہے تو جو ہو چکا وہ معاف کر دیا جائے گا اور اگر پھر

marfat.com

لوٹ کر ہی کریں تو اگلوں کا حال گذر چکا ہے۔

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا ہے کہ ان کفار کو واضح کر دیں کہ اگر وہ مکر و فریب، کفر و شرک و شرارت سے باز آجائیں اور اسلام کو بطیب خاطر قبول کر لیں تو ان کی سابقہ خطائیں اور گذشتہ قصور معاف کر دیے جائیں گے اس میں کفار کو ایمان کی ترغیب بھی ہے اور بشارت عفو بھی کیونکہ اسلام قبول کر لینے کے بعد گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ یہاں کفار سے مراد مشرکین مطعمین ہیں جنہوں نے لشکر کفار کا کھانا اپنے ذمے لیا تھا۔ اور اس معاہدہ کے تحت ہر ایک سردار لشکر کے کھانے کا انتظام کرتا تھا۔

آلوسی کہتے ہیں کفار سے مراد معہودین تھے یعنی ابوسفیان اور اس کے ساتھی یعنے سرکردہ لوگ اور یہ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سخت دشمنی رکھتے تھے اور اسی بغض کی وجہ سے قبول اسلام کی طرف مائل نہیں ہوتے تھے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا کہ ان کافروں کو دعوت دیں اس بشارت کے ساتھ کہ اگر انہوں نے کفر و شرارت کو چھوڑ دیا اور مسلمانوں کی خصومت ترک کر دی اور اسلام قبول کر لیا تو ان کے سابقہ قصور معاف ہو جائیں گے اور اگر انہوں نے اپنی روش نہ بدلی اور طغیان و عدوان پر ڈٹے رہے تو پچھلی قوموں کا تفصیلی حال ان کے سامنے ہے تو اللہ کی سنت یہی رہی ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اہل ایمان کے ساتھ خصومت رکھنے والے اور مخالفت اور محاربہ و مقاتلہ کرنے والے ذلیل و رسوا ہوں اور ہم ان سے انتقام لیں اور اہل ایمان کی مدد کریں اور اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے۔ لہٰذا انہیں ترغیب بھی دی گئی ہے اور عفو کی خوشخبری بھی اس لیے کہ الاسلام یھدم ما کان قبلہ۔

ابن ابی حاتم نے ابن وہب کے واسطے سے مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر سے جب وہ اسلام قبول کرے کسی شے کا جو اس سے حالت کفر میں واقع ہوئی مواخذہ نہ ہوگا اس لیے کہ اللہ کا ارشاد ہے ان ینتھوا یغفر لھم ما قد سلف۔

اور بعض نے کہا ہے کہ کافر جب اسلام قبول کر لے تو اس پر اسلام سے پہلے جو ہو چکا اس پر توبہ لازم ہے اور ندامت و شرمساری بھی ایمان کے ساتھ یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے لیکن اس میں تامل ہے اور اس آیت میں چونکہ خالص کفار ہی مخاطب ہیں اس لیے انہیں ترغیب دی گئی ہے۔ اور تحریص ظاہر کی گئی ہے کہ وہ کفر و عناد سے باز آجائیں اور دوبارہ کفر و شرارت کی طرف نہ لوٹیں۔

marfat.com

وقاتلوھم - اور مقاتلہ کرو ان سے حتی کہ نہ رہے فتنۂ شرک اور ہو جائے سارا دین اللہ کا تو اگر وہ باز رہیں تو اللہ ان کا کام دیکھ رہا ہے اور اگر وہ پھر جائیں تو جان لو بے شک اللہ تمہارا مددگار ہے تو کیا ہی اچھا مددگار اور اچھا ناصر ہے۔

دوسری طرف مومنوں کو ترغیب مزید دلائی گئی ہے کہ وہ کفار سے قتال کے لیے اس وقت تک ڈٹے رہیں یہاں تک کہ مومنوں کے دین کے لیے کوئی خطرہ باقی نہ رہے اور کفار کا فتنہ مٹ جائے اور مشرکین کی شرارتیں باقی نہ رہیں اور اسلام کا مکمل غلبہ ہو جائے اور کفار و مشرکین مغلوب و مقہور ہو جائیں اور ان کی کمر ہمت ٹوٹ جائے۔

غلبہ اسلام کا مطلب یہ ہے کہ تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں یا مغلوب ہو جائیں خواہ ان کے ماننے والے کی ہلاکت سے یا قبول اسلام سے یا خوف ہلاکت سے خاموش ہو جائیں اور ان سے خطرہ نہ رہے۔

اور کہا گیا ہے اسی آیت کی تفسیر میں کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے بعد روئے زمین پر کوئی مشرک باقی نہ رہے گا۔ پس اگر وہ تم سے (مومنین سے) محاربہ و قتال خصومت و شرارت سے باز رہیں تو ان کے حق میں بہتر ہے یعنی اسلام قبول کر لیں تو نہ صرف پچھلے گناہوں کی معافی مل جائے گی بلکہ مامون ہو جائیں گے اور اگر باز نہ آئیں گے تو اللہ تعالے ان کی شرارتوں سے باخبر ہے اور انہیں دیکھ رہا ہے تو پھر انہیں جان لینا چاہئے کہ اللہ تعالے اہل ایمان کا نصیر و مددگار ہے اور وہ ان کے ہاتھوں کفار کو ذلیل و رسوا کرے گا۔ مغلوب و مقہور کرے گا اور اسی طرح سنت الٰہی جاری ہے۔

بحمد اللہ تم الجزء التاسع ویتلوہ الجزء العاشر

الحمد للہ نواں پارہ ختم ہوا۔ اب آگے دسواں پارہ شروع ہو رہا ہے۔

marfat.com

دسواں پارہ

بامحاورہ ترجمہ رکوع پنجم سورۃ انفال پہلے

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

جان لو کہ جو بھی تم غنیمت حاصل کرو تو بے شک اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول اور قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں کا ہے اور مسافروں کا اگر ہو تم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہم نے نازل کیا اوپر اپنے بندے کے فیصلے کے دن جس دن دونوں فوجیں مقابلہ میں آئیں اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ وَلٰكِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا لِّیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝

جب تم نالے کے اس کنارے تھے اور قافلہ تم سے نیچے کے حصہ میں تھا اور اگر تم کوئی وعدہ کرتے تو ضرور وقت پر نہ پہنچتے اور لیکن یہ اس لیے کہ پورا کرے اللہ جو کام ہونا ہے تاکہ جو ہلاک ہو وہ ہلاک ہو دلیل سے اور جو جیئے وہ جیئے دلیل سے اور بے شک اللہ سننا جاننا ہے۔

اِذْ یُرِیْكَهُمُ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِیْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

اور یاد کیجئے جب اے محبوب اللہ دکھا رہا تھا کافروں کو تمہارے خیال میں تھوڑا اور اگر تمہیں اے مسلمانو زیادہ دکھاتا تو تم ضرور بزدل ہو جاتے اور جھگڑا ڈال دیتے معاملہ میں لیکن

marfat.com

اللہ نے بچا لیا بے شک وہ جانتا ہے دلوں
کی باتیں۔

وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

اور جب تمہیں دکھائے کافر تھوڑے کر کے
اور تمہیں دکھایا تھوڑا ان کی نگاہوں میں تاکہ
اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے اور اللہ کی طرف
سب کام لوٹنے والے ہیں۔

حل لغات رکوع پنجم سورۃ انفال پ۱۰

و۔اور	اعلموا۔جان لو	ان۔بیشک	ما۔جو
غنمتم۔غنیمت حاصل کرو تم	من۔کوئی بھی	شئی۔چیز	فان۔تو بیشک
للہ۔اللہ کے لیے ہے	خمسہ۔اسکا پانچواں حصہ	و۔اور	للرسول۔رسول کے لیے
و۔اور	لذی القربیٰ۔قرابت والوں کے لیے		و۔اور
الیتمیٰ۔یتیموں	و۔اور	المساکین۔مسکینوں	و۔اور
ابن السبیل۔مسافروں کے لیے		ان۔اگر	کنتم۔ہو تم
اٰمنتم۔ایمان رکھتے	باللہ۔اللہ پر	و۔اور	ما۔جو
انزلنا۔اتارا ہم نے	علی۔اوپر	عبد۔بندے	نا۔اپنے کے
یوم۔دن	الفرقان۔فیصلے کے	یوم۔جس دن	التقی۔ٹکرائیں
الجمعٰن۔دو جماعتیں	و۔اور	اللہ۔اللہ	علی۔اوپر
کل۔ہر	شئی۔شے کے	قدیر۔قادر ہے	اذ۔جب
انتم۔تم	بالعدوۃ۔کنارے	الدنیا۔قریب میں تھے	و۔اور
ھم۔وہ	بالعدوۃ۔کنارے	القصویٰ۔دور میں تھے	و۔اور
الرکب۔قافلہ	اسفل۔نیچے تھا	منکم۔تم سے	و۔اور
لو۔اگر	تواعدتم۔وعدہ کرتے تم	لاختلفتم۔تو اختلاف کرتے	فی۔میں
المیعاد۔وعدے کے	و۔اور	لکن۔لیکن	لیقضی۔تاکہ پورا کرے

marfat.com

اللہ - اللہ
لیھلک - تاکہ ہلاک ہو
و - اور
عن بینۃ - دلیل سے
سمیع - سننے والا
آپ کو
کے
اذ کہ - وقت کہ آپ کو نہیں
و - اور
الامر - کام کے
سنو - بچایا
دل کی باتیں
تمہیں ان کو
اعینکم - تمہاری آنکھوں کے
یقللکم - تھوڑے دکھاتا تھا تمہیں
لیقضی - تاکہ پورا کرے
مفعولا - ہونے والا
ترجع - لوٹائے جاتے ہیں

امر - کام کو
من - جو
یحی - زندہ رہے
و - اور
علیم - جاننے والا ہے
اللہ - اللہ نے
قلیلا - تھوڑے سے
لفشلتم - تو تم بزدلی کرتے
و - اور
لتنازعتم - تم جھگڑا کرتے
و - اور
انہ - بیشک وہ
و - اور
تمہیں ان کو
فی - میں
و - اور
الامور - سب کام

کان - جو تھا
ھلک - ہلاک ہو
من - جو
ان - بیشک
اذ - جب
فی - میں
و - اور
کثیرا - زیادہ
لکن - لیکن
علیم - جاننے والا ہے
اذ - جب
التقیتم - تم ملے
قلیلا - تھوڑے سے
فی - میں
اعینھم - انکی آنکھوں کے
فی - میں
امرا - وہ کام
الی - طرف

مفعولا - ہونے والا
عن بینۃ - دلیل سے
حی - زندہ رہے
اللہ - اللہ
یریکھم - دکھایا ان کو
منامک - خواب تیرے
لو - اگر
لفشلتم - تو تم بزدلی کرتے
فی - میں
اللہ - اللہ نے
بذات الصدور -
یریکموھم - دکھاتا تھا
فی - میں
و - اور
اعینھم - انکی آنکھوں کے
کان - جو تھا
اللہ - اللہ کی

مختصر تفسیر اردو رکوع پنجم سورۃ انفال ۸

اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت حاصل کرو لینے دے کم ہو یا زیادہ ۱۲ مال جو مسلمانوں کو کافروں سے جنگ میں بطریق قہر و غلبہ حاصل ہو وہ غنیمت ہے یعنی غنیمت حربی کافر کے اس مال کو کہتے ہیں جو ہمیشہ یا غالب آکر حاصل کیا گیا ہو۔ مال غنیمت کا پانچواں حصہ الگ کر لیا جائے گا فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ۔ اس کا پانچواں حصہ اللہ کے نام کا ہے۔ بقایا چار حصے غازیوں میں تقسیم

marfat.com

کر دیے جائیں گے۔

حضرت امام اعظم کے نزدیک پیادہ کا ایک حصہ ہے سوار کے دو حصے ہیں

مَا بمعنی الذی ہے اور مُغنِمتم صلہ ہے اور موصول کی طرف راجع ہے اور ضمیر محذوف ہے یعنے جو کچھ مال غنیمت تم کو حاصل ہو اس کے متعلق فقہی احکام مندرجہ ذیل ہیں۔

مال غنیمت پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے اس میں سے چار حصے غانمین کے یعنی ان کے جو بطریق غلبہ کفار سے لوٹ کر لائیں۔ آگے ارشاد ہے۔

فَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی اور رسول کا اور رسول کے اقارب کا حق ہے۔ اقارب کی تفصیل میں مختلف اقوال ہیں۔

حضرت امام زین العابدین نے صرف بنی ہاشم کو اقارب فرمایا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے بسند معتبر حضرت جبیر بن مطعم کا قول نقل کیا ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربیٰ کا حصہ صرف بنی ہاشم اور بنی مطلب کو تقسیم کیا۔

وَالْیَتٰمٰی اور یتیموں کے لیے یتیم جو بن باپ کے ہو قاموس میں یتیم کے معنی باپ کا مر جانا ہے

وَالْمَسٰکِیْنِ مسکینوں کے لیے۔

وَابْنِ السَّبِیْلِ۔ اور مسافروں کے لیے

تمام ائمہ کرام کا اجماع ہے اور تمام راوی اس پر متفق ہیں کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم مال غنیمت کے پانچ حصہ کرتے تھے جن میں سے چار حصہ شرکاء جہاد کو عطا فرماتے اور پانچویں حصہ کے پھر پانچ حصے کرتے اس میں سے ایک حصہ اپنے اقارب کے لیے ہوتا باقی سے جہاد کے گھوڑے ہتھیار خریدتے ایک حصہ مسلمانوں کے اصلاحی کاموں پر خرچ کرتے ایک حصہ بنی ہاشم بنی مطلب کو بانٹ دیتے اور تین حصے یتیموں مسکینوں اور مسافروں کو عنایت فرماتے۔

اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰہِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا۔ اگر تم اللہ پر یقین رکھتے ہو اور اس چیز پر جس کو ہم نے اپنے بندے جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا۔ یعنی ملائکہ پر اور اللہ کی طرف سے غیبی امداد پر اور معجزات پر ایمان رکھتے ہو۔ جیسا کہ بدر میں متعدد معجزات کا ظہور ہوا جیسے بارش کا نزول اور فرشتوں کا قطار در قطار اترنا اور ابوجہل کی لاش پر غیبی کوڑوں کی ضربات کے نشانات وغیرہ وغیرہ۔

یَوْمَ الْفُرْقَانِ۔ فیصلہ کے دن غزوہ بدر میں حق و باطل کا فیصلہ کرایا گیا اور حق کا غلبہ ہمیشہ کے

marfat.com

لیے ہو گیا۔

یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ (جس دن کہ دو گروہوں کا مقابلہ ہوا ایک گروہ اللہ پر ایمان رکھنے والوں کا تھا اور دوسرا گروہ شیطان کا تھا۔ یہ واقعہ ہجرت کے سولہ ماہ بعد ۱۷ رمضان المبارک کو ہوا دن جمعہ کا تھا۔

وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے۔

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی اور یہ وہ وقت تھا جب کہ تم میدان کے ادھر والے کنارے پر تھے اور کفار میدان کے ادھر دور والے کنارے پر تھے۔

العدوۃ الدنیا۔ وادی کا قریب ترین کنارہ جو شام کی طرف والا کنارہ مدینہ منورہ کی جانب سے، اور العدوۃ القصوی۔ وادی کا بعید ترین کنارہ یعنی یمن کی طرف سے مدینہ منورہ سے بعید ہے۔

وَالرَّکْبُ اَسْفَلَ مِنْکُمْ۔ اور قافلہ تم سے نشیب میں تھا یعنی مشرکین قریش کا قافلہ جس میں ابوسفیان وغیرہ تھے جو تین میل کے فاصلہ پر سمندر کی طرف تھا۔

دشمن طاقتور تھا۔ دشمن کی کمک قریب ہی تھی۔ مسلمانوں کی طاقت بظاہر کمزور تھی اور ان کے پاس پانی بھی نہیں تھا۔

وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ۔ اور اگر تم آپس میں کوئی وعدہ کرتے تو ضرور وقت پر برابر نہ پہنچتے۔ یعنی اگر تم مسلمان ان سے باہمی جنگ کا کوئی وقت معین کر لیتے تو تمہیں اپنی قلت تعداد اور بے سروسامانی اور ان کی کثرت اور سامان کی فراوانی سے خوف و ہراس پیدا ہو جاتا اور ان کی ہیبت و اندیشہ سے اس میعاد پر اختلاف کرتے لیکن یہ اس لیے کہ اللہ جو کام ہونا ہے اسے پورا کرے یعنے اسلام کو فتح دے اور مسلمانوں کو اپنی نصرت سے کامیاب کرے

لِیَهْلِکَ مَنْ هَلَکَ عَنْ بَیِّنَةٍ وَّیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْ بَیِّنَةٍ۔ تاکہ جس کو برباد و گمراہ ہونا ہے وہ بھی نشان آنے کے بعد برباد ہو اور جس کو زندہ ہونا ہے وہ بھی نشان آنے کے بعد زندہ ہو۔ اور دشمنان دین کو ہلاکت میں ڈالے اس لیے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بے میعاد مقرر کیے ہی جمع کر دیا تاکہ جو ہلاک ہو وہ دلیل سے ہلاک ہو یعنی حجت قائم ہونے اور عبرت حاصل کرنے کے بعد جو بچے تھے وہ دلیل سے بچے۔

یہاں قول محمد بن اسحاق ہلاک سے مراد کفر ہے اور حیات سے مراد ایمان ہے۔ تو

marfat.com

خلاصہ مفہوم یہ ہوا کہ جو کافر ہو اسے چاہیئے کہ کفر کی مذمت پر حجت قائم کرے اور اسی طرح جو ایمان لائے اسے ایقان و اطمینان سے ایمان لانا چاہیئے اور برہمن ساطعہ سے اس امر کا پورا یقین حاصل کرنا چاہیئے کہ یہ اسلام دین حق ہے۔

وَاِنَّ اللّٰہَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اور اللہ یقیناً سنتا جانتا ہے۔

اِذْ یُرِیْکَھُمُ اللّٰہُ فِیْ مَنَامِکَ قَلِیْلًا۔ اور وہ واقعہ یاد فرمائیں جب اے محبوب اللہ نے آپ کے خواب میں آپ کو ان کی تعداد کم کر کے دکھائی۔ غزوہ بدر میں حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ جبتک لڑنے کا میں تمہیں حکم نہ دوں تم جنگ نہ کرنا اگرچہ دشمن تمہارے قریب ہی کیوں نہ آجائیں اگر قریب آجائیں تو تیر چلانا تلوار نہ چلانا اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام عریش میں رونق افروز ہو گئے۔

کچھ نیند کا جھونکا آیا حضرت ابوبکر صدیق نے بارگاہ رسالت پناہ میں عرض کی یا رسول اللہ دشمن قریب آپہنچے ہیں اور کچھ چھیڑ چھاڑ بھی کر رہے ہیں خواب میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو دشمنوں کی تعداد کم دکھائی تھی جس کی آپ نے صحابہ کو بشارت دی۔ یہ وہ نعمت عظمیٰ تھی جو میدان بدر میں اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب کو کفار کی تعداد تھوڑی دکھائی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا خواب صحابہ سے بیان فرما کر ان کی ہمتیں بلند کیں۔ جانبازان بدر کے حوصلے بڑھائے ان میں جرأت پیدا ہوئی اس لیے کہ وہ جانتے تھے کہ انبیاء کے خواب سچے ہوتے ہیں۔

پھر نبی الانبیاء کا خواب تو بمنزلہ حقیقت تھا اس لیے کہ جن کفار کا کفر پر مرنا مقدر تھا وہ حقیقت میں تھے بھی بہت تھوڑے اور ہوا بھی ایسا ہی جو لشکر مقابل آیا اس میں سے کثیر تعداد ایسی تھی جنکو اللہ تعالےٰ نے ایمان کی نعمت عطا کی اور ان کو ایمان نصیب ہوا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خواب میں قلت سے تعبیر ضعف کفار تھی چنانچہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو غالب فرمایا کفار کو شکست دے کر انکا ضعف ظاہر فرما دیا۔

وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور اگر اللہ آپ کو ان کی تعداد کثیر دکھا دیتا تو آپ ہمت ہار جاتے اور اس امر میں تم میں باہم نزاع ہو جاتا مگر اللہ نے اس اختلاف سے بچا لیا بے شک وہ دلوں کی باتوں کو جانتا ہے۔

قلت اعداد دکھانے سے یہ غرض تھی کہ مسلمانوں کے حوصلے بلند رہیں اور مسلمان جنگ میں

marfat.com

ثابت قدم رہیں۔

فَتَفْشَلُوْا یعنی تم پست حوصلہ اور بزدل ہو جاتے۔

وَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ۔ اور جنگ کے متعلق تمہارے خیالات مختلف ہو جاتے۔

وَلٰکِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ۔ مگر اللہ نے تم کو باہمی اختلافات اور بزدلی سے محفوظ رکھا اللہ تمہارے دلوں کی حالت جانتا ہے

وَاِذْ یُرِیْکُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَیْتُمْ فِیْٓ اَعْیُنِکُمْ قَلِیْلًا وَّیُقَلِّلُکُمْ فِیْٓ اَعْیُنِهِمْ۔ اور جب تم آپس میں سامنے آگئے تو اللہ ان کی تعداد کم کر کے دکھا رہا تھا اور تمہاری تعداد بھی ان کو کم دکھا رہا تھا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس دن کافر ہمیں اس قدر کم نظر آئے کہ میں نے اپنے ساتھ والے سے کہا کہ یہ ستر کفار ہیں تو ساتھ والے نے جواب دیا کہ یہ سو ہوں گے حالانکہ یہ ہزار کے قریب تھے۔ جب ہم نے ان کا ایک آدمی قید کیا اور اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ ایک ہزار تھے۔ کافروں کی نظروں میں مسلمانوں کی تعداد کم دکھانے کی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں کی زیادہ تعداد دیکھ کر بھاگ نہ جائیں ابوجہل نے مسلمانوں کی تعداد دیکھ کر کہا تھا کہ انہیں رسیوں سے باندھ لو ان میں سے کوئی قتل نہ کرنا۔ گویا ابوجہل کی نظر میں مسلمانوں کی جماعت اتنی قلیل نظر آتی تھی کہ وہ قتل قتال ضروری نہیں سمجھتا تھا۔ یہ تعداد کی تقلیل کفار کی نظر میں جنگ چھڑنے سے پہلے تھی لیکن جب گھمسان کا رن ہوا تو کافروں کو مسلمانوں کی تعداد دوگنی نظر آئی۔

لِیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا کَانَ مَفْعُوْلًا۔ تاکہ جو بات اللہ کو منظور تھی وہ پوری کر دے۔ وہ کام جو ہونا ہے یعنی اسلام کا غلبہ ایمان والوں کی فتح۔

وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ۔ اور اللہ کی طرف سب کاموں کا رجوع ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ رکوع ششم سورۃ انفال پ۱۰

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔	اے ایمان والو! جب مقابلہ کرو کسی فوج کا تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد کثرت سے کرو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔
وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا	اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی

marfat.com

فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ
اصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ تم بزدل ہو جاؤ گے
اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو بیشک
اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ
دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ
مُحِيْطٌ ۝

اور نہ ہوں جیسے جو اپنے گھر سے نکلے اترتے
اور لوگوں کو دکھانے کو اور روکتے ہوئے اللہ
کی راہ سے اور اللہ ان کے سب کرتوت پر قابو
کیے ہوئے ہے۔

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ
وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ
وَاِنِّىْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاۗءَتِ الْفِئَتٰنِ
نَكَصَ عَلٰي عَقِبَيْهِ وَقَالَ
اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكُمْ اِنِّىْٓ اَرٰي مَا
لَا تَرَوْنَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ
وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

اور جب جچا دیا انہیں شیطان نے ان کے
کاموں کو اور کہنے لگا آج تم پر کوئی شخص غالب
آنے والا نہیں اور میں تمہیں اپنی حمایت میں
لیے ہوئے ہوں تو جب دونوں لشکر مقابل
میں ہوئے الٹے پاؤں بھاگا اور کہنے لگا میں تم
سے بری ہوں میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں
دیکھ سکتے میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ کا عذاب
سخت ہے۔

حل لغات رکوع ششم سورۃ انفال پ۱۰

یاایہا۔اے	الذین۔وہ جو	اٰمنوا۔ایمان لائے ہو	اذا۔جب
لقیتم۔ملو تم	فئۃ۔جماعت کو	فاثبتوا۔تو ثابت قدم رہو	و۔اور
اذکروا۔یاد کرو	اللہ۔اللہ کو	کثیرا۔بہت	لعلکم۔تاکہ تم
تفلحون۔کامیاب ہو	و۔اور	اطیعوا۔کہا مانو	اللہ۔اللہ کا
و۔اور	رسولہ۔رسول اسکے کا	و۔اور	لا۔نہ
تنازعوا۔جھگڑا کرو	فتفشلوا۔بزدل ہو جاؤ گے	و۔اور	تذھب۔چلی جائے گی
ریحکم۔تمہاری ہوا	و۔اور	اصبروا۔صبر کرو	ان۔بیشک

marfat.com

اللہ - اللہ
و - اور
خرجوا - نکلے
و - اور
یصدون - روکتے ہیں
اللہ - اللہ
و - اور
الشیطن - شیطان نے
لا - نہیں
من - کوئی بھی
جار - حمایتی ہوں
الفئتن - دونوں جماعتوں نے ایکدوسرے کو
عقبیہ - اپنی ایڑیوں کے
بری - بیزار ہوں
ما - وہ جو
اخاف - ڈرتا ہوں
شدید - سخت

مع - ساتھ
لا - نہ
من دیارھم - اپنے گھروں سے
بطرا - فخر سے
و - اور
رئاء - دکھلاوے
الناس - لوگوں کے لیے
و - اور
عن سبیل - راہ
اللہ - خدا سے
و - اور
بما - اس سے جو
یعملون - عمل کرتے ہیں
محیط - گھیرنے والا ہے

الصابرین - صبر کرنے والوں کے ساتھ
تکونوا - ہو جاؤ
کالذین - انکی طرح جو
یعدھم - وعدہ کرتا ہے
ذین - خوشنما بنائے
اعمالھم - ان کے عمل
غالب - غالب آنیوالا
الناس - لوگوں سے
لکم - تمہارا
فلما - پھر جب
نکص - الٹا پھر گیا
قال - کہا
انی - بیشک میں
تروھا - دیکھتے تم
و - اور
اللہ - اللہ سے
العقاب - عذاب والا ہے

لھم - ان کے لیے
قال - کہا
الیوم - آج
انی - میں
تراءت - دیکھ لیا
علی - اوپر
انی - بیشک میں
اری - دیکھتا ہوں
انی - بیشک میں
اللہ - اللہ

مختصر تفسیر اردو رکوع ششم سورۃ انفال پ۱۰

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَۃً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ - اے ایمان والو! گر تمہارا مقابلہ کسی کافر گروہ سے ہو جائے تو جمے رہو اور اللہ کی یاد کثرت سے کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

فِئَۃٌ سے مراد کافر گروہ ہے۔ جمے رہنے سے مراد دشمن کے سامنے جما رہنا۔ ڈٹ جانا۔ اللہ کی یاد کرنے سے مراد فتح کی دعا کرنا ہے۔ اس آیہ کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ ہمارے لیے ہر حال

marfat.com

میں دل وزبان سے ذکر الٰہی کی کثرت بہر صورت موجب فتح ونصرت ہے۔ ہر سختی اور پریشانی میں اور ہر خوشی اور شادمانی میں اللہ کی یاد سے غفلت ہمارے لئے مناسب نہیں، نعرۂ تکبیر، نعرۂ رسالت بھی اس آیت سے ثابت ہوتے ہیں جو مسلمان ہر مصیبت و پریشانی اور مسرت و شادمانی میں لگاتے ہیں اللہ اکبر اور یا رسول اللہ دونوں ذکر الٰہی ہیں اس لیے کہ اللہ تعالےٰ کی یاد ہر نعرے میں ہے۔ اللہ اور اس کے رسول جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو یاد کرنا درحقیقت اللہ تعالےٰ ہی کو یاد کرنا ہے کہ وہ اسی کے رسول ہیں حضرت مولائے کائنات شیر خدا علی المرتضیٰ کے نام کا نعرہ اور حضور غوث اعظم کا نعرہ غوثیہ بھی ناجائز نہیں اسلیے کہ انہیں بھی پکارنے والا اسی وجہ سے پکارتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ولی کامل ہیں اور اللہ کے پیارے رسول آخر صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں حضرت غوث الاعظم سیران پیر رضی اللہ عنہ کو جو منصب غوثیت ملا وہ بھی اللہ کی جانب سے ملا تو ہر نعرہ میں یاد الٰہی موجود ہے اور ذکر الٰہی ان سب نعروں میں شامل ہے اسلیے یہ نعرے ممنوع نہیں ہو سکتے بلکہ ارشاد ربانی ہے۔

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ :تاکہ تم مراد کو پہنچو یہ حصول مراد کے لیے ذریعہ ہیں۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو

وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ۔ اور آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی۔ ریح کے معنی اقتدار اپنی منشا کے مطابق حکم کا اجراء جس طرح ہوا جس طرف چاہتی ہے آزادی سے چلتی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا مجھے پروا ہوا کے ذریعہ فتح عنایت کی گئی اور عاد کو بھی ہوا سے ہلاک کیا گیا۔

نضر بن شمیل اور قتادہ بن زید نے کہا کہ مسلمانوں کو ہمیشہ فتح ہوا کے ذریعہ سے ہی حاصل ہوئی اللہ تعالےٰ ہوا بھیج کر دشمنوں کے رخ پلٹ دیتا تھا جس سے مسلمانوں کو نصرت حاصل ہو جاتی تھی اس لیے ریح سے حقیقی معنی بھی ہوا ہی ہے۔

باہمی تنازعہ اور آپس میں جھگڑے فساد کمزوری اور جماعت کی بیقراری کا موجب ہے اس کا بہترین علاج یہی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اتباع کرو اور کثرت سے ذکر الٰہی میں مصروف رہو تاکہ تم پر شیطان کا دخل ہی نہ ہو۔

وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔ اور مرنے اور زخمی ہونے پر صبر سے کام لو اللہ صبر رکھنے والوں کے ساتھ ہے اور جن کے ساتھ اللہ تعالےٰ ہو جس کا حقیقی معین و مددگار نعم النصیر ہو

marfat.com

اسے پھر کسی بزدلی سے کیا نسبت ہو سکتی ہے۔

اگلی آیت میں اخلاص نیت کی تعلیم دی کیونکہ نیتوں کے خلوص کے بغیر اعمال قابل قدر اور مقبول نہیں ارشاد ہے۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ۔ اور ان جیسے نہ ہونا جو اپنے گھروں سے نکلے اترائے اور لوگوں کو دکھاتے اور اللہ کی راہ سے روکتے اور اللہ ان کے اعمال احاطہ میں لیے ہوئے ہے۔

بطر کے معنی فخر اور اکڑ ہے نعمت مال دولت کے نشہ میں بدمست ہو جانا شکر نہ کرنا۔ ریاء کے معنی دکھاوٹ ہے اللہ کے راستے سے روکنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے سے روکنا۔

یہ واقعہ کفار قریش کا ہے اور یہی غزوہ بدر کا موجب ہے۔ ابوسفیان وہ قافلہ جو شام سے واپسی پر کفار کے ساتھ تھا بحفاظت نکال لایا ہے تو اس نے قریش کو پیغام بھیجا کہ تم جس قافلہ کو بچانے کے لیے مکہ سے نکلے تھے اب وہ قافلہ بحفاظت مکہ پہنچ گیا ہے اس لیے تم بھی واپس چلے آؤ۔ ابوجہل یہ پیغام سن کر بولا ہم اس وقت تک واپس نہ ہوں گے جب تک بدر میں جا کر تین روز تک قیام نہ کر لیں ہم میدان بدر میں اونٹ ذبح کریں گے۔ شراب پئیں گے۔ رنگ رلیاں منائیں گے عرب جب ہماری ان باتوں کا تذکرہ سنیں گے تو ہماری ہیبت ان پر چھا جائے گی۔ ابوجہل اپنی جماعت کے ساتھ اترا اترا کر بدر کے میدان میں پہنچ گیا تو حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ رب العزت میں دعا فرمائی اور عرض کیا

"یا الٰہی یہ قریش تکبر و نخوت کے غرور میں شاد ہو کر میدان بدر میں آ گئے ہیں تیرے رسول کی تکذیب انکا مقصد ہے اے اللہ اب تو وہ مدد فرما جس کا تو نے وعدہ کیا تھا"

چنانچہ تقاضائے قدرت نے اس کے لیے یہ مقدر کر دیا کہ جب وہ بدر میں پہنچے تو شراب کے دور کے بجائے موت کا جام پلایا جائے مغنیات کے رقص و سرود کی بجائے ماتم و گریہ کا شور ہو اور رونے والیاں انہیں روئیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں لشکر ابوجہل کی مثال دے کر اپنے مومن بندوں کو عبرت دلائی ہے اور ہدایت فرمائی ہے کہ تم اخلاص و ادب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اطاعت خدا اور رسول کرو اسی میں تمہاری کامیابی فتح و ظفر ہے اور یاد رکھو اللہ تعالیٰ ان کے سب کاموں پر محیط ہے۔

marfat.com

دوسرا واقعہ غزوۂ بدر کے متعلق یاد دلایا اور فرمایا۔

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ

اور یاد کرو اس حالت کو جبکہ شیطان نے ان کے برے اعمال کو ان کی نظروں میں اچھا کر کے دکھایا تھا اور شیطان نے ان سے کہا تھا کہ آج کوئی شخص تم پر غالب نہیں آسکتا اور میں تمہارا ضامن اور حمایتی ہوں۔

اَعْمَالَهُمْ سے مراد برے اعمال ہیں حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کرنا۔ آپ کے قتل کا منصوبہ بنانا مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرنے پر انہیں کمربستہ کرانا اور جو کفار کر رہے تھے ان کی تعریفیں کرنا اور ان کو ان کی خباثت پر قائم رہنے کی رغبت دلاتے رہنا بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کے لیے ان کے ساتھ سراقہ بن مالک بن جشم قبیلہ بنی کنانہ کی صورت میں ظاہر ہو کر ایک علم لشکر کے ساتھ مشرکین سے مل جانا۔

یہ واقعہ اس طرح ہے کہ جب ابوجہل اور اس کے ساتھی بدر کے میدان میں جانے کے لیے متفق ہو گئے تو انہیں خیال آیا کہ ان کے اور قبیلہ بنی بکر کے درمیان پرانی عداوت ہے اس خیال سے وہ کچھ ڈھیلے ہوئے اور ممکن تھا کہ وہ واپسی کا ارادہ کر لیتے لیکن چونکہ شیطان کو یہ بات گوارا نہ تھی اس نے فریب دینے کے لیے اپنے آپ کو سراقہ بن مالک بن جشم کی شبیہ میں بدلا جو بنی کنانہ کا سردار تھا اور علم جنگ ہاتھ میں لے کر ان کے سامنے ظاہر ہوا اور کہنے لگا میں تمہارا سرپرست بنتا ہوں۔ آج کون ہے جو تم پر غالب آسکے۔ اس کے ان الفاظ کو قرآن کریم میں رب کریم نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے۔

وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۔ وہ کہنے لگا کہ آج کے دن تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں اور میں تمہارا سرپرست ہوں۔

شیطان نے ان کے دماغوں میں یہ بات بھی جما دی تھی کہ تم جو کچھ کر رہے ہو وہ نیک عمل ہیں ان اعمال کے ذریعہ سے تم کو نجات حاصل ہوگی۔

فَلَمَّا تَرَاۗءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰي عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰي مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۔ تو جب دونوں لشکر مقابلہ میں آگئے تو شیطان اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ گیا اور کہنے لگا میں تم سے الگ ہوں مجھے وہ چیز نظر آرہی ہے جو تم کو نظر نہیں آتی مجھے اللہ سے ڈر لگتا ہے اور اللہ سخت عذاب والا ہے۔

marfat.com

چنانچہ جب مسلمان اور کافر دونوں لشکر مقابلہ میں آگئے تو حضور پرنور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی خاک کی مشرکین کے منہ پر پھینکی تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے ادھر شیطان لعین کی طرف حضرت روح الامین بڑھے جو سراقہ کی شکل میں حارث بن ہشام کا ہاتھ پکڑے ہوئے لشکر میں موجود تھا۔ شیطان نے جب یہ منظر دیکھا تو فوراً حارث سے ہاتھ چھڑا کر مع اپنے شیطانی لشکروں کے بھاگا۔ حارث پکارتا رہا کہ سراقہ اب کہاں بھاگتا ہے تو تو ہمارا سردار تھا تو نے ہماری سرداری اپنے ذمہ لی تھی۔ تو تو ہمارا جار اور ضامن تھا۔

تو شیطان بولا میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تمہیں نظر نہیں آتا میں اللہ سے ڈرتا ہوں وہ مجھے کہیں ہلاک نہ کر دے اور اللہ کا عذاب بھی بہت شدید ترین ہے جب کفار کو میدان بدر میں شکست ہوئی اور ناکام ہو کر مکہ مکرمہ پہنچے تو انہوں نے یہ بات مشہور کی کہ ہماری شکست کی وجہ سراقہ ہے یہ خبر جب سراقہ کو پہنچی تو وہ حیران ہو گیا اور وہ کہنے لگا یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں مجھے تو نہ ان کے آنے کی خبر نہ ہی جانے کی میں نے ان کی شکست کے بعد یہ سنا ہے اس کے جواب میں قریش نے کہا کہ تو فلاں دن ہمارے پاس آیا تھا۔ سراقہ نے قسم کھا کر انکار کیا جب مشرکین سمجھے کہ یہ ایک شیطانی جال تھا جس کے جال میں ہم پھنس گئے۔

باترجمہ رکوع ہفتم سورۃ انفال پ۱۰

اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰۤؤُلَآءِ دِیْنُهُمْ ؕ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝

جب کہتے تھے منافق اور وہ جن کے دلوں میں بیماری ہے کہ مغرور ہیں یہ لوگ اپنے دین پر اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو یقیناً اللہ غالب حکمت والا ہے۔

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ یَتَوَفَّى الَّذِیْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝

اور اگر دیکھیں آپ جب جان نکالتے ہوں کافروں کی ہمارے فرشتے مار رہے ہوں ان کے منہ پر اور ان کی پشت پر اور چکھو عذاب آگ جلانے والی کا۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْكُمْ

یہ بدلہ ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے

marfat.com

وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

بھیجا اور یقیناً ظالم نہیں بندوں پر

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

مثل دستور فرعونیوں کے اور ان سے اگلوں کے جو کفر کرتے اللہ کی آیتوں سے تو پکڑا ان کو اللہ نے ان کے گناہوں پر بے شک اللہ تعالیٰ قوت والا سخت عذاب والا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

یہ اس لیے کہ اللہ کسی قوم سے اس کی نعمتیں نہیں بدلتا جو اسے دی تھیں اور اس پر انعام کیا تھا جبتک وہ خود اپنے دلوں میں نہ بدل جائیں اور بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝

مثل دستور فرعونیوں کے اور ان کے جو ان سے پہلے گذرے کہ جھٹلائیں اپنے رب کی آیتیں تو ہم نے انہیں ہلاک کیا ان کے گناہوں کے سبب اور غرق کر دیا ہم نے فرعونیوں کو اور وہ سب ظالم تھے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہے جس نے کفر کیا اور وہ ایمان نہیں لاتے۔

اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝

وہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر توڑا انہوں نے معاہدہ ہر بار اور وہ نہیں ڈرتے۔

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝

تو اگر تم انہیں کہیں پاؤ لڑائی میں تو انہیں ایسا مارو کہ ان کے خلف بھاگ پڑیں تاکہ انہیں عبرت حاصل ہو۔

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝

اور اگر تمہیں خطرہ ہو کسی قوم سے خیانت کا تو پھینک دو ان کی طرف ان کا عہد برابر برابر بے شک اللہ دغا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

marfat.com

حل لغات رکوع ہفتم سورۃ انفال پ۱۰

اذ یعبہ — یقول کہتے تھے — المنفقون منافق — و۔ اور
الذین۔ وہ کہ — فی۔ میں — قلوبہم۔ انکے دلوں کے — مرض۔ بیماری ہے
غر۔ دھوکہ دیا — ھؤلاء۔ ان کو — دینہم۔ انکے دین نے — و۔ اور
من۔ جو — یتوکل۔ بھروسہ کرے — علی۔ اوپر — اللہ۔ اللہ کے
فان۔ تو بیشک — اللہ۔ اللہ — عزیز۔ غالب — حکیم۔ حکمت والا ہے
و۔ اور — لو۔ اگر — تری۔ تو دیکھے — اذ یعبہ
یتوفی۔ قبض کرتے ہیں — الذین۔ ان کو — کفروا۔ جو کافر ہیں — الملئکۃ۔ فرشتے
یضربون۔ مارتے ہیں — وجوھہم۔ انکے مونہوں — و۔ اور — ادبارہم۔ پیچھوں
ھم۔ انکی پر — و۔ اور — ذوقوا۔ چکھو — عذاب۔ عذاب
الحریق۔ جلنے کا — ذلک۔ یہ — بما۔ بسبب اسکے جو — قدمت۔ آگے بھیجا
ایدیکم۔ تمہارے ہاتھوں نے — و۔ اور — ان۔ بیشک
اللہ۔ اللہ — لیس۔ نہیں ہے — بظلام۔ ظلم کرنے والا — للعبید۔ بندوں پر
کذاب۔ مانند دستور — ال۔ قوم — فرعون۔ فرعون کے — و۔ اور
الذین جو — من قبلہم۔ ان سے پہلے تھے — کفروا۔ کفر کیا انہوں نے
بایات۔ ساتھ آیات — اللہ۔ الٰہی کے — فاخذ۔ تو پکڑا — ھم۔ ان کو
اللہ۔ اللہ نے — بذنوبہم۔ انکے گناہوں کے بدلے — ان۔ بیشک
اللہ۔ اللہ — قوی۔ طاقتور — شدید۔ سخت — العقاب۔ عذاب والا ہے
ذلک۔ یہ — بان۔ اسلئے کہ — اللہ۔ اللہ — لم۔ نہیں
بک۔ ہے کہ — مغیرا۔ بدل دے — نعمۃ۔ نعمت کو — انعمہا۔ جو انعام کی
علی۔ اوپر — قوم۔ کسی قوم کے — حتی۔ یہانتک کہ — یغیروا۔ بدل دیں وہ
ما۔ جو — بانفسہم۔ ان کے دلوں میں ہے — و۔ اور
ان۔ بیشک — اللہ۔ اللہ — سمیع۔ سننے والا — علیم۔ جاننے والا ہے

marfat.com

کدا ب۔ مانند دستور
الذین۔ انکے جو
بایت۔ آیات
بذنوبھم۔ ان کے گناہوں کے بدلے
ال۔ قوم
کانوا تھے
الدواب۔ جانور
کفروا۔ جنہوں نے انکار کیا۔
یؤمنون۔ ایمان لائے
ثم۔ پھر
ف۔ بیچ
ھم۔ وہ
تثقفنھم۔ پاؤ تم انکو
بھم۔ ان کے ساتھ
یذکرون۔ نصیحت حاصل کریں
تخافن۔ ڈر ہے تو
فانبذ۔ توڈال دے
ان۔ بیشک
الخائنین۔ خیانت کرنے والوں کو۔

ال۔ قوم
فرعون۔ فرعون کے
و۔ اور
من قبلھم۔ انسے پہلے تھے
کذبوا۔ انہوں نے جھٹلایا
فاھلکنھم۔ تو ہلاک کیا ہم نے ان کو
اغرقنا۔ غرق کیا ہم نے
کل۔ سب ہی
شر۔ بدترین
الذین۔ وہ ہیں جو
لا۔ نہیں
منھم۔ ان سے
ھم۔ اپنے کو
و۔ اور
فاما۔ تو اگر
تثرد۔ تو بھگا دے
لعلھم۔ تاکہ وہ
اما۔ اگر
خیانۃ۔ خیانت سے
سواء۔ برابری کے
یحب۔ پسند کرتا

فرعون۔ فرعون کے
و۔ اور
ان۔ بیشک
اللہ۔ اللہ کے
ثم۔ تو وہ
عاھدت۔ تو نے عہد کیا
عھد۔ عہد
مرۃ۔ مرتبہ کے
ینقضون۔ توڑتے ہیں
لا۔ نہیں
للحرب۔ لڑائی کے
خلفھم۔ انکے پیچھے ہیں
و۔ اور
قوم۔ قوم سے
علی۔ اوپر
لا۔ نہیں

کل۔ ہر
لا۔ نہیں
ف۔ بیچ
من۔ انکو جو
یسمعون۔ نصیحت حاصل کریں
من۔ کسی
الیھم۔ انکی طرف
اللہ۔ اللہ

مختصر تفسیر اردو رکوع ہفتم سورۃ انفال پ۱۰

اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ۔ جب کہتے تھے منافق۔ مدینہ کے رہنے والے کہ یہ لوگ (یعنی مسلمان) ان لوگوں سے لڑنے چلے ہیں جن سے مقابلہ کرنے کی ان میں طاقت نہیں۔ مدینہ منورہ میں محض رہنا یا بود و باش اختیار کر لینا باعث عزت و عظمت نہیں بلکہ ایمان کے ساتھ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا متبع ہو

marfat.com

کر رہنا سبب عزت و رفعت کا باعث ہے۔

وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۔ اور وہ لوگ بھی کہہ رہے تھے جن کے دلوں میں بیماری تھی یعنی جن کے دلوں میں مرض نفاق تھا۔ یہ ان لوگوں کی طرف اشارہ ہے جو مکہ معظمہ میں تھے اور کلمہ پڑھ چکے تھے کفار قریش جب مسلمانوں اور نبی اعظم سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ کے لیے جنگ کے لیے نکلے تو یہ بھی ان کے ساتھ مل کر بدر کے میدان میں آ گئے تھے۔

علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ قریش جبراً ان لوگوں کو اپنے ساتھ لے گئے تھے بدر میں پہنچکر ان لوگوں نے مسلمانوں کی کم تعداد دیکھی تو اسلام کی صداقت کی طرف سے شک میں پڑ گئے اور مرتد ہو کر کہنے لگے۔

غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِیْنُهُمْ ۔ ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکہ دیا یہ مسلمان اپنے دین پر مغرور ہیں کہ باوجود اپنی قلیل تعداد کے بھی ایسے لشکر جرار کے مقابل آنے کی جرأت کر بیٹھے اس کا جواب اللہ تعالےٰ دیتا ہے کہ

وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۔ اور جو شخص اللہ پر بھروسا رکھتا ہے وہ ذلیل نہیں ہوتا پس بلاشبہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

جو اللہ پر بھروسہ کرے اور اپنا سب کام اسی کے سپرد کر دے اور اس کے فضل و انعام پر مطمئن ہو جائے اس کا اللہ تعالےٰ حافظ و ناصر ہوتا ہے۔ اگلی آیت میں مرنے کے بعد ان کے انجام کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ یَتَوَفَّى الَّذِیْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۔ اور اگر آپ اس وقت کا حال دیکھیں جب فرشتے ان کی جانیں قبض کر رہے تھے ان کے چہروں پر اور ان کی پشتوں پر مار رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ آگ کی سزا کا مزہ چکھو۔ سرخ کیے ہوئے لوہے کے گرزوں سے ان کی پشت پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں چکھو آگ کا عذاب یہ بدلہ ہے اس کا جو تم نے آگے بھیجا۔ یعنی تم نے کفر و شرک میں بداعمالیاں کیں اس کے عذاب کی مصیبتیں سہو اور یہ سمجھ لو کہ اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ کافر پر عذاب عین عدل ہے اس لیے کہ جان بوجھ کر کفر و شرک کرتے ہیں جن کی پوجا کرتے ہیں وہ ان کے ہاتھوں سے بنائے ہوئے ہیں فانی ہیں۔ جماد محض ہیں اسی وجہ سے شرک کو ظلم عظیم فرمایا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا مرنے کے بعد فرشتہ یہ بات کہے گا۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۔ عذاب ان اعمال

marfat.com

کی پاداش ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں سے پہلے دنیوی زندگی میں سمیٹے تھے۔ اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا آگے اقوام ماضیہ کی مثال میں فرعونیوں کو پیش کیا چنانچہ ارشاد ہے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔ ان کی حالت ایسی ہے جیسے فرعونیوں کی اور ان سے پہلے لوگوں کی حالت تھی کہ انہوں نے آیات اللہ کا انکار کیا۔ تو اللہ نے ان کو ان کے گناہوں کی پاداش میں پکڑ لیا بلاشبہ اللہ بڑی قوت والا سزا دینے والا ہے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ۔ کافروں کا عمل اور طریقہ جس کے یہ عادی تھے آل فرعون کے عمل و طریقہ کی طرح ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ۔ یعنی اللہ پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی نہ اس کے عذاب کو دفع کر سکتی ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ یہ بات اس سبب سے ہے کہ اللہ کسی ایسی نعمت کو جو کسی قوم کو عطا کی ہو نہیں بدلتا جبتک کہ وہی لوگ اپنے ذاتی اعمال کو نہیں بدل ڈالتے اور اس سبب سے بھی کہ اللہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔

علامہ سدی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالے کی سب سے بڑی نعمت حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات اقدس ہے اللہ تعالے نے کفار مکہ کو بھوک سے نجات دی۔ امن دیا اور ان کی طرف نبی آخر الزماں صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور متنبہ کر دیا کہ یہ آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ لیکن انہوں نے نعمت کا شکر ادا کرنے کی بجائے سرکشی کی اس پر مثال فرعونیوں اور اگلوں کی دی گئی۔

اَلَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔ سے مراد قوم عاد و ثمود وغیرہ ہیں۔

حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ مثال اس لیے دی گئی کہ فرعون بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی تکذیب کرتا تھا باوجودیکہ اسے آپ کی نبوت پر یقین تھا یہی حال کفار مکہ کا ہے کہ وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت پر انہیں یقین بھی ہے لیکن ضد و عناد میں جان بوجھ کر اپنی ڈھٹائی اور ہٹ دھرمی سے تکذیب کرتے تھے۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝ ان کی حالت فرعون والوں اور ان سے پہلے والے کافروں کی سی ہے کہ انہوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا اس پر ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک

marfat.com

کر دیا اور فرعون والوں کو غرق کر دیا اور وہ سب ظالم تھے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ بے شک بدترین جانور اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو کفر پر جمے رہے پس وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

اس آیت کا حکم ان تمام کافروں کے لیے عام ہوگا جن کی موت کفر کی حالت میں ہونے والی ہے دوابّ چلنے والے جانور کو کہتے ہیں۔ چونکہ کفار و مشرکین کو اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ فرمایا جا چکا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ یہ لوگ جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔

اَلَّذِيْنَ عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ جن لوگوں سے آپ نے عہد لیا تھا مگر وہ اپنے معاہدہ کو ہر بار توڑتے رہے اور عہد شکنی سے ڈرتے نہیں۔

قریظہ کے یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی۔ ان کا حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد تھا کہ وہ آپ کے مقابلہ میں لڑنے کو نہ آئیں گے اور نہ ہی مسلمانوں کی دشمنی سے کافروں کی مدد کریں گے نہ ہی مسلمانوں سے مقاتلہ کریں گے لیکن مشرکین مکہ جب جنگ کے لیے آئے تو انہوں نے عہد توڑ دیا اور مشرکین کی مدد ہتھیاروں سے کی۔

ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ معاہدہ شکن کافروں سے مراد بنی قریظہ کے خاندان کے یہودی ہیں جب مسلمان کامیاب و فتحیاب ہو گئے تو وہ شرمندہ ہو کر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر معذرت کرنے لگے اور عرض کرنے لگے کہ حضور ہم سے غلطی سرزد ہو گئی ہمقصود ہیں حضور رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے معاف کر دیا اور دوبارہ عہد لے لیا لیکن وہ اس پر بھی قائم نہ رہے اور عہد توڑ دیا۔ کعب بن اشرف نے مکہ جا کر کافروں سے عہد کی اور خندق کے دن کافر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ اللہ تعالےٰ نے کافروں کو بدترین چوپائے بلکہ بدترین خلق فرمایا۔ کافروں میں بدترین وہ ہے جو عہد شکن ہیں اللہ تعالیٰ نے شر دواب سب جانوروں سے بدتر قرار فرمایا اس لیے کہ وہ ڈرتے نہیں۔

اس کے بعد قانون نافذ فرما دیا کہ ایسے بدعہدوں سے مسلمانوں کا کیسا برتاؤ ہونا چاہئے ارشاد ہے فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ۔ اگر آپ لڑائی میں ان لوگوں کو پائیں تو ان کو سخت سزا دیں تاکہ ان کے پیچھے بھاگ جائیں تاکہ وہ لوگ سمجھ جائیں اور ان کو اچھی طرح عبرت حاصل ہو۔

فَشَرِّدْ بِهِمْ کا لغوی معنی بے چین کر کے منتشر کر دینا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ان کو ایسی سزا دو کہ پچھلے لوگوں کو عبرت حاصل ہو جائے اسی وجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

marfat.com

نے بنی قریظہ کو ایسی سزا دی ان کے باقی رہنے والوں کو تا کردہ آئندہ عہد شکنی کی جرأت نہ کریں حتی کہ قتل بھی کیا۔ مال غنیمت بھی حاصل کیا علامہ آلوسی فرماتے ہیں:

وَالْمُرَادُ بِهِمْ هٰهُنَا الَّذِيْنَ يُعَاهِدُوْنَ عَلَى الْمُصَادَقَةِ وَالْمُلَاقَاتِ۔ اور فشرد بہم کی تفسیر میں لے فرق بہم فرمایا یعنی ان کو متشر و متفرق کردو۔ مَنْ خَلْفَهُمْ کے معنی اَیْ مَنْ وَرَاءَهُمْ مِنَ الْكَفَرَةِ۔ یعنی جو ان کے پسماندگان میں کافر ہیں ان سے معاہدہ آئندہ کے لیے کیسے کیا جائے ارشاد ہے۔

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ اور اگر آپ کو کسی قوم سے خیانت اور نقض عہد کا خوف ہو تو فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ تو آپ ان کو ان کا معاہدہ واپس کردیں۔ خِيَانَةً۔ عہد شکنی اگر علامات اور حالات سے آپ کو اندازہ ہو جائے کہ یہ معاہدہ کی خلاف ورزی کر رہے ہیں فَانْبِذْ تم بھی ان کا معاہدہ ان پر دے مارو۔ پھینک دو۔ آلوسی کہتے ہیں

اَیْ فَاطْرَحْ اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ۔ پھینک دو ان کی طرف ان کا عہد برابری کے ساتھ عَلٰى سَوَآءٍ انصاف کے موافق نقض معاہدہ کی خبر دینے میں برابر ہو تا کہ تمہاری طرف سے خیانت نہ ہو۔

چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی حکم کے ماتحت اہل مکہ سے جہاد کیا بنی خزاعہ حلیف تھے ان پر بنی کنانہ نے مشرکین کی حمایت میں چڑھائی جو نقض عہد تھا خواہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معاہد تھے یا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے معاہد کے معاہد تھے دونوں صورتوں میں ان کا نقض عہد لازم آیا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ۔ بے شک اللہ خائنوں کو پسند نہیں کرتا۔ عقلاء کے نزدیک بھی عہد شکنی انسانیت کے لیے مذموم و شرمناک جرم ہے بنا بریں یہ حکم نافذ کیا گیا۔

با محاورہ ترجمہ رکوع ہشتم سورۃ انفال پ ۱۰

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝	اور کافر اس گمان میں نہ رہیں کہ وہ سبقت لے گئے اور اب کوئی ڈر نہیں رہا اور اب وہ پیچھا نہ کیے جا سکیں گے۔
وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ	اور ان کے لیے تیار رکھو جو قوت تم سے بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ دھاک بٹھا

marfat.com

عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ
دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝

سکو ان سے دشمن الٰہی اور تمہارے دشمن پر
اور ان کے سوا اور جو ہیں ان کے دلوں میں
جنہیں تم نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے اور
جو کچھ خرچ کرو گے اللہ کی راہ میں پورا ملے گا تم کو
اور تم ظلم سے کسی طرح گھاٹے میں نہ رہو گے

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ
عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور اگر وہ جھکیں صلح کے لیے تو جھک جاؤ تم بھی
ان کے لیے اور اللہ پر بھروسہ رکھو بے شک
وہ سنتا جانتا ہے۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ
فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ
اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور اگر وہ تمہیں فریب دینا چاہیں تو یقیناً
تمہیں اللہ کافی ہے وہ اللہ وہ ہے جس نے
تمہارے زور کو بڑھایا اپنی مدد سے اور مسلمانوں
کے بھی۔

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا
فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ
قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ
اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

اور ان کے دلوں میں تمہاری الفت پیدا کی
اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر ڈالتے
تو بھی ان کے دل نہ ملا سکتے لیکن اللہ نے ان
کے دل ملا دیے بے شک وہی ہے غالب
حکمت والا۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اے نبی کافی ہے تجھے اللہ اور جو تیرے پیرو ہیں
مومنین سے۔

حل لغات رکوع ہشتم سورۃ انفال پنجم

و۔ اور	لا۔ نہ	تعلمونھم۔ تم نہیں جانتے	الذین۔ وہ جو
کفروا۔ کافر ہیں	سبقوا۔ کہ وہ آگے بڑھ جائیں گے	اللہ یعلمھم۔ اللہ انہیں جانتا ہے	انہم۔ بیشک وہ
لا۔ نہ	یعجزون۔ عاجز کر سکیں گے	و۔ اور	

marfat.com

اعدوا۔ تیار کرو
لهم۔ ان کے لیے
ما۔ جو
استطعتم۔ تم سے ہو
لهم۔ ان کے لیے
من۔ ہر طرح کی
قوة۔ قوت
و۔ اور
من رباط۔ باندھنا
الخیل۔ گھوڑوں کا
ترهبون۔ ڈراؤ تم
به۔ اس سے
عدو۔ دشمنان
الله۔ خدا کو
و۔ اور
عدو۔ اپنے
کم۔ دشمنوں کو
و۔ اور
اخرین۔ اوروں کو بھی
من دونهم۔ جو انکے سوا ہیں
لا۔ نہیں
تعلمونهم۔ جانتے تم ان کو
الله۔ اللہ
یعلمهم۔ جانتا ہے انکو
و۔ اور
ما۔ جو
تنفقوا۔ تم خرچ کرو گے
فی۔ بیچ
سبیل۔ راہ
الله۔ اللہ کے
یوف۔ تو پورا پورا دیا
جائے گا
الیکم۔ تم کو
و۔ اور
انتم۔ تم
لا۔ نہ
تظلمون۔ ظلم کیے جاؤ گے
و۔ اور
ان۔ اگر
جنحوا۔ جھکیں
للسلم۔ صلح کے لیے
خاجنح۔ تو جھک جاؤ
لها۔ اس کے لیے
و۔ اور
توکل۔ بھروسہ کر
علی۔ اوپر
الله۔ اللہ کے
انه۔ بیشک
هو۔ وہ
السمیع۔ سننے والا
العلیم۔ جاننے والا ہے
و۔ اور
ان۔ اگر
یریدوا۔ ارادہ کریں
ان۔ یہ کہ
یخدعوک۔ دھوکہ دیں
لک۔ تجھ کو
فان۔ تو بیشک
حسبک۔ کافی ہے تجھ کو
الله۔ اللہ
ومن۔ اور انکو جو
اتبعک۔ تیرے پیرو ہیں
من المؤمنین۔ مومنوں
میں سے۔

مختصر تفسیر اردو رکوع ہشتم سورۃ انفال پ۱۰

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَبَقُوْا۔ اور یہ کافر لوگ نہ گمان کریں کہ سبقت لے گئے اور وہ قبضہ میں نہ آئیں گے۔

علامہ بغوی کہتے ہیں کہ غزوہ بدر سے جو مشرک کافر شکست کھا کر بھاگے تھے اور جو قتل و قید سے بچ نکلے تھے وہ یہ گمان ہرگز نہ کریں کہ اب ان پر مسلمانوں کا غلبہ نہ ہو سکے گا۔

اِنَّهُمْ لَا یُعْجِزُوْنَ۔ یقیناً وہ لوگ خدا کو عاجز نہیں کر سکتے۔

marfat.com

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ۔ مسلمانوں تم سے جس قدر ہو سکے ان کافروں کے مقابلہ کے لیے طاقت فراہم کرو۔

اَعِدُّوْا کے معنی ضرورت کے لیے تیاری کرنا۔ قوت سے مراد سامان ہتھیار ٹریننگ۔ جنگی گھوڑے وغیرہ مسلم شریف میں ہے کہ حضور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا۔ عَنْ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ قَالَهَا ثَلٰثًا۔

حضرت عقبہ بن عامر کا بیان ہے کہ میں نے خود سنا کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر فرما رہے تھے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرما رہے تھے وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ خبردار ہو جاؤ قوت تیر اندازی ہے خوب سن لو قوت تیر اندازی ہے یہ تین بار فرمایا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں ایک تیر پہنچایا جنت میں اس کے لیے ایک درجہ ہے اور جس نے اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکا وہ اس کے لیے گناہوں کا فدیہ ہے اور دوزخ سے آزاد ہو جائے گا۔ رواہ النسائی

تبدیلی حالات اور زمانہ کے لحاظ سے آجکل راکٹ۔ ریوالور وغیرہ بھی مِنْ قُوَّةٍ کے تحت آتے ہیں اور جنگی گھوڑے باندھ سکو کہ ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے اور تمہارے دشمن ہیں۔ اس دشمن میں تمام دنیا کے کفار عام ہیں خواہ مکہ والے ہوں یا عام عرب و عراق والے خواہ ہندوستان والے ہوں یا تمام دنیا کے۔

وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ۔ اور پلے ہوئے گھوڑوں کو بھی تیار رکھو یعنی جہاد کے لیے گھوڑوں کو پرورش کرنا رباط وہ گھوڑے جو جہاد کے لیے باندھے جائیں (بیضاوی)

حضرت جریر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گھوڑے کی پیشانی کے بال اپنی انگلی سے مروڑ رہے تھے اور فرما رہے تھے گھوڑے کی پیشانی کے بالوں میں قیامت تک خیر ہے بھلائی ہے جہاد یا شہادت کا ثواب ہے رواہ مسلم۔

تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ۔

اور اس کے ذریعہ سے تم رعب جمائے رکھو اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن پر اور ان کے علاوہ دوسروں پر بھی جن کو تم نہیں جانتے اللہ انکو جانتا ہے۔

عَدُوَّ اللّٰهِ سے مراد کفار مکہ ہیں اور آخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ۔ سے روح المعانی میں آلوسی فرماتے ہیں تمام کفار

marfat.com

مراد ہیں۔ مجاہد کے نزدیک بنو قریظہ ہیں۔ مقاتل اور ابن زید کے نزدیک منافقین اسلام ہیں۔ سدی کے نزدیک اہل فارس ہیں اور ان کے سوا کچھ اوروں کے دلوں میں مثل فارس اور بنو قریظہ اور مشرکین عالم ہیں جنہیں آپ جانتے ہیں۔

بعض نے کہا کہ آخرین سے مراد کافر جن ہیں۔

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُوَفَّ اِلَیْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۔ اور اللہ کی راہ میں جو چیز بھی خرچ کرو گے وہ تم کو پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارے حق میں کوئی کمی نہ کی جائے گی یعنی ثواب پورا دیا جائے گا۔ جہاد میں بھی خرچ کرنے کا ثواب پورا پورا دیا جائے گا۔

حضرت زید بن خالد راوی ہیں کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مجاہد کو سامان جہاد دیا اس نے خود جہاد کیا اور جس نے مجاہد کے پیچھے اس کے گھر والوں کی نگہداشت کی اس کے بدلے میں اس نے جہاد کیا۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ اور اگر وہ کفار صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی صلح کی طرف جھکو اور اللہ پر بھروسہ رکھو وہ تمہارے اقوال کو سننے والا اور تمہاری نیتوں کو جاننے والا ہے۔

جنوح سے جنحوا بنا ہے۔ اس کی تعریف یہ ہے الجنوح المیل ھو جناح الطائر لانہ ینحط ویمیل۔ یعنی جنوح میلان کو کہتے ہیں اور اسی سے پرندوں کے بازو مراد ہیں اس لیے کہ وہ حرکت کر کے مل جاتے ہیں۔ للسلم کا ترجمہ صلح اس لیے ہے کہ الاستلام والصلح سلم صلح کے معنی میں مستعمل ہے اور اللہ پر بھروسہ کرو بیشک وہ سنتا ہے جانتا ہے۔

وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۔ اور اگر وہ تم سے فریب کرنا چاہیں گے تو اللہ تمہارے لیے یقیناً کافی ہے۔ اگر وہ صلح کے پیرایہ میں جنگ کی تیاری کرنا چاہیں گے یا صلح میں کچھ فریب کریں گے تو ان کے فریب کو ناکام کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے کافی ہے۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۔ اللہ وہی ہے جس نے اپنی مدد اور مومنوں کے ذریعہ سے تم کو قوت عطا کی اور مومنوں کے دلوں کو باہم جوڑ دیا اگر زمین کی تمام چیزیں تم خرچ کر ڈالتے تب بھی ان کے دلوں کو نہیں جوڑ سکتے تھے مگر اللہ ہی نے ان کے دل میں الفت پیدا کر دی کوئی شک نہیں کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

marfat.com

مومنین سے مراد قبیلہ اوس اور خزرج میں الفت پیدا کر دی ۔ باوجودیکہ ان میں باہمی عداوت سو برس سے بھی زیادہ مدت کی تھی جس کی وجہ سے بڑے بڑے جنگ ہوئے یہ محض اللہ تعالے کا فضل تھا اگر تم سب روئے زمین کا سب کچھ خرچ کر دیتے تو بھی ان کے دل نہیں ملا سکتے تھے اس لیے کہ ان کی عداوت دریخش اس حد تک پہنچ چکی تھی جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور عرب کے لوگ آپ پر ایمان لائے اور دل سے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع بنے تو ان کی عداوت محبت سے بدل گئی اور وہ دماغ جن میں جنون حد سمایا ہوا تھا محبت و مودت سے بھر گئے کینے نکل گئے ایمانی محبتیں پیدا ہو گئیں اور یہ صرف اور صرف حضور کا روشن معجزہ ہے بے شک وہی غالب حکمت والا ہے ۔

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ اے غیب کی خبریں دینے والے نبی اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ مومنین جو آپ کے پیرو ہیں ۔

اس آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ایمان لائے اس وقت تک ۳۹ مرد اور ۱۰ عورتیں کل اسلام لائی تھیں اور چالیسویں حضرت فاروق اعظم تھے چنانچہ ابن مسیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔

انما نزلت یوم اسلم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مکملا اربعین مسلما ذکورا واناثا

ھن ست وحیثئذ تکون مکیۃ ۔ ابن مسیب فرماتے ہیں یہ آیت اس دن نازل ہوئی جب فاروق اعظم نے مسلمان ہو کر مومنین کی تعداد چالیس پوری کر دی اس سے قبل تینتیس مرد اور چھ عورتیں اسلام میں داخل تھیں ۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اسلام میں آنے کے بعد چالیس مسلمان مکمل ہو گئے ۔ اس قول کی بنا پر یہ آیت مکی ہے اور یہ حکم حضور کے مدنی سورت میں داخل کیا گیا (روح المعانی)

افادہ

اس چالیس کے ذریعہ چونکہ اسلام ترقی پر آیا اسی وجہ سے صوفیائے کرام نے چلہ کشی کے لیے چالیس دن رکھے کہ اس عدد کی برکت سے روحانی صفائی میں کامیابی ہو اور نام پاک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اول حرف میم کے چالیس عدد ہیں اس کی برکت بھی اس چلہ میں شامل ہو جاتی ہے ۔ اور میت کا چلہ بھی چالیس دن کے بعد اسی نسبت سے متاخرین نے رکھا کہ ایصال ثواب کے ساتھ میت کو اس نسبت چہل کی برکت کا بھی تمتع حاصل ہو جائے ۔ اور نبی کا ترجمہ غیبی خبر دینے

marfat.com

والا از روئے لغت کیا گیا۔ اس لیے کہ نبی نبا سے مشتق ہے اور نبا خبر کو کہتے ہیں جیسے فرمایا عن النبا العظیم تو نبی کے معنی خبر دینے والے کے ہوئے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی جنت دوزخ۔ حور۔ غلمان۔ قیامت۔ حشر۔ نشر حتی کہ ذات واجب تعالے شانہ کے وجود کی خبر دی جو ہم سے غیب تھی تو معنی مذکورہ صحیح ہیں۔

با محاورہ ترجمہ رکوع نہم سورۃ انفال پ۱۰

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۝ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝

اے غیبی خبریں دینے والے نبی ترغیب دے مومنین کو قتال کی اگر تم میں کے بیس ہوں صبر والے غالب ہوں گے دو سو پر اور اگر تم میں کے سو ہوں تو غالب ہوں گے ہزار پر ان میں جو کافر ہیں بایں وجہ کہ وہ قوم بے سمجھ ہے۔ اب اللہ نے تخفیف فرمائی تم پر سے اور اسے معلوم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر ہوں تم میں سے سو صبر والے غالب آئیں گے دو سو پر اور اگر ہوں تم میں سے ہزار غالب آئیں گے دو ہزار پر اللہ کے حکم سے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

نہیں زیبا کسی نبی کو یہ کہ ہو وہ قید کرنے والا کافروں کو جبتک ان کا خون نہ بہالے زمین میں تم چاہتے ہو مال دنیا اور اللہ چاہتا ہے آخرت اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اگر اللہ پہلے نہ لکھ چکا ہوتا تو اے مسلمانو تم کو چھوتا اس میں جو لیا تم نے کافروں سے مال بڑا عذاب۔

marfat.com

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

تو کھاؤ جو تم نے غنائم سے لیا حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حل لغات رکوع نہم سورۃ انفال پ۱۰

یاایہا۔اے	النبی۔نبی	حرض۔ترغیب دے	المؤمنین۔مومنوں کو
علی۔اوپر	القتال۔جہاد کے	ان۔اگر	یکن۔ہونگے
منکم۔تم میں سے	عشرون۔بیس	صابرون۔صبر والے	یغلبوا۔تو غالب آئیں گے
مائتین۔دو سو پر	و۔اور	ان۔اگر	یکن۔ہوں گے
منکم۔تم میں سے	مائۃ۔سو	یغلبوا۔تو غالب آئینگے	الفا۔ہزار پر
من الذین۔ان سے	کفروا۔جو کافر ہیں	بانہم۔کیونکہ وہ	قوم۔قوم ہیں
لا۔بے	یفقہون۔سمجھ	الئن۔اب	خفف۔ہلکا کردیا
اللہ۔اللہ نے	منکم۔تم سے	و۔اور	علم۔جانتا ہے
ان۔کہ بے شک	فیکم۔تم میں	ضعفا۔اب کمزوری ہے	فان۔تو اگر
یکن۔ہوں گے	منکم۔تم میں سے	مائۃ۔سو	صابرۃ۔صبر والے
یغلبوا۔غالب آئینگے	مائتین۔دو سو پر	و۔اور	ان۔اگر
یکن۔ہونگے	منکم۔تم میں سے	الف۔ہزار	یغلبوا۔تو غالب آئینگے
الفین۔دو ہزار پر	باذن۔حکم	اللہ۔خدا سے	و۔اور
اللہ۔اللہ	مع۔ساتھ	الصابرین۔صبر کرنے والوں کے ہے	
ما۔نہیں	کان۔ہے	لنبی۔نبی کے لیے	ان۔یہ کہ
یکون۔ہوں	لہ۔اسکے لیے	اسری۔قیدی	حتی۔یہاں تک کہ
یثخن۔خونریزی کرے	فی۔میں	الارض۔زمین کے	تریدون۔تم چاہتے ہو
عرض۔سامان	الدنیا۔دنیا کا	و۔اور	اللہ۔اللہ
یرید۔چاہتا ہے	الاخرۃ۔آخرت	و۔اور	اللہ۔اللہ

marfat.com

عزیز۔غالب ہے	حکیم۔حکمت والا	لو۔اگر	لا۔نہ
کتب۔لکھا ہوتا	من اللہ۔اللہ سے	سبق جو پہلے گذر چکا	لمسکم۔تو پہنچتا تم کو
فیما۔اس میں جو	اخذتم۔لیا تم نے	عذاب۔عذاب	عظیم۔بڑا
فکلوا۔تو کھاؤ	مما۔اس سے جو	غنمتم غنیمت لوتم	حلالا حلال
طیبا۔پاک	و۔اور	اتقوا۔ڈرو	اللہ۔اللہ سے
ان۔بیشک	اللہ۔اللہ	غفور بخشنے والا	رحیم۔مہربان ہے

مختصر تفسیر اردو رکوع نہم سورۃ انفال پ۱۰

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ ؕ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ۝

اے غیب کی خبریں دینے والے نبی ترغیب دو مومنین کو قتال و جہاد کی اگر ہوں تم میں سے بیس صابر دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر ہوں تم میں کے سو تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے بایں وجہ کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے۔

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ کی تفسیر میں علامہ آلوسی فرماتے ہیں والتحریض الحث علی الشئ وقال الزجاج وھو فی اللغۃ ان یحث الانسان علی شئ تحریض کسی شے پر کسی کو آمادہ کرنا اور برانگیختہ کرنا ہے علامہ زجاج بھی لغوی روشنی میں کہتے ہیں کہ یہ لغت میں کسی چیز پر انسان کے آمادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالے کی طرف سے تحریض قتال کا حکم ہوا ہے اس کے ساتھ ہی وعدہ ہے کہ مسلمان صابر بہ اعانت الٰہی کافروں پر غالب رہیں گے کیونکہ کافر اپنے جہل کے ساتھ حسد و عناد کی آگ میں جل کر برانگیختہ ہوتے ہیں۔ اور یہ کیفیت حیوانوں میں ہوتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ حیوان جب کسی کے مقابلہ پر آتا ہے تو اسے اس مقابلہ سے کوئی مقصود مدنظر نہیں ہوتا بلکہ محض از خود رفتگی میں وہ ابھر کر حملہ آور ہوتا ہے پھر خواہ اس کی زد میں اپنا آجائے یا پرایا یہی حال مشرکین کے غضب و غصہ کا ہے برخلاف مومنین کے کہ ان کا مقصد محض اور محض اعلاء کلمۃ الحق ہوتا ہے۔

بخاری شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو شق ذلک علی المسلمین اذ فرض

marfat.com

علیہم ان لایفر واحد من عشرۃ فجاء التخفیف مسلمانوں پر یہ شاق گذرا اس لیے کہ بموجب حکم ان پر فرض کر دیا گیا تھا کہ ایک مسلمان اگر دس مشرکین کے مقابل ہو تو نہ بھاگے تو پھر یہ تخفیف نازل ہوئی کما قال تعالے

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ ۔ اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی اور اسے علم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر تم میں سو صبر والے ہوں تو دو سو پر غالب آئیں گے اور تم میں کے ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب ہونگے اللہ کے حکم سے اور اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔

اس میں یہ لازم کیا گیا کہ ایک سو صابر مسلمان دو سو کے مقابل قائم رہیں اور جو ایک کا دس گنے کے مقابل رہنا فرض تھا وہ منسوخ کر دیا گیا اور اپنے سے دوچند سے فرار ممنوع قرار پایا اس کے بعد کا ایک واقعہ ہے جسے مسلم شریف میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ

جب جنگ بدر میں ستر کافر قید کر کے بارگاہ رسالت میں پیش کیے گئے تو حضور نے ان کے متعلق صحابہ کرام سے استشارہ کیا تو سب سے پہلے

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے عرض کی کہ حضور یہ سب کی قوم و قبیلے کے لوگ ہیں میری رائے میں ان سے فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا جائے اس سے مسلمانوں کو مالی قوت بھی حاصل ہو جائے گی اور کیا عجب ہے کہ اللہ تعالے ان کی پیشانی پر آفتاب ہدایت چمکا کر انہیں اسلام قبول کرنے کی بھی توفیق دیدے اس کے بعد

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا میری رائے میں ان لوگوں نے چونکہ حضور کی تکذیب توہین اور تحقیر کی ہے حتی کہ انہوں نے حضور کا مکہ میں رہنا بھی گوارا نہ کیا یہ کفر کے سردار اور کافروں کے سرغنے ہیں ان کی گردنیں قلم کی جائیں اللہ تعالیٰ آپ کی ذات مقدس کو فدیہ سے مستغنی کر دے گا۔ علی مرتضیٰ اپنے بھائی عقیل کو قتل کریں اور حمزہ عباس کو اور میں اپنی قرابت والوں کو ماروں اور ہمیشہ کے لیے انہیں ختم کر دوں۔

لیکن آخر امر اکثریت اسی طرف رہی کہ فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا جائے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اور فاروق رائے کی موافقت میں حکم آیا ٹھیک ارشاد ہوا

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ۔ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۔ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔ نبی کے لیے یہ زیبا نہیں کہ اس کے قیدی باقی رہیں جبکہ کہ وہ اچھی طرح زمین

marfat.com

میں کفار کا خون نہ بہا دیں تم تو دنیا کا مال و اسباب چاہتے ہو اور اللہ آخرت کی مصلحت کو چاہتا ہے۔ اور اللہ زبردست قوت و حکمت والا ہے۔

کسی نبی کو یہ زیبا نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جبتک زمین میں ان کا خون اتنا نہ بہائے کہ سرخی سے زمین لالہ زار نہ ہو جائے۔ گویا قتل کفار میں اتنا مبالغہ کیا جائے کہ کفر کی ذلت اور اسلام کی شوکت کا علی وجہ الکمال مظاہرہ ہو جائے۔ حتی یثخن فی الارض کی تفسیر میں علامہ آلوسی لکھتے ہیں ای یبالغ فی القتل ویکثر منہ حتی یذل الکفر ویقل حزبہ ویعز الاسلام وتنتوی اھلہ واصل معنی الثخانۃ الغلظ والکثافۃ فی الاجسام۔

تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو۔ یہ خطاب مومنین کو ہے اور مال سے فدیہ مراد ہے اور اللہ چاہتا ہے آخرت یعنی تمہارے لیے ثواب آخرت ہے جو قتل کفار اور اعزاز اسلام پر موقوف ہے حضرت سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ حکم بدر میں تھا جبکہ مسلمان تھوڑے تھے پھر جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو گئی اور مسلمین جماعتیں فضل الٰہی سے قوت پکڑ گئیں تو پھر قیدیوں کے لیے دوسرا حکم آیا فامامنا بعد واما فداء حتی تضع الحرب اوزارھا یعنی مومنین کو اختیار ہے کہ چاہیں تو کافروں کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو انہیں غلام بنا لیں اور چاہیں تو فدیہ لے کر رہا کر دیں۔ خواہ آزاد کر دیں۔

مسئلہ

بدر کے قیدیوں کا فدیہ چالیس اوقیہ سونا فی قیدی تھا جس کے سولہ سو درہم ہوتے ہیں اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور اگر ایک بات پہلے نہ لکھ چکا ہوتا تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے فدیہ میں مال لیا تھا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا۔

اس میں اس کو اجتہاد صحابہ پر عمل کرنے والوں کو مطمئن رکھا گیا جنہوں نے اس پر عمل کر کے فدیہ لیا۔ ان لینے والوں سے مواخذہ نہ فرمانے کی بشارت مل چکی تھی چونکہ بدر کے قیدیوں کے متعلق صحابہ نے اجتہاد ہی کیا تھا۔ ان کے خیال میں یہی بات آئی تھی کہ کافروں کو فدیہ لے کر زندہ چھوڑ دیں ہمیں انکے اسلام لانے کی امید ہے اور فدیہ لینے سے مومنین کو مالی قوت مل جائے گی اس طرف ان کا ذہن نہیں گیا کہ قتل کفار میں عزت و شوکت اسلام اور تہدید کفار ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابہ سے اس معاملہ میں استشارہ فرمانا مشروعیت اجتہاد کی دلیل ہے۔

marfat.com

یا لولا کتب من اللہ سبق کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ اللہ تعالے نے جو لوح محفوظ میں لکھ دیا اس میں کفار بدر کے لیے عذاب بھی مقرر فرما دیا اور اہل بدر یعنی جانبازان اسلام پر عذاب نہ ہونا بھی مقدر فرما دیا اور حکم نافذ کیا۔

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. تو جو کچھ تم نے لیا اس کو حلال پاک سمجھ کر کھاؤ اور اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ بخشنے والا بڑی رحمت والا ہے۔

کھاؤ جو غنیمت تمہیں ملی حلال طیب یہ آیت اس لیے نازل ہوئی کہ صحابہ کرام ڈر گئے اور جو فدیہ لیا تھا اس سے دستبردار ہو گئے تو اللہ تعالے نے اس آیت کریمہ کے ذریعہ حلال وطیب فرما دیں اور اجازت دی کہ کھاؤ چنانچہ صحیحین کی حدیث میں ہے کہ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے غنیمتیں حلال فرمائیں جو ہم سے پہلے کسی کے لیے بھی حلال نہ کی گئی تھیں اور ڈرو اللہ سے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (روح المعانی)

با محاورہ ترجمہ رکوع دہم سورۃ انفال پ۱۰

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.

اے غیبی خبریں دینے والے نبی فرما دو ان سے بھی جو تمہارے ہاتھ میں آئے قیدیوں سے اگر اللہ نے جانی تمہارے دلوں میں بھلائی تو جو تم سے لیا گیا اس سے بہتر تمہیں عطا ہوگا اور تمہاری بخشش ہوگی اور اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ.

اور اگر وہ اے محبوب تم سے دغا کرنا چاہیں تو بیشک خیانت کر چکے ہیں وہ پہلے جس پر اس نے تمکنے تمہارے قابو میں دے دیے اور اللہ جاننے حکمت والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ

بے شک جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ

marfat.com

اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ
مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ
فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰي قَوْمٍ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ
اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَ
فَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا
وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ
اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ
حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا
وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰۗئِكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا
الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ
اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

ہیں اور وہ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ بعض
ان کے وارث ہیں بعض کے اور وہ جو ایمان
لائے اور ہجرت نہیں کی نہیں ان کے لیے
ان کا ترکہ کچھ جبتک ہجرت نہ کریں اور اگر وہ
تم سے مدد چاہیں دین میں تو تم پر مدد کرنا لازم
ہے مگر اس قوم میں کہ تم میں اور ان میں معاہدہ
ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔
اور وہ جو کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے وارث
ہیں اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد
ہوگا اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد
کیا اللہ کی راہ میں اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی
یہ ہیں سچے ایمان والے ان کے لیے بخشش ہے
اور عزت کی روزی۔
اور وہ جو ایمان لائے بعد میں اور ہجرت کی اور
جہاد کیا تمہارے ساتھ وہ بھی تم سے ہیں اور
رشتہ والے بعض ان کے دوسروں سے زیادہ
نزدیک ہیں اللہ کی کتاب میں بے شک اللہ
سب کچھ جانتا ہے۔

حل لغات رکوع دہم سورۃ انفال پ۱۰

یا۔اے	ایہا۔اے	النبی۔نبی	قل۔کہہ
لمن۔ان سے جو	فی۔میں	ایدیکم۔تمہارے ہاتھوں کے ہیں	
من الاسری۔قیدیوں میں سے		ان۔اگر	یعلم۔جانے گا
اللہ۔اللہ	فی۔میں	قلوبکم۔تمہارے دلوں کے	خیرا۔بھلائی

marfat.com

یوتکم - دیگا تم کو
منکم - تم سے
و - اور
و - اور
خیانت کرنے کا
من قبل - پہلے اس سے
و - اور
ان - بیشک
ھاجروا - ہجرت کی
و - اور
اللہ - اللہ کے
و - اور
اولیاء - دوست ہیں
امنوا - ایمان لائے
مالکم
من کوئی
و - اور
فی
الارض - زمین کے

خیرا - بہتر
و - اور
اللہ - اللہ
ان - اگر
فقد - تو بیشک
خانوا - خیانت کر چکے
فامکن - تو اس نے قابو دیا تم کو
اللہ - اللہ
الذین - وہ جو
و - اور
جاھدوا - جہاد کیا
فی
الذین - وہ جنہوں نے
اولئک - یہ لوگ
بعضھم - بعض ان کے
و - اور
بعض - بعض کے
و - اور
لھم - ان
من - کچھ
شئی - چیز
ان - اگر
الذین - دین کے
علی - اوپر
بینھم - ان کے درمیان
بما - اس سے جو
تعملون - تم کرتے ہو
بصیر - دیکھنے والا ہے

مما - اس سے جو
یغفر - بخشے گا
غفور - بخشنے والا
یرید وا - ارادہ کریں
خانوا - خیانت کر چکے

اخذ - لیا گیا
لکم - تم کو
رحیم - مہربان ہے
خیانتک - تجھ سے
اللہ - اللہ سے

منھم - ان پر
حکیم - حکمت والا ہے
و - اور
یاموالھم - اپنے مالوں سے
سبیل - رستے
اووا - جگہ دی
بعضھم - بعض ان کے
الذین - وہ جو
ھاجروا - ہجرت کی
من ولایتھم - ان کی دوستی سے
یھاجروا - ہجرت کریں
کم - تم سے
النصر - مدد کرنا
بینکم - تمہارے
و - اور
بصیر - دیکھنے والا ہے
بعضھم - بعض ان کے
تفعلوہ - کرو گے

فی
کبیر - بڑا

marfat.com

و۔اور	الذین۔وہ جو	اٰمنوا۔ایمان لائے	و۔اور
ھاجروا۔ہجرت کی	و۔اور	جاھدوا۔جہاد کیا	فی۔میں
سبیل۔رستے	اللہ۔اللہ کے	و۔اور	الذین۔وہ جو
اولٰئک۔یہ لوگ	و۔اور	نصروا۔مدد کی	اولٰئک۔یہ لوگ
ھم۔وہی ہیں	المومنون۔مومن	حقا۔سچے	لھم۔ان کے لیے
مغفرۃ۔بخشش ہے	و۔اور	رزق۔رزق	کریم۔اچھا
و۔اور	الذین۔وہ جو	اٰمنوا۔ایمان لائے	من بعد۔اسکے بعد
و۔اور	ھاجروا۔ہجرت کی	و۔اور	جاھدوا۔جہاد کیا
معکم۔تمہارے ساتھ	و۔اور	اولو۔صاحب	الارحام۔رحم
بعضھم۔بعض انکے	اولی۔زیادہ قریب ہیں	بعض۔بعض کے	فی۔میں
کتاب۔کتاب	اللہ۔اللہ کے	ان۔بیشک	اللہ۔اللہ
بکل۔ہر	شئ۔چیز کو	علیم۔جاننے والا ہے۔	

مختصر اردو تفسیر رکوع دہم سورۃ انفال پ۱۰

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّمَنْ فِیْٓ اَیْدِیْکُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓی اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ خَیْرًا یُّؤْتِکُمْ خَیْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اے غیبی خبریں دینے والے نبی فرمادیجئے انہیں جو تمہارے قبضہ میں قید ہو کر آئے ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ کو تمہارے دلوں کے اندر بہتری معلوم ہوئی تو تم سے جو کچھ لیا گیا ہے اس سے بہتر اللہ تم کو عنایت کرے گا اور تمہارے قصور معاف کر دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب حضور کے چچا کفار قریش کے دس سرداروں میں سے تھے جنہوں نے بدر کے کافروں کے کھانے کا ذمہ لیا تھا اور روزانہ ایک ایک کھانے کا انتظام کرتا تھا جیسا کہ ہم پہلے رکوع چہارم کی تفسیر میں بیان کر چکے ہیں وہاں بارہ آدمی جو بیان کیے گئے ہیں ان میں دس سردار اور دو مالدار قریشی ہیں۔ حضرت عباس اپنی باری والے دن کے لیے لشکر کے کھانے کا انتظام کرنے کو بیس اوقیہ سونا ساتھ لے کر چلے تھے ایک اوقیہ چالیس

marfat.com

درہم کا ہوتا ہے لیکن جس دن ان باری آئی تھی اس دن کچھ ایسے گھمسان کی جنگ ہوئی تھی کہ یکھنے کھلانے کا نظام ہی نہ کر سکے اور مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے یہ سونا جامہ تلاشی میں ان کے پاس سے نکلا مسلمانوں نے وہ رقم ضبط کر لی آپ نے حضور سے درخواست کی کہ یہ سونا ان کے فدیہ میں محسوب کر لیا جائے۔

حضور نے فرمایا جو رقم تم نے ہماری مخالفت میں صرف کرنے کو رکھی تھی وہ ضبط کی جائے گی فدیہ میں محسوب نہ ہوگی اور تمہارے ذمہ صرف تمہارا فدیہ ہی نہ ہوگا بلکہ تمہارے دونوں بھتیجوں عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کا بار بھی تم پر پڑیگا۔

حضرت عباس نے عرض کی حضور تو آپ مجھے ایسے حال میں چھوڑیں گے کہ میں بقیہ عمر قریش سے مانگ مانگ کر بسر کروں۔

حضور نے فرمایا ایسا نہیں بلکہ تمہارے پاس سونا بھی تو ہے جو تم نے اپنی بیوی ام الفضل کو دے کر گھر میں دفن کر دیا تھا اور چلتے وقت ان سے کہہ آئے تھے کہ اگر میں مارا جاؤں تو یہ سونا تمہارا ہے اور میرے چاروں بیٹے عبداللہ، عبیداللہ، فضل اور قثم اس میں برابر کے حصہ دار ہیں اور اسے مخفی رکھنا کسی کو اس کی خبر نہ ہو۔

یہ سن کر حضرت عباس متحیر ہو گئے اور حضور سے مستفسر ہوئے کہ یہ راز تو میرے اور میری بیوی کے مابین تھا آپ کو کس نے بتا دیا۔

حضور نے فرمایا مجھے میرے رب نے مطلع کیا۔

اس پر حضرت عباس بے تابانہ عرض پیرا ہوئے کہ اب میں پاتا ہوں کہ بے شک آپ سچے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک محمد رسول اللہ۔

پھر حضرت عباس نے اپنے بھتیجوں کو بھی اسلام لانے کا حکم دیا اور وہ بھی سب مسلمان ہو گئے۔

اس پر یہ بشارت آئی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل میں بھلائی جانی اور تمہارا ایمان خلوص و ایقان سے ہوا تو تم سے جو لیا گیا ہے یعنی فدیہ اس سے بہتر تمہیں عطا فرمایا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

چنانچہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین کا مال آیا جس کی مالیت اسی ہزار تھی تو حضور

marfat.com

نے نماز ظہر کے لیے وضو فرما کر ادا صلوٰۃ سے پہلے ہی سب تقسیم فرما دیا اور حضرت عباس کو بالخصوص فرمایا کہ اس میں سے جتنا تم اٹھا سکتے ہو لے لو۔

چنانچہ آپ نے جتنا اٹھ سکا اٹھا لیا اور آپ یہ کہتے اٹھے کہ اس سے بہتر ہے جو اللہ نے مجھ سے لیا تھا اور میں اس کی طرف سے بخشش و مغفرت کا امیدوار ہوں۔ چنانچہ آپ کے تمول کا یہ حال ہوگیا کہ آپ کے بیس غلام تھے وہ بھی سب کے سب تاجر تھے اور ان میں ادنیٰ درجے کے غلام کا سرمایہ بیس ہزار کا تھا آگے ارشاد ہے۔

فَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

اور اے محبوب اگر وہ (قیدی) آپ سے دغا کرنا چاہیں اور بعد میں تمہاری بیعت سے انحراف کر کے پھر کفر کریں تو وہ ایسی خیانت اللہ سے پہلے بھی کر چکے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بہت آپ کے قابو میں دیدیے جیسا کہ غزوہ بدر میں دیکھ چکے ہیں کہ ذلیل بھی ہوئے اور قتل بھی اور قید بھی آئندہ بھی اگر ان کے طور طریقے ایسے ہی رہے تو انہیں اسی انجام کا انتظار کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ۔ بے شک جو ایمان لائے اور کچھ دی نہ کی اور ہجرت کی اور جہاد کیا اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں یعنی مہاجرین اولین اور وہ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی مسلمانوں کی اور انہیں اپنے گھروں میں ٹھہرایا یہ ان لوگوں کی شان میں ارشاد ہے جو انصار مہاجرین اولین ہیں وہ ایک دوسرے کے وارث اور مددگار ہیں یعنے مہاجر انصار کے اور انصار مہاجرین کے مگر اس آیت کو اولوالارحام بعضہم اولیٰ ببعض سے منسوخ الحکم قرار دیا گیا ہے۔ اس کے بعد ان کا تذکرہ فرما گیا چنانچہ ارشاد ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت نہ کی بلکہ مکہ معظمہ میں ہی مقیم رہے (ان کا حکم یہ ہے کہ) تمہیں ان کا ترکہ کچھ نہیں پہنچتا جب تک ہجرت نہ کریں مگر اگر وہ تم سے دین میں مدد چاہیں تو تم پر ان کی مدد لازم و واجب ہے مگر ایسی قوم پر کہ تم میں اور ان میں معاہدہ ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ۔ اور کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں یعنے

marfat.com

کافر اور مومن کے درمیان احکام وراثت نہیں۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمان کو کفار کی موالات و وراثت حاصل نہیں۔ ان سے علیحدہ رہنا ہر مسلمان پر لازم ہے اور مسلمانوں میں باہمی میل جول رکھنا ضروری ہے۔

آگے ارشاد ہے اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ۔ اگر ایسا نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور زبردست فساد ہو جائے گا یعنی اگر مومنین و مسلمین میں باہمی تعاون نہ ہوا اور ایک دوسرے کی اعانت و نصرت میں سرگرم نہ ہوئے اور بنیان مرصوص نہ بنے تو کفار و مشرکین اپنے اتحاد سے تم پر قوت پکڑ جائیں گے انکا غلبہ ہوگا اور تم ضعیف و منتشر ہو کر لشکر زد ہو جاؤ گے جو فتنہ و فساد کا موجب ہوگا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا۔ اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے محبوب انہوں نے آپ کی معیت میں جہاد کیا اور وہ جنہوں نے اپنے گھروں میں جگہ دی اور مدد کی وہی ایمان والے ہیں۔

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ۔ ان کے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم ہے کہ اسلام اپنے سے پہلے جرائم کو ڈھا دیتا ہے اور ہجرت بھی پہلی بداعمالیوں کو ختم کر دیتی ہے۔

پہلی آیت میں مہاجرین و انصار کا باہمی تعاون و تناصر کا بیان تھا اس آیت کریمہ میں ان دونوں جماعتوں (مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم) کے ایمان کی تصدیق ہے اور انہیں مورد رحمت و غفران فرمایا گیا ہے ارشاد ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے محبوب انہوں نے آپ کی معیت میں جہاد کیا۔ وہ بھی تمہیں میں سے ہیں یعنی بعدیت کی وجہ میں مہاجرین و انصار کے کئی طبقے ہیں۔

ایک وہ جو پہلے ہی مرحلہ میں حضور کے حکم کی تعمیل میں سب کچھ چھوڑ کر مدینہ طیبہ ہجرت کر گئے تھے یہ تو مہاجرین اولین ہیں۔ ان کے متعلق دوسری جگہ فرمایا گیا اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ۔

دوسرے وہ ہیں جنہوں نے شعب ابی طالب میں قید سے تنگ آکر باذن سید الانبیاء حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ طیبہ آئے انہیں اصحاب الہجرتین کہا جاتا ہے۔

marfat.com

تیسرے وہ ہیں جو صلح حدیبیہ کے بعد فتح مکہ سے قبل ہجرت کر گئے یا صحاب ہجرت ثانیہ کہلاتے ہیں۔ چنانچہ پہلی آیت میں مہاجرین اولین کا ذکر فرمایا گیا اور ان آیتوں میں اصحاب ہجرت کہلاتے ہیں ان کا ذکر ہے اور باعتبار ایمان سب کے لیے معکم فاولئک منکم فرمادیا اب ان کے رشتہ دار اور قرابتیوں کا ذکر ہوتا ہے وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ اور مسلمانوں میں جو لوگ قرابت دار ہیں اور میراث صلہ رحمی کے استحقاق میں قرابت رکھنے والوں کے نزدیک ہیں اللہ کی کتاب میں بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے اس آیت میں توارث بالہجرت کو منسوخ فرمادیا گیا اور ذوی الارحام کی وراثت ثابت فرمائی۔

یعنی اگر کوئی قرابت دار مسلمان ہو تو وہ غیر قرابت دار سے زیادہ مستحق ہوگا۔ اگر رشتہ قریبی ہے جس کا ذکر سورۃ نساء کی آیت میراث میں کیا گیا ہے تو حسب حکم تقسیم میراث کا مستحق ہوگا۔ اور اگر دور کا رشتہ دار ہو اور قریب کا نہ ہو تو غیر کے مقابلہ میں اس کا حق ہوگا۔

سورۃ توبہ

یہ سورت مدنی ہے۔ اس میں ایک سو اٹھائیس آیات اور سولہ رکوع ہیں چار ہزار اٹھتر کلمے دس ہزار چار سو اٹھاسی حرف ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن زبیر و قتادہ رضی اللہ عنہما اور ایک کثیر ولے سے مدنی تسلیم کرتی ہے۔

اس سورۃ مبارکہ کی آخری آٹھ لقد جاءکم رسول سے لے کر آخر تک بعض محققین کے نزدیک مکی ہیں۔

حضرت قتادہ وغیرہ سے مروی ہے کہ یہ سورۃ مبارکہ اور انفال ایک ہی سورۃ ہے اس لیے ان کے مابین بسم اللہ نہیں لکھی گئی۔

اس سورت مبارکہ میں ان مشرکین سے بیزاری کا اعلان ہے جن سے حضور کا معاہدہ تھا اور وہ معاہدہ پر قائم نہ رہے۔

اس سورت مبارکہ کے دس نام ہیں۔ ان میں سے توبہ اور براءت دو نام مشہور ہیں۔

marfat.com

ایک روایت میں ہے کہ اس سورت کے ساتھ حضرت روح الامین بسم اللہ لے کر نازل ہی نہیں ہوئے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ لکھنے کا حکم نہیں فرمایا۔

ایک قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے یوں مروی ہے کہ آپ نے فرمایا بسم اللہ امان ہے اور یہ سورۃ تلوار کے ساتھ امن اٹھانے کے لیے نازل ہوئی۔

بخاری شریف میں حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قرآن کریم کی سورتوں میں باعتبار نزول یہ آخری سورۃ ہے اس میں سورۃ کے شروع سے عتاب و تندی کا مظاہرہ ہے چنانچہ ارشاد باری ہے۔

بیزاری کا حکم سنا دیا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ان مشرکوں کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا اور وہ قائم نہ رہے۔

با محاورہ ترجمہ رکوع اول سورۃ توبہ پارہ ۱۰

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

بیزاری ہے اللہ اور رسول کی ان کی طرف کہ جنہوں نے تم سے عہد کیا ہے مشرکین سے اور توڑ دیا۔

فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝

زمین میں چلو پھرو چار مہینہ اور جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور بیشک اللہ رسوا کرنے والا ہے کافروں کو۔

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

اور منادی ہے اللہ اور رسول کی طرف سے لوگوں کو حج اکبر کے دن بے شک اللہ بیزار ہے مشرکین سے اور اس کا رسول تو اگر تم توبہ کر لو تو وہ بہتر ہے تمہارے لیے اور اگر پھرو تو جان لو بے شک تم اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے اور کافروں کو بشارت دے عذاب الیم کی۔

اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

مگر وہ جن سے تمہارا معاہدہ تھا مشرکین سے

marfat.com

ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝

پھر انہوں نے تمہارا عہد نہ توڑا اور تمہارے مقابلہ میں کسی کی مدد نہ کی تو ان کا عہد مقررہ مدت تک پورا کرو بے شک اللہ تقویٰ والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

تو جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکین کو قتل کرو جہاں پاؤ اور انہیں گرفتار کرو اور قید کرو اور ان کی ناکہ بندی کرو تو اگر توبہ کرلیں اور نماز قائم رکھیں زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو بے شک اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور اگر کوئی مشرک تم سے (اے محبوب) پناہ مانگے تو اسے پناہ دو تاکہ وہ سنے اللہ کا کلام پھر اسے اس کے امن کی جگہ پہنچا دو یہ اس لیے کہ وہ نادان لوگ ہیں۔

حل لغات رکوع اول سورۃ توبہ پ ۱۰

بَرَاءَةٌ - بیزاری ہے
مِّنَ اللّٰهِ - اللہ
وَ - اور
رَسُوْلِهٖ - اس کے
اِلَى - طرف
الَّذِيْنَ - انکی کہ
عٰهَدْتُّمْ - عہد کیا تم نے
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ - مشرکوں سے
فَسِيْحُوْا - تو چلو پھرو
نِ - بیچ
الْاَرْضِ - زمین کے
اَرْبَعَةَ - چار
وَ - اور
اَشْهُرٍ - مہینے
اِعْلَمُوْٓا - جان لو
اَنَّكُمْ - کہ تم
مُعْجِزِي - عاجز کرنیوالے
اللّٰهِ - اللہ کو
غَيْرُ - نہیں ہو
اللّٰهَ - اللہ
وَ - اور
اَنَّ - بیشک
مُخْزِي - ذلیل کرنے والا ہے
الْكٰفِرِيْنَ - کافروں کو
وَ - اور
اَذَانٌ - اعلان ہے
مِّنَ اللّٰهِ - اللہ
رَسُوْلِهٖ - اسکے رسول سے

marfat.com

الی - طرف
الاکبر - تیسرے کے
من المشرکین - مشرکوں سے
فان - پھر اگر
لکم - تمہارے لیے
فاعلموا - تو جان لو
انکم - کہ تم
و - اور
یعذاب - عذاب
عاھدتم - معاہدہ کیا تم نے
لم - نہ
و - اور
ظھروا - مدد کی
علیکم - تمہارے خلاف
احدا - کسی کی
ھم - ان کا
الیھم - ان کی طرف
مدتھم - مدت انکی کے
المتقین - پرہیزگاروں کو
الحرم - حرمت والے
وجدتموھم - پاؤ تم
ھم - ان کو
و - اور
موصد - گھات میں
اقاموا - قائم کریں
الزکوۃ - زکوۃ
اللہ - اللہ
ان - اگر
استجارک - پناہ مانگے
یوم - دن
اللہ - اللہ
و - اور
فھو - تو وہ
ان - اگر
غیر - نہیں ہو
بشر - خوشخبری دے
الیم - دردناک کی
من المشرکین - مشرکوں سے
ینقصو - توڑا
کم - تم سے
لم ینقصو - نہ توڑا
احدا - کسی کی
ھم - ان کا
اللہ - اللہ
السلخ - گذر جائیں
المشرکین - مشرکوں کو
و - اور
احصروھم - گھیرو
لھم - ان کے لیے
تابوا - توبہ کر جائیں
و - اور
اقاموا - دیں
ان - بیشک
و - اور
من المشرکین - مشرکوں میں سے
فاجرہ - تو پناہ دو
ہ - اس کو
الحج - حج
بری - بیزار ہے
رسولہ - اسکا رسول
خیر - بہتر ہے
تولیتم - منہ پھیرو
معجزی - عاجز کرنیوالے
الذین - انکو جو
الا - مگر
من المشرکین - مشرکوں سے
کم - تم سے
یظاھروا - مدد کی
فاتموا - تو پورا کرو
الی - طرف
یحب - پسند کرتا ہے
الاشھر - مہینے
حیث - جہاں
خذوھم - پکڑو
ھم - ان کو
کل - ہر
و - اور
اتوا - دیں
ان - بیشک
و - اور
من المشرکین - مشرکوں میں سے
ہ - اس کو

marfat.com

حتی۔ یہاں تک کہ	یسمع۔ سنے	کلام۔ کلام	اللہ۔ اللہ کا
ثم۔ پھر	ابلغہ۔ پہنچا اسکو	مامنہ۔ اس کی امن کی جگہ پہ	
ذلک۔ یہ	باانہم۔ اسلیے کہ وہ	قوم۔ قوم ہیں جو	لا۔ نہیں
یعلمون۔ جانتے			

مختصر تفسیر اردو رکوع اول سورۃ توبہ پ۱۰

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ بیزاری ہے اللہ اور اس کے رسول کی مشرکوں سے۔ جنہوں نے معاہدہ کیا اور پھر اس معاملہ پر قائم نہ رہے۔

برآءۃ۔ نشأۃ اور رأیۃ کی طرح مصدر ہے۔ مبتدا محذوف ہے یعنی یہ براءت ہے اس سے جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے مشرکوں تک پہنچنے والی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ مشرکین عرب اور مسلمانوں کے مابین عہد تھا ان میں سے چند کے سوا سب نے عہد شکنی کی تو بحکم الٰہی ان عہد شکنوں کا عہد ساقط کر کے حکم دیا گیا کہ

فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ

تو تم اس سرزمین میں چار ماہ چل پھر لو اور جان رکھو کہ تم خدا پر غالب نہیں آسکتے اور یہ بھی جان لو کہ اللہ بے شک کافروں کو ذلیل کرنے والا ہے۔

یعنی چار مہینے کے اندر امن کے ساتھ جہاں چاہو گذارہ کرو۔ تم سے کوئی تعرض نہ ہوگا اور اس مدت میں انہیں سوچنے سمجھنے کا موقعہ بھی ملے گا تاکہ انہیں واضح ہو جائے کہ ان کے لیے کیا بہتر ہے اور اپنی احتیاط کے پہلو بھی سوچ لیں اور سمجھ لیں کہ اس مدت کے بعد یا انہیں اسلام لانا ہوگا یا پھر قتل منظور کرنا ہوگا۔

یہ سورۃ مبارکہ ۹ھ میں فتح مکہ سے ایک سال بعد نازل ہوئی۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی سنہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو امیر الحج مقرر فرمایا تھا اور ان کے بعد حضرت شیر خدا اللہ کرم اللہ وجہہ کو مجمع حجاج میں یہ سورۃ سنانے کے لیے روانہ کیا۔ چنانچہ حضرت مولا کائنات نے دس ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کے پاس کھڑے ہو کر ندا کی اے لوگو میں تمہاری طرف حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ لوگوں نے پوچھا آپ کیا پیغام لائے ہیں تو حضرت شیر خدا رضی

marfat.com

اللہ عنہ نے تیس چالیس آیتیں اس سورت مبارکہ کی تلاوت کرکے اعلان فرمایا کہ لوگو میں تمہارے لیے چار حکم لایا ہوں۔

اول یہ کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک کعبہ معظمہ کے پاس نہ آئے۔

دوسرے یہ کہ کوئی شخص برہنہ ہوکر طواف کعبہ نہ کرے۔

تیسرے یہ کہ جنت میں مومن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔

چوتھے یہ کہ جس کا عہد حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے وہ معاہدہ اپنی مدت تک قائم رہے گا اور جس کی مدت معین نہیں ہے اس کی میعاد چار مہینے کے بعد ختم ہو جائے گی۔ روح المعانی۔

مشرکین نے یہ سنکر جواب دیا کہ علی تم جاکر اپنے چچا کے بیٹے (یعنے حضور سید اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کہہ دو کہ ہم نے عہد نامہ پشت پھینک دیا ہے۔ اب ہمارے ان کے مابین کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو نیزہ بازی اور تیغ زنی ہے آگے ارشاد ہے۔

اور بے شک اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے دنیا و آخرت میں وہ ایسے کہ دنیا میں قتل کئے جائیں گے اور آخرت میں عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑے حج کی تاریخوں کا اعلان کیا جاتا ہے۔

اذان کے معنی اعلان کے ہیں حضرت حسن سے یوم الحج کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ اس سال تھا جب رسول محتشم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو اپنی جگہ حج کا قائد بنا کر بھیجا تھا اور حضرت ابوبکر نے سب کو حج کرایا تھا۔

اور منادی ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں میں حج اکبر کے دن۔ حج اکبر اس حج کو ہی نہیں فرمایا بلکہ ہر حج حج اکبر ہے اس لیے کہ حج اصغر اہل زمانہ میں عمرہ کو کہا جاتا تھا۔

ایک قول یہ ہے کہ اس حج کو حج اکبر اس لیے فرمایا کہ یہ وہ حج تھا جس میں حضور خود تشریف لائے تھے اور یہ دن جمعہ کا تھا اسی وجہ میں جو حج جمعہ کو ہو اسے حج اکبر کہہ دیتے ہیں۔ آگے اس اعلان کی توضیح فرمائی گئی کہ وہ اعلان یہ تھا

اِنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ۔ بے شک اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول بھی۔

marfat.com

فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ۔ تو اگر تم کفر و خیانت سے توبہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر ایمان لانے اور توبہ کرنے سے

وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ۔ اور اگر تم منہ پھیرو تو جان لو تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے یعنی اگر تم کفر و خیانت سے توبہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر ایمان لانے اور توبہ کرنے سے منہ پھیرو اور انحراف کرو تو تم اللہ پر غالب نہیں آ سکتے گویا وعید عظیم کی طرف اشارہ فرمایا کہ اگر اللہ چاہے تم پر عذاب نازل فرمانے کا تو وہ ایسا قادر علی الاطلاق ہے کہ تم اسے کسی طرح بھی مغلوب نہیں کر سکتے۔

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ اور خوشخبری دو کافروں کو دردناک عذاب کی۔ امر ان کے لیے بشارت دینے کا حکم ہے جو کافر ہیں دردناک عذاب کی۔

اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ۔ مگر وہ مشرک جن سے تمہارا معاہدہ ہے اور وہ تمہارے معاہدے میں کمی نہیں کرتے اور اس کی شرائط پوری کرتے ہیں جیسے قبیلہ بنی ضمرہ جو بنی کنانہ میں سے ایک قبیلہ ہے اور ان کی مدت معاہدہ میں نو ماہ باقی تھے ان سے وہ معاہدہ پورا کرو۔ بشرطیکہ وہ تمہارے مقابلہ کے لیے کسی کو مدد نہ دیں گو ان کی مقررہ مدت تک عہد پورا کرو۔ بیشک اللہ متقیوں پر مہربان کافروں کو دوست رکھتا ہے

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ۔ توجب حرمت والے مہینوں کا سلخ ہو جائے یا وہ گذر جائیں تو ضرور مشرکوں کو قتل کرو جہاں پاؤ خواہ وہ حرم میں ہوں خواہ حل میں کسی جگہ اور مکان کے ان کے قتل میں تخصیص نہیں۔

انسلاخ کا مادہ سلخ ہے۔ سلخ الشاۃ بکری کی کھال اتارنا یا کسی چیز کا غلاف سے برآمد ہو جانا۔ مجاہد ابن اسحاق نے کہا یہاں اشہر حرم سے مراد معاہدہ کے مہینے ہیں جن کی میعاد چار ماہ ہے اور جن لوگوں سے معاہدہ نہ ہو ان کے لیے اشہر حرم کی آخری حد ماہ محرم کی آخری تاریخ ہے یعنی ۱۰ ذی الحجہ سے جو اعلان براءت کی اولین تاریخ تھی۔

مسئلہ:۔ اگر مشرک حرم کے اندر یا ماہ ہائے حرام میں اپنی طرف سے جنگ چھیڑ دیں اور حرم اور اشہر حرم کا لحاظ نہ کریں تو ایسی صورت میں مسلمانوں کے لیے جوابی کارروائی کرنی جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ۔

marfat.com

وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۔ اور انہیں گرفتار کرو اور انہیں قید کرو اور ان کی تاک میں بیٹھو اور ناکہ بندی کرو۔

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ تو اگر وہ توبہ کرلیں اپنے شرک وکفر سے اور ایمان لاکر نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔ قید سے رہا کردو ان سے کوئی تعرض نہ کرو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۔ اے محبوب اگر تم سے کوئی مشرک پناہ مانگے تو اسے پناہ دو تاکہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اس کے مامن اور امن کی جگہ پہنچا دو تاکہ وہ اللہ کا کلام سنے اور آپ کی دعوت توحید پر غور وفکر کرسکے یہ اس لیے کہ وہ نادان قوم سے ہیں۔

اسلام اس کے مصالح وحکمت کو نہیں جانتے۔ اس سے مستامن کو امن دینے کا حکم نکلتا ہے اور اسے ایذا دینے کی ممانعت کا حکم معلوم ہوا۔ حسن نے کہا یہ آیت محکم ہے اس کا حکم قیامت تک کے لیے ہے

یا محاورہ ترجمہ رکوع دوم سورۃ توبہ پ ۱۰

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝

کیسے ہو مشرکین کے لیے کوئی عہد اللہ اور اللہ کے رسول کے پاس مگر وہ جن سے معاہدہ کیا تم نے مسجد حرام کے پاس تو جب تک وہ قائم رہیں تمہارے لیے عہد پر تو قائم رہو تم بھی ان کے لیے بے شک اللہ ڈر والوں کو پسند کرتا ہے۔

كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۠ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

بھلا کیسے حال تو یہ ہے کہ وہ تم پر قابو پا جائیں تو قرابت کا بھی لحاظ نہ کریں نہ عہد کا تمہیں راضی کرنے کو منہ سے کہہ دیتے ہیں اور انکاری ہیں دلوں میں اور اکثر ان کے فاسق ہیں۔

marfat.com

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا
عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝
لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝
فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا
الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝
وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ
وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ
اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝
اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا
بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ
اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ
اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَ
يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ
صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ۙ
وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَيَتُوْبُ
اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ۝
اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا
يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا

خریدتے ہیں اللہ کی آیتیں ذلیل وقلیل رقم
سے تو روکتے ہیں اس کی راہ سے بے شک
وہ بہت برے ہیں جو ایسے کام کرتے ہیں۔
نہیں لحاظ کرتے قرابت کا کسی مسلمان سے
نہ عہد کا اور یہی سرکش ہیں۔
تو اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ
دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم آیتیں
مفصل بیان کرتے ہیں سمجھ دار قوم کے لیے۔
اور اگر توڑیں اپنی قسمیں عہد کرنے کے بعد اور طعن
تشنیع کریں تمہارے دین میں تو قتل کرو سرغنوں
کفر سے بے شک ان کی قسمیں کچھ نہیں تاکہ
وہ باز آجائیں۔
کیا تم نہ مقاتلہ کرو گے اس قوم سے جس نے
توڑا اپنی قسموں کو اور آمادہ ہو گئے رسول کے
اخراج پر اور وہی پہل کر رہے ہیں اول دفعہ تو کیا
ان سے ڈرتے ہو تو اللہ زیادہ حقدار ہے اس
سے کہ ڈرو تم اس سے اگر ہو تم ایمان والے
لڑو ان سے عذاب دے گا اللہ انہیں تمہارے
ہاتھوں اور انہیں رسوا کرے گا اور تمہیں مدد
دے گا ان پر اور شفا دے گا سینہ مومن لوگوں
کے ٹھنڈے کرے گا اور دور کرے گا ان کے
دلوں کے غیظ کو اور قبول کرے گا اللہ جسے
چاہے اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔
کیا تم اس گمان میں ہو کہ یوں ہی چھوڑ دیے
جاؤ گے اور ابھی اللہ نے ان کی پہچان نہ کرائی

marfat.com

مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ
وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

جو جہاد کریں گے تم میں سے اور نہیں پکڑیں
گے سوا اللہ اور رسول اور مومنوں کے کسی
کو راز دار اور اللہ خبردار ہے تمہارے سب
کاموں سے۔

حل لغات رکوع دوم سورۃ توبہ پ۱۰

کیف۔ کیسے
یکون۔ ہو سکتا ہے
للمشرکین۔ مشرکوں کے لیے
عہد۔ عہد
عند۔ نزدیک
اللہ۔ اللہ کے
و۔ اور
عند۔ نزدیک
رسولہ۔ اس کے رسول کے
الا۔ مگر
الذین۔ وہ لوگ کہ
عاھدتم۔ عہد کیا تم نے
عند۔ نزدیک
المسجد۔ مسجد
الحرام۔ حرام کے
فما۔ تو جب تک
استقاموا۔ قائم رہیں
لکم۔ تمہارے لیے
فاستقیموا۔ تو قائم رہو
لہم۔ ان کے لیے
ان۔ بیشک
اللہ۔ اللہ
یحب۔ پسند کرتا ہے
المتقین۔ پرہیزگاروں کو
کیف۔ کیسے ہو
و۔ اور
ان۔ اگر
یظھروا۔ وہ غالب آئیں
علیکم۔ تم پر
لا۔ نہ
یرقبوا۔ لحاظ کریں
فیکم۔ تمہارے متعلق
الا۔ قرابت کا
و۔ اور
لا۔ نہ
ذمۃ۔ ذمہ کا
یرضونکم۔ راضی کرتے
ہیں تم کو
بافواھھم۔ اپنے مونہوں سے
و۔ اور
تابی۔ انکاری ہیں
قلوبھم۔ دل ان کے
اکثرھم۔ اکثر
و۔ اور
فاسقون۔ نافرمان ہیں
اشتروا۔ خریدا انہوں نے
بآیٰت۔ آیات
اللہ۔ اللہ کے بدلے
ثمنا۔ قیمت
قلیلا۔ تھوڑی
فصدوا۔ تو روکا انہوں نے
عن سبیلہ۔ اسکی راہ سے
انھم۔ بیشک وہ
ساء۔ برا ہے
ما۔ جو
کانوا۔ تھے وہ
یعملون۔ کرتے
لا یرقبون۔ لحاظ کرتے
فی۔ بیچ
لا یرقبوا۔ نہ
مومن۔ کسی مومن کے
و۔ اور
لا۔ نہ
ذمۃ۔ عہد کا
الا۔ قرابت کا
و۔ اور

marfat.com

اولئك - یہ لوگ
هم - وہی ہیں
المعتدون - حد سے بڑھنے والے
فان - پھر اگر
تابوا - توبہ کریں
و - اور
اقاموا - قائم کریں
الصلوٰة - نماز
و - اور
اتو - دیں زکوٰۃ
الزکوٰة - زکوٰۃ
فاخوانکم - تو تمہارے بھائی ہیں
فی - میں
الدین - دین کے
و - اور
نفصل ہم کھول کر بیان کرتے ہیں
الایٰت - آیتیں
لقوم - انکے لیے جو
یعلمون - جانتے ہیں
و - اور
ان - اگر
نکثوا - توڑ دیں
ایمانهم - اپنی قسمیں
من بعد - بعد
عهدهم - عہد
هم - اپنے کے
و - اور
طعنوا - طعنہ کریں
فی - میں
دینکم - دین تمہارے کے
فقاتلوا - تو لڑائی کرو
ائمة - امامانِ
الکفر - کفر سے
انهم - بیشک وہ
لا - نہیں
ایمان - عہد
لهم - ان کا
لعلهم - تاکہ وہ
ینتهون - باز آئیں
الا - کیوں نہیں
تقاتلون - لڑائی کرتے تم
قوما - ان لوگوں سے
نکثوا - توڑ دیں
ایمانهم - اپنا عہد
و - اور
هموا - ارادہ کیا
باخراج - نکالنے
الرسول - رسول کے
هم - انہوں نے
بدءکم - پہل کی
و - اور
مرة - مرتبہ
اتخشونهم - تو ان سے ڈرتے ہو
اول - اول
فالله - تو اللہ
احق - زیادہ حق رکھتا ہے
ان - یہ کہ
تخشوه - ڈرو تم
ان - اگر
کنتم - ہو تم
مؤمنین - مومن
هم - ان سے
یعذبهم - سزا دے گا ان کو
قاتلوه - لڑو
بایدیکم - تمہارے ہاتھوں
و - اور
الله - اللہ
و - اور
ینصر - مدد کریگا
هم - ان کو
یشف - شفا دیگا
و - اور
علیهم - ان پر
صدور - سینوں
قوم - قوم
مومنین - مومن کو
یذهب - لیجائے گا
غیظ - غصہ
قلوبهم - ان کے دلوں کا
و - اور
الله - اللہ
عل - اوپر
یتوب - تو قبول کرے
و - اور
من - جس کے
یشاء - چاہے
ام - کیا
الله - اللہ
علیم - جاننے والا
حکیم - حکمت والا ہے

marfat.com

حسبتم خیال کیا تم نے	ان - یہ کہ	تترکوا چھوڑے جاؤ گے	و - اور
لما - ابھی نہیں	یعلم - ظاہر کیا	اللہ - اللہ نے	الذین - ان کو
جاھدوا - کہ جہاد کیا	منکم - تم میں سے	و - اور	لم - نہ
یتخذوا - پکڑا	من دون - سوا	اللہ - اللہ کے	و - اور
لا - نہ	رسولہ - اسکے رسول کے	و - اور	لا - نہ
المومنین - مومنوں کے	ولیجۃ - دلی دوست	و - اور	اللہ - اللہ
خبیر - خبردار ہے	بما - اس سے	تعملون - جو تم کرتے ہو	

مختصر تفسیر اردو رکوع دوم سورۃ توبہ پ ۱۰

کَیْفَ یَکُوْنُ لِلْمُشْرِکِیْنَ - کیسے ہو سکتا ہے مشرکین کے ساتھ کوئی عہد اللہ اور اس کے رسول کے پاس قابل رعایت - یہ کیف استفہام انکاری ہے تعجب کے لیے یعنی یہ بات ناممکن ہے کہ مشرکین عہد شکنی نہ کریں مشرکین تو عہد توڑیں گے اور اس میں یہ حکمت ظاہر کی گئی ہے جو وجہ ہی برات ہے اور اس سے مراد وہ مشرکین ناکثین ہیں اس لیے کہ برات کا اعلان اور بیزاری کا اعلام بھی انہیں کے شایان شان تھا جو قدر دو عہد شکنی کے خوگر تھے۔

اِلَّا الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِیْمُوْا لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝ مگر وہ جس سے تمہارا معاہدہ مسجد حرام کے پاس ہوا وہ مستثنیٰ ہیں ان پر اس وجہ سے اعتماد ہے کہ ان سے پہلے بھی کبھی عہد شکنی ظہور میں نہیں آئی جیسے قبیلہ بنی کنانہ بنی حمزہ تو جب تک وہ تمہارے لیے عہد پر قائم رہیں تم بھی ان کے لیے قائم رہو بے شک اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ سے مراد قریش ہیں قتادہ کہتے ہیں اہل مکہ ہیں جن سے حدیبیہ کے دن رسول مکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے معاہدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ جب تک یہ معاہدہ کے پابند ہیں تم بھی پابند رہو لیکن جب وہ معاہدہ پر قائم نہ رہے بنو خزاعہ کے خلاف بنو بکر کی مدد کی اسی بنیاد پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے جہاد کیا یہاں تک کہ مکہ فتح کر لیا۔

کَیْفَ وَاِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ لَا یَرْقُبُوْا فِیْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۔ وہ کیونکر عہد پورا کریں گے اور کیسے

marfat.com

اپنے قول و قرار پر قائم رہیں گے بلکہ ان کا حال تو یہ ہے کہ اگر تم پر قابو پائیں تو رشتہ داری کا بھی لحاظ نہ کریں اور نہ ہمارے کسی عہد کی پرواہ نہ کریں گے۔

لَا یَرْقُبُوْا۔ نگہداشت نہ کریں گے ضحاک نے کہا کہ لحاظ نہ کریں گے۔ قطرب نے کہا رعایت نہ کریں گے اِلًّا۔ قتادہ نے کہا حلف کا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اِلًّا کا ترجمہ قرابت ہے اور یمان نے رشتہ داری کیا ہے

یُرْضُوْنَکُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰی قُلُوْبُهُمْ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ تمہیں راضی کرتے ہیں محض زبانی باتوں سے اور عہد وفا کے وعدہ کر کے اور ان کے دلوں میں انکار ہے یعنی کفر و عداوت اور اکثر ان کے فاسق ہیں بے حکم ہیں فسق سے مراد عہد شکنی ہے۔

اِشْتَرَوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِهٖ۔ انہوں نے تو اللہ کی آیتوں کے بدلے ذلیل و قلیل رقم لی اور نفع دنیا کے لیے ایمان و قرآن چھوڑا اور جو عہد نبی کریم رؤف و رحیم سے کیا تھا وہ ابوسفیان کے ذرا سے لالچ دینے سے توڑ دیا وہ لالچ یہ تھا کہ ابوسفیان نے ان کو کھانا کھلایا تھا اور اعرابی پر کچھ پیسے خرچ کیے تھے۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اہل طائف نے قریش کو مالی امداد دی تھی تاکہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے قوت کے ساتھ جنگ کر سکیں راہ خدا سے مراد اللہ کا دین ہے تو اللہ کی راہ سے روکنے میں ابوسفیان کے ساتھ ہوئے۔

اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ بے شک وہ بہت ہی برے کام کرتے تھے جنہیں لحاظ کرتے تھے قرابت داری کا نہ عہد کا بلکہ جہاں موقع پاتے قتل کر ڈالتے تو مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ جب مشرکین پر قبضہ و قابو پائیں درگذر نہ کریں اور وہ لوگ سخت سرکش ہیں

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ ۔ پس اگر شرک سے توبہ کر لیں اور ٹھیک نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں تو تمہارے دینی بھائی ہیں یعنی ان فائدہ و نقصان تمہارا فائدہ و نقصان ہے۔

لَا یَرْقُبُوْنَ کا ماخذہ رقوب سے ہے جس کے معنی ہوتے ہیں النظر بطریق الحفظ و الرعایۃ۔

اِلًّا ولا ذمۃ۔ اِلّ کے ماتحت یہ تحقیق ہے اَلِ بکسر الہمزۃ وقد یفتح علی ماروی عن ابن عباس الرحم والقرابۃ۔ اِل بکسر ہمزہ اور کبھی بہ فتح ہمزہ اَل بھی بولا جاتا ہے سید المفسرین

marfat.com

ابن عباس سے مروی ہے کہ اس کے معنی رحم اور قرابت کے ہیں۔

آیۂ کریمہ کے متعلق علامہ آلوسی فرماتے ہیں وبہا استدل علی تقریر دعاء اھل القبلۃ اس آیت سے تحریم دماء اہل قبلہ پر استدلال کیا گیا۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہیں۔

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۔ اور یہی بے شک شرارت و بدی میں حد سے بڑھ جانے والے ہیں۔ اور اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ تارک صلوٰۃ کو کافر کہا جائے اس لیے کہ اخوۃ فی الدین اور اقاموا الصلوٰۃ کی قید ہے اور یہی حکم تارک زکوٰۃ کا ہے اس لیے کہ اخوۃ فی الدین پر ایتاء زکوٰۃ کی بھی قید ہے۔

اور بعض اس طرف گئے کہ اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ کو اخوۃ فی الدین کی اگرچہ تعبیر فرمایا ہے مگر ان کے کفر پر اس وقت حکم لگے گا جبکہ وہ التزاماً دونوں کے تارک ہوں (روح المعانی) اور مستحل ترک ہوں۔ گویا نماز و زکوٰۃ کی فرضیت کے قائل نہ ہوں اور فرض جان کر تساہلاً ترک کرنے والا کافر نہیں بلکہ سخت گنہگار ہے اور

من ترك الصلوٰة متعمدا فقد كفر کے بھی یہی معنے احناف میں لیے گئے ہیں کہ

من ترك الصلوٰة مستحلا یعنی ترک صلوٰۃ و زکوٰۃ کو جائز جاننے والا بالاتفاق کافر ہے لیکن تساہلاً ترک کرنے والا سخت سیاہ کار نابخار گنہگار ہے کافر نہیں آگے ارشاد ہے۔

وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۔ اور ہم مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں اس قوم کے لیے جو جاننے والی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ تفصیل آیات پر جس کو نظر ہو وہ عالم ہے۔

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ ۔ اور اگر وہ معاہدہ کرنے کے بعد عہد شکنی کریں اور تمہارے دین پر طعن کریں یعنے تمہارے دین کی تکذیب کریں اور اسلام پر کھلم کھلا مذاق و تمسخر کریں۔

فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ ۔ تو تم بھی ایسے کفر کے سرغنوں سے مقاتلہ کرو۔ آلوسی نکث کی تعریف میں فرماتے ہیں وقد یعبر بعضہم النکث بالارتداد۔ نکث ارتداد کے معنی میں ہے۔ ائمہ کفر سے کفر کے پیشوا رؤساء و عمائد مکہ ہیں جیسے ابوسفیان اور حرث بن ہشام اور عمرو بن ہشام وغیرہ۔

اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ ۔ بے شک ان کی قسمیں باقی نہیں رہیں تاکہ یہ باز آئیں چنانچہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ

marfat.com

علیہ فرماتے ہیں فیمین الکافر لیست یمینا۔ کافر کی قسم قسم ہی نہیں (روح المعانی) آیہ مذکورہ سے یہ امر بھی ثابت ہوا کہ کفار سے جنگ کرنے کی غرض یہی ہے کہ انہیں کفر و بداعمالی سے روکا جائے۔ اسی لیے تو لعلہم ینتہون فرمایا گیا۔ پھر ارشاد ہوتا ہے۔

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ۔ کیا تم اس قوم سے مقاتلہ نہ کرو گے جنہوں نے اپنی قسمیں توڑیں اور رسول کے جلاوطن کرنے کی تجویز کی۔

اس آیت کریمہ میں تحریض علی القتال ہے۔ اس لیے اَلَا ایسا استفہام ہے جس میں انکار ہے اور استفہام انکاری نفی کے معنی میں آتا ہے اور کبھی داخل ہوتا ہے نفی پر اور نفی کی نفی اثبات آتی ہے تو اس آیت کریمہ میں اَلَا کے بعد تُقَاتِلُوْنَ آیا تو اس سے ثابت ہوا کہ مقاتلہ کا حکم ہے اس قوم سے جو عہد شکنی کرے جیسے صلح حدیبیہ کا عہد توڑنے والے مشرک اور مسلمانوں کے حلیف بنی خزاعہ کے مقابل بنی بکر کی مدد کرنے والے ان سے مقاتلہ کرنے کا حکم ہے۔

وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ۔ اور آمادہ ہوئے ہمارے رسول کے نکالنے پر جیسا کہ دارالندوہ میں مجلس شوریٰ منعقد کی تھی جس کا مفصل حال پہلے رکوع چہارم سورۃ انفال میں بیان ہو چکا ہے۔

وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ اور وہ پہل کر کے تم پر آئے پہلی مرتبہ کیا ان سے ڈرتے ہو تو اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو اگر ایمان والے ہو۔

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔ لڑو ان سے عذاب دیگا اللہ تمہارے ہاتھوں اور انہیں رسوا کرے گا قتل و قید کرا کے اور تمہیں ان پر مدد دے گا اور ان پر غلبہ عطا فرمائے گا اور ایمان والوں کے دل ٹھنڈے کرے گا اور ان کے دلوں کی گھٹن دور فرمائے گا چنانچہ یہ تمام بشارتیں پوری ہوئیں اور حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی سچی ہوئی اور اس سے صداقت نبوت پر برہان قائم ہوا۔ اور اللہ جس کی چاہے توبہ قبول فرمائے۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ بعض اہل مکہ کفر سے توبہ کریں گے۔ چنانچہ ابوسفیان۔ عکرمہ بن ابی جہل سہیل بن عمرو مشرف بہ اسلام ہوئے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اپنی حکمت کے ماتحت ہی جسے چاہے ہدایت کی طرف لائے اور جسے چاہے گمراہی پر چھوڑ دے۔ اب عنوان

marfat.com

جدید کے ساتھ ارشاد ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ کیا اس گمان میں ہو کہ یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے پہچان نہ کرائی ان کی جو تم میں سے جہاد کریں گے اور اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا محرم راز نہ بنائیں گے یعنی اخلاص کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور مخلص و غیر مخلص میں تمیز پیدا کریں۔ اس سے مقصد مسلمانوں کو موالات مشرکین سے روکنا اور انہیں مسلمانوں کے راز پہنچانے سے منع فرمانا اور پوری طرح محتاط رہنا ہے۔

ولیجہ عربی زبان میں اور محاورہ عرب میں بطانہ اور ہمراز کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس کا فرمان ہے اور یہ ولوج سے مشتق ہے یہ دخول کے معنی میں مستعمل ہے چنانچہ آپ کسی فرماتے ہیں۔

وکل شئ ادخلت فی شئ ولیس منہ فھو ولوج ولیجۃ اور ہر وہ شے جو کسی شے میں داخل کی جائے اور وہ اس سے غیر ہو اسے ولوج کہتے ہیں۔ تو چونکہ مشرکین مسلمین سے علیحدہ ہیں۔ انہیں ہمراز بنانا ایسا ہے جیسے ولوج الشئ فی غیر شئ ہو۔

اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ لہٰذا اس سے ڈرتے رہو۔

بامحاورہ ترجمہ رکوع سوم سورۃ توبہ پارہ ۱۰

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝

نہیں ہے مشرکوں کو یہ حق کہ آباد کریں مسجدیں اللہ کی گواہی دیتے ہوئے اپنے نفس پر کفر کی یہ تو وہ ہیں جن کا سب کیا دھرا اجڑ اور رائیگاں ہے اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ

اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو ایمان لائیں اللہ پر اور قیامت پر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور نہ ڈریں سوا اللہ کے کسی سے

marfat.com

فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ
الْمُهْتَدِيْنَ ۝

تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں
میں ہوں۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا
يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

کیا تم نے حاجیوں کے لیے سبیل لگانا اور
تعمیر مسجد حرام کرنے کو ایمان والوں کے برابر
کر لیا جو اللہ پر ایمان لائے اور قیامت
کو مان لیا اور جہاد فی سبیل اللہ کریں وہ برابر
نہیں اللہ کے نزدیک اور اللہ ظالموں کو
ہدایت نہیں دیتا۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْفَآئِزُوْنَ ۝

وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد
فی سبیل اللہ کیا مال اور جان کے ساتھ یہ
بڑے درجے والے ہیں اللہ کے نزدیک
اور یہی مراد کو پہنچے ہیں۔

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ
وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝

بشارت سے انہیں ان کے رب کی رحمت
و رضوان کی اور ان باغوں کی کہ ان کے لیے
اس میں دوامی نعمت ہے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ
اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

ہمیشہ اس میں رہیں گے بے شک اللہ کے
پاس بڑا ثواب ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ
وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ
عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اے ایمان والو اپنا دوست نہ بناؤ اپنے باپ
اور اپنے بھائیوں کو اگر وہ محبوب رکھیں کفر کو
ایمان پر اور جو ان سے دوستی کرے گا تو وہی
ظالمین سے ہیں۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَ
اِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ
وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ
تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ

فرما دیجئے اگر ہیں وہ تمہارے باپ یا تمہارے
بیٹے یا تمہارے بھائی اور بیویاں اور تمہارا کنبہ
اور تمہاری کمائی کا مال اور وہ سودا جس کے
نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور مکان رہنے کے

marfat.com

اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

تمہاری پسند کی یہ چیزیں تمہیں محبوب ہوں اللہ اور اس کے رسول کے مقابلہ میں اور جہاد کی راہ میں تو انتظار کرو حتی کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ نہیں ہدایت دیتا فاسقوں کو۔

حل لغات رکوع سوم سورۃ توبہ پ۱۰

ما۔ نہیں
ان یہ کہ
شھد یشھد۔ گواہی دیتے ہوئے
مالکھ۔ کفر کی
و۔ اور
یعمر۔ آباد کرتا ہے
خلدون۔ ہمیشہ رہنے والے ہیں
مساجد۔ مسجدیں
باللہ۔ ساتھ اللہ کے
و۔ اور
اقام۔ قائم کی
الزکوٰۃ۔ زکوٰۃ
الا۔ مگر
یکونوا۔ ہوں
جعلتم۔ بنایا تم نے
عمارۃ۔ تعمیر کرنا
امن۔ ایمان لایا
الاخر۔ آخرت کے
سبیل۔ راہ
عند۔ نزدیک
یستوون۔ برابر
کان۔ ہے
یعمروا۔ تعمیر کریں
علی۔ اوپر
حبطت۔ ضائع ہوئے
النار۔ آگ کے
انتم۔ اسکے سوا نہیں
من۔ جو
الیوم۔ دن
الصلوٰۃ۔ نماز
و۔ اور
اللہ۔ اللہ سے
من المھتدین۔ ہدایت والوں سے
سقایۃ۔ پانی پلانا
المسجد۔ مسجد
باللہ۔ ساتھ اللہ کے
و۔ اور
اللہ۔ اللہ کے
اللہ۔ اللہ کے
للمشرکین۔ مشرکوں کا حق
اللہ۔ اللہ کی
انفسھم۔ اپنی جانوں کے
اعمالھم۔ ان کے عمل
ھم۔ وہ
یعمر۔ تعمیر کرتا ہے
امن۔ ایمان لایا
الاخر۔ آخرت کے
و۔ اور
لم۔ نہ
خشی۔ تو قریب ہے
الحاج۔ حاجیوں کا
الحرام۔ حرام کا
و۔ اور
جاھد۔ جہاد کیا
لا۔ نہیں
و۔ اور

marfat.com

الله - اللہ
الظالمین - ظالم کو
هاجروا - ہجرت کی
سبیل - رستے
انفسهم - اپنی جانوں سے
الله - اللہ کے
الفائزون - کامیاب
برحمة - رحمت
و - اور
نعیم - نعمتیں ہیں
فیها - اس میں
عند - نزدیک
یاایها - اے
تتخذوا - بناؤ
اخوانکم - اپنے بھائیوں کو
الکفر - کفر کو
من - جو
هم - وہی ہیں
کان - ہیں
ابناء - بیٹے
و - اور
و - اور
و - اور
ها - اس کے
احب - زیادہ پیارے

لا - نہیں
الذین - جو
و - اور
الله - اللہ کے
یبشر - خوشخبری دیتا ہے
منه - اپنی کی
جنت - جنت
مقیم - قائم
ابدا - ہمیشہ تک
له - اس کے
الذین - وہ جو
اباء - باپ دادا
اولیاء - دوست
علی - اوپر
یتولهم - دوست رکھے انکو
الظالمون - ظالم
اباؤ - باپ
کو - تمہارے
ازواجکم - بیویاں تمہاری
اموال ن - مال جو
تجارة - تجارت
و - اور
الیکم - تم کو

یهدی - ہدایت دیتا
امنوا - ایمان لائے
جاهدوا - جہاد کیا
باموالهم - اپنے مالوں
درجة - درجے میں
اولئک - یہ
هم - ان کو
و - اور
لهم - ان کے لیے
خلدین - ہمیشہ رہنے والے ہیں
ان - بیشک
اجر - اجر ہے
امنوا - ایمان لائے ہو
کو - اپنے کو
ان - اگر
الایمان - ایمان کے
منکم - تم میں سے
قل - کہدو
کو - تمہارے
و - اور
و - اور
اقترفتمو - کمایا تم نے
تخشون - کر ڈرتے ہو
مسکن - مکان
من الله - اللہ سے

القوم - قوم
و - اور
فی - بیچ
و - اور
عند - نزدیک
هم - وہی ہیں
ذهم - انکار ب
رضوان - رضامندی کی
فیها - اس میں
خلدین - ہمیشہ رہنے والے ہیں
الله - اللہ
عظیم - بہت بڑا
لا - نہ
و - اور
استحبوا - پسند کریں
و - اور
فاولئک - تو یہ لوگ
ان - اگر
و - اور
اخوانکم - بھائی تمہارے
عشیرتکم - کنبہ تمہارا
ها - اس کو
کساد - نقصان
ترضونها - کر اپند کرتے ہو اسکو
و - اور

marfat.com

رسولہ۔ اپنے رسول سے | و۔ اور | جھاد جہاد سے | ذبیح
سبیلہ۔ اسکے راہ کے | فتربصوا۔ تو انتظار کرو | حتی۔ یہانتک کہ | یاتی۔ لے آئے
اللہ۔ اللہ | بامرہ۔ فیصلہ اپنا | و۔ اور | اللہ۔ اللہ
لا۔ نہیں | یھدی۔ ہدایت دیتا | القوم۔ قوم | الفاسقین۔ بدکار کو

مختصر تفسیر اردو رکوع سوم سورۃ توبہ پہلے

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ۔ مشرکوں کو حق نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں یہاں مسجدوں سے مراد وہ مسجد حرام ہے جو کعبہ مکرمہ میں ہے اور مسجد کو بصیغہ مساجد اللہ جو جمع کے صیغہ سے فرمایا ہے وہ تعظیماً ہے۔ اس لیے کہ مسجد حرام تمام مساجد کا قبلہ ہے۔ اس کا آباد کرنے والا ایسا ہے جیسے تمام مسجدوں کا آباد کرنے والا۔

دوسری وجہ صیغہ جمع کے استعمال کی یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہر بقعہ مسجد حرام کا مسجد ہے اور تیسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مسجد سے مراد جنس ہو اور کعبہ معظمہ اس میں داخل ہو کیونکہ وہ اس جنس کا صدر ہے چنانچہ شان نزول سے بھی یہی امر واضح ہوتا ہے۔

کفار قریش سے مناوبدر کی ایک جماعت جو معرکہ بدر میں گرفتار ہوئی۔ ان میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور کے چچا بھی تھے۔ انہیں صحابہ کرام نے شرک پر عار دلائی اور حضرت شیر خدا علی کرم اللہ وجہہ نے تو خاص طور پر حضور کے مقابل آنے پر سخت سست کہا۔ حضرت عباس کہنے لگے کہ علی تم ہماری برائیاں تو بیان کر رہے ہو مگر ہماری خوبیاں چھپاتے ہو آپ نے فرمایا برائیوں کے مقابلہ میں آپ میں کچھ خوبیاں جو ہیں وہ ظاہر کرو۔

حضرت عباس بولے ہم لوگ تم سے اس بنا پر افضل ہیں کہ ہم مسجد حرام کو آباد کرتے ہیں کعبہ کی خدمت کرتے ہیں حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں۔ اسیروں کو رہا کراتے ہیں۔

اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں صاف بیان فرما دیا گیا کہ مشرکوں کو مسجدیں آباد کرنے کا حق ہی نہیں پہنچتا۔ اس لیے کہ مسجدیں آباد کی جاتی ہیں اللہ کی عبادت کے لیے تو جو خدا کا بھی منکر ہو اور اس کے ساتھ کفر کر رہا ہو وہ مسجد آباد ہی نہیں کر سکتا۔ پھر مسجد آباد کرنے میں بھی چند قول ہیں۔

marfat.com

اول یہ کہ مسجد تعمیر کرنا۔ اس کی عمارت بلند کرنا اس کی مرمت کرنا ان کاموں سے شرعاً کافر کو روکا جائے گا۔

دوسرا پہلو یہ کہ مسجد میں داخل ہونا۔ اس میں بیٹھنا مراد ہو یہ بھی بالخصوص مسجد حرام میں کافر کے لیے ممنوع ہے جیسا کہ انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام سے واضح ہے۔ ملخصاً من روح المعانی۔

شَاهِدِيْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ۔ خود وہ اپنے نفس پر کفر کی گواہی دیتے ہیں۔

اور بت پرستی کرنے میں جو مومن اور مشرک میں مابہ الامتیاز ہے۔ بت پرستی کرنے والا مشرک ہے اور توحید کا اعلان کرنے والا مومن۔ تو مشرک مومن نہیں ہو سکتا اور دونوں صفت شرک اور توحید ایک جگہ مجتمع نہیں ہو سکتیں کہ آدمی مشرک بھی ہو اور موحد بھی۔ پھر مشرک عبادتخانہ توحید کو کیسے آباد کر سکتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ یعنی یہ لوگ جو حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں۔ قیدیوں کو رہا کراتے ہیں اور ان کے دعویدار ہیں چونکہ بیلوجہ اللہ نہیں اس لیے ان کے اعمال اکارت ہیں۔

وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ۔ اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

ان کا تو سب کیا دھرا اکارت ہے۔ اس لیے کفار کے اعمال صالح بحالت کفر مقبول نہیں بنا بریں سقایۂ حجاج اور ان کی مہمانداری اور خدمت اور قیدیوں کو رہا کرانا اگرچہ فعل مستحسن ہے۔ لیکن اگر کافر کرے تو سب غیر مقبول اور مردود البتہ مومن اگر کرے تو ماجور و مقبول ہے حتیٰ کہ صاف لفظوں میں آل عمران کے آخر میں تیسرے پارہ کے ارشاد ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ۔ پھر صراحۃً فرما کر ارشاد ہے۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ۔ اللہ کی مسجدیں وہی تعمیر کرتے ہیں اور انہیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اس آیت میں یہ واضح فرمایا گیا کہ مساجد کو آباد کرنے کے حقدار صرف اور صرف مومن ہیں۔

اور عمارت مسجد کے معنی یہ ہیں کہ مسجد کی مرمت۔ اس کی صفائی اور تزئین کی جائے نہ کہ نمازی کا دل حضور قلب سے غافل ہو۔

marfat.com

چنانچہ علامہ آلوسی روح المعانی میں فرماتے ہیں۔

وَالْمُرَادُ بِالْعِمَارَةِ مَا يَعُمُّ مُرَمَّتَهٗ فَمِمَّا يَلْزَمُ هُنَا تَنْظِيفُهَا وَتَنْزِيهُهَا بِالْحَصِيرِ لِأَعَلَى وَجْهٍ يُشْغِلُ قَلْبَ الْمُصَلِّي عَنِ الْحُضُورِ۔

اور مسجد میں روشنی چراغوں سے یہ بھی مقتضائے ایمان ہے اور بدوام مشغول عبادت یا علوم دینیہ کا درس وغیرہ بھی اسی ایمان کی تعریف میں ہے۔

وَتَنْوِيرُهَا بِالسُّرُجِ وَنَحْوِهِمْ هُنَالِكَ مَنْ يَسْتَضِيءُ بِهَا وَإِدَامَةُ الْعِبَادَةِ وَالذِّكْرِ وَإِقَامَةُ الْعُلُومِ الدِّينِيَّةِ فِيهَا وَنَحْوُ ذٰلِكَ۔

اور مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے چوپایہ گھاس کھا جاتا ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْحَدِيثُ فِي الْمَسْجِدِ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ الْبَهِيمَةُ الْحَشِيشَ۔

طبرانی سے بسند صحیح سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نے فرمایا جو وضو کرکے اپنے گھر سے مسجد میں آئے وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنے والے کے مرتبہ میں ہے اور زائر الٰہی کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس کا اکرام کیا جائے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهٖ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَهُوَ زَائِرُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ أَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا۔ مَنْ أَسْرَجَ فِي مَسْجِدٍ سِرَاجًا لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ يَسْتَغْفِرُونَ لَهٗ مَا دَامَ فِي ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ ضَوْءُهٗ۔

جو مسجد میں چراغ جلاوے تو اس وقت تک برابر ملائکہ اور حاملین عرش اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں جبتک مسجد میں روشنی رہے۔

ایک حدیث میں ہے وَخُرُوجُ الْقَمَامَةِ مِنَ الْمَسْجِدِ مَهُورُ الْحُورِ الْعِينِ مسجد میں جھاڑو دینا حوران بہشتی کا مہر ہے۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ جو اللہ کے لیے مسجد بنائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا حضور یہ مسجدیں بھی اسی اجر کی موجب ہیں جو راستہ میں بنادی جاتی ہیں حضور نے فرمایا ہاں انکا بھی یہی اجر ہے۔

مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ لِلْمَسَاجِدِ

marfat.com

اَتَتْ تُبْنٰی فِی الطُّرُقِ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَھُنَّ الْمَسَاجِدُ الَّتِیْ تُبْنٰی فِی الطُّرُقِ۔

صبح وشام مسجد کی طرف جانا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ روح المعانی

اس آیت سے یہ بھی مستفاد ہو گیا کہ ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت کے معنی ہی یہ ہیں کہ جس کے ذریعہ ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت حاصل ہو اس پر ایمان لانا بھی شرط ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَکَلِمٰتِہٖ اور اگر فرمایا اور اگر اس کے عقیدہ میں حضور کے بعد کسی نئے نبی کی نبوت ہو تو اس میں اور ایک مشرک مرتد میں کوئی فرق نہیں۔

علی ہذا القیاس قرآن مبین پر بھی ایمان لانا شرط ایمان ہے اگر کوئی قرآن کریم کو محرف مان کر ایمان لائے اور اس کی آیتوں میں تحریف کا عقیدہ رکھے تو وہ بھی اسی حکم میں شامل ہے اب آگے ارشاد ہے۔

وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ اور نہ ڈرے کسی سے سوا اللہ کے قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ جماعت میں ہوں۔ اس لیے کہ رضاء الٰہی کے مقابلہ میں کسی کے خوف کی پرواہ نہیں ہونی چاہئے یہی معنی اللہ سے ڈرنے کے ہیں۔ اب آگے ارشاد ہے۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَایَۃَ الْحَآجِّ وَعِمَارَۃَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰھَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ تو کیا تم نے حاجیوں کی سبیل اور مسجد حرام کی خدمت اس کے برابر ٹھہرائی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا۔

خلاصہ یہ کہ مشرک کی خدمت مسافرین اور ان کی خدمت وغیرہ انہیں کسی طرح مسلمانوں کے برابر نہیں کر سکتیں بلکہ کفار اور مومنین میں تو ازن کی کوئی نسبت ہی نہیں ان کے اعمال کو مومنین کے اعمال سے کوئی نسبت۔ اس لیے کہ اعمال کفار رائیگاں ہیں خواہ وہ حاجیوں کے لیے سبیل لگائے خواہ مسجد حرام کی خدمت کرے ان کے اعمال کو مومنین کے اعمال کے مقابل مساوی کہنا ہی ظلم ہے آیۂ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ

بدر میں جب حضرت عباس گرفتار ہوئے تو انہوں نے صحابہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم لوگ اسلام اور ہجرت اور جہاد میں ہم سے سبقت لے گئے لیکن ہمیں بھی کوئی شرف حاصل ہے

marfat.com

اور وہ مسجد حرام کی خدمت اور حاجیوں کے لیے سبیل لگانا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں ارشاد ہوا کہ جو عمل ایمان کے بغیر ہو وہ بیکار ہے (روح المعانی) اس کے بعد فضائل صحابہ مہاجرین بیان فرمائے گئے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے یہ بلند درجہ ہیں اللہ کے نزدیک اور وہی فائز المرام ہیں یعنی سب سے بڑا درجہ انکا ہے اور انہیں کو دنیا و آخرت میں سعادت حاصل ہے۔

یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ ان کا رب انہیں بشارت دیتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضامندی کی اور ان باغوں کی جن میں انہیں دوامی نعمت ہے۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

اور یہ اعلیٰ ترین بشارت ہے اس لیے کہ رب العزت جلت وعظم اسمہ کی رحمت و رضا حاصل کرنا عبد صادق کا بڑا مقصد ہے اور یہی مومن کی مراد ہے۔

نعیم مقیم۔ دوامی راحت و رحمت اور غیر معمولی نعمتیں ہوں گی۔ خلود کے معنی ہیں طویل مدت اس کے بعد رشتہ و قرابت سے مقدم اسلام و ایمان کی شان ظاہر فرمائی جاتی ہے چنانچہ ارشاد ہے

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اے ایمان والو اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ اگر وہ محبوب رکھیں کفر کو ایمان پر اور جو تم میں سے دوستی کرے ان سے تو وہی ظالم ہے۔

جب مشرکین سے ترک موالات کا حکم نافذ ہوا تو بعض کو یہ ناگوار گذرا اور وہ کہنے لگے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ہم اپنے باپ بھائی وغیرہ اقربا سے ترک تعلق کر لیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس میں بتایا گیا کہ کفار سے موالات کسی طرح جائز نہیں اور ایمان کے مقابلہ میں کسی رشتہ اور قرابت کو ترجیح دینا بے ایمانی ہے چنانچہ اس کے ساتھ ہی اور واضح لفظوں میں مفصل حکم ہوا۔

اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِیْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا

marfat.com

وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ فرمایئے اگر ہوں تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کما کر جمع کیا اور وہ تجارت جس کے نقصان کا تمہیں خوف ہے اور وہ مکان جو تمہارے پسندیدہ ہیں یہ سب محبوب ہوں تمہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور جہاد فی سبیل اللہ سے تو انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ اپنا حکم لائے اور اللہ تعالےٰ فاسقوں کو کبھی راہ نہیں دیتا۔

آیت متلوہ میں غیر مبہم الفاظ میں بیان فرمادیا کہ اللہ اور اس کے حبیب اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ محبت اگر باپ بیٹے بیوی اقرباء سے ہو یا مال و منال جائداد جاگیر سے ہو یا اپنے تجارتی معاملات سے ہو تو حکم الٰہی یعنے عذاب کا انتظار کرو وہ عذاب جلدی آئے یا بتعویق و تاخیر سے اس سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ دین کی محافظت میں دنیا کی ہر مصیبت و مشقت برداشت کرنا مسلمان کا فرض ہے خواہ وہ مصائب قید و بند کے ہوں یا نقصان جان و مال کے مختصر یہ کہ اللہ و رسول کی اطاعت کے مقابل دنیوی تعلقات اصلاً قابل التفات نہیں ہر قسم کی مصیبت برداشت کرنا اور اعلاء کلمۃ الحق میں پیش پیش رہنا محبت خدا و رسول اور ایمان کی دلیل ہے۔

اللھم ارزقنا توفیق طاعتك واطاعة حبیبك صلی اللہ علیہ وسلم

با محاورہ ترجمہ رکوع چہارم سورۃ توبہ پ۱۰

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝

بے شک مدد کی اللہ نے تمہاری بہت جگہ اور حنین کے دن جب اترائے تھے تم اپنی کثرت پر تو نہ مستغنی کیا تمہیں کسی چیز نے اور زمین تم پر تنگ ہو گئی باوجود وسیع ہونے کے پھر تم بھاگ پڑے پیٹھ دے کر۔

ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى

پھر نازل کیا اللہ نے تم پر سکون اپنے رسول

marfat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝
قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝

پر اور مومنین پر۔
اور وہ لشکر اتارے جو تم نے نہیں دیکھے۔ اور عذاب دیا ان کافروں کو اور یہ بدلہ ہے ان کافروں کا۔
پھر رجوع فرمایا اللہ نے بعد اس کے جس پر چاہا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
اے ایمان والو مشرک تو نجس ہی ہیں تو نہ قریب ہوں مسجد حرام سے بعد اس برس کے اور اگر تمہیں خوف محتاجی کا ہو تو عنقریب غنی کر دے گا اللہ اپنے فضل سے اگر چاہے بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے۔
مقابلہ کرو ان سے جو ایمان نہیں لائے اللہ اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے جسے حرام کیا اللہ اور رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوئے وہ جنہیں کتاب دی گئی جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں اور ذلت تسلیم نہ کریں۔

حل لغات رکوع چہارم سورۂ توبہ پ۱۰

لقد۔ بیشک	نصر۔ مدد کی	کم۔ تمہاری	اللہ۔ اللہ نے
فی۔ میں	مواطن۔ جگہوں	کثرتکم۔ تمہاری کثرت	و۔ اور
یوم۔ دن	حنین۔ حنین کے	اذ۔ جب	اعجبتکم۔ پسند آئی تم کو
تغن۔ کام آئی	تغن۔ کام آئی	ضاقت۔ تنگ ہو گئی	علیکم۔ تم پر

marfat.com

الارض - زمین
ولیتم - پھر گئے تم
الله - اللہ نے
و - اور
انزل - اُتارا
ھا - اس کو
کفرا - کافر ہیں
الظالمین - ظالموں کا
من بعد - بعد
یشاء - چاہے
رحیم - مہربان ہے
انما - اس کے سوا نہیں کہ
یقربوا - قریب جائیں
عامھم - سال اپنے
خفتم - ڈرو تم
تم کو
ان - اگر
علیم - جاننے والا
لا - نہیں
لا - نہ
لا نہیں
الله - اللہ نے
لا نہیں
من الذین - ان سے جو
یعطوا - دیں

بما - باوجود
مدبرین - پیٹھ دیکر
سکینته - اپنی تسلی
علی - اوپر
جنودا - ایسا لشکر کہ
و - اور
عذب - سزا دی
ذلك - یہی ہے
و - اور
ثم - پھر
ذلك - اس کے
و - اور
یا ایھا - اے
المشرکون - مشرک
المسجد - مسجد
ھذا - اس کے
عیلة - تنگدستی سے
الله - اللہ
شاء - چاہے
حکیم - حکمت والا ہے
یؤمنون - ایمان لائے
بالیوم - دن
یحرمون - حرام جانتے
و - اور
یدینون - دین قبول کرنے
الذین - وہ لوگ جو
اوتوا - دیے گئے
الجزیة - جزیہ

ثم - پھر
علی - اوپر
الله - اللہ
الذین - لوگ جو
نجس - پلید ہیں
الحرام - حرام کے
و - اور
فسوف - تو جلدی
من فضله - اپنے فضل سے
ان - بیشک
قاتلوا - لڑائی کرو
بالله - اللہ پر
الاخر - پچھلے پر
ماحرم - جسکو
رسوله - اسکے رسول نے
دین - دین
الکتب - کتاب
عن ید - اپنے ہاتھ سے

انزل - اُتاری
رسوله - اپنے رسول کے
المؤمنین - مومنوں کے و - اور
ترو - دیکھا تم نے
الذین - ان کو جو
جزاء - بدلہ
الله - اللہ
من - جس کے
غفور - بخشنے والا
امنوا - ایمان لائے ہو
فلا - تو نہ
بعد - بعد
ان - اگر
یغنیکم - غنی کردے گا
من فضله - اپنے فضل سے
الله - اللہ
الذین - ان سے جو
و - اور
الاخر - پچھلے پر
و - اور
حرم - حرام کیا
و - اور
الحق - سچا
حتی - یہاں تک کہ
ید - اپنے ہاتھ سے
و - اور

marfat.com

ع ۱۰ صاغرون - ذلیل ہوں

مختصر تفسیر اردو رکوع چہارم سورۃ توبہ پ ۱۰

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝ بے شک مدد کی تمہاری اللہ نے بہت سے مقامات پر اور حنین کے دن بھی جبکہ تم کو تمہاری کثرت نے مغرور کر دیا تھا پھر تمہاری کثرت نے تم کو کچھ فائدہ نہ دیا۔ باوجود تمہاری کثرت دشمن کے مقابلہ میں کام نہ آئی اور زمین باوجود وسیع ہونے کے تم پر تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ دے کر بھاگے۔

بے شک مدد کی تمہاری اللہ نے بہت سے مقام پر یعنی حضور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں تو مسلمانوں کو کافروں پر بار بار غلبہ عطا فرمایا۔ بدر میں۔ قریظہ میں۔ نضیر میں۔ حدیبیہ میں۔ خیبر میں اور فتح مکہ میں اور یوم حنین میں جبکہ مسلمان اپنی کثرت پر اترانے لگے تھے تو وہ اترانا ان کے کچھ کام نہ آیا۔

حنین طائف کے قریب ایک وادی ہے جو مکہ مکرمہ سے تیس میل کے فاصلہ پر ہے یہاں فتح مکہ کے چند روز بعد ہی قبیلہ ہوازن و ثقیف سے جنگ ہوئی تھی اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار سے بھی اوپر تھی اور مشرکین ہوازن و ثقیف چار ہزار تھے جس وقت دونوں لشکر مقابل آئے تو مسلمانوں میں سے کسی نے اپنی اکثریت پر نظر ڈالتے ہوئے کہہ دیا کہ یہاں ہم ہرگز مغلوب نہیں ہو سکتے۔

بعض کہتے ہیں یہ کہنے والے سلمہ بن سلام یا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ کلمہ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو ناگوار گذرا اس لیے کہ حضور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی اعانت و نصرت پر بھروسہ رکھتے تھے حضور نے کبھی قلت و کثرت کو سبب فتح و شکست نہیں مانا چنانچہ بدر میں تین سو تیرہ کے ساتھ ہزار بارہ سو مسلح کے مقابل ڈٹ گئے اور منجانب اللہ فتح پائی۔ غرضکہ جنگ شروع ہوئی اور شدید قتال ہوا حتیٰ کہ مشرکین کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ بھاگ پڑے ادھر مسلمان مال غنیمت لوٹنے میں مصروف ہو گئے اس غفلت سے بھاگے ہوئے مشرکین نے واپس آ کر تیروں کی بارش مسلمانوں پر کرنی شروع کر دی۔ قبیلہ ہوازن اور ثقیف تیر اندازی

marfat.com

میں مشہور تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس ہنگامہ میں مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے اور وہ لوا مدبرین کا نقشہ کھنچ گیا۔ لشکر اسلام بھاگ پڑا۔ حتیٰ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکر اور عمر اور حضرت علی اور ربیعہ بن حرث اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید اور ایمن بن عبید۔ حضرت عباس حضور کے چچا اور آپ کے ابن عم ابوسفیان بن حرث اور ان کے بیٹے جعفر کل دس آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ رہا۔

حضور نے اپنا مرکب شہباء (شہباء خچر کا نام تھا) کفار کی طرف بڑھایا اور اپنے چچا عباس کو حکم دیا کہ وہ بلند آواز سے اپنے اصحاب کو پکاریں۔ چنانچہ آپ نے بتعمیل حکم لوگوں کو پکارا اور لوگ لبیک لبیک کہتے ہوئے پلٹ آئے اور کفار سے پھر مقابلہ آرائی شروع ہوئی جب خوب گھمسان ہونے لگا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دست اقدس میں ایک مٹھی سنگریزے لے کر کفار کی طرف پھینکے۔ سنگریزوں کے پھینکتے ہی کفار بھاگ پڑے اور مسلمانوں کو فتح عظیم ہوئی حضور نے ان کے غنائم مسلمانوں میں تقسیم فرما دیے۔

چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ پر ایک رباعی فرمائی۔

نَصَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِی الْحَرْبِ تِسْعَةً ۔۔۔ وَقَدْ فَرَّ مَنْ قَدْ فَرَّ مِنْهُمْ وَاَقْشَعُوْا

وَعَاشِرُنَا لَاقِی الْحِمَامَ بِنَفْسِهٖ ۔۔۔ بِمَا مَسَّهٗ فِی اللّٰهِ لَا یَتَوَجَّعُ

آپ فرماتے ہیں اس دن حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شجاعت اس شان سے نظر آئی کہ عقلیں حیران رہ گئیں۔ حضور اس وقت اپنے خچر شہباء کو کفار کی طرف بڑھاتے ہوئے یہ رجز فرما رہے تھے۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ ۔۔۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

اور حضرت عباس بہ حکم سرکار ان لفظوں میں لشکر کے لوگوں کو پکار رہے تھے یا عباد اللہ اے اللہ کے بندو یا اصحاب الشجرۃ اے شجرہ پر بیعت کرنے والو یا اصحاب سورۃ البقرۃ اے سورہ بقر والو۔ یہ آواز سنتے ہی سب لبیک لبیک کہتے ہوئے پلٹ آئے۔ (روح المعانی)

یہ واقعہ ہے جس کی طرف آیہ کریمہ میں اشارہ ہے۔ مواطن۔ موطن کی جمع ہے عربی میں اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں لوگ ٹھہریں (روح المعانی)

مواطن کثیرہ سے مراد غزوہ بدر۔ قینقاع۔ احزاب اور بنو نضیر کی لڑائیاں اور فتح مکہ ہے

marfat.com

حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مہینہ کی مسافت سے کافروں پر میرا رعب ڈال کر میری مدد کی گئی ہے۔

اور تنگ ہوگئی تم پر زمین باوجود وسیع ہونے کے پھر تم پیٹھوں کے بل پلٹ گئے۔ پھر نازل کیا اللہ نے سکینہ اپنے رسول پر اور مومنین پر۔ بما رحبت کے معنی وسعت کے ہیں یعنی باوجود وسیع ہونے کے زمین تم پر تنگ ہوگئی اور مدبرین کے معنی منہزمین ہیں یعنے ایسے پاؤں اکھڑے کہ بے اختیار بھاگ پڑے اور ایسا فرار فرار نہیں کہلاتا۔ اگرچہ گناہ ضرور تھا مگر منافی ایمان نہیں اسی لیے تو اللہ تعالے کا ارشاد ہے ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ تو گویا یہ فرار بے اختیار تھا اور با اختیار فرار پر غضب کا وعید سے جیسا کہ ارشاد ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۚ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ (پ۱۰ انفال رکوع ۲)

تو ثابت ہوا باختیار زحف سے پیٹھ دے کر بھاگنا اور ہے اور بلا اختیار جیسی طور پر پاؤں اکھڑ جانا اور ہے چنانچہ بلا اختیار پاؤں اکھڑ جانے پر انزال سکینہ بھی ہوا اور ان مفرورین کو مومنین فرمایا گیا پھر ان کی اعانت کے لیے ارشاد ہوا۔

وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور وہ لشکر اتارے جو تم ہرگز نہ دیکھ سکتے تھے اور کافروں کو عذاب دیا اور یہی سزا کفار کی ہے۔

یہاں جس لشکر کے اتارنے کی خبر ہے وہ ابلق گھوڑوں پر لباس سفید میں ملبوس ملائکہ تھے۔ جن کے سروں پر عمامے تھے اور کفار نے اس لشکر کو جب دیکھا تو مرعوب ہو کر بھاگ نکلے۔

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حنین کے دن اللہ نے اپنے رسول کی امداد پانچ ہزار فرشتوں کو بھیج کر کی اور یہ لشکر صرف شوکت اسلام بڑھانے کے لیے ہی بھیجا گیا تھا ملائکہ نے قتال کو صرف میدان بدر ہی میں کیا تھا۔ پھر عذاب یہ آیا کہ کفار گرفتار ہوئے ان کے عیال و اموال مسلمانوں کے ہاتھ آئے پھر ارشاد ہے۔

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پھر توفیق توبہ دے گا اللہ بعد اس کے جسے چاہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ چنانچہ قبیلہ ہوازن کے بقیہ لوگوں کو توفیق توبہ عطا ہوئی اور وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے

marfat.com

اسیروں کو رہائی عطا فرمائی۔

اب مشرکین کے متعلق خاص حکم ہو رہا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ اے ایمان والو مشرکین تو نرے نجس ہیں ان کا باطن بھی نجس ہے اور ظاہر بھی نجس اس لیے کہ وہ نہ طہارت کرتے ہیں اور نہ ہی وہ نجاستوں سے بچتے ہیں۔

فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا۔ تو وہ مسجد حرام کے پاس بھی نہ آنے پائیں اس سال کے بعد۔

ان کا حج حج نہیں اور ان کا عمرہ عمرہ نہیں لہٰذا کسی نیت سے بھی اس سال کے بعد نہ آنے پائیں اس سال سے مراد سنہ ۹ھ ہے اور مشرکین کے نہ آنے پائیں کے یہ معنی ہیں کہ انہیں روکا جائے چنانچہ آج چودھویں صدی تک تو بحمدہ تعالےٰ اس حکم کی مکمل تعمیل ہو رہی ہے کہ مشرک حدود حرم میں داخل نہیں ہو سکے اور ان شاء اللہ تا قیام قیامت یہ حکم بدستور رہے گا لیکن چونکہ مشرکین کو حج و عمرہ اور مسجد حرام میں آنے سے روکنا موجب نقصان مال اور تجارت تھا چنانچہ اہل مکہ کو اس خطرے کے ماتحت تعمیل حکم بار گذرا تو حکم آیا۔

وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ اور اگر تمہیں خوف تنگی اور محتاجی کا ہے تو عنقریب اللہ تمہیں غنی اور دولت مند فرما دے گا اپنے فضل سے اگر چاہے بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ایسا ہی ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو غنی کر دیا بارشیں خوب ہوئیں۔ پیداوار کثرت سے ہوئی۔

مقاتل کہتے ہیں بعد میں خطبہ کے یمن کے لوگ مسلمان ہو گئے انہوں نے اہل مکہ پر اپنی دولت خرچ کی اور ان شاء یعنی اگر چاہے فرما کر یہ تعلیم دی گئی کہ بندے کو چاہئے کہ طلب خیر اور دفع آفات کے لیے ہمیشہ بارگاہ الوہیت میں دست بدعا رہے اور تمام امور کو موقوف بہ مشیت جانے بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے اور تمام امور اسی کے علم و حکمت کے ماتحت ہیں۔

قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ جو اہل کتاب نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ روز آخرت پر اور نہ اس چیز کو

marfat.com

حرام سمجھتے ہیں جس کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا اور نہ حق دین اختیار کرتے ہیں ان سے اس وقت تک لڑو کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ پیش کریں۔

اس آیت میں جہاد کا حکم دیا گیا کہ مقاتلہ کرو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا یہ ہے کہ اس کی ذات اور جملہ صفات و تنزیہات کو مانے اور جو اس کی شان کے لائق نہ ہوں اسے اس کی طرف نسبت نہ کرے۔

بعض مفسرین نے اسے اور واضح کیا چنانچہ فرماتے ہیں کہ اللہ پر ایمان لانا یہ ہے کہ اس کے رسولوں پر بھی ایمان لائے حتیٰ کہ خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرے اور حضور کے بعد کسی نبی کو بہ حیثیت نبی آنے کا اعتقاد رکھنے والے کو مرتد جانے اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کو محض نزول کے اعتبار سے مانے نہ کہ بعثت کی حیثیت سے یعنی ان کا نازل ہونا اور امت محمدی بن کر آنا اور حضور کے امتی امام مہدی علیہ الرحمۃ کی اقتداء میں نماز کو پڑھنا تسلیم کرے نہ کہ بحیثیت نبی آنا۔ اور یہود و نصاریٰ اگر اس تعریف ایمان میں مومن ہو سکتے تھے مگر ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم رکھتا ہے اور اس کی شکل ہے اور عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں اسی طرح نصاریٰ حلول کے معتقد ہیں عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور شریک مانتے ہیں بنابریں وہ ایمان والوں میں شمار نہیں ہو سکتے اور جو کسی ایک نبی کی تکذیب کرے وہ بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والا نہیں اور یہود و نصاریٰ تو بہت سے انبیاء کی تکذیب کرنے والے ہیں۔

شان نزول: آیت کریمہ کا یہ ہے مجاہد کہتے ہیں کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روم سے جہاد فرمانے کا حکم ہوا اور اس آیت کے نزول کے بعد غزوۂ تبوک ہوا۔ کلبی کہتے ہیں کہ یہ آیت یہود کے قبائل قریظہ اور بنی نضیر کے حق میں آئی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے صلح منظور فرمالی تھی مگر اس حکم کے بعد حضور نے ان سے جہاد فرمایا۔ چنانچہ یہ پہلا جزیہ ہے جو مسلمانوں کو ملا اور یہ پہلی ذلت ہے جو کفار کو مسلمانوں کے ہاتھوں پہنچی۔

اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جسے اللہ نے حرام کیا اور اس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے لیعنے وہ جو کتاب دیے گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر لیعنے توریت و انجیل کے مطابق عمل نہیں کرتے اس میں تحریف کرتے ہیں اور احکام اپنے دل سے گھڑ لیتے ہیں۔

معاہد اہل کتاب سے جو خراج لیا جاتا ہے اس کا نام جزیہ ہے۔ جزیہ کے لغوی معنی بدلہ ہے

marfat.com

اس سے مراد وہ شخصی ٹیکس ہے جو فی کس مقرر کر دیا گیا ہو۔ عَنْ یَّدٍ سے مراد مجبور ہو کر ذلت سے ادا کرنا ہے۔

(۱) یہ جزیہ نقد لیا جاتا ہے اس میں ادھار نہیں ہوتا اور

(۲) جزیہ دینے والے کو خود اصالتاً دینا چاہئے۔

(۳) جزیہ دینے والے کو جزیہ لا کر کھڑے ہو کر پیش کرنا چاہئے۔

(۴) جزیہ غیر مسلم ترک۔ ہندو۔ اہل کتاب پر لازم ہے مشرکین عرب سے جزیہ قبول نہیں ہوگا انکا یا قتل یا اسلام ہے۔

اسلام لانے کے بعد جزیہ ساقط ہو جاتا ہے جزیہ قائم کرنے میں یہی حکمت ہے کہ انہیں کچھ مہلت دے دی جائے تاکہ وہ محاسن اسلام اور دلائل حقہ اور قوت و صداقت دیکھ کر اسلام سے مانوس ہوں۔ کتب قدیمہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر اور حضور کے منعت و اوصاف پڑھ کر مشرف باسلام ہوں۔

با محاورہ ترجمہ رکوع پنجم سورہ توبہ پ۱۰

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ط قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

اور یہودی کہتے ہیں عزیر خدا کے بیٹے ہیں اور نصرانی کہتے ہیں مسیح ابن اللہ ہیں یہ بکواس ان کے منہ کی ہے بات بناتے ہیں ان کہنے والوں کی سی جو ان سے پہلے کافر تھے ہلاک کرے اللہ انہیں کیا اوندھے ہو رہے ہیں۔

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

بنایا انہوں نے اپنے علماء اور فقراء کو رب اللہ کے سوا اور مسیح ابن مریم کو اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ پوجیں ایک اللہ کو نہیں کوئی معبود مگر وہی پاک ہے وہ اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

marfat.com

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ
بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ
يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝
هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى
وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ
لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ
الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ
النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ ۝
يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى
بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ
هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا
مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝
اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا
عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ
ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ
اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً
كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

چاہتے ہیں کہ بجھا دیں نور اللہ کا اپنے منہ
سے اور انکار ہے اللہ کا مگر یہ کہ پورا کرے
اپنا نور اگرچہ کافر برا جانیں۔
وہی وہ ہے جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت
اور دین حق کے ساتھ تاکہ غالب کرے اسے
سب دینوں پر اور اگرچہ مشرکین کو برا لگے۔
اے لوگو جو ایمان لائے ہو بے شک بہت
سے علماء اور فقراء سے ایسے ہیں کہ کھاتے
ہیں مال لوگوں کا باطل طریقے سے اور روکتے
ہیں اللہ کی راہ سے اور وہ جو جمع کرتے ہیں
سونا اور چاندی اور نہیں خرچ کرتے اس میں
سے اللہ کی راہ میں تو بشارت دیجئے انہیں
دردناک عذاب کی۔
جس دن تپایا جائے گا ان پر جہنم کی آگ میں
پھر داغا جائے گا ان کے ماتھوں اور ان
کی کروٹوں کو اور پیٹھوں کو یہ ہے وہ جو تم نے
جمع کیا اپنے نفسوں کے لیے تو اب چکھو اس کا
مزہ جو تم جمع کرتے تھے۔
بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ
مہینے ہیں کتاب اللہ میں جب سے پیدا کئے
آسمان اور زمین ان میں سے چار ماہ حرمت
والے یہ دین ہے سیدھا تو ظلم کرو ان مہینوں
میں اپنی جانوں پر اور مقاتلہ کرو مشرکین سے
ہر وقت جیسے وہ تم سے لڑتے ہیں ہر وقت اور
جان لو بے شک اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے

marfat.com

إِنَّمَا النَّسِيٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوٓءُ أَعْمَالِهِمْ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝

ان کا پیچھے ہٹانا مہینوں کا نہیں مگر اور کفر میں بڑھنا ہے بہکائے جاتے ہیں وہ جو کافر ہیں اور حلال قرار دیتے ہیں ایک سال اور حرام قرار دیتے ہیں ایک سال کہ اس گنتی کے برابر ہو جائیں جو اللہ نے حرام کیے اور حلال کرلیں اسے جو حرام کیا اللہ نے پسند آتے ہیں انہیں ان کے برے عمل اور اللہ نہیں ہدایت دیتا قوم کفار کو۔

حل لغات رکوع پنجم سورۃ توبہ پ ۱۰

و۔اور	قالت۔کہا	الیھود۔یہود نے	عزیر۔عزیر
ابن۔بیٹا ہے	اللہ۔اللہ کا	و۔اور	قالت۔کہا
النصاری۔عیسائیوں نے	المسیح۔مسیح	ابن۔بیٹا ہے	اللہ۔اللہ کا
ذلک۔یہ	قولھم۔انکی بات ہے	یاٰفواھھم۔ان کے مونہوں سے	
یضاھئون۔مشابہ ہیں	قول۔بات	الذین۔ان لوگوں کے کفر والے جو کافر ہوئے	
من قبل۔پہلے سے	قاتلھم۔برباد کرے انکو	اللہ۔اللہ	انی۔کہاں
یؤفکون۔پھیرے جاتے ہیں	اتخذوا۔انہوں نے بنالیا		
احبار۔علماء	ھم۔اپنے کو	و۔اور	رھبانھم۔اپنے پیروں کو
ارباباً۔رب	من دون۔سوا	اللہ۔اللہ کے	و۔اور
المسیح۔مسیح	بن۔بیٹے	مریم۔مریم کو	و۔اور
ما۔نہ	امروا۔حکم دیے گئے	الا۔مگر	لیعبدوا۔یہ کہ عبادت کریں
الھاً۔معبود	واحداً۔ایک کی	لا۔نہیں	الہ۔کوئی معبود
الا۔مگر	ھو۔وہی	سبحنہ۔پاک ہے وہ	عما۔اس سے جو
یشرکون۔شرک کرتے ہیں	یریدون۔چاہتے ہیں	ان۔یہ کہ	یطفئوا۔بجھادیں

marfat.com

نور-نور
و-اور
ان-یہ کہ
و-اور
ھو-وہ
یالھدی-ہدایت
لیظھرہ-تاکہ غالب کرے
کلہ-سارے کے
المشرکون-مشرک
ان-بیشک
الرھبان-پیر
بالباطل-باطل طریقے سے
اللہ-خدا سے
و-اور
الذھب-سونا
لا-نہیں
اللہ-اللہ کے
الیم-دردناک کی
فی-پر
یوم-جس دن
نار-آگ
جباھھم-انکی پیشانیاں
و-اور
ظھورھم-پیٹھیں
ھذا-یہ ہے
ما-جو
فذوقوا-تو چکھو
ان-بیشک
اللہ-اللہ کے
فی-پر
یوم-دن
اثنا-دو
کتاب-کتاب

اللہ-اللہ کا
یابی-انکار کرتا ہے
یتم-پورا کرے
لو-اگرچہ
الذی-وہ جس نے
و-اور
کا-اس کو
و-اور
یاایھا-اے
کثیرا-بہت سے
یاکلون-کھاتے ہیں
و-اور
یصدون-روکتے ہیں
الذین-وہ جو
الفضۃ-چاندی
و-اور
ینفقونھا-خرچ کرتے اسکو
ف-پھر
ھم-ان کو
یحمی-گرم کیا جائے گا
جھنم-جہنم کے
و-اور
ھم-ان کی
کنزتم-اکٹھا کیا تم نے
ما-جو
کنتم-تھے تم
الشھور-مہینوں کی
عشر-اور دس
اللہ-اللہ کے
کتاب-کتاب

سافوا ھھم-اپنے مونہوں سے
الا-مگر
کا-اپنے کو
الکافرون-کافر
رسولہ-اپنا رسول
الحق-حق کے ساتھ
الدین-دین
کرہ-ناپسند کریں
امنوا-ایمان لائے ہو
و-اور
الناس-لوگوں کے
عن سبیل-راہ
یکنزون-جمع کرتے ہیں
و-اور
سبیل-راہ
بعذاب-عذاب
علیھا-اسکو
فتکوی-پھر داغے جائیں
جنوبھم-انکی کروٹیں
ھذا-یہ ہے
لانفسکم-اپنی جانوں کے لیے
تکنزون-اکٹھا کرتے
عند-نزدیک
شھرا-مہینے
یوم-جس دن

marfat.com

خلق۔پیدا کیا
السموات۔آسمانوں
و۔اور
الارض۔زمین کو
منہا۔اس سے
اربعۃ۔چار مہینے
حرم۔حرمت والے ہیں
ذلک۔یہ ہے
الدین۔دین
القیم۔سیدھا
فلا۔تو نہ
تظلموا۔ظلم کرو
فیھن۔ان میں
انفسکم۔اپنی جانوں پر
و۔اور
تقاتلوا۔لڑائی کرو
المشرکین۔مشرکوں سے
کافۃ۔سب مل کر
کما۔جیسے
یقاتلونکم۔لڑتے
ہیں وہ تم سے
و۔اور
اعلموا۔جان لو
ان۔بیشک
اللہ۔اللہ
مع۔ساتھ
المتقین۔پرہیزگار لوگوں کے
انما۔سوائے اسکے نہیں
النسئ۔پیچھے ہٹانا
زیادۃ۔زیادتی ہے
ئی۔ہے
الکفر۔کفر کے
یضل۔گمراہ ہوتے ہیں
الذین۔وہ جو
کفروا۔کافر ہیں
بہ۔اس سے
عاما۔ایک سال
یحلونہ۔حلال کرتے ہیں اسکو
عاما۔ایک سال
و۔اور
یحرمونہ۔حرام کرتے ہیں اسکو
حرم۔حرام کیا
لیواطئوا۔موافق کریں
عدۃ۔گنتی
ما۔اس کی جو
سوء۔برے
اللہ۔اللہ نے
زین۔خوشنما بنائے گئے
لہم۔ان کے لیے
لا۔نہیں
اعمالہم۔عمل ان کے
و۔اور
یھدی۔ہدایت دیتا
اللہ۔اللہ
القوم۔قوم
الکافرین۔کافروں کو

مختصر تفسیر اردو رکوع پنجم سورہ توبہ پ۱۰

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ ۨ بْنُ اللّٰهِ ۔ اور یہود کہنے لگے عزیر اللہ کا بیٹا ہے۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہود میں عزیر کو ابن اللہ ماننے کی بنیاد اس طرح پڑی کہ جب عزیر علیہ السلام موجود تھے اور تورات بھی موجود تھی اور تابوت بھی یہود کے پاس موجود تھا۔ یہود نے تورات پر عمل چھوڑ دیا اور تورات کو گم کر دیا اللہ تعالےٰ نے ان کے سینہ سے تورات اٹھالی اور تابوت بھی اٹھالیا۔ حضرت عزیر نے بارگاہ رب العزت میں دعا کی اللہ تعالےٰ نے تورات دوبارہ عطا کر دی حضرت عزیر علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو تورات دوبارہ مل جانے کی بشارت دی بنی اسرائیل لوٹ کر آئے اور تورات یاد کرنے لگے۔ کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالےٰ نے تابوت بھی عطا کر دیا جس میں

marfat.com

توریت بند تھی۔ بنی اسرائیل نے توریت تابوت والی کو حضرت عزیر والی توریت سے ملایا تو دونوں ایک جیسی تھیں اس پر یہود نے کہا عزیر تو اللہ کا بیٹا ہے۔

دوسری روایت یہ ہے کہ بخت نصر جب بنی اسرائیل پر غالب آگیا تو اس نے ان تمام لوگوں کو قتل کر دیا جو توریت کے حافظ تھے حضرت عزیر اس زمانہ میں بچے تھے اس لیے وہ بچ گئے جب سو سال کے بعد قید سے رہا ہو کر بنی اسرائیل بیت المقدس میں آئے تو کسی کو بھی توریت یاد نہ تھی اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر کو مبعوث فرمایا تاکہ توریت کی تعلیم دیں۔ حضرت عزیر نے اپنے عزیر ہونے کے ثبوت توریت تلاوت کی۔ کیونکہ آپ کو بھی سو برس تک مردہ رکھا گیا تھا سو برس بعد آپ زندہ کیے گئے جس کا مفصل ذکر سورۃ بقرہ میں ہے۔

ایک فرشتے نے ایک برتن میں پانی لا کر حضرت عزیر کو پلایا جس کے پیتے ہی تمام توریت یاد ہو گئی تھی جب آپ قوم میں آئے اور ان کو اپنا بتایا تو قوم نے کہا اگر آپ عزیر ہیں تو توریت لکھوا دیں حضرت عزیر نے لکھوا دی ایک شخص نے دفن شدہ قدیم توریت جو اس کے باپ نے ایک ٹیلے میں رکھ کر دفن کر دی تھی۔ زمین سے نکالی۔ قدیمی توریت سے حضرت عزیر کی عطا کردہ توریت کو ملایا تو بالکل ایک سا مطابق پایا اس پر یہود نے کہا کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے۔ معاذ اللہ

وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ۔ اور نصاریٰ کہنے لگے مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔

علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد عیسائی نصرانی اکیاسی برس تک اسلام پر رہے۔

جب یہود نصاریٰ کی جنگ ہوئی تو ایک یہودی جس کا نام پولس تھا نے چند نصاریٰ کو شہید کر دیا پھر پولس یہودیوں سے کہنے لگا کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام حق پر تھے تو ہم ان کی مخالفت میں لامحالہ دوزخ میں جائیں گے اور نصاریٰ جنت میں لہٰذا میں ایک تدبیر سے ان کو بھی گمراہ کرتا ہوں تاکہ وہ بھی جہنم میں جائیں۔

پولس نے اپنے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دیں جس پر وہ جنگ کرتا تھا اور اپنے سر پر خاک ڈالنے لگا۔ نصاریٰ نے پوچھا کیا ہوا تجھے تو ندامت سے کہنے لگا کہ مجھے آسمان سے ندا آئی ہے کہ عیسائی ہوئے کے بغیر تیری نجات نہیں اور تیری توبہ قبول ہے اس لیے میں نے یہ حالت قبول کر لی ہے۔ ایک برس گرجا میں رہا اور انجیل یاد کرتا رہا۔ پھر گرجا سے باہر آیا اور کہنے لگا آسمان سے میری توبہ قبول ہونے کی بشارت ملی ہے۔ پولس نے اپنی جگہ نسطورا کو جانشین بنایا اور خود

marfat.com

روم چلا گیا اور ان میں یہ تعلیم چھوڑ گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام، مریم اور اللہ تینوں الوہیت کے عناصر ہیں اس لیے نہ تو اس کا جسم تھا جسمانیت عالم ناسوت میں تھی۔

اور پھر رومیوں میں اپنا ایک خلیفہ بنایا اس کو کہا کہ وہ اللہ کے بیٹے تھے ایک تیسرے شخص کو جس کا نام ملکا تھا بلایا اور اس کو کہا کہ اللہ ازلی ہے ابدی ہے جب تینوں عقیدے الگ الگ وجود میں آگئے تو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بلا کر ہر ایک کو اپنا مقرب بنا لیا اور کہا کہ میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا ہے۔ میں عنقریب ان پر قربان ہو جاؤں گا۔ عیسیٰ کی خدمت میں چلا جاؤں گا۔ تم لوگ اپنے اپنے عقیدے پر قائم رہنا اور اسی کی تعلیم دینا اور عیسیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا پھر اس نے خودکشی کر لی اور اس طرح عیسائیوں میں تین گروہ بن گئے اور آپس میں خوب قتل و غارت ہوئی۔

یہود کہنے لگے عزیر کو ابن اللہ اور نصرانی کہنے لگے مسیح ابن اللہ یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں۔ یہاں اہل کتاب کی اس بے دینی کی تصریح ہے جو اجمالاً اوپر ذکر ہوئی۔ تاکہ سمجھ میں آجائے کہ وہ جناب الٰہی میں ایسے فاسد کاسد عقیدے رکھتے ہیں اور مخلوق کو خالق کی اولاد بنا کر بولتے ہیں اس آیت کریمہ کا

شان نزول یہ ہے کہ حضور کی خدمت اقدس میں ایک جماعت حاضر آئی اور کہنے لگی کہ ہم آپ کا اتباع کیسے کریں آپ نے تو ہمارا قبلہ بھی چھوڑ دیا اور آپ حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا بھی نہیں مانتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ ارشاد ہے۔

ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ۔ کہ گلے کا فول کی سی بات بناتے ہیں۔

اللہ انہیں ہلاک کرے کیسے اوندھے راستہ جاتے ہیں جس پر نہ کوئی دلیل ہے نہ برہان اور اپنے جہل سے اس باطل اور گمراہ عقیدے پر جمے ہوئے ہیں اور اللہ کی وحدانیت پر حجتیں قائم ہونے کے باوجود اپنے کفر کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ۔ انہوں نے اپنے علماء و فقراء کو اللہ کے سوا رب بنا لیا اور مسیح ابن مریم کو بھی۔

یعنی حکم الٰہی کو بھول کر ان علماء و فقراء کے اقوال کو حکم الٰہی کے برابر سمجھنے لگ گئے حتیٰ کہ خدا کو چھوڑ کر انہیں خدا کی جگہ مان بیٹھے اور مسیح ابن مریم کو بھی خدا یا خدا کا بیٹا بنا لیا۔ یا یہ عقیدہ کر لیا کہ

marfat.com

ان میں خدا نے حلول کیا ہے۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی ذات پاک ہے ان کے شرک سے۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وہ چاہتے ہیں کہ بجھا دیں اللہ کے نور کو اپنے منہ سے اور اللہ نہیں چھوڑے گا مگر اپنے نور کو پورا کرے گا اگرچہ کافر برا مانیں۔

نور الٰہی سے مراد دلائل اسلام ہیں یا سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دلائل نبوت اور الاان تتم نورہ سے مراد دین اسلام کو غلبہ دینا اور اسے کفر کے مقابل چمکانا ہے آگے حضور کی شخصیت مقدسہ کا تعارف کرایا جاتا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۔ وہ ذات پاک وہ ہے جس نے اپنا رسول آخر الزمان ہدایت اور سچے دین کے ساتھ کر کے سب دینوں پر غالب کرے۔

اور اس کی حجت اتنی قوی فرمائی کہ دوسرے ادیان و ملل اس سے منسوخ ہو جائیں۔ چنانچہ بموجب فرمان الٰہی ایسا ہی ہوا۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ اظہار سے مراد غالب کر دینا ہے اور اس کی ضمیر دین حق کی طرف راجع ہے یعنی اسلام کو دوسرے مذاہب پر غالب کرنے اور ان کو منسوخ کرنے کے لیے ہے تاکہ تمام اہل ادیان اسلام کے مطیع ہو جائیں۔

حضرت ابوہریرہ اور ضحاک نے فرمایا ہے کہ یہ شان حضرت عیسیٰ کے نزول کے وقت ظاہر ہوگی جبکہ کوئی دین ایسا دین والا نہ ہوگا جو اسلام میں داخل نہ ہو جائے۔ وان من اھل الکتب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ (کوئی بھی اہل کتاب میں سے ایسا نہیں ہے جو اپنی موت سے یا عیسیٰ کی موت سے اس پر ایمان نہ لائے) میں اسی طرف اشارہ ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کے سوا ہر ایک ملت ختم ہو جائے گی۔

وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۔ اگرچہ مشرک برا مانیں

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور پرنور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم سے

marfat.com

خود سنا کہ روئے زمین پر کوئی مٹی کا بنا ہوا مکان ایسا نہ ہوگا کہ اس میں دین اسلام داخل نہ ہو عزت والے کو عزت کے ساتھ ذلت والے کو ذلت کے ساتھ یعنے اسلام کی وجہ سے اللہ عزت عطا فرمائے گا اور سب لوگ مسلمان ہو جائیں گے یعنی سب پر اللہ کے دین کو غلبہ حاصل ہو جائے گا اس کو امام احمد نے روایت کیا۔

اب مسلمانوں کو احبار اور یہود کے اولیاؤں کی بے دینی اور رشوت خوری کے متعلق مطلع کیا جاتا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ اے ایمان والو بے شک بہت سے علماء اور فقراء یہود و نصاریٰ کے ایسے ہیں کہ لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔

علماء نصاریٰ اور فقراء یہود ایسے بے دین تھے کہ اپنی توریت اور انجیل کے احکام لوگوں سے رشوت لے کر ان کی مرضی کے موافق بدل دیتے تھے۔ انجیل و توریت میں تحریف کرنے سے نہیں ڈرتے تھے حتی کہ کتب سابقہ میں جہاں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے محاسن و مناقب و محاسن تھے قوم سے مال حاصل کرنے کی غرض سے ان میں غلط تاویلیں اور فاسد تحریفیں کر ڈالتے تھے اور لوگوں کو راہ حق سے روکنے میں پوری طرح ساعی ہوتے تھے اور اس طرح مال جمع کرتے تھے چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔

وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ۔ اور وہ لوگ جو جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں بشارت دردناک عذاب کی دے دیجئے۔

یعنی سونا چاندی جمع کرنا اللہ کی راہ میں زکوٰۃ دینے سے بخل کرنا۔ زکوٰۃ نہ دینا جیسے لوگوں کو بشارت عذاب ہے فبشرھم بعذاب الیم کا حکم اہل کتاب کے لیے ہے۔

شان نزول:۔ بقول سدی یہ ہے کہ یہ آیت مانعین زکوٰۃ کے لیے نازل ہوئی جبکہ اللہ تعالیٰ نے احبار و رہبان کی حرص مال کا ذکر فرمایا تو مسلمانوں کو مال جمع کرنے اور خدا کو نہ پہچاننے سے خوف دلایا۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور اس نے اس مال سے زکوٰۃ نہ دی ہو تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی شکل

marfat.com

بیں کر دیا جائے گا جس کی آنکھوں پر نقطے ہوں گے یہ سانپ بصورت طوق اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا اور دونوں باچھیوں کو وہ پکڑ کر چیرے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتاھم اللہ الایۃ۔ رواہ البخاری۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صحابہ نے عرض کیا حضور سونے چاندی کا تو یہ حال معلوم ہو گیا اب فرمایا جائے وہ کونسا مال ہے جسے جمع کیا جا سکے فرمایا ذاکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل اور نیک بیوی جو ایماندار خاوند کی اس کے ایمان پر مدد کرے۔ (ترمذی)

اس سے یہ مسئلہ مستنبط ہوا کہ مال جمع کرنا مباح ہے مذموم نہیں بشرطیکہ اس کی زکوٰۃ ادا ہو جائے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما یہ دونوں صحابی مالدار تھے ان سے دوسرے صحابہ نفرت کرتے تھے مگر یہ ہر دو صحابہ ان کی ثروت پر معترض نہ تھے آگے نوعیت عذاب کا بیان ہے۔

یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں اور وہ سونا چاندی یا درہم شدت حرارت سے سفید ہو جائے گا تو

فَتُکْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ۔ تو اس سے داغا جائے گا ان کی پیشانیوں اور کروٹوں اور پیٹھوں کو یعنی ان کے جسم کے تمام اطراف و جوانب داغے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا۔

هٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ - یہ ہے وہ مال جو تم نے اپنے لیے جمع کر رکھا تھا اب چکھو اس کا مزہ جو جوڑ رکھا تھا اور زکوٰۃ دیے بغیر جمع کیا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ دی گئی ہو وہ کنز نہیں خواہ وہ دفینہ ہی کیوں نہ ہو اور جس کی زکوٰۃ نہ دی گئی ہو وہ کنز ہے اس کے مالک کو اس سے داغ دیا جائیگا۔

اب یہاں سے قمری مہینوں کا بیان شروع ہے اس لیے کہ بناء احکام قمری مہینوں پر ہے جن کا حساب چاند سے ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ کِتٰبِ اللّٰهِ۔ بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں۔ یعنی لوح محفوظ میں یا قرآن کریم میں سے

یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ جب سے اس نے زمین آسمان بنا

marfat.com

ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔

وہ تین مہینے متصل ہیں ذوالقعدہ۔ ذوالحجہ۔ محرم الحرام اور ایک مہینہ علیحدہ ہے جس کا نام رجب المرجب کما قال صاحب روح المعانی السنۃ اثنا عشر شہرا منہا اربعۃ حرم ثلاثۃ متوالیات ورجب مضر الحدیث۔ سال بارہ مہینے کا ہے ان میں سے چار حرمت والے ہیں تین متواتر اور مضر قبیلہ کا رجب الحدیث

جیسا کہ روح المعانی میں ہے والجمہور علی ان حرمۃ المقاتلۃ فیھن منسوخۃ وان الظلم مؤول بارتکاب المعاصی وتخصیصھا بالنھی عن ارتکاب ذلک فیھا مع ان الارتکاب منھی عنہ مطلقا لتعظیمھا۔ جمہور کا خیال ہے کہ ان میں لڑائی کی حرمت منسوخ ہو چکی ہے اور ظلم سے مراد گناہوں کا ارتکاب ہے اور گناہ کے ارتکاب کی ممانعت کی تخصیص صرف اس کی تعظیم کی وجہ سے ہے ورنہ گناہ کا ارتکاب ویسے بھی منع ہے۔

ایک حدیث میں عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے انہ لایحل ان یغزو فی الحرم و الاشہر الحرم الا ان یقاتلوا واستثنی ھذا لانہ للدفع فلا یمنع منہ بالاتفاق ویؤید القول بالنسخ انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام حاصر الطائف وغزا ھوازن بحنین فی شوال وذوالقعدۃ سنۃ ثمان۔ یہ جائز نہیں کہ کوئی آدمی حرم میں اور حرمت والے مہینوں میں جنگ کرے مگر یہ کہ اس سے جنگ کی جائے اور یہ استثناء مدافعت کے لیے ہے اور یہ بالاتفاق منع نہیں ہے اور اس کے منسوخ ہونے کے قول کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ۸ھ کے شوال اور ذیقعدہ میں طائف کا محاصرہ بھی کیا اور حنین کے مقام پر ہوازن سے جنگ بھی لڑی۔

عرب کے لوگ بھی زمانۂ جاہلیت میں ان مہینوں کو معظم مانتے تھے حتی کہ ان مہینوں میں قتال وجدال حرام سمجھتے تھے اسلام میں ان مہینوں کی حرمت وعظمت اور زیادہ کی گئی۔ چنانچہ ارشاد ہوا۔

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ۔ یہ دین قیم ہے تو ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔

دین قیم سے مراد دین ابراہیمی ہے جس کو ترک کرنا جائز نہیں ہے اور ظلم سے مراد ان کی حرمت کی پروا نہ کرنا اور ان ایام میں قتل وقتال کرنا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ظلم سے

marfat.com

مرد حرام کو حلال کرتا ہے۔

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَافَّةً۔ اور مشرکوں سے ہر وقت جہاد کرو جیسا کہ وہ تم سے ہر وقت مقاتلہ کرتے ہیں۔ کافہ کے معنی جمیعاً یعنی اس کو کام سے روک دیا گیا۔

وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

ظلم کرنے کی ممانعت سے مراد گناہ یا نافرمانی ہے گویا یہ حکم ہے کہ ان مہینوں میں گناہ اور نافرمانی خاص طور پر نہیں ہونی چاہئے۔ رہا مقاتلہ مشرکین سے وہ ہر وقت کیا جا سکتا ہے جبکہ وہ تم سے ہر وقت مقاتلہ کرتے ہیں ایسی صورت میں اللہ تمہاری نصرت و مدد فرمائے گا۔

اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ۔ ان کا مہینے پیچھے ہٹانا نہیں مگر اور کفر میں بڑھنا۔

نسی لغت عرب میں وقت کے مؤخر کرنے کو کہتے ہیں اور یہاں شہر حرام کی حرمت کا دوسرے مہینے کی طرف ہٹا دینا مراد ہے۔

صورت حال یہ تھی کہ

اہل جاہلیت اشہر حرم یعنی ذوالقعدہ ذوالحجہ محرم اور رجب کی حرمت و عظمت کے معتقد تھے تو جب کبھی لڑائی کے ایام میں یہ مہینے آجاتے تو انہیں شاق گذرتے اس لیے انہوں نے یہ گھڑت گھڑی کہ ایک مہینے کی حرمت دوسرے مہینے کی طرف ہٹانے کا فیصلہ کر لیا یعنی محرم کی حرمت صفر کی طرف ہٹا کر محرم میں جنگ جاری رکھتے اور بجائے اس کے صفر کو ماہ حرام قرار دے لیتے اور جب اس سے بھی تحریم ہٹانے کی ضرورت سمجھتے تو جنگ جاری رکھتے اور ماہ ربیع الاول کو ماہ حرام بنا لیتے۔ اس طرح ان کی تحریم سال کے تمام مہینوں میں گھومتی پھرتی رہتی تھی۔ ان کے اس طرز عمل نے ماہ ہائے حرام کی تخصیص ہی باقی نہ رہنے دی اسی طرح حج کو بھی مہینوں میں گھماتے رہتے تھے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اعلان فرمایا کہ نسی کے مہینے گئے گزرے ہوئے۔ اب مہینوں کے اوقات کی وضع الٰہی کے مطابق حفاظت کی جائے۔

اور کوئی مہینہ اپنی وضع سے نہ ہٹایا جائے اور اس آیت کریمہ کے ذریعہ نسی کو ممنوع قرار دیا گیا اور اس قسم کے طریقہ اور بہانے کو کفر یہ کفر کی زیادتی بتایا گیا کیونکہ اس آیت میں ماہ ہائے حرام کے مقدر تحریم قتال کو حلال جاننا اور خدا کے حرام کیے ہوئے کو حلال کر لینا پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔

marfat.com

يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا - اس سے کافر بہکائے جاتے ہیں ایک برس اسے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسرے برس اسے حرام مانتے ہیں۔

لِيُوَاطِئُوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ کہ اس گنتی کے برابر ہو جائیں جو اللہ نے حرام فرمائی۔

یعنی ماہ حرام چار ہی رہیں تو اس کی پابندی کرتے ہیں اور ان کی تخصیص توڑ کر حکم الٰہی کی مخالفت میں جو مہینہ حرام تھا اسے حلال کر لیا اس کی جگہ دوسرے مہینہ کو حرام قرار دیا

فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ اور اللہ کے حرام کیے ہوئے کو حلال کر لیتا

زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ان کو بھلا لگتا ہے ان کے برے کام ان کی نظروں میں پسندیدہ ہیں اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔

با محاورہ ترجمہ رکوع ششم سورۃ توبہ پ ۱۰

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ۭ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝

اے ایمان والو تمہیں کیا ہوا جب تم سے کہا جائے کہ کوچ کرو اللہ کی راہ میں تو بوجھل ہو کر زمین پر بیٹھ جاتے ہو کیا تم دنیا کی زندگی پسند کرتے ہو آخرت سے اور نہیں متاع دنیا کی آخرت میں مگر تھوڑی۔

اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـــًٔا ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اگر نہ کوچ کرو گے تو تمہیں سخت عذاب دیوے گا اور ہوگا اور تمہاری جگہ کوئی اور قوم بدل دی جائے گی اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ

اگر تم (ہمارے نبی کی) مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے ان کی مدد کی جب کافروں کی شرارت سے انہیں جانا پڑا دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب فرما رہے تھے اپنے یار سے غم نہ کر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ تو

marfat.com

بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۭ وَكَلِمَةُ
اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ۝

اللہ نے اس پر اپنا سکینہ اتارا اور مدد کی
ان فوجوں سے جو تم نے نہ دیکھیں اور کر
دی بات ان کی جو کافر تھے نیچی اور اللہ ہی
کا بول بالا ہے اور اللہ غالب حکمت والا
ہے۔

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا
بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝
لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا
لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ
الشُّقَّةُ ۭ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ
اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُوْنَ
اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ۝

کوچ کرو ہلکی جان لے کر یا بھاری دل سے
اور جہاد کرو مال اور جان سے اللہ کی راہ
میں یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔
اگر ہوتا مال قریب یا سفر ہلکا تو قصد کرتے
اور تمہارے ساتھ جاتے مگر ان پر تو اور
مشقت کا راستہ پڑ گیا اور اب اللہ کی قسم
کھائیں گے کہ ہم سے اگر بن پڑتا تو ضرور تمہارے
ساتھ جاتے اپنی جانیں ہلاک کرتے ہیں اور
اللہ جانتا ہے کہ وہ بیشک جھوٹے ہیں۔

حل لغات رکوع ششم سورۃ توبہ پ ۱۰

یا ایھا	اے	الذین	وہ جو
لکم	تم کو	اذا	جب
انفروا	نکلو	فی	بیچ
اثاقلتم	تم بیٹھ گئے	الی	طرف
رضیتم	تم راضی ہو گئے	بالحیوۃ	زندگی
الاخرۃ	آخرت کے	ما	تو نہیں
الدنیا	دنیا کا	فی	مقابلے
قلیل	تھوڑا	الا	اگر نہ

امنوا	ایمان لائے ہو	ما	کیا ہے
قیل	کہا جاتا ہے	لکم	تم کو
سبیل	راہ	اللہ	اللہ کے
الارض	زمین کی	ا	کیا
الدنیا	دنیا پر	من	بدلے
متاع	سامان	الحیوۃ	زندگی
الاخرۃ	آخرت کے	الا	مگر
تنفروا	نکلو گے تم	یعذبکم	عذاب کریگا تم کو

marfat.com

عذابا۔ عذاب
قوما۔ قوم
لا۔ نہ
و۔ اور
شئ۔ چیز کے
ہ۔ اسکی
اللہ۔ اللہ نے
کفروا۔ کافر ہیں
ھا۔ وہ دونوں
یقول۔ کہتا تھا
ان۔ بیشک
اللہ۔ اللہ نے
علی۔ اوپر
ہ۔ اس کی
ھا۔ ان کو
الذین۔ ان کی جو
کلمۃ۔ بات
و۔ اور
انفروا۔ نکلو
و۔ اور
انفسکم۔ اپنی جانوں سے
ذلکم۔ یہ
کنتم۔ ہو تم
عرضا۔ سامان
قاصدا۔ درمیانہ

الیما۔ دردناک
غیر۔ سوا
تضروہ۔ بگاڑ سکو گے
اللہ۔ اللہ
قدیر۔ قادر ہے
فقد۔ تو بیشک
اذ۔ جب
ثانی۔ دوسرا
فی۔ میں
لصاحبہ۔ اپنے ساتھی سے
اللہ۔ اللہ
سکینتہ۔ اپنی تسلی
المومنین۔ مومنوں کے
جنود۔ ایسے لشکروں سے کہ۔ نہ
و۔ اور
کفروا۔ کافر ہیں
اللہ۔ اللہ کی
اللہ۔ اللہ
خفافا۔ ہلکے
جاھدوا۔ جہاد کرو
فی۔ میں
خیر۔ بہتر ہے
تعلمون۔ جانتے
قریبا۔ قریب
لاتبعوہ۔ تو پیروی کرتے

و۔ اور
کم۔ تمہارے
ہ۔ اس کا
علی۔ اوپر
الا۔ اگر نہ
نصر۔ مدد کی
اخرجہ۔ نکالا اسکو
اثنین۔ دو کا
الغار۔ غار کے تھے
لا۔ نہ
معنا۔ ہمارے ساتھ ہے
علیہ۔ اس پر
و۔ اور
جعل۔ بنائی
السفلی۔ نیچی
ھی۔ ہوئی
عزیز۔ غالب
و۔ اور
باموالکم۔ اپنے مالوں سے
سبیل۔ رستے
لکم۔ تمہارے لیے
لو۔ اگر
و۔ اور
لک۔ تیری

یستبدل۔ بدل دیگا
و۔ اور
شیئا۔ کچھ بھی
کل۔ ہر
تنفروہ۔ مدد کرو گے
ہ۔ اسکی
الذین۔ انہوں نے جو
اذ۔ جبکہ
اذ۔ جب
تحزن۔ غم کھا
فانزل۔ تو اتاری
و۔ اور
ایدہ۔ مدد کی
ترو۔ دیکھا تم نے
کلمۃ۔ بات
و۔ اور
العلیا۔ بلند
حکیم۔ حکمت والا ہے
ثقالا۔ بوجھل
و۔ اور
اللہ۔ اللہ کے
ان۔ اگر
کان۔ ہوتا
سفرا۔ سفر
و۔ اور

marfat.com

لکن لیکن	بعدت۔ دور ہوگئی	علیہم۔ ان پر	الشقۃ۔ مشقت
و۔ اور	سیحلفون جلدی قسمیں کھائیں گے	باللہ۔ اللہ کی	
لو۔ اگر	استطعنا۔ ہم طاقت رکھتے تو	لخرجنا۔ ہم نکلتے	
معکم۔ تمہارے ساتھ	یھلکون۔ ہلاک کرتے ہیں	انفسھم۔ اپنی جانیں	و۔ اور
اللہ۔ اللہ	یعلم۔ جانتا ہے	انھم۔ بیشک	لکٰذبون۔ وہ جھوٹے ہیں

مختصر تفسیر اردو رکوع ششم سورۃ توبہ پ۱۰

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَکُمْ اِذَا قِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ ۔

اے ایمان والو تمہیں کیا ہوا جب تم سے کہا جائے کہ کوچ کرو اللہ کی راہ میں تو بوجھل ہو کر زمین پر بیٹھ جاتے ہو اور سفر کی صعوبت سے گھبراتے ہو۔

اثَّاقَلْتُمْ کی اصل تثاقلتم تھی چنانچہ الکشف کی روایت میں ہے تا کو ثا میں ادغام کیا اور ہمزہ وصل ابتداء میں لگا دیا اثاقلتم ہو گیا۔

شانِ نزول:۔ اس آیت کریمہ کا یہ ہے کہ جب غزوہ تبوک کے لیے مسلمانوں کو حکم ملا تو اس زمانہ میں گرمی سخت تھی۔ اور قحط بھی اتنا شدید تھا کہ دو دو آدمی ایک ایک کھجور پر گذر کرتے تھے سفر دور کا تھا یعنی مدینہ منورہ سے چودہ منزل کا فاصلہ تھا۔ واقعہ یہ تھا کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم طائف سے واپس ہوئے تو رجب سنہ ۹ ہجری تھا اور اچانک اطلاع ملی کہ عرب نصرانیوں کے اکسانے سے ہرقل شاہ روم نے رومیوں اور شامیوں کی فوج جمع کی ہے اور وہ مسلمانوں پر حملے کا ارادہ رکھتا ہے۔

تو حضور کا حکم سن کر دشمن کی قوت کے خوف سے اکثر قبیلے بیٹھ رہے اور انہیں اس وقت اس حال میں جہاد کرنا گراں معلوم ہوا اور اس غزوہ میں بہت سے منافقین کا حال بھی واضح ہو گیا اور مومنین کا جذبہ ایمان بھی۔

چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حکم سنتے ہی نہایت عالی ہمتی سے دس ہزار مجاہدین کے لیے سامان دیا اور دس ہزار دینار نقد دیے نو سو اونٹ اور سو گھوڑے معہ ساز و سامان کے پیش کیے اور دیگر اصحاب نے بھی دل کھول کر خرچ کیا۔

marfat.com

سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اٹھے اور گھر کا سب سامان لاکر حضور کے پیش کیا جو چار ہزار درہم کی مالیت کا تھا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نصف اثاث البیت پیش کر دیا۔ مختصر یہ کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تیس ہزار کی تعداد لشکر کی پوری فرما کر مقابلہ کے لیے روانگی کا عزم فرمایا اور حضرت شیر خدا اسد اللہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں رہنے کا حکم دیا۔

غرضکہ لشکر روانہ ہوا اس میں عبداللہ بن ابی بھی اپنے ہمراہیوں کے ساتھ تھا۔ یہ گروہ چونکہ منافقین کا تھا۔ ان کا نفاق ثنیۃ الوداع پر کھل گیا۔ یعنے وہ یہاں سے آگے نہ بڑھا اور واپس ہو گیا۔

لشکر اسلام کو تو بہ تعمیل حکم جانا ہی تھا۔ چنانچہ جب مسلمان تبوک کے میدان میں اترے تو انہوں نے دیکھا کہ جو چشمہ انہیں ملا اس کا پانی اتنا قلیل ہے کہ لشکر کو ناکافی ہوگا۔ بارگاہ رحمت پناہ میں عرض کی حضور نے اس چشمہ سے پانی دہن اقدس میں لے کر کلی فرما دی جس سے یہ معجزہ ظہور میں آیا کہ چشمہ ایسا جوش زن ہوا کہ لشکری خود بھی سیراب ہوئے اور تمام جانور بھی خوب سیر ہو گئے حضور نے کافی عرصہ یہاں قیام فرمایا۔

چونکہ ہرقل کے دل میں حضور کی صداقت نبوت کا سکہ جما ہوا تھا وہ حضور کو سچا نبی جانتا تھا اسے خوف ہوا کہ ایک نبی معظم کا مقابلہ کہیں سلطنت کی تباہی کا موجب نہ ہو اس نے مقابلہ نہ کیا۔ تو حضور نے گرد و نواح میں لشکر بھیجے۔

حضرت خالد سیف اللہ کو چار سو سے زاید سوار دے کر قلعہ دومۃ الجندل کی طرف روانہ کیا اور فرمایا اکیدر حاکم قلعہ دومۃ الجندل کو نیل گاؤ کا شکار کرتے ہوئے گرفتار کر لینا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب آپ اس کی تلاش میں نکلے تو وہ نیل گاؤ کا شکار کر رہا تھا اور اپنے قلعہ سے اترا ہی تھا کہ حضرت سیف اللہ نے اسے گرفتار کر لیا اور بارگاہ رسالت میں لے آئے حضور نے جزیہ مقرر فرما کر اسے چھوڑ دیا۔

اسی طرح حاکم ایلہ نے اسلام پیش کیا اور جزیہ پر صلح ہوئی۔

اب حضور سید یوم النشور فاتحانہ شان سے جب واپس ہوئے تو وہ لوگ جو شدت گرما اور قلت غذا کی وجہ سے اس جہاد میں جانے سے بیٹھ رہے تھے شرمندہ و خجل ہو کر حاضر ہوئے حضور نے حکم دے دیا کہ تم میں سے کوئی بھی ان لوگوں سے کلام نہ کرے اور اپنے پاس نہ بٹھائے

marfat.com

جبتک ہم اجازت نہ دیں۔

غرضکہ عام لشکری ان سے مختلف رہے جو کسی لشکری سے ملنا چاہتا وہ اس سے اعراض کرتا حتی کہ باپ اور بھائی کی طرف بھی کسی نے التفات نہ کیا اس واقعہ کو اجمالاً آیت کریمہ میں بیان فرمایا۔

اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَلِیْلٌ ۝

کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کرلی اور حیات دنیا کا سامان آخرت کے مقابلہ میں کچھ نہیں مگر ذلیل و قلیل۔ اس لیے کہ دنیا اور اس کی تمام متاع فانی ہے اور آخرت اور اس کی تمام نعمتیں باقی اور ہمیشہ رہنے والی ہیں۔

اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا اگر تم نے کوچ نہ کیا اور جہاد میں نہ نکلے تو تمہیں سخت عذاب دے گا (اللہ تعالےٰ)

وَیَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ۔ اور تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے گا۔

یعنی حکم رسالت مآب کی تعمیل میں اگر تم لوگ جہاد کو نہ نکلے تو اللہ تم پر سخت عذاب نازل فرما کر تمہیں ہلاک کر دے گا اور تمہاری جگہ وہ قوم لائے گا جو تم سے بہتر ہوگی اور فرمانبرداری میں تم سے زیادہ مطیع ہوگی اس لیے کہ اللہ تعالےٰ اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد اور اعانت میں خود حامی ہے اور دین کو عزت دینے کا کفیل ہے تو اگر تم اطاعت رسول میں سبقت کرو گے تو یہ سعادت تمہیں ملے گی اور اگر تم نے تعمیل حکم میں کوتاہی اور سستی کی تو اللہ تعالےٰ تمہاری بجائے دوسری کسی قوم کو لاکر رسول کی خدمت کا شرف بخشے گا۔

فَلَا تَضُرُّوْہُ شَیْئًا۔ اور تم اللہ تعالےٰ کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔

فَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اور اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے

اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ۔ اگر تم (محبوب دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے ان کی مدد کی۔

اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔ جب کافروں نے شرارت کی تو انہیں مکہ سے باہر تشریف لے جانا پڑا۔ یعنی بوقت ہجرت مکہ مکرمہ سے تشریف لے جانا پڑا اس لیے کہ کفار مکہ نے دار الندوہ میں حضور کے خلاف مجلس شوریٰ کرکے حضور کے قید و قتل وغیرہ کے بہت سے مشورہ کیے تھے جس کی مفصل کیفیت سورہ انفال کے رکوع چہارم میں بیان ہو چکی۔

marfat.com

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ صرف دو جان سے جب دونوں یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غار میں تھے۔ اور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے یار سے اپنے رفیق سے فرماتے تھے غم نہ کرو اور گھبراؤ بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے غار سے مراد غارِ ثور ہے جو مکہ کے جنوبی جانب تھا۔

اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ میں صاحب سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں

جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار کی طرف روانہ ہوئے تو کبھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آگے ہو جاتے کبھی دائیں کبھی بائیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی وجہ دریافت فرمائی تو حضرت ابوبکر نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں کوئی آگے یا پیچھے دائیں یا بائیں گھات میں نہ بیٹھا ہو اس لیے میں آگے پیچھے دائیں بائیں ہو جاتا ہوں۔

اسی لیے آپ غار میں بھی پہلے داخل ہوئے اور جو سوراخ نظر آیا اپنی چادر کو پھاڑ کر تمام سوراخ بند کر دیے صرف ایک سوراخ رہ گیا جس کو بند کرنے کے لیے کپڑا نہ رہا تو آپ نے اس سوراخ کے منہ پر اپنی ایڑی لگا دی۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام غار میں داخل ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی گود میں سر اقدس رکھ کر سو گئے۔ ایک سوراخ کے اندر ایک سانپ تھا اس نے آپ کے پاؤں کی انگلی میں کاٹ لیا۔ شدت تکلیف کی وجہ سے آپ کے آنسو بہہ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر گرے حضور بیدار ہوئے فرمایا کیا بات ہے آپ نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب لگایا جس سے تکلیف دور ہو گئی۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مشرکوں کا نرغہ توشہ سوار ہو کر آپ کی تلاش میں نکلے اور بڑا معاوضہ بھی مقرر کر دیا۔ اس پہاڑ پر چڑھ گئے جس کے اندر وہ غار تھا حضرت ابوبکر پر خوف مسلط ہو گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کرو اور نہ گھبراؤ بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ۔ تو اللہ نے ان پر نازل فرمایا سکون قلب جس سے حضرت ابوبکر کے دل میں قوت آئی اور اطمینان حاصل ہوا۔

وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا۔ اور ان فوجوں سے ان کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں۔

ان فوجوں سے مراد ملائکہ کی فوجیں ہیں جنہوں نے کفار سرکش کے منہ پھیر دیے اور کفار ان کو

marfat.com

نہ دیکھ سکے یہ اعانت اور امداد بدر۔ احزاب۔ حنین میں بھی انہیں غیبی فوجوں سے کی گئی۔

وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ط اور کافروں کی بات نیچے کر ڈالی اور دعوے کفر و شرک پست فرمایا۔

وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ط اور اللہ کا بول بالا ہے

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا۔ کوچ کرو ہلکی جان سے یا بھاری دل سے یعنی خوشی سے یا بد دلی سے اور ایک قول کے مطابق یہ معنی ہیں قوت کے ساتھ یا کمزوری سے بے سروسامانی سے یا سامان کے ساتھ۔

وَجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور اللہ کے راہ میں لڑو اپنے مال اور جان سے یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو کہ جہاد کی کیا کچھ فضیلت ہے اور بیٹھ رہنے میں اس ثواب کا نقصان کتنا ہے تو مستعدی سے جہاد کے لیے تیار رہو سستی نہ کرو۔

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ۔ اور جو لوگ اگر ہوتا مال قریب یا متوسط سفر تو ضرور وہ تمہاری پیروی کرتے اور دنیوی نفع کی امید میں شدید محنت مشقت بھی برداشت کر لیتے یعنی وہ چیز جس کی آپ نے دعوت دی تھی۔ دنیوی سامان یا آسانی سے حاصل ہو جانے والا مال غنیمت ہوتا اور سفر معمول ہوتا تو وہ آپ کے ساتھ ہو جاتے یعنی مال غنیمت حاصل کرنے کے لیے چلے جاتے۔ یہ آیت ان منافقین کی شان میں نازل ہوئی جو غزوہ تبوک میں جانے سے بیٹھ رہے تھے جیسے عبداللہ بن ابی اور اس کی جماعت لیکن ان پر تو مشقت کا راستہ لمبا ہو گیا۔

وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ۔ لیکن ان پر تو مشقت بڑی لمبی ہو گئی۔ شُقَّةٌ۔ لمبی مسافت کو کہنے کی وجہ یہ ہے کہ طویل مسافت مشقت سے طے ہوتی ہے۔

وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ۔ اور اب اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم میں طاقت ہوتی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ نکلتے۔ ایسا کر کے وہ اپنے نفسوں کو ہلاک کر رہے ہیں اور اللہ تو جانتا ہی ہے کہ یہ لوگ جھوٹ کہہ رہے ہیں۔

marfat.com

استطاعت سے مراد ساز و سامان یا بدنی طاقت ہے گویا وہ نادار بن گئے یا بیمار ہو گئے ان میں ساتھ جانے کی طاقت تھی اور وہ نہ گئے۔

اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ میں صاحب سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں وقد اخرج الدارقطنی وابن شاهین وابن مردویہ وغیرهم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابی بکر انت صاحبی فی الغار وانت معی علی الحوض۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو میرا غار کا ساتھی ہے اور تو ہی میرے ساتھ حوض کوثر پر ہوگا۔

واخرج ابن عساکر من حدیث ابن عباس وابی هریرة مثله واخرج هوو ابن عدی من طریق الزهری عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لحسان هل قلت فی ابی بکر رضی الله عنه قال نعم قال قل وانا اسمع فقال حسان رضی الله عنه۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے فرمایا کیا تو نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی کوئی شعر کہا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں تو آپ نے فرمایا کہو میں سنوں گا تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا۔

وثانی اثنین فی الغار المنیف وقد (۱) طاف العدو به اذ صعد الجبلا

وکان حب رسول الله قد علموا (۲) من البریة لم یعدل به رجلا

فضحك رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی بدت نواجذه ثم قال صدقت یا حسان هو کما قلت (روح المعانی) ترجمہ

(۱) وہ بلند غار میں دو میں سے دوسرا تھا اور دشمن نے اس غار کا چکر لگایا جب کہ آپ پہاڑ پر چڑھے۔

(۲) اور مخلوق میں سے وہ رسول اللہ کے محبوب تھے ان کے برابر کا کوئی آدمی نہیں تھا۔

تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنسے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں پھر آپ نے فرمایا اے حسان تو نے سچ کہا وہ واقعی ایسے ہی ہیں جیسے تو نے کہا ہے۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق کی یہ فضیلت بہت بڑی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو اپنے ساتھ ملا کر اللہ کی معیت دونوں کے لیے ثابت کی۔ جو حضرت ابوبکر کی فضیلت کا انکار کرتا ہے وہ اس آیت کا انکار کرتا ہے۔

marfat.com

ہجرت

ابن اسحاق و طبرانی نے حضرت اسماء کی روایت سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے جب شعور ہوا تو میں نے اپنے ماں باپ کو ایک نئے دین پر دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں صبح و شام تشریف لاتے جب مسلمانوں پر زیادہ تکلیفیں پڑیں تو رسول معظم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں تمہارا مقام ہجرت دیکھا ہے جہاں بکثرت کھجوروں کے درخت ہیں اور سنگلاخ زمینوں کے درمیان واقع ہے۔

حضرت ابوبکر بھی مدینہ ہجرت کی تیاری کرنے لگے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انتظار کرو ابھی مجھے حکم نہیں آیا حضرت ابوبکر نے دو اونٹنیاں پالیں۔ ہجرت کا حکم ملا تو حضور علیہ السلام ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور ہجرت کی بشارت دی حضرت ابوبکر نے ایک اونٹنی جس کا نام جدعا تھا۔ اور اس کی قیمت آٹھ سو درہم تھی پیش کی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم نے زادراہ تیار کیا حضرت اسماء نے اپنا کمربند کاٹ کر کھانے کے تھیلے کا منہ باندھا اس لیے اس کا لقب ذات النطاقین (دو کمربندوں والی) ہوگیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ہجرت کی اطلاع دی اور حکم دیا کہ تم میری جگہ رہ کر لوگوں کی امانتیں جو میرے پاس جمع ہیں ادا کر دینا۔ اور پھر رات میں آپ غار ثور کی طرف روانہ ہو گئے۔

ترجمہ رکوع ہفتم سورۃ توبہ پ ۱۰

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

اللہ نے تمہیں معاف کیا کیوں اجازت دی تم نے انہیں جبتک نہ کھلے تم پر وہ جو سچے ہیں اور جان لیا تم نے جھوٹوں کو

لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۝ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝

چھٹی نہ مانگیں گے تم سے وہ جو ایمان لائے اللہ اور قیامت پر اس سے کہ جہاد کریں وہ اپنے مالوں اور جانوں سے اور اللہ خوب جانتا ہے متقیوں کو۔

اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

تم سے چھٹی وہی مانگیں گے جو اللہ پر ایمان

marfat.com

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ
فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ۝

نہیں رکھتے اور قیامت کو نہیں مانتے اور شک
میں ہیں ان کے دل تو وہ اپنے شک میں متردد
ہیں۔

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً
وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَ
قِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝

اگر وہ ارادہ کرتے نکلنے کا تو تیاری کرتے اس
کی لیکن اللہ کو پسند نہ تھا ان کا اٹھنا تو ان میں
بزدلی کا ہلی بھر دی اور فرما دیا بیٹھے رہو بیٹھنے
والوں کے ساتھ۔

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا
وَّلَاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ
وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالظّٰلِمِيْنَ ۝

اگر وہ نکلتے تم میں تو نہ زیادہ ہوتا تمہیں مگر نقصان
اور ڈالتے تم میں تمہارے درمیان فتنہ اور تم
میں لوروں کے جاسوس ہیں اور اللہ خوب جانتا
ہے ظالموں کو۔

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَ
قَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَ
ظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝

بے شک انہوں نے چاہا فتنہ پہلے ہی اور الٹ
پلٹ کیں تمہارے لیے تدبیریں حتی کہ حق آگیا
اور غالب ہوا حکم الٰہی اور وہ انہیں ناگوار تھا۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ
اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ
جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝

اور ان میں وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں مجھے اجازت دو
اور فتنہ میں نہ ڈالو خبردار ہو وہ فتنہ میں پڑ گئے
اور بے شک جہنم گھیرے ہوئے ہے سب
کافروں کو۔

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ
تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ
اَخَذْنَاۤ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ۝
قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا
هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

اگر تمہیں بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگے اور اگر تمہیں
مصیبت پہنچے تو کہیں ہم نے قبضہ میں کر لیا
تھا اپنا کام پہلے ہی اور پلٹتے ہیں خوشیاں کرتے۔
فرما دیجئے ہرگز نہ پہنچے گا ہمیں مگر وہی جو لکھ دیا اللہ
نے ہمارے لیے وہ ہمارا مالک و کارساز ہے اور
اللہ ہی مسلمانوں کو بھروسا ہے۔

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحْدَى

فرمائیے کیا تم ہمارے لیے انتظار کر رہے ہو مگر

marfat.com

الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۚ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝

دو خوبیوں میں سے ایک کا اور ہم منتظر ہیں تمہارے لیے یہ کہ پہنچاوے اللہ تمہیں عذاب اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں سے تو اب انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والے ہیں۔

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝

فرمائیے تم خرچ کرو دل سے یا بددلی سے ہرگز قبول نہ ہوگا تم سے بے شک تم لوگ قوم فاسقین سے ہو۔

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝

اور نہیں روکا قبول کرنا ان سے ان کے خرچ کیے ہوئے کو مگر اس لیے کہ وہ کفر کرتے ہیں اللہ اور رسول سے اور نہیں آتے نماز کو مگر ہارے جی سے اور نہیں خرچ کرتے مگر ناگواری سے۔

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

تو نہ تعجب ہو تمہیں ان کے مالوں اور اولادوں پر اللہ یہی چاہتا ہے کہ انہیں عذاب کرے جیوتہ دنیا میں اور وبال ڈالے ان کی جانوں پر اور وہ کافر ہی ہوں۔

وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝

اور قسم کھائیں گے اللہ کی کہ وہ تم میں سے ہیں اور وہ تم میں سے نہیں لیکن وہ لوگ ڈرپوک ہیں۔

لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝

اگر پائیں کوئی پناہ یا غار یا جینے کی جگہ تو دوڑتے کر ادھر ادھر گھر جائیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝

اور ان میں سے وہ ہیں جو صدقہ بانٹنے میں تم پر طعن کرتے ہیں تو اگر ان میں سے مل جائے تو راضی ہوں اور اگر نہ ملے انہیں اس سے تو وہ ناراض ہیں۔

marfat.com

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝

اور اگر وہ راضی ہوتے جو دیا انہیں اللہ اور رسول نے اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے عنقریب دیگا ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے۔

حل لغات رکوع ہفتم سورۃ توبہ پ۱۰

عفا۔معاف کیا
اذنت۔اجازت دی تو نے
لک۔تیرے لیے
تعلم۔جانتا تو
تجھ سے ۔ تانگتے
باللہ۔اللہ پر
ان۔یہ کہ
انفسہم۔اپنی جانوں سے
بالمتقین۔پرہیزگاروں کو
یستاذنک۔اجازت لیتے ہیں تجھ سے
یؤمنون۔ایمان لاتے
الاخر۔آخر پر
فی۔میں
لو۔اگر
لہ۔اسکے لیے
کرہ۔ناپسند کیا
و۔اور
القاعدین۔بیٹھنے والوں کے

اللہ۔اللہ نے
عنک۔تجھ کو
حتی۔یہانتک کہ
صدقوا۔سچے ہیں
الذین۔وہ جو
الکذبین۔جھوٹوں کو
الذین۔وہ جو
و۔اور
الیوم۔دن
یجاھدوا۔جہاد کریں
و۔اور
علیم۔جانتا ہے
الذین۔وہ جو
و۔اور
یؤمنون۔ایمان لاتے ہیں
الیوم۔دن
و۔اور
ارتابت۔شک میں ہیں
یترددون۔پریشان ہیں
الخروج۔نکلنے کا
و۔اور
انبعاثہم۔انکا اٹھنا
اقعدوا۔بیٹھو
و۔اور

لم۔کیوں
یتبین۔ظاہر ہو جاتے
و۔اور
لا۔نہیں
یستاذنک۔اجازت
بالله۔اللہ پر
بیاموالہم۔اپنے مالوں
و۔اور
بانفسہم۔اپنی جانوں
و۔اور
لا۔نہیں
یستاذنک۔اجازت
بالله۔اللہ پر
قلوبہم۔ان کے دل
ریبہم۔اپنے شک کے
ارادوا۔ارادہ کرتے
عدۃ۔کوئی تیاری
و۔اور
کرہ۔ناپسند کیا
قیل۔کہا گیا

marfat.com

خرجوا۔نکلتے
کم۔تم کو
لاوضعوا۔دوڑاتے
و۔اور
و۔اور
لفتنۃ۔بیشک
و۔اور
خبال۔آیا
خلال۔بیچ
یبغونکم۔چاہتے تم کو
سمعون۔جاسوس ہیں
علیم۔جانتا ہے
ابتغوا۔چاہا انہوں نے
قلبوا۔پلٹے
جاء۔آیا
امر۔حکم
کرھون۔ناپسند کرتے تھے
من۔وہ بھی ہیں جو
و۔اور
فی۔میں
ان۔بیشک
بالکافرین۔کافروں کو
تسؤ۔بری لگتی ہے
تصبک۔پہنچے تجھے
اخذنا۔ہم پکڑ لیا تھا
من قبل۔پہلے سے
و۔اور
ھم۔وہ
یصیبنا۔پہنچے گا ہمیں
اللہ۔اللہ نے
لنا۔ہمارے لیے
و۔اور
المؤمنون۔مومن
تربصون۔انتظار کرتے تم
زادو۔زیادہ کرتے
و۔اور
الفتنۃ۔فتنہ میں ڈالنا
لھم۔ان کے
بالظالمین۔ظالموں کو
من قبل۔اس سے پہلے
الامور۔کئی امور
و۔اور
و۔اور
و۔اور
و۔اور
ائذن۔اجازت دو
تفتن۔فتنہ میں ڈالو مجھ کو
سقطوا۔گر پڑے
لمحیطۃ۔گھیرنے والی
تصبک۔پہنچے تجھے
و۔اور
یقولوا۔کہتے ہیں
امر۔انتظام
یتولوا۔پھر جاتے ہیں
قل۔کہہ
لنا۔ہمارے متعلق
الا۔مگر
لنا۔ہمارے لیے
و۔اور
علی۔اوپر
قل۔کہہ
ما۔وہی جو
کتب۔لکھا
لنا۔ہمارے
اللہ۔اللہ کے
ھل۔نہیں
الا۔خبردار
و۔اور
ان۔بیشک
ہے
فتنۃ۔بھلائی
ان۔اگر
قد۔بیشک
اخذنا۔ہم پکڑ لیا تھا
من قبل۔پہلے سے
و۔اور
ھم۔وہ
لن۔ہرگز نہ
کتب۔لکھا
مولا۔مالک ہے
اللہ۔اللہ کے
ھل۔نہیں
الا۔خبردار
و۔اور
ان۔بیشک
بالکافرین۔کافروں کو
تسؤ۔بری لگتی ہے
تصبک۔پہنچے تجھے
مصیبۃ۔مصیبت
اخذنا۔ہم پکڑ لیا تھا
من قبل۔پہلے سے
و۔اور
ھم۔وہ
یصیبنا۔پہنچے گا ہمیں
اللہ۔اللہ نے
لنا۔ہمارے لیے
و۔اور
المؤمنون۔مومن
تربصون۔انتظار کرتے تم
الفتنۃ۔فتنہ
جھنم۔جہنم
ان۔اگر
ھم۔ان کو
مصیبۃ۔مصیبت
یقول۔کہتا ہے
لا۔نہ
الفتنۃ۔فتنہ کے
جھنم۔جہنم
ان۔اگر
ھم۔ان کو
یقولوا۔کہتے ہیں
امر۔انتظام
یتولوا۔پھر جاتے ہیں
فرحون۔خوش ہوتے ہیں
الا۔مگر
دنا۔ہمارے لیے
و۔اور
المؤمنون۔مومن
قل۔کہہ
دنا۔ہمارے متعلق
الفتنۃ۔فتنہ میں ڈالو مجھ کو
سقطوا۔گر پڑے
لمحیطۃ۔گھیرنے والی
تصبک۔پہنچے تجھے
و۔اور
یقولوا۔کہتے ہیں
امر۔انتظام
یتولوا۔پھر جاتے ہیں
قل۔کہہ
ما۔وہی جو
کتب۔لکھا
علی۔اوپر
قل۔کہہ
لنا۔ہمارے متعلق
ھو۔وہ
مولا۔مالک ہے
نا۔ہمارا
و۔اور
فلیتوکل۔بھروسہ کریں
المؤمنون۔مومن
تربصون۔انتظار کرتے تم
ھل۔نہیں

marfat.com

الا۔مگر
نحن۔ہم
ان۔یہ کہ
من عندہ۔اپنے پاس سے
ہاتھوں سے
متربصون۔انتظار کرنے والے
طوعا۔خوشی سے
یتقبل۔قبول ہوگا تم سے
قوما۔قوم
منعہم۔منع کیا ان کو
نفقتہم۔ان کے خرچ
باللہ۔اللہ کا
لا۔نہیں
و۔اور
لا۔نہیں
ھم۔وہ
اموالہم۔ان کے مال
ھم۔ان کی
لیعذبہم۔کہ سزا دے ان کو
الحیوۃ۔زندگی
انفسہم۔ان کی جانیں
و۔اور
لمنکم۔تم میں سے ہیں
منکم۔تم میں سے
یفرقون۔بزدل

احدی۔ایک
نتربص۔انتظار کرتے ہیں
یصیبکم۔پہنچے تم کو
او۔یا
فتربصوا۔تو انتظار کرو
قل۔کہو
او۔یا
منکم۔تم سے
فسقین۔فاسق
ان۔یہ کہ
الا۔مگر
و۔اور
یاتون۔آتے
ھم۔وہ
ینفقون۔خرچ کرتے
کرھون۔ناپسند کرتے ہیں
و۔اور
انما۔سوا اسکے نہیں
الدنیا۔دنیا کے
و۔اور
یحلفون۔قسمیں کھاتے ہیں
و۔اور
لو۔اگر

الحسنیین۔دونیکیوں سے
بکم۔تمہارے متعلق
بعذاب۔عذاب
بایدینا۔ہمارے
معکم۔تمہارے ساتھ ہیں
انفقوا۔خرچ کرو
کرھا۔بدلی سے
انکم۔بیشک
کنتم۔تھے
ما۔نہ
تقبل۔قبول کیے جائیں
انہم۔یہ کہ
کفروا۔کفر کیا انہوں نے
و۔اور
الصلوۃ۔نماز کو
کسالی۔بست ہوتے ہیں
الا۔مگر
فلا۔تو نہ
لا۔نہ
یرید۔چاہتا ہے
بہا۔اسکے ساتھ
و۔اور
ھم۔وہ
باللہ۔اللہ کی
ما۔نہیں
لکنہم۔لیکن وہ
یجدون۔پائیں

و۔اس حال میں کہ
تعجبک۔تعجب میں ڈالیں تمکو
اولاد۔اولاد
اللہ۔اللہ
فی۔میں
تزھق۔ہلاک ہوجائیں
کفرون۔کافر ہوں
انہم۔کہ وہ
ھم۔وہ
قوم۔قوم ہیں
ملجأ۔کوئی پناہ کی جگہ

marfat.com

او۔یا
کی جگہ
ھو۔وہ
من۔وہ بھی ہے جو
الصدقٰت۔صدقات کے
رضوا۔خوش ہوتے ہیں
یعطوا۔دیے جائیں
یسخطون۔ناراض ہوتے ہیں
رضوا۔خوش ہوتے اس پر
و۔اور
حسبنا۔کافی ہے ہمیں
اللہ۔اللہ
رسولہ۔اسکا رسول
راغبون۔رغبت کرنے والے ہیں۔

مغٰرٰت۔کوئی غار
لولوا۔تو پھر جائیں
یجمحون۔دوڑ کر جاتے ہیں
یلمزک۔طعنہ دیتا ہے
ان۔اگر
و۔اور
منہا۔اس سے
اذا۔تو اچانک
ھم۔وہ
اللہ۔اللہ کی
انا۔بیشک ہم
الی۔طرف

او۔یا
الیہ۔اس کی طرف
و۔اور
لک۔تجھ کو
اعطوا۔دیے جائیں
ان۔اگر
لو۔اگر
اٰتٰھم۔دیا انکو
و۔اور
اللہ۔اللہ
سیؤتینا۔جلدی دیگا ہم کو
من فضلہ۔اپنے فضل سے

مدخلا۔داخل ہونے
و۔اور
منھم۔ان میں سے
فی۔میں
منہا۔اس سے
لم۔نہ
اتم۔وہ
اللہ۔اللہ
قالوا۔کہتے
و۔اور
و۔اور

مختصر تفسیر رکوع ہفتم سورہ توبہ پ۱۰

عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ ۔ اللہ تمہیں معاف کرے۔

یہ ترجمہ ہے عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ کا۔ عرفِ محاورہ میں اس لفظ سے ابتدائے کلام اور افتتاح خطاب جب کیا جاتا ہے تو اس میں مخاطب کی تعظیم و توقیر مقصود ہوتی ہے اور وہ تعظیم و توقیر بھی ایسی جس میں مبالغہ ہو۔

اور زبان عربی میں یہ عرف ہے کہ مخاطب کی تعظیم کے موقعہ پر ایسا کلمہ ایسے انداز سے ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفا میں فرماتے ہیں جو اس لفظ کے ساتھ سوال کو عتاب قرار دے وہ غلط ہے اس لیے کہ غزوہ تبوک میں حاضر نہ ہونے اور گھر رہ جانے کی اجازت مانگنے

marfat.com

والوں کو اجازت دینا نہ دینا دونوں حضور کے اختیار میں تھے اس لیے کہ قرآن کریم میں ارشاد ہو چکا تھا فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ ۔ آپ ان میں سے جسے چاہیں اجازت دے دیں جسے چاہیں نہ دیں لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ کے بعد فرمانا قطعاً عتاب کے نہیں تھا۔ بلکہ اس امر کا اظہار فرمانا مقصود تھا کہ اے محبوب اگر آپ انہیں اجازت نہ دیتے تو بھی انہیں جہاد میں جانا نہ تھا تو عفا اللہ عنک کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کو ابتدائے سوال میں ہی معافی دے رہا ہے اور فرما رہا ہے اے محبوب تمہیں گناہ سے تو واسطہ ہی نہیں اسلیے عوام کی غلط فہمی مٹانے کو ہم پہلے ہی کلام میں معافی کا لفظ استعمال فرما کر لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ سے سوال فرما رہے ہیں تاکہ اس سوال میں بھی آپ کی ذات کے ساتھ کمال تعظیم و توقیر واضح ہو جائے اور قلب سامع پر لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ فرمانے سے کوئی گرانی نہ واقع ہو اور صاحب روح المعانی بھی ایسا ہی فرماتے ہیں حیث قال۔

ولا یخفی حسنہ وفی تصدیر الخطاب بما صدر بہ تعظیم لقدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتوقیر لہ وتوفیر لحرمتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وکثیرا ما یصدر الخطاب نحو ما ذکر تعظیم المخاطب فیقال عفا اللہ عنک ما صنعت فی امری ورضی اللہ عنک ما جوابک عن کلامی والغرض التعظیم۔

اس کلام کی خوبی مخفی نہیں ہے اور ایسے انداز سے گفتگو کرنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر اور آپ کی حرمت و احترام میں مبالغہ مقصود ہے اور ایسا انداز مخاطب کی تعظیم کے لیے ہوتا ہے کہا جاتا ہے اللہ تجھے معاف کرے تو نے میرے معاملہ میں کیا کیا۔ اللہ تم سے راضی ہو میری بات کا آپ کیا جواب دیتے ہیں اور اس سے مقصود صرف مخاطب کی تعظیم ہوتی ہے۔

ابن المنذر عون بن عبداللہ سے راوی ہیں قال اسمعکم بمعاتبتہ احسن من ھذا بداء بالعفو قبل المعاتبتہ۔ کہا کیا اس سے اچھا عتاب بھی کبھی تم نے سنا ہے کہ عتاب سے پہلے معافی کا اعلان ہے۔

اور سجاد کہتے ہیں ان فیہ تعلیم التعظیم للنبی صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ ولولا تصدیر العفو فی العتاب لما قام مقام صولتہ الخطاب۔ اس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی تعلیم دی گئی ہے اور اگر عتاب میں معافی کا اعلان نہ ہوتا تو اس خطاب کا زور

marfat.com

بات ہی باقی نہ رہتا۔

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں انظر ما فی ھذہ اللطف بدأ بالعفو قبل ذکر المعفو عنہ لطف وتدبر باتی پر غور کرو کہ جس کو معاف کیا جا رہا ہے اس کے ذکر سے پہلے معاف کرنے کا اعلان ہو رہا ہے۔

آگے فرماتے ہیں واعتنی صاحب الکشف حیث قال اراد ان الاصل ذلک وابدل بالعفو تعظیما لشانہ صلی اللہ علیہ وسلم وتنبیھا علی لطف مکانہ ولذا اقدم العفو علی ماذکر۔ اور صاحب کشف نے کہا کہ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عفو کی جگہ عفو کو بدل دیا تاکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کی عظمت اور آپ کے لطیف مقام کی وضاحت ہو اسی لیے عتاب پر عفو کو مقدم کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ۔ کہ آپ پر کھل جاتے وہ لوگ جنہوں نے سچ کہا سچی معذرت پیش کی اور آپ جھوٹوں کو بھی جان لیتے جنہوں نے سچا عذر پیش نہ کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس وقت تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منافقوں کو پہچانتے نہ تھے۔

لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ۔ جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ اپنے مال اور جان سے جہاد کرنے کے بارے میں آپ سے رخصت نہیں مانگیں گے۔ یعنی ایمان والے جہاد میں شریک ہونے کی بھی اجازت نہیں مانگیں گے بلکہ حکم سنتے ہی فوراً جہاد کی طرف دوڑ پڑیں گے۔ آیت کے آخر میں ان لوگوں کے متقی ہونے کی شہادت اور ثواب کا وعدہ ہے۔

اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ۔ آپ سے اجازت وہی مانگتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دلوں میں شک ہے اور وہ اپنے شک میں پریشان ہیں۔

اس آیت میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو آپ سے اجازت مانگتے ہیں اور اجازت وہی مانگتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور یہ لوگ عبداللہ بن ابی منافق اور اس کے ساتھی تھے جن کے دلوں میں شک ہے اور وہ اپنے شک کی وجہ سے متردد ہیں انہیں نہ

marfat.com

اِدھر سہارا ہے نہ اُدھر اسی وجہ سے نہ تو وہ کفار کے ساتھ ہی رہ سکتے ہیں اور نہ ہی وہ مومنین کے ساتھ رہتے ہیں۔

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً ۔ اور اگر وہ جہاد میں چلنے کا ارادہ کرتے تو لازمی طور پر جہاد کی تیاری مکمل کرتے۔

لیکن اللہ تعالےٰ کو ہی ان کا جہاد میں رکھنا پسند نہ تھا۔ عُدَّة سے مراد سفر اور جہاد کا سامان ہتھیار وغیرہ ہے۔

وَلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۔ اور لیکن اللہ نے ان کے لیے جہاد میں جانے کو پسند نہ کیا اسی لیے ان کو اجازت نہ دی اور کہہ دیا کہ اپاہج لوگوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔

ثَبَّطَهُمْ ۔ اللہ نے ان کو روک دیا بزدلی اور سستی کے سبب اُقْعُدُوْا بیٹھے رہو۔ القاعدین سے بیمار و اپاہج مراد ہیں۔ ان میں سستی کاہلی بھر دی تھی اور فرمایا گیا کہ بیٹھے رہو جس طرح اپاہج معذور بیمار بیٹھے ہیں تم بھی بیٹھ جاؤ۔

حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کا جہاد تبوک پر روانگی اور اکثر منافقوں کا ساتھ نہ دینا۔ ماہ رجب سنہ ۹ھ میں رسول معظم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ سے روانہ ہوئے اور ثنیۃ الوداع میں فوج کیمپ لگا یا آپ کے ساتھ تیس ہزار سے زائد جمعیت تھی۔ بعض نے ستر ہزار کی تعداد بتائی ہے جن میں سے گھوڑے سوار دس ہزار تھے۔ جمعرات کو روانہ ہوئے۔

عبداللہ بن ابی بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ روانہ ہوا۔ لیکن جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی طرف روانہ ہوئے تو عبداللہ بن ابی نے ساتھ چھوڑ دیا اور مدینہ منورہ واپس آ گیا اور کہنے لگا کہ محمد رسول اللہ اتنی بدحالی، اور سخت گرمی اور لمبی مسافت پر جہاد کرنے چلے ہیں وہ دشمن سے لڑنا کھیل سمجھتے ہیں حالانکہ وہ (معاذ اللہ) مجھے گرفتار ہوتے ہوئے نظر آ رہے ہیں یہ بھی کوئی جنگ ہے۔

اس قسم کی باتیں اس نے مسلمانوں میں بددلی اور بزدلی پیدا کرنے کے لیے کیں اللہ تعالےٰ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا۔

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا ۔ اگر یہ لوگ تمہارے ساتھ شامل ہو جاتے تو سوائے اس کے کہ اور دگنا فساد و فتنہ پیدا کرتے اور کچھ نہ کرتے۔

marfat.com

اِلَّا خَبَالًا۔ سوا شر و فساد کے اور کچھ نہیں خبال سے مراد شر و فساد ہے یعنی غلط افواہیں پھیلا کر فتنہ ہی پھیلاتے ان سے کچھ فائدہ نہ ہوتا مگر نقصان ہوتا۔

وَلَاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ۔ اور تمہارے درمیان دوڑتے پھرتے یعنی اپنی سواریوں کو تیز دوڑاتے خلال درمیان میں ابتری پھیلاتے۔

يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ۔ فتنہ پیدا کر کے دشمنوں کا رعب ڈالنا۔

وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ۔ اور اب بھی تمہارے اندر ان کے کچھ جاسوس لگے ہوئے ہیں جو تمہاری باتیں لے کر ان تک پہنچاتے ہیں۔

کما قال العلامۃ الآلوسی نمامون یسمعون فیہ لاجلہم نقلہ الیہم۔ علامہ آلوسی نے کہا سماعون کا معنی ہے نمامون (چغلخور) یہ لوگ تمہاری باتیں سنتے ہیں تاکہ ان کو یہود کے پاس جا کر بیان کریں۔

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ۔ اور ان ظالموں کو اللہ خوب جانتا ہے انکے اندرونی خیالات اور ظاہری حرکات سے واقف ہے۔

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ۔ انہوں نے تو پہلے بھی فتنہ پردازی کی تھی اور آپ کے لیے کارروائیوں کی الٹ پلٹ کرتے رہے تھے۔

حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ۔ یہاں تک کہ سچا وعدہ آگیا اور اللہ کا حکم غالب رہا اور ان کو ناگوار ہی گذرتا رہا۔

الحق سے مراد اللہ کی مدد اور دین اسلام کی تائید ہے اور انہیں ناگوار تھا یعنی الٹی سیدھی تدابیر سے آپ کے اصحاب کو دین سے منحرف کرنے کی کوشش کر رہے تھے جیسے عبداللہ بن سلول منافق نے یوم احد میں کیا کہ مسلمانوں کو بددل اور پست ہمت کرنے کے لیے عین موقعہ پر اپنی جماعت لیکر واپس ہو گیا اس طرح انہوں نے تدابیر الٹ پلٹ کر کے تمہارا کام بگاڑنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا حتی کہ اللہ تعالے کی طرف سے تائید و نصرت آئی اور حکم الٰہی غالب ہو گیا جس سے مسلمان فتحیاب ہوئے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ۔ اور انہی میں سے وہ بھی تھا جس نے آپ سے اجازت طلب کی اور عرض کیا مجھے رخصت دے دیجئے اور فتنہ میں ڈالیئے۔ اس کا

شان نزول۔ جد بن قیس کے حق میں ہوا یہ منافق تھا جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ

marfat.com

تبوک تشریف لے جانے لگے تو اس نے عرض کیا حضور میری قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں کا بڑا شیدائی ہوں اور وہاں رومی عورتیں ہوں گی میری نظر جب ان پر پڑے گی تو مجھ سے صبر نہ ہو سکے گا اس لیے مجھے یہیں ٹھہرنے کی اجازت دے دیجئے تاکہ میں عورتوں کے فتنہ میں نہ پڑوں میں آپ کی مدد مال سے کروں گا۔

سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جد بن قیس اپنے ساتھیوں کو جن کی تعداد دس سے کم تھی لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھے یہاں ہی رہ جانے کی اجازت دے دیں۔ میری کچھ کھیتی باڑی کی زمین ہے جس کی نگرانی ضروری ہے اس وجہ سے معذور ہوں اور یہ اس کا حیلہ اور بہانہ تھا اور اس میں نفاق کے سوا اور کچھ نہ تھا حضور نے اس سے منہ پھیر لیا اور فرمایا

اُقْعُدْ وَامَعَ الْقَاعِدِیْنَ۔ بیٹھا رہ بیٹھنے والوں اپاہجوں اندھوں لنگڑوں کے ساتھ تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں انتباہ فرمایا گیا خبردار وہ فتنہ ہی میں پڑا ہے

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ۔ اور بے شک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو اس لیے کہ جہاد سے رکنا اور تخلف کرنا ہی بہت بڑا فتنہ ہے اور پھر حضور کے حکم سے منحرف ہونا یہ جہنم ہی کی طرف جانا ہے۔

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَا اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ۔ اگر آپ کو کوئی اچھی بات پیش آتی ہے تو ان کو دکھ ہوتا ہے اور اگر آپ پر کوئی حادثہ آپڑتا ہے تو کہتے ہیں ہم نے تو اسی لیے پہلے سے اپنے معاملہ میں احتیاط کر لی تھی اور یہ کہہ کر وہ خوش ہو کر چلے جاتے ہیں۔

یعنی اگر آپ دشمن پر فتحیاب ہو جائیں اور غنائم آپ کے ہاتھ آجائیں تو انہیں رنج ہوتا ہے اور اگر کوئی مصیبت پہنچے جیسے جنگ کی شدت یا دشمن کی جانب سے تنگی تو کہتے ہیں ہم نے اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کر لیا تھا۔

اُصِبْكَ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خطاب ہے حَسَنَةٌ سے فتح اور مال غنیمت مراد ہے مُصِيْبَةٌ سے شکست مراد ہے۔ تو اپنے شریک نہ ہونے پر اور مسلمانوں کی مصیبت پر خوش ہوتے ہیں۔

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا۔ فرما دیجئے ہمیں ہرگز نہیں پہنچے گی مگر وہی جو اللہ نے

marfat.com

ہمارے لیے لکھ دی۔ یعنی جو کچھ لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے وہی ہم کو پہنچے گا۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کی عجیب حالت ہے اس کے لیے ہر بات میں خیر ہے اگر سکھ پہنچتا ہے تو وہ شکر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لیے خیر ہے اور اگر دکھ پہنچتا ہے اور وہ صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لیے خیر ہوتا ہے رواہ مسلم و احمد۔

وَهُوَ مَوْلٰنَا۔ وہی ہمارا مالک ہے۔

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ اور مسلمان کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے کیونکہ وہی اس کا کارساز اور ہر چیز پر قادر ہے۔

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ۔ فرما دیجیے کیا تم انتظار کرتے ہو ہم پر کسی چیز کا مگر دو بھلائیوں میں سے ایک کا

فتح اور مال غنیمت یا شہادت اور حیات ابدی جو مغفرت کے ساتھ ہمیں ملے اس لیے کہ مسلمان جب جہاد میں اترتا ہے تو وہ حال سے خالی نہیں یا تو غالب ہوا تو فتح ہوگی اور مال غنیمت لائے گا جس کا اجر بھی بے پایاں ہے یا شہید ہوگا جو اس کی اعلیٰ مراد ہے۔

وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا۔ اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ تم پر کوئی عذاب واقع کرے گا خواہ اپنی طرف سے دنیا و آخرت میں یا ہمارے ہاتھوں سے یعنی ہم تمہارے حق میں اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ کہ اب تمہارا انجام کیا ہوگا۔

فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ۔ لہٰذا تم ہمارے قتل کے منتظر رہو اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے انجام کے منتظر ہیں۔ حضرت حسن نے کہا کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان نے جو وعدے تم سے کیے ہیں تم انکا انتظار کرو اور ہم سے جو وعدہ رحمان نے کیا ہے دین غالب کرنے کا ہم اس کا انتظار کر رہے ہیں۔

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ۔ فرما دیجیے تم خرچا خوشی سے کرو یا بددلی سے ہرگز قبول نہ ہوگا تم سے بے شک تم لوگ فاسق ہو۔

یہ آیت کریمہ بھی جد بن قیس منافق کے متعلق نازل ہوئی اس نے کہا تھا کہ میں آپ کی مالی مدد کروں گا اس آیت میں اس کا جواب دیا گیا ہے کہ تو جو جہاد میں جانے کے بجائے جو مال خرچ

marfat.com

کرنے کو کہہ رہا ہے اور جہاد سے رخصت طلب کر رہا ہے اے محبوب فرما دیجئے کہ تو خوشی سے دے یا ناخوشی سے تیرا دیا قبول نہ ہوگا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ ان کا صدقہ قبول نہ کریں کیونکہ یہ دینا اللہ کے لیے نہیں ہے۔

وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلٰوةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كٰرِهُونَ ۝ اور ان کی خیر خیرات قبول ہونے سے کوئی چیز سوا اس کے مانع نہیں کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور نمازیں نہیں پڑھتے مگر ہارے جی سے اور راہ خیر میں نہیں دیتے مگر کراہت و ناگواری کے ساتھ کیونکہ انہیں رضائے الٰہی مطلوب نہیں تو نہ پسند ہو تمہیں ان کے مال اور ان کی اولاد۔

فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُونَ ۝ سو ان کے مال و اولاد آپ کو تعجب میں نہ ڈالیں اللہ کو صرف یہ منظور ہے کہ ان دنیوی چیزوں کی وجہ سے دنیاوی زندگی میں بھی ان کو گرفتار عذاب رکھے اور ان کی جانیں بھی کفر ہی کی حالت میں نکل جائیں اور وہ کافر ہی ہوں۔ اور ان کا مال ان کی راحت کا ذریعہ نہ ہوگا بلکہ وبال ہوگا۔

اِعْجَاب کا معنی ہے کسی پسندیدہ چیز پر خوش ہونا۔

زَہُوق کے لغوی معنی دشواری سے نکلنا ہے یعنی جب رسی کھینچی جائے گی تو پھڑپھڑاتے تڑپتے رہ جائیں گے اور کسی طرح رہائی ممکن نہ ہوگی۔

وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۖ وَمَا هُمْ مِنْكُمْ ۔ اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں منافقین کہ وہ تم میں سے ہیں یعنے تمہارے دین و ملت پر ہیں اور مسلمان ہیں اور حال یہ ہے کہ وہ تم میں سے نہیں تمہیں دھوکہ دیتے اور دروغ بیانی کرتے ہیں۔

وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ لیکن وہ لوگ ڈرنے والے ہیں۔

یعنی ڈرنے والی قوم سے ہیں اگر ان کا نفاق ظاہر ہو گیا تو کہیں مسلمان ان کے ساتھ وہی معاملہ نہ کریں جو مشرکین کے ساتھ کرتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ تم پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔

لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغٰرٰتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ۝ اگر پائیں وہ کوئی پناہ یا غار یا سر چھپانے کی جگہ تو اسی وقت پلٹ جائیں گے اس لیے ان کے دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے انتہائی بغض ہے۔

marfat.com

مُلْجَأً۔ کوئی حفاظت کا مقام جس میں پناہ لی جا سکتی ہو یا کوئی قوم جس کے پاس جا کر امن مل جائے۔ مَغَارَاتٍ۔ مغارہ کی جمع ہے یعنی پہاڑی غار چھپنے کا مقام مُدَّخَلًا۔ ایسا سوراخ جس کے اندر دشواری سے داخلہ ہو۔

لَوَلَّوْا۔ پشت پھیر کر اس طرف بھاگتے۔

وَهُمْ يَجْمَحُونَ۔ سرپٹ تیزی سے سر اٹھائے دوڑتے ہوئے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ۔ اور ان میں سے وہ بھی ہیں جو صدقہ بانٹنے میں تم پر طعن کرتے ہیں عیب لگاتے ہیں۔

لَمْزٌ۔ ہَمْزٌ۔ اس پر طعن کیا نکتہ چینی کی یعنے وہ کہتے ہیں کہ آپ تقسیم صدقات انصاف کے ساتھ نہیں کرتے۔

شانِ نزول:۔ یہ آیت ذوالخویصرہ تمیمی کے حق میں نازل ہوئی۔ اس کا نام حرقوص بن زہیر تھا اور یہی وہ شخص ہے جس نے خوارج کے فرقہ کی بنیاد رکھی۔ اس کا ایک واقعہ بخاری و مسلم میں مذکور ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز ہوازن اور حنین کا مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نے کھڑے ہو کر کہا۔ اِعْدِلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حضور عدل فرمائیے۔ تو حضور نے فرمایا۔

وَيْحَكَ مَنْ يَّعْدِلُ بَعْدِيْ تجھے خرابی ہو میں اگر عدل نہ کروں گا تو میرے بعد اور کون عدل کرے گا۔

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا حضور مجھے اجازت ہو کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں حضور نے فرمایا۔ اللہ کی پناہ لوگ کہیں گے کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں اس کو رہنے دو اسے اس کے اور بھی ہمراہی ہیں جن کا یہ حال ہے کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلہ اپنی نمازیں حقیر جانو گے اور روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزے حقیر جانو گے وہ قرآن پڑھیں گے جو ان کے گلوں سے نہ اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

اس کی علامت یہ ہے کہ ان میں ایک کالا آدمی ہوگا جس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہوگا یہ لوگ پھٹ جائیں گے اور سب سے افضل گروہ کے خلاف خروج کریں گے۔

marfat.com

حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ حضرت علی بن ابی طالب نے ان لوگوں سے نہروان پر جنگ کی میں آپ کے ساتھ موجود تھا۔ آپ نے اس نشان والے کو تلاش کرایا تو اس کی لاش کو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ میں نے اس کو غور سے دیکھا تو حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق پایا۔ آگے ارشاد ہے

فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ

تو اگر انہیں کچھ ملے تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے تو جبھی وہ ناراض ہیں اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ راضی ہوتے اس پر جو اللہ اور اس کا رسول انہیں دیتا اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے عنقریب دیگا ہمیں اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہیں۔

یعنی اللہ اور اس کا رسول ہی ہم پر اپنا فضل وسیع فرمائے گا اور وہی ہمیں مخلوق سے بے نیاز کرنے والا ہے اور اسلام میں یہی تعلیم ہے کہ اللہ اور اس کے رسول سے امید رکھنا ہی عین اسلام ہے اور اس کے علاوہ کسی اور کی طرف امید رکھنا مسلمان آدمی کا کام ہرگز نہیں ہے (روح المعانی)

البتہ اولیاء اللہ کی بارگاہ چونکہ اللہ اور اس کے رسول کے تعین کی بارگاہ ہے لہٰذا ان سے دعا کرانا ان کی دعاؤں کے ذریعہ سے اپنی مراد پوری ہونے کی امید رکھنا جائز ہے انکے علاوہ کسی دیگر ہستی سے امید وابستہ کرنا خالص شرک ہے۔

با محاورہ ترجمہ رکوع ہشتم سورۃ توبہ پ ۱۰

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

زکوٰۃ تو ہے فقراء اور نرے ناداروں اور اسے وصول کرنے والوں کے لیے اور تالیف قلوب کے لیے اور غلاموں کے لیے اور قرضہ داروں کے لیے اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کے لیے یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ

marfat.com

علم وحکمت والا ہے۔

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۭ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

اور ان میں سے وہ ہیں کہ ایذاء دیتے ہیں غیب کی خبر دینے والے کو اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں فرمائیے وہ کان تمہارے لیے بہتر ہیں وہ اللہ پر ایمان لاتے اور مومنین پر پورا یقین رکھتے ہیں اور رحمت ان کے لیے ہے جو تم میں سے ایمان لائیں اور وہ جو ایذا دیں اللہ کے رسول کو ان کے لیے عذاب الیم ہے۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝

قسم کھاتے ہیں اللہ کی تمہارے سامنے تاکہ تم کو راضی کریں اور اللہ اور رسول زیادہ حقدار ہیں کہ وہ انہیں راضی کرتے اگر وہ ایمان لائے ہیں۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝

کیا وہ نہیں جانتے کہ جو خلاف کرے اللہ اور رسول کا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے یہ بڑی رسوائی ہے۔

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝

ڈرتے ہیں منافق کہ ان پر نازل ہو کوئی سورت جو متنبہ کر دے انہیں ان کے دلوں میں ہے فرما دیجئے ہنستے جاؤ بیشک اللہ کو ظاہر کرنا ہے جس سے تم ڈرتے ہو۔

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے ہم تو یونہی بات چیت کھیل میں تھے فرما دیجئے کیا اللہ کے ساتھ اور اس کی آیتوں سے اور اس کے رسول سے ہنستے ہو۔

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ

بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر اگر ہم معاف کریں تم سے کسی گروہ کو تو اوروں کو عذاب

marfat.com

طَآئِفَةٌ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ — دیں گے بایں جرم کہ وہ مجرم تھے

حل لغات رکوع ہشتم سورۃ توبہ پ۱۰

انما اسکے سوا نہیں کہ — الصدقٰت۔ زکوٰۃ — للفقراء۔ فقیروں — و۔ اور
المسٰکین مسکینوں — و۔ اور — العٰملین۔ کام کرنے والوں کے لیے ہے
علیہا۔ اس پر — و۔ اور — المؤلفۃ۔ الفت ڈالنی ہے۔
قلوبہم جنکے دلوں میں — و۔ اور — فی۔ میں — الرقاب۔ گردنوں کے
و۔ اور — الغٰرمین۔ قرضوں کے — و۔ اور — فی۔ میں
سبیل۔ راہ — اللہ۔ اللہ کے — و۔ اور — ابن السبیل۔ مسافروں کے
فریضۃ۔ مقرر ہے — من اللہ۔ اللہ سے — و۔ اور — اللہ۔ اللہ
علیم۔ جاننے والا — حکیم۔ حکمت والا ہے — و۔ اور — متم۔ بعض

الذین۔ وہ ہیں جو — یؤذون۔ تکلیف دیتے ہیں۔ النبی۔ نبی کو — و۔ اور
یقولون۔ کہتے ہیں — ھو۔ وہ تو — اذن۔ کان ہیں — قل۔ کہہ
اذن۔ کان — خیر۔ بہتر ہیں — لکم۔ تمہارے لیے — یؤمن۔ ایمان لاتا ہے
باللہ۔ اللہ پر — و۔ اور — یؤمن۔ اعتبار کر لیتا ہے
للمؤمنین۔ ایمانداروں کا — و۔ اور — رحمۃ۔ رحمت
للذین۔ انکے لیے جو — اٰمنوا۔ ایمان لائے — منکم۔ تم میں سے — و۔ اور
الذین۔ وہ جو — یؤذون۔ تکلیف دیتے ہیں — رسول۔ رسول
اللہ۔ اللہ کو — لہم۔ انکے لیے — عذاب۔ عذاب ہے — الیم۔ دردناک
یحلفون۔ قسمیں کھاتے ہیں — باللہ۔ اللہ کی — لکم۔ تمہارے لیے
لیرضوکم۔ تاکہ راضی کریں — کم۔ تم کو — و۔ اور — اللہ۔ اللہ
و۔ اور — رسولہ۔ رسول اسکا — احق۔ بہت حقدار ہیں — ان۔ یہ کہ
یرضوہ۔ راضی کریں اسکو — ان۔ اگر — کانوا۔ ہیں — مومنین۔ مومن
الم۔ کیا — لم۔ نہیں — یعلموا۔ جانتے — انہ۔ کہ وہ بیشک

marfat.com

من - جو
رسولہ - اسکے رسول کی
جھنم - جہنم کی
الخزی - رسوائی ہے
ان - یہ کہ
تنبئہم - جو بتائے ان کو
قل - کہہ
مخرج - نکالنے والا ہے
لئن - اگر
کنا - کہ ہم
قل - کہہ
ابتہ - اسکی آیتوں کے
تستہزؤن - ہنسی کرتے
لا تعتذروا - عذر نہ کرو
کفرتم - کفر کیا تم نے
نعف - ہم معاف کریں
نعذب - تو عذاب کریں گے ہم
کانوا - تھے
یحاد - نافرمانی کریگا
فان - تو بیشک
خالدا - ہمیشہ رہے
العظیم - بڑی
تنزل - اتاری جائے
بہا - جو
استہزؤا - ہنسی کرو
ما - جو
سالتہم - تو ان سے پوچھے
نخوض - باتیں کرتے تھے
ا - کیا
و - اور
لا تعتذروا - عذر کرو
بعد - بعد
عن طائفۃ - ایک جماعت کو
طائفۃ - ایک جماعت کو
مجرمین - مجرم لوگ۔
اللہ - اللہ کی
لہ - اس کے لیے
فیہا - اس میں
یحذر - ڈرتے ہیں
علیہم - ان پر
فی - بیچ
ان - بیشک
تحذرون - تم ڈرتے ہو
لیقولن - تو ضرور کہیں گے
و - اور
باللہ - ساتھ اللہ
رسولہ - اسکے رسول کے
قد - بیشک
ان - اگر
منکم - تم میں سے
نعذب - عذاب کریں گے
بانہم - کہ وہ

و - اور
نار - آگ ہے
ذلک - یہ
المنفقون - منافق
سورۃ - کوئی سورت
قلوبہم - انکے دلوں کے ہے
اللہ - اللہ
و - اور
انما - اسکے سوا نہیں
نلعب - کھیلتے تھے
و - اور
کنتم - تم تھے
قد - بیشک
ان - اگر
منکم - تم میں سے
بانہم - کہ وہ

مختصر تفسیر اردو رکوع ہشتم سورۃ توبہ پ۱۰

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

زکوٰۃ تو انہی لوگوں کے لیے ہے جو فقیر ہوں یا مسکین اور عاملین کے لیے اور مؤلفۃ القلوب کے لیے اور غلاموں کے آزاد کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ مقررہ قانون ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

marfat.com

جب منافقین نے تقسیم صدقات میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا جیسا کہ سب سے پہلے ذوالخویصرہ تمیمی کا تذکرہ ہو چکا۔ تو اللہ تعالے نے اس آیت کریمہ میں مستحقین زکوٰۃ کا آٹھ قسموں میں مصرف مقرر فرما دیا تھا تاکہ کوئی حقدار بن کر کسی قسم کی زبان درازی نہ کر سکے اور سمجھ لے کہ ان آٹھ کے سوا کوئی مستحق نہیں ہے حتی کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد پر بھی یہ حرام ہے پھر طعن کرنے والے منافقین کو تو کوئی موقعہ ہی نہیں۔

علامہ آلوسی نے غیر مبہم الفاظ میں تصریح فرما دی ہے کہ صدقہ سے مراد اس آیت کریمہ میں زکوٰۃ ہے والمراد من الصدقات الزکوٰۃ۔ فقہاء نے اس آیت کریمہ کی روشنی میں مندرجہ ذیل تصریح فرمائی ہے۔

اول یہ کہ زکوٰۃ کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ قرار دیے گئے ہیں ان میں مؤلفۃ القلوب یعنے وہ لوگ جنہیں مال دے کر ان کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرائی جاتی تھی یہ اب باجماع صحابہ ساقط ہیں اس لیے کہ جب اللہ تعالے نے اسلام کو غلبہ دے دیا تو اب اس کی حاجت نہ رہی۔ یہ اجماع عہد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں ہوا کما قال الالوسی رحمہ اللہ تعالی فی روح المعانی والمؤلفۃ قلوبہم وھم کانوا ثلثۃ اصناف مؤلفۃ قلوب تین قسم کے تھے۔

ایک تو وہ جن کی حضور صلے اللہ علیہ مال اعانت سے تالیف قلوب فرماتے تھے کہ وہ اسلام میں آجائیں۔

دوسرے وہ کہ اسلام تو لے آئے تھے لیکن ضعیف تھے جیسے عیینہ۔ اقرع بن حابس عباس بن مرداس سلمی تو حضور انہیں مالی بخشش فرمایا کرتے تھے تاکہ ان کی پرہیزگاری اسلام میں بڑھ جائے۔

تیسرے وہ تھے جن کی مدد اس غرض سے کی جاتی تھی کہ ان کا شر دبا رہے اور مسلمان ان سے محفوظ رہیں۔

صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ یہ صنف ثامن اب ساقط ہے۔

اور اس پر اجماع صحابہ منعقد ہوا عہد صدیقی میں۔ چنانچہ

ایک روایت ہے کہ اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن حضرت صدیق اکبر کی خدمت میں کچھ زمین طلب کرنے حاضر آئے تو آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رقعہ لکھ دیا تو حضرت فاروق اعظم

marfat.com

رضی اللہ عنہ نے سر اٹھا کر کہا۔

هٰذَا شَیْءٌ لَبَّطَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَالِیْفًا لَکُمْ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَقَدْ اَعَزَّ اللّٰہُ تَعَالٰی الْاِسْلَامَ وَاَغْنٰی عَنْکُمْ فَاِنْ ثَبَتُّمْ عَلَی الْاِسْلَامِ وَاِلَّا نَبَذْنَا بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمُ السَّیْفَ۔

یہ ایسی چیز ہے جسے حضور تالیف قلوب کے لیے تمہیں عطا فرمایا کرتے تھے لیکن آج کے دن اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت دے کر تم سے مستغنی کر دیا ہے تو اگر تم اسلام میں ثابت رہے تو ہمارے لیے بہتر ہے ورنہ ہم میں اور تم میں تلوار فیصلہ کرے گی۔

فَرَجَعُوْا اِلٰی اَبِیْکُمْ فَقَالُوْا اَنْتَ الْخَلِیْفَۃُ اَمْ عُمَرُ کَتَبْتَ لَنَا الْخَطَّ وَفَرَّقَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ھُوَ اِنْ شَاءَ وَافَقَ وَلَمْ یُنْکِرْ عَلَیْہِ اَحَدٌ مِّنَ الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ۔

وہ پلٹ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ خلیفہ وقت ہیں یا عمر آپ ہم پر خط لکھ کر مہربانی کی اور عمر نے اسے چاک کر ڈالا تو حضرت صدیق نے فرمایا وہی اس معاملہ میں مجاز ہیں اگر وہ چاہتے تو ہمیں اعتراض نہ تھا۔ اس پر کسی نے صحابہ کرام میں سے انکار نہ کیا۔

(۱) تعریف فقیر: حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ ہے کہ جس کے پاس نصاب زکوٰۃ سے کم ہو۔ جو غنی نہ ہو اس کے پاس مال بالکل نہ ہو یا کچھ مال ہو مگر اتنا نہ ہو کہ اس سے غنی ہو جائے۔

(۲) اور مسکین وہ ہے کہ جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو اور سوال کرنے شکم سیر ہونے کا محتاج ہو اور اس کے لیے سوال جائز ہو۔

اس کی توضیح حدیث ابوسعید سے ملتی ہے۔ حَیْثُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ وَلَہٗ قِیْمَۃُ اُوْقِیَّۃٍ فَقَدْ اَلْحَفَ جو ایک اوقیہ کا مال رکھتا ہو اور سوال کرے وہ ملحف ہے۔ کَانَتِ الْاُوْقِیَّۃُ فِیْ ذٰلِکَ الزَّمَانِ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا۔ اس زمانہ میں اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا تھا اور ایک درہم ساڑھے تین ماشہ چاندی کا ہوتا ہے اور الحاف کہتے ہیں گڑگڑا کر بھیک مانگنے کو۔

اس بنا پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فَقْرٍ

marfat.com

والفقیر رواہ ابوداؤد

اور الفقیر فخری جسے حدیث کہا جاتا ہے اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ بے اصل ہے۔

(۳) عاملین علیہا یہ وہ لوگ ہیں جنہیں امام وصولی زکوۃ پر مقرر کر کے بھیجے۔

بحر میں ہے ان العامل یشمل العشار والساعی والاول من نصبہ الامام علی الطریق لیاخذ الصدقات من التجار المارۃ باموالہم علیہ یعنی عامل۔ عاشر۔ ساعی دونوں کو کہتے ہیں۔ عاشر وہ ہیں جنہیں امام مقرر کرے تاکہ تاجر لوگوں سے زکوۃ وصول کرے اور اموال تجارت لے کر گذرنے والوں سے چالیسواں حصہ حولان حول ہونے پر وصول کرے۔

چوتھی قسم مؤلفۃ القلوب کی ہے جس کی تصریح بیان ہو چکی۔

پانچویں قسم رقاب ہیں یعنی وہ لونڈی یا غلام جسے خرید کر آزاد کر دیا جائے یہ بھی زمانہ ہذا میں ہمارے اندر موجود نہیں۔

چھٹی قسم غارمین کی ہے یہ وہ ہیں جن پر کسی کا قرضہ ہو تو زکوۃ سے قرضہ ادا کر دیا جائے تو صحیح مصرف ہے یعنی وہ قرضدار جنہوں نے قرض لے کر کسی نیکی کے راستہ یا مسلمانوں کے درمیان صلح کرانے میں خرچ کیا ہو۔ یہ لوگ خواہ مالدار ہوں مگر ان کا قرضہ زکوۃ کے مال سے ادا کیا جا سکتا ہے اور اس میں اختلاف نہیں ہے

ساتواں مصرف فی سبیل اللہ ہے اس میں امام ابو یوسف کے نزدیک بہترین مصرف جہاد ہے اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حج بہترین مصرف ہے یعنی تجہیز حج۔ حاجی کو حج کرانے کے معنی میں آتا ہے کذا فی المنحۃ۔

اور ایک قول میں فی سبیل اللہ سے مراد خدمت طلبۂ علم دین ہے کما فی فتاوی الظہیریۃ۔

صاحب روح المعانی فرماتے ہیں فی سبیل اللہ سے مراد جمیع قرب ہیں۔

آٹھویں قسم ابن السبیل ہے وھو المسافر المنقطع عن مالہ والاستقراض لہ خیر من قبول الصدقۃ۔

وہ ایسا مسافر ہے جو اپنے مال سے دور رہ کر پردیس میں ہو اور اس کے لیے قرض لینا قبول صدقہ سے بہتر ہے۔

marfat.com

اور فتح القدیر میں ہے ۔ لا یحل لہ ان یاخذ اکثر من حاجتہ اسے اپنی حاجت سے زیادہ لینا جائز نہیں۔

تصریح مصارف صدقہ کے بعد اب دوسرا مضمون منصب مصطفیٰ علیہ السلام کے بیان میں ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور ان میں کچھ وہ ہیں کہ ستاتے ہیں ان غیب کی خبریں دینے والے نبی کو اور کہتے ہیں وہ کان ہیں فرما دیجیے وہ کان تمہارے بھلے کے لیے ہیں اللہ پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی بات کا یقین کرتے ہیں۔

منافقوں نے آپ کو کان کہا۔ اذن مشتق ہے اَذن سے اس کے معنی ہیں اس نے کان لگا کر سن لیا۔

شان نزول:۔ ابن حاتم سدی سے راوی ہیں کہ یہ ایک منافقین کی ایک جماعت کے لیے نازل ہوئی اس جماعت میں جلاس بن سوید بن صامت ہے اور رفاعہ بن عبدالمنذر اور ودیعہ بن ثابت وغیرہ تھے۔ یہ حضور کی شان میں بکواس اور ناگفتہ بہ الفاظ بکتے تھے تو ایک منافق بولا ایسی باتیں نہ کرو ہمیں ڈر ہے کہ اگر حضور تک یہ باتیں پہنچیں تو ہم پر مصیبت آجائے گی۔

جلاس بولا ہم تو جا ہیں گے کہیں گے اور جب حضور ہم سے پوچھیں گے ہم اس کی تصدیق طلب کر کے مکر جائیں گے قسم کھالیں گے۔ تو صرف کان رکھتے ہیں یعنی ان سے جو کہ دو مان لیتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملا کہ ان کے کان خیر و صلاح سننے اور ماننے والے ہیں فساد اور شر کی طرف نہیں۔ ایک روایت میں اُذُن سامعۃ بھی ہے یعنی ان کے کان سننے اور قبول کرنے والے ہیں۔

وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور ان لوگوں کے لیے رحمت ہیں جو تم میں سے ایمان کا اظہار کرتے ہیں یعنی تم میں جو شخص مومن ہیں ان کے لیے رسول محترم سراسر رحمت ہیں قیامت کے دن ان کی شفاعت کریں گے۔ اور جو لوگ اللہ کے رسول کو دکھ دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ آپ کے سامنے قسم کھاتے ہیں اللہ کی یہ منافقین

marfat.com

اس لیے کہ آپ کو راضی کر لیں۔

شانِ نزول: یہ ہے کہ منافقین اپنی مجلسوں میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا کرتے اور جب مسلمانوں میں آتے مکر جاتے اور قسمیں کھا جاتے اور یہ واقعہ جلاس بن سوید کے متعلق ہے یہ وہ خبیث ہے جس کے متعلق حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا من اراد ان ینظر الی الشیطان فلینظر الی نبتل بن الحرث جو شیطان کو دیکھنا چاہے وہ نبتل بن حرث کو دیکھے۔

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ حالانکہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ حق رکھتے ہیں کہ ان کو راضی کریں اگر یہ لوگ سچے مسلمان ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ جھوٹی باتیں بناتے ہیں قسمیں کھا کھا کر تاکہ وہ مسلمانوں کو راضی کر لیں حالانکہ اللہ اور اس کے رسول کا حق زیادہ تھا کہ اسے راضی کرتے اگر وہ ایمان رکھتے ہیں لیکن وہ تو خالص منافق ہیں آگے ارشاد ہے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝ کیا وہ نہیں جانتے کہ جو مخالفت کرے اللہ اور اس کے رسول کی تو اس کے لیے جہنم ہے ہمیشہ اس میں رہیگا یہی بڑی رسوائی ہے۔

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ منافق ڈرتے ہیں کہ ان پر کوئی سورت ایسی اترے جو ان کے دلوں کی مخفی باتیں ظاہر کر دے۔

دلوں کی مخفی باتیں ان کا نفاق ہے اور وہ بغض و عداوت جو مسلمانوں کے ساتھ رکھتے تھے اور اسے چھپاتے تھے تو جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات دیکھیں اور آپ کی وہ خبریں جو آپ نے علم غیب سے دیں منافقوں نے مطابق واقعہ پائیں تو انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسی سورت نازل نہ فرما دے جس سے ان کی خفیہ مکاریاں ظاہر ہو جائیں اور ان کی رسوائی ہو آیہ مذکورہ میں اسی کا بیان ہے۔

قُلِ اسْتَهْزِءُوْٓا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۔ فرما دیجئے ہنسے جاؤ اللہ تعالیٰ ظاہر فرمانے والا ہے جس سے تم ڈر رہے ہو۔

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۔ اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے۔

marfat.com

شانِ نزول: غزوۂ تبوک میں جاتے ہوئے منافقین کی تین جماعتوں نے دو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت تمسخر آمیز باتیں بنا رہے تھے کہ ان کا یہ خیال کہ روم پر غالب آجائیں گے کتنا بعید از خیال خیال ہے ایک بولتا تو کچھ نہ تھا مگر ہنستا تھا۔

حضور نے انہیں طلب فرما کر ان سے سوال کیا کہ تم ایسا کہہ رہے تھے وہ کہنے لگے حضور دفع الوقتی کے لیے یونہی ہنس بول رہے تھے اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی جس میں ان کا یہ عذر و حیلہ رد کیا گیا اور ارشاد ہوا:

قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

فرما دیجیے کیا اللہ اور اس کی آیتوں سے اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کرتے ہو بہانے نہ تراشو تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

اس سے یہ عقیدہ واضح ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول اور قرآن کریم کے ساتھ مذاق کفر ہے۔ اور حضور کی شان میں کسے ہی طریق پر ایسا کلمہ کہنا کفر ہے جس میں ادنیٰ گستاخی کا بھی پہلو نکلے اس میں عذر ہرگز قابل قبول نہیں چنانچہ ارشاد ہے۔

اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ اگر تم میں سے کسی کو معاف کریں یعنی وہ جو زبان سے خاموش رہا مگر ہنستا رہا اگرچہ وہ بھی مجرم ہے مگر اسے ہم اس لیے معاف فرماتے ہیں کہ ہمارے عذاب سے وہ خوفزدہ ہو گیا۔

محمد بن اسحاق راوی ہیں ابن المنذر اور ابن ابی حاتم کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ جو ہنس رہا تھا اور زبان سے کچھ نہ بولا وہ مخشی بن حمیر الاشجعی تھا اس نے توبہ کی اور اللہ سے دعا کی کہ وہ شہید ہو کر ایسے مرے کہ اس کے مرنے کی جگہ بھی کوئی نہ جانے چنانچہ جنگ یمامہ میں وہ شہید ہوا اور اس کے مقتل اور قاتل کو بھی کوئی نہیں جانتا (روح المعانی)

ایک روایت میں ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو اس نے نفاق سے توبہ کی اور بولا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَزَالُ اَسْمَعُ اٰیَةً تُفْتَضَحُ بِهَا الْعُلُوْدُ وَتَجِبُ بِهَا الْقُلُوْبُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَفَاتِیْ قَتْلًا فِیْ سَبِیْلِكَ لَا یَقُوْلُ اَحَدٌ اَنَا غَسَّلْتُ اَنَا دَفَنْتُ۔ فَاُجِیْبَ فَجَعَلَ الْیَمَامَةَ فَاسْتُجِیْبَ دُعَآؤُهٗ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ خلاصہ یہ کہ اس کی دعا قبول ہوئی اور جنگ یمامہ میں شہید ہوا۔

ان کا نام مخشی بن حمیر اشجعی تھا۔ رضی اللہ عنہ اور چونکہ ان کی زبان گستاخی سے رکی رہی اس

marfat.com

لیے اللہ تعالےٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ تو اوروں کو ہم عذاب دیں گے اس لیے کہ وہ مجرم تھے اور اپنے نفاق پر قائم رہے اور توبہ نہ کی۔

بامحاورہ ترجمہ رکوع ۹ سورۃ توبہ پ ۱۱

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۭ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک ہی جنس ہیں برائی کا حکم دیں اور بھلائی سے روکیں اور اپنی مٹھی بند رکھیں وہ اللہ کو بھلا بیٹھے تو اللہ نے انہیں بھلا دیا بے شک منافق پکے فاسق ہیں۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ هِىَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝

وعدہ دیا ہے اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کو جہنم کا۔ ہمیشہ رہیں گے اس میں وہ انہیں کافی ہے اور اللہ کی لعنت ہے ان کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہے۔

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۭ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْٓا ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

جیسے وہ جو تم سے پہلے تھے تم سے سخت تھے زور میں اور مال میں بھی بڑھے ہوئے تھے اور اولاد میں بھی تو وہ اپنا حصہ برت گئے تو تم نے اپنا حصہ برتا جیسے وہ اپنا حصہ برت گئے تم سے پہلے اور تم بے ہودگی میں پڑے جیسے وہ بیہودہ رہے یہ وہ ہیں کہ ان کے عمل اکارت گئے دنیا میں اور آخرت میں اور یہی لوگ نقصان و خسران میں ہیں۔

اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ

کیا نہ آئی انہیں خبر ان کی اپنے سے پہلوں کی قوم نوح کی اور عاد کی اور ثمود کی اور قوم ابراہیم

marfat.com

اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۚ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

کی اور مدین والوں کی اور ان کی جو الٹ دیے گئے آبادی تھے ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل سے تو نہ تھا اللہ کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہ تھے اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہوئے۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں حکم کرتے ہیں وہ بھلائی کا اور منع کرتے ہیں برائی سے اور قائم رکھتے ہیں نماز اور ادا کرتے ہیں زکوٰۃ اور اطاعت کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے رسول کی یہی وہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

وعدہ دیا ہے اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو باغوں کا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں اور ستھرے مکانوں کا بسنے کے باغوں میں اور اللہ کی رضا سب سے بڑی ہے یہی ہے وہ بڑی کامیاب مراد

حل لغات رکوع نہم سورۃ توبہ پ۱۱

المنفقون منافق مرد — و۔اور — المنفقت منافق عورتیں بعضہم سب ایک ہی
من بعض جنس ہیں — یامرون حکم دیتے ہیں — بالمنکر بری باتوں کا — و۔اور
ینھون روکتے ہیں — عن المعروف اچھی باتوں سے — و۔اور
یقبضون بند رکھتے ہیں — ایدیہم اپنے ہاتھ — نسوا۔وہ بھول گئے — اللہ۔اللہ کو

marfat.com

فنسیھم۔سو بھلا دیا اس نے ان کو
ھم۔وہی ہیں
المنفقین۔منافق مرد
المنفقت۔منافق عورتیں
الکفار۔کافروں سے
ولہ ہیں
جھنم۔جہنم
و۔اور
لھم۔انکے لیے
کالذین۔جیسے وہ لوگ
اشد۔زیادہ سخت
اکثر۔زیادہ
فاستمتعوا۔تو فائدہ اٹھایا انہوں نے
استمتعتم۔تم نے فائدہ اٹھایا
الذین۔انہوں نے
و۔اور
اولئک۔یہ لوگ
الدنیا۔دنیا کے
اولئک۔یہ لوگ
لم۔نہ
من قبلھم۔جو ان سے پہلے تھے
و۔اور
و۔اور
اصحب۔اصحاب
بستیوں کی
بالبینت۔دلائل لے کر
لیظلمھم۔ظلم کرتا ان پر

ان۔بیشک
وعد۔وعدہ کیا
اللہ۔اللہ نے
المنفقت۔منافق عورتوں و۔اور
جھنم۔دوزخ کا
ھی۔وہ
لعنھم۔لعنت کی ان پر
عذاب۔عذاب ہے
مقیم۔قائم رہنے والا
کانوا۔تھے وہ
و۔اور
اولادا۔اولاد میں
فاستمتعتم۔پھر فائدہ
استمتع۔فائدہ اٹھایا
بخلاقھم۔اپنے حصے کا
خضتم۔بیہودگی کی تم نے
خضوا۔بیہودگی کی انہوں نے
فی۔میں
و۔اور
ا۔کیا
الذین۔ان کی
نوح۔نوح کی
ثمود۔ثمود کی
و۔اور
المؤتفکت۔الٹائی گئی
رسلھم۔انکے رسول
اللہ۔اللہ کہ
کانوا۔تھے وہ

المنافقین۔منافق
اللہ۔اللہ نے
و۔اور
خلدین۔ہمیشہ رہنے
حسبھم۔انکو کافی ہے
اللہ۔اللہ نے
مقیم۔قائم رہنے والا
کانوا۔تھے وہ
و۔اور
اولادا۔اولاد میں
فاستمتعتم۔پھر فائدہ
استمتع۔فائدہ اٹھایا
بخلاقھم۔اپنے حصے کا
خاضوا۔بیہودگی کی انہوں نے
فی۔میں
و۔اور
ا۔کیا
الذین۔ان کی
نوح۔نوح کی
ثمود۔ثمود کی
و۔اور
المؤتفکت۔الٹائی گئی
رسلھم۔انکے رسول
اللہ۔اللہ کہ
کانوا۔تھے وہ

الفسقون۔بدکردار
و۔اور
النار۔آگ
فیھا۔اس میں
و۔اور
لھم۔انکے لیے
من قبلکم۔جو تم سے پہلے تھے
منکم۔تم سے
اموالا۔مال
بخلاقکم۔اپنے حصے کا
کما۔جیسا کہ
من قبلکم۔جو تم سے پہلے تھے
کالذی۔جیسے
اعمالھم۔ان کے عمل
الاخرۃ۔آخرت کے
الخسرون۔خسارہ والے
نبأ۔خبر
قوم۔قوم
و۔اور
ابراھیم۔ابراہیم کی
و۔اور
اتتھم۔آئے ان کے پاس
کان۔تھا
لکن۔لیکن

قوۃ۔قوت میں
و۔اور
خلاقھم۔اپنے حصے کا
خضتم۔بیہودگی کی تم نے
خبطت۔ضائع ہوئے
و۔اور
ھم۔وہی ہیں
یاتھم۔آئی انکے پاس
فما۔پھر نہیں
و۔اور

marfat.com

انفسہم۔اپنی جانوں پر	یظلمون۔ظلم کرتے	المومنون۔مومن مرد	
و۔اور	و۔اور	اولیاء۔دوست ہیں	
بعض۔بعض کے	المؤمنت۔مومن عورتیں بعضہم۔بعض انکے	و۔اور	
ینھون۔روکتے ہیں	یامرون۔حکم دیتے ہیں	یقیمون۔قائم کرتے ہیں	
الصلوٰۃ۔نماز	بالمعروف۔نیکی کا	الزکوٰۃ۔زکوٰۃ	
و۔اور	عن المنکر۔بری باتوں سے	و۔اور	
یطیعون۔اطاعت کرتے ہیں	و۔اور	سیرحمہم۔جلد ہی رحم کرے گا ان پر	
رسولہ۔اس کے رسول کی	یؤتون۔دیتے ہیں	عزیز۔غالب	
اللہ۔اللہ	اللہ۔اللہ	المؤمنین۔مومن مردوں	
اولئک۔یہ لوگ	اللہ۔اللہ نے	جنت۔جنتوں کا	
ان۔یقینا	جنت۔جنتوں کا کہ	تجری۔چلتی ہیں	
وعد۔وعدہ کیا ہے	المؤمنت۔مومن عورتوں سے	خلدین۔ہمیشہ رہنے والے ہیں	
حکیم۔حکمت والا ہے	الانھر۔نہریں	مساکن۔مکان	
و۔اور	و۔اور	طیبۃ۔اچھے	
من تحتھا۔اس کے نیچے	جنت۔جنت	عدن۔ہمیشہ کے	و۔اور
فیھا۔اس میں	من اللہ۔اللہ کی	اکبر۔بہت بڑی ہے	ذلک۔یہ ہے
فی۔کی	العظیم۔بہت بڑی۔		
رضوان۔خوشنودی			
الفوز۔کامیابی			

مختصر تفسیر اردو رکوع نہم سورۃ توبہ پ۱۱

اَلْمُنٰفِقٰتُ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ۔ منافق مرد اور منافق عورتیں ایک ہی ہیں یعنی نفاق میں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور خبث اعمال میں یکساں ہیں اور روح المعانی میں ان عورتوں نے قسم کھا کر مسلمانوں سے کہا تھا کہ ہم تم میں سے ہیں۔ ان کی قسم کی تکذیب کی ہے۔

اور خازن میں ہے کہ کفر و معصیت میں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب میں برابر ہیں۔

یَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ۔ برائی کے کام میں بھلائی سے سبقت لے جاتے ہیں اور تصدیق رسالت آپ صلے اللہ علیہ وسلم سے روکیں اور اطاعت اسلام سے منع کریں اور اپنی مٹھی بند رکھیں راہ خدا میں خرچ کرنے سے اپنی

marfat.com

مٹھی بند رکھیں جیسا کہ قتادہ اور حسن نے کہا۔ قبض ید کنایہ ہے بخل سے جس طرح بسط کنایہ ہے بسط سے بعض کہتے ہیں کہ قبض ید سے مراد جہاد فی سبیل اللہ سے ہاتھ روکنا ہے وہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے انہیں بھلا دیا یعنی انہوں نے اللہ کی اطاعت سے منہ موڑ لیا اللہ نے اپنا لطف اور فضل ان سے روک لیا۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ بے شک منافق وہی پکے فاسق ہیں یعنی تمرد و فساد میں کامل ہیں۔ فسق کے معنی خروج عن الطاعۃ کے ہیں۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ اللہ نے وعدہ دیا منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کو جہنم کی آگ کا۔

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا هِیَ حَسْبُهُمْ وہ انہیں کافی ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ۔ اور لعنت ہے اللہ کی ان پر اور انہی کے لیے عذاب ہے قائم رہنے والا۔

كَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا جیسے وہ جو تم سے پہلے تھے کہ وہ زور میں تم سے زیادہ سخت تھے اور مال کی اکثریت اور اولاد میں تم سے زیادہ تھے۔

فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ تو وہ اپنا حصہ برت گئے لذات و شہوات دنیا کا۔ تو تم نے اپنا حصہ برتا جیسے پہلے تم سے پہلے تم سے اپنا حصہ برت گئے۔

وَخُضْتُمْ كَالَّذِیْ خَاضُوْۤا اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔ اور تم باطل پرستی میں پڑے رہے جیسے وہ باطل پرستی میں تھے ان کے تمام کام اکارت گئے دنیا اور آخرت میں اور وہی لوگ گھاٹے میں ہیں۔

یعنی وہ لذات دنیا کی باطل متاع میں تکذیب خدا اور رسول کرتے رہے اور مومنین کے ساتھ استہزاء کرتے تھے تم نے بھی ان کی پیروی کی ان کے کام اکارت گئے اور وہ گھاٹے میں رہے ایسے ہی تمہارا حشر ہوگا اور ایسے ہی تم خسران و نقصان میں ہو گویا پہلے لوگوں کی مذمت ان کے عادات خبیثہ پر فرما کر انہیں بھی شہوات فانیہ میں فدا ہونے پر ملامت کی۔ آگے نظائر سے افہام و تفہیم فرمائی جاتی ہے۔

اَلَمْ یَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَقَوْمِ اِبْرٰهِیْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْیَنَ

marfat.com

کیا انہیں اپنے سے پہلوں کی خبر نہ آئی یعنی ان منافقوں نے اپنے سے پہلے لوگوں کا حال نہیں سنا۔ نوح کی قوم جسے غرق کیا گیا اور عاد جسے آندھی سے برباد کیا گیا اور ثمود جو رجفہ یعنی زلزلہ سے نیست و نابود کیا گیا اور قوم ابراہیم جو نعمتیں چھین کر مار دی گئی اور ان کا بادشاہ نمرود مگسوں کی الوہیت ایک مچھر کے ذریعہ ہلاک کیا گیا اور مدین والے جو شعیب علیہ السلام کی مخالفت سے ایسے ابر کے ذریعہ ہلاک ہوئے کہ اس سے پانی کی امید رکھتے تھے اور اس نے آگ برسائی اور ایک آیت میں ہے کہ گرج اور زلزلہ سے ہلاک کی گئی۔

وَالْمُؤْتَفِكٰتِ اور موتفکات یعنی وہ بستیاں جو الٹ دی گئیں۔

یہ مؤتفکہ کی جمع ہے۔ ائتفاک انقلاب کو کہتے ہیں یعنی یجعل اعلی الشئی اسفل بالخسف۔ اونچے مقام کو الٹ کر نیچے کر دینے کے معنی میں یہ لفظ استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد وہ قریے ہیں جو سدوم کا علاقہ کہلاتے ہیں جنہیں آجکل شرق اردن کہتے ہیں اور عرب سے قریب ہیں ان میں ہلاک شدہ اقوام کے نشان باقی ہیں اور جو قوم لوط علیہ السلام کے تھے جو بلند جگہ رہنے والے ہو گئے اور ان پر پتھر برسے سنگ ریزوں کی صورت میں ان کے تفصیلی حالات اپنے اپنے مقام پر آئیں گے (روح المعانی)

اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ۔ ان پر عذاب کی وجہ یہی تھی کہ ان میں ان کے رسول روشن دلائل سے ان کے پاس آئے تو انہوں نے تصدیق نبوت کرنے کی بجائے تکذیب کی جیسا کہ اے مخاطبین تمہارا رویہ ہے تو ان سے عبرت حاصل کرو اور ڈرو کہ تم پر بھی انہی کی طرح عذاب نہ آجائے۔

فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ۔ اللہ بلا وجہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اس لیے کہ وہ عادل ہے اور عدل کا تقاضا ظلم نہیں ہوتا اور وہ حکیم ہے اور حکمت کا تقاضا حکمت کے خلاف نہیں ہوتا بلا جرم کسی کو سزا دینا عدل کے خلاف اور حکمت کے خلاف ہے۔

وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ لیکن وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے یعنی محض حسد و عناد سے انبیاء کرام کی مخالفت کرتے اور ان کی تکذیب میں رہتے تو آخر شر عذاب الٰہی کے مستحق بنے۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار و رفیق ہیں۔ باہمی دینی محبت اور موالات رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد پر مستعد

marfat.com

رہتے ہیں۔

یَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اطاعت الٰہی اور فرمانبرداری رسالت پناہی میں رہتے ہیں یہ وہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم فرمائے گا بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے یعنی ایسا قوی وقادر ہے کہ ہر شے کا وجود میں لانا اس کے تحت قدرت ہے جو وہ ارادہ فرمائے اس سے کوئی روکنے والا نہیں۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَمَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ اور وعدہ دیا اللہ نے مومنوں اور مومنات کو باغوں کا جنکے نیچے نہریں رواں ہیں ان میں ہمیشہ رہیں اور پاکیزہ مکانوں کا بسنے والے باغوں میں اور اللہ کی رضا سب سے بڑی ہے۔

ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ حسن سے راوی ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ مساکن طیبہ کی کیا تفسیر ہے تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا تھا تو حضور نے فرمایا۔

قصر من لؤلؤة فی الجنة فی ذلك القصر سبعون دارا من یاقوتة حمراء فی كل دار سبعون بیتا من زمردة خضراء فی كل بیت سبعون سریرا علی كل سریر سبعون فراشا من كل لون علی كل فراش امرأة من الحور العین فی كل بیت سبعون مائدة فی كل مائدة سبعون لونا من كل طعام فی كل بیت سبعون وصیفا ووصیفة فیعطی المؤمن من القوة فی كل غداة ما یاتی علی ذلك كله۔

جنت میں موتی کا ایک محل ہے اس محل میں ستر گھر ہیں سرخ یاقوت کے ہر گھر میں ستر کمرے ہیں زمرد سبز کے ہر کمرہ میں ستر تخت ہیں ہر تخت پر ستر فرش ہیں رنگ رنگ کے ہر تخت پر ایک حسین حور ہے اور ہر کمرہ میں ستر دسترخوان ہیں ہر خوان میں ستر رنگ کے کھانے ہیں اور خوان کے آگے ستر وصیف یعنی کھانا پیش کرنے والے ہیں جو اس میں مومن ہوں گے انہیں پیش کریں گے۔ روح المعانی

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۔ اور اللہ کی خوشنودی بھی ان کو ملے

marfat.com

گی جو سب نعمتوں سے بڑی ہوگی۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔
اور اللہ کی رضا کے متعلق ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ جنت میں اہل جنت کو اللہ تعالے فرمائے گا کہ کیا تم راضی ہو گئے تو وہ عرض کریں گے۔ الٰہی کیوں نہ راضی ہوں تو نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا کہ کسی کو وہ نہ ملا تیری مخلوق میں۔ تو ارشاد ہوگا لو اب ہم تمہیں اس سے بھی افضل نعمت عطا کرتے ہیں اور یہ کرو یہ ہے کہ ہم تم پر اپنی رضا حلال فرماتے ہیں اب تم پر ہمارا سخط و غضب کبھی نہ ہوگا یہی ہے بڑی کامیابی۔

باحاورہ ترجمہ رکوع دہم سورۃ توبہ پنجم

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

اے غیبی خبر دینے والے نبی جہاد کرو کافروں اور منافقوں سے اور ان پر سختی کرو اور ٹھکانا ان کا جہنم ہے اور بری جگہ ہے وہ پلٹنے کی۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۚ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ

قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی انہوں نے نہ کہا اور بیشک کہا انہوں نے کلمہ کفر اور کافر ہوئے بعد اسلام کے اور چاہا وہ نہ ملا اور انہیں کیا برا لگا یہی کہ اللہ نے اور اس کے رسول نے انہیں غنی کر دیا اپنے فضل سے تو اگر وہ توبہ کریں ہوگا بھلا ان کے لیے اور اگر انحراف کریں تو عذاب دے گا ان کو اللہ عذاب بڑا ہی دردناک۔

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

دنیا میں اور آخرت میں اور نہیں ان کے لیے زمین میں کوئی حمایتی نہ مددگار۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَىِٕنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

اور ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے عہد کیا تھا اللہ سے کہ اگر دے گا ہمیں اپنے فضل سے تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور صالحین

marfat.com

سے ہو جائیں گے۔

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

تو جب دیا اللہ نے ان کو اپنے فضل سے تو بخل کرنے لگے اور منحرف ہو کر منہ پھیر لیا۔

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝

تو ان کے پیچھے رکھ دیا نفاق ان کے دلوں میں اس دن تک کہ ملیں گے اس سے بدلہ اس کا کہ خلاف کیا اللہ سے وعدہ جھوٹا اور بدلہ اس کا جو جھوٹ بولتے تھے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کے دل کی چھپی اور سرگوشیوں کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ سب غیبوں کو بہت جانتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مومنوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور وہ جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان سے ہنستے ہیں اللہ انہیں ہنسی کی سزا دیتا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

ان کے لیے تم بخشش طلب کرو یا نہ بخشش مانگو اگر آپ بخشش مانگیں ان کے لیے ستر بار تو ہرگز نہ بخشے گا اللہ انہیں یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے کفر کیا اللہ اور رسول سے اور اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم فاسقین کو۔

حل لغات رکوع ہم سورۃ توبہ پ ۱۰

یا ایہا۔ اے	النبی۔ نبی	جاھد۔ جہاد کر	الکفار۔ کافروں
و۔ اور	المنفقین۔ منافقوں سے		

marfat.com

افلاطون - سختی کر
هم - ان کا
للصیر ٹھکانا
ما - نہ
قالوا - کہی انہوں نے
کفروا - کفر کیا انہوں نے
و - اور
یتالوا - پایا انہوں نے
الا - مگر
اللہ - اللہ نے
من فضلہ - اپنے فضل سے
یلث - تو ہوگا
ان - اگر
اللہ - اللہ
الدنیا - دنیا
ما - نہیں
من - کوئی
نصیر - مددگار
عھدنا الی - عہد کیا ہم سے
من فضلہ - اپنے فضل سے
و - اور
لنکونن - ہوں گے ہم
فلما - تو جب
فضلہ - اپنے فضل سے
تولوا - پھر گئے
و - اور
فاعقبھم - تو پیچھے لگایا ان کے

علیھم - ان پر
و - اور
جھنم - جہنم ہے
یحلفون - قسمیں کھاتے ہیں
قالوا - کہا انہوں نے
و - اور
کلمۃ - بات
الکفر - کفر کی
بعد - بعد
ھموا - قصد کیا
و - اور
ان - یہ کہ
و - اور
اغناھم - غنی
رسولہ - اس کے رسول نے
فان - تو اگر
لھم - ان کے لیے
و - اور
یعذبھم - تو عذاب کریگا ان کو
الیما - دردناک
الاخرۃ - آخرت کے
و - اور
الارض - زمین کے
من - کوئی
ولی - دوست
و - اور
نصیر - مددگار
اللہ - اللہ سے کہ
من فضلہ - اپنے فضل سے
لنکونن - ہوں گے ہم
اتانا - دے ہم کو
لنصدقن - تو ضرور صدقہ کریں گے ہم
من الصالحین - نیکوں سے
من فضلہ - اپنے
و - اور
معرضون - منہ پھیرنے والے

ماواھم النار - ٹھکانا
بئس - برا ہے
ماوٰہ - ٹھکانا
لقد - بیشک
و - اور
اسلامھم - اپنے اسلام کے
لما - اس کا جو
نقموا - عیب پکڑا انہوں نے
ھم - ان کو
رسولہ - اس کے رسول نے
یتوبوا - توبہ کریں
و - اور
یعذبھم - تو عذاب کریگا ان کو
فی - بیچ
و - اور
الارض - زمین کے
لا - نہ کوئی
ھم - وہ بھی ہے
اتانا - دے ہم کو
لنصدقن - تو ضرور صدقہ کریں گے ہم
من الصالحین - نیکوں سے
من فضلہ - اپنے
و - اور
معرضون - منہ پھیرنے والے
فی - بیچ

marfat.com

قلوبہم۔ انکے دلوں کے
بما۔ بدلے اسکے کہ
وعدوہ۔ وعدہ کیا اس سے
کانوا۔ کرتے تھے
یعلموا۔ جانتا انہوں نے
سر۔ پوشیدہ باتیں
ھم۔ ان کی
و۔ اور
ان۔ بیشک
علام۔ جاننے والا ہے
الغیوب۔ غیبوں کا
المطوعین۔ صدقہ دینے والوں کو
فی۔ میں
الصدقات۔ صدقوں
لا۔ نہیں
یجدون۔ پاتے
الا۔ مگر
جہدھم۔ اپنی
فیسخرون۔ تو مذاق اڑاتے ہیں
منہم۔ ان سے
سخر۔ ہنسی کی سزا دیگا
لہم۔ ان کے لیے
عذاب۔ عذاب ہے
الیم۔ دردناک
او۔ یا
ان۔ اگر
تستغفر۔ بخشش مانگے تو
سبعین۔ ستر
مرۃ۔ مرتبہ
لہم۔ ان کو
اللہ۔ اللہ
بانہم۔ اس لیے کہ
کفروا۔ انہوں نے انکار کیا
باللہ۔ اللہ کا
و۔ اور
اللہ۔ اللہ
لا۔ نہیں
القوم۔ قوم
الفاسقین۔ فاسق کو۔

الی۔ طرف اس
یوم۔ دن کی کہ
اللہ۔ اللہ سے
و۔ اور
ان۔ بیشک
اللہ۔ اللہ
و۔ اور
ان۔ بیشک
الذین۔ وہ جو
من المؤمنین۔ مومنوں سے
الذین۔ وہ جو
جہد۔ محنت
منہم۔ ان کا
و۔ اور
استغفر۔ بخشش مانگ
تستغفر۔ بخشش مانگ
لہم۔ ان کے لیے
یغفر۔ بخشے گا
بانہم۔ اس لیے کہ
ورسولہ۔ اس کے رسول کا
یہدی۔ ہدایت دیتا

یلقونہ۔ ملیں اسکو
ما۔ جو
بما۔ بدلے اسکے
لہم۔ تہ
یعلم۔ جانتا ہے
نجوا۔ مشورے
اللہ۔ اللہ
یلمزون۔ طعنہ دیتے ہیں
من المؤمنین۔ مومنوں سے
الذین۔ وہ جو
جہد۔ محنت
منہم۔ ان کا
و۔ اور
استغفر۔ بخشش مانگ
تستغفر۔ بخشش مانگ
لہم۔ ان کے لیے
یغفر۔ بخشے گا
بانہم۔ اس لیے کہ
ورسولہ۔ اس کے رسول کا
یہدی۔ ہدایت دیتا

مختصر تفسیر اردو رکوع دہم سورۃ توبہ پ۱۰

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۔ اے

marfat.com

غیبی خبر دینے والے (نبی) جہاد کر کافروں سے اور سختی کر منافقوں پر اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ پلٹنے کی ہے۔

کفار پر جہاد اور منافقوں پر سختی۔ اس سے یہ مستفاد ہوا کہ کفار پر تلوار سے محاربہ کا حکم ہے اور منافقوں پر دلائل قاہرہ سے حجت قائم کرنا ہے۔ یہ اس لیے کہ اسلام میں ان سے جہاد ہے جن کا کفر ظاہر ہو اور منافقوں کی طرف سے کفر ظاہر نہیں ہوتا بنابریں ان سے جہاد نہیں بلکہ اقامت حجت سے اس لیے کہ ظن غالب یہ ظاہر کہ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ تفسیر فرمائی کہ جاہد الاولین بالسیف والاخرین باللسان وذلک بنحو الوعظ و الزام الحجۃ۔ چنانچہ حسن وقتادہ سے مروی ہے کہ ان جاہد المنافقین باقامۃ الحدود کہ منافقین سے جہاد جب ہوگا جبکہ دلائل سے ان پر حد قائم ہو جائے۔

وَلَقَدْ قَالُوا الْكَلِمَةَ الْكُفْرِ۔ حالانکہ انہوں نے کلمات کفریہ کہے ہیں۔

شان نزول:۔ ابن اسحاق اور ابن ابی حاتم کعب بن مالک سے مروی ہے کہ جب قرآن کریم میں منافقین کا ذکر آیا تو جلاس بن سوید کہنے لگا خدا کی قسم اگر یہ شخص سچے ہیں تو ہم لوگ گدھوں سے بدتر ہیں۔ اس گفتگو کو عمیر بن سعد نے سن لیا اور کہا قسم بخدا اے جلاس تم مجھے لوگوں سے زیادہ محبوب ہو اور باعتبار رسوخ بھی تم مجھ سے زیادہ ہو اور تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر میں اسے لوگوں پر ظاہر کر دوں تو تمہیں ذلت ہو اور اگر خاموش رہوں تو مجھے ہلاکت ہے بہرحال ایک دوسرے کے لیے یہ دونوں ہی ہلاک ہے چنانچہ وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو کچھ جلاس نے کہا تھا وہ عرض کر دیا اور جب جلاس کو بلا کر دریافت کیا تو اس نے قسم کھا لی۔ اور صاف انکار کر دیا بلکہ عرض کیا حضور عمیر نے مجھ پر جھوٹ باندھا ہے تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

عبدالرزاق ابن سیرین سے راوی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عمیر بن سعد سے فرمایا اے لڑکے تیری تصدیق تیرے رب نے فرما دی ہے۔ اس سے پہلے حضرت عمیر وما فرما رہے تھے کہ الٰہی جلاس نے حلف اٹھا کر میری تکذیب کر دی ہے لہٰذا۔ اللھم انزل علی عبدک ونبیک تصدیق الصادق وتکذیب الکاذب۔

چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور عروہ سے مروی ہے کہ جلاس نے آیت کریمہ کے

marfat.com

نزول کے بعد توبہ کرلی اور ان کی توبہ قبول ہوگئی۔ روح المعانی

امام بغوی نے کلبی سے روایت کیا جو سب سے زیادہ واضح ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت جلاس بن سوید کے معاملہ میں نازل ہوئی۔

واقعہ یہ تھا کہ ایک روز حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں خطبہ فرمایا اس میں منافقین کا ذکر فرمایا اور ان کی بدحالی اور بدمآلی کی پیشگوئی فرمائی۔ یہ سن کر جلاس نے کہا کہ اگر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سچے ہیں تو ہم لوگ گدھوں سے بدتر ہیں جب حضور مدینہ تشریف لائے تو عامر بن قیس نے حضور سے جلاس کا بیان عرض کیا حضور نے اسے بلا کر دریافت کیا تو وہ انکاری ہوگیا اور عرض کیا حضور عامر نے مجھ پر جھوٹ باندھا ہے حضور نے دونوں کو حکم دیا کہ منبر کے پاس آکر قسم کھائیں جلاس نے بعد عصر منبر کے پاس کھڑے ہو کر قسم کھالی اور کہہ دیا میں نے قسم بخدا یہ بات نہیں کہی۔ عامر نے اس پر جھوٹ بولا ہے۔

پھر حضرت عامر کھڑے ہوئے اور قسم کھا کر بولے کہ بیشک یہ جملے جلاس نے کہے ہیں اور میں نے اس پر جھوٹ نہیں بولا اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ الٰہی اپنے نبی پر سچے کی تصدیق اور جھوٹے کی تکذیب نازل فرما دے یہ دونوں جدا ہوئے ہی تھے کہ حضرت روح الامین یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔

یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم وھموا بما لم ینالوا وما نقموا الا ان اغناھم اللہ ورسولہ من فضلہ فان یتوبوا یک خیرا لھم وان یتولوا یعذبھم اللہ عذابا الیما فی الدنیا والاخرۃ وما لھم فی الارض من ولی ولا نصیر

یعنی قسم کھاتے ہیں اللہ کی کہ انہوں نے نہ کہا اور بے شک ضرور انہوں نے کہا کلمہ کفر اور اسلام میں آکر کافر ہوگئے اور جو وہ چاہتے تھے وہ انہیں نہ ملا یعنی اس افشاء راز کے انتقام میں جلاس نے حضرت عامر کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن وہ پورا نہ ہوا اور اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے انہیں غنی کیا وہ انہیں برا لگا اس احسان پر شکر کرنا واجب تھا اس کی بجائے ناشکری کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ فضل الٰہی اور فضل رسالت پناہی دونوں پر احسان مندی لازم تھی نہ یہ کہ ایسے گستاخانہ کلمے بک دیے تو اب بھی اتنا سہارا ہے کہ اگر وہ توبہ کرلیں تو ان کے لیے بہتر ہے اور اگر انحراف کریں اور منہ پھیریں تو اللہ انہیں عذاب الیم میں مبتلا کر دے گا دنیا اور آخرت

marfat.com

میں اور ان کا زمین میں کوئی حمایتی نہ ہوگا نہ مددگار۔

تو جلاس بن سوید کھڑے ہوئے اور عرض کیا حضور مجھے توبہ کا موقعہ دیا گیا ہے اب میں عرض کرتا ہوں کہ بے شک میں نے وہ سب کچھ کہا جو عامر نے حضور سے عرض کیا اور میں توبہ کرتا ہوں چنانچہ حضور نے جلاس بن سوید کی توبہ قبول فرمائی اور وہ اپنی توبہ پر ثابت قدم رہے جلاس پر ذرا غراب سے آگے ارشاد ہے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ

اور ان میں وہ ہیں جنہوں نے عہد کیا اللہ سے کہ اگر دے ہمیں اللہ اپنے فضل سے تو ہم خیرات کریں اور بیشک صالحین نیکوکاروں میں سے ہوں۔

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ - تو جب اللہ نے ان کو اپنے فضل سے بہت سا مال دے دیا تو وہ اس میں بخل کرنے لگے۔ اور پھر گئے اور وہ تھے منہ پھیرنے والے۔

شان نزول: طبرانی اور بیہقی دلائل میں اور ابن المنذر وغیرہ حضرت ابوامامہ باہلی سے راوی ہیں کہ ثعلبہ بن حاطب سید اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور درخواست لائے کہ اس کے لیے تمول کی دعا کی جائے حضور نے فرمایا اے ثعلبہ وہ تھوڑا مال جس کا تو شکر ادا کر سکے وہ ایسے کثرت تمول سے بہتر ہے جس کا تجھ سے شکر ادا نہ ہو سکے۔

ثعلبہ نے دوبارہ موقعہ پا کر پھر درخواست کی اور عرض کیا حضور مجھے اس ذات پاک کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا اگر وہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق والے کا حق ادا کر دوں گا۔ مختصر یہ کہ اس کی درخواست پر حضور نے دعا فرمائی اللھم ارزقہ مالا۔ اے اللہ اس کو مال عطا فرما۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اس کی بکریوں میں اتنی برکت عطا فرمائی حضور کی برکت دعا سے اس کی بکریاں اتنی بڑھیں کہ مدینہ کے میدانوں میں گنجائش نہ رہی۔ آخر ثعلبہ بکریوں کو لے کر جنگل میں چلا گیا حتیٰ کہ جمعہ و جماعت کی حاضری سے بھی محروم ہو گیا۔

حضور نے ثعلبہ کا حال دریافت فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا اس کا مال اب تو اتنا کثیر ہو گیا ہے کہ جنگلوں میں بھی اس کی گنجائش نہیں رہی تو حضور نے فرمایا ویحک یا ثعلبۃ افسوس تجھ پر اے ثعلبہ۔

marfat.com

پھر اللہ تعالےٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیا کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ تو حضور نے ثعلبہ کی طرف زکوٰۃ وصول کرنے والے بھیجے لوگوں نے انہیں اپنے اپنے صدقات دیے جب ثعلبہ سے انہوں نے صدقہ مانگا تو اس نے کہا یہ تو جزیہ ہو گیا جاؤ میں سوچ کر دوں گا۔

جب مجمل حضور کی خدمت میں واپس آئے تو حضور نے ان کے عرض کرنے سے پہلے فرمایا ثعلبہ پر افسوس ہے پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

پھر ثعلبہ صدقہ لے کر حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے مجھے تیرا صدقہ لینے سے منع فرما دیا ہے۔

ثعلبہ یہ سنکر اپنے سر پر خاک ڈالتا ہوا واپس ہوا۔

پھر ثعلبہ صدقہ کو عہد صدیقی میں لے کر حاضر ہوا حضرت صدیق نے فرمایا جب حضور نے قبول نہیں فرمایا تو میں کیسے لے سکتا ہوں اور اسے واپس کر دیا۔

پھر عہد فاروقی میں لے کر آیا۔ آپ نے بھی قبول نہ کیا اور خلافت عثمان غنی میں یہ مر گیا۔

(روح المعانی۔ مدارک)

بعض روایات میں ہے کہ ثعلبہ اس حال سے قبل مسجد نبوی میں ملازم تھا کہ اسے حمامۃ المسجد کے لقب سے ملقب کیا جاتا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا کہ نماز کا سلام ہوتے ہی یہ جلدی سے مسجد سے نکل جاتا۔ حضور نے فرمایا مالک تعمل عمل المنافقین ثعلبہ نے کہ منافقوں کا عمل کیا کرتا ہے ثعلبہ نے عرض کی حضور میں فقیر ہوں میرے اور میری بیوی کے لیے ایک ہی کپڑا ہے میں نماز کے لیے آتا ہوں پھر جلدی سے گھر جاتا ہوں اور کپڑا اتار کر اسے دیتا ہوں تو پھر وہ نماز پڑھتی ہے۔

حضور میرے لیے دعا فرمائیے اللہ مجھے رزق وسیع فرمائے۔

اس کے بعد علامہ آلوسی فرماتے ہیں۔ والظاھر ان منع اللہ تعالیٰ رسولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام عن القبول منہ کان بوحی منہ تعالیٰ لہ بانہ منافق والصدقۃ لا تؤخذ منہم وان لم یقتلوا لعدم الاظہار وخوفہ للتراب لیس للتوبۃ من نفاقہ بل للعار من عدم قبول زکوتہ مع

marfat.com

المسلمین۔

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالےٰ نے حضور علیہ السلام کو اس سے زکوٰۃ قبول کرنے کی ممانعت اس لیے فرمائی کہ وہ علم اللہ میں منافق تھا اور منافق سے صدقہ لینا منع ہے اور اسے قتل اس لیے نہیں کیا گیا کہ اس نے اپنا کفر ظاہر نہ کیا اور اس کا اپنے سر پر مٹی ڈالنا توبہ کے لیے نہ تھا بلکہ منافقت سے عدم قبول پر اسے عار آئی تھی کہ زکوٰۃ مسلمانوں سے قبول ہوتی ہے اور وہ منافق مشہور ہو جائے گا۔ روح المعانی۔

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ تو اس کے پیچھے نفاق دلوں میں ڈالا اس دن تک کہ اس سے ملیں گے بدلہ اس کا کہ انہوں نے اللہ سے جھوٹا وعدہ کیا اور بدلہ اس بات کا کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

یعنی اللہ تعالےٰ نے ان کے فعل کا انجام یہ کیا کہ ان کے اندر نفاق ڈالا علامہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد شکنی اور وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہوتا ہے تو مسلمانوں کو لازم ہے کہ ایسی باتوں سے احتراز کریں اور عہد پورا کرنے اور وعدہ وفا کرنے میں پوری کوشش کریں۔

حدیث میں ہے کہ تین نشانیاں ہیں منافق کی جب بات کرے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کی چھپی باتوں اور ان کی سرگوشیوں کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ سب غیبوں کا خوب جاننے والا ہے۔

مفہوم آیت واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کچھ مخفی نہیں وہ دلوں کی مخفی باتوں کو بھی جانتا ہے اور ان کی آپس کی باتیں بھی خوب جانتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ ۔ وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو جو دل سے خیرات کرتے ہیں۔ یہ منافق ایسے ہیں کہ نفلی صدقہ دینے والوں پر طعن کرتے ہیں۔

شانِ نزول: جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو لوگ صدقہ لاتے ان میں کوئی بہت

marfat.com

کثیر مال لائے تو انہیں منافقوں نے ریاکار کہا اور کوئی ایک صاع یعنی ساڑھے تین سیر لایا۔ انہیں منافقوں نے کہا اللہ تعالیٰ کو اس کی کیا پرواہ ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ بالخصوص ان لوگوں پر جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت مزدوری سے تو ان پر ہنستے ہیں اللہ ان کے تمسخر کا خاص بدلہ دے گا (سزا دے گا) ان کو آخرت میں دردناک عذاب سے

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ یہ آیت صدقہ جب نازل ہوئی تو میں اس زمانہ میں اپنی پشت پر بوجھ اٹھا کر مزدوری کرتا تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقے کی رغبت دلائی تو حضرت عبدالرحمن بن عوف چار ہزار درہم لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا کل مال آٹھ ہزار درہم تھا۔ چار ہزار تو یہ راہ خدا میں حاضر ہیں اور چار ہزار میں نے گھر والوں کے لیے رکھے ہیں۔

حضور نے فرمایا جو تم نے دیا اللہ اس میں بھی برکت دے اور جو تم نے روک لیا اس میں بھی برکت عطا فرمائے۔

چنانچہ حضور کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ ان کا مال بہت بڑھا حتیٰ کہ انکی وفات کے بعد انہوں نے دو بیویاں چھوڑیں جنہیں آٹھواں حصہ ملا جس کی مقدار ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم تھی۔

پھر حضرت عاصم بن عدی القری کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ عِنْدِیْ سَبْعُوْنَ وَسْقًا مِّنْ تَمْرٍ۔ حضور میرے پاس یہ ستر وسق کھجوریں ہیں تو منافقوں نے باتیں بنانی شروع کیں۔ یہ چار ہزار درہم لائے اور یہ ستر وسق کھجوریں لوگوں کے دکھانے کو لایا۔

ایک شخص انصار سے کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے حضور رات بھر پانی کھینچ کر میں نے مزدوری کی تھی دو صاع کھجوروں کی ایک صاع کھجور تو میں نے اپنے عیال کے لیے رکھ لیں اور ایک صاع اللہ کے لیے حاضر ہیں۔

تو منافقین طعنہ دینے لگے کہ اونٹ والے اونٹ لائے چاندی والے چاندی لائے اور یہ ابوعقیل نامی ذرا سی کھجوریں لا رہا ہے (روح المعانی)

اللہ انہیں اس مخول کی سزا دے گا اور انہیں دردناک عذاب آخرت میں ہے اس کے بعد جو آیہ کریمہ نازل ہوئیں ان کا شان نزول یہ ہے۔ کہ

marfat.com

جب منافقین کا نفاق کھل گیا اور مسلمانوں پر ظاہر ہو گیا کہ کون کون سے منافق ہیں تو منافقین حضور کی خدمت میں معذرت کرنے حاضر آئے اور درخواست کی حضور ہمیں معافی دیں اور ہمارے لیے اللہ سے استغفار فرمائیں اس پر ارشاد ہوا۔

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ

اے محبوب تم ان کے لیے معافی مانگو یا نہ مانگو اگر آپ نے ان کے لیے ستر بار بھی معافی طلب کی تو اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا۔

لیجئے آپ ان کے لیے استغفار میں کتنا ہی مبالغہ فرمادیں ہم ہرگز انہیں معاف نہ کریں گے۔

اِسْتَغْفِرْ۔ امر کا صیغہ ہے لیکن مفہوم امر نہیں بلکہ استغفار ہے۔ اور عدم استغفار دونوں ہی صورتوں میں کسی بیزاری کی خبر دیتا ہے یعنی کوئی بھی ان کے لیے مفید نہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں ان کے لیے ستر مرتبہ سے زیادہ دعائے مغفرت کروں گا اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم۔

اس لیے کہ آپ حقوق معاف کرانے کے مجاز ہیں جو محبت غفار اللہ تعالیٰ کا ہے اس کے لیے ہم اختیار دے چکے ہیں ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ اور یہاں بھی گویا ارشاد ہوا ہے کہ چاہے آپ استغفار کریں یا چاہیں نہ کریں مگر میں صرف اس وجہ سے وہ استغفار قبول نہ کروں گا کہ انہوں نے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ انہوں نے اللہ و رسول کے ساتھ کفر کیا یعنی اے محبوب تیری شان عالی میں گستاخی کی اور تو میرا محبوب ہے لہٰذا محبوب کے معاملہ کا فیصلہ محب کے ہاتھ ہے اور وہ میں ہوں۔ لیکن جو آپ کی بارگاہ کا گستاخ ہے وہ ہمارا مجرم ہے اور اسے سزا دینے کا ہمیں مجاز ہے۔ اس میں آپ کی سفارش ہم ہرگز قبول نہ کریں گے اس لیے کہ یہ حق محبوب ہے۔

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔ اور اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

marfat.com

بامحاورہ ترجمہ رکوع یازدہم سورۃ توبہ پ۱۱

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝

خوش ہوئے پیچھے رہ جانے والے اس پر کہ وہ رسول کے پیچھے بیٹھ رہے اور گوارہ نہ ہوا کہ لڑیں اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں اور کہتے ہیں نہ نکلو اس گرمی میں فرما دیجئے جہنم کی آگ سب سے سخت گرم ہے اگر ہوں وہ سمجھ والے۔

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

تو چاہئے کہ ہنسو کم اور چاہئے کہ روؤ زیادہ بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ۝

تو اگر اے محبوب تمہیں اللہ ان میں سے کسی کروہ کی طرف واپس لے جائے اور وہ تم سے اجازت مانگیں نکلنے کی تو فرما دیجئے کہ تم ہرگز میرے ساتھ نہ نکلو اور ہرگز مقاتلہ نہ کرو میری معیت میں کسی دشمن سے تم نے پسند کیا بیٹھنا پہلی مرتبہ تو بیٹھ رہو پیچھے رہنے والوں کے ساتھ۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

اور نہ پڑھو کبھی کسی پر نماز ان میں سے جو مر چکے اور نہ کھڑے ہو ان کی قبر پر بے شک کفر کیا انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے اور مر گئے ایسے حال میں کہ وہ فاسق تھے۔

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ

اور نہ پسند آئیں تجھے ان کے مال اور اولاد اللہ یہی چاہتا ہے کہ انہیں عذاب دے دنیا میں اور وبال ہو ان کی جان پر اور مریں

marfat.com

كَافِرُوْنَ ۝

حالت کفر میں۔

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝

اور جب نازل ہوتی کوئی سورت کہ ایمان لائیں اللہ پر اور جہاد کریں رسول کے ساتھ تو رخصت مانگتے ہیں تم سے مالدار لوگ ان سے اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دو ہم بیٹھنے والوں کے ساتھ ہیں۔

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝

راضی ہیں وہ اس پر کہ ہو جائیں پیچھے والی عورتوں کے ساتھ اور مہر کر دی گئی ان کے دلوں پر تو وہ بے سمجھ ہیں۔

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

لیکن رسول اور جو ایمان لائے ان کے ساتھ جہاد کرتے ہیں اپنے مالوں اور جانوں سے اور ان کے لیے بھلائیاں ہیں اور یہی وہ ہیں جو مراد کو پہنچے۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

تیار کیا ہے اللہ نے ان کے لیے باغ رواں ہیں ان کے نیچے نہریں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ کامیابی ہے بڑی۔

حل لغات رکوع یازدہم سورۃ توبہ پ ۱۱

فرح۔ خوش ہوئے	المخلفون۔ پیچھے رہنے والے	بمقعدھم۔ بیٹھے رہنے	
هم۔ اپنے سے	خلاف۔ پیچھے	رسول۔ رسول	اللہ۔ اللہ کے
و۔ اور	کرھوا۔ ناپسند کیا	ان۔ یہ کہ	یجاھدوا۔ جہاد کریں
باموالھم۔ اپنے مالوں	واو	انفسھم۔ اپنی جانوں سے	فی۔ بیچ
سبیل۔ راہ	اللہ۔ اللہ کے	و۔ اور	قالوا۔ بولے
لا۔ نہ	تنفروا۔ نکلو	فی۔ بیچ	الحر۔ گرمی کے

marfat.com

قل کہہ دیں — نار۔آگ — جھنم۔جہنم کی — اشد۔بہت سخت
حدا۔گرم ہے — لو۔کاش — یفقہون۔سمجھتے
فیفعکو۔پھر چاہئے کہ ہنسیں — کانوا۔وہ ہوتے — قلیلا۔تھوڑا — و۔اور
لیبکوا۔روئیں — کثیرا۔زیادہ — جزاء۔بدلہ — بما۔اس کا جو
کانوا۔تھے — یکسبون۔کماتے — فان۔پھر اگر — رجعك۔واپس لیجائے آپ کو
اللہ۔اللہ — الی۔طرف — طائفۃ۔ایک جماعت کی — منہم۔ان میں سے
فاستاذنوا۔پھر اجازت مانگیں — لن۔آپ سے — للخروج۔نکلنے کی
فقل۔تو کہہ دیں — لن۔ہرگز نہ — تخرجوا۔نکلوگے تم — معی۔میرے ساتھ
ابدا۔کبھی بھی — و۔اور — لن۔ہرگز نہ — تقاتلوا۔لڑوگے
معی۔میرے ساتھ — عدوا۔دشمن سے — انکم۔بیشک تم — رضیتم۔خوش ہوئے
بالقعود۔بیٹھ رہنے سے — اول۔پہلی — مرۃ۔مرتبہ — فاقعدوا۔تو بیٹھو
مع۔ساتھ — الخالفین۔پیچھے رہنے والوں کے — و۔اور
لا۔نہ — تصل۔نماز پڑھ — علی۔اوپر — احد۔کسی کے
منہم۔ان میں سے — مات۔جو مرجائے — ابدا۔کبھی بھی — و۔اور
لا۔نہ — تقم۔کھڑا ہو — علی۔اور — قبرہ۔قبر
ہ۔اسکی کے — انہم۔کہ وہ — کفروا۔کافر ہوئے — باللہ۔اللہ کے
و۔اور — رسولہ۔اسکے رسول کے — و۔اور — ماتوا۔مرگئے
و۔اور — ہم۔وہ — فاسقون۔نافرمان تھے — و۔اور
لا۔نہ — تعجبك۔تعجب میں ڈالیں تجھ کو — اموالہم۔انکے مال
و۔اور — اولادہم۔اولاد — انما۔کہ صرف — یعذبہم۔عذاب دے انکو
یرید۔چاہتا ہے — اللہ۔اللہ — ان۔یہ کہ — وہم۔اور انکی
بہا۔اس کی — فی۔میں — الدنیا۔دنیا کے — و۔اور
تزھق۔ہلاک ہوں — انفسہم۔ان کی جانیں — کفروا۔کافر ہوں
کافرون۔کافر ہوں — و۔اور — اذا۔جب
سورۃ۔کوئی سورت — ان۔یہ کہ — امنوا۔ایمان لاؤ
باللہ۔اللہ پر

marfat.com

و۔اور
رسول کے
الطول۔دولت
نا۔ہم کو
والوں کے
مع۔ساتھ
طبع۔مہر کی گئی
لا۔نہیں
و۔اور
جاھدوا۔انہوں نے جہاد کیا
و۔اور
انفسہم۔اپنی جانوں سے
لہم۔ان کے لیے
الخیرات۔بھلائی ہے
ھم۔وہ ہیں
المفلحون۔کامیاب
لہم۔ان کے لیے
الانہار۔نہریں
الفوز۔کامیابی

جاھدوا۔جہاد کرو
استاذنک۔اجازت مانگتے ہیں آپ سے
منہم۔ان میں سے
نکن۔ہوں ہم
رضوا۔خوش ہوتے
یعلمون۔سمجھتے
الذین۔وہ جو
امنوا۔ایمان لائے
باموالہم۔اپنے مالوں سے
و۔اور
علی۔اوپر
لکن۔لیکن
الرسول۔رسول
معہ۔اس کے ساتھ
و۔اور
اعد۔تیار کیے
تجری۔چلتی ہیں
فیہا۔اس میں
خلدین۔ہمیشہ ہیں
العظیم۔بڑی۔

مع۔ساتھ
قلوبہم۔انکے دلوں کے
لکن۔لیکن
امنوا۔ایمان لائے
معہ۔اس کے ساتھ
اولو۔صاحب
ذروا۔چھوڑو
القاعدین۔بیٹھنے
یکونوا۔ہوں
و۔اور
فہم۔تو وہ
الرسول۔رسول
معہ۔اس کے ساتھ
من۔تلے
تحتہا۔انکے نیچے
ذلک۔یہ ہے

اولئک۔یہ لوگ
اولئک۔یہی لوگ
اللہ۔اللہ نے
من تحتہا۔انکے نیچے
ذلک۔یہ ہے

مختصر تفسیر اردو گیارہواں رکوع سورۃ توبہ ۱۰

رَضُوا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۔ خوش ہوئے پیچھے رہ جانے والے اس پر کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھ رہے اور جب غزوہ تبوک کے لیے جہاد کا اعلان ہوا تو دبک گئے اور میدان میں نہ نکلے۔

وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ اور انہیں گوارا نہ ہوا یہ کہ وہ جہاد کریں اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں۔

وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۔ اور کہنے

marfat.com

لگے نہ نکلو اس گرمی میں فرما دیجیے جہنم کی آگ سب سے سخت گرم ہے اگر تم سمجھتے۔ کہ یہ تھوڑی مدت کی گرمی تھی اگر اسے برداشت کر لیتے تو دوامی آگ میں جلنے سے محفوظ ہو جاتے۔

شان نزول:۔ ابن جریر نے حضرت ابن عباس کی روایت سے لکھا کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو غزوہ تبوک کے لیے اٹھ کھڑے ہونے کا حکم دیا یہ زمانہ گرمی کا تھا ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول گرمی سخت ہے آپ کے لیے نکلنا ناقابل برداشت ہے لہذا جہاد کے لیے نہ نکلئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ابن جریر نے محمد بن کعب قرظی کی روایت سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سخت گرمی میں غزوہ تبوک کے لیے بغرض جہاد تشریف لے گئے اس پر بنی سلمہ کے ایک شخص جابر بن صخر نے کہا کہ گرمی میں جہاد کو نہ جاؤ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جزاء پس یہ ہنسیں گے کم اور روئیں گے زیادہ تو انہیں چاہیے کہ ہنسیں کم اور زیادہ روئیں۔

اس لیے کہ جو دنیا میں ہنس رہے ہیں وہ چند روز کا ہنسنا ہے اور آخرت میں رونے کے مقابل وہ ہنسنا ہیچ ہے اس لیے کہ یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ دنیا فانی ہے اور عقبیٰ دائمی چنانچہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث شیخین سے روایت کیا لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا۔ اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور بہت روتے۔

جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ۔ بدلہ اس کا جو تم دنیا میں کماتے تھے کسب کرتے تھے۔

آخرت کا رونا دنیا میں ہنسنے اور اعمال خبیثہ کرنے کا بدلہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی تفسیر میں فرمایا۔ دنیا قلیل ہے وہ یہاں جس قدر چاہیں ہنس لیں جب دنیا ختم ہو جائے گی تو ایسا ہی رونا پڑے گا۔

فَإِنْ رَجَعَكَ اللَّهُ إِلَىٰ طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُلْ لَّن تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا وَلَن تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا۔ تو اگر واپس لے جائے تمہیں اللہ (اے محبوب) ان کے گروہ میں سے کسی کی طرف اور وہ تم سے اجازت مانگیں (جہاد میں) نکلنے کی تو فرما دینا کہ ہرگز نہ نکلو میرے ساتھ اور ہرگز مقاتلہ نہ کرو میرے ساتھ دشمن سے

إِنَّكُمْ رَضِيتُم بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ۔ تم نے تو پسند کیا بیٹھ رہنا پہلی بار تو بیٹھے رہو پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ۔

marfat.com

یعنی اس غزوہ سے اللہ کامیابی کے ساتھ واپس مدینہ لے جائے تو گروہ منافقین جو تبوک میں جانے کی مخالفت کر چکا تھا اور عورتوں اور بچوں اور بیماروں اور اپاہجوں کے ساتھ بیٹھ رہا تھا۔ آپ سے اجازت لے کے کسی دوسری جنگ میں جانے کی اجازت لیں تو آپ ہرگز انہیں اجازت نہ دینا ان سے قطعاً بے نیاز ہو کر فرما دینا کہ اب بھی بیٹھے رہو ہماری معیت میں تم لوگ نہ چلو نہ ہمارے دشمن سے ہماری حمایت میں لڑو ہمیں نہ تمہاری اخلاص سے نہ ہمیں تمہاری کمک سے کوئی فائدہ۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں الخالفین سے مراد وہ لوگ ہیں جو بغیر عذر کے اپنے گھروں میں بیٹھے رہے جہاد کو نہ نکلے۔

اس آیت کریمہ سے یہ امر ثابت ہوا کہ اسلام میں جس سے دھوکہ ظاہر ہوا ہو اس سے الغلاع لازم ہے اس کا محض مدعی اسلام ہونا مصالحت اور ہمنوائی کا روادار نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی لیے منافقین کو ہمراہ لے جانے کی ممانعت فرما دی اور یہ حکم قیام قیامت تک عام ہے آج بھی کسی منافق بے دین کے ساتھ اتحاد و اتفاق البتہ ہی ممنوع ہے جیسا عہد رسالت میں تھا۔

ابن منذر فرماتے ہیں عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْاٰیَةِ ذَکَرَ لَنَا اَنَّهُمْ کَانُوْا اِثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ وَقِیْلَ قِیْلَ مَا قِیْلَ۔ یہ آیت کریمہ بارہ منافقوں کے لیے نازل ہوئی تھی اور انہیں کے لیے فرمایا گیا جو فرمایا گیا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ مورد کی خصوصیت حکم کو بالخصوص مخصوص نہیں کرتی۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ۔ اور نہ نماز پڑھو کسی میت پر ان منافقوں سے کبھی اور نہ کھڑے ہوتا اس کی قبر پر

میت کو دفن کرنے کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر پر دعا کرنے کے لیے قیام فرماتے تھے اس لیے منافق کی قبر پر کھڑے ہونے کی ممانعت فرما دی۔

اِنَّهُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ۔ بے شک یہ وہ ہیں کہ کفر کیا انہوں نے اللہ اور رسول سے اور ایسے حال میں مرے کہ فاسق و کافر تھے۔

منافقین کی نماز جنازہ اور ان کے دفن میں شرکت کی ممانعت فرما کر ما تو اوھم فاسقون فرمایا ہے۔ یہاں فسق کے معنی مفسرین نے کفر کے لیے ہیں قرآن کریم میں دوسرے مقام پر بھی

marfat.com

فسق بمعنی کفر فرمایا گیا ہے کما قال تعالے افمن کان مومنا کمن کان فاسقا یہاں بھی مومنین کے مقابلہ میں فاسق کہہ کر کفر ہی مراد لیا گیا۔

آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ جب عبداللہ بن سلول جو منافقوں کا سردار تھا مر گیا تو اس کے بیٹے حضرت عبداللہ نے جو مسلمان صالح مخلص صحابی تھے بارگاہ رسالت میں حاضر آکر درخواست کی کہ عبداللہ بن ابی بن سلول کو کفن کے لیے اپنا قمیص مبارک عطا فرمائیں اور اس کی نماز جنازہ بھی پڑھائیں۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی رائے اس کے خلاف تھی اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت تک ممانعت نہیں آئی تھی۔ دوسرے حضور کو اپنے نور نبوت سے یہ بھی معلوم تھا کہ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھنے کے بعد ایک ہزار آدمی شرف اسلام سے مشرف ہوں گے حضور نے اپنا قمیص بھی عطا فرمایا اور جنازہ بھی پڑھا۔

دوسری وجہ قمیص عطا فرمانے کی یہ بھی تھی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو بدر میں اسیر ہو کر آئے تھے تو انہیں ابن ابی نے اپنا کرتہ پہنایا تھا حضور کو وہ بدلہ بھی اتارنا تھا۔

علامہ آلوسی نے روح المعانی میں ابن ابی اور اس کی نماز جنازہ کے متعلق بہت سی احادیث نقل فرمائی ہیں بخوف طوالت یہاں نقل نہیں ہو سکیں اس کے بعد یہ حکم آیا ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ چنانچہ اس کے بعد حضور نے کبھی کسی منافق کی نماز جنازہ میں شرکت نہ فرمائی۔

اور حضور کی وہ مصلحت بھی پوری ہوئی کہ جب کفار نے دیکھا کہ ایسے جلیل القدر صحابی نے حضور کا یہ مقام سمجھا ہے کہ وہ بھی قمیص مبارک سے تبرک حاصل کرتا ہے تو اس کے بیٹے بھی یقیناً حضور سچے نبی ہیں اور اللہ کے حبیب ہیں چنانچہ ایک ہزار کا فرد دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ انتہی مختصراً

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اور نہ تعجب ہو تمہیں ان کے مالوں اور اولاد پر اللہ یہی چاہتا ہے کہ انہیں عذاب کرے دنیا میں اور ان کے دم حالت کفر میں ہی نکل جائیں اس آیت میں منافقوں کا ذکر ہے۔

marfat.com

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ ۔ اور جب اترے کوئی سورت کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کی معیت میں جہاد کرو تو رخصت طلب کرتے ہیں آپ سے ان کے مالدار لوگ۔

وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۔ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۔ اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دیجئے کہ ہم بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہو جائیں وہ راضی ہیں اسی میں کہ ہوں ان کے ساتھ جو پیچھے رہنے والی عورتیں ہیں اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی تو وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

اور ان پر کفر و نفاق اتنا مستولی ہے کہ انہیں یہ سمجھ ہی نہیں کہ جہاد میں جانے سے کتنا اجر حاصل ہوتا ہے اور نہ جانے سے کتنی شقاوت آ رہتی ہے۔

الخوالف سے وہ عورتیں مراد ہیں جو مردوں کے جانے کے بعد اپنے گھروں میں رہتی ہیں۔

وَلٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۔ لیکن رسول اور وہ جو ان کے ساتھ ایمان لائے جہاد کرتے ہیں اپنے مالوں اور جانوں سے

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۔ انہی کے لیے بھلائیاں ہیں۔

الخیرات سے حوریں مراد ہیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا خیر کے حقیقی معنے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ اور وہی مراد کو پہنچے ہوئے ہیں۔ جو دونوں جہان میں ان لوگوں کو حاصل ہے۔ اور وہ یہ ہیں کہ

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔ اللہ نے ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغیچے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں یہی بڑی مراد ہے کہ اس کے بعد کوئی مراد نہیں۔

بامحاورہ ترجمہ رکوع بارہ سورۃ توبہ پارہ ۱۰

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ ۔ اور آئے بہانے بنانے والے اعراب یعنی
لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ ۔ گنوار کہ انہیں رخصت دی جائے اور بیٹھ

marfat.com

كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ سَيُصِيْبُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝
لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى
وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا
يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۚ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ
قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۖ
تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ
الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا
مَا يُنْفِقُوْنَ ۝

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ
يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ
رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ
الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

رہے وہ جو جھٹلا تے ہیں اللہ اور اس کے رسول
کو عنقریب پہنچے گا انہیں جو کافر ہوئے ان
میں سے ان کے لیے عذاب دردناک ۔
نہیں ضعیفوں پر اور نہ مریضوں پر اور نہ ان
پر جو نہیں پاتے جو خرچ کریں کچھ گناہ جب
کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ ہیں
نہیں نیکی والوں پر کوئی راہ اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہے ۔
اور نہیں ان پر جو آپ کے حضور حاضر ہوئے
کہ انہیں سواری دی جائے تو جواب دیا
میں نہیں پاتا وہ چیز جس پر تمہیں سوار کروں
اس پر واپس جاتے اور ان کی آنکھیں آنسو
ابال رہی ہیں اس غم سے کہ نہیں پاتے خرچ
کی قوت ۔
اور مواخذہ تو ان سے ہی ہے جو تم سے
رخصت مانگتے ہیں اور وہ متمول ہیں انہیں
پسند آیا کہ ہوں وہ بیٹھنے والی عورتوں کے
ساتھ اور مہر کر دی اللہ نے ان کے دلوں پر
تو وہ کچھ نہیں جانتے ۔

حل لغات رکوع بارہ سورۃ توبہ پ ۱۰

و۔اور	جاد۔آئے	المعذرون۔عذر کرنے والے	
من الاعراب۔جنگلی لوگ		یؤذن۔تاکہ چھٹی دی جائے	لم۔ان کو
قعد۔بیٹھ رہے		الذین۔وہ جنہوں نے کذبوا۔جھٹلایا	

marfat.com

اللہ۔ اللہ
پہنچے گا
عذاب۔ عذاب
الضعفاء۔ کمزوروں کے
المرضیٰ۔ بیماروں کے
الذین۔ ان کے جو
ینفقون۔ خرچ کریں
للہ۔ اللہ
علی۔ اوپر
و۔ اور
اذا۔ جبکہ
لقمہ۔ تاکہ تو ان کو سواری دے
احملکم۔ میں سوار کراؤں تم کو
علیہ۔ اس پر
تفیض۔ بہتی ہوں
یجدوا۔ پائے
السبیل۔ راہ ملامت
اجازت مانگتے ہیں
رضوا۔ راضی ہوئے
الخوالف۔ پیچھے رہنے والوں کے
علی۔ اوپر
یعلمون۔ جانتے۔

و۔ اور
رسولہ۔ اسکے رسول کو
کفروا جو کافر ہیں
لیس۔ نہیں ہے
لا۔ نہ
لا۔ نہ
یجدون۔ پائے
ما۔ جو
اذا جبکہ
رسولہ۔ اسکے رسول کے ما۔ نہیں
من۔ کوئی
غفور بخشنے والا
علی۔ اوپر
اتوک۔ آئیں
قلت۔ تو کہے
لا۔ نہیں
احملکم۔ میں سوار کراؤں تم کو
و۔ اور
حزنا۔ غم سے
ینفقون۔ خرچ کریں
الذین۔ ان کے ہے
ما۔ وہ
یکونوا۔ ہوں
مع۔ ساتھ
طبع۔ مہر کردی اللہ نے
لا۔ نہیں

و۔ اور
المستین تیکوں کے
اللہ۔ اللہ
لا۔ نہ
ما۔ وہ
ما۔ جو
تولوا۔ تو وہ پھر جائیں
من الدمع۔ آنسو
ما۔ جو
علی۔ اوپر
و۔ اور
بان۔ یہ کہ
و۔ اور
قلوبہم۔ ٹکڑوں کے قہم۔ تو وہ

سبیل۔ راہ ملامت
رحیم۔ رحم والا ہے
الذین۔ ان کے
لک۔ تیرے پاس
لا۔ نہیں
اعینہم۔ ان کی آنکھیں
الا۔ یہ کہ نہیں
انما۔ اسکے سوا نہیں کہ
یستاذنونک۔ تجھ
اغنیاء۔ دولتمند ہیں
مع۔ ساتھ
طبع۔ مہر کردی اللہ نے
لا۔ نہیں

marfat.com

مختصر تفسیر اردو رکوع ۱۶ پارہ سورۃ توبہ پ۱۰

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ اور بہانے بنانے والے اعراب آئے کہ انہیں رخصت دی جائے اور بیٹھ رہے وہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا تھا جلد پہنچے گا ان میں سے کافروں کو دردناک عذاب۔

یہاں سے احوال منافقین شروع ہے۔ یہ منافقین اعراب مدینہ تھے یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد سے رہ جانے کا عذر کرنے کے لیے حاضر ہوئے تھے۔

الضحاک فرماتے ہیں کہ یہ عامر بن طفیل کی جماعت تھی انہوں نے عرض کیا حضور اگر ہم آپ کے ساتھ جہاد میں جائیں تو قبیلہ طے کے لوگ ہمارے اہل و عیال اور مویشیوں پر لوٹ مچا دیں گے حضور نے فرمایا قد انبانی اللہ من اخبارکم وسیغنی اللہ سبحانہ عنکم مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے حال سے خبردار کر دیا ہے اور وہ مجھے تم سے بے نیاز کر دے گا۔

ایک قول ہے کہ وہ قبیلہ بنی اسد اور قبیلہ غطفان کے لوگ تھے (روح المعانی)

اور عمر بن علامہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کا یہ عذر محض باطل تھا اور دوسرا گروہ بھی وہ تھا جو عذر پیش کیے بغیر ہی بیٹھ رہا یہ وہ منافقین تھے جن کا دعوی ایمان جھوٹا تھا۔ اس پر علامہ آلوسی پہلے طبقہ کے متعلق فرماتے ہیں والاولون لانفاق فیہم پہلے لوگ جن کا تذکرہ ہوا ہے وہ منافق نہ تھے بہرحال جو منافق تھے انہیں اور جو سستی و کاہلی سے عورتوں بچوں کے ساتھ قعیل کے رسالت مآب سے قاصر رہ کر بیٹھ رہے۔ ان دونوں گروہوں کے لیے عذاب الیم ہے دنیا میں قتل ہونے کا اور آخرت میں جہنم کا وعید ہے۔

اس کے بعد جو آیت ہے اس کا شان نزول یہ ہے کہ حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ میں حضور کی خدمت میں کچھ لکھ رہا تھا کہ سورۃ برأت نازل ہوئی تو میں نے قلم رکھ دیا کہ اچانک حکم قتال وارد ہو گیا تو حضور معذوروں باہجوں کے لیے منتظر تھے کہ کیا حکم آتا ہے۔ کہ اذا جاء اعمی تقلل کیف بی یارسول اللہ واذا اعمی فنزلت کہ اچانک ایک نابینا حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے حضور میرے لیے کیا حکم ہے میں تو نابینا ہوں فنزلت تو

marfat.com

اسی وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ نہیں ضعیفوں اور مریضوں اور نہ ان پر جنہیں خرچ کا مقدور ہو کوئی گناہ جب کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ ہیں۔ گویا عذر والوں کے حق میں فرما دیا گیا کہ ان پر سے جہاد کی فرضیت ساقط ہے اور وہ کون کون ہیں ان کے چند طبقے بیان فرمائے۔

پہلے ضعیف کمزور۔ دوسرے بوڑھے بچے عورت بیمار۔ تیسرے وہ پیدائشی نحیف و نزار ہو۔ چوتھا وہ جو مفلس و نادار ہو۔

یہ دوسرا طبقہ ایسا ہے جس میں اندھے لنگڑے لولے اپاہج بھی داخل ہیں اور نادار جو سامان جنگ بہم نہ پہنچا سکیں۔ ان کے لیے حکم خداوندی ہے کہ وہ مجاہدین کے گھر والوں کی خبر گیری کریں۔ پھر ارشاد ہے

مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔ نیکی کرنے والوں پر کوئی راہ نہیں یعنی کسی قسم کا مواخذہ نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ آگے ارشاد ہے۔

وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ ۝ اور نہ ان لوگوں پر کوئی گناہ ہے کہ جس وقت وہ اے حبیب آپ کے پاس اس غرض سے آتے ہیں کہ آپ ان کو کوئی سواری عطا فرمائیں اور جن لوگوں پر گناہ ہے کہ آپ جواب میں انہیں فرمائیں کہ میرے پاس تمہارے سوار کرنے کو مرکب یعنی سواری نہیں اس پر وہ ایسی حالت میں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کی وہ طاقت نہیں رکھتے۔

اس کا شان نزول یہ ہے کہ بعض صحابہ حضور کی خدمت میں جہاد کے لیے حاضر ہوئے اور سواری کی درخواست کی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں تو وہ روتے ہوئے واپس ہوئے اس پر یہ حکم نازل ہوا۔ اب وہ جو صاحب معذرت تھے۔ لیکن جہاد سے گھبراتے تھے ان کے لیے ارشاد ہوا۔

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۔ عتاب اور مواخذہ تو ان لوگوں

marfat.com

سے ہے جو (اے محبوب) آپ سے رخصت مانگتے ہیں۔ حالانکہ وہ دولتمند ہیں۔ جہاد میں شرکت کی قدرت رکھتے ہیں باوجود اس کے وہ آرام طلبی کا ہلی سے یہ پسند کرتے ہیں کہ عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہے اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی اور کچھ نہیں جانتے کہ جہاد میں کتنا ثواب ہے اور کس قدر۔

احمدك اللهم حمدا يوافى نعمك واشكرك شكرا يوازى كرمك واصلى واسلم على من ارسلته خاتمة الانبياء و المرسلين صلوة وسلاما دائمين الى يوم الدين۔

بحمدہ پارہ دسوال تمام ہوا۔ اور دو جلدوں میں طبع ہو کر تذر ناظرین ہے۔

فقیر قادری ابوالحسنات قادری امیر جزب الاحناف پاکستان
خطیب جامع مسجد وزیر خاں لاہور ۱۰ اگست ۱۹۵۶ء مطابق یکم ذی الحجہ
یوم جانفزا دوشنبہ مبارک

اضافات:۔ فقیر قادری امین الحسنات سید خلیل احمد قادری امیر جامعہ حسنات الاسلام
خطیب مسجد وزیر خاں لاہور

marfat.com

تقریظ جناب مفتی استاذ العلماء شیخ الحدیث العلماء محمد عبداللہ قادری اشرفی رضوی برکاتی

ناظم دارالعلوم حنفیہ (رجسٹرڈ) قصور پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا وَّمُسَلِّمًا

(۱) اما بعد "تفسیر الحسنات" حقیقت میں ایک جامع اور مدلل اور مفصل تفسیر ہے جو مسلک حقہ اہل السنت والجماعۃ کی باحسن وجوہ اور باکمل طرق صحیح معنوں میں ترجمان ہے۔ میں نے بفضلہ تعالیٰ بنظر غور و تدبر اس کا مطالعہ و مشاہدہ اور معایبہ کیا۔ تفسیر کی جامعیت اور حیثیت سے اس کو کامل اور مکمل پایا اور مسائل مختلفہ کے حل میں احسن انداز پر پاتا ہے کہ دلائل مسلک حقہ کی بھرمار کر دی ہے کہ خصم کو لب کشائی کی مجال نہیں اور دوبارہ کسی اعتراض کی گنجائش نہیں۔

(۲) بکرم اللہ العزیز! ہر مسئلہ کو علم کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ علامہ السید سند میر شریف علیہ الرحمۃ اور علامہ سعد التفتازانی علیہ الرحمۃ کی طرح ہر بحث کو شرح و بسط، تحقیق و تدقیق اور توضیح و تلویح، تنقیح و تشریح، تزیین و تکمیل سے بیان کیا ہے۔ نیز منطقیانہ فلسفیانہ طریق کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ غرضیکہ دلائل و تحقیقات کے ساتھ ساتھ دلائل معقولات کو بھی پیش کیا گیا ہے جس سے مخاطبین اور سامعین اور قارئین حضرات کو علمی چاشنی کا ذوق حاصل ہوتا ہے۔

(۳) تفسیر الحسنات میں ایسے خصوصی چیز دیکھی ہے کہ عنوان اور مضمون، موضوع اور بحث، دعویٰ اور دلائل، کلام اور نتیجہ میں تقریب تام کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ مجھے کہیں بھی اجمال اور اشکال اور اخفاء اور اشتباہ نظر نہیں آیا۔

(۴) مفسر لبیب، محقق نجیب علامہ ابوالحسنات (علیہ الرحمۃ) مسئلہ توحید باری، صداقت نبوت اور مسئلہ علم غیب، مسئلہ میلاد النبی، بحث ختم نبوت، مسئلہ معراج النبی (جسمانی)، مسئلہ حدوث اسلام، رویت باری للنبی صلے اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ المعراج، سماع موتیٰ، حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم، ورد مذاہب باطلہ وغیرہا اہم اور مہتم بالشان مسائل اور موضوعات کے حل میں مفسر قرآن مجدد زمان علامہ امام رازی علیہ الرحمۃ کی عکاسی فرما رہے ہیں۔ جو آپ کے رازی وقت ہونے کی بین دلیل ہے۔

(۵) نظم قرآن و الفاظ قرآن کے نفس معانی باسلوب پیش کرنے کے لیے علم ادب (لغت عرب)

marfat.com

منقولات فصحاء عدنان و بلغاء قحطان اور عرب العرباء اور مسلم شعراء عرب کے کلام سے استناد و استدلال اور استشہاد و استنباط فرمایا گیا ہے۔

(۶) تفسیر الحسنات۔ فاضل مفسر، جید محقق، عالم ابو الحسنات السید محمد احمد شاہ قادری اشرفی نور اللہ مرقدہ بانوار روح القدسیہ نے تنہائی و تاریکی کے مقام پر تصور صدیق اور تصدیق رسول کے ساتھ لکھی ہے۔ بلکہ میں یوں محسوس کر رہا ہوں کہ الحاضر عند المدرک کے اعلیٰ مفہوم عین الیقین اور حق الیقین کے مراتب کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضوری صدیق اور حضوری رسول میں یہ تفسیر لکھی گئی ہے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ!

(۷) پھر اعزازی حیثیت یہ کہ اس تفسیر الحسنات پر حضرت علامہ ابن الحسنات کشاف الدقائق صاحبزادہ السید جلیل احمد شاہ صاحب قادری اشرفی دامت برکاتہم العالیہ مہتمم ادارہ و جامعہ حسنات العلوم و خطیب پاکستان مرکزی جامع مسجد فدیر خان لاہور نے مہتم بالشان حاشیہ انیقہ جمیلہ جلیلہ کفیلہ ثمینہ لگا کر الدلالۃ علی الدلیل کی حقیقت کا اظہار فرمایا اور اس تفسیر کی علمی وجاہت اور تحقیقی مقام کو اور زیادہ حسن و جمال اور زیبائش و کمال بخشا۔

(۸) مولا تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقہ طفیل میں ان کو دین و دنیا میں مقام علیا عطا فرمائے اور ان کے علم و عمل۔ امر و عمر۔ عظمت و جلالت۔ کرامت و شرافت۔ عزت و وقار۔ اعزاز و اکرام عطا فرمائے آمین۔ ثم آمین بحرمۃ النبی الکریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ فقط والسلام ذو المجد والاحترام سلمکم الرحمٰن الی یوم القیام۔

المفتقر الیہ: فقیر ابو العلا محمد عبد اللہ قادری اشرفی رضوی خادم الحدیث و الافتاء و ناظم دار العلوم جامعہ حنفیہ حیدرآباد
قصور

marfat.com

تفسیر الحسنات

تفسیر الحسنات، مفسر قرآن حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری چشتی اشرفی نور اللہ مرقدہ کی تصنیف ہے۔ جسے آپ نے آسان اور سلیس اردو میں تحریر کیا ہے۔ علامہ مغفور اپنے دور کے عظیم علماء میں سے تھے۔

تقریر و تحریر، سیاست و تدبر میں یگانہ تھے۔ نامور طبیب بھی تھے اور بے مثل خطیب بھی۔ تا حین حیات مسجد وزیر خاں کے خطیب رہے۔ اور تقریباً نصف صدی تک لوگوں کی علمی تشنگی کو روحانی و ایمانی سیرابی سے مالا مال کرتے رہے۔ آپ مرجع خلائق عالم تھے اور اپنے دور میں حنفیوں کی ریاست کے والی تھے۔

فقہ، اصول فقہ، مسائل فقہیہ، تفسیر، اصول تفسیر، تشریح آیات میں آپ اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ علم حدیث پر گہری اور عمیق نگاہ تھی۔ علم کلام، فلسفہ۔ ادب۔ شعر و نثر گویا ان کا عمومی مذاق تھا ان کی مجلس پر بہار ہوتی تھی۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق تھا۔ مقام مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم۔ شان مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم۔ احترام مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم عظمت اولیاء کرام، کرامات اولیاء۔ اصلاح عقائد اور اصلاح معاشرہ ان کے پسندیدہ موضوعات تھے۔ مہیب و دقت صاحب نسبت صوفی، شیخ طریقت، طبیب حاذق، مفسر قرآن، محدث، فقیہ و مفتی، شاعر و ادیب، نثار و قلمکار، شیریں بیان مقرر، بے باک خطیب اور سجے ہوئے اسلامی ذہن کے بلند پایہ سیاستدان بھی تھے۔ انہوں نے جہاد کشمیر میں عملی حصہ لیا اور تحریک ختم نبوت کے مرکزی صدر اور روح رواں تھے۔ اور جمعیۃ العلماء پاکستان ان کے ہی زیر قیادت و سیاست پروان چڑھی۔

ان کی تصانیف میں طیب الوردہ فی شرح قصیدہ بردہ۔ کلام المرغوب ترجمہ کشف المحجوب اور اتحاف غم شکم رسالت بہت مشہور ہیں لیکن تفسیر قرآن میں ان کی یادگار تفسیر الحسنات ایک خاص عظمت کی حامل ہے۔ تحریک ختم نبوت کے دوران آپ کچھ جیل میں کچھ عرصہ قید رہے۔ اسی دوران آپ نے اس تفسیر کا آغاز کیا۔ اور تادم آخر اس میں مصروف رہے۔

اس تفسیر کے لکھتے وقت آپ کے پیش نظر وہ تمام حالات و واقعات و مشاہدات تھے

marfat.com

جس کا آپ کو تصدق حصہ ہی سے اوپر کا عملی تجربہ تھا۔ چنانچہ آپ نے اس تفسیر میں اس امر کی طرف خصوصی توجہ دی ہے کہ یہ تفسیر صرف علماء ہی تک محدود نہ رہے بلکہ عوام بھی اس سے کما حقہٗ استفادہ کر سکیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں بڑی کامیاب کوشش کی اور آپ کی تفسیر عصر حاضر کی متداول تفاسیر میں سے ایک اہم تفسیر ہے جسے تمام حلقوں میں مکمل پذیرائی حاصل ہوئی ہے اور خدا کے کثیر بندوں کو تفہیم قرآن کے سلسلہ میں خصوصی مدد ملی۔ اس تفسیر کی بنیادی خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

(۱) یہ تفسیر تمام سابقہ تفسیروں سے استفادہ کر کے لکھی گئی ہے لیکن اس پر علامہ محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ صاحب روح المعانی کی گہری چھاپ ہے۔

(۲) تفسیر میں مسلک اہل سنت (حنفی) کی واضح ترجمانی ہے اور انداز انتہائی مدلل اور معقول ہے جس میں نہ تو کسی پر بے جا تنقید ہے اور نہ ہی الزام تراشی بلکہ اپنے مسلک کی بے لاگ اور حسین و مؤثر ترجمانی ہے اور اختلافی مسائل میں اپنے نکتہ نظر کی دلکش وضاحت ہے۔

(۳) اردو زبان میں ہے اور انتہائی سلیس اور عام فہم ہے۔

(۴) ہر آیت کا لفظی، یا محاورہ ترجمہ، حل لغات، شان نزول، تاریخی واقعات، اقوال مفسرین اور احادیث نبوی کے پیش نظر جامع تشریح ہے۔

(۵) مسائل فقہیہ جہاں بھی آئے ہیں پوری تشریح کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔

(۶) تفسیر میں اہل علم، صاحب ذوق اور طالبان علم عوام کے مذاق کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے۔

(۷) بحث کا انداز کہیں منطقی ہے اور کہیں فلسفیانہ مگر تفسیر وہی ہے جو کتاب و سنت سے مستفاد ہے۔

(۸) بعض مسائل پر نہ صرف تحقیق کی ہے بلکہ محققانہ فیصلہ بھی دیا ہے اور اسے علماء متقدمین و متاخرین کے اقوال سے مؤید اور مؤکد کیا ہے۔

(۹) تفسیر میں انداز محض ناصحانہ نہیں کہ قاری اس سے اکتا جائے بلکہ یہ کوشش کی گئی ہے کہ پڑھنے والے کی توجہ ہر وقت ادھر ہی رہے اور وہ تفسیر کے اندر داخل ہوتا چلا جائے اور اس کے تدفق کو کوئی امر گراں نہ گذرے۔

(۱۰) عصر حاضر کے بیشمار مسائل کا حل بھی پیش کیا گیا ہے۔

marfat.com

تکیک و اوہام، الحاد و زندقہ کے اس دور میں یہ تفسیر تشنگان علم کے لیے آب حیات ہے
اور تفہیم قرآن کے طالبوں کے لیے نسخہ کیمیا ہے۔
اہل ذوق کے لیے سرمایہ افتخار ہے۔
اور خواص و علماء کے لیے ایک بیش قیمت دستاویز ہے۔
اور عوام کے لیے نعمت بے بہا ہے۔
یہ تفسیر چھ جلدوں پر مشتمل ہے جن میں سے ہر ایک جلد پانچ پاروں پر مبنی ہے۔
پانچ جلدیں چھپ چکی ہیں اور چھٹی زیور طبع سے آراستہ ہو رہی ہے۔ طباعت دیدہ زیب ہے اور آفسٹ پر چھاپی گئی ہے، کتابت عمدہ اور جلد بندی نفیس ہے۔ مکتبہ ضیاء القرآن گنج بخش روڈ لاہور نے اس کے چھاپنے کا اہتمام کیا ہے۔ جہاں سے یہ تفسیر بآسانی دستیاب ہے۔

طباعت بار سوم ۱۹۹۲ء

مکتبہ ضیاء القرآن گنج بخش روڈ لاہور

marfat.com

سرٹیفکیٹ

تفسیر الحسنات بایات بینات

چھ تا دس پارے کی آیات قرآنی کو بمعہ ترجمہ حرفاً حرفاً پڑھا۔
میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کے متن میں کسی قسم کی کوئی کمی بیشی یا کتابت کی غلطی نہیں ہے۔

فقط

تصدیق کنندہ
صاحبزادہ مشتاق الرحمان ہاشمی
خطیب جامع مسجد حنفیہ فاروقیہ
اسلام پورہ۔ لاہور

طبع شد:

marfat.com